



انرا: مسیح فاطمہ

قلبِ مومن

<https://primeurdunovels.com/>

قلبِ مومن

از قلم سبیز فاطمہ

مکمل ناول

سر سے پاؤں تک سفید رنگ کا لباس زیب تن کیے ہوئے وہ کوئی پرستان کی شہزادی ہی معلوم ہوتی تھی لیکن وہ اس طلسماتی شہزادے کی پہنچ سے کوسوں دور تھی ہمیشہ کی طرح وہ اسکی سنے بغیر آگے بڑھتی جا رہی تھی اور وہ شہزادہ گھٹنوں کے بل بیٹھا مسلسل چلا رہا تھا پلیز رک جاو مجھے چھوڑ کے

مت جاو دیکھو میں مر رہا ہوں پلینز ایک دفعہ میری بات سُن لو لیکن وہ مغرور سی چال چلتی اسے دیکھے بنا اپنی منزل کی جانب بڑھتی جا رہی تھی۔ رات کا شاید آخری پہر رخصت چاہ رہا تھا اور وہ مکہ شریف کے آرام دہ ہوٹل کے ٹھنڈے کمرے میں نرم گداز بستر پر سو رہا تھا کہ اچانک وہ خواب کے زیرِ اثر پسینے سے شرابور گردنِ نا میں ہلاتا نیند سے جاگا تھا دل تھا کہ باہر نکلنے کو بے تاب تھا یہ خواب اکثر اسے بے چین رکھتے تھے جن سے وہ چاہ کر بھی چھٹکارہ نہیں پاسکا تھا کچھ پل یونہی بیٹھے گزر گئے تو اس نے ارد گردِ نظر گھما کر اپنے سوئے ہوئے دماغ کو بیدار کرنا چاہا تھا تاکہ پتا چل سکے وہ اسوقت کہاں موجود ہے زہن بیدار ہوتے ہی وہ جھٹکے سے اُٹھا اور چپل پاؤں میں اڑتا واشروم میں بھاگا تھا

اور وضو کرتا وہ برق رفتاری سے حرمِ کعبہ کی طرف دوڑا۔ اُس حرمِ کعبہ کی طرف جہاں رات کی سیاہی نے داخل ہونے کی کبھی جُرأت نہ کی جہاں صدیوں سے صرف اُجالوں کا ہی راج ہے اور روزِ محشر تک روشنیاں اور نور کے فوارے اسی طرح پھوٹتے رہیں گے وہ حرمِ شریف کے روشن صحن میں داخل ہو رہا تھا نیند کی بیداری اور نشہ سرور سے اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے اچانک فجر کی اذان سے فضاؤں میں روح پرور ارتعاش سا برپا ہو گیا روحِ بلالی کی شیرینی میں ڈوبے عطر بیز کلمات اسکی روح اور باطن کے عمیق ترین گوشوں میں سرور کے دریا بہانے لگے اذان کے کلمات ت سے اسکے باطن کے اندھیروں میں سینکڑوں نورانی چراغ جلنے لگے اور اسکے جسم کے پورے پورے میں لرزش سی طاری ہونے لگی تھی اللہ کی بڑھائی کا اظہار چاروں طرف جاری تھی

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

اذان کے مشکبو کلمات کی پھوار جاری تھی اذان بلالی نے عجب سماں باندھا ہوا تھا صبح کا وقت اذان کے الفاظ حرم کعبہ کے در و دیوار سفید و سبز نور میں نہائے مینار غلاف کعبہ سے ٹکراتے الفاظ دیوانہ وار اسکے دل کو مسحور کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس پُر سکون سے ماحول میں نماز فجر ادا کرنے لگا تھا دل تھا کہ خدا کی محبت کو محسوس کرتے ہوئے تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا نماز ادا کرنے کے بعد اسنے کپکپاتے ہاتھوں کو دعا کے لیے اوپر

اُٹھایا تھا دل میں بہت کچھ چل رہا تھا لیکن کانپتے ہونٹوں سے وہ الفاظ ادا نہیں کر پا رہا تھا آنسوؤں ٹوٹ کر اسکی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے

یارب ! تُو تو دلوں کے حال جانتا ہے تُو تو شاہِ رخ سے بھی زیادہ قریب ہے تُو تو اپنے بندے سے بہت محبت کرتا ہے نا اے میرے پروردگار میں بھی تو تیرا بندہ ہوں میں مانتا ہوں میں بہت گنہگار ہوں سیاہ کار ہوں پھر بھی تیری رحمت کا طلبگار ہوں میرے مالک مجھ پہ رحم کر تو جانتا ہے میں بے بس ہوں میں نہیں جانتا وہ کون ہے لیکن میری روح اسکے بنا ادھوری ہے میرا دل اسکی قربت کے لیے بے چین ہے میرا وجود اسکے بنا بے جان محسوس ہوتا ہے وہ عورت میری نس نس میں سما چکی ہے اے دونوں جہانوں کے جاننے والے تو تو میرا حال بخوبی جانتا ہے نا تو اس عورت کو میرا کر دے اگر نہیں تو میری روح کو سکون عطا کر دے مجھے اس جلتی آگ میں جلنے سے بچالے مولا۔۔۔ میں تو اک عام سا بشر ہوں اور تیرا یہ عام سا بشر تجھ سے تیری بہت خاص بندی کو مانگتا ہے تو دینے والا ہے بیشک تو ہی دے سکتا ہے اُس پاکیزہ سی عورت کو مجھے سونپ کر میری تڑپتی روح کو پُر سکون کر دے یا میری روح کو میرے جسم سے جدا کر کے مجھے اس مشکل سے نجات دے دے۔۔ آہ مجھ سے زیادہ گنہگار اور بد نصیب کون ہو سکتا ہے جہاں لوگ اپنے گناہوں کی معافی اور تیری قربت مانگتے ہیں میں وہاں بیٹھ کر تجھ سے ایک عورت کو مانگ رہا ہوں میں کیا کروں یا اللہ میں بے بسی کی آخری حدود کو چھو رہا ہو وہ زاروں قطار روتے ہوئے سجدے میں سرگرا گیا تھا۔۔۔

اے بنی اُٹھ کے چائے بنا دے مامی جمیلہ آئی ہوئی ہیں (جو چھوٹوں سے لیکر بڑوں تک سب کی مامی ہی تھیں، باپ کی بھی مامی اور اولاد کی بھی مامی) رخصتی نے ناول پڑھتی بنی کی ٹانگ کو کھینچتے ہوئے کہا کیا مصیبت ہے یار مجھ سے نہیں بنتی یہ چائے وائے اور مامی جمیلہ کو کوئی اور کام نہیں ہے جو کندھے اچکاتی روز ہمارے گھر تشریف فرما ہوتی ہیں نا بناو پھر بڑی امی کی لاٹھی تمہاری کمر میں ہی گھسے گی وہ مزے سے بولتی بیڈ پہ دراز ہوئی تھی اور بنی منہ بناتی اُٹھ کھڑی ہوئی لیکن کچھ یاد آنے پہ واپس پلٹی تھی بڑی چالاک ہو ویسے سیلنڈر کی گیس ختم ہے اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یعنی کہ بینیش اپنے ان نازک نرم ملائم ملائی جیسے ہاتھوں سے چولہے میں لکڑیاں جلا کر چائے بنائے گی خوش فہمی ہے تمہاری اس نے نہوست سے سر جھٹکتے ہوئے پھر سے موبائل اٹھایا تھا بنی اگر بڑی امی آگئی نا تو مجھے مت کہنا میرا کام انکا پیغام تم تک پہنچانا تھا جو میں نے پوری ایمانداری سے تم تک پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دیا وہ ہاتھ اٹھاتی بولتی دوسری سائیڈ کو کروٹ لے گئی تھی بنی دانت پیستی ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی چند پل ہی سکون کے گزرے تھے جب بڑی امی کی لاٹھی اسکی کمر کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی تھی کب سے کہا ہے آپاں کے لیے چائے بنا دو پر مجال ہے جو تمہارے ڈیلے (آنکھیں) اس موبائل کے سامنے سے ہٹتے ہوں

اوہوں بڑی امی آپ نے میرے گردوں کو انکی اصلی جگہ سے ہی ہلا کر رکھ دیا ہے اس لاٹھی کو گھسا گھسا کر۔ ایک تو گرمی اتنی ہے اوپر سے مامی جمیلہ کے پٹھے تو پہلے ہی جواب دے چکے ہیں بیچاری ہر ٹائم کندھے اوپر کو اٹھائے رکھتی ہیں اور چائے پی کر تو رہی سہی کسر بھی نکل جائے گی میں تو بس انکا بھلا ہی سوچ رہی تھی ویسے بھی اب اپنے گھر جا کر لیموں پانی پی لیں بڑی امی نے ایک ہی گھوری

سے نوازہ تھا اور بنی جلدی جلدی بولی تھی وہ دراصل انہیں سانس کا پرالیم بھی ہے نا تو گھر جاتے جاتے انکی حالت خراب ہو جائے گی اور لیموں پانی پینے سے انکا سانس بھی بحال ہو جائے گا اور صحت کے لیے فائدہ مند بھی تو ہوتا ہے نا۔۔۔

تقریر کرنے میں تو بینظیر سے بھی دو ہاتھ آگے ہو جتنی زبان چلتی ہے اگر اتنے ہاتھ بھی چلا لیا کرو تو کیا ہی بات ہے لوگوں کی پوتیاں کام کرتی نہیں تھکتی اور ایک ہماری ہیں کام دیکھتے ہی ایسے بھاگتی ہیں جیسے موت کا فرشتہ دیکھ لیا ہو بے ہدیتیاں وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالتی باہر چلی گئیں تھیں آخر انکی بھابھی (مامی جمیلہ) چائے کے بغیر جو چلی گئیں تھیں

فرحان جلدی جلدی چائے کپوں میں انڈیل رہا تھا کیونکہ چائے بنانے کی ڈیوٹی اسکی تھی چائے کی ٹرے تھامے وہ کیچن سے نکلا ہی تھا جب اسکی نظر سبحان پر پڑی اسکی آنکھیں باہر آنے کو ہی تھی کہ سبحان نے اسے اپنی طرف تکتا پا کر شرمیلی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی تھی اور فرحان دانت پیتا ٹرے ٹیبل پہ پٹلتا اسکی طرف لپکا تھا تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری نئی پریس کی ہوئی شرٹ کو ہاتھ لگانے کی وہ اس کی گردن دبوچتے ہوئے بولا یار چھوڑ دے کیوں پریس خراب کر رہا ہے وہ اپنی گردن چھڑواتے ہوئے بولا میں نے رات کو اتنی محنت سے برش مار مار کر دھوئی تھی اور ابھی 20 منٹ پہلے گھنٹا لگا کر پریس کر کے آیا ہوں اور تم نے پھر سے اس میں سمیل ڈال دی ہے چل اتار جلدی ورنہ آج تو میرے ہاتھوں پکا ضائع ہو جائیگا

یار کیا ہے اب ہمارے درمیان تیری میری ہوگی یہ ہی دیکھنے کو رہ گیا تھا یہ سب دیکھنے سے پہلے میں یونی کیوں نہیں چلا گیا آہ وہ نائنٹین کی ہیروئن کی طرح ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔ سبحان میرا صبر مت آزما جلدی سے اتار وہ شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے بولا اور سبحان نے جلدی سے اپنی شرٹ کو دونوں ہاتھوں میں دبوچا تھا شرم نہیں آتی تمہیں اپنے بڑے بھائی کی عزت پہ ہاتھ ڈالتے ہوئے بیٹا جی عزت پہ ہاتھ تو اب ڈالوں گا یہ کہتے ہی فرحان نے اسکی شرٹ کو پیچھے سے کھینچا ہی تھا کہ اڑتی ہوئی چپل اسکی کمر کو سلامی پیش کرتی ہوئی زمین بوس ہوئی تھی

فرحان نے گردن موڑ کر خاموش سپاہی کو دیکھا تھا جو بنا آہٹ کیے اپنا کام کر گیا تھا لیکن سیڑھیوں میں کھڑے معاز کو دیکھ کر اسکے ہاتھ خود بخود نیچے گر گئے تھے وہ نیند سے سرخ ہوتی آنکھوں سے بنیان اور ٹراؤزر میں موجود انہی کو گھور رہا تھا بھائی اسکی غلطی ہے اسنے میری شرٹ پہنی ہے وہ کمر مسلتا ہوا بولا شرٹ ہی پہن لی کونسا قیامت آگئی ہے جو یوں جنجال پورہ بنا رکھا ہے گھر کو اور سبحان میسنی سی ہنسی ہنسا تھا اور تم اپنے ہاتھ دیکھا و سبحان نے سیکنڈ میں حکم کی تکمیل کرتے ہوئے ہاتھ اوپر کیے تھے سلامت ہیں نا دونوں؟؟ جی بھائی پھر خود سے شرٹ پریس کر کے پہنو اور فوراً سے پہلے اسکی شرٹ واپس کرو اسے جی بھائی وہ ماتھے پہ بل ڈالتا شرٹ اتارنے لگا تھا میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آ رہا ہوں تب تک مجھے تم دونوں اس حالت میں نظر نا آو۔۔

اسکے جاتے ہی فرحان نے اسکے بالوں پہ حملہ کیا تھا سبحان تو صدمے میں ہی چلا گیا تھا آخر اتنی دیر میں جیل لگا کر بال سیٹ کیے تھے سبحان کہاں پیچھے رہنے والا تھا اس نے شرٹ کا اچھی طرح کچومر نکال کر دوسری طرف پھینکی تھی وہ اپنی محنت کو رائیگاں جاتا دیکھ غش کھا کر گرنے کے قریب ہی تھا

جب ہادی نے اسے آکر تھاما تھا بھائی کیا ہو گیا ہے اور ناشتہ کہاں ہے وہ ٹیبل پہ صرف چائے دیکھ کر حیران سا بولا۔ میں نے چائے بنا دی ہے ناشتہ کی باری سبحان کی تھی اسی سے پوچھو وہ اپنی اجڑی ہوئی حالت میں زمین پہ پڑی اپنی قسمت کو روتی ہوئی شرٹ کو اٹھاتا ہوا بولا میری تو آج جلدی کلاس ہے خود بنا کے کرتے رہو ناشتہ چائے کے ساتھ پاپے کھا لو وہ فری مشورے کے ساتھ سرے سے انکار کر گیا تھا مطلب آج پھر خالی پیٹ جانا پڑے گا وہ چائے پہ نظر ڈالتا ہوا مجھے دل سے بولا میں بنا دیتا ہوں ناشتہ تم بیٹھو معاز آفس کے لیے تیار کیچن کا رخ کرتے ہوئے بولا ارے بھائی میں بنا دیتا ہوں سبحان اسکے پیچھے کیچن میں داخل ہوا تھا تم نے اگر بنانا ہوتا تو اب تک بنا چکے ہوتے اب نکلو ادھر سے کہیں تمہاری کلاس نامس ہو جائے وہ بازوں فولڈ کیے جلدی جلدی انڈے پھینٹتا ہوا بولا سبحان چپ کر کے بریڈ گرم کرنے لگا تھا ہادی یہ چائے بھی لیکر آؤ ٹھنڈی ہو چکی ہو گی۔۔

فرحان ہم جا رہیں ہیں اور تم ہمارے آنے تک کچھ بنا لینا سبحان مزے سے بولا مجھ سے نہیں بنتا کچھ بھی گھر رہ کر اور گھر کے کام کر کے مجھے تو امیوں جیسی فیلنگز آنے لگ گئی ہے جیسے میں سب کی ماں ہوں وہ روہانسا ہی ہو گیا تھا اچھا تم برتن دھو لینا کھانا میں لے آؤں گا آتے ہوئے معاز ہنسی دباتا بولتا باہر نکل گیا تھا شکر ہے آج کچھ اچھا کھانے کو ملے گا ہادی بھی شکر ادا کرتا معاز کے پیچھے بھاگا تھا کیونکہ معاز نے ہی اسے کالج چھوڑنا تھا

فرحان نے ہیلمٹ اٹھاتے ہوئے جانے کے لیے قدم ہی بڑھائے تھے کہ تیزی سے آتی رخصتی کو دیکھ کر وہی تھم گیا تھا وہ سبحان آج میرا ٹیسٹ ہے پلیز مجھے گیس لگا دو کہ کون سے سوال آئیں گے بقول رخصتی سبحان کا گیس بہت چلتا تھا اور وہ یہاں تک اسکے گیس کی وجہ سے ہی پہنچی تھی اچھا دیکھا کونسا

چیئر ہے وہ ہیلمٹ رکھتا بک پکڑتے ہوئے بولا اور پنسل پکڑ کے نشان لگانے لگا تھا ویسے تمہارا ٹیسٹ کب ہے فرحان نے دلچسپی سے پوچھا آج وہ ہنستے ہوئے بولی اوووو آج ٹیسٹ ہے اور ابھی تم نے گیس لگوا کر یاد کرنا ہے اور گیس بھی اس بندے کا جو بیچارہ خود کو گھسیٹ گھسیٹ کر یہاں تک لایا ہے بھی کیا کہنے وہ ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے بولا۔ خود تو جیسے تم ٹاپ کرت آ رہے ہو نامیتھ میں فیل ہوتے ہوتے بچے تھے پچھلی بار یاد ہے نا، پورے 45 نمبر تھے 33 والا پاس ہوتا ہے اور بارہ نمبر زیاد تھے اس لیے یہ کہنا غلط ہو گا کہ میں فیل ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اچھا تھینک یو اب میں چلتی ہوں اس سے پہلے دونوں پھر سے شروع ہوتے رختی نے وہاں سے جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی سبحان کی نگاہوں نے اسکی پشت پہ جھولتی بالوں کی لمبی چوٹی کا تب تک تعاقب کیا تھا جب تک وہ نظر آنا بند نہیں ہو گئی۔۔۔

چلی گئی ہے وہ فرحان اسکے کان کے پاس زور سے بولا تھا ہوں کیا کیا کہا؟؟ ایک تو تم اتنے ٹھکر کی ہو کوئی زبانی بعد میں دیکھتے ہو ہوش پہلے گم ہونے لگتے ہیں اور اب جلدی نکلوا دھر سے اب تو تم بالکل بھی لیٹ نہیں ہو رہے ہونا جا ہی رہا ہوں اور تم پلیز برتن دھیان سے دھویا کرو گلاس میں پانی پیتے ہوئے ایسے لگتا ہے کہ پانی میں لیمن میکس گھول کے پی رہا ہوں وہ اپنی خفت مٹاتے بولتا ہوا یونی کے لیے نکل گیا تھا

چل فرہان ہو جا شروع بیٹا وہ خود کو تھپکی دیتا برتن دھونے والے مشن کے لیے تیار کرنے لگا تھا

حمیدہ بیگم جو کے بڑی اماں تھی انکی تین اولادیں تھی بڑا بیٹا شہباز حیدر جو کہ چند سال قبل کینسر کے باعث وفات پا چکے تھے انکی بیگم روبینہ تھی اور انکے پانچ بیٹے تھے معاز حیدر جو سی اے کے پیپرز پاس کرنے بعد آفس میں بہت اچھی پوسٹ پہ تھا پھر ابراہیم جو کہ سی ایس ایس کی تیاری کر رہا تھا اور لاہور میں ہی رہتا تھا وہاں پہ جاب بھی کر رہا تھا اس سے چھوٹا سحان جو یونی کے دوسرے سال میں تھا اور ساتھ ایک اکیڈمی میں پڑھا رہا تھا پھر فرحان جس نے سیکنڈ ایئر کے پیپر دیے تھے اور اب اپنی اماں (روبینہ بیگم) کے فرائض ادا کر رہا تھا جو کے کچھ دن اپنے بھائی کے گھر رہنے گئی تھی اور سب سے چھوٹا ہادی جو کہ اب فرسٹ ایئر میں تھا۔۔۔

پھر انکی بیٹی فارہہ بیگم جن کے دو ہی بچے تھے بڑا بیٹا احمد جو کہ سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد اپنے باپ کے ساتھ بزنس سنبھال رہا تھا اور اس سے چھوٹی مہمل جو یونیورسٹی کے پہلے سال میں تھی۔۔۔

اور پھر سب سے چھوٹا بیٹا آفاق حیدر جنکے تین بچے تھے بڑی رخشندہ جو کہ سیکنڈ ایئر میں تھی پھر اس سے چھوٹی بینیش جو کہ فرسٹ ایئر میں تھی سب سے چھوٹا موسیٰ جو نویں کلاس میں تھا۔۔۔

روبینہ بیگم کے دو ہی بھائی تھے مدیحہ بیگم کی شادی انکے بڑے بھائی سے ہوئی تھی جنکی ایک ہی بیٹی تھی قلب مومن جسے سب دل کہتے تھے اور فارہہ بیگم انکے دوسرے بھائی کی بیوی تھی قلب مومن کا نکاح معاز سے کچھ ماہ قبل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو موبائل پہ آتی کال نے اسکی توجہ اپنی طرف کھینچی تھی سکرین پہ جلمگاتے نام کو دیکھ کر اسکے لبوں کو مسکراہٹ نے چھووا تھا وہ یس کا بٹن پریس کرتی کال لاؤڈ اسپیکر

پہ لگا چکی تھی۔ اسلام علیکم جانم۔۔۔ وعلیکم اسلام معاز بھائی آپ نے جس بندی کو کال کی ہے وہ نہا رہی ہے تو آپ زرا انتظار فرمائے شکریہ مہمل چہکتے ہوئے بولی او مہمل کیسی ہو؟؟ معاز مہمل کو لمبا کھینچتے ہوئے بولا بالکل فٹ آپ کیسے ہیں؟؟ الحمد للہ، وہ میں نے یہ پوچھنے کے لیے کال کی تھی کہ امی جان کا کب تک آنے کا پلان ہے؟؟ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے پھوپھو جانی کے پاس اپنا خود کا موبائل بھی ہے ویسے میں بتا دیتی ہوں کہ کل بھائی انہیں چھوڑ جائے گے، آہاں تم نا بہت تیز ہو گئی ہو خیر قلبِ مومن آئے تو انہیں بتا دینا۔۔۔ کیا بتا دوں؟؟ وہ تنگ کرتے ہوئے بولی یہ ہی کہ معاز حیدر کی کال آئی تھی اوکے بتا دوں گی ہم اللہ حافظ اور کھٹاک سے کال بند کر دی تھی بہت ہی کوئی خشک ٹائپ کا بندہ ہے مہمل بڑبڑاتے ہوئے بولی اتنے میں دل باہر نکلی تھی مہمل نے ستائشی نظروں سے اُسے دیکھا تھا لمبے سیاہ بال جن سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے دودھ جیسی رنگت شہد رنگ چمکتی آنکھیں جن کے اوپر مڑی ہوئی پلکیں چھوٹی سی ناک گلابی لب جیسے خدا نے بہت فرصت سے اسے بنایا ہو وہ بے حد خوبصورت تھی مہمل سے بہت زیادہ شاید انکی پوری فیملی میں اسکی خوبصورتی کا کوئی ثانی نہیں تھا کوئی ایک بار دیکھ لیتا تو بار بار دیکھنے کی خواہش ضرور رکھتا لیکن وہ اس سب سے بے پروا خود کو حجاب میں ہی رکھتی تھی خواہ کوئی فنکشن ہی کیوں نا ہو یہاں تک کہ اپنے نکاح پہ بھی حجاب ہی کیا تھا مہمل نے بہت روکا کہ کوئی اچھا سا ہئیر سٹائل بنا لو لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ اپنی خوشی میں خدا کو ناراض نہیں کر سکتی وہ باہر جاتے وقت اور یونی میں بھی ویل کر کے جاتی تھی لیکن فیملی والوں کے سامنے حجاب کرتی تھی۔۔۔

دل تم کتنی پیاری ہو اگر تم ماڈلنگ شروع کر دو نا تو قسم سے لوگوں کے دلوں پہ بجلی گرا دو گی استغفر اللہ کیسی باتیں کر رہی ہو اللہ نا کرے کہ میں کبھی ایسا واہیات کام کروں وہ بالوں کو خشک کرتے ہوئے بولی میں تو مزاک کر رہی تھی مزاک میں بھی ایسی باتیں نہیں کہتے نا دیکھو مہمل "حیاء شیشی میں بند خوبصورت خوشبو کی طرح ہے اگر خوشبو اڑ جائے تو شیشی کو لوگ پھینک دیا کرتے ہیں اس لئے عورت کو اپنی حیا برقرار رکھنی چاہیے تاکہ اسکا وقار اور کردار قائم رہے کیونکہ عورت خوشبودار دار شیشی کی طرح ہوتی ہے" اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو وہ تمہارے انکی کال تھی اور وہ اپنی جانم سے بات کرنا چاہتے تھے تو تم ان سے بات کر لینا وہ شرارتی انداز میں بولتی واپس پلٹی تھی کہ کچھ یاد آنے پہ ایڑھی کے بل گھومی تھی ہاں میں یہ کہنے آئی تھی کہ آج والے نوٹس مجھے دے دینا یہ لو لے جاو رات کو دے دینا مجھے دل نے اسے نوٹس تھماتے ہوئے کہا تو وہ چوبیس کے چوبیس دانت دیکھاتی باہر نکل گئی تھی اسنے پیچھے سے گہرا سانس لیکر موبائل اٹھایا تھا۔۔۔

رخشی چھت پہ کھڑی سی آئی ڈی کی لمبیسوڈز ڈاون لوڈ کر رہی تھی اُسے سی آئی ڈی انتہائی درجے کا عشق تھا اسکا بس چلتا تو ہر وقت سی آئی ڈی ہی دیکھتی رہتی اور بنی اُسکی اس عادت سے بیزار تھی روزانہ بیچاروں کو کوئی لقبات سے نوازتی تھی وہ اکثر کہتی تھی کہ یار ان ساند جیسے آدمیوں کو دیکھ کر تمہیں کیا ملتا ہے تم ناول پڑھا کرو اتنے پیارے پیارے ہیرو ہوتے ہیں سچی کیا بتاؤں جیسے وہ لائیو دیکھتی ہو انہیں۔ دونوں کی مجبوری تھی موبائل ایک تھا دونوں کے پاس اور پسند دونوں کی مختلف اگر ایک نے پکڑا ہوتا تو دوسری کا بس نہیں چلتا تھا کہ جا کر چھین ہی لے۔۔۔

یہ رخشہ (رکشہ) چھت پہ کیا کر رہا ہے سبحان نے اُسکے موبائل پہ جھانکتے ہوئے اسکے کان میں کہا اور اسکے اچانک بولنے پہ اُسکا موبائل چارپائی پہ گرا تھا بد تمیز انسان ڈرا کہ رکھ دیا مجھے اور یہ رکشہ کسے کہا میرا نام رخشنده ہے پتا ہے مجھے "رخ شن ده" اتنا لمبا نام لیتے ہوئے تو منہ بھی دُکھنے لگ جاتا ہے اس لیے رخشہ (رکشہ) ہی ٹھیک ہے وہ بے نیازی سے بولا رُکو تم میں ابھی امی کو بتاتی ہوں ایک تو ہر بات تم اپنی اماں جی کو بتانے بھاگتی ہو پھر دو گھنٹے انکا سپیکر بند نہیں ہوتا وہ اچھے سے جانتا تھا بچن میں جب بھی وہ اسے رخشہ کہتا تھا اسکی چچی بس شروع ہو جاتی تھی پھر پتا نہیں کون کون سے نام ایجاد ہوتے تھے اسکے اور وہ تب تک چپ نہیں ہوتی تھی جب تک انکی بیٹری لو نہیں ہو جاتی اور یہ عادت ابھی تک برقرار تھی اور تمہارا اپنی ماں جی کے بارے میں کیا خیال ہے وہ تیوری چڑھاتے ہوئے بولی اور وہ ہنستے ہوئے کان کھجانے لگا تھا وہ جانتا تھا کم تو اسکی اماں بھی نہیں تھی ایک کی چار سناتی تھی اگر بھول گئے ہو تو میں یاد کرواں؟؟ دونوں کی نا ختم ہونے والی جنگ کا آغاز ہو چکا تھا بنی جو دیکھنے آئی تھی موبائل فری ہوا کہ نہیں دونوں کو لڑتا دیکھ اور موبائل پاس چارپائی پہ پڑا دیکھ اسکی ہمت بندھی تھی کیونکہ اسے پتا تھا جب دونوں لڑتے تھے تو انکی لڑائی کافی دیر تک چلتی تھی اور تب تک موبائل بنی کی ملکیت ہوتا تھا وہ دھیرے دھیرے چلتی موبائل اٹھاتی نیچے بھاگی تھی کیونکہ اسے صرف اپنے ناولز سے سروکار تھا باقی دنیا جائے بھاڑ میں اسے پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔۔

آج فرائیڈے تھا اور ہر فرائیڈے کو لاسٹ کلاس فری ہوتی تھی دل مہمل اور ردا تینوں گراؤنڈ میں بیٹھیں تھیں کیونکہ ڈرائیور نے لیٹ آنا تھا ردا کی دوستی ان سے یونی میں ہی ہوئی تھی اسکی کوئی دوست نہیں تھی یہاں اس لیے وہ ان دونوں کے ساتھ ہی پائی جاتی تھی یار وہ دیکھو خیام شاہ آ رہا ہے ردا نے مہمل کے کہنی ماری تھی جو نوٹس بنانے میں مصروف تھی کون خیام اس نے نظریں ہٹائے بغیر پوچھا سینئر ہے ہمارا آپ کی کلاس میں پڑھتا ہے وہ بتا رہی تھی کہ آدھی کلاس کی لڑکیاں اس پہ مرتی ہیں آہاں ایسی بھی کیا توپ چیز ہے مہمل نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا جبکہ دل ابھی بھی رجسٹر پہ نظریں لگائے ان دونوں سے لا تعلق بنی بیٹھی تھی خود ہی دیکھ لو تم بھی نظریں ہٹانا بھول جاو گی آہاں مہمل نے پنسل دانتوں تلے دبائے گردن گھمائی تھی اور پھر گردن سیدھی کرنا بھول گئی تھی سفید شلوار قمیض میں وہ کوئی سردار ہی معلوم ہوتا تھا مغرور کھڑی ناک بے داغ پیشانی پہ بکھرے کالے بال وہ مغرور سی چال چلتا اس کے قریب سے گزر گیا تھا اسکے پرفیوم کی ہر سو پھیلی خوشبو کو مہمل نے آنکھیں بند کر کے اپنی سانسوں میں اتارا تھا دیکھا میں نے کہا تھا نا تم بھی دیکھتی ہی رہ جاو گی اور مہمل جیسے ہوش میں لوٹی تھی ایسی بات بھی نہیں ہے وہ اپنے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے شرمندہ سی بولی تو اور کیسی بات ہے دل چلو یار گھر چلتے ہیں ڈرائیور انکل آ گئے ہوں گے وہ اپنی خفت مٹاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی وہ خود حیران تھی اپنے رویے پہ وہ حسن پرست تو بالکل بھی نا تھی اُس نے اپنے زندگی میں بہت خوبصورت مرد دیکھے تھے لیکن خیام شاہ سب سے منفرد لگا اسکی پرسنلیٹی میں ایسا تو کچھ تھا جو مہمل چاہ کر بھی نظریں نا پلٹ سکی تھی

--

معاذ کب سے برداش کر رہا تھا فرحان جو بچوں کی طرح روبینہ بیگم کے گلے لگ کر کھڑا اپنے اوپر بیتے ظلم کی داستان بڑھا چڑھا کے سُنا رہا تھا ناخود پیچھے ہٹ رہا تھا نا معاز لوگوں کو ملنے دے رہا تھا اس نے کھینچ کے فرحان کو پیچھے کیا تھا ہماری بھی ماں ہیں ہمیں بھی ملنے دو سبحان بھی اسے پرے دھکا دیتے ہوئے اپنی امی سے لیپٹ گیا تھا دیکھا امی ایسے ہی یہ سوتیلوں جیسا سلوک کرتے ہیں میرے ساتھ آپکے سامنے یہ حال ہے تو سوچیں آپکے بعد انہوں نے کیا کیا نا کیا ہو گا برتن جھاڑوں پونچا کھانا چائے سب مجھ یتیم سے کروایا۔۔۔ ارے میرا بچہ روبینہ بیگم نے سب کو پرے کرتے ہوئے اسے پھر سے اپنے ساتھ چپکایا تھا ہاں تو اب اس گھر کی لڑکی سے ہی کام کروائے گے نا سبحان اسکی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھ گیا تھا فرحان کے اندر روح تو لڑکیوں والی ہی تھی بس دھر لڑکوں والا تھا ہر کام میں ماہر اور انتہا کا چغل کھور سارا دن اُلے محلے کی باتیں مرچ مثالہ لگا کر اپنی اماں کو سناتا تھا لڑکا بھی عورتوں کی ہی طرح تھا اور روبینہ بیگم کے ساتھ ہر وقت چپکا رہتا گھر میں سب اُسے چپکو کہتے تھے اور وہ یہ لقب گردن اکڑا کر قبول کرتا تھا بس غصہ تب آتا جب فرحان اسے بہن کہتا بس پھر اسکی مردانگی جاگ جاتی تھی لیکن کچھ سیکنڈ کے لیے احمد جو کب سے کھڑا دیکھ رہا تھا لیکن ازکا ڈرامہ بند نا ہوتا دیکھ اسے سخت قسم کی بیزاری ہونے لگی تھی

معاذ جو فرحان پہ ہنس رہا تھا اسکی نظر احمد پہ گئی تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوا تھا ارے احمد بیٹھو نا سبحان جاو کچھ ٹھنڈا لے کر آو وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا بولا اور سبحان حکم کی تعمیل کرتا فوراً کیچن میں بھاگا تھا وہ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے جب بنی اپنی عادت سے مجبور بھاگتی ہوئی آئی تھی روبینہ بیگم کی بنی کے ساتھ خوب بنتی تھی ابراہیم کی تو جان بستی تھی بنی میں اور بنی بھی اکثر ادھر ہی پائی

جاتی تھی ابراہیم کی موجودگی میں تو وہ یہی ڈیرے ڈال کر بیٹھ جاتی تھی تائی امی آپ آگئی مجھے جیسے ہی موسیٰ نے بتایا میں فوراً آگئی وہ چمکتی ہوئی انکے گلے لگ گئی تھی میں نے آپکو بہت مس کیا تائی امی وہ بچوں کی سی معصومیت سے بولی میں نے بھی اپنی تتلی کو بہت یاد کیا اور اسنے گردن اکڑا کے سب کو دیکھا تھا کہ مجھے بھی یاد کیا گیا ہے لیکن اسکی نظر احمد پہ ٹک گئی تھی جو بڑی توجہ سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا اررررے احمد بھائی آپ کیسے ہیں؟؟ اسے کچھ سمجھ نا آیا تو حال ہی پوچھ لیا۔ بالکل ٹھیک تم کیسی ہو؟؟ جب سے وہ آیا تھا پہلی بار جواب دیتے ہوئے اسکے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی میں بہت خوبصورت ہمیشہ کی طرح وہ شرماتے ہوئے بولی تھی اور احمد دل کھول کے مسکایا تھا وہ کافی عرصے بعد اس سے مل رہا تھا پہلے جب اُس نے دیکھا تھا تو وہ بہت چھوٹی سی تھی لیکن اب کافی بڑھی ہو گئی تھی چونے کی طرح سفید چمکتی رنگت بالوں کی ہم رنگ بھوری آنکھیں تیکھی ستواں ناک ڈائمنڈ جیسے چمکتے چوڑے دانت جس کی وجہ سے اکثر اسکا مزاک بنتا تھا لیکن اس پہ خوب جچتے تھے وہ پتلی سی لڑکی احمد کو بہت پرکشش لگی تھی معاز کو اسکا بینش کو یوں دیکھنا ایک آنکھ نا بھایا تھا گڑیا میرے سر میں شدید درد ہے تو ایک کپ چائے ملے گی وہ مسکین سی شکل بناتا بولا ابھی لیکر آتی ہوں معاز بھائی وہ پھدکتی ہوئی کیچن میں گم ہو گئی تھی۔۔۔

نی رختی میرے بالوں میں زرا مالش ہی کر دے بال خشک ہوئے پڑے ہیں مجال ہے کبھی بوڑھی دادی کا خیال آیا ہو بڑی امی آپ بنی کو بول دیں نا آج اس نے کوئی کام نہیں کیا بنی کو تو مرچیں ہی لگ گئی تھی یہ ادھر دیکھو اندھی تو ہوئی نہیں ہو یہ اتنا لمبا دھنیا نظر نہیں آ رہا جو کاٹ رہی ہوں

ابھی آٹا گوند کہ آئی ہوں خود تو سارا دن بستر توڑتی ہو اور ویلی ہونے کا تعانہ مجھے دیتی ہو وہ جلتی کڑھتی بولی بڑی امی کے عابدہ پروین جیسے بالوں میں تیل لگانا، کے۔ ٹو کو سر کرنے کے برابر تھا دو گھنٹے مالش اور پھر چار گھنٹے سر میں ناپید جوں کی تلاش کرنا اور پھر بھی اندھی ہونے کا لقب بیٹھے بیٹھائے ہی مل جاتا تھا بنی تو ایک دو دفعہ فرش پہ چلتی چیونٹیوں کو پکڑ کر انہیں جوں کا نام دے کر اچھی پوتی ہونے کا شرف حاصل کر چکی تھی کیونکہ بڑی امی کو عینک کے بغیر چینیٹیاں بھی جوویں ہی لگتی تھی جبکہ رختی کی قسمت کا ستارہ ابھی ایسی خوش قسمتی سے مرحوم ہی تھا

اب اٹھ بھی جا بڑی امی لاٹھی سے اسکی بازو ہلاتے ہوئے بولیں وہ جو نیند کے سمندر میں غوطہ زن ہونے ہی والی تھی بڑی اماں کی پکار پہ چاروں نچار تیل کی بوتل ڈھونڈنی پڑی جو ضرورت کے وقت لکا چھپی کا کھیل شروع کر لیتی تھی اچھے سے سر میں تیل ڈال کے مساج کرنا اور نگاہ لگا کے دیکھنا کل سے بڑی ہی خارش ہو رہی ہے اُسکے بیٹھتے ہی ہدایت نامہ جاری ہوا تھا۔۔۔

اسلام علیکم نانو کیسی ہیں آپ؟؟ احمد ہنستا ہوا بڑی امی کے پاس بیٹھا رختی جو ہاتھوں کے ساتھ خود بھی پوری ہل رہی تھی اس کو احمد اسوقت رحمت کا فرشتہ ہی معلوم ہوا تھا وہ اپنی جان بخشی پہ اٹھنے ہی لگی تھی جب بڑی امی کی آواز جس میں احمد کے لیے شیرہ گھلا ہوا تھا لیکن رختی کے کیے وہی کڑوا لہجہ لوٹ آیا تھا کہاں جا رہی یو چٹیاں تو کرتی جاو ایسے ہی چڑیا کا گھونسلہ بنا کے بھاگ رہی ہو اور وہ منہ بناتی بالوں میں کنگھی کرنے لگی تھی احمد ہنسی دباتا اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھنے لگا رختی اسے اپنی طرف متوجہ پا کر زبردستی مسکرائی تھی احمد کی نظر اسکی گال میں پڑت ڈمیل پہ گئی تھی جو ہنستے ہوئے ہی اپنی نمائش کرواتا تھا وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ بنی اور رختی میں زیادہ پیارا کون

ہے فارہہ بیگم نے کہا تھا دونوں لڑکیوں میں سے جو احمد کو اچھی لگے اُسے اپنی بہوں بنائے گی اس لیے اسے خاص تاقید کر کے بھیجا تھا دونوں میں سے کسی ایک کو تو ضرور پسند کر کے آئے لیکن اسے لگی تو دونوں ہی پیاری تھی لیکن ساتھ میں عقل کی کمی شدید محسوس ہوئی تھی

بنی جابھائی کے لیے کچھ کھانے کو لیکر آ بڑی امی نے صحن سے ہانک لگائی تھی نانو میں چائے پیوں گا ہائے میں صدقے بنی چائے بنا لا احمد کے لیے وہ جو اپنے حصے کا کام مکمل کر کے تسلی سے ناول پڑھنے لگی تھی بڑی امی کی آواز کانوں میں ایسے پڑی تھی کہ بنی کو کچھلے ہوئے سیسے کا گمان ہوا تھا وہ منہ بناتی اٹھ بیٹھی تھی ایک تو امی بھی ناہمسائے میں جانے کا کہہ کر جاتی ہیں اور پورے محلے کا چکر لگائے بغیر واپس نہیں پلٹتی وہ بڑبڑاتی کیچن میں گھس گئی تھی

وہ جلدی جلدی چائے بناتی ٹرے میں نمکو بسکٹ فروٹ کیک اور میٹھائی سجاتی ٹرے لا کر احمد کے سامنے رکھی تھی ارے اس سب کی کیا ضرورت تھی ضرورت کیوں نہیں تھی آپکے جاتے ہی بڑی اماں کی لاٹھی میرے سر ہونی تھی کہ بچے کو اکیلی چائے پلا دی اس لیے کچھ نا کچھ تو چکھ لیں احمد نے ہنستے ہوئے کیک کا پیس اٹھایا تھا چائے تو تم بہت مزے کی بناتی ہو وہ چسکیاں لیتا ہوا بولا اور بنی نے گلا کھنکارتے ہوئے رخصتی اور بڑی امی کو دیکھا تھا رخصتی چٹیاں کو آخری بل دیتی شکر کا سانس لیتی اٹھی تو وہ بھی چائے کا خالی کپ رکھتا اٹھ کھڑا ہوا اچھا نانو میں چلتا ہوں رخصتی جاو وہ دیسی گھی کا ڈبہ لا کے دو اور رخصتی کیچن میں بھاگی تھی احمد نے اسکے بالوں کی لمبی چٹیاں کو قدرے حیرت سے دیکھا تھا شاید اسنے کبھی اتنے لمبے بال نہیں دیکھے تھے اسنے گھی پکڑاتے ہوئے پھر سے ڈمپل کی نمائش کرنا ضروری سمجھا آخر کو مہمان واپس لوٹ رہا تھا ارے اسکی کیا ضرورت تھی نانو، ضرورت کیوں نہیں

تھی آجکل کے بچوں کو کیا قدر گھر کی بنی چیزوں کی اس سے پہلے بڑی اماں دیسی گھی کے فوائد پہ لیکچر دیتی وہ جلدی سے بولا اچھا نانو اجازت دیں اپنی مامی سے تو ملتے جاتے بڑی امی بھی کھڑا ہوتے ہوئے بولیں نانو لنچ ٹائم میں مل ہی لیا تھا لنچ ساری فیملی نے مل کر ہی کیا تھا بڑی امی کی طرف اچھا میں نکلتا ہوں نانو ورنہ دیر ہو جائے گی ٹھیک ہے میرے بچے دھیان سے جانا اور پہنچ کے ٹھیک ٹھاک کی خبر دے دینا جی نانو وہ ایک نظر دونوں پہ ڈالتا چلا گیا تھا بڑی امی بھی اس کے ساتھ دروازے تک گئی تھی رختی اور بنی موقع غنیمت ملتے ہی فروٹ کیک اور نمکو پہ ٹوٹ پڑی تھی بڑی امی کو دیکھتے ہی بنی نے سارا کیک منہ میں ٹھونسا تھا بڑی ہی کوئی ندیدیاں ہوں دونوں اور یہ موسیٰ کدھر ہے بنی نے رختی کو بولنے کا اشارہ کیا تھا کیونکہ منہ کھلتے ہی کیک باہر ہوتا وہ بڑی امی دوستوں کے ساتھ کھیلنے گیا ہے رختی کیک نگلتے ہوئے بولی بھائی گھر سے باہر ہے بہنوں کو پرواہ نہیں ہے اور ماں کے سیر سپاٹے ختم نہیں ہوتے وہ غصے سے بولتیں کمرے میں چلی گئیں تھی اور بنی پانی پینے بھاگی تھی کیونکہ کیک کو آگے جانے کے لیے دھکا لگنے کی اشد ضرورت تھی۔۔۔

مہمل رات کو سونے لیٹی تو اسکی یادوں کے پردوں پہ خیام شاہ کا عکس جھلملایا تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے فیسبک کھولی تھی اور خیام شاہ لکھ کر سرچ کیا تھا اور وہ ہنستا ہوا بلیک گرتا شلوار پہنے آنکھوں پہ عینک لگائے موبائل کی سکرین پہ موجود تھا مہمل کی دھڑکن پل میں تیز ہوئی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے کئی تصویرے اُسکے سامنے کھل گئی تھی اور نا جانے کتنی ہی دیر وہ اُس طلسماتی شہزادے کو دیکھتی رہی جو مہمل کو اپنے طلسم میں جھکڑے ہوئے تھا پھر ہنستے ہوئے اس نے فرینڈ ریکوسٹ سینڈ

کی تھی کیونکہ وہاں اسکی اپنی پروفائل نہیں لگی تھی اس کیے اُسے کوئی ٹینشن نہیں تھی اپنے پہچانے جانے کی اُس نے ٹائم دیکھا تو ایک بج چکا تھا اللہ ایک بج گیا اور پتا بھی نا چلا وہ موبائل سائیڈ پہ رکھتی سونے لیٹ گئی تھی کیونکہ اُسے صبح جلدی اٹھنا تھا

وہ دلہن بنی غضب ڈھا رہی تھی آس پاس موجود لوگ منہ کھولے اس حسن کی ملکہ کو دیکھ رہے تھے اچانک سے شور اٹھا تھا کہ نکاح ہونے لگا ہے مولوی صاحب آگئے ہیں وہ بھی گھونگٹ نکالتی مودب سی بنی بیٹھ گئی تھی آپکا نکاح سید ازلان شاہ کے ساتھ حق مہر با عوض سکہ رائج الوقت پچاس لاکھ کیا آپکو قبول ہے؟؟ جی قبول ہے وہ اپنی خوشی پہ قابو پاتی بولی تھی قبول ہے لیکن تیسرے قبول ہے سے پہلے ہی بڑی امی کی لاٹھی بنی کی کمر پہ پڑی تھی اور وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی تھی اور اپنے نکاح میں اچانک آنے والے زلزلے کو سمجھنے میں اسے زیادہ دقت نا ہوئی تھی بڑی امی اُسے نماز کے لیے جگا رہی تھی اور وہ جو رات کو ناول پڑھنے کے بعد اسکے ہیرو ازلان شاہ کو سوچتے سوچتے میٹھی نیند سو گئی تھی اور کسی نیکی کے عوض اسکی شادی اسکے من پسند ہیرو سے ہونے ہی لگی تھی کہ بڑی امی یہاں بھی ولن بننا نہیں بھولی تھی۔ نماز پڑھو اٹھ کے دن چڑھ کے سر پہ آگیا ہے اور تمہاری آنکھ کھلنے سے انکاری ہے جب میں تمہاری عمر کی تھی نا اس ٹائم کھیتوں سے چارہ کاٹ کے لے آتی تھی اور ایک تم ہو دوسری تو پھر بھی نماز کا سجدہ دے لیتی ہے تم تو بالکل ہی سبحان اللہ ہو گئی ہو بینش کا غم سے بُرا حال تھا وہ صبر کے گھونٹ پیتی واشروم میں گھس گئی تھی

کہاں جا رہی ہو؟؟ آپ کی کلاس میں ردا جو میج پڑھتے اُٹھ کھڑی تھی مہمل کی طرف دیکھ کر بولی میں بھی چلوں؟؟ وہ پر جوش سی بولی ردا اور دل دونوں نے حیران ہو کے اُسے دیکھا تھا کیونکہ پہلے وہ منٹیں بھی کر لیتی تو مہمل کی ناں ہاں میں نہیں بدلتی تھی اور اب اچانک سے جانے کی فرمائش کر رہی تھی نہیں لیکر جانا تو نا سہی میں تو بور ہو رہی تھی اس کیے کہہ دیا وہ دونوں کو اپنی طرف تکتا پا کر تھوڑے غصے سے بولی تھی ارے غصہ کیوں کر رہی ہو چلو چلتے ہیں ردا نے اسے بازو سے پکڑ کے کھڑا کیا تھا اور وہ نکھرے دیکھاتی اس کے ساتھ چل دی تھی وہ دونوں کمرے میں داخل ہی ہونے ہی والی تھی کہ اُسکی آپی نے پیچھے سے انہیں آواز دی وہ پلٹنے ہی لگی تھی کہ کلاس سے نکلتے خیام سے زور دار تصادم ہوا تھا شاید وہ کلاس سے بھاگتے ہوئے نکلنے لگا تھا وہ جو منہ کے بل گرنے لگی تھی خیام شاہ نے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا اور اُسکی پشت اُسکے چوڑے سینے سے ٹکرائی تھی سب کچھ اتنی جلد بازی میں ہوا کہ وہ کچھ پل تو سمجھ ہی ناپائی تھی کہ ہوا کیا ہے محترمہ آپ ٹھیک ہیں؟؟ وہ اسکا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے بولا مہمل نے نظر اٹھا کہ دیکھا تھا اسکی چمکتی بھوری آنکھیں اُسکی کالی آنکھوں سے جا ٹکرائی تھیں اور وہ ساکن سانس کے ساتھ اُس شہزادے کو دیکھ رہی تھی جو پھر سے اُسے اپنے طلسم میں جھکڑ چکا تھا

آر یو اوکے؟؟ وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا ردانے اُسے پکڑ کے ہلایا تھا اور وہ غائب دماغی سے سر ہلا گئی تھی اور وہ سر جھٹکتا وہاں سے نیچے کی طرف بھاگا تھا وہ ابھی تک وہی دیکھ رہی تھی یہاں سے وہ غائب ہوا تھا

وہ ردانے کے ساتھ واپس آگئی تھی لیکن وہ اپنی بدلتی حالت سے پریشان تھی وہ ایسی تو نا تھی جیسی بنتی جا رہی تھی مہمل کو اپنی بے خودی پہ جی بھر کے غصہ آیا تھا وہ خود سے عہد کرتی کہ اب خیام شاہ کی پرچھائی سے بھی دور رہے گی قلبِ مومن کے پاس چلی گئی تھی۔۔۔
اسے کیا خبر تھی کہ وہ اسکی پرچھائی کے لیے بھی ترسنے والی تھی



خیام شاہ اُسکی سوچوں کا مہور بن چکا تھا دن رات اُٹھتے بیٹھتے وہ اسکے دلوں دماغ پہ چھانے لگا اور وہ اپنے دل کی حالت سمجھنے سے قاصر تھی روز اُسکے ڈیپارٹمنٹ میں جانا چکے چکے اُسے دیکھنا اسکا معمولاتِ زندگی بنتا جا رہا تھا اور وہ دل ہی دل میں اُسے چاہنے لگی تھی اُسکی دیوانی بنتی جا رہی تھی لیکن یہ حقیقت وہ تسلیم نہیں کرنا چاہتی تھی وہ روز خود سے الجھنے لگی تھی مہمل لان میں بیٹھی اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب دل اُسکے پاس آئی تھی بنا لیا اسائنمنٹ ہمم سوچ میں گم مہمل نے صرف ہمم ہی کہا تھا دل نے اُسکا اسائنمنٹ اُٹھایا اور ورک پلٹنے لگی تھی لیکن اُسکی نظر دو لفظوں پہ اٹک گئی تھی اسے پتا تھا مہمل لکھتے ہوئے کسی کے بارے میں سوچ رہی ہوتی تو اسکا نام بے دھیانی میں لکھ دیتی تھی لیکن یہ نام اسکے لیے نیا تھا اس نے غور سے مہمل کو دیکھا تھا جو نا جانے کونسی کڑیاں ملانے میں اسقدر مگن تھی کہ آس پاس کا بھی ہوش نا تھا

خیام شاہ اس نے زیر لب یہ نام دوہرایا تھا مہمل یہ خیام شاہ کون ہے وہ اسکے چہرے کو جانچتے ہوئے بولی خیام شاہ کے نام پہ مہمل کی تما سوئی ہوئی حسیں بیدار ہوئی تھی مم مجھے کیا پتا وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولتی ایسے ظاہر کرنے لگی تھی کہ جیسے اس نام سے اسکا دور دور تک کوئی واسطہ نا ہو۔ ہممم تمہیں نہیں پتا تو یہ نام تمہارے نوٹس پہ کیا کر رہا ہے دل نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا مہمل کے چہرے پہ ایک پرچھائی آ کر غائب ہوئی تھی جو دل کو شک میں ڈال گئی تھی اس نے نوٹس اُسکے ہاتھ سے جھپٹتے ہوئے اسکے نام کو پنسل کے سگے سے بڑی بے دردی سے مٹایا تھا کہیں یہ وہ ہی خیام شاہ تو نہیں ہے جو ردا کی آپی کا فیلو ہے مجھے اس ٹاپک پہ کوئی بات نہیں کرنی وہ منہ پہ بیزاری سجاتے ہوئے جان چھڑانے والے انداز میں بولی دل کو اسکا ردِ عمل تشویشناک لگا جو اسکی سمجھ میں آ رہا تھا وہ اسے سمجھنا نہیں چاہتی تھی وہ خاموش ہو گئی کیونکہ اسے علم تھا جب تک مہمل نا چاہے اس سے کوئی بھی بات کرنا یا پوچھنا فضول ہے۔

جان میری جانِ من بچپن کا پیار میرا بھول نہیں جانا رے سبحان برتن دھونے کے ساتھ ساتھ گنگنا رہا تھا وہ آخری پلیٹ دھو رہا تھا جب فرحان نے خالی گگ لا کر سینک میں رکھا تھا اور سبحان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا تھا فرحان نے پوری بتیسی نکالی تھی دفع ہو جاو یہاں سے ورنہ یہ کپ تمہارے سر پہ دے ماروں گا اوو اپنی بار غصہ کرتے ہو یاد ہے جب میں برتن دھونے لگوں تو تم کونوں کھدروں سے بھی دھونے والے برتن نکال لاتے ہو وہ ناک پھلاتے ہوئے بولا تھا ہاں تو

جب تم سارے برتن اکٹھے نہیں کرو گے تو مجھے ہی کرنا پڑے گا نایک تو تم لوگوں کا گند نکالوں
اوپر سے بُرا بھی میں ہی بنوں وہ آخری مگ دھو کر رکھتے ہوئے پلٹا تھا
ویسے ایک بات ہے تم برتن بہت اچھے دھونے لگے ہو فرحان گلاس میں پانی ڈال کر پہلے سو نگوئے کے
بعد پیتے ہوئے بولا بس میری بہن یہ سب تمہاری ہی صحبت کا اثر ہے وہ کہتے ہوئے اس کے بال بیگڑتا
باہر بھاگا تھا تم نا نہایت ہی بے شرم انسان ہو فرحان نے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ابراہیم بھائی آئے ہیں بنی کپڑے پریس کر رہی تھی جب موسیٰ نے آکر اسے اطلاع دی تھی وہ جو
بیزار سے کھڑی تھی یک دم اس کے جسم میں بجلی سی بھر گئی تھی رختی پلیز یہ امی کا ڈوپٹہ پریس کر دو
نامیں ابھی آئی خود کر کے جاو وہ ناخن کاٹتے ہوئے مصروف سی بولی رختی میری پیاری بہن رات کو
سالن میں بنا لوں گی تم بس یہ ڈوپٹہ کر دو نا رختی کی آنکھیں چمکی تھی تم سچ کہہ رہی ہو؟؟ ایک سو
ایک پرسنٹ سچ اچھا ٹھیک ہے تم رکھ دو میں کر دیتی ہوں اور بنی استری کو بند کیے بنا ہی تائی امی کی
طرف دوڑی تھی

ابراہیم بھائی میں آگئی اسنے دروازے میں قدم رکھتے ہی اونچی آواز میں اعلان کیا تھا مجھے تمہارا ہی
انتظار تھا میری طوطی وہ دل سے مسکرایا تھا وہ اس کے ساتھ صوفے پہ چڑھ کے بیٹھ گئی تھی میری چیزیں
تولیں کر آئیں ہیں نا؟؟ پہلے کبھی بھولا ہوں؟؟ اس نے اُلٹا سوال کیا تھا اسی لیے تو آپ میرے
فیورٹ ہیرو ہیں اچھا مطلب اور بھی ہیرو ہیں تمہارے؟؟ اسنے لہجے میں ناراضگی سموتے ہوئے پوچھا

وہ سب تو فرضی ہیرو ہیں میرا حقیقی ہیرو تو بس ایک ہے وہ پر جوش سی بولی آہاں وہ کون ہے؟؟ وہ ہے آہم آہم سبحان لوگوں کو بھی متوجہ کیا گیا تھا میرے ایک ہی ہیرو ہیں اور وہ ہیں ابراہیم حیدر وہ شرماتے ہوئے بولی۔۔۔

ابراہیم حیدر سبحان نے نعارہ لگایا زندہ باد فرحان اور ہادی نے بھی اسکا ساتھ دیا تھا آپ سب جیسے ہوتے ہیں ہمارے پیار سے آہاں خوش فہمیاں چیک کرو ٹیڈی کی تم ناچپ ہی رہو ہاتھی کہیں کے۔ تم سے تو بہتر ہی ہوں تمہاری طرح تو نہیں دو قدم چلنے کے بعد تمہاری ہرن جیسی ٹانگیں جواب دے جاتی ہیں میں تو کئی میل تک بھاگ سکتا ہوں بھائی آپکو پتا ہے کچھ دن پہلے محترمہ کو آرمی میں جانے کا شوق چڑھا تھا کہتی کہ ہادی میں نے بھی واک پہ جانا ہے تمہارے ساتھ میں ترس کھا کے لے گیا لیکن تھوڑا دور جا کے اسکی ٹانگیں جواب دے گئی اور وہی سڑک کو اپنا بستر سمجھ کر ٹانگیں لمبی کر کے بیٹھ گئی میں نے کہا چلو اب گھر نہیں جانا تو کہتی کہ گھر سے بانیک لے آؤ اور مجھے آکر لے جانا مجھ سے نہیں چلا جائے گا پھر سبحان کو کال کی تو وہ اسے گھر لے کر گیا ٹیڈی جتنی جان ہے اس میں اور دوسروں کی فٹنیس سے جیسے ہوتی ہے

ہاہا ہادی قسم سے فٹنیس جاو شاباش آئینہ دیکھو جا کر تم خود دروازے میں ہوتے ہو اور تمہارا پیٹ لاونج میں پہنچا ہوتا ہے بس یہ ہی سننے کو رہ گیا تھا ہادی تمہیں کہا بھی ہے کہ ڈائٹنگ شروع کر دو ورنہ تم خود پیچھے ہی رہ جاو گے اور تمہارا یہ پیٹ آگے نکل جائے گا سبحان نے بھی تڑکا لگایا تھا اچھا بس کرو اب ہادی نے رونے لگ جانا ہے فرحان کہاں پیچھے رہنے والا تھا اتنی بات بھی نہیں ہے پھر کیا ہوا تھوڑا سا ہی موٹا ہے ویسے بھی اسے موٹاپہ نہیں، سلیتھی کہتے ہیں ابراہیم نے بھی اپنا حصہ

ڈالا تھا جو بھی ہے ہادی بس اب رونے لگا ہے سبحان کے کہنے کی دیر تھی کہ ہادی کی شکل واقعی رونے جیسے ہو گئی تھی۔ اب تم سچ میں رونے مت لگ جانا اب تم موٹے ہو تو اس میں تمہارا کیا قصور ہے بنی کا کہنا تھا اور ہادی منہ ہاتھوں میں چھپا گیا تھا ہادی یہ سب تمہیں رُلانا چاہتے ہیں اور تم سچ میں رو کر انہیں ہسنے کا موقع دے رہے ہو ابراہیم ہنسی روکتے ہوئے بولا تو ہادی بھی دھاڑیں مار کر رونے لگا تھا۔۔۔

سب کو جب بھی موقع ملتا ہادی کی خوب ٹانگ کھینچتے تھے وہ موٹا تھا لیکن اتنا بھی نہیں جتنا وہ لوگ اسکے سامنے بیان کرتے تھے سب جانتے تھے ہادی کتنی جلدی رونے لگتا ہے اسی لیے سب رولانے کی کوشش کرتے اور وہ سچ میں انکی کوشش کو کبھی ناکام نہیں ہونے دیتا تھا۔

....

مہمل لوگ کنٹین میں بیٹھے تھے مہمل نے جب خیام کو کنٹین کی طرف آتے دیکھا تو وہ زبردستی دل اور ردا کو بھی ادھر لے آئی تھی اور اب چپکے چپکے اسے دیکھنے میں مصروف تھی وہ کسی بات پہ ہنسا تھا اور مہمل کو پوری دنیا مسکراتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

ارے حافظ صاحب ہمارے ساتھ بیٹھ کے کھائیے نا وہ اپنی میٹھی آواز بولا تھا اللہ مجھے تم لوگوں کے سائے سے بھی بچائے ساتھ بیٹھ کے کھانا تو بہت دور کی بات ہے وہ مولوی کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا تھا دل اور ردا بھی انکی طرف متوجہ ہو گئی تھی مہمل کو اس مولوی پہ رج کے غصہ آیا تھا

چھوڑ یار جو داڑھی رکھ لیتا ہے وہ خود کو کچھ زیادہ ہی پارسہ سمجھنے لگ جاتا ہے جانیے مولوی صاحب ہم بھی ترسے نہیں جا رہے آپکے پہلوں میں بیٹھنے کے لیے وہ ہنکارہ بھرتے ہوئے بولا۔ پارسہ والی

کونسی بات ہے جو غلط ہے وہ غلط ہے کیا غلط ہے انسانیت نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے ہم انسانیت کے ناطے تمہیں اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہہ رہیں ہیں اور تم اُلٹا ہمارے گلے پڑ رہے ہو ساتھ والا لڑکا بھڑک اُٹھا تھا

مہمل چلو یہاں سے دل اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی نہیں بیٹھی رہی میں تو دیکھ کر جاؤں گی وہ ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی مہمل یہاں کوئی ڈرامہ نہیں چل رہا ان لوگوں کی سیرس لڑائی بھی ہو سکتی ہے اُٹھو یہاں سے میں نہیں جاؤں گی تمہیں جانا ہے تو جاؤ اور دل اُسکی ہٹ دھرمی پہ شدید غصہ اپنے اندر جذب کرتی بیٹھ گئی تھی۔۔

ہاں پتا ہے مجھے تمہاری انسانیت کا بہت اچھے سے اس لیے مجھے کہہ رہے تھے تاکہ مجھے غصہ آئے اور تم لوگوں کو انٹرٹین ہونے کا موقع مل سکے تھی تو یہ حقیقت ہی۔۔۔ یار تمہیں اس بات سے کیا لینا دینا ہم جس کو چاہیں مانیں جس کو چاہیں نامانیں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے اصل میں تو تم ڈرتے ہو اسی لیے ہمارے پاس نہیں بیٹھتے۔۔

میں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے کیونکہ صحابہؓ نبیؐ کے در والے ہیں اہلبیت نبیؐ کے گھر والے، جس نے صحابہؓ سے بغض رکھا اس نے نبیؐ کے "در" سے بغض رکھا، اور جس نے اہلبیت سے بغض رکھا اس نے نبیؐ کے "گھر" سے بغض رکھا۔۔ اور نبیؐ کے "در" اور نبیؐ کے "گھر" سے بغض رکھنے والے مسلمان نہیں ہو سکتے وہ بھی سر جھٹکتا بولا تھا خیام شاہ کا غصے سے بُرا حال تھا اسکی آنکھیں مارے غصے اور ضبط کے لال انگارہ ہو گئی تھی

مہمل کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا تم ہوتے کون ہو یہ سب کہنے والے وہ غصے سے دھاڑا تھا

قرآنِ پاک میں ہے کہ

”سن لو اللہ کے دوستوں پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے وہ جو ایمان لائے اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہے انہی کے لیے خوشخبری ہے، دنیوی زندگی میں اور آخرت میں، اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔“ اور تم لوگوں نے اللہ کی باتیں بدل لی ہیں مولیٰ ہنکارہ بھرتے ہوئے بولا تھا تم کہتے ہو کہ میں غلط ہوں؟؟ وہ اپنی طرف انگلی کرتے ہوئے بولا ہاں تم ہو وہ اٹل لہجے میں بولا۔ سہی ہے تمہارے علاوہ کوئی اور ہے یہاں پہ جو کہتا ہے کہ میں صحابہ کو نہیں مانتا تو میں غلط ہوں وہ ارد گرد ہجوم پہ نظر ڈالتے ہوا بولا جب کوئی بھی نا بولا تو اسنے ایک چبھتی نظر مولوی پہ ڈالی تھی جی آپ غلط ہیں ہجوم کو چیرتی ایک تیکھی آواز خیام کے کانوں سے ٹکرائی تھی اور اسنے پلٹ کے عباہ میں موجود اس لڑکی کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا قلبِ مومن باوجود کوشش کے بھی چپ نارہ پائی تھی۔۔

--

او اچھا چلیں مجھے ایک بات کا جواب دیں وہ اپنے لہجے کو نرم کرتا ہوا بولا اور مہمل تو مہسوت سی اُسکے بدلتے لہجے میں کھو سی گئی تھی

میرا سوال یہ ہے کہ آپ ابو بکر کو نبی کا خلیفہ کیوں مانتے ہیں؟؟ ہم تو ابو بکر کو خلیفہ رسولِ اسلیئے نہیں مانتے کہ انہوں نے سیدہ کائنات، خاتونِ جنت کو ان کا حق نہیں دیا تھا بلکہ ان کا حق غصب کر لیا تھا۔۔

قلبِ مومن کچھ دیر کو تو لاجواب ہو گئی پھر سنبھلتے ہوئے بولی کہ ذرا کھل کر بولیں جو آپ کہنا چاہ رہے ہیں اور اس حق کی وضاحت کر دیں کہ وہ حق کیا تھا؟؟؟

وہ باغِ فدک جو حضور اکرمؐ نے وراثت میں چھوڑا تھا وہ حضور اکرمؐ کی صاحبزادی فاطمہ کو ملنا تھا لیکن وہ باغ انہیں ابو بکر نے نہیں دیا تھا۔۔۔

یہ صرف میرا دعویٰ ہی نہیں بلکہ میرے پاس اس دعوے ہر مسلک کی کتابوں سے ایسے وزنی دلائل موجود ہیں جنہیں آپ کا کوئی عالم جھٹلا نہیں سکتا وہ ٹھوس لہجے میں بولا اور میری بات کے ثبوت کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ باغِ فدک آج بھی سعودی حکومت کے زیر تصرف ہے اور وہ حکومتی مصارف کیلئے وقف ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آج تک آل رسول کو ان کا حق نہیں ملا ہے۔۔

اب آپ ہی بتائیں جنہوں نے آل رسول کے ساتھ یہ کیا ہو ہم انہیں کیسے خلیفہ رسول تسلیم کر لیں؟؟؟

دل نے اس کی گفتگو بڑے تحمل سے سنی اور نظریں خیام کے پُرکشش چہرے پہ ٹکاتے ہوئے کہا کہ آپ

حضور اکرمؐ کے بعد پہلا خلیفہ کن کو مانتے ہیں؟؟؟
ہم مولیٰ علی کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں وہ نظریں اسکی نظروں میں گھاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

سہی آپ جانتے ہیں کہ عوام و خواص کے جان و مال اور ان کے حقوق کا تحفظ خلیفۃ المسلمین کی ذمہ داری ہوتی ہے کسی اور کی نہیں مجھے آپ پر تعجب ہو رہا ہے کہ آپ خلیفہ بلا فصل تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مان رہے ہیں اور اعتراض سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کر رہے ہیں۔۔۔

یا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ بھی مانیں پھر آپ کا ان پر اعتراض کرنے کا کسی حد تک جواز بھی بنتا ہے ورنہ جن کو آپ پہلا خلیفہ مانتے ہیں یہ اعتراض بھی انہی پر کر سکتے ہیں کہ آپ کی خلافت کے زمانے میں خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا حق کیوں مارا گیا؟؟؟
اُسکی بات سن کر وہ تھوڑا گڑبڑایا تھا

بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے ہاں مولیٰ علی کی خلافت ظاہری آپ کے خلفاء ثلاثہ کے بعد شروع ہوتی ہے اس سے پہلے تو ہم ان کی خلافت کو غصب مانتے ہیں یعنی آپ کے خلفائے ثلاثہ نے مولیٰ علی کی خلافت کو ظاہری طور پر غصب کیا ہوا تھا اسلئے مولیٰ علی تو اس وقت مجبور تھے وہ یہ حق کیسے دے سکتے تھے؟؟؟

اس کی یہ تاویل سن کر وہ کہنے لگی کہ میرے تعجب میں آپ نے مزید اضافہ کر دیا ہے ایک طرف تو آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ مولیٰ علی مشکل کشا ہیں عجیب بات ہے کہ انہیں کے گھر کی ایک کے بعد دوسری مشکل آپ نے ذکر کر دی یعنی ان کی زوجہ محترمہ کا حق مارا گیا لیکن وہ مجبور تھے اور وہ مشکل کشا ہونے کے باوجود ان کی مشکل کشائی نہ کر سکے پھر ان کا اپنا حق (خلافت) غصب ہوا لیکن

وہ خود اپنی مشکل کشائی بھی نہ کر سکے یا تو ان کی مشکل کشائی کا انکار کر دو اور اگر انہیں مشکل کشا مانتے ہو تو یہ من گھڑت باتیں کہنا چھوڑ دو کہ طاقتوروں نے ان کے حقوق غصب کر لیے تھے۔۔۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر بالفرض و المحال آپ کی یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ اصحاب ثلاثہ نے ان کی خلافت غصب کر لی تھی اب سوال یہ ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے بعد جب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو ظاہری خلافت مل گئی اور ان کی شہادت کے بعد انہی کے صاحبزادے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کیا اس وقت انہوں نے باغ فدک لے لیا تھا؟؟؟

جب آپ کے بقول وہ خلفاء ثلاثہ کے زمانے میں غصب کیا گیا تھا اب تو انہی کی حکومت تھی جن کا حق غصب کیا گیا لیکن انہوں نے اپنی حکومت ہونے کے باوجود اس حق کو کیوں چھوڑ دیا تھا؟؟؟ آج بھی آپ کے بقول وہ سعودی حکومت کے زیر اثر ہے تو بھائی وہ باغ جن کا حق تھا جب انہوں نے چھوڑ دیا ہے تو آپ بھی اب مہربانی کر کے ان قصوں کو چھوڑ دیں اور اگر آپ کا اعتراض سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ہے کہ ان کی ظاہری خلافت میں آل رسول کو باغ فدک کیوں نہیں ملا؟ تو یہی اعتراض آپ کا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ پر بھی ہو گا کہ ان کی ظاہری خلافت میں آل رسول کو باغ فدک کیوں نہیں ملا؟؟؟

اور آپ مجھے یہ بتائیں کہ وراثت صرف اولاد کو ہی ملتی ہے یا بیویوں اور دوسرے ورثاء کو بھی ملتی ہے؟

وہ کہنے لگا کہ بیویوں اور دوسرے ورثاء کو بھی ملتی ہے۔۔۔

پھر آپ کا اعتراض صرف سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے کیوں ہے؟؟ جبکہ حضور اکرمؐ کی ازواج مطہرات کے بارے میں آپ نے کیوں نہیں کہا کہ انہیں بھی وراثت سے محروم رکھا گیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ازواج مطہرات میں سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں آپ نے خلفاء رسول پر یہ الزام دھرنے سے پہلے کبھی نہیں سوچا کہ اگر انہوں نے نبی اکرمؐ کی صاحبزادی کو حضور اکرمؐ کی وراثت نہیں دی تو اپنی صاحبزادیوں کو بھی تو اس سے محروم رکھا ہے۔۔۔

اب میں آپکو وہ حقیقت بتاتی ہوں جس کی وجہ سے حضور اقدس کی وراثت حضور اکرمؐ کے کسی وارث کو نہیں دی گئی وہ خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے؛ {نحن معشر الانبياء لانرث ولا نورث، ما تركنا صدقة؛} "یعنی ہم انبیاء دنیا کی وراثت میں نہ کسی کے وارث بنتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث بنتا ہے ہم جو مال و جائیداد چھوڑتے ہیں وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے" یہ وہ مجبوری تھی جس کی وجہ سے امیر المؤمنین ابو بکر سے لے کر سیّدنا علی اور سیّدنا حسن رضی اللہ عنہم تک کسی بھی خلیفہ نے باغ فدک آل رسول کا حق نہیں سمجھا جسے لے کر آج آپ ان کے درمیان نفرتیں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

دیکھیں ابو بکرؓ کا اپنا مقام ہے اور علیؓ کا اپنا ہمیں بس ان کی اتباع کا حکم ہے باقی بحث و مباحثے میں پڑنے کی بجائے ہم خود پڑھے لکھے ہیں عقل و سمجھ رکھتے ہیں قرآن پاک میں ہر چیز واضح اور صاف

صاف بیان کر دی گئی ہے بجائے اسکے کے شیعہ اور سُنی کو لیکر فساد شروع کر دیا جائے وہ قرآن جو ہماری رہنمائی کے لیے اتارا گیا اسے کھولیں اور سمجھیں خود ہی سچ اور جھوٹ کی نشاندہی ہو جائے گی سب لوگوں نے ستائشی نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا خیام کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس نقاب پوش کو الٹا ہی لڑکا دے وہ مہمل کا ہاتھ پکڑے اسے وہاں سے لے گئی تھی اور خیام نے قلبِ مومن سے نظریں ہٹا کر ساتھ چلتی مہمل کو بڑے غور سے دیکھا تھا جو جاتے ہوئے خیام شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی اور بس یہی سے مہمل کے برے وقت کی شروعات ہوئی تھی

رختی جو ناخن کاٹنے میں مصروف تھی کچھ جلنے کی بو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے استری کی طرف بڑھی تھی اور آنکھیں پھاڑے ڈوپٹے سے اڑے کپڑے کو دیکھنے لگی تھی جو استری نگل چکی تھی ہائے ربا امی کا نیا سوٹ بنی تیرا ستیاناس استری تو بند کر جاتی وہ استری کو بند کرتی بہانہ سوچنے لگی تھی جب کچھ سمجھ میں نا آیا تو بنی کے پاس بھاگی تھی بنی جو ہادی پہ ہنس رہی تھی رختی کے ہاتھ میں امی کا نیا ہی نقشہ پیش کرتا ڈوپٹہ دیکھ کر اسکی ہنسی تھمی تھی یہ کیا ہوا رختی تم نے امی کا ڈوپٹہ جلا دیا اور رختی تو اس الزام پہ ہی غش کھا کے گرتے گرتے بچی تھی

میں نے نہیں تم نے جلایا ہے میں نے؟؟ بنی نے انگلی اپنی جانب کی تھی ہاں جی تم نے تم استری بند کیے بنا ڈوپٹے پہ سجدہ ریز چھوڑ آئی تھی۔ لیکن میں بتا کر تو آئی تھی تمہیں۔ ہاں تو پورے ناخن کاٹ کے ہی اٹھنا تھا میں نے پر میرے اٹھنے سے پہلے ہی یہ اٹھ گیا، مطلب آج فری میں ریڈیو چلے

گا سجان چہکتے ہوئے بولا کیا مطلب ہے تمہارا رخصتی نا سمجھی سے بولی میرا مطلب کے آج چچی ایف ایم آر پہ تشریف فرما ہوں گی ہمارے ساتھ پورے محلے کو انٹرٹین کریں گی اپنا ڈوپٹہ جل جانے کی خوشی میں وہ بھی نیو والا وہ پوری بتیسی دیکھاتا کو لگیٹ کی مشہوری کرتا ہوا بولا

آج اتفاق سے دونوں مائیں ساتھ میں کسی کی عیادت کرنے گئی تھی ابراہیم آیا ہے اس سے تو مل لو روبینہ بیگم کے کہنے پہ وہ بھی ابراہیم سے ملنے آ چلی تھی لیکن سامنے ہی اپنے 3500 والے سوٹ کے ڈوپٹے میں کھودے گئے گھڑے کو دیکھ انکا میٹر ہی گھوم گیا تھا بس پھر اپنے پاؤں میں پہنا نیا سول والی جوتا جو کہیں آنے جانے کے لیے ہی استعمال میں آتا تھا اڑتا ہوا بنی کی کمر پہ لگا تھا بیچاری کہ تو سیارے ہی گردش میں لگ رہے تھے وہ اچھل کے پیچھے مڑی تھی اور اپنی اماں حضور کو سامنے کھڑے دیکھ کر اسکے طوطے اڑے تھے اس سے پہلے امی اسکی دُرگت بناتی وہ ابراہیم کے پیچھے چھپی تھی پلیز ابراہیم بھائی بچالیں یہ سب آپکی وجہ سے ہی ہوا ہے اور وہ اس سب میں اپنا قصور ڈھونڈنے لگا تھا۔

چچی چھوڑ دیں نا معاف کر دیں ابھی بچی ہے ہمیشہ سے بولے جانے والے فقرے وہ پھر سے دوہرا رہا تھا ہاں بچی ہے قد دیکھو اسکا اونٹ کے سرمہ ڈال سکتی ہے یہ کھڑی کھڑی اور تم اسے بچی بول رہے ہو مجال ہے کوئی کام ٹھیک سے کرے اتنی ہڈ حرام لڑکی میں نے کسی کی نہیں دیکھی ابھی فوزیہ کے گھر سے آرہی ہوں اتنی سلیقے والی بچی ہے اسکی صفائی سے لیکر کیچن تک کا سارا کام وہ اکیلی کرتی ہے تو اُسے ہی اپنے گھر لے آئے مجھے وہاں چھوڑ دیں وہ سائیڈ سے منہ نکالتے ہوئے منمنائی تھی بس زبان کے ساتھ تو مشین فٹ کی ہوئی ہے جو سارا دن رات بغیر خرابی کے چلتی ہے اور رخصتی کی ہنسی

نکل گئی تھی میری گندی اولاد سے دانت نکلوا لو ہیٹر ہیٹر ہر وقت لیکن جیسے ہی کام دیکھا دونوں کو ہی موت نظر آنے لگ جاتی ہے سارا دن موبائل دے کر بیٹھا دو پھر بڑا راضی رہیں گی لیکن ماں کی آواز سنتے ہی دونوں کان میں روئی ٹھونس لیں گی کہ بولتی رہے ہمیں کیا خود ہے بول بول کے چپ کر جائے گی

چلیں جانے دیں چچی وہ پھر سے بولا تھا ہاں میں تو جانے دوں کل کو اسکی ساس کہاں جانے دیگی جیسی اسکی حرکتیں ہیں وہ تو دو دن اسے برداش نہیں کرے گی میں اسی لیے کہتی ہوں کچھ عقل سیکھ لے میں تو ماں ہوں کچھ نہیں کہتی ہوں ساس جب کہے گی تو یہ کیا کرے گی اور بنی کو کچھ نا کہنے پہ ہارٹ اٹیک آتے آتے بچا تھا سب اپنی ہنسی کیسے روکے کھرے تھے وہ تو وہی جانتے تھے امی آپکے کچھ نا کہنے کہ ہم اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ ساس صاحبہ کچھ کہہ بھی لیں تو ہمیں محسوس نہیں ہو گا بنی کی زبان پہ پھر کھجلی ہوئی تھی

یہ تو پھر بھی عقل والی ہے وہ رخصتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی اور رخصتی نے فخر سے گردن اکڑائی تھی اور بھاگ کے جوتے کا پاؤں جو بنی کو چھونے کے بعد اپنی خوش نصیبی پہ مان کر رہا تھا اٹھا کے انکے پاؤں کے قریب رکھا تھا یہ بنی تو جتنی نکلی اتنی ہی تیکھی ہے اسے تو ماں کا لحاظ بھی نہیں ہے اسی وجہ سے میں نے اب اسے کچھ کہنا ہی چھوڑ دیا ہے وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے پورشن کی طرف چلی گئیں تھی

اور سب کے رُکے ہوئے قہقہے بلند ہوئے تھے کیونکہ چچی کے سامنے ہنسنا اور شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا ایک ہی برابر تھا اور وہ سب کو ہنستا دیکھ پیر پٹکتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی ابراہیم پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا۔۔۔

چچی بنی کہاں ہے؟؟ ابراہیم نے بڑی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا پتا نہیں صبح سے باہر ہی نہیں نکلی کوئی جواب بھی نہیں دے رہی میں تو آوازیں لگا لگا کے تھک گئی ہوں اچھا میں دیکھتا ہوں بنی اور کمرے میں بند رہے وہ بھی ابراہیم کے ہوتے ہوئے ایسا ابراہیم کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا تھا وہ پریشان سا دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا تھا کیا ہوا میری طوطی کو وہ پیار سے اسے تیکھی ناک کی وجہ سے طوطی ہی بلاتا تھا

اس نے بخار سے سرخ ہوتی آنکھیں با مشکل کھول کے اسے دیکھا آج ملنے کیوں نہیں آئی ابراہیم نے پوچھتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑا تھا تمہیں تو بہت تیز بخار ہے اٹھو ہسپتال چلتے ہیں وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولا

نہیں مجھے نہیں جانا وہ ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی لیکن اسکی ایک ہی گھوری پہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی تھی چپل پہنو وہ چپل اسکے پاؤں کے قریب رکھتے ہوئے بولا اور وہ شکایتی نظر اس پہ ڈالتی چپل پاؤں میں اڑنے لگی تھی

وہ اسکا ڈوپٹہ ٹھیک کرتا اسے لیے باہر آیا تھا چچی میں اسے کلنک پہ لے کے جا رہا ہوں کیوں خیریت بخار سے تپ رہی ہے اور کسی کو پتا بھی نہیں ہے آپ سب کبھی کبھی بہت ہی لاپرواہ ہو جاتے ہیں وہ بڑبڑاتا اسے تھامے بائیک تک لایا تھا

بنی سہی سے پکڑ کے بیٹھنا گرنا جانا اور اس نے بس سر ہی ہلایا تھا پیچھے بیٹھی تو ایک ہی بات دوہرا رہی تھی کہ مجھے انجیکشن نہیں لگوانا اور وہ کان بند کیے بیٹھا رہا۔ ڈاکٹر کوئی میڈیسن یا سیرپ دیں دے انجیکشن رہنے دے وہ، سہی ہوئی بنی پہ نظر ڈالتے ہوئے بولا اگر آپ انجیکشن لگوا لیں تو بخار جلدی اتر جائے گا اور بنی نے ہونٹ باہر نکال کر سرنا میں ہلایا تھا بس آپ دوا دے دیں وہ ہنسی دباتا بولا

اب گھر آ کے وہ میڈیسن لینے سے بھی انکار کر رہی تھی ابراہیم کا مارے ضبط کے برا حال تھا بنی منہ کھولو وہ غصے سے بولا تو بنی نے ڈرتے ڈرتے آ آ کیا تھا اور سامنے کلاک کی طرف دیکھو اور وہ حکم کی تعمیل کرتی منہ کھولے دیوار کے اوپر لگے کلاک کو دیکھنے لگی تھی اب اس گولی کو یہ سمجھ کے نکل جاو جیسے سب مہمانوں کے سامنے بریانی کھاتے وقت منہ میں ادراک آ جائے اور بنا چبائے نگلنا پڑے شاباس وہ اسکے منہ میں گولی رکھتے ہوئے بولا اور باوجود کوشش کے وہ ہلق سے نیچے اتار نہیں پائی تھی اور اُلٹی کی شکل میں اسکی شرٹ پہ براجمان تھی میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا وہ آنسو بہاتی بے بسی سی بولی تھی

اچھا ریلکس وہ دوائی والا شاپر اٹھاتا باہر چلا گیا تھا لیکن ٹھیک دو منٹ بعد وہ چیچ میں پیسی ہوئی گولی پکڑے آہستہ آہستہ چلتا اس تک آیا تھا پکڑو یہ جو اب یہ باہر نکلی تو انجیکشن لگواؤں گا وہ بھی

بھینسوں کو لگانے والا نہیں بلکہ انجیکشن کی بجائے ڈریپ لگواؤ گا چلو اسے ہر حال میں میدے تک پہنچانا ہے شاباش منہ کھولو

اور اسکا منہ کھلتے ہی وہ کڑوا پاؤڈر اسکے منہ میں تھا اور اسنے جوس کا گلاس گڑ گڑ کی آواز سے پورا اپنے اندر اتار کے ہی دم لیا تھا ہممم گڈ گرل چلو شاباش اب ریسٹ کرو میں کپڑے چنچ کر کے آتا ہوں

تھوڑی دیر بعد وہ پھر اسکے پاس حاضر تھا اور کئی گھنٹے اسکے پاس بیٹھا ادھر ادھر کی باتیں کر کے اسے ہنساتا رہا تھا شام تک اسکی طبیعت کچھ بہتر ہوئی تھی۔ امی مجھے نہیں یہ کھچڑی کھانی ناول میں جب بھی کوئی بیمار ہوتا ہے تو سوپ پیتا ہے اور ایک آپ ہیں دوپہر میں سویاں اور اب یہ کھچڑی کی دیگ بنا کے میرے پہلوں میں رکھ دی ہے وہ کھچڑی کو گھورتے ہوئے بولی

میری پوتی کو دیسی مرغی کی یخنی بنا کے پلاتا کہ یہ جلدی ٹھیک ہو آج صبح سے اس چڑیا کی چھہاٹ کے بغیر سارا گھر سونا سونا لگ رہا ہے بڑی امی جو نماز ادا کر کے آئی تھی بنی کے اوپر دعائیں پھونکتے ہوئے بولیں۔ اور رختی کے دل کو ہول اٹھ رہے تھے کیونکہ اب میڈم کے لیے اتنی دیر کیچن کی تپش میں جھلسنا پڑنا تھا امی تو رختی کو کہہ کر بری الزماں ہو گئی تھی وہ بنی کو کوستی کیچن میں گھس گئی تھی

--

رختی۔۔۔ ہم۔۔ میں نے نا ایک ناول پڑھا۔۔ ہاں ناول پڑھ ہو گیا بخار میں وہ کیچن کی تپش اس پہ اتارتی ہوئی بولی لوجی تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں بخار میں بُرج خلیفہ پہ چڑھ گئی ہوں خیر سنو نا میں نے ایک ناول پڑھا ہے تو اس میں نئی کیا بات ہے؟؟ سُنو تو وہ نا اُس میں ہیر و بالکل ابراہیم بھائی جیسا تھا ہائیڈ ہلکی ہلکی داڑھی باریک ہونٹ وہ بھی مینگے (ٹیرھے) کر کے بولتا تھا ابراہیم بھائی کی طرح اور آنکھیں بھی گرے تھی اور ناک بھی سیم ویسا تھا اور کیئرنگ بھی انکے جیسا ہی تھا وہ آج ابراہیم کو اپنا خیال رکھتا دیکھ سوچتے ہوئے کھوئی کھوئی بولی کیا تم نے اس ہیر و کو دیکھا ہے؟؟ اوہوں ایمجینیشن بھی کسی چیز کا نام ہوتا ہے یاررر، کیا پتا وہ ویسا نا ہو؟؟ ویسا ہی تھا تمہیں تھوڑی نا پتا ہوگا اچھا مجھے پتا نہیں ہے تو بتا کیوں رہی ہو؟؟ کیونکہ میرا دماغ خراب ہے بس وہ غصے سے کہتے ہوئے کروٹ ہی بدل گئی تھی

اگلے دن وہ ابراہیم کے سامنے موجود تھی مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے وہ انگلیوں سے پٹک پٹک کی آواز نکالتے ہوئے بولی ہم بولو وہ پُش اپ کرتے ہوئے مصروف سا بولا۔۔ کیا آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں؟؟ کوئی پوچھنے والی بات پوچھو اسنے ہنستے ہوئے کہا اگر مجھے کچھ ہو جائے تو آپ روئے گے؟؟ وہ کھڑا ہوتے ہوئے ٹاول سے پسینہ صاف کرنے لگا تھا لیکن نظر مسلسل اسی پہ ٹکی ہوئی تھی تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا وہ اسکے ماتھے کو چھوتے ہوئے بولا میں بالکل ٹھیک ہوں پر مجھے تو لگ رہا ہے بخار نے تمہارے سر پہ اثر کر دیا ہے جو بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔۔ آپ مجھے ٹال رہیں ہیں پلینز بتائیں نا وہ بے چین لگی ابراہیم کو ہم میں نے کبھی سوچا نہیں کہ تمہیں کچھ ہو جائے اور نا ہی کبھی سوچنا چاہوں گا کیونکہ میں اپنی طوطی + ہیر وُن کو میں ہمیشہ اپنی آنکھوں

کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میری بینائی قائم رہے اور رہی بات میں کتنا پیار کرتا ہوں تو یہ بات تمہیں معلوم ہونی چاہیے ناکہ ابراہیم حیدر بینیش حیدر سے کتنا پیار کرتا ہے ناکہ مجھے بتانا چاہیے وہ اسکی ناک دباتا پھر سے اپنی ایکس سائز کی طرف متوجہ ہو گیا تھا اور وہ خوشکن احساس کے زیر اثر اپنے کمرے کی طرف چل دی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

وہ گم صم سی بیٹھی مسلسل دیوار کو تگے جارہی تھی دل۔۔ ہم۔۔ تمہیں نہیں لگتا کہ اس مولوی نے غلط کیا؟؟؟ دل نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا تھا میرا مطلب اسے یہ کہہ کر کے تم مسلمان نہیں ہو اور بحث کر کے ہمہم سب سے پہلی بات کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کی تکفیر کرے اگرچہ وہ مسلمان گناہ گار اور فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔

نبی کریم نے فرمایا:

"إِذَا قَاتَلَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَافِكُفْرٍ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا"

جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے۔۔۔

دوسری جگہ فرمایا:

"تکفیر المسلم مقتلہ"

مسلمان کی تکفیر اس کو قتل کرنے کی مانند ہے۔۔۔

تیسری جگہ فرمایا:

"إِنَّ قَالِ الرَّجُلِ لَأَخِيهِ كَافِرٍ فَإِنْ كَانَ قَالِ كَمَا قَالِ وَإِلَّا رَجَعْتَ عَلَيْهِ"

اگر کوئی آدمی اپنے بھائی کو کافر کہے اور وہ کافر ہی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کفر اس کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔۔۔

اس سب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی کلمہ گو مسلمان کو بغیر دلیل کے کافر کہنا حرام ہے ہاں البتہ اگر کوئی مسلمان کلمہ پڑھنے کے باوجود شرک جیسے کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرتا ہے جو باعث کفر ہو تو پھر شرائط و نواقض کا خیال رکھتے ہوئے اسے کافر کہا جاسکتا ہے لیکن یہ کام صرف اور صرف اہل علم کا ہے عامۃ الناس میں سے ہر آدمی اس کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا ہے۔۔۔۔

اور دوسری بات بحث کرنے کی ہے تو اگر اسے بیٹھنے کے لیے کہا تھا اور اسکا مقصد واقعی غلط نہیں تھا تو اسے بیٹھ جانا چاہیے تھا ہاں اگر نہیں بیٹھنا چاہتا تھا تو بغیر بحث و مباحثہ کے وہاں سے چلا جاتا نا کہ اسے یہ بتانے لگ جاتا کہ تم مسلمان نہیں ہو بلا بلا۔ اور مجھے لگتا ہے خیام شاہ نے اسے تپانے کے لیے ہی اپنے پاس بیٹھنے کا بولا تھا اور وہ واقعی میں تپ بھی گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ میرا مزاک ہی بنائیں گے۔ قرآن پاک میں ہے کہ

"اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں اُن کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔"

یعنی منع کرنے کے باوجود اگر تم ایسی مجالس میں جہاں آیات الہی کا استہزا کیا جاتا ہو بیٹھو گے اور اس ہر نکیر نہیں کرو گے تو پھر تم بھی گناہ میں اُن کے برابر ہو گے جیسے ایک حدیث میں آتا ہے کہ "جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس دعوت میں شریک نہ ہو جس میں شراب کا دور چلے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ ایسی مجلسوں اور اجتماعات میں شریک ہونا جن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرمؐ کے احکام کا قوالاً یا عملاً مذاق اڑایا جاتا ہو جیسے آج کل کے اُمراء فیشن ایل اور مغرب زدہ حلقوں میں بالعموم ایسا ہوتا ہے یا شادی بیاہ اور سالگرہ وغیرہ کی تقریبات میں کیا جاتا ہے تو یہ سخت گناہ ہے ﴿إِنَّمَا إِذَا مَثَلُهُمْ﴾ کی وعید قرآنی اہل ایمان کے اندر کپکپی طاری کر دینے کے لئے کافی ہے بشرطیکہ کسی کے اندر ایمان ہو۔

اور میرے خیال میں اسے بحث نہیں کرنی چاہیے تھی بلکہ چپ کر کے کہیں دوسری جگہ بیٹھ جانا چاہئے تھا جیسا کہ

"رحمن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی (آہستگی) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے (جاہلانہ) باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔"

سلام سے مراد یہاں اعراض اور ترکِ بحث و مجادلہ

ہے یعنی اہل ایمان جو ہیں وہ اہل جہالت و اہل سفاہت سے الجھتے نہیں ہیں بلکہ ایسے موقعوں پر اعراض و گریز کی پالیسی اختیار کرتے ہیں اور بے فائدہ بحث نہیں کرتے۔۔۔

"اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو (بیہودہ) چیز پر اُن کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔"

زور کا معنی جھوٹ کے ہیں۔ ہر باطل چیز بھی جھوٹ ہے، اس لئے جھوٹی گواہی سے لے کر کفر و شرک اور ہر طرح کی غلط چیزیں مثلاً لہو و لعب، گانا بجانا اور دیگر جاہلانہ رسوم و افعال وغیرہ سب اس میں شامل ہیں اور عباد الرحمن کی یہ صفت بھی ہے کہ وہ کسی بھی جھوٹ میں اور جھوٹ کی مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے ہیں۔ (لغو) ہر وہ بات اور کام ہے جس میں شرعاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی ایسے کاموں اور باتوں میں بھی وہ شرکت نہیں کرتے بلکہ خاموشی کے ساتھ عزت و وقار سے گزر جاتے ہیں۔۔۔

"اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے، تم پر سلام ہو ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔"

یہاں لغو سے مراد وہ سب و شتم (گالی گلوچ) اور دین کے ساتھ استہزا ہے جو کفار و مشرکین کرتے تھے۔ اور سلام سے یہاں مراد سلام تحیہ نہیں بلکہ سلام متارکہ (جدائی کا سلام) یعنی ہم تم جیسے جاہلوں سے بحث اور گفتگو کے روادار ہی نہیں، جیسے اردو میں بھی کہتے ہیں کہ جاہلوں کو دور ہی سے سلام، ظاہر ہے ایسے سلام سے مراد ترکِ مخاطبت ہی ہے (یعنی بات چیت کو ترک کرنا ہے)۔۔۔ اگر اسے لگتا تھا کہ وہ غلط بات کریں گے تو اسے موقع دیے بغیر وہاں سے چلے جانا چاہیے تھا لہجہ بہت معافی رکھتا ہے جو دونوں کا ہی معنی خیز اور ہرگز درست نہیں تھا خیر اللہ سب کو ہدایت دے

اور مہمل سوچوں کہ سفر میں ایسا نکلی کہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچ چکی تھی

وہ بی بی اے کے پہلے سال میں ہے اپنی کزن کے ساتھ یونی آتی ہے دونوں ایک ہی کلاس میں ہیں قلبِ مومن نام ہے اسکا اور اسکا نکاح ہو چکا ہے زین خیام کے دوست نے اُسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا ہم نکاح ہو چکا ہے یہ بات اسے کچھ زیادہ پسند نا آئی تھی تو کیا تونے کروانا تھا اس سے نکاح اس نے استہزایہ ہنستے ہوئے پوچھا سوچا جا سکتا تھا تجھے تو معلوم ہے خیام شاہ نیچا دکھانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے اسے بھی تو پتا چلے اس نے کس کو للکارا ہے وہ ماتھے پہ بکھرے بال پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔

پھر کچھ یاد آنے پہ وہ زین کی طرف جھکا تھا وہ جو اسکی کزن ہے کیا نام ہے اسکا؟؟ مہمل وہ سوچتے ہوئے بولا آہاں نانس نیم وہ سنگل ہے یا۔۔ اس نے فقرہ ادھورہ چھوڑا اسکا تو مجھے پتا نہیں میں ابھی علینہ ردا کی بہن سے پوچھتا ہوں ہم پوچھو زین نے موبائل پہ علینہ کا نمبر ڈائل کیا تھا ہیلو علینہ وہ جو ردا کی دوستیں ہیں نا۔۔ ہاں وہ مہمل لوگ ہاں وہی ان دونوں کا نکاح ہوا ہے کیا؟؟ نہیں مہمل کا تو نہیں ہوا۔۔ آہم مطلب وہ سنگل ہے؟؟ یہ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟

وہ میں تمہیں بعد میں بتاتا ہوں اوکے یہ کہتے ہوئے اس نے کال بند کر دی تھی اور خیام شاہ کی آنکھیں چمکی تھی اور ہونٹوں کو زہریلی مسکراہٹ نے چھووا تھا اب تو کیا کرے گا زین فکر مند سا بولا۔۔ بس تو دیکھتا جا وہ ہنستے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا تھا

آپاں میں کیا بتاؤں کے میرے بیٹے کتنے فرما بردار ہیں کل ہی آصف انکا بڑا بیٹا جو کہ سعودیہ میں رہتا تھا کی کال آئی تو مجھے کہتا ایسی جیسی آپ ٹھیک ہیں میں نے کہا ہے بیٹا جیسی میں ٹھیک ہوں تم سناؤ آپاں وہ ایسی جیسی ایسی جیسی کہتا نہیں تھکتا اور چھوٹا تو میرے پاؤں چومنے تک جاتا ہے بہت ہی فرمانبردار اولاد ہے میری وہ کندھے اچکاتی بولی تھی

رختی اور بنی کی تو ہنسی ہی بند نہیں ہو رہی تھی وہ جو ہاتھ پاؤں جوڑ کر چھوڑ رہیں تھیں بنی لوگوں سے لپیٹی ہی نہیں جارہی تھی انکی کپیں۔۔ بس کر دیں آپاں آصف جب جہاں آتا ہے تب تو ایسی جیسی نہیں کرتا بڑی امی ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولیں تھیں بسس آپاں کیا بتاؤں وہ دروازے کی طرف دیکھ کر کندھے اچکتی آہستہ آواز میں بولی اور ساتھ تھوڑا سا بڑی امی کی طرف بھی کھسکی تھی آصف والی تو پوری پچھے کٹنی ہے اسے اپنے قبضے میں کیا ہوا ہے جب سعودیہ میں ہوتا ایسی جیسی امی جی کرتا نہیں تھکتا یہاں آتے ہی پتا نہیں کونسے تعویز اسے گھول گھول کر پلاتی ہے کہ وہ اپنے رنگ ڈھنگ ہی بدل لیتا ہے۔ بڑی اماں نے ہنکارہ بھرتے ہوئے سر ہلایا تھا

آپاں میں تو غریب گھر کی لائی تھی کہ ہمیں اپنا ماں باپ سمجھے گی گھر سنبھالنے والی ہو گی لیکن مجھے کیا پتا تھا وہ سنبھالنے کی بجائے اُجاڑنے لگ جائے گی اور میرے ہی بیٹے کو مجھ سے دور کر دے گی آپاں میں تو تمہاری بہوں کو بڑا معصوم سمجھتی تھی خیر تمہاری چھوٹی بہوں تو تمہارے ساتھ ٹھیک ہے نا بڑی امی نے افسوس سے پوچھا۔ چھوٹی تو بڑی سے بھی چار اسٹیشن آگے کی ہے صبح اُٹھتے ہی سکول پڑھانے چل پڑتی آتی ہے کھانا کھاتی اور موبائل پکڑ کے بیٹھ جاتی مجھ بڈھی کی ہڈیاں اب جواب دے

گئی ہیں مجھ سے کہاں کام ہوتا لیکن مجال ہے وہ کام کو ہاتھ لگاتی ہو میری تو قسمت ہی خراب ہے
دونوں ایک دوسرے کا سِر انکلیں۔۔

باجی آپ بنی سہمی ہوئی بولی تو مامی کرنٹ کھا کے مڑی تھی لیکن پیچھے موسیٰ کو کھڑے دیکھ انہیں بنی
پہ رنج کے غصہ آیا تھا بنی اور رخشہ کا ہنس ہنس کے بُرا حال تھا دیکھ رہی ہو اپنی اولاد کو وہ بنی کی
اماں کی طرف رُخ کرتے بولیں مامی میں کیا کہوں آپ بہوؤں کی بات کرتی ہیں میری تو اولاد ہی
گندی ہے وہ بڑی امی کی لاٹھی بنی کی ٹانگوں پہ مارتی دُکھے دل سے بولیں تھیں اور وہ بیچاری لنگڑاتے
ہوئے دل میں مامی کو کُستی کمرے میں بھاگ گئی تھی۔۔۔

رات میں رخشہ کی آنکھ کھلی تو بنی کو بستر پہ موجود نا دیکھ کر وہ فکر مندی سے اُٹھی تھی لیکن بنی پہ
بظہر پڑتے ہی وہ حیرت زدہ سی اسے دیکھنے لگی تھی کچھ منٹ بعد وہ بستر پہ آئی تو رخشہ نے اسکی
طرف کروٹ لیتے ہوئے پوچھا ایسی کونسی بات ہے جو تمہیں تہجد تک لے گئی ہے یہاں تک مجھے یاد
پڑتا ہے تم تو فرض نمازیں بھی کم ہی مکمل پڑھتی ہو۔۔ بس اللہ پاک جب جسے چاہتے ہیں ہدایت
دیتے ہیں وہ لمبا سانس اپنے اندر اتارتے ہوئے بولی ہم اتنی تم نیک پروین جیسے مجھے تو کچھ پتا ہی
نہیں ہے پتا ہے تو پوچھ کیوں رہی ہو؟؟ کیونکہ میں تمہارے منہ سے سننا چاہتی ہوں۔۔ وہ براہیم
بھائی کا زلٹ آنے والا ہے تو بس اس لیے۔۔ کبھی اپنے زلٹ کے لیے بھی اتنی فکر کر لو تو تمہارا
کچھ بن نا جائے وہ کروٹ لیتے ہوئے بڑبڑائی تھی اور بنی نے غصے سے اسکی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

خیام بیٹھا موبائل پہ سکرو لنگ کر رہا تھا جب اسکی نظر مہمل چوہدری پہ رُک سی گئی تھی وہ آنکھیں چھوٹی کرتا فیسبک پہ بھیجی گئی مہمل کی آئی ڈی سے انفارمیشن دیکھنے لگا تھا یونی تو ہماری ہی میں پڑھتی ہے لیکن فرینڈز پرائیوسی لگائی ہوئی ہے کہیں یہ وہی مہمل تو نہیں اس نے سوچتے ہوئے اسکی فرینڈ ریکویسٹ اکسیپٹ کی تھی پھر موبائل سینے پہ رکھتا پیچھے کو ٹیک لگا گیا تھا

مہمل جو دل کے ساتھ کیچن میں گھسی بریانی بنا رہی تھی موبائل پہ آتے نوٹیفکیشن پہ ایک سرسری سی نگاہ ڈال کے پھر سے کام کی طرف متوجہ ہوئی ہی تھی کہ دماغ میں جھماکہ ہوا تھا وہ گیلے ہاتھ ڈوپٹے سے پونجی موبائل کی طرف لپکی تھی اور نوٹیفکیشن دیکھ کر اسکے پورے جسم میں خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی تھی کس کا میسج ہے دل نے اپنی مائیکروسکوپ آنکھیں اس پہ فٹ کرتے ہوئے پوچھا ہاں کچھ بھی نہیں نوٹیفکیشن تھا وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی اچھا میں نہانے جا رہی ہوں باقی تم دیکھ لینا وہ اسکا جواب سُنے بغیر اپنے روم میں بھاگی تھی

کمرے میں آ کے دو منٹ تو خوشی سے جھومتی رہی پھر موبائل پکڑے سوچنے لگی تھی کہ کیا میسج بھجوں -- ائمہم ہیلو بولوں -- نہیں نہیں کچھ اور امم کیا بولوں ہاں یہ ٹھیک رہے گا وہ چٹکی بجاتے ہوئے

بولی

تھینکس فار اکسیپٹنگ مائی ریکوسٹ -- وہ میسج سینڈ کرتی اسکے رسیپٹ کا انتظار کرنے لگی تھی --

بنی کمرے میں آئی تو لیپ ٹاپ کے سامنے بُت بنے بیٹھے ابراہیم کو دیکھ کر وہ پریشان سی اسکی طرف لپکی تھی ابراہیم بھائی وہ کندھے کو ہلاتی بولی اور بے جان مورتی میں جیسے جان آئی تھی میں پاس یو گیا

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے گلے سے لگائے بھیگی آواز میں بولتا جا رہا تھا بنی بنی بنی میں پاس ہو گیا وہ خوشی سے چور لہجے میں بولا اور بنی کو سامنے کھڑا کرتا اسے دیکھنے لگا تھا جو آنسوؤں بہاتی مسکراتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی تم کیوں رو رہی ہو پاگل وہ حوش میں آتے ہوئے بولا آپ بھی تو رو رہیں ہیں وہ

آنکھیں رگڑتے ہوئے بولی تو دونوں ہی قہقہہ لگا کے ہنس پڑے تھے چلو سب کو بتاتے ہیں وہ سر ہلاتی اسکے ساتھ باہر آئی تھی اور سب دونوں کی بھیگی آنکھیں دیکھ کر حیرانی اور پریشانی سے انہیں دیکھ رہے تھے بنی اب بتاؤ بھی میں اپنے منہ سے بتاتا اچھا تھوڑا لگوں گا وہ بچوں کی طرح شرماتے ہوئے بولا

بتاؤ بھی کیا بات ہے سبحان بے صبری سے بولا آہم آہم لیڈیز اینڈ جینٹل مین میں سب کو بہت ہی بڑی گڈ نیوز بتانے جا رہی ہوں اس لیے دل تھام کے بیٹھیے وہ ڈرامائی انداز میں بولی اب پھوٹو بھی فرحان کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے بولا بات دراصل یہ ہے کہ ابراہیم حیدر سی ایس ایس کے پیپر میں پاس ہو چکے ہیں وہ بلند آواز میں بولی سارے گھر میں خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی سب بار بار اسکے گلے لگ کے مبارکباد دے رہے تھے بڑی امی تو اپنے لاڈلے پوتے کو خوش دیکھ کر ہی قربان ہوتی جا رہی تھی سب گھر والی کی آنکھیں نم تھی وہ سب ایسے ہی تھے دوسرے کی خوشی میں خوش اور غمی میں غمگین ہونے والے۔۔

بڑی امی یہ سب آپکی دعاؤں کا نتیجہ ہے وہ انکے گلے لگتا ہوا بولا صرب بڑی اماں کی ہی نہیں بلکہ بنی اس سے پہلے رخصتی فقرہ مکمل کرتی بنی کی تیکھی کہنی اسکے پیٹ میں گھسی تھی اور وہ دانت پیستے ہوئے

اسے آنکھیں دیکھانے لگی بنی نے چپ رہنے کا اشارہ کیا تو وہ چپ ہو گئی۔ کیا کہہ رہی تھی ابراہیم رختی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا کچھ نہیں میں کہہ رہی تھی کہ ہم سب کی دعاؤں کا نتیجہ یہاں یہ تو ہے آپ سب کی بدولت ہی تو میں یہاں تک پہنچا ہوں۔۔۔

بھائی آج آپ ہم سب کو پارٹی دیں گے ہادی نے مطلب کی بات کی تھی تم تو صدا کے بھکڑ ہو اور بھکڑ ہی رہنا ہے اگر یہ ہی حالات رہے تو کسی نے اپنی کڑی وی نی دینی بنی ہنسی دباتی بولی ہاں سب کو پارٹی ملے گی آج کوئی تنگ نہیں کرے گا ہادی کو اور نا ہی اسے کوئی موٹا کہے گا ابراہیم نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا تو ہادی نے ایک غصیلی نظر اس پہ ڈالی تھی

معاز کو فون کرو اسے کہو کہ جلدی آجائے اور آتے ہوئے میٹھائی بھی لیکر آئے اتنی خوشی کا دن ہے روبینہ بیگم اپنے بیٹے پہ نثار ہوتے ہوئے بولی تو سبحان سر ہلاتا کال ملانے لگا تھا۔۔۔

ادھر ادھر چکر کاٹتے کاٹتے اسکے پاؤں سُن ہو گئے تھے لیکن خیام شاہ نے ابھی تک کوئی جواب نا دیا تھا اسنے تھک ہار کر غصے سے موبائل بیڈ کی طرف اچھالا ہی تھا کہ میسج رسیو ہونے پہ اسکا سارا غصہ اُڑن چھو ہوا تھا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے موبائل کی طرف لپکی تھی

☆☆☆☆☆☆

رات کے ملگجے سے اندھیرے میں وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا اور بیڈ پہ بے خبر سویا انتہائی خوبصورت وجود نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی میں اور بھی دلنشیں لگ رہا تھا وہ کچھ

پل بیٹھا اسکے پر نور چہرے کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارتا رہا پھر کچھ یاد آنے پہ اسنے لائٹ آن کی تھی اور پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا وہ فرست سے اپنی جانم کو دیکھنے لگا تھا جسکے بال تکیے اور بیڈ پہ بکھرے ہوئے تھے اسکی نظر اُسکے ادھ کھلے گلابی ہونٹوں پہ ٹک گئی تھی جو اسکے سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کرنے کے لیے کافی تھے وہ اپنا سر جھٹکتا اپنی ہی سوچ کی نفی کرتا مسکرایا تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے اسکی جانب جھکا تھا اور اسکے نرم گال کو لبوں سے چھونے کے بعد دانتوں سے کاٹا تھا اور وہ سسکتی جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی تھی اور گال پہ ہاتھ رکھے اپنے سامنے موجود نفس کو دیکھتی وہ بیڈ پہ اچھل کر کھڑی ہوئی تھی آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں اور وہ بھی اس وقت وہ حیرت پریشانی اور کچھ ناراضگی کے ملے جلے تاثرات سمیت بولی جبکہ ہاتھ ابھی بھی سرخ ہوتے گال پہ تھا۔

بس مسز معاز کی یاد مجھے یہاں اس وقت کھینچ لائی وہ معصومیت سے بولتا اپنی بانہیں واں کر گیا تھا دل ابھی بھی پریشان اور کچھ پزل ہوتی اسکی بانہوں میں سما گئی تھی بہت گندے بچے ہیں آپ ایسا بھی کوئی کرتا ہے کیا مجھے لگا کہ کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہے میرے ہوتے ہوئے کسی کیڑے میں بھی اتنا دم نہیں کے وہ معاز حیدر کی وائفی کو کاٹ سکے معاز اسکے گال پہ بوسہ دیتا ہنستے ہوئے بولا ہم آئے بڑے تیس مار خان۔

اچھا شوری (سوری) وہ بھی پکے والی اس سے پہلے وہ کچھ بولتی معاز کا موبائل واٹس ایپٹ کیا تھا اور وہ ایک نظر موبائل پہ ڈالتا اسکی طرف متوجہ ہوا تھا چلو میرے ساتھ وہ اسے بیڈ سے اُٹھا کر نیچے کھڑا

کرتا بولا اور وہ ڈوپٹہ اٹھاتی اسکے ساتھ چلنے لگی معاز نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا دل نے نا سمجھی سے آئبرو اٹھاتے ہوئے روکنے کی وجہ پوچھی تھی پوچھو گی نہیں کہاں لیکر جا رہا ہوں میں؟؟

نہیں وہ کندھے اچکتی بولی کیوں؟؟ کیونکہ مجھے معلوم ہے معاز حیدر اپنی مسز کو کبھی ایسی جگہ نہیں لیکر جائے گے جہاں وہ انکفر ٹیبل فیل کرے۔ اتنا یقین ہے میری مسز کو؟؟ اتنے سے بھی بہت زیادہ خدا کے بعد آپ پہ ہی تو یقین ہے اس قلبِ مومن کے قلب کو وہ محبت سے بولی تھی معاز سرشار سا اسکے حسین چہرے میں کھونے لگا تھا تمہاری اسی باتوں نے اس بشر کو کسی کام کا نہیں چھوڑا ہے بالکل نکما ہو گیا ہوں اسنے عقیدت سے اسکے ہاتھوں کو باری باری چوم کر آنکھوں سے لگایا تھا اور وہ اتنی محبت پہ اپنے نینوں کے کٹورے نمکین پانیوں سے بھرنے لگی تھی بس بس اب ایموشنل نا ہو جانا چلو اب معاز اسکا ہاتھ پکڑتا اسے لیے چھت پہ آیا تھا۔

تاروں بھرے آسمان تلے جگمگ کرتی موم بتیاں ماحول کو خوابناک بنا رہی تھی یہ سب وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نا رہی تھی جب وہ اسکے کان کے نزدیک بولا تھا پیپی برتھڈے ٹو یو جانم۔۔ آپ وہ الفاظ بھی ادا نہیں کر پا رہی تھی معاز نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا

یہ سب میں نے نہیں کیا اس لیے زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب مہمل نے کیا ہے میں تو تمہارے ساتھ ہی سب کچھ دیکھ رہا ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ کچھ دیر پہلے مہمل کی ہی کال آئی تھی نا؟؟ ہم اس نے کہاں تھا تیاری مکمل ہے آپ اپنی پیاری سی جانم کو لیکر جاسکتے ہیں میں تو آیا بھی تمہارے سونے کے بعد تھا۔

آپ اتنی دور سے میرے لیے آئے میرے لیے یہ بات ہی بہت خوشی کا باعث ہے آہاں ایسا ہے تو پھر ہمیشہ کے لیے ہی نالے جاؤں تمہیں اپنے پاس؟؟ اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے وہ الگ ہوتے ہوئے بولی مطلب فل ارادہ ہے اپنے بیچارے شوہر کو ہجر کی آگ میں تڑپانے کا خیر چلو کیک کاٹیں وہ دونوں کیک کے پاس آئے تھے جس کے ارد گرد ٹیبل پہ پھول بکھرے ہوئے تھے کتنے پھول ضائع کر دیے وہ صدمے سے بولی ارے جانم کیک کاٹو یہ بندہ سارے پھول اکٹھے کر دے گا اور وہ ہنستے ہوئے کیک کاٹنے لگی تھی

مائن پلیر۔۔

ہاو آر یو؟؟ مہمل نے جلدی سے پوچھا تھا

ایم گڈ یو ٹیلو؟؟

آئی ایم آل سو گڈ

اس کے بعد خیام کو کوئی میسج نہیں آیا وہ مایوس سی موبائل رکھتی کھانا کھانے چلی گئی تھی کیونکہ دل اسے کب سے بلا رہی تھی کہ کھانا تیار ہے کچھ دیر بعد اسکا ٹیکسٹ موصول ہوا تھا دٹس گڈ۔۔

وٹس یوور گڈ نیم اینڈ ویر فرام یو؟؟

مہمل چوہدری اینڈ ایم فرام حیدر آباد

اسی طرح طرح آہستہ آہستہ انکی بات ہونے لگی تھی اور جلد ہی دونوں اچھے دوست بن گئے تھے مہمل کی تو خوشی کا ٹھیکانہ نہیں تھا کہ جو شخص اس کے خیالوں میں رہتا تھا اب اس کے دن اور رات میں حقیقت بن کر رہنے لگا تھا انہیں بات کرتے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے اور خیام نے اس سے فرمائش کی تھی کہ وہ بلیک ڈریس پہن کر یونی آئے جسے مہمل خوشی خوشی پورا کرنے کے لیے مان گئی تھی

ناکسی سے بات کرنے کا دل کر رہا تھا نا ہی کسی کی سننے کا۔۔ دل انتہا کا بوجھل ہو چکا تھا اسے اپنی حالت پہ رونا آ رہا تھا وہ خود تو چلا گیا تھا لیکن جاتے جاتے اسکی بہت قیمتی چیز بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا اسے بار بار ابراہم کا بے خودی کے عالم میں گلے لگنا یاد آ رہا تھا وہ چاہ کر بھی اس حصار سے نہیں نکل پا رہی تھی یہ کیسا احساس ہے جو پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا یہ میں کس دھندل میں دھنستی جا رہی ہوں وہ مجھے کیوں اتنے یاد آ رہیں ہیں کہیں مجھے محبت۔۔ ارے نہیں نہیں توبہ میں کیا سوچ رہی ہوں وہ بہن کہتے ہیں مجھے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا اس نے بے دردی سے اپنے آنسوؤں رگڑے تھے تمہیں کیا ہوا ہے کس بات کا سوگ منا رہی ہو ادھر بیٹھی رختی نے اسے کہنی مارتے ہوئے پوچھا جو چھت پہ بیٹھی نا جانے آسمان پہ کیا کھوج رہی تھی میں اداس ہوں وہ منہ بناتے ہوئے بولی کیوں اداس ہو؟؟

ابراہیم بھائی کو یاد کر رہی ہو؟؟ بنی نے ہاں میں سر ہلایا تھا اچھا چھوڑو چلو نا کرکٹ کھیلتے ہیں میں سبحان لوگوں کو لے کر آتی ہوں ہم اوکے اسنے ہنستے ہوئے سر ہلایا تھا

دونوں گھروں کی چھتیں سانجھی تھی اس لیے وہ لوگ چھت پہ ہی کرکٹ کھیلا کرتے تھے رخصتی تو کرکٹ کی دیوانی تھی وہ الگ بات ہے کہ کھیلنے میں نکاری تھی پھر بھی شیخی عروج پہ ہوتی تھی اور رولا بھی سب سے زیادہ اسی نے ڈالا ہوتا تھا لیکن آٹ بھی وہ سب سے پہلے ہو جاتی تھی پھر آدھا گھنٹہ اسی بحث میں گزر جاتا کہ تم لوگوں نے دو نمبری کی ہے میں آٹ نہیں ہوئی اسے لمبی لمبی شارٹس مارنے کا بڑا ہی شوق تھا اس لیے گیند کسی کے گھر جانے پہ بھی آٹ رکھا تھا اور رخصتی ہمیشہ آٹ ہی اس وجہ سے ہوتی تھی اب بھی گیند ہمسائیوں کے گھر چلی گئی تھی اور رخصتی معصوم سامنہ بنا کر سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

رخصتی نے بنی کی طرف دیکھا تھا اور بنی نے نا میں گردن ہلائی تھی سوچنا بھی مت کہ میں گیند لینے جاؤں گی پتا بھی ہے کتنی باتیں سننی پڑتی ہیں بنی چلی جاو نا پلیز سب اسکے دوالے ہو گئے تھے اور وہ دانت پیستی سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی سبحان اور فرحان اسکے پیچھے پیچھے تھے

خیر اللہ کا نام لیتی بنی نے ماسی بختیارہ کا دروازہ کھٹکانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ آٹو میٹک ہی کھل گیا تھا اور دروازے میں ہی ماسی نمودار ہوئی تھی وہ ماسی۔۔ گیند آپکے گھر آئی ہے اسنے

ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا نئی تے ہور تیرے پیو دے کار گئی اے نی اپنا ڈونچل جیا قد ویکھ تے اپنے کم ویکھ گیند میری نوں دے آکے وجی اے تے اونوں تڑفا چھڈیا ای کچھ شرم حیانوں ہتھ مار تیری ماں کو آندی آ میں لامالے کے اپنی پلٹوں نوں سانب لو یا سانوں دس دیو اسی کیتے ہور ٹر جائیے (نہیں تو اور کیا تمہارے باپ کے گھر آئی ہے اپنا ڈھانچے جیسا قد دیکھو اور اپنے کام دیکھو گیند میری بہو کے آکر لگی ہے اور اسے تڑپا کے رکھ دیا ہے کچھ شرم حیا کو ہاتھ مارو تمہاری اماں کے پاس تمہاری

شکایت لیکر آتی ہوں اپنی پلٹوں کو سنبھال کے رکھے ورنہ ہمیں بتا دے ہم کہیں اور چلے جائیں) دیکھو وہ سب پہ نظر ڈالتے ہوئے ڈوپٹہ کان کے پیچھے اڑتے ہوئے بولیں ماسی ٹسی لامالے جانیو پر گیند تے دے دوں (ماسی آپ شکایت لگا دینا لیکن گیند تو دے دیں) وہ ہنسی دباتی بولی تھی چپ کر کے رُج جاتے اپنے چیلیاں نوں وی لے جا کیتے اگلے اگلے دند نا تڑوا کے بہہ جانی (چپ کر کے چلی جاو اور اپنے ان چیلوں کو بھی لے جاو کہیں اگلے دانت نا تڑوا لینا مجھ سے) اور اسکے منہ پہ ہی دروازہ بند کر گئی تھی سبحان لوگوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا بنی کا دل کیا تھا کہ سب کے دانت واقعی میں ہی توڑ ڈالے بنی پلیز ایک دفعہ اور فرحان نے ہنستے ہوئے کمر پہ ہاتھ رکھ کر کہا جیسے ابھی ڈرامہ کمپلیٹ نا ہوا ہو خود ہی مانگ لو اب وہ ناک پھلاتی واپس مڑی تھی فرحان اب تمہاری باری رخنشی جو دروازے سے جھانک رہی تھی بتیس کے بتیس دانت نکالتی ہوئی بولی نا بابا نا وہ ہاتھ دائے بائے کرتا بولا اب جا بھی سبحان نے اسے دھکا دیا تھا جو سیدھا جاتا دروازے میں لگا تھا یہ اسکا ہی وہم تھا کہ وہ دروازے میں لگا ہے وہ تو دروازہ کھول کے باہر نکلتی ماسی کے ساتھ ٹکراتا ان کے اوپر لام لیٹ ہوا تھا اور ماسی بیچاری اس سب سے انجان اپنے اوپر آنے والی آفت کو سمجھنے کی تگ و دود میں لگی تھی لیکن سمجھ میں آتے ہی صورتِ حال فرحان کی سمجھ سے باہر ہوئی تھی۔

کیونکہ فرحان کے بال ماسی کے ہاتھوں میں تھے اور انہوں نے جھٹکا دیتے ہوئے اسے خود سے پرے دھکیلا تھا اور اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر پہ در پہ کئی تھپڑ اسکے گالوں پہ جھڑ دیے تھے اور وہ سب جو حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے تھپڑوں نے انہیں منہ کھولنے پہ مجبور کر دیا تھا۔

غضب خدا دا اپنی ہی آگ لگی تے ماں نوں کہہ تیرے ہتھ پیلے کر دین دن دیاڑے دوجیاں دے گلاں نوں کیوں پے ریاں مینوں تے پیلے ہی تو بڑا مشقوق لگدا سی وہ فرحان کو دن میں تارے دیکھا کر خود کپڑے جھاڑ کر اُٹھ گئی تھی جالین دے تیرے وڈی ماں کول تیرے سارے پول کھولدی ہرام دیا (غضب خدا کا اتنی ہی آگ لگی ہوئی یے تو اپنی ماں سے کہو کہ تمہارے ہاتھ پیلے کر دے دن دھاڑے دوسروں کے گلوں میں کیوں پڑ رہے ہو تم تو پہلے ہی بڑے مشقوق لگتے ہو، جالینے دو تمہاری بڑی امی کے پاس تمہارے راز بتاتی ہوں حرام۔۔۔) سب سے پہلے حوش سبحان کو آیا تھا وہ جلدی سے فرحان کے پاس پہنچا اور اسے ٹانگوں سے پکڑ کر باہر کھینچا تھا جو خود کو بے یاروں مددگار سمجھتا منہ اپنے ہاتھوں میں چھپائے مردوں کی طرح ہلے چلے بغیر آدھا دروازے کے اندر اور آدھا دروازے کے باہر پڑا تھا

سبحان اپنی فل سپیڈ سے آتی ہنسی کو بڑی مشکل سے اپنے اندر روکتا اسے تھامے گھر میں آیا تھا جو گم صم سا ابھی بھی اپنے ساتھ پیش آنے والے حادثے کے زیر اثر تھا۔ ہادی جو سویا ابھی اُٹھا تھا فرحان کی حالت دیکھ کر وہ پوری آنکھیں نکالتا اس تک پہنچا تھا اسے کیا ہوا ہے؟؟ یہ ماسی بختیارہ کے گلے لگ گیا تو انہوں نے ہی مہمان نوازی کر کے گلے سے جدا کیا ہے جواب رنجش کی طرف سے آیا تھا

ہادی کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا یار تجھے ماسی ہی ملی تھی ماسی کی بیٹی بھی تو تھی لگنا ہی تھا تو اس کے گلے لگ جاتا ہائے میری بد نصیبی کہ میں اتنی ودیہ جوڑی کے ملن کو نا دیکھ سکا اور اتنا محبت بھرا چانس

مس کر دیا اور سب کو شدید ہنسی کا دورہ پڑا تھا فرحان منہ پہ لگی مٹی کو اٹے ہاتھ سے رگڑتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا لیکن اپنے پیچھے آتی قہقہوں کی آواز کو وہ باخوبی سن سکتا تھا۔

آج وہ خیام کی فرمائش پہ سیاہ رنگ کا سوٹ زیب تن کیے بلیک ہی کھٹا پہنے بالوں کی چوٹی بنائے ہلکے ہلکے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی اسکی دلی خوشی اسکے چہرے سے ہی عیاں ہو رہی تھی وہ خود پہ ایک تنقیدی نگاہ ڈالتی بیگ اٹھاتی نیچے کی طرف دوڑی تھی دل نے اسے سر تا پیر تنقیدی نظروں سے دیکھا تھا جو کئی دنوں سے بیت بدلی بدلی سی لگ رہی تھی بنا بات کے مسکراتی رہتی اور یونی بھی بڑا سچ دھج کے جانے لگی تھی کچھ دن تو اسنے انکسور کیا لیکن اب اسے مہمل کا یہ روپ کھٹکنے لگا تھا وہ چپ چاپ اسکے بارے میں سوچتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

خیام نے اسے لیب میں بلوایا تھا لیکن وہ مسلسل انکار کر رہی تھی اوکے اگر تمہیں یقین ہی نہیں ہے مجھ پہ تو گڈ بائے فار ایور غصے سے بولتا موبائل ہی پاور آف کر گیا تھا اسکی ناراضگی سے مہمل کا دل ڈوبنے لگا تھا وہ دل سے بہانا بناتی ڈرتی ڈرتی لیب تک پہنچی تھی اور لمبا سانس لیتی خود کو پر سکون کرتی ہینڈل گھماتی لیب میں انٹر ہوئی تھی لیکن لیب میں داخل ہوتے ہی اسے لگا تھا وہ سنگین غلطی کر چکی ہے

☆☆☆☆☆☆

وہ لیب میں داخل ہوئی تو اسے لگا کہ وہ سنگین غلطی کر چکی ہے کیونکہ لیب خالی تھی وہ سہمی ہوئی تھوڑا آگے آئی تھی جب اسے کوئی نظر نا آیا تو وہ لرزتے قدموں کے ساتھ پلٹنے ہی والی تھی کہ لیب

میں کوئی داخل ہوا تھا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پہ اسکا ڈر مزید بڑھا تھا وہ اللہ اللہ کرتی پلٹی ہی تھی کہ سامنے وہ دشمن جاں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا مسکرا رہا تھا بلیک شلوار قمیض اس پہ اسقدر رنج رہا تھا کہ مہمل کو اپنی نگاہ پلٹنا انتہائی مشکل لگا باقی رہی سہی کسر اسکی جان لیوا مسکراہٹ نے پوری کر دی تھی

وہ قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا تھا اور مہمل کی ہتھیلیاں پسینے سے شرابور ہوئی تھی لک لائیک کوین آف خیام شاہ وہ اسکے کان کے نزدیک بڑبڑایا تھا اور اسکی گردن اور کان پہ پڑتی خیام کی گرم سانسیں اسکی جان ہوا کر گئی تھی وہ تھوڑا پیچھے کھسکی تو اسنے مہمل کا منہ تھوڑی سے پکڑ کر بلند کیا تھا جو وہ کب سے جھکائے کھڑی تھی وہ کنفیوز سی اپنا منہ پیچھے کر گئی کیا ہوا ایسے کیوں کر رہی ہو؟؟ اسے غصہ ہی آگیا تھا وہ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کسی نے دیکھ لیا تو؟؟ تو کیا اسنے تیوری چڑھا کے پوچھا تھا؟؟

میں جا رہی ہوں وہ کوئی بھی جواب دیے بغیر دروازے کی طرف بڑھی تھی خیام نے غصے سے اسکی بازو کھینچی تھی اور وہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح اسکے سینے سے آ لگی تھی اسکی پشت خیام کے سینے سے لگی اور بازو ابھی بھی اسکے ہاتھ میں تھی جو پیار کرتے ہیں وہ ڈرتے تھوڑی ناہے مائی ڈیر وائف ٹو بی۔۔ مہمل کو لگا تھا کہ اب تو اسکا دل بند ہو ہی جائے گا وہ جھٹکے سے اپنی بازو چھڑواتی الگ ہوئی آنکھیں اشکبار ہوئی اور ہاتھوں پہ کپکپاہٹ طاری تھی

ٹھیک ہے جاو اگر تمہیں اعتبار ہی نہیں تھا تو یہاں کرنے کیا آئی تھا وہ ایک دم برہم ہوا تھا میں نے یہاں پہ تمہیں اتنی اہم بات کرنے کے لیے بلوایا تھا لیکن تمہارا تو ڈر ہی ختم نہیں ہو رہا وہ اس سے دور ہوتا بولا تھا

اسے غصے میں آتا دیکھ مہمل نے اپنے آنسوؤں رگڑے تھے سوری وہ مجھے پتا نہیں کیا ہو گیا تھا وہ بھیگی آنکھوں سے اسکے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی اور خیام شاہ نے لمبا سانس اپنے اندر اتار کر خود کو پرسکون کیا تھا

اوکے اب جس بات کے لیے بلایا تھا ہم وہ بات کر لیں وہ چہرے پہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے بولا اس نے ہاں میں گردن ہلائی تھی خیام نے اپنی قمیض کی جیب سے بلیک رنگ کی چمکتی ہوئی ڈبی نکالی تھی اور اسکے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا مہمل چوہدری کیا تم مہمل خیام شاہ بن کر مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا شرف بخشو گی مہمل وہی پہ سٹل ہو گئی تھی کہ وہ شخص جس کی زندگی میں کئی لڑکیاں شامل ہونے کی خواہاں تھی وہ اسکی زندگی میں شامل ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا مہمل نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا تو کیا میں اپنی وائف ٹو بی کو یہ پہنا سکتا ہوں اس نے ہاتھ میں پکڑی پائل کی طرف اشارہ کیا تھا میں خود پہن لوں گی وہ جھجھکتے ہوئے بولی خیام نے اسے گھوری سے نوازہ تھا اور اسنے بایاں پاؤں اسکے سامنے کیا تھا اور اسنے جھکتے ہوئے پائل کو اسکے بائے پاؤں کی زینت بنایا تھا بہت پیاری ہے وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی تمہارے پاؤں جو آگئی ہے پیاری کیسے نا لگے؟؟ وہ اٹھتے ہوئے بولا

مجھے دونوں پاؤں میں پائل پہنی بہت اچھی لگتی۔۔ تو پھر مجھے ایک کیوں پہنائی؟؟ دوسری شادی کے بعد خیام نے اس کا کندھے پہ ڈھلکا ہوا ڈوپٹہ سر پہ رکھتے ہوئے کہا ہی تھا جب دروازہ کھلا تھا دروازے میں موجود انسان کو دیکھ کر مہمل کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے

دل تم یہاں اسکی زبان لڑکھرائی کیوں میں یہاں نہیں آ سکتی وہ خیام کو خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے وہ ماتھے پہ نمودار ہونے والے پسینے کے ننھے قطروں کو ڈوپٹے کے پلوں سے رگڑتے ہوئے منمنائی ہم تمہیں کیسے پتا کہ میں کیا سمجھ رہی ہوں اور کیا نہیں؟؟ نظریں ہنوز اسی پہ ٹکی تھی اور خیام شاہ نے تپا دینے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی تھی چلو یہاں سے وہ اسکا ہاتھ پکڑتی مہمل کو وہاں سے لے گئی تھی اور خیام دل کھول کر ہنسا تھا یہ ہی تو وہ چاہتا تھا۔۔

اس کے بعد دل نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا اور یہ بات مہمل کو اور زیادہ پریشان کر رہی تھی رات کو جب اس سے رہانا گیا تو وہ اُٹھ کے دل کے کمرے میں آئی تھی دل جو مسکرا کر معاز کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی مہمل کو دیکھ کر اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی اور وہ بعد میں کال کرنے کا کہتی موبائل سائیڈ پہ رکھ کر اسکے بولنے کی منتظر بیٹھی تھی

مہمل نے بولنا شروع کیا تھا اور الف سے لیکرے تک سب بتا کر ہی چپ ہوئی تھی اتنی دیر سے چل رہا ہے یہ سب اور تم مجھے تب بتا رہی ہو جب مجھے خود سے پتا چل گیا اسے شدید دکھ ہوا تھا۔ مجھے پتا تھا تم غصہ کرو گی بس اسی وجہ سے میں نے نہیں بتایا، تمہیں کیوں لگا کہ میں غصہ کروں گی؟؟ کیونکہ وہ شاہ ہیں اس نے تلخ حقیقت بتائی تھی۔ جب تمہیں پتا ہے کہ گھر والے

نہیں مانیں گے تو پھر کیوں کر رہی ہو یہ سب؟؟ میں محبت کرتی ہوں ان سے تم خود بھی تو معاز بھائی سے محبت کرتی ہو وہ جھنجھلاہٹ زدہ سی بولی۔۔

معاز محرم ہیں میرے۔ تو خیام بھی میرے محرم بن ہی جائے گے ہونے اور بن جانے میں بہت فرق ہوتا ہے اور یہ فرق تم بہت اچھے سے جانتی ہو

ہاں جانتی ہوں اور یہ فرق بہت جلد مٹ جائے گا وہ غصے سے بولتی کمرے سے نکل گئی تھی اور قلبِ مومن نے آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے رب سے اسکی بھلائی کی دعا کی تھی

رات کو سب چھت پہ بیٹھے تھے ادھر ادھر کی گپیں ہانک رہے تھے جب فرحان وہاں آیا تھا اسے دیکھتے ہی سب پھر سے ہنسنے لگے تھے فرحان تمہیں پتا ہے ماسی بڑی امی کے پاس آئی تھی بڑی مشکل سے میں نے بات سنبھالی اور تمہیں مشتوق ثابت ہونے سے بچایا رخصتی نے گردن اکڑاتے ہوئے اپنا کارنامہ بتایا تھا

نوازش ہے آپکی وہ کڑتے ہوئے بڑبڑایا ویسے ماسی بھی الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے جب وہ غصے سے بولا تھا اگر اب کسی نے ماسی کا نام لیا تو میں نے اسکے دانت توڑ دینے ہیں ماسی ماسی وہ چڑتے ہوئے بولا تو سب کھی کھی کرنے لگے تھے

یاررررر معاز بھائی کہ ساتھ کوئی آیا ہے بڑی امی کے پاس رخصتی نیچے جھانکتے ہوئے بولی تھی کون آیا ہے پورے ٹبر نے اوپر سے لپک کر نیچے جھانکا تھا مجھے تو جانی پہچانی ہستی لگ رہی ہے سبحان نے اندھیرے میں ہی کھوج لگائی تھی چلو نیچے چلتے ہیں وہ سب دگڑ دگڑ کرتے نیچے بھاگے تھے اور سامنے

ابراہیم کو دیکھ کر سب کی باچھیں کھلی تھی کیسا لگا سر پرانز ابراہیم ہنستے ہوئے باری باری سب سے ملا تھا۔ آپ اچانک کیسے؟؟ بنی ابھی بھی شکوہ تھی بتاتا ہوں لڑکی صبر کرو پہلے منہ میٹھا تو کرو معاز نے سب کے سامنے میٹھائی کا ڈبہ کیا تھا اور سب اس پہ ٹوٹ پڑے تھے یار یہ برنی میں نے لیبنی تھی رخصتی نے سجان کے ہاتھ میں موجود برنی کو لپچائی نظروں سے دیکھا یہ لو کیسے نندیدوں کی طرح گھور رہی ہو اسنے وہ رخصتی کی طرف بڑھائی جو اسنے پٹ سے پکڑ کر منہ میں ڈالی تھی مبادا وہ مکر ہی نا جائے سارا دن کھا کھا کر بھی انکی نیت نہیں بھرتی بڑی امی نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا پھر معاز کی طرف متوجہ ہوئی تھی اب بتلا بھی دو بڑی امی بے صبری سے بولیں

بڑی امی آپکا لاڈلہ پوتا انٹرویوں میں سلیکٹ ہو گیا ماشاء اللہ ماشاء اللہ سب کے منہ سے ادا ہوا تھا میرا پوتا تو میرا مان ہے آج تمہارے ابا زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے وہ اپنے آنسوؤں پونجتے ہوئے بولیں سب کے خوشی سے دھمکتے چہروں پہ افسردگی چھا گئی تھی

اس بار ہمیں اچھی اور تگڑی پارٹی چاہیے پچھلی بار بھی آپ نے ہمیں صرف شوارموں پہ ہی ٹر خایا تھا اس بار ایسا نہیں چلے گا ہادی بلند آواز میں بولا تھا یہ ماحول پہ چھائی افسردگی کو کم کرنے کا ایک بہانا تھا ہاں بالکل ہادی ٹھیک کہہ رہا ہے باقی سب نے بھی اسکی تقلید کی تھی آہاں ٹھیک ہے بابا جب جہاں کہو گے لے چلوں گا وہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہتا بڑی امی کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

مطلب اب آپ یہی رہیں گے؟؟ بنی خوشی سے چہکی ارے نہیں نیکسٹ ویک سے ٹریننگ سٹارٹ ہے پھر چلا جانا ہے اور ٹریننگ کمپلیٹ ہونے کے بعد ہی آ پاؤں گا۔۔

آج وہ سب کو کھانے پہ لے کے آیا تھا بڑی امی سے لیکر سب موجود تھے سوائے آفاق صاحب کہ کیونکہ وہ کراچی میں ہی ہوتے تھے ادھر ہی جاب کرتے تھے گھر ان کا چکر کم ہی لگتا تھا وہ سب ٹیبل پہ موجود روشنیوں میں نہائے رستوران کو مبہوت سے دیکھ رہے تھے رختی نے کمرہ آن کر کے اپنا عکس دیکھا تھا ہائے بنی میں تو چمک رہی ہوں اسنے بنی کے کہنی ماری جو ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی

اتنی روشنی میں تو زمبابوے کی عوام بھی لشکارے مارے گی تو تم کیا چیز ہو وہ اوپر نیچے کچھ کھوجتے ہوئے بولی اور وہ اس انگور کرتی دھرا دھر سیلفیاں لینے میں مصروف ہو گئی تھی آخر سٹیٹس لگا کر شیخی بھی تو مانی تھی

اچھا کون کیا کھائے گا جلدی سے بتا دو سب معاز مینوں کارڈ دیکھتے ہوئے بولا کڑا ہی مگوا لیں اسنے سب کی طرف دیکھ کر پوچھا ہم گوشت تو میں بھی گھر پہ بنا لیتی ہوں کچھ اور بنی نے صاف انکار کیا پھر کیا کھاو گے؟؟ شوارمہ یا پراٹھا رول ہادی شوارمہ کا دیوانا بولا۔۔ شوارما ہی کھانا ہوتا تو وہ ہمارے گاؤں کی ٹکر پہ شیدا بھی لگاتا ہے وہاں سے لیکر کھا لیتی اور پراٹھا رول بھی اسی کا بھائی ہے اسنے پھر سے انکار کیا زنگر برگر ہو جائے رختی نے بھی مشورہ دیا رہنے دو مجھے نہیں کھانی ڈبل روٹی پھر بریانی سجان بولا ابھی شام میں تو چاول کھائے تھے

پیزہ فرحان بولا ہم سوچا جا سکتا ہے بنی نے منہ اوپر نیچے کرتے کہا پیزے میں تو ڈبل روٹی بالکل بھی نہیں یوز ہوتی نارختی کے کہنے پہ اس نے بتیسی دیکھائی تھی اب اس نے ایک ہی چیز کھانی ہے

بڑی امی نے لاٹھی دیکھائی تو بنی کے دانت اندر ہوئے تھے بڑی امی پلیز یہاں پہ میری عزت کا کباڑہ مت کیجیے گا ہاں جیسے پہلے تو تیری بڑی عزت ہے

اچھا اب بتا بھی دو کے کیا کھاو گے ابراہیم نے ادھر ادھر موجود عوام کو دیکھ کر کہا جو انہیں ہی دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی جن کی آوازوں میں اللہ نے اوپر سے ہی مائیک فٹ کر کے بھیجے تھے

امی آپ لوگ کیاں کھائیں گی اور دونوں مائیں تو ایسے بیٹھی تھی جیسے انہیں زبردستی جھاڑ پلا کر بیٹھایا گیا ہو میں کیا بتاؤں میں نے تو کہا تھا گھر میں ہی چاول گوشت بنا لیتے ہیں ساتھ روسٹ بھی بنا لیں گے پر تم لوگ ہی نہیں مانے پتا نہیں کیسے کیسے بناتے ہوں گے ہاتھ بھی دھو کے بناتے ہوں گے کھانا کے نہیں او ہو تائی امی اب دل مت خراب کریں بنی نے بُرا سا منہ بنایا تھا لے میں تو سچ ہی کہی رہی ہوں نکھرے تو دیکھو کیسے ناک چڑھا رہی ہے اچھا بس اب بتا بھی دیں سب خیر اللہ اللہ کر کے سب نے ڈیساٹیڈ کیا تھا

بنی ادھر ادھر نگاہیں گھما رہی تھی جب اسکی نظر بائیں جانب ایک جوڑے پہ ٹک سی گئی تھی وہ تمہیں شادی شدہ لگ رہیں ہیں؟؟ بنی ساتھ بیٹھے فرحان کی طرف کھسک کہ کان میں منمنائی فرحان نے تنقیدی نظروں سے دونوں کا جائزہ لیا او ہوں اس نے نا میں سر ہلایا اور وہ میسنی سی ہنسی ہنسی تھی

یار وہ انکل کا نمبر تو ملاو اس نے مسلسل اس لڑکی پہ نظر ٹکائے کہا اور وہ لڑکی پل میں پریشان ہوئی تھی بنی کہ مسکرا کر خود کو تکلنے کی وجہ سے دو بھی اس نے فرحان کو کہنی ماری سب پریشان سے بنی کو دیکھ رہے تھے جو پتا نہیں کیا اول فول بول رہی تھی ملاو بھی ہاں ہاں فرحان نے موبائل نکالا تھا

تاکہ انہیں بھی پتا چلے کہ انکی اولاد انکی ناک کے نیچے کیا کارنامے سر انجام دے رہی ہے وہ اتنے پختہ لہجے میں بولی کہ وہ لڑکی اڑی ہوئی رنگت کہ ساتھ کھڑی ہوئی تھی اور لڑکے سے کچھ کہتی وہاں سے باہر نکلتی چلی گئی لڑکا خونخوار نظروں سے بنی کو گھورتا بل کارڈ میں رکھتا وہاں سے چلا گیا تھا اسکے جاتے ہی بنی اور فرحان کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور ابراہیم نے بنی کو تیوری چڑھا کے دیکھا تھا تم بعض آ جاو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔



بنی تمہیں امی بلا رہی ہیں رخصتی جو اپنی اکلوتی دوست سدرہ کے پاس بیٹھی تھی بنی کو کہنے کے ساتھ اشارے سے بھی وہاں سے دفع ہونے کو کہا جو کب سے دونوں دوستوں کے بیچ ہڈی بنی بیٹھی تھی رخصتی کے لاکھ اشارے کرنے کے باوجود بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھی آخر امی کی آواز پہ اٹھنا ہی پڑا وہ منہ بناتی باہر آئی تھی جی امی کیا ہوا؟؟

ادھر آ میرا سر دیکھ گیلے بال ہیں جوئیں اب بیٹھی ہوں گی امی آپکے جوئیں کہاں سے آگئی وہ چڑ کے بولی تم لوگوں سے ہی پڑی ہیں میرے بھی ہمارے کہاں جوئیں ہیں اسنے کہنے کے ساتھ امی کو آہستہ بولنے کا اشارہ بھی کیا تھا کیونکہ

ساری آوازیں اندر بیٹھی سدرہ کے کانوں تک باخوبی پہنچ رہیں تھی میں نے تو خود دیکھا تھا کل تم بیٹھی پٹک پٹک جوئیں مار رہی تھی لیکھوں سے سر بڑا پڑا ہے تمہارا اور کہہ رہی ہے کہاں سے پڑے گی بنی دانت پیستی امی کے پیچھے کھڑی ہوتی جوؤں کی تلاش شروع کر چکی تھی اور ساتھ ساتھ بڑبڑا بھی رہی تھی آخر اتنا بڑا راز وہ بھی بہن کی دوست پہ آشکار ہو چکا تھا ویسے عورتوں اور جوؤں کا بڑا ہی دیرینہ تعلق ہے

جہاں عورتیں ہوں وہاں جوئیں پائی جاتی ہیں اور جہاں جوئیں ہوں وہاں عورتیں پائی جاتی ہیں خیر اب تو لڑکوں کو بھی نہیں چھوڑتی یہ چنی مئی مخلوق اسے موسیٰ یاد آیا تھا جو بیچارہ کل کنگی ڈھونڈتا مارا مارا پھر رہا تھا کہ جوؤں نے سر میں تباہی مچا رکھی تھی جیسے راستہ بھٹک گئی ہوں خیر عورتیں تو جوؤں کی اتنی عادی ہو چکی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو کوئی جوؤں کا طعنہ بھی دے تو وہ برا نہیں مناتی بلکہ اپنا سر کھول کے بیٹھ جاتی ہیں سب کے سامنے اور یہ بھی کسی سائنسدان کی طرح بتائیں گی کہ میری بیٹی کہ بڑی ہی جوئیں ہیں بس اسی سے میرے پڑ گئی ہیں خود بڑی صفائی سے بری الزماں ہو جاتی ہیں

کچھ عورتوں کا جوؤں کے معاملے میں ایک خاموش معاہدہ طے پایا ہوتا ہے کسی کے سر میں جوں دیکھ کر وہ خاموشی سے اس پر نظر جما کر بیٹھی رہیں گی، پر بولیں گی کچھ نہیں، جیسے بنی اپنی تیز نگاہوں سے جب بھی اپنی امی یا رخصتی کہ بالوں میں جوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ لیتی تو خاموش تماشائی بنی بیٹھی رہتی کیونکہ بتا کر خود ہی پھنسنا تھا ایک پکڑنے کے بعد جب تک دس بارہ اور نا پکڑی جائے اسکی جان نہیں چھوڑتی تھی

اور جب کبھی وہ بیٹھی خارش کرنے میں مصروف ہوتی اور اسکی امی دیکھ کر ایک ہی بات کہتی کنگی کر کے نکال لو اپنے کیڑے فلانے کی گڑی کے جویں پڑ گئی تھی اس نے بھی تمہاری طرح وزیراعظم کی کرسی سنبھالی ہوئی تھی وقت ہی نہیں ملتا تھا جویں نکالنے کا بس پھر کیڑے پڑ گئے تھے اسکے سر میں اپریش کر کے نکالنے پڑے تھے گنجی کر دیا تھا اسے تو بنی بیچاری معصوم سی شکل بنا کر خشکی کو سر میں ہونے والی خارش کی وجہ بیان کرتی کہ سکری پڑ گئی ہے جوں کو تو الزام دینا وہ گناہ کبیرہ سمجھتی تھی رختی اپنے لمبے ناخن جب بھی اپنے گھنے جنگل میں مارتی اسکی کوشش یہی ہوتی کہ وار خالی نا جائے اور ایک آدھ ہرن کا شکار تو پکا ہو ہی جائے اسی لیے سر میں ناخن پھیرنے کہ بعد آنکھوں کو چھوٹا کر ناخنوں کے اندر کا معائنہ ضرور کرتی۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا جب وہ سیونٹہ کلاس میں تھی تو انکی کلاس میں ایک لڑکی تھی جسکو جوؤں کا سامنا نہیں کرنا پڑا حیرت انگیز بات ہے اسکے بالوں میں کوئی لیکھ تک نہیں ہوتی تھی تو وہ ہمیشہ دوسروں کو شرمندہ کرتی نظر آتی ایک دفعہ بنی بیچاری نے اپنے بھورے بالوں میں درمیان سے مانگ نکالی اور دونوں سائیڈ پہ رول بنائے اور ڈوپٹہ بھی بڑے سٹائل سے لینے کی کوشش کی گئی تھی اور بار بار شیخی سے بڑے ہی پیار سے ڈوپٹہ سیٹ کرتی کہیں رول کو نقصان نا پہنچ جائے لیکن ہائے رے قسمت اس لڑکی کی نظر رول کہ اوپر پھدکتی جوں پہ پڑ گئی اور پوری کلاس کے سامنے بڑی بے دردی سے رول کا حشر نشر کرتی جوں کو پکڑ کر اسکی ہتھیلی پہ رکھ کر کہنے لگی کہ بہن یہ پکڑو اپنی امانت اور بنی بیچاری مارے شرمندگی کے ہنسنے کے سوا کچھ نا کر پائی اور خفیف سی بولی کسی سے چڑھ گئی ہو گی

ورنہ میرے بالوں میں تو جووں کا نام و نشان نہیں ہے خیر تب سے اس لڑکی کے سامنے بنا ڈوپٹے سے بال لپیٹے جانے سے گریز ہی کرتی۔۔

امی کچھ بھی نہیں ہے بعد میں دیکھ دوں گی نا وہ جلد سے جلد رخصتی کے پاس پہنچ کر اسکی دوست کی لو سٹوری سننا چاہتی تھی

کیوں اب کیا ہے؟؟

امی وہ سدرہ کو جالینے دیں پھر دیکھ دوں گی وہ پیچھے ہٹی بولی اتنے میں سدرہ اور رخصتی نمودار ہوئی تھی لے اسے سدرہ سے شرم آ رہی ہے

کیوں سدرہ تمہارے جوئیں نہیں ہیں کیا؟؟

اور سدرہ نے ہنستے ہوئے نا محسوس طریقے سے ڈوپٹہ سیٹ کیا تھا مبادہ کہیں آنٹی دیکھ ہی نالیں۔

ارے تم بھی تو کالج میں رخصتی کے ساتھ ہی بیٹھتی ہو نا جب اسکے ہیں تو تمہارے بھی تو ہوں گی نا اور رخصتی کا دل کیا تھا یہاں سے گم ہو جائے اور اپنی امی کو ہاتھ جوڑ کے چپ رہنے کا اشارہ دیا تھا ہماری رخصتی کہ سلکی اور ریشمی بالوں میں تو موتیے کے پھولوں کی لڑیوں کی طرح جوئیں لٹکی ہوئی نظر آتی ہیں خیر جوئیں بھی خوبصورت بالوں میں ہی ہوتی ہیں اور رخصتی کو سمجھ میں نا آیا تھا کہ

تعریف کے ذریعے کی جانیوالی بیستی کی یہ کونسی اقسام ہے اور سدرہ ایک مسکراہٹ سب پہ اچھالتی منٹ میں وہاں سے غائب ہوئی تھی اور باہر نکلتے ہی اپنی جان بخشی پہ خدا کا شکر ادا کیا تھا۔۔

رخصتی پاؤں پٹکتی کمرے میں گھس گئی تھی

میری امی نے تو تہہ کر لیا ہے کہ ہر جگہ میری عزت کا کباڑہ ضرور کرنا ہے اور بنی اب پُر سکون سی فل زور لگا کے اپنی امی کے بالوں کی چٹیاں گوندنے لگی تھی۔۔۔

پکوڑوں کی خوشبو بنی کے نھنوں سے ٹکرائی تو وہ بنا کسی دیری کے تائی امی کے کیچن میں موجود تھی جہاں پہ فرحان اور سبحان پکوڑے بنانے میں بری طرح مصروف تھے فرحان چچ سے مکسچر ڈالتا اور سبحان انہیں دبا دبا کر چپیٹ کی طرح پتلا کرتا تا کہ آلو کچے نارہ جائے بنی کو دیکھ کر دونوں کہ منہ پہ نا پسندیدہ تاثرات ابھرے تھے جنہیں وہ سرے سے انکور کرتے پکوڑوں کی طرف بڑھی تھی اور پکوڑا اٹھا کہ منہ میں ڈالا وہ دونوں اسے ہی دیکھ رہے تھے کہ کب اسکے منہ سے اپنے لیے تعریفی کلمات نکلیں لیکن اسنے بنا کچھ کہے جیسے ہی دوبارہ پکوڑا اٹھانے کہ لیے ہاتھ بڑھایا سبحان نے چمٹ ہی ہاتھ پہ مارا تھا کیا ہے وہ ہاتھ مسلتے ہوئے بولی

ہم پاگل ہیں جو بنا رہے ہیں پھر بھی ضبط کیے منہ بند کیے کھڑے ہیں اور ایک کے بعد ایک آتا ہے منہ پکوڑوں سے بھرتا بنا کسی تعریف کے باہر نکل جاتا ہے کب سے یہ ٹرے بھرنے کی کوشش کر رہیں ہیں اور تم سب مل کے یہ کوشش ناکام بنائی جا رہے ہو بعد میں سب نے کہنا ہے بس یہی پکوڑے بنائے ہیں بناتے بناتے دونوں اپنے حصے کہ کھا گئے ہوں گے خود کا ٹھونسنا یاد نہیں رہتا اور الزام ہم بچاروں پہ لگ جاتا جو اپنے خون پسینے کی محنت سے پکوڑے بناتے ہیں اس لیے اب نکلو جب بن گئے سارے تب ہی ملیں گے

بس ایک دے دو وہ ڈھیٹ بنی بولی نہیں فرحان نے صاف انکار کیا لو جی ایک سے کیا ہوتا ہے؟؟
 بہن قطرہ قطرہ مل کے ہی دریا بنتا ہے ہم یہاں پہ پکوڑے بن رہیں ہیں ڈیم نہیں ایک دے دو تم
 نے چمٹ بھی تو مارا ہے وہ معصومیت سے بولی تو سبحان نے ترس کھاتے ہوئے سب سے چھوٹا پکوڑا اٹھا
 کر اسے تھمایا تھا یہ بھی نادیتے وہ منہ میں ڈالتی باہر نکلی تھی اور پکوڑے تیار ہونے کا انتظار کرنے لگی

--

وہ سب پکوڑے کھا رہے تھے جب سبحان بولا امی اب معاز بھائی کی رخصتی بھی کر دیں نا کیوں معاز
 بھائی نے "کار جوئی" بننا ہے فرحان نے تجسس سے پوچھا ارے میرا مطلب تھا دل بھا بھی کو رخصت
 کروا کے لے آئیں معاز بھائی کی بھی بتیسی نمایا ہوئی تھی اس بات پہ۔۔ نہیں میں سوچ رہی ہوں کہ
 ابراہیم اور معاز دونوں کی اکھٹے شادی کروں اور بنی کا فل سپیڈ میں پکوڑوں سے بھرا ہوا چلتا منہ سلو
 موشن پہ ہوا تھا اور کان بھی کھڑے ہو گئے تھے

ابراہیم بھائی کی شادی ہادی نے شادی کو لمبا کیا تو ابراہیم نے شرمانے کا ٹانک کرتے ہوئے چہرہ
 ہاتھوں کے پیالے میں چھپایا تھا ویسے کوئی لڑکی ہے آپکی نظر میں؟؟ ہاں اپنی مہمل مجھے ابراہیم کے
 لیے بہت ہی پسند ہے بڑی اچھی بچی ہے میں سوچ رہی ہوں اس بار جاؤں تو اسکا ہاتھ مانگ ہی لوں وہ
 پیار بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں اور بنی کے گلے میں پکوڑوں کا پھندا لگا تھا وہ کھانس
 کھانس کے دوہری ہو گئی تھی ابراہیم بھاگا بھاگا کیچن سے پانی کا گلاس بھر کے لایا تھا جسے پینے کہ بعد
 اسکی کھانسی تھی تھی

وہ دو چکر لگا چکی تھی لیکن ابراہیم ابھی تک نہیں جاگا تھا گیارہ بجے اللہ اللہ کر کے وہ اٹھا تو بنی اسکے سر پہ سوار ہو گئی تھی کیا آپ مہمل سے شادی کے لیے راضی ہیں اسنے بغیر کسی تمہید کے پوچھا اور اسنے بغور بنی کے بے چین چہرے کو دیکھا تھا مہمل تمہاری چھوٹی بہن ہے؟؟ سوری نیکسٹ عزت سے بلاو گی وہ خود پہ ضبط کرتے ہوئے بولی ہم مہمل اچھی لڑکی ہے مجھے نہیں لگتا کہ اس رشتے میں کوئی برائی ہے اور ویسے بھی امی یہاں کہیں گی وہی شادی کروں گا۔ مطلب تائی امی کہیں بھی کہہ دیں آپکو اعتراض نہیں ہو گا؟؟ نہیں وہ پختہ لہجے میں بولا۔۔۔ وہ آپکو بہت خوبصورت لگتی ہے کیا؟؟ ظاہری سی بات ہے وہ خوبصورت ہے تو خوبصورت ہی لگے گی وہ ہنستے ہوئے بولا مجھے سے بھی زیادہ خوبصورت ہے وہ کیا؟؟ اسنے بڑی امید سے پوچھا ہم اس کے ساتھ کھڑے ہو کر مر میں دیکھ لینا تمہیں خود پتا چل جائے گا وہ چڑتے ہوئے بولا اور وہ آنسوؤں کو بہنے سے روکنے کی جدوجہد میں باہر بھاگی تھی ابراہیم اسے آوازیں دیتا رہ گیا لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے اس لڑکی کا وہ ماتھے پہ بکھرے بالوں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔۔

آپی ایک بال کروانا موسیٰ نے گیند رختی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا رختی میں بھی شاہد آفریدی کی روح سمائی اور فل سپیڈ سے بال کروائی اور موسیٰ جس نے فل سپیڈ سے بلا گھمایا تھا اسکا نتیجہ یہ نکلا ہے بلا بیچارہ جو پہلے ہی مریض تھا تازہ تازہ اپریش ہوا تھا کیل اور ٹیپوں کے ذریعے مرمت کرنے کی کوشش کر کے اسکی زندگی بچائی گئی تھی اسکا ہینڈل موسیٰ کے ہاتھ میں رہ گیا اور باقی کا حصہ اڑتا ہوا بنی جو منہ سجائے آرہی تھی اسکی کہنی پہ لگا تھا اور وہ درد سے دوہری ہوتی زمین پہ بیٹھ گئی موسیٰ کے

ہاتھ پاؤں پھول گئے بنی کی حالت دیکھ کر۔۔ ہائے ابو جی میں مر گئی میری بازوں توڑ دی ہائے اسکی دھائیاں عروج پہ تھی اور سارا ٹبر اسکے ارد گرد اکھٹا ہو گیا تھا

رخشی نے اسے پکڑ کہ بیٹھایا اور اسکی بازوں کو چیک کرنا چاہا لیکن بنی نے اپنی بازوں کو ایسے پرے کیا جیسے رخشی کے ہاتھوں میں کرنٹ ہو اور موسی بیچارہ سوچ رہا تھا کھڑا رہے یا بھاگ جائے اسکے دل نے کہا تھا بھاگ جانا ہی بہتر ہو گا اس سے پہلے کہ وہ اپنی سوچ پہ عمل کرتا اسکے بال اسکی امی کے ہاتھ میں تھے اور انکے اندر دھوبی کی آتما آن سمائی تھی پھر موسی کو اچھے سے دھویا تھا نختیاں رینیاں پہلے ہی اس میں چڑی جتنی جان ہے اوپر سے اسکی بازوں توڑ دی گھر کو تو کھیل کا میدان سمجھ رکھا ہے سارا دن کھیل کھیل کے جی نی بھرتا جو گھر میں بھی شروع ہو گئے ایک دفعہ اسکی بازوں ٹوٹی ہو تمہاری ٹانگیں توڑ کے منجی پہ ناپایا تو میرا نام بدل دینا اور سب بنی کو چھوڑ کر موسی کی جانب ہمدردی سے دیکھنے لگے تھے جو ہاتھ کی پشت سے آنسوؤں رگڑتا کمرے میں بند ہو گیا تھا

پھر سے سب کی توجہ کا مرکز بنی بنی تھی رخشی نے اسے کھڑا کرنے کی کوشش کرتی اسے چاپائی تک لے کہ آئی تھی دیکھا تو ہڈی سلامت ہے سبحان نے اسکی بازوں پکڑی مجھے پتا ہے ہڈی ٹوٹ گئی ہے وہ موٹے موٹے آنسوؤں نکالتے ہوئے بڑبڑای۔۔ تمیز سے دیکھا دو اگر نا بھی ٹوٹی ہوئی امی نے واقعی میں ہی توڑ دینی ہے رخشی نے دانت پیستے ہوئے کہا تو وہ ہونٹ نکالتی بازوں آگے کر گئی

سبحان نے اوپر نیچے کر کے دیکھا تو ہڈی ثابت ہی تھی ٹوٹنے سے بچ گئی تو سب نے سکون کا سانس لیا تھا پر اسکے آنسو ابھی بھی تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے اب چپ کر جاو کیوں سیلاب لانے پہ تلی ہو بڑی امی اسکے مسلسل رونے کی وجہ سے چڑتے ہوئے کہا کیونکہ بنی کی وجہ سے انکے چہیتے اور سب

سے چھوٹے لال کی درگت جو بن چکی تھی خیر وہ انہیں کیا بتاتی کہ اسے رونا بڈا لگنے کی وجہ سے نہیں بلکہ مہمل کی وجہ سے آ رہا ہے۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو کلاس ہونے والی ہے دل نے مہمل سے پوچھا آتی ہوں تھوڑی دیر تک آج کلاس بن کر گی؟؟ ہو سکتا ہے وہ کندھے اچکتی بولی۔۔ مہمل تم کس رشتے سے ملنے جا رہی ہو اس سے وہ برہم ہوئی تھی جو خود کو برباد کرنے پہ تلی تھی محبت کرتے ہیں ہم ایک دوسرے سے اس رشتے کہ بنا پر ملنے جا رہی ہوں وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھمنڈ سے بولی تھی اگر محبت کرتے ہو تو اسے بولو اپنے گھر والوں کو بھیجے تاکہ تم دونوں کے بیچ نکاح کا مقدس رشتہ قائم ہو سکے تمہیں بس ایک ہی بات ملی ہوئی ہے وہ تو رشتہ بھیجنے کے لیے راضی ہے میں ہی انکار کر رہی ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے بابا نہیں مانیں گے وہ بگڑتے ہوئے بولی اگر پتا ہے وہ نہیں مانیں گے تو اپنی سوچ بدل لو اسی میں سب کی بھلائی ہے ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاو مہمل" پتا ہے محبت ایک ایسی قید ہے عمریں بیت جاتی ہیں سزا پھر بھی ختم نہیں ہوتی "

میں ہی کیوں سوچوں سب کی بھلائی کا میرا بھی تو سب کو سوچنا پڑے گا مجھے محبت ہے اس سے اور بالغ ہوں میں اپنی مرضی کہ فیصلے خود سے کر سکتی ہوں دل کو وہ مہمل نہیں بلکہ وہ تو کوئی باغی لڑکی لگ رہی تھی جسے انجام کی کوئی پرواہ نا تھی

"ہم جب ہم حد سے بڑھ جاتے ہیں نا تو پھر حصے میں صرف پچھتاوے ، رسوائیاں اور ازیتیں ہی آتی ہیں اور ساری زندگی گزر جاتی ہے ان سب سے نکتے نکتے لیکن ہماری سانس تو نکل جاتی ہے لیکن یہ سب لمحہ تک ہمارے ساتھ جاتی ہیں کیونکہ خدا تو معاف کر دیتا ہے لوگ معاف نہیں کرتے " اس لیے کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لینا وہ اسے بہت کچھ باور کرواتی رُخ موڑ گئی تھی مہمل اسکی باتوں پہ سر جھٹکتی کلاس سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

وہ چھت پہ بیٹھی اپنی چٹیاں میں سے دو منہ بال ڈھونڈنے میں مصروف تھی جب ابراہیم اسکے قریب آیا زیادہ تو نہیں لگی نا اسنے بازوں کی چانچ پڑتال کرتے ہوئے پوچھا بنی ناراضگی سے رُخ موڑ گئی آئے ہائے ظالم یہ تو بتا دو غصے کیوں ہو؟؟ اسنے کوئی جواب نا دیا میری طوطی۔۔۔ اور وہ پھر سے شروع ہو گئی آپنے مجھے ڈانٹا وہ بھی اُس مہمل کی وجہ سے وہ چھوں چھوں کرتی بولی میں نے کب ڈانٹا وہ حیران ہوا بنی نے بھیگی آنکھوں میں شکوہ لیے اسے دیکھا ، اچھا سوری اب یہ رونا تو بند کرے میری طوطی ویسے ایک بات ہے تم روتے ہوئے بھی اتنی پیاری لگتی ہو کہ سمجھ نہیں آتا چپ کروایا جائے یا ایک آدھ اور لگا کر رونے دیا جائے وہ مسکراہٹ دباتا بولا اور وہ روتے روتے ہنس دی آپ بہت ہی وہ ہیں۔۔

دیکھو بنی مہمل امی کی پسند ہے اور تم میری بہن ہو تم دونوں کا بھلا کیا کمپیریزن بس اسی وجہ سے مجھے غصہ آگیا آئی ہوپ کہ نیکسٹ تم مہمل کو ہمارے درمیان نہیں لیکر آو گی میں بھی تو یہ ہی

چاہتی ہوں مہمل ہمارے درمیان نا آئے وہ دل میں سوچتی نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی اور اسے ہنستا دیکھ ابراہیم بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔

وہ کنٹین میں آئی تو خیام کو پہلے سے ہی اپنا انتظار کرتے پایا وہ تھکی سی چٹیر کھینچتی بیٹھی کیا ہوا؟؟ وہ ہی دل کی وجہ سے پریشان ہوں، اس میں پریشانی کی کیا بات ہے تم اپنے گھر والوں سے بات کرو میں آج ہی بھیج دیتا ہوں اپنے گھر والوں کو۔۔۔ یہ ہی تو پرالیم ہے کہ گھر والے نہیں مانیں گے اگر گھر والے نہیں مانیں گے تو بہتر ہے کہ ہم اپنا رستہ الگ کر لیں کیونکہ میں سب کی رضامندی کے بغیر شادی نہیں کر سکتا وہ آگے کو جھکتے ہوئے بولا خیام میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر وہ رو دینے کو تھی تو کیا میں رہ سکتا ہوں وہ لہجے میں انتہا کی بے بسی سموئے بولا تو ہم کیا کریں گے اب؟؟ ہم تم گھر والوں سے بات کرو وہ مان گئے تو ٹھیک ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا؟؟ وہ بعد میں بتاؤں گا فحال تم گھر والوں سے بات کرو اور ہاں تم مجھے ہر حال ہر فیصلے میں اپنے ساتھ پاؤ گی وہ اسکا ہاتھ تھامتا پُر اعتماد لہجے میں بولا وہ دھیرے سے مسکائی چلو اب کلاس لو اپنی پھر شام میں کال کروں گا مہمل سر اوپر نیچے کرتی اپنی کلاس کی طرف چل دی خیام اسے جاتے ہوئے پر سوچ نظروں سے دیکھتا رہا۔۔۔

....

آج دونوں نے خوب رگڑ رگڑ کے فرش دھویا کیونکہ رات کو بارش اور آندھی بن بتائے نمودار ہوئی تھی اور بنی فرش دھوتے ہوئے مسلسل بڑبڑاتی رہی پتا نہیں وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جو بارش

انجوائے کرتے ہمارے تو جب بھی بارش اور آندھی آتی ہے گند ہی مچاتی اور ساتھ ساتھ بجلی کی تارے اڑا کے لے جاتی اتنا کیچڑ ہو جاتا گلیوں میں کہ باہر سے جو بھی آتا دو کلو مٹی ضرور ساتھ لاتا لوگ بارش کے بعد کہتے ہیں کہ واہ کتنا اچھا موسم ہے سب کتنا اچھا لگ رہا ہے اور ایک ہم ہیں بارش کے بعد اتنا گند جمع ہوتا کہ ایک ہاتھ میں جھاڑوں اور دوسرے میں پانی کا پائپ پکڑا دیتا وہ سارا غصہ فرش پہ اتارتی بڑی مشکل سے دروازے تک پہنچی تھی کہ موسیٰ دروازے سے نمودار ہوا اور اندر کی طرف بھاگنے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے بنی کا جھاڑوں اسکے ٹخنوں پہ چھاپ چھوڑتا موسیٰ کو اپنی طرف متوجہ ہونے پہ مجبور کر گیا

اور وہ منہ بناتا پاؤں آگے کر گیا جنہیں وہ پائپ میں آتے پانی کے پریشتر سے صاف کرنے لگی رخششی پیچھے پیچھے واپس لگاتی رہی لیکن کیا فائدہ نام تو اسی کا ہوتا جس کے ہاتھ میں پائپ اور جھاڑو ہوتا واپس والا اتنا زور لگانے کے باوجود بھی ویلا ہی تصور کیا جاتا جیسے نام تو روٹیاں بنانے والے کا ہوتا سینکنے والے کی تو کوئی عزت ہی نہیں ہوتی۔۔۔

بنی جو باہر سے سیڑھیاں دھو رہی تھی پائپ وہاں تک نا پہنچنے کے باعث اسنے فل زور سے کھینچا اور نتیجہ یہ نکلا بڑی امی جو وہاں سے گزرنے لگی تھی اور پاؤں پائپ کے اوپر رکھا ہی تھا بنی کے کھینچنے سے انکا پاؤں سلپ ہوا اور وہ دھڑام سے نیچے گری بنی نے دروازے سے اندر جھانک کر معاملے کی بھنک لینا چاہی لیکن سامنے بڑی امی کو فرش پہ لام لیٹ دیکھ کر وہ جھاڑو پھینکتی اندر بھاگی بڑی امی اسکی چیخ بلند ہوئی

موسیٰ بھاگ کے سبحان لوگوں کو بلاؤ اور وہ دونوں کئی منٹوں کی جدوجہد کے بعد بڑی امی کو اٹھانے میں کامیاب ہوئیں اور انہیں چارپائی پہ بیٹھایا تھا انہیں چارپائی تک لے جاتے جاتے دونوں کی سانس پھول گئی بڑی امی آپکو تو اٹھانے کے لیے کسی کرین کی ضرورت ہے جتنی آپ وزنی ہیں بنی نے سانس ہموار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ بڑی امی کیا ہوا سب لوگ بھاگے آئے اور بڑی امی کی دہائیاں اوج پہ پہنچ چکی تھی

اس نارہنی نے پائپ اڑا کے مجھ بڈھی روح کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی ہائے اتنا ہی اکتا گئی تھی تو بتا دیتی یوں پائپ اڑا کے گرانے کی کیا ضرورت تھی اور بنی اس الزام پہ عیش عیش کر اٹھی بڑی امی مجھے تو پتا بھی نہیں تھا آپ ادھر پائپ پہ پاؤں رکھ کر پانی روکیں کھڑی ہیں آئے ہائے دیکھ رہے ہو سب یہ کیسے مخول کر رہی میرے ساتھ سبحان لوگوں کے منہ سرخ ہو گئے تھے اپنی ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں اور بڑی مشکل سے سن نے پکڑ کے سیدھا لٹایا

کیا ہوا ہے ابراہیم جو شاید نہا رہا تھا گیلے بال ویسے ہی ماتھے پہ پڑے پانی کی بوندیں ٹپکا رہے تھے وہ بڑی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا اس چوٹی موٹی نے کیا ہے سب مجھے نہیں رہنا ادھر بس مجھے اپنے گھر لے چل وہ پھر سے اٹھتے ہوئے بولیں بڑی امی میرا کیا قصور ہے مجھے ہر گز بھی علم نہیں تھا کہ آپ فرش پہ سلیپیں لگا رہی ہیں ورنہ میں احتیاط کرتی وہ رو دینے کو تھی دیکھ رہے ہو سب ایسے زبان چلتی ہے اسکی اسے تو اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ اپنی دادی سے بات کیسے کرتے ہیں

اچھا چھوڑیں نا ہم ہسپتال چلتے ہیں ابراہیم نے انکا غصہ کم کرنا چاہا یہ ہی تو یہ چاہتی تھی کہ میں گروں اور پھر مجھے ہسپتال لے جایا جائے اور وہاں گوریاں میماں میرے ون سونے ٹیکے لگا کے میری بچی کچھی سانسیں بھی بند کر دیں ارے بڑی امی ایسا کچھ نہیں ہوتا ہم آپکے ساتھ ہیں نا جاو فرحان معاز بھائی کو جگاؤ انہیں بولو گاڑی نکالیں۔۔

بس پھر کیا تھا ہر سو یہ خبر پھیل چکی تھی کہ بنی نے پاپ اڑا کر بڑی امی کو گرا دیا اور الے محلے والے جب بھی خیریت دریافت کرنے آتے بنی کو نظر بھر کے دیکھنا اپنا فرض سمجھتے وہ بیچاری صبر کے گھونٹ پی پی کر فل ہو چکی اور آفاق صاحب کی آمد پہ اسنے سکون کا سانس بھرا۔ کیا ہوا اماں وہ بڑی امی کو گلے لگاتے بولے اور بڑی امی نے پھر سے وہ تمام باتیں دوہرا ڈالیں بڑی امی آپ ایسا کریں یہ تمام باتیں نا مجھے ریکارڈ کروا دیں بار بار بتاتے ہوئے آپکی انرجی ہی ضائع ہوتی ہے اس لیے جب بھی کوئی آئے گا میں ریکارڈنگ پلے کر دوں گی ٹھیک ہے دیکھ رہے ہو آفاق حیدر اسکی زبان کیسے گھٹنوں تک پہنچ چکی ہے یہ سب سیکھنے جاتی ہے یہ کالج اور یہ سب ہی سیکھتی ہے اس موبائل سے جو میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود تم اسے لیکر دے گئے تھے۔ اماں یہ لاٹھی کس مرض کی دواء ہے جیسے ہی یہ کچھ گڑبڑ کرے دو چار لگا دیا کریں وہ ہنسی دباتے بولے

ویسے میں نے سنا تو تھا کہ جب انسان بُڑھا ہو جاتا ہے اسکا ذہن بچوں جیسا ہو جاتا قسم سے آج یقین بھی ہو گیا بڑی امی میں کیوں گراؤں گی آپکو آپ میری دشمن تھوڑی نا ہیں آپکو میرا پیار کبھی نظر نہیں آتا وہ فلمی ہیروئن کی طرح ایک ادا سے کہتے ہوئے آنسوں بہاتی کمرے میں بھاگی اور اسکے آنسوں بڑی امی کے دل پہ جا کے گرے اور انہیں موم کر ہی گئے۔۔

مما مجھے آپسے کچھ بات کرنی ہے وہ پریشان سی بولتی انکے سامنے بیٹھی کیا بات ہے بولو فارہہ بیگم اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولیں وہ ماما۔۔۔ میں کسی کو پسند کرتی ہوں وہ آنکھیں بند کیے ایک ہی سانس میں بولی اور فارہہ بیگم حیرت کا مجسم بنی اسے ہی گھورتی رہیں ہم کون ہے وہ نام کیا ہے اسکا؟؟ وہ چند سیکنڈز بعد بولیں ماما ہماری یونی میں پڑھتا ہے خیام نام ہے اسکا۔۔ تو کیا چاہتی ہو تم؟؟ ماما وہ اپنے پیرنٹس کو بھیجنا چاہتے ہیں

دیکھو مہمل جب تک تمہاری سٹڈی کمپلیٹ نہیں ہوتی تب تک شادی کا تو سوچنا بھی مت اور اپنے جزبات کو یہی پہ لگام ڈالو اگر تمہارے بھائی یا بابا کو اس بات کی بھنک بھی پڑ گئی تو سیکنڈ نہیں لگے گا انکی غیرت جاگنے میں یونی تو چھڑوائی ہی جائے گی لیکن ساتھ ہی تمہاری شادی کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی کیونکہ تمہاری پھوپھو کئی دفع ابراہیم کے لیے تمہارا نام لے چکی ہیں تمہارے بابا اس رشتے کے لیے راضی ہیں تو تمہارے لیے یہ ہی بہتر ہے کہ اپنی سوچ بدل لو۔۔ اگر تمہارے باپ بھائی نے تمہیں یونی جانے کی پر مشن دے رکھی ہے تو اسکا ہرگز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ عشق معشوقیاں کرتی پھیرو مجھے امید ہے کہ تمہیں میری بات سمجھ آگئی ہو گی اور تم اپنے بابا کی عزت پہ آنچ نہیں آنے دو گی مہمل بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن خاموشی سے وہاں سے اٹھتی اپنے کمرے میں آگئی وہ ہرگز اپنی ماما سے بات نا کرتی اگر خیام اسے مجبور نا کرتا۔۔

خیام ماما نے صاف انکار کر دیا ہے اور وہ کہہ رہی ہیں کہ میری شادی پھوپھو کی طرف ہی کریں گی اب ہم کیا کریں گے؟؟ مہمل میں نے تو اس لیے بات کرنے کا کہا کہ مائیں تو اولاد کی خوشی کے

لیے کچھ بھی کر جاتیں ہیں وہ خود ہی تمہارے بابا سے بات کر لیں گی اس طرح میں آسانی سے اپنے پیرنٹس کو بھیج سکوں گا لیکن یہاں تو معاملہ ہی اُلٹ گیا اچھا تم رو تو نہیں میں کچھ سوچتا ہوں خیام آئی کانٹ لیو وڈ آوٹ یو پلیرز ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ می۔۔ تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ خیام شاہ تمہارے بنا رہ سکتا ہے؟؟

میں نے ایسا تو نہیں کہا پھر ہر دفع یہ کیوں کہتی ہو کے میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی میری جان میں بھی تو تمہارے بنا نہیں رہ سکتا تم سے زیادہ تو پریشانی مجھے ہے تم سوچ بھی نہیں سکتی میری تو راتوں کی نیند حرام ہوئی پڑی ہے خیر تم ٹینشن نا لو خیام شاہ تمہیں اپنا بنا کے ہی چھوڑے گا اور وہ اسکے الفاظ پہ ہمیشہ کی طرح ایمان لے آئی تھی

بنی اُٹھ جاو یار پھوپھو لوگ آ رہیں ہیں بڑی امی کو دیکھنے کیوں انہوں نے پہلے نہیں دیکھا کیا؟؟ وہ نیند میں ڈوبی آواز میں بڑبڑائی اسے اپنی پھوپھو اور انکی دیورانی پہ صرف تبھی پیار آتا جب انکے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ انکی ہتھیلی میں ہزار ہزار کے کڑکتے نوٹ تھما جاتی۔۔ اُٹھ جاو تمیز سے اور گوشت دھو دو میں چاول صاف کرنے لگی ہوں میں نے کوئی نہیں دھونا دو دن گوشت کی سمیل نہیں جاتی ہاتھوں سے امی کو بول دو۔۔ امی بڑی امی کے پاس بیٹھی ہیں اُٹھ جاو اور چائے بھی بنا دو وہ کوئی بڑی امی کی جاننے والی آئی ہیں صبح سے ہزار مرتبہ چائے بنا چکی ہوں بڑی امی کے جاننے والوں کی تو لسٹ ہی ختم ہونے میں نہیں آ رہی وہ نحوست سے بولتی اُٹھ بیٹھی پھر کچھ یاد آنے پہ رخشی کی طرف پلٹی ویسے پھوپھو کی فیملی سے کون کون آ رہا ہے مہمل بھی آئے گی کیا؟؟ شاید رخشی نے کندھے

اچکائے اور وہ کچھ سوچتے ہوئے باہر بھاگی آخر جلدی جلدی کام نپٹا کر تیار بھی تو ہونا تھا مہمل سے زیادہ پیاری دکھنے کے لیے۔۔۔

رختی نے سر سے لیکر پاؤں تک اسے دیکھا جو سیلو رنگ کی فراک پہنے بالوں کی سٹائش چٹیاں کرنے میں پوری طرح مگن دیکھائی دے رہی تھی بنی تم قسم سے پوری آم لگ رہی ہو وہ تالی بجاتے ہوئے بولی تمہیں کیا پتا یہ کلر کتنا اٹھتا ہے مجھے پہ ہاں جی بالکل اٹھ اٹھ کے آنکھوں میں پڑ رہا ہے ویسے کسی کی مہندی پہ جا رہی ہو؟؟ پھوپھو آ رہی ہیں نا اس لیے تیار ہو رہی ہوں وہ سر میں پنیں گھساتے ہوئے بولی

آہاں پھوپھو آ رہی ہیں اس لیے وہ معنی خیزی سے ہنسی کیا مطلب ہے تمہارا اب؟؟ آہمم آہمم احمد بھائی بھی آ رہیں ہیں نا۔۔ تو؟؟ تو تم انکے لیے ہی آم بنی گھوم رہی ہو اور بنی کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے ہر ٹائم جاسوسی میں مت لگی رہا کرو وہ اسے انگور کرتی منہ کھولے مسکارہ لگانے کی ناکام کوشش کرنے لگی جب نا لگا تو معصوم سی شکل بناتی رختی کی طرف پلٹی اور رختی نے بھی ٹھینکا دیکھایا آخر اسکی اتنی اہم بات کو انگور جو کیا گیا نا سہی ویسے بھی میں تو اتنی ہیاری ہوں مجھے بھلا کسی مسکارے ششکارے کی کیا ضرورت۔ ہاں جی بالکل انگور کھٹے ہیں رختی دانت نکالتی اپنے کپڑے لیے واشروم میں گھس گئی تھی۔۔۔

بنی کو مہمل کا نا آنے کا شدید دکھ تھا اس نے اتنی محنت سے اپنی فراک کی سلوٹیں نکالیں دو گھنٹے لگا کے اتنی تھکن کے باوجود وہ بھی اس لیے کہ یہ فراک ابراہیم کو بہت پسند تھی مہمل سے زیادہ اچھی

دکھنے کی چاہ میں اسکی اتنی محنت رائیگاں ہی گئی خیر اسکے تو سیارے ہی ہر وقت گردش میں رہتے اب بھی پوری فیمل بیٹھی کھانا کھانے کے ساتھ خوشگپیوں میں مصروف تھی سوائے بنی کے جسے احمد کے سامنے اور فارہہ پھوپھو کے ساتھ بیٹھنے کا شرف ملا نا تو بڑا نوالہ لے پائے نا ہی زور زور سے چبا پائے آج سہی معانوں میں اسے پتا چلا کہ مہمانوں کے پاس بیٹھ کر اور وہ بھی جو شہر سے آئے ہوں کتنا دل گردے کا کام ہے اسنے ایک نوالہ تبتیس کیا بتالیس بار چبا یہ پھر بھی ایک ہی خوف دل میں بیٹھا رہا کہیں اسکی چپ چپ کی آواز پھوپھو تک نا پہنچ جائے اور ہر بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس ہنس کے اسے اپنا منہ دکھنے کے ساتھ تیرھا ہوتا بھی محسوس ہونے لگا خیر چند نوالے ہی بڑی مشکل سے میعدے تک پہنچا پائی لیکن اسے شک تھا کہ جتنا وہ چبا چکی ہے وہ میعدے تک تو پہنچ ہی نہیں پایا ہو گا۔۔۔

پھوپھو لوگوں کے اٹھتے ہی وہ بھی اٹھی اور کیچن کی طرف دوڑ لگا دی وہاں تسلی سے بیٹھ کے اپنی پلیٹ بریانی سے بھری اوپر رائے ڈال کے پوری دلجمعی سے کھانے لگی بنی کچھ خدا کا خوف کرو تم نے کھا کھا کر بھینس تو نہیں بننا رختی جو برتن اٹھا کے لا رہی تھی بنی کو ندیدوں کی طرح کھاتے دیکھ حیرت سے بولی۔۔ یار چپ کر جاو وہاں پھوپھو لوگوں نے کھانے نہیں دیا اور یہاں تم شروع ہو گئی ہو پتا نہیں لوگ کیسے منہ بند کر کے بنا آواز نکالے پیٹ بھر کے کھا لیتے ہیں میرے تو ہلق سے نیچے نہیں اترتا وہ کوک کا گلاس بھرتے ہوئے بولی اب میں سمجھی سامنے احمد بھائی بیٹھے تھے تو تم سے مارے شرم کے کھایا نہیں گیا میں نے دیکھا تھا انکا تھوڑی دیر بعد تمہیں مسکرا کے دیکھنا اور تمہارا بھی شرم کر اپنا جھکا سر زمین تک لے جانا وہ آنکھ دباتی بولتی باہر نکلے ہی لگی تھی جب بنی نے پاس

پڑی پلیٹ اسکے پیچھے اُچھالی آنکھیں تو تب کھلی جب پلیٹ چکنا چور ہو چکی بنی تم نے امی کی نئی جہیز کی پلیٹ توڑ دی وہ بھی چینی کی اب تم اپنے لیے کوئی اچھی سی قبر دیکھ کر اس میں لیٹ جاو ورنہ امی تمہیں اپنی مرضی کی قبر کھدوا کر اس میں لیٹائے گی

رختی اللہ کی قسم مجھے لگا کے پلاسٹک کی پلیٹ ہے سچی مجھے نہیں پتا تھا ٹوٹ جائے گی تم امی کو نا بتانا پلیز وہ منت بھرے لہجے میں بولی اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں امی کو نہیں بتاؤں گی؟؟ میں سارے برتن دھو دوں گی تم بس امی کو نا بتانا یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ لو ہمممم ٹھیک ہے سارے برتن دھونے کے بعد کیچن کی صفائی بھی اچھے سے کر دینا وہ حکم دیتی وہاں سے نکلتی چلی گئی پیچھے بنی نے جتنی بھی گالیاں حفظ تھی ساری رختی اور پلیٹ کو دے ڈالی اور اب اس پلیٹ کی وجہ سے اس کئی دن تک بلیک میل کیا جانا ہے وہ یہ بھی اچھے سے جانتی تھی۔۔

سب سے پہلے پلیٹ کے ٹکروں کو ٹھکانے لگانے کا سوچا اور شاپر میں اسکی کرچیاں ڈالنے لگی جلدی جلدی کے چکر میں ایک کرچی اسکی انگلی کے پور کو زخمی کر گئی اچانک سے اسکی سسکی نکلی بنی نے آس پاس نظر گھما کر دیکھا پر افسوس کوئی ہیر و اسکی سسکی پہ بھاگا نہیں آیا اور وہ خون کے آنسوؤں روتی ساری کرچیاں شاپر میں ڈالنے لگی پھر اسے اچھے سے ڈسٹبین میں سب سے نیچے چھپاتی سینک میں انگلی کے پور کو دبا کر خون نکالنے لگی آہ یہ حقیقی دنیا بہت ظالم ہے اللہ جی مجھے ناولز کی دنیا میں ہی رہنا ہے وہ انگلی کو ڈوپٹے کے پلوں سے دباتی کیچن میں پھیلے گند کو دیکھتی دُکھے دل سے بڑبڑائی

نہیں خیام میں یہ کیسے کر سکتی ہوں وہ نا میں سر ہلاتی پیچھے ہوئی کیوں بس ختم ہو گئی محبت وہ تنزیہ مسکرایا اگر محبت نا ہوتی تو دل سے لڑ کے یوں تمہاری بات نا سننے آتی۔ دیکھو خیام میں کیسے سب کو بتائے بغیر نکاح کر لوں نہیں میں یہ نہیں کر سکتی اسکا دل ایک پرسنٹ بھی راضی نا تھا خیام شاہ سے جتنی بھی محبت سہی لیکن وہ اپنے ماں باپ کو رسوا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

میں کونسا تمہیں گھر سے بھگانے کا بول رہا ہوں صرف نکاح کی بات کر رہا ہوں دیکھو میری بات سمجھنے کی کوشش کرو جب ہم نکاح کر لیں گے تو تمہارے گھر والوں کو ماننا ہی پڑے گا میں نے بہت سوچا لیکن اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے آگے تمہاری مرضی وہ سب کچھ اس پہ ڈالتا خود بڑی چالاکی سے سائیڈ پہ ہو گیا نہیں میں یہ نہیں کر سکتی وہ اپنے گھر والوں کا ری ایکشن سوچتے ہوئے سہمی ہوئی بولی

ٹھیک ہے پھر خوش رہو اپنی فیملی کے ساتھ دوبارہ مجھ سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش مت کرنا باتیں جتنی مرضی بڑی بڑی کروا لو لیکن جب عمل کرنے کا وقت آیا تو ساتھ ہی بھیگی بلی بن گئی وہ غصے سے کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اور مہمل نے نم آنکھوں سے اسکی پشت کو دیکھا جو کبھی کبھی بہت اپنا اور کبھی بہت پرایا لگتا وہ اس دھوپ چھاؤں جیسے انسان کو سمجھنے سے قاصر تھی

آہ میری سوچ سے باہر ہے
میرے اندر بیٹھا ہوا شخص

وہ بھاری ہوتے سر اور ڈگمگاتی چال کے ساتھ بڑی مشکل سے اپنی کلاس تک پہنچی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

وہ کالج سے آتے ہی سو گئی جب شام میں اُٹھی تو سارے گھر کو غور سے دیکھا سب کام ہو چکے رختی کو امی کا سوٹ سلائی کرنے اور امی کیچن میں مصروف پایا کچھ دیر کے لیے تو اپنے ہی گھر میں مہمانوں والی فیلنگز آئی پھر جب اپنا آپ پرایا پرایا لگنے لگا تو بڑی امی کے پاس آ بیٹھی، اُٹھ گئی ماہرانی کام وام کی کوئی پرواہ نہیں ماں کو تو مشین سمجھ رکھا ہے جو صبح سے شام تک چلتی رہے شرم حیا چھو کے نہیں گزری لوگوں کی بیٹیاں جب جوان ہو جائے تو ماں کو سو سکھ دیتی ہیں اور ایک تم ہو جو سکھ دینے کی بجائے دکھ دیتے ہوئے ہی نظر آتی ہو۔۔ امی جو پہلے ہی منہ پہ نو لفٹ کا بورڈ لگائے ہوئے تھی بڑی امی کے بولنے پہ مزید پرانی بنی پوری توجہ سے دھنیا کُترنے لگیں، اللہ جی کونسی بات بتا کر امی کی ناراضگی دور کی جائے کافی سوچ پچار کے بعد ایک بات یاد آ ہی گئی اور اونچی آواز میں بولنے لگی وہ جو خالہ نصرین کی بہو ہے ناشاء (اسکے ساتھ پڑھتی ہے) بتا رہی تھی کالج میں کہ وہ غصے ہو کے اپنے مائیکے چلی گئی ہے ابھی پرسوں ہی تو میں سے دیکھا ہے امی کی فوراً سے آواز آئی یہ کل کی بات ہے وہ کہہ رہی تھی کہ انکی کافی لڑائی ہوئی اب آپکو تو ہوتا ہی ہے خالہ کی طبیعت کتنی لالچی ہیں بس پھر سے جہیز نالانے کا طعنہ دے دیا ہو گا وہ بیچاری بھی کب تک برداش کرتی پہلے تو خالہ اپنے بیٹے کی وجہ سے خاموش تھی آخر بیٹے کی پسند کی وجہ سے ہی تو وہ غریب گھرانے کی لڑکی لانے پہ رضامند ہوئی تھی اب بیٹے کے جاتے ہی وہی طعنہ دینے لگیں بس پھر اسنے بھی اپنے بھائی کو بلایا اور روٹھ کے چلی گئی۔۔ ہا ہائے مجھے تو خبر ہی نہیں محلے میں اتنا کچھ ہو گیا امی بڑے ہی افسوس سے بولیں خیر میں جاتی ہوں اور خالہ سے پوچھ کے آتی ہوں کہ حقیقت کیا ہے تالی ایک ہاتھ سے تو نہیں بجتی اور تم ایسا کرو یہ دھنیا میں نے کاٹ دیا ہے اسے سالن میں ڈال کے زیرہ ڈالے کے سالن کے نیچے آنچ بند

کر دو وہ اپنی خالہ کی بہوں کے غم میں افسردہ سی بولیں اور بنی نے مشن میں کامیابی اور اپنی جان بخشی پہ خود کو شاباشی دی

دو دن گزر گئے لیکن خیام سے کوئی بات نا ہوئی وہ اسے ہر جگہ سے بلاک کر چکا تھا وہ بے بسی کی آخری حدود کو چھوتی دل کے پاس آئی دل پلیز مجھے اپنا موبائل دے دو مجھے خیام سے بات کرنی ہے اسکی حالت ایسی تھی جیسی کسی نشئی کی نشے کے بغیر ہوتی ہے جیسے نشے کی طلب ہر صبح غلط کا فرق مٹا دیتی ہے ویسی ہی طلب اسے خیام شاہ کی ہونے لگی تھی دل کو اس پہ ترس آنے لگا "محبوب چیز ہی ایسی ہے کے جسکے ہجر میں اپنی سانس ڈوبتی ہوئی محسوس ہوتی ہے لیکن اندھیرے سے نکالنے والی کوئی مشعل میسر نہیں ہوتی۔ عشق تو زندگی کی ایک پر خار راہ ہے جسکی کوئی منزل تک دیکھائی نہیں دیتی اور نا مرادی تو ازل سے عشق کا مقدر ٹھہری ہے"

دل نے اپنا موبائل اسکی جانب بڑھایا جسے اسنے جھپٹنے کے انداز میں پکڑا اور کپکپاتے ہاتھوں سے اسکا نمبر ڈائل کرنے لگی کئی مرتبہ ٹرائے کرنے کے بعد کال پک کر لی گئی۔۔ ہیلو خیام پلیز کال بند مت کرنا تمہیں اللہ کا واسطہ ہے وہ آنسوں رگڑتے ہوئے بولی۔۔

ہممم بولو سن رہا ہو وہ احسان کرتا بولا۔۔

تم جو کہو گے مجھے منظور ہے بس میرا نمبر انبلاک کر دو پلیز زز۔۔

ٹھیک ہے پھر کل تم یونی سے میرے ساتھ جاو گی کل ہمارا نکاح ہو گا اسکے بعد ہی تمہیں انبلاک کروں گا اس لیے جو بھی فیصلہ کرنا سوچ سمجھ کے کرنا تاکہ بعد میں پچھتانا نا پڑے یہ کہتے ہی کھٹاک سے کال بند کر دی اور وہ منہ کھولے کئی سیکنڈز تک موبائل کان کو لگائے کھڑی رہی۔۔۔۔۔
انہیں جو ناز ہے خود پہ نہیں وہ بے وجہ محسن

کہ

جن کو ہم نے چاہا ہو وہ خود کو عام کیوں سمجھیں
دل نے اسے ہلایا تو وہ حوش میں آئی

کیا ہوا ہے؟؟ مہمل گم صم سی وہی ڈھ گئی کیا وہ تمہیں بہت پیارا ہے؟؟ دل نے اسکے بال سیٹ کرتے ہوئے پوچھا جنہیں دو دن سے برش سے سلجھانے کی زحمت نہیں کی گئی تھی۔۔ دل مجھے نہیں پتا لیکن وہ شخص میری رگ رگ میں سما چکا ہے میں اس حد تک پہنچ چکی ہوں کہ وہاں سے پلٹنا نا ممکن ہے مجھے اپنا آپ اسکے بنا ادھورا محسوس ہوتا۔۔ وہ پاس ہوتا تو سب کچھ مکمل لگت ہے جب وہ ہنستا ہے تو پوری کائنات خوبصورت لگتی جب وہ دور جانے کی بات کرتا ہے تو آکسیجن کی کمی خود بخود فیل ہونے لگتی تب مجھے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے اور اور تمہیں پتا ہے روتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں ایسی چمک تھی کہ کچھ پل کے لیے دل کو خیام شاہ کی قسمت پہ رشک سا آیا۔۔ مجھے کیسے پتا ہو گا وہ ہنستے ہوئے بولی دل وہ میری دنیا نہیں میری کل کائنات ہے اسکے معاملے میں مہمل چوہدری کا دل بے بس ہے میرا خود پہ اختیار ہی نہیں رہا وہ تھکے لہجے میں کہتی اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکا گئی۔۔

اگر ہم کسی سے محبت کرتے ہیں تو وہ ہمارا کیوں نہیں ہو جاتا اللہ میاں ہمارے دل میں کسی شخص کی محبت ڈال دیتے ہیں پھر اس سے ملوا بھی دیا کریں جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا کیوں نہیں ہوتا وہ پوچھتے ہوئے کسی معصوم بچے کی مانند لگی۔۔۔

دنیا کا نظام ہمارے چاہنے سے تھوڑی نا چلتا ہے قرآن پاک میں ہے کہ

"اور اگر حق ان کی خواہشوں کے پیچھے چلے تو یقیناً سب آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے، بگڑ جائیں، بلکہ ہم ان کے پاس ان کی نصیحت لے کر آئے ہیں تو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں۔"

یعنی اگر حق ہماری خواہشات کے پیچھے چلے تو زمین و آسمان کا یہ سلسلہ تباہ ہو جائے، کیونکہ ہم میں سے ہر ایک کی خواہش دوسرے کی خواہش سے ٹکراتی ہے اور ہمارا علم محدود ہے نہ ہم پوری موجودہ کائنات کا علم رکھتے ہیں نہ آئندہ کی کچھ خبر رکھتے ہیں ہماری خواہشات پر عمل کا نتیجہ بربادی کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

تم یہ ہی دیکھ لو کہ ملکوں کے منتخب نمائندے ایک قانون بناتے ہیں جب اس کی خرابیاں سامنے آتی ہیں تو اسے ختم کر کے اور بنا دیتے ہیں کچھ دیر کے بعد اسے بھی بدلنا پڑتا ہے کتنے قانون انھوں نے خود بنائے جن کے نتیجے میں وہ خود پھانسی کے پھندے میں جھول گئے

یہ کائنات تو صرف ایک مالک کے حکم پر چل رہی ہے جو خود حق ہے، اس کا کلام حق ہے اور اس کا سب کچھ برحق ہے

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شکوے کا موقع ہی نہیں دیا اور خود ہی وہ کتاب نازل فرما دی جو ہمارے لیے نصیحت ہے۔۔

"تو اس لیے چندہ جو ہم چاہتے ہیں کیا پتا وہ ہمارے لیے بہتر نا ہو کیونکہ ہم لوگ اللہ کی مصلحتوں کو نہیں سمجھتے نا"

لیکن مجھے وہ چاہیے وہ ضدی لہجے میں بولی اللہ سے ضد نہیں لگاتے اسکے سامنے تو جھکنے کا حکم ہے شیطان نے دنیا کے چپے چپے پہ سجدہ کیا تھا اس سے زیادہ علم کسی کے پاس نہیں تھا لیکن وہ مغرور ہو گیا ضد پہ اڑ گیا جھکنے سے انکار کر دیا پھر اسکا انجام کتنا برا ہوا اس لیے چندہ ضد کرنے کی بجائے اس کی چاہت کو اپنی چاہت مان لینا ہی بہتر ہے کیونکہ ہو گا تو وہ ہی جو اسکی چاہت ہے ہاں اگر تو ہم وہ کریں جو رب العزت کی چاہت ہے تو ہمیں اس سے بھی ضرور نوازہ جائے گا جو ہماری چاہت ہے۔۔ تم دعا کیا کرو کہ "وہ شخص جو تمہارے دل میں ہے خدا اسے تمہارے لیے بہترین بنا دے اور اسے تمہارا جنت کا ساتھی بنا دے"

اور رہی بات محبت دل میں ڈالنے کی تو اس میں ہماری اپنی بھی غلطی ہوتی ہے نا جب ہم اپنی نظروں کی حفاظت نہیں کرتے تو ہمارے دل میں اپنے رب کی محبت میں کمی آنے لگتی اور یہ جو ہمارا قلب ہے نا اسے تو ہر وقت بھرپور محبت چاہیے بس پھر جو جگہ اللہ پاک کی محبت سے خالی ہونے لگے وہاں کسی نا محرم کی محبت کی کونپل پھوٹنے لگتی اور یہ بھی ایک آزمائش ہی ہوتی ہمارے رب کی طرف سے تاکہ یہ پتا چل سکے کہ ہم اپنے رب کے حکم کو چنتے ہیں یا اپنے نفس کو۔۔ اگر تو ہمارا ایمان مضبوط ہو تم پھر نفس کے بہکاوے میں آنے کی بجائے حکم خداوندی کو بجالاتے ہیں اور اگر ایمان کمزور ہو تو

اپنے نفس کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے۔۔۔ محبت ایک فطری عمل ہے یہ تو ایک خوبصورت احساس ہے بجائے اس کے کہ گناہ کی ملاوٹ سے اس احساس کی خوبصورتی ہی ختم کر دی جائے بہتر ہے تھوڑے صبر سے اس رشتے کو ایک پاکیزہ بندھن میں باندھ کر اسکی خوبصورتی کو مزید نکھار دیا جائے اللہ بھی راضی اور بندہ بھی راضی۔۔۔

اب زیادہ مت سوچو جو ہو گا بہتر ہی ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پہ اسکی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالے قلبِ مومن اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی بولی اور مہمل نے بند آنکھوں سے ہی سر ہلایا شاید وہ بولنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اماں میں چاہتی ہوں کہ مہمل میرے ابراہیم کی دلہن بنے آپ کی کیا رائے ہیں یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم نے تو میرے دل کی بات کہہ دی بڑی امی خوشی سے لبریز لہجے میں بولیں اور بنی کا رنگ سیکنڈز میں فق ہوا دل ہڈیاں پسلیاں سب توڑ کر باہر آنے کو تیار بیٹھا تھا پھر ہم کچھ دن تک چلے گے فارہہ آپا سے بات کرنے اور سب لوگ اس فیصلے سے متفق تھے سوائے بنی کے وہ اڑی رنگت لیے کمرے میں آئی اور پھوٹ پھوٹ کے رودی نہیں میں اپنے ابراہیم کو کسی کو نہیں دوں گی وہ صرف میرے ہیں وہ جزباتی پن سے سوچنے لگی پھر کچھ سوچتے ہوئے آنسوؤں رگڑے تھے۔۔۔

وہ دھڑام سے دروازہ کھولتی اسکے کمرے میں داخل وہ جو کہیں جانے کے لیے بالکل تیار کھڑا تھا یہ کیا طریقہ ہے کمرے میں اپنے کا تم دن با دن سارے مینرز بھولتی جا رہی ہو وہ کڑک لہجے میں بولا اور وہ اسکی ڈانٹ کو نظر انداز کرتی لال انگارہ آنکھیں لیے اسکے سامنے کھڑی ہو گئی

آپ مہمل سے کیوں شادی کرنا چاہتے ہیں کیا وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہے کیا وہ آپکو مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہے ابراہیم کو اسکے انداز اور الفاظ نے چونکنے پہ مجبور کر دیا کیا بکواس ہے یہ؟؟ بکواس نہیں ہے آپکو میرا پیار نظر نہیں آتا جو آپ مہمل سے شادی کر رہیں ہیں میں گارنٹی دے سکتی ہوں وہ آپکو میرے سے زیادہ پیار نہیں کرتی ہوگی میں۔۔

چٹاخ۔۔۔ گال پہ پڑنے والے تھپڑ نے اسکے باقی الفاظ منہ میں ہی دبا دیے اور وہ بے یقینی سے ابراہیم کے ضبط سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھنے لگی دفع ہو جاو یہاں سے ورنہ میں کچھ ایسا کر بیٹھوں گا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نا ہو گا۔ آپ بچپن سے میرے آئیڈیل رہیں ہیں میری ہر سوچ کا مرکز صرف آپ رہیں ہیں اور رہیں گے مجھے نہیں پتا یہ کیسے ہوا لیکن میری سوچ میری فیملنگز آپ کے لیے بدل گئی میں نے جب بھی اپنے خوابوں کے شہزادے کی مورت کو تراشنا چاہا اسکا ہر ہر نقوش آپکا نکلا میں بے بس ہوں وہ اپنے دکھتے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے منمنائی نکلو یہاں سے ناولز نے دماغ خراب کر دیا ہے تمہارا اور کوشش کرنا کہ تمہاری یہ شکل میرے سامنے نا آئے وہ نفرت سے بولتا رخ موڑ گیا۔۔

ابراہیم میں مر جاؤں گی آپکے بغیر وہ سسکتے ہوئے بولی بینیش حیدر اگر کبھی مجھے مخاطب کرنا ہو تو ابراہیم بھائی کہہ کہہ مخاطب کرنا ورنہ تمہاری یہ زبان کاٹنے میں دو سیکنڈ نہیں لگاؤں گا اب نکلو یہاں سے وہ زہر خندہ انداز میں چلایا اور وہ اپنی سسکیاں روکتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔ ابراہیم نے غصے کی شدت سے اپنا ہاتھ دیوار میں دے مارا دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب تھی جسے بچپن سے وہ بہن

سمجھتا آیا وہ اچانک سے محبوبہ بننے کی فرمائش کرنے لگی اللہ یہ کیسی ازیت ہے وہ مٹھیوں میں بال بھینچے چلایا تھا۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے پھٹے ہونٹ کو دیکھ کر آنسوؤں بہانے میں مصروف تھی اتنا وزنی ہاتھ اتنے نرم گال پہ پڑتا اپنی چھاپ چھوڑ گیا بنی کیا ہوا ہے رخصتی بے چینی سے پوچھتی اسکے پاس آئی۔۔۔ یہ یہ کس نے کیا؟؟ ابراہیم نے وہ لا پرواہی سے بولی رخصتی کو حیرت کا جھٹکا لگا ابراہیم بھائی وہ بھی بنی کے تھپڑ نا ممکن مگر اسکے لہجے نے ٹھٹھکنے پہ مجبور کر دیا لیکن کیوں؟؟ میں نے کہا کہ شادی کر لیں مجھ سے بس بھڑک اٹھے وہ پھٹے ہونٹ پہ نرمی سے کریم لگاتے ہوئے ایسے بولی جیسے نارمل سی بات ہو۔۔۔ رخصتی کی آنکھیں باہر آنے کے قریب تھی تم پاگل ہو گئی ہو کیا فضول بکواس کر رہی ہو کیا بکواس بکواس لگا رکھی ہے سب نے محبت کرتی ہوں میں ان سے اور شادی بھی کروں گی اگر کسی نے انکار کیا تو میں اپنی جان دے دوں گی۔ دے دو اپنی جان یہ کوئی ناول یا ڈرامہ نہیں ہے تم جان کی دھمکی دو گی اور سب ٹھیک ہو جائے گا مجھے تو شرم آ رہی ہے تمہاری اتنی گری ہوئی سوچ پہ جو بہن بھائی جیسے پاکیزہ رشتے کو گندہ کرنے پہ تلی ہو اس تو بہتر ہے تم واقعی چلوں بھر پانی میں ڈوب مرو وہ ہانپتی ہوئی باہر نکل گئی اور بنی کو واقعی اپنے آپ سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔



بہت سوچنے کہ بعد اسے تائی امی ہی اس مسئلے کا حل نظر آئیں بس پھر پہنچ گئی تائی امی کے پاس تائی امی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے ہاں بولو وہ شرٹ پہ بٹن لگانے میں مصروف سی بولیں تائی امی آپ مہمل آپ۔۔۔ مینیش میری بات سُنو فوراً کمرے میں آو ابراہیم کی آواز نے باقی کے الفاظ منہ

سے نکلنے کا شرف ہی چھین لیا وہ تھوک نکلتی اسکے کمرے میں آئی، کیا بولنے لگی تھی امی سے وہ غصے سے ہلکی آواز میں چیخا اس سے آپکو مطلب؟؟ وہ بھی نڈر بنی کھڑی رہی بنی میں تمہیں لاسٹ وارنگ دے رہا ہوں اپنی ان فضول سوچوں سے باہر نکلو اگر امی سے تم نے ایسی ویسی کوئی بھی بات کی نا تو قسم سے مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا وہ اسکی کلائی دبوچتے ہوئے دھاڑا بنی کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے ہی رہ گئی آپ سے بُرا کوئی ہے بھی نہیں وہ سوچ ہی سکی اب اپنی شکل گم کرو یہاں سے اور اپنی زبان بند ہی رکھنا کیونکہ یہ ہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور ایک جھٹکے سے اسکی کلائی چھوڑی بنی نے اپنی سرخ ہوتی کلائی کو بھیگی نظروں سے دیکھا اور بنا کچھ کہے وہاں سے پلٹ گئی ارے بنی کیا بات کرنی تھی مہمل کی اسے چپ چاپ واپس جاتا دیکھ انہوں نے پوچھا کچھ نہیں تائی امی وہ بامشکل الفاظ ہلق سے نکالتی جھکے سر سے واپس آگئی پیچھے سے تائی کی آواز اس سنائی دی لیکن اسنے ان سنا کرتی نے اپنے کمرے میں جا کر ہی بریک لگائی تھی

دل پلیز مجھے جانے دو میں آ کر تمہیں سب بتا دوں گی مہمل التجائیہ انداز میں بولی لیکن تم جا کہا رہی ہو میں ایسے کیسے تمہیں کسی غیر کے ساتھ کہیں بھی جانے دے سکتی ہوں وہ فکر مندی سے کہتی اسکا ہاتھ تھام گئی مجھے جانا ہے اور تم سے اجازت مانگ کون رہا ہے وہ اسکا ہاتھ جھٹکتی بولی دل خاموشی سے اسے گھورنے لگی اور وہ اسکی گھوریوں کو نظر انداز کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی کچھ ہی پل لگے تھے اسے مہمل چوہدری سے مہمل خیام شاہ بننے میں اور اسکی خوشی آسمان کو چھو رہی تھی ہاں مگر پریشانی کی بھی کچھ رمتق اسکے چہرے سے عیاں ہونے لگی چند منٹس بعد وہ اپنے تمام

دوستوں کو فارغ کرتا اسکے قریب آیا اس باہوں میں بھرتے ہوئے بولا کیسا لگ رہا ہے مسز خیام شاہ بن کر؟؟ بہت بہت بہت اچھا مجھے لگ رہا ہے کہ میں مکمل ہو گئی ہوں وہ سرشار سی بولی، اور مجھے لگ رہا ہے کہ میں دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں جس کے حصے میں اتنی محبت کرنے والی بیوی آئی ساتھ ہی اسکی پیشانی کو چھوتے ہوئے اسے معتبر کیا مہمل شرمائی لجھائی اسکے سینے سے سر ٹکا گئی

خیام مجھے ڈر لگ رہا ہے اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا میرے ہوتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے وہ خفگی سے بولا خیام میں دل کو بتا دوں؟؟ نہیں ابھی کسی کو کچھ مت بتانا جب تک میں ناکہوں وہ اسکے بالوں میں منہ چھپاتا مدہوش ہوتے ہوئے بولا خیام کیا کر رہیں ہیں وہ گڑبڑائی ارے میری جان تم سے دور رہنے کے لیے تمہیں اتنا قریب تھوڑی کیا ہے اگر تم سے دور رہنا میرے بس میں ہوتا تو میں یوں چھپ چھپا کے نکاح کیوں کرتا اس لیے اس معصوم سے بشر کی فیلنگز کو سمجھو اور وہ چپ سی ہو گئی تھی۔۔

چھٹی سے دس منٹ پہلے خیام نے اسے یونی چھوڑا اور وہ دھیمی چال چلتی دل تک پہنچی جو پریشانی سے ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی مسلسل ٹانگ ہلا رہی تھی مہمل کی آواز پہ اسنے چہرہ اُپر کیا اپنی نم پلکوں کی جھالڑ اٹھا کے سرتا پیر مہمل کو دیکھا جو کل والی مہمل سے قدرے مختلف لگی جس کے چہرے میں زردی لگی ہوئی تھی اب اسکی جگہ سرخی نے لے لی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ چکی تھی وہ جھٹکا کھا کر اٹھی تمہیں کچھ احساس بھی ہے 5 گھنٹے غائب رہی ہو تم کال کروں تو نمبر بند نا مجھے کچھ اتنا ناپتا کہ

کہاں دفغان ہوئی ہو ٹینشن سے دل پھٹنے کے قریب ہے میرا اور تمہیں کوئی پرواہ ہی نہیں ہے آج گھر چلو احمد بھائی کے سامنے ہر بات ہو گی، جس سے چاہے بات کرنا مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے وہ لا پرواہی سے بولی دل نے چونک کے اسے دیکھا جس کی احمد کے نام سے جان جاتی تھی آج اس لڑکی کو کونسی ایسی طاقت مل گئی کے اسکے چہرے پہ ڈر کا شبہ تک نا ملا اپنے بھائی کے نام پہ۔۔۔ مہمل تمہیں زرا بھی شرم نہیں آتی" اگر گھر والے ہمیں آزادی دیں تو اسکا مطلب ہر گز بھی یہ نہیں ہوتا کہ ہم آزاد ہی ہو جائیں" دل کے لہجے میں ایسا کچھ تھا جس نے مہمل کو ندامت کے گڑھے میں گرنے پہ مجبور کر دیا اور وہ سر جھکا گئی۔۔۔

خواتین و حضرات آج نشر ہونے والے زلٹ نے کئی سٹوڈنٹس کو منہ چھپانے پہ مجبور کر دیا سب بچوں کو اپنے کارنامے یاد آرہیں ہیں اور نا پڑھنے پہ شدید شرمندگی سے دو چار ہونے کا خطرہ لاحق ہے ہم سب انکے لیے دعا گوں ہیں کہ اللہ انہیں انکی محنت کا پھل دے آمین۔۔۔ سبحان سمیت سب نے چہرے پہ ہاتھ پھیرا اور فرحان نے سب کو گھوری سے نوازہ جس کا زلٹ آنے میں کچھ ہی منٹ باقی تھے یار ویسے یہ دعا نہیں کیا کریں کے محنت کا پھل ملے اب جو محنت نہیں کرتے وہ تو بیچارے ویسے ہی لڑکھ جائیں یہ دعا کرنی چاہیے ہے کہ جو محنت کرتے ہیں انکے صدقے ہمیں بھی کامیابی نصیب ہو ہادی نے سمجھداری سے کہا اور فرحان نے ہادی کے حق میں سر ہلایا

صرف دس منٹ رہتے ہیں زلٹ آنے میں تو آئیے ہم پوچھتے ہیں فرحان حیدر سے کے انکے دل کی کیا حالت ہے وہ پانی کی خالی بوتل کو مائیک کے انداز میں پکڑتے ہوئے فرحان کی جانب مڑا ہاں جی

تو آپ اپنی اندرونی حالت تفصیل سے ہمیں بتائیں بس جس جی کیا بتاؤں صبح سے کچھ کھایا نہیں ہے پیٹ میں چوہیں چھپن چھپائی کھیلنے میں بُری طرح غرق ہیں وہ زلٹ کی اس قدر ٹینشن لیتا کہ کھانا ہی نا کھاتا جبکہ رختی کا کہنا تھا بندہ پہلے ہی رنج کے کھالے زلٹ کا کیا پتا کونسا طوفان برپا کر دے اگر بندہ فیل شیل ہو جائے تو کچھ کھاتے ہوئے بھی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا کہ جیسا کہ سننے کو ملتا پاس تو ہو نہیں سکا کھانا دیکھو کیسے بے شرموں کی طرح کھا رہا ہے اس لیے پہلے ہی ٹینکی فل کر لینی چاہیے، محترم آپ سوال کو غلط پہلوں سے لے رہے ہیں نے دلی حالت پوچھی ہے ہے دل کی حالت تو نا ہی پوچھیں کبھی دھڑکنیں بے قابو ہونے لگتی اور کبھی ایسا گماں ہوتا ہے کہ دل ہی بند ہو چکا ہے بس جھٹکے پہ جھٹکا لگ رہا۔۔ آیا نہیں زلٹ بنی نے فرحان کی اڑی رنگت دیکھتے ہوئے پوچھا تمہاری کمی تھی بس تم بھی آ جاؤ، ابراہیم بھائی کہاں ہیں اس نے سب پہ نظر ڈالتے ہوئے پوچھا جہاں اسکے سوا سب موجود تھے

وہ تو چلے گئے سبحان لیپ ٹاپ سے نظر ہٹاتا حیرانگی سے بولا کیونکہ ابراہیم کسی اور کو نا بھی بتاتا لیکن بنی سے تو لازمی مل کے جایا کرتا تمہیں نہیں بتا کے گئے انکی ٹریننگ سٹارٹ ہو چکی ہے اور بنی کا رنگ فق ہوا تھا۔۔

آگیا آگیا معاز اچانک سے بولا فرحان جلدی سے رولنمبر بتاؤ فرحان نے رٹا رٹایا رولنمبر بتایا سب کی نظر لیپ ٹاپ پہ جمی ہوئی تھی کیسٹری میں سیبلی معاز صدمے سے بولا یہ میرے دوست کا زلٹ ہے نام تو دیکھ لیں میں نے سوچا پہلے دوست کا دیکھ لوں حوصلہ ملے گا فرحان سب کو اپنی طرف تکتا

پا کر تھوک نکلے ہوئے بولا اور سب کی نظریں نام پہ جار کی ، اب تمیز سے اپنا رول نمبر بتاو معاز نے دانت ہستے ہوئے کہا

دو سیپلیاں سبحان آنکھیں پھاڑے اسے گھورتے ہوئے بولا فرحان کو اسکی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی سنائی دی اس سے پہلے وہ غش کھا کے گرتا معاز کی آواز گونجی 83 پرسنٹ مارکس فرحان کی بند ہوتی آنکھیں پٹ سے کھلی وہ کتنے ہوتے ہیں اگر میرا میتھس اتنا اچھا ہوتا تو آج یہ حالات نا ہوتے وہ رونی صورت بناتے ہوئے بولا 920 نمبر ہیں شہزادے معاز اسے خود سے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔ بھائی ایک دفعہ کنفرم کر لیں یہ میرے ہی نمبر ہیں نا ، حد ہے جب دو سیپلیاں کہا تب بنا پوچھ گچھ کے مان لیا اور اب زرا اچھے نمبر آگئے تو دل ایمان ہی نہیں لا رہا بس اتنا ہی کانفیڈینس ہے خود پہ رخصتی افسوس سے بولی جبکہ بنی تو عینک والے جن کی طرح وہاں سے غائب ہو چکی تھی امی اب کھانا لا دیں اپنے چہیتے کو کہیں بھوک سے انتقال ہی نا کر جائے سبحان نے ہانک لگائی۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ گزر ہی جاتا ہے آج ابراہیم کو گئے ایک ماہ ہو گیا تھا بنی اسے روز کئی میسج کرتی لیکن اسنے کبھی سین کرنے کی بھی زحمت نہیں کی۔۔۔ اس نے بلاک بھی نہیں کیا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ ہر کسی کے موبائل سے بات کرنے کی کوشش ضرور کرے گی اس لیے انتظار کی سولی پہ لٹکا رکھا تھا

اس ٹائم کپڑے پریس کر رہی ہو خیریت تو ہے بنی نے چائے کا سپ لیتے ہوئے رخصتی سے پوچھا ہاں وہ کل امی لوگ پھوپھو کی طرف جا رہے ہیں وہ کس لیے؟؟ اسنے چائے کا گرم گھونٹ ہلق تک با

مشکل پہنچاتے ہوئے پوچھا اب تم ننھی چوچی تو نہیں ہو جسے پتا ہی نہیں ہے کہ آس پاس کیا ہو رہا ہے اور پھوپھو کے کیوں جا رہیں ہیں وہ بے روخی سے بولی جسے ڈر تھا بنی کچھ گڑبڑ نا کر دے۔۔۔ وہ اٹھ کے خاموشی سے بڑی امی کے پاس چلی آئی اور رختی نے پلٹ کے اسے دیکھ کر اسکے لیے ہدایت کی دعا مانگی جو نا جانے کن راستوں کی مسافر بن بیٹھی تھی جنگی منزل کا کوئی نام و نشان ہی نا تھا

--

بڑی امی مجھے کچھ بات کرنی ہے وہ پاؤں کے پاس بیٹھتی پاؤں دباتے ہوئے منمنائی بڑی امی جو سونے کی تیاری کر رہی تھی اسے عقابی آنکھوں سے گھورا اب کیا چاہیے؟؟ اور بنی الفاظوں کا مجموعہ اکٹھا کرنے لگی اب پھوٹ بھی دو کہیں کسی کا سوٹ دیکھ کر ویسا ہی لینے والا دورہ تو نہیں پڑ گیا؟؟ اسکا سر نامیں ہلا تو بڑی امی نے اپنی ٹانگ پیچھے کھینچی پھر یقیناً وہ لوپ ٹوپ لینا ہو گا جس کا دورہ تمہیں ہفتے میں ایک بار تو ضرور پڑتا ہے میری کوئی پینشن نہیں آتی جو میرے پاس چلی آتی ہو تمہیں دیکھتے ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ ضرور کچھ مانگنے ہی آئی ہو گی ورنہ دادی کی خدمت کرنے والی صلاحیت تو بچپن سے ہی تم میں ناپید ہے

اوہو بڑی امی مجھے کوئی چیز نہیں چاہیے وہ پھر سے انکی ٹانگ پکڑتے ہوئے بولی پھر یقیناً کسی سہیلی کی طرف جانا ہو گا اور میری سفارش چاہیے ہو گی سفارش تو چاہیے بڑی امی پہلے آپ یہ تنگے لگانے تو بند کریں۔۔۔

اچھا بولو اب وہ بڑی امی مجھے سمجھ نہیں آرہی کیسے کہوں بڑی امی کو واقعی تشویش ہوئی کہ بنی اور کچھ مانگتے ہوئے جھجھکے یہ تو نا ممکن سی بات ہے اب بول بھی دو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے بڑی امی

آپ ابراہیم کی شادی مجھ سے کروا دیں وہ ایک ہی سانس میں بولی اور بڑی امی بالکل ساکت ہو گئی چند منٹ بعد انکی لاٹھی بنی کی کمر میں گھسی تھی نی شرم نا آئی تجھے اپنے بھائی جیسے کزن کے بارے میں ایسی بات کرتے ہوئے۔۔

بھائی جیسا ہے بھائی تو نہیں ہے نا؟؟ بڑی امی خاموشی سے اسکے نقوش کو تکنے لگی بڑی امی کیا آپ کو مہمل مجھ سے زیادہ عزیز ہے آپ اسکی شادی سبحان بھائی سے کروا دیجیے گا ویسے بھی وہ انکی اتج فیلو ہیں۔۔

کون بھر رہا ہے تمہارے دماغ میں یہ خناس تیرے ٹوٹے کر دینے ہیں میں نے جو منہ میں آتا ہے بکے جا رہی ہو، بڑی امی آپ بیشک مجھے جان سے مار دیں میں نے ابراہیم سے ہی شادی کرنی ہے کوئی میری فیلنگز نہیں سمجھ رہا آپ سب مجھے انتہائی قدم اٹھانے پہ مجبور کر رہیں ہیں اگر وہ میرے نا ہوئے تو قسم سے میں نے گھر سے بھاگ جانا ہے پھر خود ہی ڈھونڈتے رہیے گا مجھے وہ روتی بلکتی جو زبان پہ آیا بولتی بڑی امی کو پریشان حال چھوڑ گئی تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆

بڑی امی کی طبیعت خرابی کی وجہ سے پھوپھو کی طرف جانا کینسل ہوا تو بنی کی جان میں جان آئی فرصت ملی تو آسنے میں خود کو دیکھنے پہ احساس ہوا کہ رو رو کے آنکھوں کے نیچے پڑتے سیاہ ہلکے اسکے چاند جیسے مکھڑے پہ گرہن کا کام کر رہے ہیں اس لیے اب وہ آنکھوں پہ کھیرے کے ٹکڑے رکھے ریلکس سی بیٹھی تھی جب رختی نے جھٹکے سے اسکی بازو کھینچی اور وہ ہڑبڑا کے بولی کیا حرکت

ہے یہ؟؟ حرکت تو وہ ہے جو تم کر چکی ہو، میں نے کیا کیا وہ نا سمجھی سے بولی زیادہ انجان مت بنو تم نے بڑی امی سے کیا بولا جو انہوں نے جانا کینسل کر دیا جبکہ انکی طبیعت بھی ٹھیک ہے۔ میں نے کچھ نہیں بولا انکی طبیعت نہیں ٹھیک بس اس وجہ سے وہ نظریں چراتی بولی ہی ہی میرے منہ پہ پاگل لکھا ہے بنی تم سدھر جاو ورنہ تمہارے حصے میں صرف خسارے ہی آئیں گے وہ سر جھٹکتی واشروم میں گھس گئی اور بنی نے دانت پیستے ہوئے دوبارہ سے کھیرے نیچے سے اٹھا کہ آنکھوں پہ سجا لیے

سبحان کیچن سے چائے کی ٹرے تھامے باہر نکلا جب اسکی نظر فرحان پہ گئی جو ایسے سچ دھج کے کمرے سے نکلا جیسے کسی کے ویسے پہ جا رہا ہو، اووو بھائی یونیورسٹی جا رہے ہونا کہ اپنے مامے کی بارات پہ ہاں تو آج یونی میں پہلا دن ہے تو میں چاہتا ہوں میرا امپریشن اچھا پڑے وہ تم نے سنا نہیں کے فرسٹ امپریشن از دی لاسٹ امپریشن وہ ٹائی درست کرتا بولا ارے میرے بھائی یونی میں کون تھری پیس پہن کے اور ٹائی لگا کے جاتا ہے کیوں دور سے ہی سب کو اپنی شناخت بتلانا چاہتے ہو معاز بھائی میں کوئی نہیں اسے لیکر جا رہا اپنے ساتھ معاز نے چائے کا سپ لیتے ہوئے اپنی ہنسی کو بامشکل روکا۔ اتنا پیارا تو لگ رہا ہے میرا شہزادہ میں نے ہی اسے یہ پہننے کا بولا ہے اتنا مہنگا الماری میں سجانے کے لیے تھوڑی لیا ہے روبینہ بیگم فرحان کو پیار بھری نظروں سے تکتے ہوئے بولیں اور فرحان صاحب نے بھی گردن اکڑائی بھائی آپ خود اسے کہہ دیں ورنہ میں نے اسے سچی میں نہیں لے کے جانا پتا نہیں کونسی نحوست کی گھڑی تھی جب اس لنگور کا ایڈ مشن اپنی یونی میں کروایا وہ روہانسا ہوا

فرحان جاو جینز کے ساتھ کوئی شرٹ پہن لو ایسے نہیں جاتے ہیں یونی وہ سبحان کا لال بھوکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا لیکن بھائی یہ میری سب سے مہنگی اور پیاری ڈریس ہے ہاں تو اسے معاز بھائی کی شادی پہ پہن لینا اب جاو جلدی سے وہ پاؤں پٹکتا کمرے میں چلا گیا

--

بنی تم نے کبھی مونشوں والی لڑکی دیکھی ہے؟؟ سبحان نے ہنستے ہوئے پوچھا لیکن نظریں رختی پہ ٹکا رکھی تھی ہاں نا دیکھی ہے میرے سامنے ہی بیٹھی ہے بنی فرحان کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی اور اس کی یہ بات فرحان کو نمک مرچ دونوں ہی لگا گئی رختی کبھی تم نے بھوری باندری دیکھی ہے ہاں ابھی بھی دیکھ رہی ہوں ولایتی بندر کے ساتھ بیٹھی ہے یہ تم نے ولایتی بندر کسے کہا؟؟ سبحان تیوری چڑھاتے ہوئے بولا تمہیں تو ہرگز نہیں کہا جسے کہا ہے اسے اچھے سے سمجھ آگئی ہوگی ہم ٹیڈی کو بھی زکام ہو گیا اسنے ناک سے مکھی اڑائی۔ مینڈکی کو زکام ہوتا ہے بنی اسکی درستگی کرنا نہیں بھولی ہاں مگر ادھر والے علاقے میں ٹیڈیوں کو ہوتا ہے ٹیڈے کو ہو سکتا ہے تو ٹیڈی کو کیوں نہیں رختی نے دودو جواب دیا

ویسے ٹیڈی تو دعا کرتی ہوگی کہ اسے روز ہی زکام ہو، وہ کیسے بنی کے پوچھنے کی دیر تھی کہ سبحان شروع ہو گیا ٹیڈی کی ایک خاصیت ہے اسکی زبان بہت لمبی ہے اور ناک تک تو آسانی سے پہنچ جاتی ہے بس پھر کیا ٹیڈی زبان سے ہی ناک کا صفایہ کر دیتی ہے ہاتھوں کو زحمت ہی نہیں دینا پڑتی بدتمیز انسان سبحان کے بال رختی کے ہاتھوں میں تھے تمہیں تو نہیں کہا تم کونسا ٹیڈی ہو وہ اپنے بال چھڑواتے ہوئے چلایا

خود کا پتا نہیں ہے انگلیاں ہر وقت ناک میں گھسائے رکھتے ہو مجھ پہ اتنا بیہودہ الزام لگاتے ہوئے تمہیں حیا نا آئی اچھے سے اسکے بال کھینچنے کے بعد وہ سانس ہموار کرتی بولی بنی گندہ سامنہ بنائے سبحان کو نا پسندیدہ نظروں سے گھورتی رہی۔ لوجی اب سچ بات کہنے پہ بھی شریکوں کو آگ لگ جاتی ہے میں تو حق بات کر رہا ہوں اور ہاں جب تک سانسیں باقی ہیں کرتا رہوں گا وہ رخصتی کو طیش دلاتا نیچے بھاگا اور رخصتی کا جوتا ہوا میں اڑتا ہوا اسکے پیچھے آیا تھا۔

خیام میں کب تک ایسے ہی چھپ چھپ کے ملنے آؤں گی تم نے کہا تھا سب ٹھیک ہو جائے گا کب سب ٹھیک ہو گا تم کب بات کرو گے مہمل اپنے پہلوں میں لیٹے خیام سے بولی کر لوں گا یا اتنی بھی کیا جلدی ہے بس کچھ دن صبر کر لو پھر میں سب ٹھیک کر دوں گا وہ اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا خیام سب ٹھیک ہو جائے گا نا؟؟ تمہیں مجھ پہ بھروسہ نہیں ہے اس نے بند آنکھیں کھولتے ہوئے مدہم آواز میں پوچھا، یہ بھی پوچھنے والی بات ہے اگر بھروسہ نا ہوتا تو اس وقت تمہارے پہلوں میں موجود نا ہوتی وہ خفگی سے بولی

تمہیں کبھی کسی نے بتایا کہ تمہاری آنکھیں کتنی گہری ہیں میرا دل کرتا ہے کہ ان میں ڈوب کے امر ہو جاؤں وہ باری باری دونوں آنکھوں کو چومتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا، آپ تو سارے کے سارے ہی بہت پیارے ہیں بس ایک بات کلیئر کر دو کہ تم نے مجھ آپ کہنا ہے کہ تم؟؟ جو میرا دل کرے گا وہ کھکھلاتے ہوئے بولی

شاہ ، جی جانِ شاہ میرا دل کرتا ہے کہ کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں ہم دونوں کے سوا کوئی تیسرا نا ہو اور آپکی ذات میں گم ہو کر اپنا آپ بلا بیٹھوں مہمل اسکے نقوش کو چھوتے ہوئے ممنائی آہاں تو پھر گم ہو جاؤنا مجھ میں ویسے بھی یہ ہماری الگ دنیا ہی تو ہے یہ فلیٹ ہماری محبت کی نشانی ہے جہاں ہماری محبت کی داستان پایہ تکمیل کو پہنچی جہاں ہم نے ایک دوسرے میں کھو کے اتنے پل بتائے ہیں ہاں بالکل جیسے تاج محل انارکلی کے پیار کی نشانی ہے وہ چہکتے ہوئے بولی۔۔

اللہ نا کرے کہ کبھی یہ فلیٹ تاج محل جیسی نشانی بنے وہ ناراضگی سے کہتا اٹھ بیٹھا چلو تمہیں یونی چھوڑ دوں۔ اچھا نا سوری منہ سے نکل گیا ، ہر بات منہ سے ہی نکلتی ہے کانوں سے تھوڑی نکلتی ہے سوری اب ایسا ویسا کچھ نہیں بولوں گی وہ محبت سے سرشار لہجے میں کہتی اسکے گلے میں بانہیں ڈال گئی اور خیام نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازنے کے بعد خود میں بھینچا تھا۔

فرحان کو یونی آتے ایک ہفتہ ہو چلا تھا لیکن ابھی تک اسکا کوئی دوست نہیں بنا اور نا ہی اسکا دل لگا شاید گھر رہ رہ کے اب اسے خاموشی میں رہنے کی عادت سی ہو گئی تھی اب بھی وہ بور سا بیٹھا ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھا جب انکی کلاس کے سب سے بدتمیز لڑکے نے پاس سے گزرتی لڑکی کے پاؤں میں ٹانگ اڑائی اور وہ ڈری سہمی لڑکی دھڑام سے نیچے گری پوری کلاس کا تہقہ گونجا اور فرحان نے کھا جانے والی نظروں سے اس لڑکے کو گھورتے ہوئے نیچے بیٹھی لڑکی کو سہارا دے کر کھڑا کیا میم آپ ٹھیک ہیں نا وہ مودب سا بولا اور اس لڑکی نے بغیر اسکی طرف دیکھے سر ہلایا فرہان نے ہمدردی سے اس سانولی سی لڑکی کو دیکھا وہ بہت پیاری تو نہیں تھی کوئی ایک دفعہ دیکھنے کے بعد شاید

دوسری نظر ڈالنے کی زحمت ناہی کرتا لیکن قریب سے وہ بہت اڑکیٹو لگی فرحان کو وہ آنسوؤں پونجی جا کر پیچھلی لائن میں بیٹھ گئی کلاس میں سر داخل ہوئے تو وہ بھی خاموشی سے اپنی نشست پہ براجمان ہوا تھا



خیام تم سمجھ کیوں نہیں رہے پھوپھو میرے رشتے کہ لیے آنا چاہتی ہیں وہ تو شکر ہے کہ نانو ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے وہ نہیں آپائی پلینز جلدی کچھ کرو وہ رونے والی ہو گئی ، تم فکر نا کرو تم بس مجھے چند دن دو پھر تمہیں کچ کرنے اور کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی ، ہم پکا نا؟؟ پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے؟؟ کبھی تو سیدھا جواب دے دیا کریں ، تو جناب بھی کبھی سیدھا سوال کر لیا کریں ، ہی ہی۔۔ اچھا کل ہم مل رہے ہیں نا؟؟ وہ بے چینی سے بولا آپ بلائے اور ہم نا آئیں ایسے بھی حالات نہیں وہ شاعرانہ انداز میں بولی مجھے کل کا بے صبری سے انتظار ہے مجھے بھی وہ دانتوں تلے انگلی دبائی مسکائی۔۔۔

آپ نیو کمر ہیں سر کہ پوچھنے پہ وہ سر ہلاتی کھڑی ہوئی کیا نام ہے آپکا؟؟ سونیا فرحان وہ اپنی تیکھی آواز میں بولی اوکے سٹ ڈاون ، فرحان کی سوئی تو سونیا فرحان پہ ہی ٹک گئی سونیا فرحان کتنا اچھا لگتا ہے ساتھ میں سوچتے ہوئے مسکرایا پھر آس پاس دیکھتا سیدھا ہوا بیٹھا کہ کہیں کسی نے اسے خود سے مسکراتے ہوئے تو نہیں دیکھ لیا

میں کب سے تیرا ویٹ کر رہا ہوں پہلے تو یہاں میرے آنے سے بھی پہلے موجود ہوتا ہے سبحان غصے سے کہتا بایک سٹارٹ کرنے لگا اور وہ چپ چاپ کھڑا رہا وہ کیا بتاتا اسکا دل ہی نہیں کیا سونیا سے پہلے آنے کا کہ کہیں کوئی پھر سے اسے تنگ کرنا شروع نا کر دے بس اس کے جانے کہ انتظار میں بیٹھا رہا۔۔

وہ اتنا سچ دھج کہ یونی آئی لیکن خیام اسے کہیں نظر نا آیا اسکے ڈیپارٹمنٹ کے بھی دو چکر لگا چکی لیکن کچھ حاصل نا ہوا وہ ہوتا تو نظر آتا خیر غصے کو اپنے اندر اتارتی چپ چاپ بیٹھی رہی گھر جا کر بھی شام تک اسکا موڈ آف رہا بار بار موبائل چیک کرتی لیکن اسکا کوئی پیغام یا کوئی جواب نا ملا غصہ اور پریشانی دونوں نے مل کے دل میں الگ ہی طوفان برپا کر دیا اور وہ اس طوفان کو دبانے کے چکر میں ہلکان ہو رہی تھی

رات کو گیارہ بجے اسکا موبائل بجا مہمل نے جلدی سے موبائل آنکھوں کے سامنے کیا اور خیام کی کال دیکھ کر غصے سے سائلنٹ پہ لگا کر دور پھینک دیا کچھ منٹ بعد جب رہا نا گیا تو پھر سے موبائل اٹھا لیا وہ جو ڈھیٹ بنا مسلسل کا کر رہا تھا تو اسکو ترس آ ہی گیا اور موبائل کان سے لگا کے اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔

ہیلو مہمل۔۔

ہمم۔۔۔

ہائے میری جان مجھے پتا ہے تم بہت ناراض ہو اپنے شاہ سے تمہاری ساری ناراضگی دور کر دوں گا فلحال تم کسی بھی طرح اپنے گھر سے باہر آؤ۔

کیوں؟؟

یار میں گھر کی پچھلی گلی کے شروع میں کھڑا ہوں تم جلدی سے آ جاؤ۔
لیکن وہاں کیوں کھڑے ہو وہ بھی اس ٹائم؟؟

سب بتا دوں گا تم بس آ جاؤ دل کو بتا دینا پھر میں تمہیں تھوڑی دیر تک چھوڑ دوں گا اسے کہنا کوئی گڑبڑ ہو تو سنبھال لے

ایسے کیسے کہہ دوں اسے وہ سو سوال کرے گی کہاں جا رہی ہو کیوں جا رہی ہو کس کے ساتھ جا رہی ہو بلا بلا۔

مجھے کچھ نہیں پتا تم آ رہی ہو بس میں دس منٹ ویٹ کروں گا پھر تمہارے گھر میں آ جاؤں گا خود ہی بھگتنا پھر یہ کہتے ہی کھٹاک سے کال بند کر دی اور وہ منہ کھولے موبائل کو تکتی رہی پھر جلدی سے ڈوپٹا اوڑھتی دل کے کمرے میں بھاگی، دل دل دل وہ جو نماز کے بعد دعا مانگ رہی تھی اسے گھور کے چپ رہنے کا اشارہ کیا، دل یار میں خیام کے ساتھ پچھلے دروازے سے جا رہی ہوں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گی تم سنبھال لینا سب اور چابی لے کے جا رہی ہوں میں خود اندر آ جاؤں گی بس تم بتا دینا کوئی جاگ تو نہیں رہا اور بنا اسکی سنے باہر کی طرف بھاگی اور دل بیچاری منہ کھولے اسکی باتیں سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جو اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

آج آپ پکا مجھے مروائیں گے وہ گاڑی میں بیٹھتی ناراضگی سے بولی خیام نے ہنستے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی کیونکہ یہاں کھڑے رہ کر جواب دینا خطرے سے خالی نا تھا۔

کچھ دور جانے کے بعد اسے مہمل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جسے اسے غصے سے چھڑوانا چاہا لیکن خیام کی مضبوط پکڑ کو دیکھتے ہوئے اسے مزاحمت چھوڑ دی ویسے بھی وہ کہاں اپنا ہاتھ اسکے مضبوط ہاتھ سے چھڑوانے کی خواہاں تھی ، ایم سو سوری اسے مہمل کے ہاتھ پہ بوسہ لیتے ہوئے کہا جبکہ وہ ونڈوں سے باہر مناظر کو دیکھنے لگی مہمل وہ پیار سے بولا۔۔ مہمل خیام شاہ ایسا کچھ میجک تھا ان الفاظ میں کہ مہمل نے بھیگی آنکھوں سے گردن گھما کے اسے دیکھا

آج بہت مصروف رہا سارا دن لیکن مجھے یقین ہے کہ جو سرپرائز تمہیں اب ملے گا تم ساری ناراضگی بھول جاو گی وہ پر اعتماد لہجے میں بولا اور وہ سرپرائز کہ بارے میں سوچنے لگی اسکی سوچوں میں دراڑ تب آئی جب گاڑی جھٹکے سے رُکی مسز ہم پہنچ چکے ہیں مہمل بنا مسکرائے گاڑی سے نکلی کیونکہ سرپرائز سے زیادہ اسکے سر پہ گھر والوں کا خوف سوار تھا

واو اپنے کمرے کو دلہن کی طرح سجا دیکھ اسکے ہونٹ خود بخود گول ہوئے کتنا خوبصورت ہے یہ وہ لمبی سانس کے زریعے تازہ پھولوں کی مہک اپنے اندر اتارتی منمنائی ، جلدی سے چینج کر کے آو پھر ایک اور سرپرائز ہے تمہارے لیے وہ اسے سرخ رنگ کی گھٹنوں تک آتی سلک کی فراک تھماتے ہوئے بولا خیر تو ہے کالے رنگ کے دیوانے کو آج سرخ رنگ کیوں بھلا لگ رہا ہے بیڈ شیٹ سے لیکر کپڑوں تک ہر چیز سرخ وہ آنکھوں کو چھوٹا کرتی جانچتی نظروں سے گھورتے ہوئے بولی یہ بھی ایک راز ہے پھر کبھی بتاؤں گا فحلال جلدی جاو اور وہ سر ہلاتی واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔

وہ کچھ پل تو اپنی جگہ سے ہلنا سکا سرخ آستینوں کے بغیر فراک میں جھانکتے اسکے سفید شفاف بازو فراک میں نمایاں ہوتا اسکا نازک سراپاں خیام مسمرائز سا چلتا اسکے قریب آیا تم مجھے پاگل کر دو گی اسنے مدہوشی سے کہتے ہوئے اسکی کالر بون کے پاس پوری آب و تاب سے چمکتے سیاہ تل کو عقیدت سے چھوا، نیکسٹ سرپرائیز کونسا ہے وہ ہڑبڑا کے کہتی پیچھے ہٹی، آہاں نیکسٹ سرپرائیز وہ سر جھٹکتے بولا ایک تو تمہارا یہ مدہوش کرنے والا حسن میرے ہوش ہی اڑا دیتا ہے سب کچھ بھول جاتا ہوں جب تم پاس آتی ہو خیر چلو وہ اسے ساتھ لیے بالکنی میں آیا ہپی برٹھڑے مائی بیوٹیفل وائف وہ اسکے کان میں کہتا اسکے سامنے آیا سامنے ٹیبل پہ سجا کیک جس پہ لکھا مہمل خیام شاہ دیکھ اسکے ہاتھوں نے منہ تک کا سفر خود بخود طے کیا وہ حیرت اور محبت کے ملے جلے احساس کے ساتھ اسکے گلے جا لگی اتنا سب کچھ میرے لیے کیا مجھے یقین نہیں آ رہا وہ خواب کی سی کیفیت میں بولی اگلے ہی پل خیام نے اپنے تیز دانت سے اسکے کان کو نشانہ بنایا اور وہ سسک کہ پیچھے ہٹی اب آگیا یقین اسنے آئبرو اٹھا کر مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا بہت بُرے ہیں آپ وہ کان مسلتی بولی

ابھی تو میں نے بہت بُرا بننا ہے میری جان پہلے کیک کاٹتے ہیں اسنے چُھری اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور وہ غصہ دکھاتی کیک کاٹنے لگی

وہ پریشان حال چکر پہ چکر کاٹ رہی تھی جب دروازہ ناک ہوا اسکے رونگھٹے کھڑے ہونے لگے دل میں اللہ کو یاد کرتی اپنی زبان کی لڑکھڑاہٹ پہ قابو پاتی نے پوچھا کون ہے، دل دروازہ کھولو مہمل کہاں

ہے اسنے سونا نہیں ہے کیا؟؟ دل کے دماغ کی بتی جلی اور وہ بھاگ کے پہلے واشروم میں گئی اور شاور چلانے کے بعد اچھے سے درازہ بند کیا پھر بیڈ پہ کتابیں بکھیرتی نے درازہ کھولا جی تائی امی وہ نا مہمل کو گرمی لگ رہی تھی تو نہا رہی ہے کل ہمارا بہت اہم ٹیسٹ ہے تو وہ ہی تیار کر رہے ہیں آج وہ ادھر ہی سو جائے گی وہ کانفیڈنٹ سے بولی، اچھا ٹھیک ہے ہزار بار منع کیا ہے اس لڑکی کو رات کو مت نہایا کرو پھر بھی بعض نہیں آتی وہ بڑبڑاتی وہ وہاں سے چلی گئیں اور دل نے دروازہ بند کر کے سکون سے سانس لیا اور آنکھیں نم ہونے لگی مہمل تمہاری وجہ سے مجھے کتنے جھوٹ بولنے پڑے ہیں کاش میں تمہارے دو چار لگا کر تمہیں بتا سکتی کہ تم کتنا غلط کر رہی ہو۔۔

تقریباً 2 بجے کے بعد اسنے مہمل کو گیٹ کے پاس اتارا اور وہ کچھوے کی چال چلتی دروازے کے قریب آئی دل کو میسج کر کے پہلے ہی اگاہ کر چکی تھی آہستہ سے دروازہ کھولتی لان عبور کرنے کے بعد لاونج تک پہنچی ہی تھی کہ چچی کی آواز پہ اسکے قدم لڑکھڑائے مہمل تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ مہمل کو لگا کہ بس اب سارے الفاظ ختم ہو گئے اور زبان بھی جام ہو گئی ہے بولو بھی انکا لہجہ تشویش ناک ہوا تو مہمل کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہوئی، ارے مہمل کی بچی اتنی دیر سے پانی لینے آئی ہو مجھے انتظار کر کر کے تمہارے پیچھے ہی آنا پڑا دل کے آنے پہ مہمل کی حالت کچھ بہتر ہوئی

اوو تم دونوں ابھی تک جاگ رہی ہو خیریت؟؟ وہ امی ہم ٹیسٹ تیار کر رہے ہیں نا اس لیے یہ میرے پاس ہی رُکی ہے اور تمہیں میں نے کہا بھی تھا کہ چیک کر کے دروازہ لگا دینا لیکن بے سود تم تو پتا نہیں کس جہاں میں پہنچی رہتی ہو دل غصے سے کہتی دروازہ بند کرنے لگی جس پہ شاید ابھی اسکی امی کی نظر نہیں پڑی تھی

کمرے میں آتے ہی دل نے اسے جھنجھوڑ ڈالا تمہاری وجہ سے میری جان سولی پہ اٹکی ہوئی ہے جھوٹ پہ جھوٹ بول رہی ہو لیکن تمہیں تو احساس ہی نہیں ہے وہ ہلکی آواز میں چیخی اگر امی دو منٹ پہلے تمہیں دیکھ لیتی تو طوفان برپا ہو جاتا ابھی یہاں۔۔ ہوا تو نہیں نا وہ لا پرواہی سے بولی، مہمل تم بہت پچھتاو گی وہ سرنا میں ہلاتی اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

یارر اب بد دعائیں تو نا دو ویسے بھی مجھے بہت نیند آرہی ہے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں وہ چڑ کر کہتی اسے پریشان حال چھوڑتی اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔

☆☆☆☆☆☆

کئی دنوں سے اسکی طبیعت بے حد خراب تھی عجیب سا چڑچڑاپن لہجے کا حصہ اور بات پہ بات غصہ آنے لگا وہ خود اپنی اس حالت سے پریشان ہو گئی تھی

خیام میں کیسے آسکتی ہوں آٹھ محرم کو پتا بھی ہے کتنا رش ہوتا اور روڈ بھی ہلاک ہوتے وہ پریشانی سے بولی یار ایک سرپرائز ہے تمہارے لیے اور مجھے امید ہے کہ کل جب تم کالج آو گی تمہیں وہ سرپرائز شکد کر دے گا کیونکہ میں گارنٹی دے سکتا ہوں ایسا سرپرائز تمہیں پہلے کبھی نہیں ملا ہو گا ایسا بھی کیا ہے وہ بے صبری سے بولی، جاناں وہ تو تمہیں کل آ کر دیکھنا پڑے گا اب سرپرائز بتایا تھوڑی نا جاتا ہے ہم ٹھیک ہے اب تو مجھے پوری رات نیند بھی نہیں آئے گی میری جان آج تو سکون سے سو لو۔۔ کیا مطلب؟؟ مطلب کہ سرپرائز کہ بعد تو تمہارے حوش، نیند، بھوک پیاس

سب اڑنے والا ہے شاہ ایسے سسپینس کری ایٹ مت کیا کریں پھر مجھ سے صبر نہیں ہوتا میں چھوٹی ہوں نا اس لیے وہ ہنستے ہوئے لاڈ سے بولی۔۔

چھوٹی ہونے کے ساتھ پاگل اور نا سمجھ بھی ہو وہ گہری سوچ میں گم سا بولا ، آپ کے پیار میں تو مجھے سب کچھ ہونا منظور ہے بس آپ مجھے کبھی مت چھوڑیے گا ورنہ یہ مہمل مر جائے گی۔۔ اچھا اچھا زیادہ اموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ہے اب سو جاو صبح جلدی یونی آجانا میں بے صبری سے انتظار کروں گا۔۔۔

اسکی طبیعت بھی ساتھ دینے سے انکاری اور دل بھی بڑی مشکل سے دونوں کو منا کر وہ یونی لائی۔۔ وہ جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی اسکے قدم لڑکھڑائے پوری کلاس طرح طرح کے جملے کس رہی تھی ارے شکل مومنہ اور کرتوت کافراں ، ویسے یار ویڈیو میں یہ بہت ہاٹ لگ رہی ہے ہمارے ساتھ بھی ون نائیٹ سٹینڈ کر لو منہ مانگی قیمت ملے گی ، میں جان نکال دوں گی تمہاری بے غیرت انسان ، اوئے ہوئے غیرت کی بات کر کون رہا ہے ، کیا بکواس ہے پاس کھڑی لڑکی نے موبائل کی سکرین اسکی جانب گمائی اور وہ دھنگ رہ گئی یہ تو اسکی برتھڈے والی رات کی ویڈیو تھی کچھ پل تو وہ بول ہی نا پائی خیام کا چہرہ بالکل چھپا ہوا اور مہمل کا واضح تھا اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے کس کی حرکت ہے یہ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی وہ پوری قوت سے چلائی

ارے کول ڈاون میری جان یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی پلٹی اور وہی پہ فریز ہو گئی دیکھو خیام یہ سب کیا کہہ رہیں وہ وہ اسکی بازوں جھنجھوڑتی ہوئی بولی ، ٹھیک ہی تو کہہ رہے ہیں وہ

جھٹکے سے کئی قدم اس سے دور ہوا تھا مہمل نے بے یقینی سے اس شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں میں سرد مہری تھی

یہ ہیں قلبِ مومن کی چہیتی مہمل چوہدری جو بہت پارسہ بنی پھرتی ہیں لیکن میرے پیچھے ایسے ہاتھ دھو کے پڑی میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود میرے فلیٹ تک آ پہنچی اور ایسا بیہودہ لباس زیب تن کر رکھا تھا کہ کسی بھی بشر کا ایمان ڈگمگا جائے میں نے بہت منع کیا لیکن یہ میری قربت کے لیے مر رہی تھی خیر مجھے ترس آ گیا اس پہ اپنی قربت کے چند لمحے دے دیے اسکو وہ احسان جتانے والے انداز میں کہتا گویا ہوا بتاؤ کیا میں نے غلط کیا؟؟ بالکل ٹھیک کیا ایسی بے حیا لڑکیوں کی وجہ سے ہی ہم جیسے لڑکے بدنام ہیں اسے لگا کہ پگلتا ہوا سیسہ اسکے کان میں انڈیل دیا ہو مہمل کا ہاتھ اس کے گریبان تک جا پہنچا تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنا گھٹیا الزام لگانے کی بتاؤ سب کو نکاح ہوا ہے ہمارا وہ بے بسی سے سسکی، بہت اچھا مزاک کر لیتی ہیں آپ نکاح وہ بھی تم سے وہ اسے سر تا پیر دیکھتا حقارت سے بولا تم جیسی لڑکی کو میں اپنے بستر کی زینت تک نا بناؤں نکاح تو بہت دور کی بات ہے وہ اسکے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا، کیوں جھوٹ بول رہے ہو میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟؟ ہم مجھے افسوس ہے کہ تم نے میرا کچھ نہیں بگاڑا دل جو کلاس میں ابھی داخل ہوئی تھی یہ سب دیکھ کر بوکھلا گئی، لیکن یہ جو تمہارے پیچھے کھڑی ہے نا اس نے بگاڑا ہے۔۔ پوچھو اس سے جا کر مہمل نے مڑ کے دل کو دیکھا جو بُت بنی یہ سب اپنا خواب ہونے کی دعا کر رہی تھی "خواب ہی بھیانک نہیں ہوتے کبھی کبھی حقیقت خواب سے بھی زیادہ بھیانک ہوتی ہے" وہ ایک نظر بکھری ہوئی مہمل پہ ڈالتی خونخوار نظروں سے خیام کو گھورنے لگی تم بھی تڑپو گے چاہ کر بھی سکون حاصل نہیں

کر پاو گے سکون کی تلاش میں پل پل مرو گے تم سے زیادہ بے غیرت انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا سوری تم تو انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں ہے جو انسان اپنی ہی بیوی کا ہی تماشہ بنا ڈالے تھو ہے تم پہ دل اس پہ چیختی مہمل کی بازوؤں تھامے اسے گھسیٹی اپنے ساتھ کلاس سے باہر لے گئی، آج اسکی آنکھوں میں جیت کی چمک نہیں تھی اور نا ہی لبوں پہ مسکراہٹ

وہ پریر روم میں اپنی دوست کی فرمائش پہ اسے تلاوت سنا رہی تھی اسکی میٹھی آواز خیام کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ بے خود سا وہاں آ پہنچا دل جو نقاب اتارے پوری دلجمعی سے تلاوت کرنے میں مشغول تھی خود پہ مرکوز کسی کی نگاہوں کی تپش نے اسے اوپر دیکھنے پہ اکسایا لیکن سامنے خیام کو دیکھ کر اسکا ہاتھ مقناطیسی انداز میں اپنے سٹال کے پلوں پہ گیا جس سے وہ اپنا چہرہ ڈھانپ چکی تھی خیام جیسے ہوش میں لوٹا اتنا مکمل حسن اسنے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا بس پھر اسکا روز کا معمول بن گیا چپکے چپکے اسکا تعاقب کرنا، ایک دن دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے لائبریری میں اکیلا دیکھ اپنے دل کی بات کہہ ڈالی، یہ بات اسے کسی ہتھوڑے کی طرح لگی کہ جس کہ لیے وہ مارا مارا پھر رہا ہے وہ کسی اور کے نکاح میں دل کے اچھی طرح جھاڑ پلانے پہ وہ خاموشی سے وہاں سے چلا گیا پھر کچھ دنوں بعد وہ دل کی حالت سے عاجز آتا اسکے سامنے موجود تھا کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گی صرف دوستی وہ التجائیہ انداز میں بولا، آپ کو ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ میرا نکاح ہو چکا ہے اور میں اپنے ہسبند سے بہت محبت کرتی ہوں پھر بھی منہ اٹھا کہ چلے آتے ہیں میں لاسٹ ٹائم تمیز سے کہہ رہی ہوں میرا پیچھا چھوڑ دیں ورنہ پر نسل سے آپکی کمپلین کر دوں گی وہ غصے سے کہتی آگے

بڑھی ہی تھی جب مہمل اسکے سامنے آئی دل تم یہاں ہو میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں خیام کی اسکی جانب پیٹھ تھی جس وجہ سے وہ اسے نا دیکھ پائی اسکے جاتے ہی خیام نے پلٹ کے مہمل کو دیکھا تھا

پھر کنٹین والی بات کے بعد اس کا صبر کا پیمانی لبریز ہونے لگا کہ چھٹانک بھر کی لڑکی جہاں دل کرتا ہے اس کی عزت طار طار کر دیتی پھر اسکی دماغ میں مہمل آئی اسنے کافی دفعہ نوٹ کیا تھا کہ وہ لڑکی اکثر اسے ٹٹکی باندھ کر دیکھتی رہتی ہے بس پھر دل کے قریب ہونے کے لیے اسنے مہمل سے بات کرنا سٹارٹ کر دی ، لیکن مہمل کی فیلنگز جاننے کے بعد اسے دل کے قریب جانے کا ہتھیار ہی مل گیا کیا تمہیں پتا ہے کہ تمہاری کزن میرے لیے کیا فیلنگز رکھتی ہے؟؟ دل نے نظر اٹھا کہ اس خبیث انسان کو گھورا ، مہمل سے دور رہو وہ دھیمی آواز میں دھاڑی میں تو دور ہی ہوں لیکن شاید وہ اب مجھ سے دور نہیں رہنا چاہتی وہ ہنستے ہوئے اسے آگ لگا گیا ، وہ معصوم ہے اسکا پیچھا چھوڑ دو ، آہاں اپنی کزن سے کہہ کے دیکھ لو وہ چھوڑتی ہے تو آئی سویر میں بھی چھوڑ دوں گا کیا چاہتے ہو؟؟ ہم اب آئی ہو مدے پہ میں کل بھی تمہیں ہی چاہتا تھا اور آج بھی صرف تمہیں ہی چاہتا ہوں۔۔ ہزار بار بکواس کر چکی ہوں نکاح ہو چکا ہے میرا پھر بھی تمہیں سمجھ نہیں آتی ، تو پھر کیا ہوا طلاقیں بھی تو اسی دنیا میں ہوتی ہیں وہ اتنی بڑی چٹکیوں میں کہہ گیا۔۔۔۔

خیام شاہ تم جیسے انسان پہ میں نظر تک ڈالنا اپنی توہین سمجھتی ہوں اور تمہیں کیا لگتا ہے تم جیسے انسان کی خاطر میں اپنے باکردار شوہر کو چھوڑوں گی تو یہ تمہاری نہایت ہی گندی اور فضول سوچ ہے رہی

بات مہمل کی تو اسے تمہارے چنگل سے نکال کے رہوں گی ، لیٹ سی ٹریلر جلد دیکھاؤں گا وہ ہنستے ہوئے داڑھی کھجاتا بولا اور وہ پاؤں پٹکتی ایک زہریلی نظر اس پہ ڈالتی وہاں سے چلی گئی دوسرے ہی دن وہ لٹی پھٹی اسکے پاس موجود اسکا موبائل مانگ رہی تھی اور دل کچھ بھی نا کر پائی۔۔۔

وہ یونی میں بیٹھی مہمل کا انتظار کر رہی تھی جب خیام کے نمبر سے اسے مہمل اور خیام کے نکاح نامے کی فوٹو رسیو ہوئی اسے لگا کلاس کی چھت اسکے سر پہ آگری ہے وہ مہمل کو نا بچا سکی اسکی وجہ سے اسکی جان سے پیاری کزن کس دندل میں پھنس گئی اس پل دل کو اپنے آپ سے شدید نفرت محسوس ہوئی اسے مہمل سے اس سب کی ہرگز توقع نہیں تھی وہ اچھے سے جانتی تھی کہ خیام کبھی اپنے پیرنٹس کو نہیں بھیجے گا بس اس وجہ سے وہ مہمل کو نکاح کا کہتی تھی اسے کیا خبر کہ وہ چھپ کے سچ میں اس جیسے گھٹیا انسان کو اپنا محرم بنا بیٹھے گی وہ نا جانے کتنی دیر بیٹھی آنسو بہاتی رہی اسے اس بات کا حد درجہ دکھ پہنچا کہ مہمل نے اسے کچھ بتانا ضروری نا سمجھا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنا گینونا کھیل کھیلنے کی تمہیں زرا شرم نہیں آتی اسے اپنے اشاروں پہ نچاتے ہوئے وہ بھری شیرنی بنی دھاڑی ، کیا کروں تمہارے لیے کچھ بھی وہ ڈھیٹائی سے مسکرایا اسے کس بات کی سزا دے رہے ہو خدا کے لیے اسے آزاد کر دو وہ بھیگی آواز میں بولی ، ٹھیک ہے تم ڈرائیورز لے لو اپنے اس سو کولڈ ہسبنڈ سے میں اسے آزاد کر دوں گا وہ اسکے قریب جھکتے ہوئے بولا چٹاخ کی آواز سے تھپڑ پڑا تھا اسکے گال پہ ، یہ تھپڑ بہت مہنگا پڑے گا تمہیں وہ دانت پیتا چلایا اگر میں

تمہاری ہر بکواس تمیز سے سنتا ہوں تو اسکا ہر گز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے غصہ نہیں آتا آخری مرتبہ تمیز سے کہہ رہا ہوں تم خود جدا ہو جاؤ ورنہ میرے پاس اور بھی طریقے ہیں اچھا کیا کر لو گے اس سے زیادہ برا کر بھی کیا سکتے ہو؟؟ آہاں وہ تم انتظار کرو میری جان ایسا سرپرائز ملے گا کہ تمہاری روح تک کانپ جائے گی اسنے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا دل کو اس کے انداز سے خوف آیا میں تمہیں تمہارے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی مہمل کو تمہاری پرچھائی سے بھی دور لے جاؤں گی آہاں دیکھتے ہیں وہ سر ہلاتا بولا۔۔۔

اگلی ہی رات کو مہمل کو وہ فلیٹ پہ لے گیا اور تب بھی دل کچھ نا کر پائی، مہمل کو سب کچھ بتانے کا ارادہ جو وہ کب سے کر رہی تھی آج اسے عملی جامہ پہنانے کی ٹھان لی اور مہمل کے کمرے میں جا پہنچی۔۔۔

مہمل مجھے کچھ بات کرنی ہے وہ ہاتھ مروڑتی لاچاری سے بولی تمہیں مجھ سے بات کرنے کے لیے کب سے اجازت لینے کی ضرورت پڑنے لگی وہ ہنستے ہوئے بولی، مہمل بی سیریس مجھے پتا ہے کہ تم یقین نہیں کرو گی میرا لیکن یہ ہی سچ ہے اچھا کیا سچ ہے۔۔۔

میں تمہاری گنہگار ہوں تم جو چاہے مجھے سزا دے دو مجھے تمہیں بہت پہلے بتا دینا چاہیے تھا کی وہ خیام نے کچھ عرصہ پہلے مجھے پرپوز کیا تھا اور، اور تم نے انکار کر دیا ہے نا مہمل ہنستے ہوئے بولی اور دل کے دل کو جھٹکا لگا وہ گردن ہاں میں ہلا گئی۔ مجھے پتا تھا تم ایسی ہی کچھ بکواس کرو گی میں کہاں تھی تب جب اسنے پرپوز کیا مطلب کچھ بھی وہ مزاق اڑاتی ہوئی قہقہہ لگا گئی، مہمل میں مزاک نہیں کر

رہی وہ بہت ہی گھٹیا انسان ہے خدا کے لیے بات کو سمجھو وہ مجھ سے بدلا لینے کے لیے تمہارا استعمال کر رہا ہے ، بسسس یا کچھ اور وہ تلخی سے کہتی اس کے پاس آکھڑی ہوئی ، مہمل تم اس بے غیرت انسان کے لیے عیاشی کے سامان سے زیادہ کچھ نہیں ہو مہمل کا ہاتھ اٹھا اور دل کے گال پہ اپنا نقش چھوڑ گیا تم وہ مارے حیرت کے بول بھی ناپائی ، میں تو تمہیں اپنی دوست سمجھتی تھی پر افسوس تم ہی میری سب سے بڑی دشمن بن رہی ہو دفع ہو جاو یہاں اور دل اپنے آنسوؤں روکتی اٹے قدموں بھاگی تھی۔۔

ایک طرف دوست تھی تو دوسری طرف شدید محبت کرنے والا شوہر سوچ سوچ کر اسکی شریانیں پھٹنے کے قریب آگئی اگر خودکشی حرام نا ہوتی تو آج میں اپنی جان لے لیتی یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے وہ آنسوؤں پونجھتی خود کو ملامت کرنے لگی وہ انہی سوچوں میں پھنسی تھی کہ ان نون نمبر سے کال آنے لگی اسنے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹینڈ کی ویسے بڑے ہی گرے ہوئے انسان ہو ہزار دفعہ بلاک ہونے کے باوجود بعض نہیں آتے پتا نہیں تمہاری غیرت کیوں مر چکی ہے ، افف جب یہ تیکھی مرچی کی طرح بولتی ہو نا قسمے جان ہی نکال کے لے جاتی ہو خیر کیا سوچا میری پھلجھڑی نے؟؟ کل ملنا ہے مجھے تم سے وہ اعتماد سے بولی ، زہے نصیب کہیں کل کے انتظار میں میری جان ہی نا نکل جائے ابھی وہ کچھ اور کہتا اسنے کال ہی بند کر دی ساتھ میں موبائل پاور آف کرنے کے بعد دور بیڈ پہ اچھالا یہ کھیل اسکی وجہ سے شروع ہو اسے ہی ختم کرنا تھا۔۔۔

کیا چاہتے ہو؟؟ ہر دفعہ یہ پوچھنا ضروری ہوتا ہے جبکہ جواب تم خود ہو، مہمل کو چھوڑ دو۔ تم اپنا نکاح ختم کر دو میں اسی پل مہمل کو چھوڑ دوں گا، یہ ناممکن ہے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی سنجیدگی سے بولی وہ خاموشی سے اسکی آنکھوں میں جھانکتا رہا اب کہو کہ مہمل کو چھوڑنا بھی ناممکن ہے تمہیں میں اتنا سیدھا لگتا ہوں تمہاری سوچ ہے تم کسے للکار رہی ہو اب میں وہ کروں گا کہ تم منہ چھپاتی پھیرو گی، مہمل کو چھوڑ دو تمہیں مسئلہ مجھ سے ہے نا تو میرے سے لڑو نا کہ اس بے قصور سے وہ قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا دل کا سانس بند ہونے لگا خیام نے جھٹکے سے اسکا موبائل کھینچا پھر تنزیہ مسکرایا میں نے کہا نا کہ تم مجھے کچھ زیادہ ہی ایزی لے رہی ہو وہ ریکارڈنگ ڈلیٹ کرتا اسے داد دیتی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا ویسے اچھا پلان تھا باتیں ریکارڈ کرنے کا لیکن فلاپ ہو گیا وہ افسوس سے بولتا دل کو خاموش کرا گیا

وہ اپنا موبائل جھپٹتی وہاں سے نکلنے کے پر تولنے لگی کہ خیام نے اچانک سے اسکا نقاب کھینچا وہ اس افتاد پہ بوکھلا سی گئی یہ کیا حرکت ہے وہ برہم ہوئی اور جلدی سے اپنا پلوں پکڑنے لگی لیکن خیام نے اسکی کلائی پکڑ کر اسکی کوشش کو ناکام بنا دیا تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ خیام شاہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے تمہارے لیے مارا مارا پھر رہا ہے تمہاری قربت کے لیے تڑپ رہا ہے وہ گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔ دل کے دھکا دینے پہ وہ ہلکا سا لڑکھڑا کے پیچھے ہٹا محبت دینے کا نام ہے اور تم میرا سکھ چین سب برباد کر کے کہہ رہے ہو کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے تم جیسے انسان پہ تو تھوکتا بھی پسند نا کروں، تمہیں ڈر نہیں لگتا مجھ سے یہاں غالباً ہم دونوں ہی ہیں پھر بھی بڑی نڈر ہو تمہیں تو داد دینی چاہیے،

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یونہی منہ اٹھا کے لیب میں تم سے ملنے چلی آتی ہوں غلط فہمی ہے تمہاری ردا کو باہر کھڑا کر کے آتی ہوں کیونکہ مجھے تم جیسے درندے پہ رائی برابر بھی یقین نہیں ہے ،
خیر میں آخری دفع بول رہی ہوں اسکا پیچھا چھوڑ دو ورنہ میں حیدر بھائی کو بتا دوں گی اور پھر وہ جو تمہارا حشر کریں گے تم ساری زندگی یاد رکھو گے ، ایسے کیسے حشر کریں گے آخر بہنوں ہوں انکا ،
تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص سے اپنی بہن کی شادی کر دیں گے جو شاہ ہو نو نیور انکی غیرت پہ ایسی ضرب لگے گی کہ تمہارا قتل کر ڈالیں گے وہ ہنکارہ بھرتی بولی
ضرب تو اب میں لگاؤں گا اور ایسے لگاؤں گا کہ ساری زندگی یاد رکھے گے کسی شاہ سے پالا پڑا تھا
میں نے تو بہت پیار سے تمہیں اپنا بنانا چاہا تھا لیکن تم بہت ٹیڑھی کھیر ہو جب تمہارا وہ مجنوں تم پہ
دو حرف بھیجے گا نا تم خود میرے پاس آؤ گی ، تم جو مرضی کر لو جیتے جی تو کبھی قلبِ مومن تمہارے
پاس نہیں آئے گی وہ اسے طیش دلاتی وہاں سے نکل آئی تھی لیکن وہ ہر گز نہیں جانتی تھی وہ اسے
کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑے گا اس بے قصور کو یوں سر بازار نیلام کر ڈالے گا۔۔

☆☆☆☆☆☆

دل نے اسے پکڑ کے جھنجھوڑا۔۔ لب سے پتھر کی مورت بنی وہ مسلسل ایک ہی نقطے کو گھورے جا رہی
تھی کچھ تو بولو کیا تمہیں رونا بھی نہیں آ رہا وہ کپکپاتی آواز سے اس پہ چلائی مہمل کی نظر ابھی بھی
فرش پہ ہی ٹکی رہی اور دل تھک ہار کے اس کے پاس فرش پہ ڈھے گئی ، احمد نے جھٹکے سے مہمل کو
کھڑا کیا اور بنا کچھ بولے پہ در پہ کئی تھپڑ اس کے رخسار پہ برسا ڈالے دل غائب دماغی سے کھڑی
ہوئی وہ سمجھ ہی نا پائی اچانک ہوا کیا ہے احمد کو شدید غصے میں دیکھ کر اسنے مہمل کو اس سے دور کرنا

چاہا احمد نے خونخوار آنکھوں سے دل کو دیکھتے ہوئے اسے دھکا دیا اور وہ ٹوٹی شاخ کی طرح فرش پہ لڑھک گئی احمد نے پھر سے رخ مہمل کی جانب کیا جس کی آنکھ سے ایک قطرہ تک ناکلا بالوں سے کھینچ کے کھڑا کیا یہ سب دیکھ دل کی چیخیں بلند ہوئی سب لوگ بھاگے اس تک پہنچے احمد پاگل ہو گئے ہو یہ کیا کر رہے ہو فارہہ بیگم شدید صدمے سے بولیں امی میں آج اس بے حیا کا قتل کر دوں گا کیا کیا ہے اس نے وہ مہمل کے آگے کھڑی ہوتی چلائی، کیا کیا ہے وہ بہتے آنسوؤں سے تنزیہ مسکرایا دل کو اسکی حالت پہ ترس آیا، امی یہ ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر پڑھنے کے بہانے ایسے فحاش کام کرتی رہی کہ میں بیان نہیں کر سکتا آج اس نے مجھے مار دیا سب ختم کر دیا وہ روتے روتے انکے قدموں میں گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔

اس احمد کو اس نے مار دیا جو ہمیشہ سر اٹھا کے گردن اکڑا کے چلتا تھا آپکو پتا ہے آج کے بعد میں کبھی لوگوں سے نظریں نہیں ملا پاؤں گا اس کی وجہ سے وہ بے دردی سے آنسوؤں رگڑتا پھر سے اسکی جانب لپکا میں اسے جان سے مار دوں گا وہ اس کے گلے کو دباتے ہوئے پاگل پن کی آخری حدوں کو چھوتا کوئی دیوانا ہی لگا تینوں عورتوں نے بڑی مشکل سے مہمل کو اس سے جدا کیا جس کا چہرہ سرخ اور آنکھوں سے نمکین پانی بہہ نکلا تھا فارہہ بیگم نے ایک کھینچ کے احمد کے گال پہ جھڑا کیا کیا ہے اس نے جو تم اس کی جان لینے پہ تُلے ہو۔

یہ آپکی چہیتی رات کے اندھیروں میں اپنا منہ کالا کرتی رہی ہے یہ سلہ دیا ہے اس نے ہمارے پیار کا کل تک جو لوگ مجھ سے نظریں ملانے کی سکت نہیں رکھتے تھے آج وہ منہ پھاڑ کہ مجھے بے غیرت کہہ رہے ہیں لوگ تھو تھو کر رہیں ہیں ہم پہ ایسی فحاش ویڈیو وائرل ہوئی ہے اسکی کہ میرا دل کر رہا

ہے اسے ختم کرنے کے بعد خود بھی کہی چلوں بھر پانی میں ڈوب مروں جو اسکے بڑھتے قدموں کو توڑ
نا سکا

وہ پھرے شیر کی طرح پھر سے اسے جھپٹا کئی گھونسلے لاتے اسے مار ڈالی ان تینوں عورتوں سے ہٹا کٹا
مرد قابو نہیں ہو رہا تھا۔ نکاح کیا تھا کوئی گناہ نہیں جو آپ اسکی جان لینے پہ ٹٹلے ہیں رحم کریں بہن
ہے آپکی، تم بھی ساتھ ملی ہوئی تھی اسکے تم چاہتی تو بتا سکتی تھی لیکن نہیں تم نے بھی ہمیں برباد
کرنے میں اسکا پورا پورا ساتھ دیا وہ دل پہ چلاتا مہمل کی جانب مڑا جو ادھ موئی ہو چکی تھی اتنی ہی
آگ لگی تھی تو تم مجھے بتاتی میں تمہیں ہمارے عاشق کے ساتھ چلتا کرتا کم از کم آج اس رسوائی سے
تو بچ جاتے ہم لوگ احمد اسکا منہ دبوچتا کرخت آواز میں چیخا، یہ کیا کر رہے ہو اپنے والد کی آواز
سن کے وہ وہی رک گیا پھر ایک زور دار ٹھوکر اسکے آدھ مرے وجود پہ لگاتا اگر یہ مجھے نظر آئی تو
خدا کی قسم میرے ہاتھوں اس گندگی کے ڈھیر کا خاتمہ ہو جائے گا اور دھندھناتے ہوئے وہاں سے
نکلتا چلا گیا مہمل کی دلخراش چیخ برآمد ہوئی دل ہانپتی ہوئی اس کے پاس فرش پہ بیٹھی لیکن وہ حوش و
خرد سے بھگانے ہو چکی تھی۔۔۔

بڑی امی کی طبیعت ناساز تھی وہ ابھی دواء لے کر گھر آئے تو بنی بڑی امی کو دیکھ کر ہنسنے جا رہی تھی
سبحان سے جب رہا نا گیا تو وجہ معلوم کی وہ نا تم نے ڈاکٹر راشد دیکھے ہیں نا ہاں وہ جو بڑے ہی خشک
سے ہیں ویسے کیا ہوا انکو آہم آہم جنہیں کوئی چپ نہیں کروا سکتا آج انہوں بے چپ کروا دیا وہ نا
بڑی امی ڈرپ نہیں لگوا رہی تھی تو وہ کہنے لگے اماں تاڈے نال دیاں تے ٹروی گئیاں تے تو ہلے

وی ایٹھے ہی پھر دی ، پھر تھوڑی دیر بعد امی نے کہا کہ ڈاکٹر یہ ڈرپ تھوڑی تیز کر دیں تو کہنے لگے ایک دفعہ ہی گلاس میں بھر کے ناپلا دو بنا کسی دیری کہ ہی اوپر پہنچ جائیں گی اور بڑی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی لاٹھی سے انکا گنجا پاپی ہی پھوڑ ڈالیں وہ ہنستے ہوئے کہتی ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنسی لیکن کمر پہ پڑنے والی لاٹھی نے اسکے دانت اندر کر دیے ، اوہو بڑی امی اب ڈاکٹر کا غصہ مجھ نمائی پہ تو نا نکالیں ، ویسے تمہیں شرم تو نا آئی بڑی امی کی اتنی عزت افزائش اپنے ان گنہگار کانوں سے سننے کے باوجود اس ڈاکٹر کو ویسے ہی چھوڑ دیا تو اور الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے جب معاز اڑی رنگت کے ساتھ مری ہوئی آواز میں بولا مہمل کی ڈیتھ ہو گئی سب ہونق بنے معاز کو دیکھنے لگے کہ شاید انہیں سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔۔

کیا کہا کس کی ڈیتھ ہو گئی بنی نے زبان کی لڑکھڑاہٹ پہ قابو پاتے ہوئے با مشکل پوچھا ، مہمل کی۔۔ مہمل کی وہ زیر لب بڑبڑائی اس نے تو کبھی ایسا نہیں سوچا کہ مہمل کو کچھ ہو اسے ابراہیم سے لاکھ محبت سہی لیکن اسنے ایسا تو کبھی نہیں چاہا تھا کہ مہمل کو ہی کچھ ہو جائے۔۔ مجھ ابھی کال آئی ہے مجھے خود سمجھ نہیں آ رہا کہ اسے اچانک کیا ہوا بڑی امی تو ہوش و خرد سے بیگانا ہو گئی مہمل کی موت ان کے لیے کسی شک سے کم نا تھی۔۔ اتنی جوان موت پہ ہر آنکھ اشکبار تھی وہ بھائی جو کل تک جان کا دشمن بنا بیٹھا تھا وہ بھی اپنے آنسوں پہ قابو نا رکھ پایا اور پھوٹ پھوٹ کے بچوں کی طرح رو دیا

دل فارہہ بیگم کے ساتھ اسکے بے جان وجود کو ہسپتال لیکر آئی تھی ڈاکٹر تو علاج کرنے کو تیار نا تھے کہ پولیس کیس ہے پہلے پولیس کو بلوائے وہ تو ایک ڈاکٹر فارہہ بیگم کی جاننے والی نکلیں اس لیے انہوں نے معاملہ سنبھال لیا

کئی گھنٹوں بعد اسے حوش آیا تھا وہ جو خود کو مرا ہوا تصور کر کے خوش رہی تھی آنکھ کھلتے ہی فارہہ بیگم اور دل کو دیکھ کر اس نے مایوسی سے نظریں پھیر لی مہمل میری بچی تم ٹھیک ہو ممتا کی تڑپ پل میں باہر آئی وہ جس نے نا بولنے کی قسم کھا رکھی تھی ابھی بھی خاموش نگاہوں سے دیکھنے پہ اکتفا کیا وہ روتی ہوئی اسکے بالوں پہ بوسہ دیتی بولیں بس تم فکر نا کرو تمہاری ماں سب ٹھیک کر دے گی میں نے سوچ لیا ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے وہ آنسوؤں پونجھتی اپنے دل میں کیے گئے ارادوں پہ پختگی سے عمل پیرا ہونے کا ٹھان بیٹھی اور خود کو مضبوط کرتیں باہر نکل گئی۔۔۔



کیا ہوا تھا مہمل کو بڑی امی نے فارہہ کے گلے لگتے ہی وجہ دریافت کی کیا بتاؤں امی اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ہم لوگ دواء لیکر آ ہی رہے تھے کہ گاڑی کی بریک فیل ہو گئی مہمل تو آرام کے انجیکشن لگنے کی وجہ سے بے ہوش پڑی تھی ہم سب نے گاڑی سے چھلانگ لگا دی اور گاڑی کا درخت میں زوردار تصادم ہوا گاڑی کو آگ لگ گئی اور میری مہمل اسی آگ میں جھلس گئی وہ دھاڑیں مار کر روتے ہوئے بولیں۔۔۔

معاذ کی نظر بے حال دل پہ پڑی جس کا ماتھا اور بازوؤں پٹیوں میں جھکڑا تھا شاید گاڑی سے گرتے وقت چوٹ لگی ہو اسنے دل میں سوچا فارہہ بیگم کے بھی کافی چوٹیں آئیں ڈرائیور کی گھٹنے زخمی ہو گئے جبکہ گاڑی تقریباً آدھے سے زیادہ جل چکی تھی

وہ ایک کونے میں بیٹھا آنسوؤں بہا رہا تھا جب معاذ نے اسکا کندھا تھپکا اٹھو حوصلے سے کام لو اور میت کو کندھا دو الفاظ تھے کہ پگھلا ہوا سیسا جو اسکے کانوں کے پردے کو جھلسا گئے ، نہیں یہ میرے بس کی بات نہیں ہے اس نے سردائے بائے کیا اٹھو پاگل نا بنو تم ہی ہمت ہار جاو گے تو باقی سب کو کون سنبھالے گا مرد بنو یا کیوں بچوں کی طرح رو رہے ہو ، آج تو مجھے مت روک یا آج تو مجھے رو لینے دے ورنہ درد سے میرا دل پھٹ جائے گا ، کیا مرد کا دل نہیں ہوتا اسے تکلیف نہیں ہوتی اسے درد نہیں ہوتا کیا؟؟ مرد بھی تو وہی مٹی سے گوندا گیا ہے جس مٹی سے عورت پھر ہمیں ہی بچپن سے یہ کیوں کہہ دیا جاتا ہے کہ مرد روتے نہیں ہیں مجھے اچھے سے یاد ہے جب میں چھوٹا تھا میرے چوٹ لگتی اور میں رونے لگتا تو امی کہتیں احمد تم لڑکے ہو کر رو رہے ہو مرد بنو مضبوط بنو ، مرد ہونا بھی کیسی آزمائش ہے کہ ہم کھل کے اپنی فیئنگلز کا اظہار تک نہیں کر سکتے اپنے اندر اُبلتے ابال کو باہر کی طرف بہنے کا راستہ نہیں دیتے وہ معاذ کے کندھے سے سرٹکاتا ہارے ہوئے لہجے میں بولا معاذ نے اسے سہارا دیتے ہوئے کھڑا کیا وہ اپنی آستین سے آنسوؤں رگڑتا مہمل کے مردہ وجود کی جانب بڑھا

جیسے ہی پلنگ اٹھایا ہر طرف کھرام مچ گیا پورا گھر آہوں اور سسکیوں سے گونج اٹھا ہر کوئی ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنے آنسوؤں پہ بندھ باندھنے کی ناکام کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا یہ وقت سب کے لیے بے انتہا مشکل ثابت ہوا لیکن وقت کا کام ہے گزرنا چاہے اچھا ہو یا بُرا گزر ہی جاتا ہے۔۔۔

وہ یو کے میں مقید فلیٹ کے تنگ بستہ روم میں بیٹھا پسینے سے شرابور ہونے لگا دل تھا کہ دھڑک دھڑک کے فنا ہونے کے قریب تر ہونے لگا جب سے اسے پتا چلا کہ مہمل اب اس دنیا میں نہیں رہی اسکی حالت خراب سے خراب تر ہونے لگی آخر اس سب کا قصور وار وہ ہی سنگدل انسان جو تھا جو بدلے کی آگ میں اس معصوم کو جھلسا گیا وہ ادھر ادھر چکر لگاتا بال انگلیوں میں پھنسائے خود کو پرسکون کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا شاید وہ بھول گیا کہ سکون اب اسے کبھی میسر نہیں ہونے والا وہ پل پل تڑپے گا سکون پانے کے لیے جب تھک چکا یہ عمل بار بار دہرانے کے بعد تو اپنی لال انگارہ آنکھیں اٹھا کر مرر میں خود کو دیکھنے لگا جس کی حالت کسی مجنوں کی سی ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی لہو رنگ آنکھوں سے ایک قطرہ اسکی گال پہ لڑھک گیا اور وہ اونچی اونچی چلاتا اپنے اندر اٹھتے ابال کو باہر نکالنے لگا جیکی اسکا دوست بھاگتے ہوئے اسکے کمرے میں آیا خیام آریو اوکے؟؟ وہ بڑی حیرت سے اسے دیکھنے لگا جو روتے روتے ہنسنے لگا میں نے اسے مار دیا وہ غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا خیام جیکی نے اسے پکڑ کر جھنجھوڑا جو اسے اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ معلوم ہوا جب اسکی حالت سنبھلنے کی بجائے اور بگڑنے لگی تو جیکی نے اسے نیند کی دواء زبردستی کھلا کر بیڈ پہ لیٹایا جو بے ہوشی کی حالت میں بھی ایک ہی نام کی تسبیح کر رہا تھا مہمل۔۔۔

وہ غائب دماغی سے لیٹی مسلسل گھومتے پنکھے کو دیکھنے میں مگن سوچوں کی ڈور کہاں سے کہاں تک لے جا چکی ہے اسے خود خبر نا ہو پائی، ماہی اُٹھ کے کھانا کھا لو آپاں سلمہ نے رومال میں لپیٹی چپاتی اور پلیٹ میں موجود آلو گو بھی اسکی طرف کھسکاتے ہوئے کہا، مجھے بھوک نہیں ہے وہ بے دلی سے کہتی رُخ موڑ گئی کھانا نا کھانا کسی سے بات نا کرنا خود کو ایک کمرے میں قید کر لینا کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہوا ہے آج تک تو تمہارے مسئلے کا بھی یہ حل تو بالکل نہیں ہو گا اس لیے مت تھکاؤ خود کو اُٹھو اور کھانا کھا لو

میرے مسئلے کا کوئی حل ہی نہیں ہے میں تو اتنی بد قسمت ہوں کہ جو بھی کروں اُٹا ہی کرتی ہوں اب میرے ساتھ کبھی کچھ سیدھا نہیں ہو سکتا کبھی بھی نہیں میں بہت بری ہوں بہت گنہگار ہوں۔۔۔ کیا گناہ کیا ہے تم نے وہ دلچسپی لیتے ہوئے گویا ہوئیں، بہت بڑا گناہ کر چکی ہوں میں۔۔۔ کیا تم نے شرک کیا ہے؟؟ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں، کیا اللہ کے سوا کسی اور کو معبود بنا لینا بُتوں وغیرہ کی پوجا کرنا ہی شرک کہلاتا ہے؟؟ وہ سوچ میں گم پوچھنے لگی

نہیں صرف بُتوں کو یا کسی اور چیز کو پوجنے لگ جانا ہی تو شرک نہیں ہے شرک تو یہ بھی ہے کہ جب ہم کسی انسان کو یا اسکی چاہ کو اس قدر خود پہ حاوی کر لیں کہ اسکے علاوہ پوری دنیا کے لیے اندھے بن جائے اور خدا کو بھول کر اسی کی خواہشات کے مطابق زندگی بسر کرنے لگے پھر اُنہی خواہشات کو اپنا خدا بنا لیں اسی کے اشاروں پہ ہم ناچیں لگیں اور حد تو یہ ہے کہ ہم اس گناہ کو گناہ نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی سمجھنیں لگے بس پھر یہی سے ہوتی ہے ہماری بربادی کی شروعات ہم

اس گناہ میں اس قدر دھنستے چلے جاتے ہیں کہ پھر ہمیں کوئی نیکی کی طرف لانا بھی چاہے تو وہ انسان اپنا سب سے بڑا دشمن لگنے لگتا ہے بس پھر اللہ پاک ہی ہیں جو ہمیں ہدایت دے سکتے ہیں ہمارا دل بدل سکتے ہیں۔۔

کیا ہمارا دل بدل سکتا ہے اور ہماری قسمت بھی بدل سکتی ہے وہ بے یقینی سے بولی، بالکل وہ پاک ذات تو کچھ بھی کر سکتی ہے وہ پورے اعتماد سے بولیں آپاں آپ تو اللہ کی پسندیدہ بندی ہیں آپ دعا کریں یا کوئی تعویذ ہی دے دیں ناکہ میری الٹی قسمت سیدھی ہو جائے وہ امید بھری نظروں سے آپاں کے نورانی چہرے کو تکتے ہوئے بولی۔۔
وہ مسکرائی اور بولیں

دھی رانی مہر ہی وہ چیز ہے جو الٹی لکھائی کو سیدھا کر کے کاغذ پہ چھاپتی ہے تم بھی مہر بن جاو۔۔
وہ حیران ہو کر بولی آپاں بھلا انسان مہر کیسے بن سکتا ہے؟؟
دیکھو بچے آپکا مقدر آپکی پیشانی پہ لکھا ہے اور آپکا ماتھا ہی آپکی مہر ہے جاو سجدے میں اور اس مہر کو مصلے پہ چھاپ دو پھر دیکھنا مقدر میں جو بھی الٹا لکھا ہو گا اللہ پاک کی بارگاہ میں ادا کیا ہوا سجدہ اسے سیدھا کر دے گا

سالن ٹھنڈا ہو گیا یے میں گرم کر کے بجھواتی ہوں کھانا کھا لینا وہ اسے الجھا ہوا چھوڑ کر ٹرے اٹھاتیں باہر نکل گئیں کیونکہ اس الجھن کو اب اسے خود سلجھانا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆

آج فرحان کافی دنوں بعد یونی آیا وہ جیسے ہی کلاس میں داخل ہوا اسکی نظروں نے سونیا کی تلاش شروع کر دی وہ تیسری رو میں سر جھکائے تیز تیز کچھ نوٹ کرنے میں مصروف دیکھائی دی فرحان آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس چیئر پہ بیٹھ گیا اور وہ اسی طرح لکھنے میں غرق رہی شاید اسنے یہ بھی نوٹ نہیں کیا کہ کوئی اسکے پاس آکر بیٹھا ہے فرحان نے آنکھ ٹیڑھی کر کے اس کے نوٹس کو دیکھنا چاہا کتنی اچھی رائٹنگ ہے اسکی وہ دل ہی دل میں متاثر ہوا جب 10 منٹ گزر چکے اور اس نے ایک بار بھی فرحان کو نہیں دیکھا تو مجبوراً اسے گلہ کھنکار کر اسے اپنی جانب متوجہ کرنا پڑا۔

کیسی ہیں آپ جب اسنے نظر اٹھا کہ اپنے ساتھ بیٹھی ہستی کو دیکھا تو فرحان نے پہلی فرست میں ہی حال پوچھ لیا کہیں دوبارہ سے رُخ ہی ناموڑ لے ، ایم فائن اسنے ہنسنے کا توقف کیے بنا ہی کہتے ہوئے پھر سے نظریں اپنے نوٹس کی جانب مرکوز کر لی وہ جو سوچ رہا تھا کہ اب وہ اس سے بھی حال احوال پوچھے گی اسکی سوچ سوچ ہی رہ گئی

لگتا ہے مجھے پہچانا نہیں ہے اس نے اپنے دل کو تسلی بخش وجہ پیش کی ، کیا آپ مجھے اس ویک کہ نوٹس دے سکتی ہیں وہ دراصل میری کزن کی ڈیٹھ ہو گئی تھی جس وجہ سے میں یونی نہیں آسکا وہ افسردہ لہجے میں بولا ، بہت افسوس ہوا سن کے آپ چھٹی ٹائم لے لیجئے گا بہت بہت شکریہ ورنہ میرا تو ٹینشن سے بُرا حال تھا کہ میں نوٹس کس سے لوں گا اور اسکے دل نے اتنے بڑے جھوٹ پہ ملامت کرتے ہوئے پوچھا یہ کب ہوا۔ کوئی بات نہیں وہ اپنے ہونٹوں کو زبردستی کھینچ کر ہنسنے کی ناکام سی کوشش کرتے ہوئے بولی فرحان نے خاموشی سے باچھیں پھیلانے پہ ہی اکتفاء کیا کیا خبر وہ اسے یہاں

سے اٹھنے کا ہی نابول دے اسکی بک بک سے تنگ آکر با مشکل زبان پہ کنٹرول کرتا بیٹھا رہا اب تو بس چھٹی کا انتظار تھا جب نوٹس کے بہانے وہ پھر سے بات کر سکے گا۔۔

رخشی۔۔ ہم، رخشی تم یقین مانو کہ میں نے آپی مہمل کو کوئی بد دعا نہیں دی بلکہ اسکے چلے جانے کا مجھے بے انتہا دکھ ہے، تو میں کب کہہ رہی ہوں کہ تم نے اسے بد دعا دی وہ جانچتی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی تم نے نہیں کہا لیکن ابراہیم تو یہ ہی سوچتے ہوں گے اور جب وہ آئیں گے میں کیسے انکا سامنا کروں گی وہ پریشانی سے بولی ہم پہلے مہمل تھی مرنے کے بعد مہمل آپی ہو گئی اور پہلے ابراہیم بھائی تھے اب اکیلے ابراہیم ہو گئے واہ،،، ویسے وہ کیوں سوچیں گے زندگی موت کسی انسان کے ہاتھ میں تھوڑی ناہے ویسے بھی کاواں دے آکھے ٹول نی وجدے (کوں کے کہنے سے ڈھول نہیں بچتے) وہ سمجھداری سے بولی

کیا تم نے مہمل آپی کو برا بھلا کہا تھا ان کے سامنے؟؟ نہیں تو انکے سامنے تو نہیں کہا، مطلب دل میں کہا ہے؟؟ ہاں جب کوئی اور آپکی محبت پہ قابض ہونے لگے تو اسکے لیے دعا تھوڑی نا نکلتی ہے دل سے۔۔ وہ قابض تو تب ہوتی نا جب ابراہیم بھائی تمہارے ہوتے، وہ میرے ہی ہیں۔۔ کہنے سے کوئی اپنا تھوڑی ہو جاتا ہے مجھے تو لگا تھا تمہارے سر سے یہ محبت کا بھوت اتر چکا ہو گا اب ناول کے کسی اور کردار کی محبت میں مبتلا ہو چکی ہو گی لیکن تم تو ابھی بھی وہی کی وہی اٹکی ہوئی ہو۔۔

"محبت کا بھوت ہوتا تو شاید اب تک اتر چکا ہوتا کیونکہ محبت تو ہر کسی سے ہو سکتی ہے، کسی کے الفاظ سے، کسی ناول کے کردار سے، زرد پتوں سے، جنگلوں سے، بارش سے، جھیل کنارے

خاموش پڑے پتھروں سے یا کسی لمبی پُر سکون کر دینے والی سنسان سڑک سے۔۔ ! لیکن مجھے تو عشق ہے ان سے اور عشق ہر کوئی ہر کسی سے نہیں کر سکتا عشق بس ایک سے ہی ہوتا ہے اُسی سے شروع اُسی پر ختم " وہ کھوئی کھوئی سی بولی بنی مجھے ڈر لگنے لگا ہے اب تم سے وہ کبھی تمہارے ساتھ ایک بہن سے بڑھ کر کوئی رشتہ نہیں جوڑ پائے گے تو کیوں تم یہ رشتہ بھی ختم کرنے پہ تُلّی ہو؟؟ کونسا رشتہ؟؟ " جب اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں میرا بھائی بنا کر نہیں بھیجا تو میں کیسے انہیں اپنا بھائی مان لوں بھائی صرف ماں جایا ہی ہوتا ہے " اور پلیز یہ بار بار بھائی کہہ کر میرے سچے جزبات کی توہین مت کرو وہ پیر پکتی باہر نکل گئی رختی نے افسوس بھری نظروں سے اس پاگل کو دیکھتی رہی۔۔

وہ بلیک کافی کو گھونٹ گھونٹ اپنے ہلق میں اتارتا اپنا پاؤں ہلانے کے ساتھ کسی سوچ میں گم تھا جب جیکی نے اسکی سوچ میں خلل ڈالا کیا تم مہمل سے بہت محبت کرتے ہو؟؟ خیام نے جھٹکے سے سر اٹھا کہ اسے دیکھا جو گہری اور جواب کی منتظر نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا، کون مہمل وہ انجان بنا،، وہ ہی جسے تم نیند کی حالت میں بھی پکارتے رہے ہو کیا میں نے رات کو نیند میں مہمل کو پکارا اسنے بے یقینی سے پوچھا تو کیا میں نے پہلے فارسی میں کہا ہے، اور کیا کہا میں نے نیند میں؟؟ بے چینی اسکے انداز سے واضح ٹپک رہی تھی پہلے یہ بتاؤ کہ مہمل کون ہے دین میں بتاؤ گا کہ تم نے اور کیا کیا کہا۔۔ بہت شاطر ہو تم نا بتاؤ بھاڑ میں جاؤ وہ اچانک ہی برہم ہوا جیکی نے پل پل بدلتے اسکے موڈ کو بہت غور سے دیکھا پھر خاموشی سے اپنا منگ

اٹھاتا کافی پینے لگا کیونکہ اب بولنے کا مطلب اپنے دانت ٹڑوانا ہی تھا اور فلحال اسکا بنا دانتوں کے زندگی گزارنے کا کوئی ارادہ نا تھا۔

--

شام کے سائے گہرے ہونے لگے تو وہ کمرے سے باہر نکلی اسنے ارد گرد آپاں سلمہ کو متلاشی نظروں سے دیکھا جو صحن میں موجود نیم اور پیپل کے درخت سے تھوڑا پرے پرندوں کو دانا ڈالٹی دیکھائی دی وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکائی اسے ہفتہ ہو چلا تھا یہاں آئے ہوئے اور وہ پرندوں دانا ڈالٹی آپاں کو صبح و شام دیکھتی ، یہ یہی رہتے ہیں کیا؟؟ ان درختوں پہ ان پرندوں نے اپنے گھونسلے بنائے ہوئے ہیں تو ادھر ہی رہتے ہیں ، تو یہ آپکو پہنچانتے ہیں؟؟ ہاں پہنچانتے بھی ہیں اور بہت پیار بھی کرتے ہیں وہ مٹھی بھر دال اور چاول انکی طرف اُچھالتے ہوئے بولیں ، آپکو کیسے پتا کہ وہ آپ سے پیار کرتے ہیں میرا مطلب وہ کونسا بول سکتے ہیں۔۔

"میرے خیال میں محبت کو الفاظ کی ضرورت نہیں پڑتی یہ تو بس اک احساس ہے جو ہمارے بنجر دل کو سرسبز و شاداب کر دیتا ہے" کچھ ایسا ہی پیار ان پرندوں کو مجھ سے ہے جب بھی میں انہیں آواز دوں یہ دوڑے چلے آتے ہیں جب میں ہنستی ہوں تو یہ بھی چہچہاتے ہیں جب کبھی میرا دل اداس ہو تو یہ بھی اداسی سے مجھے دیکھتے رہتے ہیں اور جب کبھی میں نظر نا آؤں یا بیماری کی وجہ سے باہر نا نکلوں تو یہ اپنی کائیں کائیں سے پورا گھر سر پہ اٹھا لیتے ہیں پھر جیسے ہی مجھے دیکھ لیں تو بالکل خاموش اور پرسکون ہو جاتے ہیں یہ محبت ہی تو ہے۔۔

"یہ پرندے عقل بھی نہیں رکھتے پھر بھی پیار کے بدلے پیار دیتے ہیں جبکہ ہم انسان عقل جیسی نعمت ہونے کے باوجود پیار کرنے والوں کو زلیل و رسوا کر دیتے ہیں صرف اپنے مفاد کے لیے یہ سوچے بغیر کہ اسکی زندگی کتنی متاثر ہو سکتی ہے" وہ اداسی سے بولی۔۔

دیکھو بچے" جو پیار کرتے ہیں نا وہ کبھی زلیل و رسوا نہیں کرتے اور جو زلیل و رسوا کر دیں وہ پیار نہیں سودا کیا کرتے ہیں۔۔ یہ جو پیار محبت ہے نا یہ بہت ہی پاکیزہ جذبہ ہے اور یہ پاکیزہ جذبہ پاکیزہ دلوں میں ہی پیدا ہوتا ہے گندے اور بے حس لوگ اس جذبے کے حقدار نہیں ہوتے"۔۔

"یہ بے حس لوگ محبت کرنے والوں کی تمام تر حسیات مردہ کر دیتے ہیں کیا انہیں زرا بھی احساس نہیں ہوتا وہ قرب سے بولی

اگر بے حس لوگ احساس کرنے لگ جائے پھر وہ بے حس ہی کیوں کہلائیں" وہ اپنے ازلی شفیق لہجے میں کہتیں پاس بننے سے پرندوں کے لیے کنالی میں پانی بھرنے لگیں

آپاں کیا یہ پرندے میرے بھی دوست بن سکتے ہیں وہ یادوں کی تلخی زائل کرتے ہوئے بولی ہاں کیوں نہیں تم ان کی دوست بن جاؤ وہ تمہارے دوست بن جائے گے سچی ایسا ممکن ہے کیا؟؟ ہاں بالکل دنیا میں ایسا کیا ہے جو ممکن نہیں ہے، لیکن میں ان سے دوستی کیسے کروں؟؟ تم انکا احساس کرنے لگ جاؤ کیونکہ "احساس ہی ہر رشتے کی بنیاد ہوتا ہے چاہے وہ دوستی کا ہو محبت کا یا انسانیت کا

"۔۔ تم انکو دانا ڈالا کرو روز کنالی صاف کر کے پانی کی بھرا کرو جب تم روز یہ عمل دوہراؤ گی ایک تو تمہیں دلی سکون ملے گا اور دوسرا یہ تمہیں پہچاننے لگے گے پھر ایک دن تمہارے دوست بھی بن جائے گے۔۔

ویسے ایک راز کی بات بتاؤں میں تو اپنی باتیں بھی اکثر ان سے شیر کرتی ہوں جو کسی سے نہیں کہہ پاتی ان سے کہہ دیتی ہوں اس طرح میرے دل کا بوجھ بھی ہلکا ہو جاتا ہے اور کسی کی دل آزاری بھی نہیں ہوتی۔۔ یہ تو بہت پتے کی بات بتائی ہے آپ نے اور وہ سر ہلاتیں ہنستی ہوئیں وضو کرنے چلدی کیونکہ مغرب کی آذان ہر سو سنائی دینے لگی تھی۔۔

جب سے اسے مہمل کی موت کی خبر ملی تب سے وہ عجیب سی صورتحال کا شکار ہو چکا تھا اسے مہمل سے کوئی عشق و شوق نہیں تھا ہاں مگر کزن ہونے کے ناطے اسے کسی حد تک رنج پہنچا تھا اسے لگا کہ جب مہمل سے اسکی شادی ہو جائے گی تو بنی کے سر پہ سوار عشق کا بھوت خود ہی اتر جائے گا لیکن اب سب کچھ اسکی سوچ سے برعکس ہوتا دکھائی دے رہا تھا روزانہ موصول ہونے والے اسکے کئی میسجز کا وہ بنا پڑھے ہی اپنے موبائل سے انکا صفایہ کر دیتا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ انتہا کی ضدی ہے جب کہیں اٹک جائے تو پھر اٹکی ہی رہتی ہے وہاں سے کوئی بھی اسے اسکی مرضی کے بغیر ہلا جلا نہیں سکتا وہ انہی سوچوں میں گھیرا تھا جب ٹرینر نے سٹی بجا کر اسے ٹریننگ کے گراؤنڈ میں چلنے کا اشارہ کیا اور وہ سر ہلاتا گراؤنڈ میں آ پہنچا

سب لڑکے ٹریننگ کے گراؤنڈ میں تیار کھڑے تھے وہ بھی انکے ساتھ آن کھڑا ہوا، چوڑا سینہ مضبوط بازو کسرتی جسم جو اسکی دن رات کی محنت کا منہ بولتا ثبوت تھا اور رہتی سہتی کسر لال آنکھوں نے پوری کر دی جو اسکے اندر اٹھتے ابال اور روگوں میں دوڑتے جنون کو واضع کر رہیں تھی اس گراؤنڈ کے 60 راونڈ ٹرینر نے کہنے کے ساتھ ہی سٹی بجائی۔۔۔

ٹریز کی سیٹی پر وہ پوری قوت سے بھاگا تھا کیونکہ اسے اپنا جنون وہاں سرف کرنا تھا اسے اپنی ماں اور مرحوم باپ کا نام روشن کر کے انکے لیے باعثِ فخر بننا تھا اسے اپنی ایک الگ پہچان بنانی تھی وہ جو کہا کرتا تھا کہ بنی کا ہیرو بننے کے لیے اسے بہت سی محنت درکار ہے شاید اب بنی کا نام اسکی لسٹ سے کٹ چکا تھا۔

آخری راوند پہ اسکا پورا جسم پسینے سے شرابور ہونے کے باوجود بھی اسکا جوش دیکھنے لائیک تھا پورا دن وہ مختلف مشقتوں میں مصروف رہنے کے بعد آخر کار شام کو انکی جان بخشی ہوئی اور سب لڑکے شکر کا کلمہ پڑھتے لائن میں اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھنے لگے یار مجھے تو لگتا ہے یہ ہمیں پاگل کر کے ہی چھوڑیں گے شیرو نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہا جس سے اسکی دوستی یہی پہ ہوئی تھی، تمہیں صرف لگتا ہے مجھے تو یقین ہے ابراہیم نے ماتھے پہ بکھرے پسینے سے بھرے بالوں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔

یار میرا دل کرتا ہے اپنے پنڈ واپس چلا جاو قسمیں مجھے اپنے یار بیلی بہت یاد آتے ہیں اور اماں کے ہاتھ کے بنے ہوئے دیسی گھی کہ پراٹھے چاٹی کی لسی بسبس کر کیوں ترسا رہا ہے ابراہیم نے بیڈ پہ دھڑام سے گرتے ہوتے ہوئے کہا، ہائے یار مجھے تو لگتا ہے میری ساری زندگی ہی ترستے ترستے گزر جانی ہے بڈھا ہونے کے قریب ہوں لیکن مجال ہے کسی سوہنی ٹیار کو یہ گبرو جوان پسند آیا ہو میری تو حسرت ہی رہ گئی کوئی مجھے بھی پیار کرے وہ بھی ابراہیم کے ساتھ لام لیٹ ہوتے ہوئے مایوسانہ ترین لہجے میں بولا

تو فکر نا کر جب تو یہاں سے بڑا افسر بن کر نکلے گا نا تو دیکھنا لڑکیوں کی لائیں لگ جائے گی پھر تو کہے گا کہ کس کس کو پیار کروں وہ اپنی بازوں شیرو کے گرد پھیلاتے ہوئے منمنایہ ، افسر بننے سے میری یہ شکل تھوڑی نا بدل جائے گی جسے دیکھتے ہی ہر لڑکی بھائی بنا لیتی ہے وہ معصومیت سے بولتے ہوئے اسکی بازوں ہٹانے لگا اور ابراہیم کا قہقہہ بلند ہوا

ہائے تم کیا جانو میرا غم ایک گوری سی لڑکی کی حسین زلفوں کے چھائے تلے سونا اففف۔۔۔۔ اور ابراہیم کے زہن میں ایک سراپہ لہرایا وہ سر جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا چھوڑ یار راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا وہ کہتے ہوئے واشروم میں گھس گیا کیونکہ پانچ منٹ بعد انہیں کھانا کھانے کے کیے جانا تھا جو اپنے مقررہ ٹائم پہ ہی ملتا۔۔

یار تین منٹ رہ گئے ہیں جلدی نکل آ مجھے بھی نہا لینے دے مجھے باتوں میں لگا کر خود نہانے گھس گئے ہو شیرو کی دوہائیاں عروج پہ تھی۔۔

رات کو فرحان لوگ چھت پہ سوتے تھے جبکہ بنی لوگ صحن میں چارپائیاں لگائے سونے کی تیاریوں میں تھے جب رخصتی چنچ کے بولی اے بنی اپنے یہ مینار (گھٹنے) نیچے کرو ہمیں بھی ہوا آنے دو اچھا حوصلے سے بھی تو یہ بات کہی جاسکتی ہے ، ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ امی کی آواز اسکے کانوں میں گھسی بنی اپنے یہ چرنے (ٹانگیں) سیدھے کر لو ساری ہوا کی حقدار تم ہی تو نہیں ہو اور وہ غصے سے اٹھ ہی گئی یہ لیں آپ پہلے منجے پہ آ کر اپنا حق سود سمیت وصول کر لیں میری خیر ہے وہ

دندناتی ہوئی رختی کی چارپائی پہ آ بیٹھی، اُٹھو ادھر سے پہلے کم گرمی ہے جو تم میرے ساتھ چپک رہی ہو رختی اسے پرے دھکیلتے ہوئے بولی، حد ہے ویسے اس گھر میں بہن بیٹی کے ساتھ اتنا بدتر سلوک کیا جاتا ہے توبہ توبہ قیامت کی نشانیاں نمودار ہونا شروع ہو چکی ہیں وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی اونچی آواز میں بولی

چلو کھسکو ادھر سے اور یہ بک بک کہیں اور جا کر کرو رختی غصے سے بولی، تمہیں کس بات کا اتنا غصہ چڑا ہوا ہے بنی نے ناک پھلاتے ہوئے پوچھا

کل میں نے تمہارے ناول کے چند تیج پڑھ لیے جس میں ہیروئن کا ڈوپٹہ ہیرو کی گھڑی میں اٹک جاتا ہے اور رہی سہی کسر آج کی مووی نے پوری کر دی بس پھر آج شام کو ٹھنڈی ہوا میں نے پرجوش انداز میں اپنا دوپٹہ ہوا میں لہرایا لیکن ناکی ہیرو کے سر پر گرا ناکی کی گھڑی میں اٹکا بلکہ چارپائی کے ایک کونے سے لگ گیا اور پھٹ گیا اب بڑی مشکل سے چھپا کہ آئی ہوں بس دعا کرو امی کی نظر نا پڑ جائے وہ اسکے کان کی نزدیک منمنائی

ابھی امی کو بتاتی ہوں بنی ہنستے ہوئے کہتی اس سے پہلے کہ امی کا رام الاپتی رختی نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اسکی پھٹے سپیکر کو با مشکل آن ہونے سے روکا۔

☆☆☆☆☆☆

وہ سجدے میں سر گرائے سسک رہی تھی دل تھا کہ احساسِ ندامت سے پھٹنے کے قریب تر تھا وہ دعا مانگنا چاہتی تھی لیکن شرمندگی کے بوجھ تلے دبتی جا رہی تھی کافی دیر ہاتھ پھیلانے کہ باوجود جب کچھ

نامانگ سکی تو اپنی بے بسی پہ آنسوں بہاتی اٹھ کر کمرے میں موجود اکلوتی کھڑکی جو مدرسے کی طرف کھلتی اس میں آکھڑی ہوئی ماضی کے اوراق زہن میں اُلٹ پلٹ ہونے لگے۔

وہ ہو اسپتال کے کمرے میں موجود بیڈ پہ دراز تھی دوائیوں کی بو ہر سو پھیلی ہوئی تھی وہ چھت کو گھورنے میں مصروف تھی جب دل کی آواز اسے آس پاس سنائی دی اسنے گردن کو موڑتے ہوئے ایک نظر اپنے دائے جانب کھڑی لڑکی پہ ڈالی جس کے لیے دل میں فلحال محبت یا نفرت کا کوئی احساس محسوس نہیں ہوا۔

کیسی ہو؟؟ مہمل نے بولنے کی زحمت تک نا کی ، دیکھو میری بات غور سے سُنو ڈرائیور انکل تمہیں آپاں سلمہ کے گھر چھوڑ دیں گے تم وہاں محفوظ رہو گی ، دل نے آپاں سلمہ کے ہاں رہ کر حفظ کیا تھا اور اسے فلوقت اس سے بہتر مہمل کے لیے کوئی ٹھکانہ محفوظ نا لگا۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی وہ پہلی دفعہ ہونٹوں کو جنبش دیتے ہوئے بولی ، پاگل مت بنو تمہارے باپ بھائی تمہیں جان سے مارڈالے گے جواب فارہہ بیگم کی جانب سے آیا ، ماما میں نہیں جاؤں گی میں نے گناہ تو نہیں کیا وہ اٹل لہجے میں کہتی اٹھ بیٹھی

اچھا گناہ نہیں کیا کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟؟ نکاح نامہ دکھا سکتی ہو اپنا؟؟ اور وہ لاجواب ہو گئی جب نکاح کرنے والا ہی مکر گیا تو کہاں کا نکاح اس نے ازیت سے سر جھٹکا ، دیکھو مہمل میری بچی رحم کھاؤ خود پہ بھی اور میری مامتا پہ بھی وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے سسکیں اور وہ آنسوں بہاتی اٹھ کھڑی ہوئی ماما آپ ڈرائیور انکل کو بول دیں میں تیار ہوں

وہ فارہہ بیگم سے گلے ملتی دل کی پاس آئی سمجھ نہیں آتا تمہیں اپنی دوست سمجھوں یا دشمن۔۔ کچھ پل وہ ایک دوسرے کو تکتی رہیں دل نے ایک قدم آگے بڑھا کہ اسے خود میں بھیجنا مجھے معاف کر دو میں نے بہت کوشش کی لیکن میں تمہیں نہیں بچا سکی وہ آنسوؤں بہاتی کپکپاتے لبوں سے بولی جبکہ مہمل ساکت کھڑی رہی۔۔

"میری دعا ہے کہ تمہیں نور کے اوپر نور ملے" مہمل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تمہیں پتا ہے نور کے اوپر بھی ایک نور ہوتا ہے جو بہت قسمت والوں کو ملتا ہے "خیر یہ بھی ایک پہیلی ہے جو تمہیں سالو کرنی ہے

تمہارے ساتھ بہت غلط ہوا میں مانتی ہوں لیکن جہاں تم جا رہی ہو میں چاہتی ہوں وہاں جا کر تم خود کو پہچانو اپنے مقصد کو پہچانو اور جب میں تم سے دوبارہ ملوں تو تمہارے پاس اس پہیلی کا جواب ہو وہ آنسوؤں پونجی مسکان لبوں پہ سجاتی بولی مہمل سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔۔

وہ لکڑی کے دروازے سے اندر داخل ہوئی سامنے ہی بڑا سا مٹی کا صحن جس میں نیم اور پیپل کے درخت لگے ہوئے تھے تھوڑا آگے جانے کے بعد سیڑھیاں اور ساتھ برآمدہ شروع ہوتا جس میں تین کمرے اور کیچن تھا وہ گھر دکھنے میں ہی پرانے وقتوں کا معلوم ہوتا سیڑھیوں کے ساتھ ہی مدرسے کا دروازہ تھا جو گھر میں کھلتا ایک دروازہ باہر کی جانب تھا جبکہ گھر اور مدرسے کی چھت سانجھی تھی اسنے کمرے کے اندر جھانکا تو اسے سامنے ہی ایک شفیق سی آنٹی نظر آئیں جنہیں سب آپاں ہی کہتے وہ کچھ جھجھکتی ہوئی اندر داخل ہوئی آپاں اسے دیکھتے ہی پلنگ سے نیچے اتر آئیں اور ایک شفقت بھرا پیار اسکے سر پہ دیا مہمل ہونا تم مجھے دل نے بتا دیا تھا وہ جو ہاتھ مسلتی اپنا تعارف کروانے کے

لیے الفاظ ڈھونڈ رہی تھی آپاں نے اسکی مشکل آسان کر دی اور وہ سر ہلاتے ہوئے دھیرے سے مسکرائی، اتنا لمبا سفر کر کے آئی ہو جاو آرام کرو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو بجھواتی ہوں اور وہ پریشانی سے انہیں دیکھنے لگی کے کہاں جا کر آرام کرے، میرے ساتھ آو وہ اسے لیے ساتھ والے کمرے میں آئیں یہ کمرہ میری بھانجی کا ہے وہ میرے پاس ہی رہتی ہے اب وہ مدرسے گئی ہے تم اس کے ساتھ اس کمرے میں رہ سکتی ہو مجھے امید ہے کہ تمہیں نیلم سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی مہمل اپنا بیگ لکڑی کی بنی الماری کے پاس رکھتی بیڈ پہ دراز ہو گئی اتنا لمبا سفر کرنے کے بعد اسکی کمر اکڑ چکی تھی اور اسے آرام کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

کیا سوچ رہی ہو وہ وینڈو سے جھانک رہی تھی جب آپاں کی آواز پہ پلٹی، سوچ رہی ہوں کہ کتنی بد قسمت ہوں جو دعا تک نہیں مانگ پاتی بس رونے اور سسکنے کے سوا کچھ اور نہیں سوچتا دعا میں ایک یقین ٹوٹنے سے انسان خود بھی کتنا ٹوٹ جاتا ہے وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔ جب ہم درد سے اللہ کی پاک ذات کو پکارتے ہیں نا بھلے آنسوؤں اور سسکیوں میں ہی کیوں نا پکاریں تو ہمارا رب ہماری آہوں اور سسکیوں کو بھی بڑی توجہ سے سنتا ہے جیسے کوئی ہمارا سب سے قریبی اور مخلص رازدار، اور سب سے زیادہ پیاری بات تو یہ ہے کہ وہ ہمارا مزاق بھی نہیں اڑاتا کہ اتنے بڑے ہو کر بھی رو رہے ہو۔۔

بلکہ ہمارا رب تو خود فرماتا ہے کہ

"مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا" اور تم اس یقین کے ساتھ پکارو کہ وہ سُنے گا ہی سُنے گا کیونکہ ہمارا رب اپنا وعدہ نہیں توڑتا۔۔

اور ہم اتنے نادان ہیں کہ مٹی سے گوندے گئے انسانوں پہ یقین کر لیتے ہیں لیکن اللہ کے کیے سچے اور دائمی واعدوں سے ناامید ہو جاتے ہیں جس نے دونوں جہانوں کا نظام سنبھال رکھا ہے کیا وہ ہمارے معاملات نہیں سنبھالے گا؟؟ وہ ہماری تڑپ سے کیسے ناواقف ہو سکتا ہے جس نے ہماری تخلیق سے پہلے ہی یہ فرما رکھا ہے کہ "اور ہم تمہاری شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں" بس دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے رکھو۔۔ اسے راضی کرو۔۔ مناد اسے پیار سے محبت سے جیسے ہم اپنے بہت ہی عزیز شخص کو منانے کے لیے سو جتن کرتے ہیں پورے دل سے اور جس دن تمہارا رب تم سے راضی ہو گیا نا اس دن تم اپنی ان بھیگی آنکھوں سے اپنے نصیب کا بدلنا دیکھو گی پھر خوش ہو جاو گی کیونکہ تمہارے تمام معاملات سیدھے ہو جائے گے بیشک وہی تو ہے جو سب کرتا ہے اور سب کر سکتا ہے بس اپنے معاملات اس کے سپرد کر کے دیکھو۔۔

اگر تمہیں اندازہ ہو جائے کہ تمہارا رب تمہارے معاملات کیسے سیدھے کرتا ہے تو تمہارا دل اپنے رب کی محبت سے پھٹ جائے۔۔۔

اکثر جب ہمارے ساتھ کچھ غلط ہوتا ہم مایوس ہو جاتے اپنی قسمت کو کوسنے لگتے ہیں لیکن کیا خبر جو تمہارے ساتھ غلط ہوا ہے وہ تمہاری بہترین زندگی کی شروعات ہونے سے پہلے والا ایک بھیانک پہلو ہو جس سے تمہاری آزمائش ہونی ہو اور اس کے بعد تمہیں ہر مشکل ہر غم سے آزادی ملنی ہو۔۔



نیلے آسمان تلے بہتے نیلے پانی کے سنگ وہ اپنے بھورے بالوں کو ہمیشہ کی طرح کھلا چھوڑے پانی کی لہروں کے ساتھ قدم بڑھاتی جاتی اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے پاس پہنچنے کے لیے بے چین ہونے لگا وہ جتنا اس کے قریب آنے کہ کوشش کرتا وہ اتنی ہی اس سے دور ہوتی جاتی، مسلسل چلنے اور سانس پھولنے کے باوجود اسکی رفتار بڑھتی جاتی نا جانے کیا کشش تھی اس میں کہ وہ اسکے پیچھے چلتے چلتے تھکنے کہ باوجود نا تھکا۔۔ آہستہ آہستہ وہ پانی کی لہروں میں گم ہونے لگی اور وہ چیتا چلاتا اسکے پیچھے بھاگا لیکن سامنے والی بہری بنی پانی کی لہروں میں کھونے لگی اور وہ بھی اس کے پیچھے گہرے پانی کے اندر اترتا چلا گیا وہ اسکے آنکھوں سے اوجھل ہو گئی شاید گہرے پانی کہ موجوں نے اسے اپنی آغوش میں چھپا لیا، وہ پانی کہ اندر اسے نا پا کر بے بسی سے چیخا مہملل۔۔۔

جیکی نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا جو پسینے سے بھیگ چکا تھا آنکھیں چھلک پڑیں اور لب تھرا تھرا کانپ رہے تھے آر یو او کے وہ پانی کا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگاتا فکر مندی سے بولا، خیام نے گھٹ گھٹ کر کے پورا گلاس اپنے کانٹے چبے خشک ہلق میں اتارا پھر نا سمجھی سے ادھر ادھر دیکھتا معاملہ سمجھنے لگا

مہمل کون ہے؟؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے پوچھا بیوی تھی میری خیام نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا، تھییییی مطلب؟؟ مر گئی۔۔ اوو جیکی کے ہونٹ گول ہوئے لگتا ہے بہت محبت تھی تمہیں اپنی بیوی سے اسی لیے اسے بھول نہیں پا رہے اور خیام نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ مزاک کر رہا ہو اور خاموشی سے وہ زہریلا دھواں ہونٹوں سے آزاد کرنے لگا۔۔۔

بھولنا چاہتے ہو اسے؟؟ خیام کا سر میکینکلی اور نیچے ہوا اور پھر سے وہی سوچیں اسکی سوچ کا محور بن گئی

میرا دل کرتا ہے کہ میرا دماغ سو جائے کچھ عرصے کے لیے میں کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتا کچھ بھی نہیں!!!

جتنا تیزی سے میرا دماغ چلتا ہے مجھے وحشت ہونے لگتی ہے چاہے فارغ ہوں یا مصروف ہر وقت کچھ نہ کچھ دماغ کی سکرین پر چلتا رہتا ہے کبھی کبھی یوں لگتا ہے کہ میں جب سو رہا ہوتا ہوں تب بھی میرا دماغ جاگتا رہتا ہے

تب بھی سکون نہیں ملتا کاش ایسا ہو سکتا کہ میں کچھ عرصے کے لیے یہ سب کچھ روک سکتا وہ سر ہاتھوں میں گراتا غائب دماغی سے بولا یا شاید ابھی بھی خواب کہ زیرے اثر تھا۔۔۔ چلو میرے ساتھ جیکی اسکا ہاتھ پکڑتا اٹھ کھڑا ہوا کہاں؟؟ اسنے آئبرو اٹھا کہ پوچھا سر پرائیز وہ بتیسی نکالتا باہر نکل گیا اور خیام نے بھی غائب دماغی سے اسکی پیروی کی۔۔۔

وہ سب لائن میں پُش اپ کر کے ہلکان ہونے لگے یارر میری بس ہو گئی ہے شیر و دھیرے سے منمنایہ ابھی تیس پڑے ہیں بیٹا چپ چاپ لگے رہو ابراہیم نے بامشکل اپنی بات کہی، کھانے کو چُنے کا کہ جتنا دیتے اور کام ہم سے باڈی بیلڈر جیسا کرواتے ہیں میرے کمزور کندھوں میں سکت نہیں رہی کہ ان پاگل فوجیوں کی ڈیمانڈیں پوری کرتا پھیرو وہ گردن موڑتا روہانسا ہوا

شیردل۔۔ ٹرینز کی گرجدار آواز برآمد ہوئی ففٹی پیش اپ ود ون ہینڈ سر سر ایسا ظلم مت کرے وہ مسکین سی شکل بناتا بولا ابراہیم نے اپنی ہنسی بڑی مشکل سے روکی ، شیردل اگر اب تمہاری آواز آئی یا گردن ہلی تو سو پیش اپ وہ بھی بغیر ہاتھ لگانے پڑے گے میرا رب سوہنا پوچھے گا آپ کو وہ مدہم سا منمناتا ایک ہاتھ کمر پہ باندھتا دوسرے ہاتھ سے پیش اپ کرنے کی سعی کرنے لگا

یار آج تو بس بسا بس کروا چھوڑی پاگل فوجی نے وہ تکیے کو سینے سے لگاتا دکھے دل سے کہنے لگا تمہیں کتنی بار منع کیا ہے کہ ٹریننگ کے دوران مت بولا کرو لیکن جیسے کتے کی پونچھ جتنی بھی مروڑ لو ویسے کی ویسے رہتی اسی طرح تمہیں جتنی بھی سزا مل جائے تمہاری یہ مشین بند نہیں ہوتی ، یار میں تو اس لیے شغلے لگاتا ہوں کہ تمہارا دل لگا رہے کہیں تم ڈر کے بھاگ ہی نا جاو ، یہ دیکھ بھائی جڑے ہاتھ تمہارے ان شغلوں کی وجہ سے میں نے باہر ہو جانا اور تو میرے دل کی نہیں اپنے دل لگانے کی فکر کر۔۔ ہائے میں تو تیار ہوں دل لگانے کو پر وہ پگلی مانے تو پھر ہی ہے نا۔۔ اب یہ پگلی کون ہے؟؟ رہتی تو وہ ہمارے گھر کی تین گلیاں چھوڑ کر چوتھی گلی میں ہی ہے پر بستی وہ شیرو کے دل میں ہے وہ بڑی حسرت سے بولا

آئے ہائے شیرو بڑے ہی چھپے رستم ہو ابراہیم شوخ ہوا ، ارے بھائی وہ تیرے بھائی کو بھائی بولتی ہے قسم سے دل گردے سب چیر کے رکھ دیتی جسے میں اپنے بھائی کی پر جائی بنانے کا سوچ رہا ہوں وہ مجھے ہی بھائی بول گئی اپنی تو شکل کے ساتھ قسمت بھی پوری طرح سے خراب ہے اور ابراہیم کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

یار تمہیں پتا ہے وہ غازی کے امرود اور انار دونوں ہی پک چکے ہیں رختی نے بنی سے کہا جو ہادی سے کسی بات پہ بحس کرنے میں مصروف تھی رختی کی بات سنتے ہی فوراً بولی تم سچ کہہ رہی ہو؟؟ ہاں نا میں ابھی چھت سے ہو کر آئی ہوں بڑے پیارے لگ رہیں ہیں دور سے ، میں بھی دیکھ کر آتی ہوں تم نا فرحان لوگوں کو بلا کر لاو وہ کہتی چھت پہ بھاگی انکی چھت کی بیک غازی کے گھر کی بیک سے جڑی تھی انکے گھر کی بیک پہ چھوٹا سا باغیچہ تھا جن میں لیموں ، امرود اور انار کا درخت لگا تھا اور انہیں جب بھی موقع ملتا توڑ لیتے پکڑے جانے پہ عزت افزائی بھی بہت ہوتی پر انہیں کیا بنی تم توڑو نیچے کو لپک کر ہم تمہیں پیچھے سے پکڑتے ہیں ہی میں تمہیں پاگل دکھائی دیتی ہوں پھر تمہیں انار بھی سب سے زیادہ ہی ملے گے ہادی نے لالچ دیا ، اگر میں توڑوں گی تو تم سب کو ٹھینگا بھی نہیں ملے گا۔ ارے موسی تم چھوٹے ہو تم توڑو ہم تمہیں پکڑتے ہیں اگر کوئی آیا تو تمہیں اوپر کھینچ لے گے خیر کئی منتوں سماعتوں کے بعد موسی کو ماننا ہی پڑا

اب موسی کو ہادی اور رختی نے پکڑ رکھا تھا پیچھے سے اور وہ ہاتھ بڑھا کر اناروں کا صفایہ بڑی مہارت سے کر رہا تھا ، بنی نگرانی کر رہی تھی کہ جیسے ہی کوئی آئے وہ اپنے بہادر سپاہیوں کو خبر کر سکے موسی تھوڑا آگے دیکھو کتنا بڑا انار ہے بنی کی نظر پڑی تو وہ چپکتے ہوئے بولی میرا ہاتھ نہیں جا رہا تھوڑا آگے کو کھسکو چلا جائے گا اور اسکا تھوڑا آگے کو کھسکنا ہی مہنگا پڑ گیا وہ آگے ہوتے ہوئے اتنے آگے ہو گیا کہ نیچے کو لٹک گیا ہادی نے اسکی ٹانگ کو بڑی مشکل سے قابو کیا رختی نے بھی ہڑبڑا کے اسکی دوسری ٹانگ پکڑی اب سین کچھ یوں تھا کہ وہ بیچارہ نیچے کو الٹا لٹک رہا تھا اور ٹانگوں سے

دونوں حریفوں نے تھام رکھا تھا اس سے پہلے وہ اسے اوپر کھینچتے غازی کی اماں کی کڑکڑاتی آواز انکے کانوں سے ٹکرائی ہادی کے ہاتھ سے موسیٰ کی ٹانگ چھوٹی اور رختی بیچاری اتنا وزن اٹھانا سکی اس سے پہلے وہ گرتی اس نے موسس کو ہی گرانا بہتر سمجھا۔

اماں جی کی گالیاں عروج پہ پہنچ چکی اور موسیٰ انار کے درخت پہ ، وہ ایک ٹہنی کو بڑی مشکل سے پکڑے اپنے ساتھ ہونے والی واردات کو سمجھنے کی تغو دو میں لگا جبکہ وہ تینوں کسی مجرم کی طرح کھڑے تھے موسیٰ کو چھوڑ کر بھاگ بھی نہیں سکتے اور اسے اتنی جلدی اٹھا بھی ناسکتے تھے "نی تاڈی شرم حیا ہی پاٹی پی پہلے تے مُنڈے ہی چور سی ہن تے کڑیاں وی چور نیاں بن گئیاں تانوں تے میں ہن کی کواں ٹی تے کوئی گٹر دی گندی مٹی نا بنے جیناں وی بول لو لامے دے لو ٹیٹھاں ترانے او ہی کم تانوں تے اپنے ماں پیو دا وی خوف نی ہے آج اینوں نی چھڈنا جیڑا پکے آم دی طرح انار تے لمکيا " اوو غازی جلدی نا لکڑ والی سیڑھی لے کے آ۔

موسیٰ کو تو پورا درخت گھومتا ہوا نظر آیا ہائے رے قسمت چھت سے گرا انار میں اٹکا وہ مدد طلب نظروں سے اپنے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جو سر جھکائے کھڑے موسیٰ کی درگت بنتے دیکھنے کہ انتظار میں تھے۔۔وے غازی کیتھے مر گیا اے وہ اپنا رُخ گھر کی جانب کرتی چلائی اور بنی نے موقع غنیمت جان کر موسیٰ سے دھیمی آواز میں کہا اوئے موسیٰ تمہارے دائے جانب کتنا بڑا انار ہے توڑ کر جیب میں ڈال لو ، موسیٰ نے وہی انار توڑ کر بنی کے منہ پہ دے مارا جو بنی کی ناک پہ لگتا چھت پہ گر کر اپنی قسمت کو کوسنے لگا لیکن بنی ناک مسلتی اسے دلا سے دیتی سینے سے لگا گئی۔۔

ہائے وے کنجرا تو تے سارے انار ہی توڑ چھڈے تو رک تا سہی تیری لت نا پن دیتی تے مینوں وی غازی دی ماں نا آکھی۔۔

غازی جس کی جان پہلے ہی گھٹنوں میں اڑی تھی پھولی سانس کے ساتھ سیڑھی کھینچ کے لایا اور موسیٰ کی حالت غیر ہونے لگی اپنے انجام کا سوچتے ہوئے کسی اور سے تو امید رکھنا فضول تھا بس پھر خود ہی ہمت کرتا ٹھنی کو پکڑے اوپر آنے لگا لیکن ہائے رے قسمت ٹھنی پہ پاؤں رکھا تو وہ بھی دغا باز نکلی لڑھک کر نیچے کو سجدہ ریز ہو گئی سب جو موسیٰ کی بہادری دیکھ رہے تھے اوو کی آواز کے ساتھ نا میں سر ہلایا

موسیٰ جو نیچے گرنے کو تیار تھا بڑی مشکل سے ایک ٹھنی قابو میں آئی اور وہ بندر کی طرح اسے ہی آخری سہارا سمجھتا دل و جان سے اس کے ساتھ چپٹ گیا۔۔

وے بے ہدیتیاں تیرا ککھ ناروے تو تا پورا بوٹا ہی توڑ چھڈیا چل غازی شاباش چڑھ اوتے تے ایسے لفنگے نوں تھلے سٹ ایدی تے اُپری اُپری چمڑی اودھیڑا نال اناراں دا جوس وی پیلاواں اور غازی سر ہلاتا سیڑھی تنے کے ساتھ لگاتا اوپر چڑھنے لگا یہ سب دیکھ رخشی نیچے بھاگی اور سبحان فرحان کو موسیٰ کی امداد کے لیے لے کر آئی۔۔۔

غازی جیسے جیسے اسکی طرف بڑھ رہا تھا موسیٰ کی ہوا ویسے ویسے نکلتی جا رہی تھی ڈر سے اسکی نیکر تک گیلی ہو گئی سارے اناروں پہ سوسوں کر دیا گندہ بنی نے گندہ سامنہ بنایا چلو اچھا ہے کھاد پڑ گئی ان بیچاروں کو بھی اب جلدی بڑے ہوں گے ہادی نے بتیسی دکھاتے ہوئے کہا اور غازی کی اماں کو تو

ایک آتے آتے بچا سارے انار کھان دے قابل نی چھڈے تو بس تھلے آ۔۔ جیسے ہی غازی نے اسکی ٹانگ پکڑ کے نیچے کو کھینچا اسکی پکڑ مضبوط ہو گئی

جلدی پھینک تھلے اینون اسکی اماں ہاتھ مسلتی اوتاوی ہوتی بولیں بس پھر کیا غازی نے فل زور لگایا ادھر موسیٰ نے موت کے فرشتے کو دیکھتے ہوئے اپنی ٹانگ جھٹکے سے پیچھے کھینچی اور غازی کھالی ہاتھ دھڑم سے نیچے گرا اماں بین کرتی غازی کی طرف لپکی جس کی چپخیں نکل رہی تھی ہائے دے میرے پت دے گوڈے گیٹے سب چھیل چھڈے، سبحان نے رسی جو کہ بڑی مشکل سے ملی تھی نیچے پھینکی اور موسیٰ اللہ کا نام لیتا اسے تھامتا اوپر کی طرف آیا جیسے ہی اسنے چھت پہ قدم رکھے چھیلے ہوئے منہ اور کہنیوں کے ساتھ سجدہ شکر میں گر گیا اور اپنے ان مطلبی رشتہ داروں کی باتوں میں آئندہ نا آنے کا عہد کرتے ہوئے اوپر اٹھا

سوری آنٹی اب ہم کبھی پوچھے بغیر انار نہیں توڑیں گے بنی نے مسکینوں کی اماں بنتے ہوئے کہا "آ لین دے مینوں تیری ماں کو جیڑی توانوں اگ لگی مٹھی کروا کے ہی چھڈوں" وہ غازی کو اٹھاتے ہوئے چلائیں سب ایک نظر گرے غازی اور اسکی ماں پہ ڈالٹے نیچے کو بھاگے اتنی محنت سے توڑے گئے اناروں کو تناول بھی تو فرمانا تھا۔۔

تیز میوزک پرفیوم اور شراب کی ملی جلی بو اور مست لوگ جو باہری دنیا کو بلائے اپنی ہی دنیا میں کھوئے ایک دوسرے میں گم تھے خیام کو وحشت سی ہونے لگی اس ماحول سے یارر میں جا رہا ہوں

ادھر سے ارے رکو تو سہی میں تمہیں ایسی ہستی سے ملواتا ہوں جو تمہیں تمہاری بیوی کیا پوری دنیا ہی بھلا دے گی ایسا کیا ہے اس میں؟؟ چل خود دیکھ لینا

یہ ہے تاشہ۔۔ وہ کوئی بیس بائیس سالہ بلا کی خوبصورت لڑکی سرخ ساڑھی میں انگارہ ہی لگ رہی تھی خیام نے نظر بھر کے اسے دیکھا، اور تاشہ یہ ہے خیام میرا دوست اسے آج تم نے سب کچھ بھلا دینا ہے سب کچھ وہ اشارہ کرتے ہوئے بولا تم فکر ہی نا کرو وہ بال پیچھے کو جھٹکی اپنے سفید موتیوں جیسے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی

جاو اسکے ساتھ میں گارنٹی دیتا ہوں صبح اسکا نشہ تمہارے سر چڑھ کے بولے گا جبکی اسکے کان میں کہتا دو قدم پیچھے ہٹا اور وہ سانس خاج کرتا اسکے پیچھے چلنے لگا وہ ایک لمبی راہداری عبور کرتی اسے کونے والے کمرے میں لے آئی کمرے کا ماحول بھی خوابناک لگ رہا تھا وہ دروازہ بند کرتی اسکی جانب پلٹی اور خیام کا دل تیز رفتاری سے دھڑکنے لگا

تاشہ نے دو گلاس نشیلے محلول سے بھرے اور قدم قدم چلتی اس تک آئی خیام نے زبردستی ہنستے ہوئے گلاس تھام لیا اور ایک ہی سانس میں وہ زہر اپنے اندر دھکیلتا آنکھوں کو بند کرتے ہوئے سر کو جھٹکا دیا سارا منہ کا زائقہ ہی برباد ہو گیا وہ خود سے بڑبڑایا اسکی بڑبڑاہٹ سن کے تاشہ کے لبوں پہ ہنسی رینگ گئی وہ ایک قدم اور اس تک بڑھاتی دونوں کے درمیان کا فاصلہ مٹا گئی خیام ساکت کھڑا اسکے نقوش کو دیکھنے لگا

جیسے ہی اسنے اپنا ہاتھ اسکے سینے پہ رکھا خیام کے پورے بدن میں سنسنی سی لہر دوڑ گئی لیکن اسنے وہاں سے ہلنے کی جسارت نا کی،،، وہ اپنی محملی انگلیوں سے اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی اور اسکی

شرٹ کو اسکے جسم سے آزاد کرتی نے دور اُچھالا تاشہ کی انگلیاں اسکے سینے پہ ریگنے لگی اور وہ اسکی نرم ہاتھوں کی نرمی میں کھوتا آنکھیں بند کیے اپنے جسم پہ چلتے اسکے ہاتھوں کی حرکت کو محسوس کرنے لگا

وہ ہنستے ہوئے کچھ قدم پیچھے ہٹی تو خیام کسی ٹرانس کی سی کیفیت سے آزاد ہوتا آنکھیں کھولے اسے تیوری چڑھا کے دیکھنے لگا تاشہ نے ہنستے ہوئے اپنی ساڑھی کا پلوں سرکایا اور خیام کی آنکھیں ساکت ہو گئی یہ تل وہ سرنا میں ہلاتا پیچھے کو کھسکا۔ کیا ہوا وہ پریشان سی اسکے قریب آئی وہ سر کو مسلسل نا میں ہلا رہا تھا آواز تو جیسے کہیں اندر ہی دب گئی تھی آنکھوں کے سامنے ماضی کی فلم چلنے لگی مہمل مجھے کالربون کے قریب موجود تل پاگل کر دیتا ہے وہ اسکے تل پہ اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا یہ مول تو ہر دوسری لڑکی کہ ہوتا ہے مطلب آپ ہر لڑکی کا تل دیکھ کر پاگل ہو جاتے ہیں آہاں صرف اپنی بیوی کو دیکھ کر خیام شاہ پاگل ہوتا ہے اور ہر دوسری لڑکی میری بیوی نہیں ہو سکتی اور خیام شاہ اتنا سستہ تو نہیں ہے کہ ہر کسی کو میسر آ جائے اور نا ہی پسند اتنی چھوٹی رکھتا ہے کہ ہر دوسری لڑکی پہ نظر ثانی کرنے بیٹھ جائے وہ گردن اکڑاتا شہانہ انداز میں کہتا اسکی کالربون پہ لب رکھ گیا۔

تاشہ اسکے گلے میں بانہیں ڈالے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب تر کر گئی وہ ماضی کے سپنے سے حقیقت میں آیا تو تاشہ کو اپنے نزدیک دیکھ کر اسے دھکا دیتا جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا اسے تاشہ کی خوبصورت شکل کتنی بھیاناک لگ رہی تھی وہ لفظوں میں بیان کرنا مشکل تھا وہ اپنے بال نوچتا وہاں سے نکلنے کے پر تولنے لگا اور اسکا چہرہ مارے خفت کے سرخ ہو گیا لیکن وہ اپنے غصے پہ قابو پاتی پھر

سے اسکی جانب بڑھی خیام سرخ آنکھوں سے اسکے خوبصورت چہرے کو نفرت سے دیکھنے لگا، میرے قریب مت آنا دور ہو جاو وہ پاگلوں کی طرح چلایا پلیز لٹ می کلوز سم وہ اپنی خوبصورتی کی توہین ہوتے ہوئے کیسے دیکھ سکتی تھی وہ جیسے ہی اسکے قریب آئی خیام نے اسے پرے دھکیلا اور بنا اسکی طرف دیکھے باہر نکلتا چلا گیا تاشہ سر سے پاؤں تک اپنی ہتک کے احساس سے آگ بگولا ہو گئی۔۔

☆☆☆☆☆☆

جیکی ابھی فلیٹ میں پہنچا ہی تھا کہ پیچھے ہی کھٹاک کی آواز سے دروازہ کھلتا چلا گیا اور جیکی اپنے پیچھے خیام کو دیکھ کر سکتے میں ہی چلا گیا کوئی تاشہ کے پاس جائے اور بنا رات گزارے واپس آ جائے نا ممکن سی بات ہے از ایوری تھنگ آل رائٹ؟؟ جیکی نے چانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جسکی حالت غیر ہوتی معلوم ہو رہی تھی اور وہ بنا جواب دیے کمرے میں بند ہو گیا اور وہ آنکھیں پھاڑے اسے تکتا رہ گیا۔۔

میں بھی تیرے ساتھ یونی جاؤں گا جیکی جو تیز تیز قدم اٹھاتا فلیٹ سے نکلنے لگا تھا اسکی آواز پہ رک کر اسے سرتا پیر دیکھا پھر کان مسلتے ہوئے بولا لیکن تمہارا نیکسٹ سمیسٹر سٹاٹ ہونے میں تو ابھی وقت ہے نا؟؟ خیام بنا جواب دیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا اور جیکی کندھے اچکتا اسکے پیچھے ہو لیا

لیکن امی اتنی جلدی بھی کیا ہے وہ جربز سی بولی بسسس میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا اگلے پیر کو تمہاری رخصتی ہے اس لیے بنا چوں چراں کے تیاری پکڑو کیونکہ میں نہیں چاہتی جو مہمل نے کیا وہ تم بھی

— — —

Whatsapp : 03335586927

بس سارا دن ناچ گانا کروا لو یا موبائل چلوا لو بسبس ، امی اب اس موبائل بیچارے کا کیا قصور ہے ایک تم بیچاری ایک تمہارا موبائل بیچارہ چالاک تو صرف تمہاری ماں ہی ہے میں کسی کو کیا کہوں میری تو اپنی اولاد گندی ہے اور بنی اس سب میں میں اپنا قصور ڈھونڈتی رہ گئی۔۔

آسمان اپنے اوپر کالی چادر اوڑھے پوری آب و تاب سے چمکتے چاند اور تاروں کو اپنی آغوش میں لیے کھڑا تھا اس پہر وہ سرگھٹنوں میں دیے مسلسل پاؤں ہلانے میں لگی آپاں سلمہ جو سونے سے پہلے انہیں دیکھنے آئی تھی ماہی کو ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے دیکھ پریشان سی دیکھائی دینے لگی ماہی بچے خیریت تو ہے نا انہوں نے اسکا کندھا تھکتے ہوئے پوچھا اور وہ خوف سے سر اٹھاتی آپاں کے پرنور چہرے کو بھیگی آنکھوں سے دیکھنے لگی اور آپاں خاموشی سے اس کے وحشت زدہ آنکھوں کو تنکے لگی میں بہت بے سکوں ہوں وہ کپکپاتے ہاتھوں سے چہرے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہتی نظریں جھکا گئی۔۔۔

معاف کر دو آپاں دھیرے سے بولیں اور اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کے بے یقینی سے انہیں دیکھا کیسے معاف کر دوں وہ شخص قاتل ہے میرے سکون کا ، میرے دل کے اتنے ٹکڑے کر دیے جنہیں پوری زندگی بھی جوڑنے کی کوشش کرتی رہوں تو ناکام رہوں گی اور آپ کہہ رہی ہیں کہ معاف کر دوں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی کبھی وہ سر کو مسلسل نا میں ہلاتی کہتی شاید آپاں سے زیادہ خود کو یقین دہانی کروا رہی تھی۔۔

"کسی کا دل توڑ کر معافی مانگنا بہت آسان ہے لیکن اپنے ٹوٹے دل سے کسی کو معاف کرنا بہت مشکل" وہ آنسوؤں رگڑتی بولی۔

کیا کبھی تم نے اپنے گناہوں کا اندازہ لگایا؟؟ اسے آپاں سے اسوقت ایسے بے تکی سوال کی امید ہر گزرنا تھی لیکن پھر بھی خاموشی سے ہاں میں سر ہلانا بہتر سمجھا، ہم تو بتاؤ تم نے اپنی زندگی میں کتنے گناہ کیے ہوش سنبھالنے سے لیکر اب تک۔۔ یاد نہیں لیکن اتنا جانتی ہوں کہ میں اکثر گناہ کر جاتی ہوں انسان ہوں اور انسان تو غلطی کا پتلہ ہے وہ کندھے اوپر نیچے کرتی لاپرواہی سے بولی تم گناہ کرتی ہو اور مانتی بھی ہو لیکن پھر بھی اپنے رب سے معافی کی امید رکھتی ہونا؟؟ اسنے ہاں میں سر ہلایا۔۔ بس پھر "لوگوں کو بھی ایسے ہی معاف کیا کرو جیسے تم اللہ سے امید رکھتی ہو کہ وہ تمہیں معاف کر دے گا" اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو تم انسان ہو اور انسان تو ہے ہی غلطی کا پتلہ اور وہی گناہ کسی اور انسان سے ہو جائے تو اسے معاف کرتے وقت یہ سوچ کیوں نہیں آتی کہ وہ بھی انسان ہے اور انسان تو صدا سے غلطی کا پتلہ ہے

"اگر تم کوئی نیک کام اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو یہ افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سزا دینے پر ہر طرح سے قادر ہونے کے باوجود اپنے بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتا اور انہیں معاف فرماتا ہے لہذا تم بھی اپنے اوپر ظلم و ستم کرنے والوں کو معاف کر دو اور لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرو"

دیکھو بچے ظالم سے بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن ظالم سے بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود اس کے ظلم پر صبر کرنا اور اسے معاف کر دینا بہتر اور اجر و ثواب کا باعث ہے اسی چیز کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے کہ "اور اگر تم (کسی کو) سزا دینے لگو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر والوں کیلئے صبر سب سے بہتر ہے۔۔"

قرآن پاک میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ "اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے۔۔۔"

"اور برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ پر ہے بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا"

"اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرما دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

دیکھو قرآن پاک میں کس قدر فضیلت بیان کی گئی ہے معاف کرنے والے کی اور معاف کرنا اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے اور جب تم اپنے رب کے پسندیدہ عمل کو اپنے عمل میں لاو گی تو پُر سکون ہو جاو گی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ تمہارے اندر سکون کا ذخیرہ بھر دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا "حضرت موسیٰ نے عرض کی اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون تیری بارگاہ میں زیادہ عزت والا ہے؟؟؟"

بتا ہے ہمارے رب نے کیا جواب دیا وہ ماہی کے کانوں میں رس گھولتیں بیٹھے لہجے میں بولیں ، وہ بندہ اللہ عزوجل کے ہاں عزت والا ہے جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کر دے۔۔۔ آپکی باتیں ٹھیک ہیں لیکن میں اس انسان کو معاف کر کے گلے لگا لوں گی اور پھر سے اسکے ساتھ ویسی ہی ہو جاؤں گی تو یہ ناممکن سی بات ہے وہ ناخن چباتی بولی

"معافی کا مطلب گلے لگانا نہیں بلکہ یہ عہد کرنا ہے کہ جو اذیت اُس نے مجھے دی وہ میں نے اُس کا نہیں دینی" اور یہ ناخن چبانے سے بہتر ہے انہیں کاٹ لیا جائے کیونکہ ناخن چبانا بھی ایسا ہی ہے جسے اپنے جسم کے کسی حصے کو کھانا، شب بخیر وہ کہتی اسے گہری سوچ میں چھوڑ کر چلی گئیں اور ماہی نے پہلے اپنے ناخنوں کو دیکھا جو مسلسل چبانے کی وجہ سے انگلیوں کے پوروں کے اندر تک گھسے ہوئے تھے پھر دروازے کو جہاں سے آپاں ابھی گئیں تھی اور پھر گندہ سامنہ بنا کر اپنے ناخنوں کو دیکھ کر جھرجھری لی۔۔

وہ دونوں کھانا کھا رہی تھی جب بنی نے بوٹی کو پکڑنا چاہا اور بدلے میں رخصتی کا تیز ناخن اسکی جلد کو سرخ کر گیا آہ کیا ہے؟؟ اپنے حصے کی کھا چکی ہو اب میری پہ نظر رکھ کر بھی بیٹھی ہو واہ جی واہ رخصتی اور اپنا حق چھوڑ دے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، ایسے ندیدی کیوں بن رہی ہو پتیلی سے اور لے آنا کونسا ختم ہو گئی ہیں تو میری پیاری بہن تمہاری ٹانگیں بھی تو سلامت ہیں نا انہیں زحمت دو اور خود لے آو وہ لا پرواہی سے بولی یار رخصتی یہ میری فیورٹ بوٹی ہے پلیز مجھے دے دو نا تم دوسری لے لو وہ اس کی پلیٹ پہ نظریں جمائے بولی، اپنے ان بھیڑ جیسے ڈیلوں سے نظر لگانا نا چھوڑنا وہ اپنی پلیٹ

پچھے کرنے لگی وہ دونوں اسی بہس میں مصروف تھی جب دروازے سے غازی کی اماں اور مامی جمیلہ آتی ہوئیں دیکھائی دی دونوں بوٹی کو بھول کر اپنی بوٹیاں بننے سے روکنے کے لیے پریشان سی وہاں سے اٹھتی سبحان لوگوں کی طرف بھاگیں۔۔

ہائے کسی زمانے میں مجھے اتوار سے شدید محبت ہوا کرتی تھی افسوس کے وہ زمانے بیت گئے ، میرا کام صرف کپڑے مشین سے نکالنا ہے ناکہ انہیں نچوڑ کر سکھانا بھی سبحان کپڑے مشین سے نکال کر باہر پٹکتا نحوست سے چلایا۔ بڑی بات ہے خود کھڑے کھڑے کپڑے نکالتے رہو اور میں بیٹھ کے سارا گند نکالوں پھر نچوڑوں فرحان کھیرے کا بڑا سا بائیٹ لیتے ہوئے بڑبڑایا ہاں تو میں بھی سارے کپڑے چھت پہ جا کر سکھانے کے لیے ڈال ہی رہا ہوں ہادی نے دکھ بھرے لہجے میں اپنا دکھڑا کہا ، تم تو چپ ہی رہو موٹو ویسے تو ہلتے نہیں ہو چلو اسی بہانے تم بھی تھوڑے ہلکے ہو جاو گے سبحان نے کہتے ہوئے مشین سے کپڑے نکالے ، اسی وجہ سے میں کہہ رہی تھی میں خود دھولوں گی دیکھو کیسے سارا سرف ضائع کر رہے ہو سہی طرح نچوڑے بغیر ہی پھینکے جا رہے ہو اور تم۔۔ میں فرحان نے ہاتھ میں پکڑا کھیرا منہ میں گھساتے ہوئے کہا نہیں تیرا پیو جو گندی اولاد نوں چھڈ کے ٹر گیا۔۔ کیا ہو گیا ہے امی آپ آرام کریں پہلے ہی آپکو اتنا بخار ہے ہم کر لیں گے فرحان اموشنل ہوتا اپنی امی کی طرف لپکا پتا ہے مجھے جیسے کر لو گے گوند گدنا لہ کر کے پھینکی جا رہے ہو ساڑے کپڑے وہ مشین کی طرف بڑھتے ہوئے بولیں فرحان نے بڑی مشکل سے انہیں انکے کمرے تک پہنچایا ورنہ سبحان کا تو

دل کر رہا تھا اپنی اماں کو کمرے میں بند کر دے جو طبیعت خراب ہونے کہ باوجود تھوڑی دیر بعد جھاڑ پیلانے آجائیں۔۔۔

سبحان وہ وہ رختی پریشانی سے کہتی رک گئی کیا ہے اب پھوٹو بھی وہ غازی کی اماں حضور ہمیں نشانِ حیدر پیش کرنے آ رہی ہیں کیونکہ ہم سب جامِ شہادت نغش پانے والے ہیں، ہیں کیا بک رہی ہو؟ ارے غازی کی اماں مامی کو لیکر آئی ہیں اور چہرے سے ہی بڑی خطرناک لگ رہی تھی خطرناک کے خوفناک فرحان نے سنجیدگی کی حد کر اس کرتے ہوئے پوچھا

خوفناک تو وہ ہیں ہی پر آج خطرناک بھی لگ رہی ہیں اب تو اوپر والا ہی ہمیں بچا سکتا ہے بنی افسردگی سے کہتی وہی نیچے بیٹھ گئی، اب کچھ سوچو کیا کرنا ہے کیونکہ بلا وہ آتا ہی ہو گا۔۔ کرنا کیا ہے بس سر جھکا کر کھڑے ہو جانا ہے بس جب بڑی امی گھوریں سر کو مزید جھکا لینا ہے تاکہ انہیں فیلنگ آئے کے ہم بے عزتی اچھے طریقے سے محسوس کر رہے ہیں اور آخر پہ اپنی غلطی نادہرانے کا جھوٹا عہد کرنا ہے بسس ہاں اور ایک اہم بات دانتوں کو منہ میں جمائے رکھنا ہے اور ہونٹوں کو آپس میں ایسے چپکائے رکھنا ہے جیسے پریش کر کر پہ اسکا ڈھکن کیونکہ زرا سی باچھیں پھیلی اور دانتوں کی نمائش ہو گئی تو ایسی دھلائی ہو گی جو کبھی کسی دھوبی نے بھی ناکی ہو اور وہ بھی لائیو شریکوں کے سامنے ہادی کہتے ہوئے کپڑوں سے بھری بالٹی اٹھانے لگا۔۔ ارے تم کدھر؟؟ وہ میں اپنے حصے کا کام تمام کر کے آپ سب کو جوائن کرتا ہوں وہ مودب سا کہتا چھت کی طرف بڑھنے لگا ٹھیک ہے تم آ جاو پھر ہم سب اکٹھے ہی جائے گے وہ سبکو سائل دیتا چھٹ پہ پہنچ گیا ہائے اب تو ہادی کا بھوت ہی آئے گا نیچے وہ سانس بحال کرتے ہوئے ہنسا۔۔۔

بینیسی کہاں ہو ادھر آو جیسے ہی امی کی آواز کانوں سے ٹکرائی اسکے چودہ کے چودہ طبق روشن ہو گئے اور مدد طلب نظروں سے سب کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی سب انجان بنتے ادھر ادھر دیکھنے لگے ، کوئی تو چلو میرے ساتھ سب نے ان سنا کر دیا تو وہ پاؤں پٹکتی اپنے ہورشن کی طرف مرے مرے قدم اٹھاتی چلنے لگی

ٹھیک دو منٹ بعد وہ سب کو بلانے آ کھڑی ہوئی کیونکہ وہ بڑی امی تک پہنچی ہی نہیں دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر اُلٹے قدموں لوٹ آئی آخر انار سب نے ہضم کیے تھے ، جلدی کرو سب کو عدالت حمیداں میں پیش ہونا ہے اور پھر گواہوں کی موجودگی میں مجرموں کو سزا دی جائے گی فرحان جلتا بھٹتا بولا ، سبحان تم بڑے ہو سب سے پہلے تم جاو نہیں بنی تم چھوٹی ہو تم جاو ، مجھ سے چھوٹا موسیٰ ہے جو فلحال یہاں موجود نہیں ہے اس لیے انصاف کرتے ہوئے بڑوں سے شروع کیا جائے اور جتنی دیر کی جائے گی جج صاحبہ اتنا ہی غصہ ہوں گی خیر سبحان ہمت سے کام لیتا سب سے آگے چل پڑا لیکن وہاں جا کر محسوس ہوا کہ انہوں نے آ کر سنگین غلطی کر دی کیونکہ وہاں تو ایسا کوئی سین ہی نا تھا سب خواتین اپنے ڈوپٹے آنسوؤں سے بگھونے میں مصروف تھی وہ تو مہمل کا افسوس کرنے آئی تھی لیکن چور کی داڑھی میں تنکا ، اس سے پہلے وہ پلٹتے دونوں عورتوں کی نظر انکے حسین مکھڑوں کا طواف کر چکی تھی سبحان بنی کو کوستا زبردستی مسکراتے ہوئے سلامی پیش کرنے لگا اور بس پھر غازی کی اماں کو اپنے گھر دن دھاڑے ہوئی واردات یاد آ گئی۔

ماسی تسی یقین نہیں کرنا میں بچے تے بہت ویکھے پر تاڈے بچیاں ورگی گندی نیت تے ندیدہ پن میں کسے وچ نہیں دیکھیا، ہق ہا کیا کیا ہے انہوں نے مامی نے اپنے کندھوں کو اٹھاتے ہوئے ایک چبھتی نظر سب پہ ڈالتے ہوئے پوچھا

بس پھر مریج مسالہ چھڑک کر الف سے لیکرے تک تمام روداد بڑی امی کے گوش گزار کرنے کے بعد ہی انکا پاؤں بریک پہ آیا، لے ہاں سارا بوٹا ہی ٹوڑ چھڈیا اور غازی کو بوٹے سے نیچے پٹک دیا توبہ توبہ حال تو دیکھو ان پائلوں (پاگلوں) کے لینا ہی تھا تو منہ سے مانگ لیتے اگر گر کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جاتے سیاہ تو ماں پئیو کو ہی پڑنا تھا کون سمجھائے آج کل کے بچوں کو بڑوں کی باتیں تو مزاک لگتی ہیں انہیں تو ویسے بھی کسی کا ڈر خوف نہیں ہے لڑکے تو لڑکے یہ دونوں اونٹنیاں بھی ساتھ دگر دگر کرتی ہیں یہ میری بات لکھ کے رکھ لو یہ دونوں کوئی نیا ہی چن چاڑوں گیناں مامی جمیلہ نے بھی ناجانے کس زمانے کی بھری ہوئی بھڑاس موقع ملتے ہی نکال باہر کی تھی اور وہ سب مجرموں کی طرح لائن میں سر جھکائے اپنی تعریفیں سننے کو بے قرا دا کھڑے تھے اور دونوں ماؤں کی نا ختم ہونے والی تقریر شروع ہو گئی رہتی سہتی کسر بڑی امی نے نکال دی تقریباً آدھے گھنٹے بعد انکا سیشن ختم ہوا تو سب معافی تلافی اور کئی عہد و پیمان کرنے کے بعد اجازت ملتے ہی عینک والے جن کی طرح غائب ہو گئے ورنہ اتنی جلدی جان بخشی کی توقع کسی کو نہیں تھی

☆☆☆☆☆☆

موسم خاصہ خوشگوار تھا وہ دونوں چھت پہ بیٹھیں چائے کی چسکیاں لے رہی تھی ماہی مجھے کوئی اچھی سی غزل یا شعر بتانا نیلم نے ڈائری پہ جھکے ہوئے کہا اسے خطاطی کا کافی شوق تھا اکثر کچھ نا کچھ لکھتے ہوئے پائی جاتی اور لکھتی بھی کمال۔۔

کسی کو کیا بتاتا میں

کسی کو کیا سناتا میں

بہت لمبی کہانی تھی

بہت غمگین فسانے تھے

بہت گہری محبت تھی

بہت کم ظرف لوگوں سے

بہت مضبوط رشتے تھے

بہت کمزور لوگوں سے

وہ سب نظروں کا دھوکہ تھا

وہ جادوگر زمانے تھے

بہت آسان لوگوں کے

بہت مشکل بہانے تھے

لہو میں ڈوب کر پایا

سُراغِ زندگی میں نے

بہت بے ضرر لوگوں کے
بہت قاتل نشانے تھے
تعلق جن سے رکھا تھا
تعلق ٹوٹ جانے پر
بہت سستے نکل آئے
بہت انمول جانے تھے

--

واہ واہ کمال کر دیا اتنی گہری شاعری کہیں میں ڈوب ہی نا جاؤں وہ دل کہ مقام پہ ہاتھ رکھتی
ڈرامائی انداز میں کہتی اسکی جانب جھکی تم مجھے چھوڑو یہ بتاؤ یہ شاعری کس کے لیے لکھتی رہتی ہو؟؟
آہم آہم بہت لمبی کہانی ہے کبھی فرصت کے لمحوں میں بتاؤں گی اور منہ ہاتھوں کے پیالے میں
چھپا گئی

ویسے تم یہاں کب سے ہو؟؟ مجھے یہاں آئے ہوئے چار ماہ دس دن ہو گئے ہیں میں روز دن گنتی
ہوں نا اس لیے پتا ہے اور اسکی بھی ایک خاص وجہ ہے وہ ماہی کی حیرت بھانپتے ہوئے بولی اور ماہی
نے ہنستے ہوئے چہرہ جھکا لیا

مجھے لگا کہ تم مجھ سے وجہ پوچھو گی کبھی کبھی تو مجھے گمان ہوتا ہے کہ میں دیواروں سے باتیں کر
رہی ہوں نیلم اپنی ڈائری کو سائیڈ پہ رکھتی بولی ، ماہی نے آئبرو اٹھا کہ اشارے سے وجہ دریافت کی
-- میں بولتی رہتی ہوں اور تم ہونٹوں پہ چپ کا قفل باندھے بس سنتی رہتی ہو۔۔۔

"جب انسان اندر سے بھر جاتا ہے نا تو وہ خاموش ہو جاتا ہے جیسے خالی برتن بہت شور کرتا ہے لیکن جب اسے اندر سے بھر دیا جائے تو خاموشی اختیار کر لیتا ہے بالکل اسی طرح جب انسان کہ دل و دماغ میں بہت سی باتوں کا ذخیرہ ہو جاتا تو وہ بھی خاموشی اختیار کر لیتا ہے " ویسے خاموشی بھی عبادت ہے

بہت ڈونگی (گہری) باتیں کرتی ہو میرے تو بالوں کہ اوپر سے ہی چھوں کر کے گزر جاتی ہیں کیا واقعی باتیں گہری ہوتی ہیں؟؟ ماہی کے پوچھنے پہ اسنے تعجب سے اُسے دیکھا کیونکہ "گہرے تو دُکھ ہوتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتے گہرے تو روح پہ لگے زخم ہوتے ہیں جو کسی سے سلتے نہیں، گہری تو خاموشی ہوتی ہے جس کا چیخنا شور کسی کو سنائی نہیں دیتا، گہری تو درد کی رات ہوتی ہے جس میں کوئی روشن ستارہ طلوع نہیں ہوتا، گہرے تو دل ہوتے ہیں جو ہر احساس اندر دفن کر لیتے اور گہری تو محبت ہوتی ہے جو پرانی ہو کر بھی پھسکی نہیں پڑتی"۔۔۔۔۔ مگر کیا باتیں بھی گہری ہوتی؟؟؟ پتا نہیں مجھے تم نے تو میری کھوپڑی ہی گھما دی ہے وہ ڈائری پکڑتی اٹھ کھڑی ہوئی ماہی نے دکھ سے بھری سانس خارج کرتے ہوئے آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو باہر نکلنے سے با مشکل روکا۔۔۔

آپاں آپنے کہا تھا کہ صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو وہ ہاتھ مسلتی دل کی بات الفاظ میں بیان کرنے سے شرمندہ سی ہونے لگی۔۔ بولو بچے کیا کہنا چاہتی ہو اپنی بات مکمل کرو وہ اسے جھجھکتے دیکھ

نرم لہجے میں بولیں۔۔ آپاں میرا نماز پڑھنے کو دل نہیں کرتا ایک بوجھ سا لگتا ہے میں بہت کوشش کرتی ہوں مگر بے سود۔۔ قرآن پاک میں ہے کہ "صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کیا کرو بیشک وہ نماز بہت دشوار ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں" یہ جو خشوع ہے نا یہ سکون ہے جو نماز ادا کرتے وقت ہمارے دل میں طاری ہوتا ہے کیونکہ نماز میں ہی تو دلوں کا سکون پے۔۔

آپاں نماز پڑھنے سے بھی سکون نا ملے تو کیا کیا جائے؟؟ پھر تو تمہیں اپنی نماز پہ غور و فکر کرنی چاہیے، کیا مطلب؟؟ مطلب کہ تمہاری نماز بالکل ٹھیک ہے نماز ادا کرنے کا طریقہ ٹھیک ہے کیا تم نماز کو ویسے ہی ادا کرتی ہو جیسے ادا کرنے کا حق ہے؟؟ ماہی نے اجنبی سے انہیں دیکھا، کیونکہ "نماز میں رکوع اور سجود اچھی طرح سے ادا نہ کرنے اور اطمینان و سکون کے بغیر نماز ادا کرنے کو نبی اکرمؐ نے بدترین چوری قرار دیا ہے"

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں کوئی کس طرح چوری کرے گا؟؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا نہ کرنا (غرض اطمینان و سکون کے بغیر نماز ادا کرنے کو نبی اکرمؐ نے بدترین چوری قرار دیا)

--

شیطان کی پہلی کوشش ہی مسلمان کو نماز سے دور رکھنا ہے لیکن جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو پھر وہ اسے خشوع و خضوع سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے

قیام، قرآن کی تلاوت، رکوع، سجدہ اور قعدہ وغیرہ نماز کا جسم ہیں اور اس کی روح خشوع و خضوع ہے چونکہ جسم بغیر روح کے بے حیثیت ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ نمازوں کو اس طرح ادا کریں کہ جسم کے تمام اعضاء کی یکسوئی کے ساتھ دل کی یکسوئی بھی ہو تاکہ ہماری نمازیں روح یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ ادا ہوں

دل کی یکسوئی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں بہ قصد خیالات و وساوس سے دل کو محفوظ رکھو اور اللہ کی عظمت و جلال کا نقش اپنے دل پر بٹھانے کی کوشش کیا کرو جسم کے اعضاء کی یکسوئی یہ ہے کہ ادھر ادھر نہ دیکھا جائے اور اکثر ہم کپڑوں کو سنوارت رہتے اسی لیے بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہیں لگنا بلکہ خوف و خشیت اور عاجزی و فروتنی کی ایسی کیفیت طاری کریں جیسے عام طور پر بادشاہ کے سامنے ہوتی ہے۔۔۔

قرآن پاک میں ہے کہ "یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جن کی نمازوں میں خشوع ہے" رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اُس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹالیتے ہیں"

ایک اور جگہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان یعنی قومہ میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔۔۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو رکوع اور سجدہ کو پوری طرح سے ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تُو نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تُو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے مر گیا تو محمد کے دین کے بغیر مرے گا۔۔۔۔

"جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ (بڑا) گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور یہ فضیلت ہمیشہ کیلئے ہے" نماز تو بلاوا ہے خدا سے ملاقات کا اگر ہم اس کے بلاوے کا جواب ہی دل کی یکسوئی سے نادیں تو سکون پھر کیسے نصیب ہو گا جب نماز ہی سکون سے ادا نا کی جائے گی۔۔۔

عشاء کی نماز سکون و اطمینان اور پوری طوجہ سے ادا کرنا پھر دیکھنا کتنا پُر سکون محسوس کرو گی ماہی نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔۔۔

سفید رنگ کی شارٹ نثرٹ جس کے اوپر گولڈن نگینوں سے مہارت سے کیا گیا کام اور ساتھ سفید ہی شرارہ پہنے بڑا سا ڈوپٹہ سر اور جسم پہ پھیلائے ہلکے لیکن خوبصورتی سے کیے گئے میک اپ میں وہ

نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی وہ نظریں جھکائے بیٹھی اپنے ہاتھوں میں پہنے گئے گجروں کو ادھر ادھر کر رہی تھی جب اسے اسکے مجازی خدا کے پہلوں میں بیٹھانے کا حکم ملا اور اسکے بے جان ہوتے وجود میں یلکھت کرنٹ سا دوڑ گیا وہ اس سب کے لیے بالکل تیار نا تھی لیکن گھر والوں کی خوشی کی خاطر مرے مرے قدم اٹھاتی صوفے پہ معاز سے تھوڑا دور کھسک کر بیٹھ گئی معاز نے سر تا پیر اپنی شریکِ حیات کو محبت پاش نظروں سے دیکھا جو پرستان سے آئی کوئی پری ہی معلوم ہو رہی تھی جو صرف معاز حیدر کے لیے اتاری گئی آج دونوں کی رخصتی تھی جو بہت سادگی سے تہہ پائی تھی جن میں صرف چند عزیز ی لوگ ہی شامل تھے۔۔۔

وہ پورا راستہ خاموش بیٹھی آنسوؤں بہاتی رہی معاز کے کئی بار منع کرنے کے باوجود وہ چھوں چھوں کرتی رہی، گاڑی رکنے پہ بھی وہ ویسے ہی جی بیٹھی رہی تو معاز نے اسکا کندھا ہلا کے اترنے کے لیے بولا، اس نے جیسے ہی گھر میں پاؤں رکھا بنی کی آواز نے اسے رکنے پہ مجبور کر دیا رکیے بھا بھی تیل تو ڈالنے دیں وہ چہکتے ہوئے بولی جسے کسی نے ساتھ لیکر جانا بھی ضروری نا سمجھا لیکن پھر بھی وہ کئی گھنٹوں سے ان کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اب آ جائے وہ دروازے کی دونوں سائیڈ پہ تیل ڈالتی پیچھے ہٹی رخصتی دل کو لیے کمرے میں آئی نیگ مانگنے کا تو سب کا پورا ارادہ تھا لیکن بڑی امی کو سنجیدہ دیکھ کر سب نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔

بھا بھی اب میں گوڈا پکڑوں یا آپ ویسے ہی گوڈا پکڑائی دے دیں گی سبحان نے بڑوں کے رخصت ہوتے ہی پوچھا دل نے ہنستے ہوئے ہزار ہزار کے چند نوٹ اسکی طرف بڑھائے جسے اسنے چمکتی

آنکھوں سے دیکھتے باچھیں پھلاتے ہوئے پکڑا، اب تم بھابھی کو سلامی بھی دو بھوکے رخصتی نے اسے شرم دلانی چاہی چھوٹے سلامی نہیں دیتے وہ شرمندہ ہوئے بغیر بولا۔

چلیں بھائی آپ دونوں کی تصویریں بناؤں ابراہیم بھائی مانگ رہیں ہیں ابراہیم کے نام پہ بنی کے دل نے ایک بیٹ مس کی کاش کبھی مجھے بھی رپلائے کر دیں اسنے ڈوبتے دل سے سوچا۔ سب مل کے ایک سیلفی لیتے ہیں چلو سب پاس پاس ہو جاو فرحان نے کیمرہ سیٹ کرتے ہوئے کہا بنی اور ہادی کے علاوہ سب بیڈ پہ چڑھ گئے ہادی کو تو شرم ہی بہت آرہی تھی اپنی بھابھی سے اور بنی اچھے سے جانتی تھی کہ اسکی تصویر صرف تبھی ہی پیاری آتی ہے جب موبائل اپنے ہاتھ میں ہو ورنہ تو منہ ہی تیرٹھا آتا اور وہ ٹیڑھے منہ والی تصویر ابراہیم کو بیجھنے کے حق میں بالکل نا تھی لیکن سب کے فورس کرنے پہ چاروں نچار اٹھنا پڑا۔

فرحان نے پہ در پہ کئی سیلفیاں لے ڈالی پر مجال ہے بنی کو کوئی بھی پسند آئی ہو تم پیچھے ہٹو میں لیتی ہوں تم بناتے ہوئے صرف اپنا منہ دیکھتے ہو جیسے ہی زرا اچھا آئے فوراً سے کلک کر دیتے پچھلا چاہے جتنا بھی کوجا کیوں نا لگ رہا ہو، ہر بندہ اپنا ہی منہ دیکھتا ہے اور ویسے بھی اچھا آنے کے لیے اچھی شکل کی ضرورت ہوتی جسکی تمہیں شدید کمی لاحق ہے

چلو یار چلتے ہیں معاز بھائی بار بار ٹائم کی طرف دیکھ رہے ہیں اب ہمیں اٹھا کر باہر ہی پھینک دینا ہے سبحان اٹھتے ہوئے بولا شکر ہے تمہیں بھی سمجھ آئی ورنہ کب سے اشارے کر رہا ہوں پر تم لوگوں ڈھیٹ بنے ڈیرے ڈال کے بیٹھے ہو معاز ہنستے ہوئے کہتا کلائی میں پہنی واچ اتارنے لگا، بھابھی

یہ ساتھ والا کمرہ میرا ہی ہے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلس جھجک آ جائیے گا سبحان خوش اصولی سے کہتا اپنی چپل اڑسنے لگا ضرور وائے ناٹ دل مدھم آواز میں بولی

یارر میرا تو دلہن کے کمرے سے اُٹھنے کا دل ہی نہیں کر رہا بنی نے بڑی مشکل سے اُٹھتے ہوئے کہا اسے بچپن سے ہی دلہن دیکھنے کا کافی شوق تھا محلے میں جب بھی کسی کی شادی ہوتی تو دلہن دیکھنے ضرور جاتی چاہے جتنے بھی رش میں گھس کر کئی جتن کرنے کے بعد ہی دلہن کا دیدار کرنا پڑتا اور کبھی کبھی تو دلہن کو تیار ہوتے بڑی خوشی سے دیکھتی رہتی لیکن ایسی خوشی کم ہی نصیب ہوتی محلے کی آنٹیاں بچہ بچہ کہہ کر کمرے سے ہی نکال دیتی کہ جب تیار ہو جائے گی تب دیکھ لینا اور وہ آنٹیوں کو دل میں کوستی بچھے دل سے واپس آ جاتی۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے سب کچھوے کی چال چلتے باہر نکلے تو معاز نے چکر کا کلمہ پڑتے ہوئے دروازے کی گنڈی چڑھائی کہ کہیں دوبارہ سے ہی وارد نا ہو جائیں،، یہ گجرے کچھ زیاد ہی پسند نہیں آ گئے معاز نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا جو کنفیوز سی گجرے ٹھیک کرنے میں لگی تھی، مجھے مہمل کا بہت دکھ ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اتنی جلدی رخصتی کی وجہ سے پریشان ہو لیکن تمہاری سٹڈیز متاثر نہیں ہوں گی میں اس بات کی گارینٹی دیتا ہوں اس لیے اب ریلیکس ہو جاو وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا دل نے مسکرا کر نظریں جھکا لی۔ ویسے میں نے سوچا نہیں تھا کہ اتنی جلدی تم ہمارے کمرے میں آ کر اسے معتبر کر دو گی آج تمہیں یہاں دیکھ کر میں اتنا خوش ہوں کہ بتا نہیں سکتا، اب تمہاری تعریف بھی کر دوں؟؟ دل نے کچھ ناراضگی سے اسے گھورا میں نے سنا ہے دلہن کی تعریف نا کی

جائے تو وہ ناراض ہو کر دلہے کو کمرے سے ہی نکال دیتی ہے وہ ہنسی دباتے ہوئے کہتا اسکے نازک سے ہاتھوں کو لبوں سے چھو گیا

بالکل ٹھیک سنا ہے وہ ہولے سے بولی، آہم تم خوبصورت ہو اس میں تو کوئی شک نہیں ہے لیکن ساتھ ساتھ اس عام سے بشر کے لیے بہت خاص ہو بس اتنا کہوں گا کہ قلبِ مومن معاذ حیدر کو مکمل کرتی ہے وہ جذب سے بولا اور وہ جو پہلے ہی پزل ہو رہی تھی اب تو ہتھیلیاں بھی پسینے سے بھگنے لگی، اب تمہاری باری۔۔ دل نے شرماتے ہوئے اسے دیکھا اور اپنا شرارہ سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی میں چیخ کر لوں پھر نماز بھی پڑھنی ہے بنا اسکی جانب دیکھے وہ واشروم میں گھس گئی اور معاذ جسکی مسکراہٹ نے اسے چہرے کا احاطہ کر لیا تھا سر پیچھے کو گرا گیا۔۔

کمرے میں آتے ہی وہ دونوں سبحان کے گرد جمع پیسوں کا بٹوارا کرنے کی ضد کر رہے تھے جنہیں سبحان ان سنا کرتا وہاں سے کھسکنے کہ چکر میں تھا تم نے کہا تھا کہ فرحان تم چپ رہنا میں مانگوں گا پھر ہم آپس میں بانٹ لیں گے مجھ سے بھی یہی کہا تھا ہادی منمنایہ۔۔ ہاں تو کہا ہو گا منہ سے بات نکل ہی جاتی ہے تو ایسے ہی مانے گا فرحان برہم ہوا، میں ویسے بھی نہیں مانوں گا تو ایسے کی بات کر رہا ہے

چند سیکنڈ بعد وہ تینوں آپس میں گتھم گتھا تھے سبحان نے اسکا گرتا پکڑ کے کھینچا آنکھیں تو تب کھلی جب وہ پھٹ گیا لیکن حیرت کا جھٹکا تو تب لگا جب یہ پتا چلا کہ وہ کرتا فرحان کا نہیں ہادی کا تھا اس سے پہلے ہادی کے آنسوؤں سے پورا گھرانا ڈوبتہ اسنے پیسے ہادی کے ہاتھ پہ بڑی تمیز سے رکھ کر چپ

رہنے کی درخواست کی ہادی نے فرحان کی طرف دیکھا پھر صلح کا اشارہ ملتے ہی سبحان پہ احسان کرتے ہوئے اسکی پیشکش قبول کر لی اور سبحان نے اسوقت کو کوسا جب اسکا ہاتھ کرتے تک گیا۔۔۔

اگلے دن ولیمے کی تقریب تھی اور سب قریبی رشتے دار مدعو کیے گئے تھے گھر کے صحن میں ہی عورتوں کے لیے ٹیبل لگائی گئیں جبکہ مرد حضرات کے لیے گھر کے سامنے بنے گراؤنڈ میں ہی انتظام کی گیا بنی تو بہت ایکسائیٹڈ ہو رہی تھی لیکن امی کے سختی سے منع کرنے پہ میک اپ پہ ہاتھ ہلکا ہی رکھا

رنجشی اور بنی نے پستہ رنگ کی قمیض اور سکن کلر کی کیپری ہمرنگ بڑے سے ڈوٹے کندھوں پہ لٹکائے ہوئے تھے رنجشی نے سٹائلش چٹیاں جبکہ بنی نے سٹریٹ بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا لیکن کچھ دیر بعد ہی جس اور گرمی کی وجہ سے کھلے بالوں نے ڈھیلے ڈھالے جوڑے کی شکل اختیار کر لی، دل گرے رنگ کی میکسی میں ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی کل جو اسکے چہرے پہ پریشانی کے بادل چھائے ہوئے تھے اب وہ سرے سے غائب تھے ساری عورتیں بار بار اسے دیکھنے جاتی اور لمبی لمبی تعریفوں کے پل باندھنے کے بعد سلامی دے کر اپنے چنے مئے بچوں کے پاس واپس ٹیبل پہ لوٹ آتیں۔۔

دل کو خوش دیکھ کر اسکی امی مطمئن ہو گئی تھی انہیں یقین تھا معاز انکی پھلجھڑی کو کبھی بُجھنے نہیں دے گا فارہہ بیگم بھی سب سے خوشی سے ملی تھی اب وہ مہمل کے لیے پہلے کی طرح پریشان نہیں ہوا کرتیں تھی

آج تو لگتا ہے مامی کی اپنی بہوؤں سے بہت صلح صفائی ہے اس لیے ایک ٹیبل پہ باہمی محبت کا مظاہرہ کرتیں نظر آ رہی ہیں بنی نے رختی کے کان میں کہا ارے بدھو بڑی امی جو پاس بیٹھی ہیں اسی لیے تو وہ مسکرا رہیں ہیں ورنہ بڑی امی کا پتہ ہے ناسب کے سامنے ہی کر دیتی ہیں ہاں یہ بھی ہے خیر اللہ انکی صلح صفائی قائم رکھے وہ کہتے ہوئے سیٹج کی جانب بڑھ گئی

چلو بس بہت دیکھ لیا دلہن کو رش نا ڈالو ادھر بنی نے بچوں کو سائیڈ پہ کرتے رعب سے کہا آخر اسکے ساتھ بھی تو ایسا ہی کیا جاتا تھا لیکن بچے ڈھیٹ بنے ٹس سے مس نا ہوئے تم لوگوں کو اثر نہیں ہوتا جاو یہاں سے پہلے ہی اتنی گرمی ہے اور رہتی سہتی کسر تم لوگوں نے پوری کر دی ہے کھڑی رہنے دو دلہن ہی تو دیکھ رہی ہے ایک بچی کی اماں تیکھے لہجے میں بولیں ، آنٹی یہ کب سے یہاں کھڑی ہے پہلے ہی اتنی گرمی ہے ادھر وہ ٹشو سے نا آنے والا پسینہ صاف کرتی بولی لگدی تینوں گرمی آئی وڈی لیڈی ڈیانا وہ ہنکارہ بھرتی اپنی بچی کا ہاتھ تھامتی اپنی ٹیبل پہ چلی گئیں بنی نے غصے سے انہیں گھورا جو ٹیبل پہ بیٹھی ساتھ والی آنٹی کو بنی کی طرف دیکھ کر کچھ بتا رہی تھی ہیں اور پھر ٹیبل پہ موجود ساری عورتوں کی منظورِ نظر بنی بن گئی ایک تو جاننے والے میرے اعمالوں پر ایسی نظر رکھتے ہیں کہ اگر بدی کے فرشتے میری نگرانی ترک بھی کر دیں تب بھی یہ انہیں پل پل کی خبر فراہم کر سکتے ہیں وہ سر جھٹکتی دل کے قریب بیٹھ گئی۔۔۔

فرحان لوگ جو ویٹرز کی ڈیوٹی سر انجام دے رہے تھے تھکے ہارے سبجان نے جیسے ہی گرین سگنل دیا کہ روٹی کھل گئی جے سب خواتین جو چغلیاں کرنے اور ایک دوسرے کی تنقید کرنے میں مصروف

بیٹھی تھی پلک جھپکتے ہی کھانے پر ایسے براجمان ہوئی جیسے صدیوں کی بھوک کی ہوں اور ایک دفعہ ختم ہو گیا تو دوبارہ نہیں ملے گا کسی نے چیخ پکڑا، کسی نے پلیٹ، کسی نے سلاد، کسی نے چٹنی تو کسی نے نان سب ایک دوسرے کو دھکا دیتی اپنی پلیٹیں بھرنے میں مصروف تھی

رخشی جاو تم بھابھی کا اور ہمارا کھانا ادھر ہی لے آؤ بنی کی کھانا ڈالنے سے جان جاتی جب بھی کبھی کسی تقریب پہ جاتی جم کر بیٹھی رہتی سب کے سامنے امی سے بے عزتی کروا لیتی لیکن دو قدم ہلا کر کھانے کی پلیٹ بھرنے نا جاتی، تم بھی آ جاو اتنا سب میں اکیلے کیسے لیکر آؤں گی وہ کھڑی ہوتے ہوئے بولی تو پھر کیا ہے دو تین چکر لگا لینا میں تب تک بھابھی کو کمپنی دیتی ہوں وہ رُخ دل کی طرف کرتے ہوئے بولی بنی رخشی نے دانت پیسے۔۔ کچھ چاہیے ہوا تو بتا دیجیے گا موسیٰ ادھر ہی کھڑا ہے سبحان نے روبینہ بیگم سے کہا تو رخشی کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھووا سبحان،،، وہ جو پلٹنے لگا تھا رخشی کی آواز پہ اسکی جانب آیا کیا ہوا ابھی تک بھابھی کو کھانا نہیں دیا وہ تم بھابھی کا کھانا ادھر ہی لا دو پلیر وہ ایک تھکی سی نظر اسکے حسین مکھڑے پہ ڈالٹا سر ہلاتا چلا گیا چند منٹ بعد انکی ٹیبل مختلف پکوان سے بھر چکی تھی کچھ اور چاہیے ہوا تو مجھے آواز دے دینا میں ادھر ہی ہوں نہیں اب کچھ چاہیے ہوا تو ہم خود لے لیں گے جواب بنی کی جانب سے آیا میں نے تم سے نہیں پوچھا وہ منہ چڑھاتا باہر کو بھاگا کیونکہ معاز اسے آوازیں دے رہا تھا۔

چلو بنی اب آسکریم تم لیکر آؤ رخشی نے نشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا تو بنی کو بھی انکار کرنا اچھانا لگا اس لیے چپ چاپ سیٹج سے اتر آئی وہ پوری دلجمعی سے پلیٹ بھرتی سینج سینج کر پاؤں رکھتی سیٹج کی طرف آنے لگی تھی جب مامی کی آواز پہ پلٹنا پڑا بنی بیٹا جی مامی،، یہ پلیٹ مجھے دے دو

تم نئی ڈال لو وہ بنا جواب سنے پلیٹ تھام گئی اور بنی زبردستی مسکراتی پھر سے پلیٹ بھرنے لگی ابھی وہ چند قدم ہی آگے آئی تھی جب اپنی امی کی آواز نے اسکے پاؤں جھکڑے جی امی ،، بیٹا یہ آسکریم خالہ کو دے دو تم نئی لے آؤ اور بنی تو بیٹا لفظ پہ ہی غش کھا کے گرنے والی ہو گئی خیر پلیٹ تھماتی پھر سے پلیٹ اب جو بھی ہو جائے میں نے کسی کی نہیں سنی وہ پکا ارادہ کرتی تیز تیز قدم اٹھاتی سیٹج تک پہنچنے ہی لگی تھی کہ تائی امی نے آواز لگائی پہلے تو ان سنا کر دیا پھر دل میں اماں کا پڑھایا سبق گھوما اچھے بچے بڑوں کا کہنا مانتے ہیں بس پھر نا چاہتے ہوئے بھی پلٹنا پڑا اور ایسا پلیٹ کی ساری آسکریم احمد کی شرٹ کو میٹھا کر گئی آپ س سوری پلیز مجھے پتا نہیں چلا کہ کوئی میرے پیچھے بھی ہے آپکی تو ساری شرٹ گندی ہو گئی آپ میرے ساتھ آئیں میں دھو کر پریس کر دیتی ہوں وہ فکر مندی سے بولی نہیں اٹس اوکے میں تو دل سے ملنے آیا تھا وہ ٹشو سے شرٹ صاف کرتا منمنایا۔۔

آپ چلیں میں صاف کر دیتی ہوں وہ پریشانی سے بولی احمد نے بڑے غور سے اس چھوٹی موٹی لڑکی کو دیکھا ہم چلو ٹھیک ہے وہ رختی کو اشارے سے بتاتی اسکے ہمرا اندرونی حصے کی جانب آگئی ، آپ ادھر رکیں مجھے شرٹ اتار کر دے دیں میں ابھی پانچ منٹ میں لے آتی ہوں اسنے جھکے سر سے کہا اور وہ سر ہلاتا شرٹ اتارنے لگا ، بنی اسکی شرٹ لیتی اپنے کمرے میں آگئی جلدی جلدی وہاں سے دھویا جہاں آسکریم لگی تھی اور پریس کرنے لگی۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ معاز کی اچانک آواز پہ وہ ڈر کے پیچھے مڑی بھائی وہ احمد بھائی کی شرٹ گندی ہو گئی تھی تو وہ ہی سکھا رہی ہوں

تو یہ کام فرحان لوگوں میں سے بھی تو کسی کو بول سکتی تھی نا وہ غصے سے بولا وہ بھائی شرٹ خراب مجھ سے ہی ہوئی تھی وہ ندامت سے بولی ، اسوقت گھر میں تمہارے اور احمد کے علاوہ کون ہے؟؟ اور بنی کا سر شرمندگی سے مزید جھک گیا

بینیش لوگ بات کا بٹنگڑ بنانے میں وقت نہیں لگاتے تمہیں کتنی دفع سمجھایا ہے لیکن مجال ہے کہ بات تمہاری کھوپڑی میں گھستی ہو بھائی میں ایسی لڑکی نہیں ہوں اور میں رخصتی کو بتا کر آئی ہوں وہ بھیگی آواز میں بولی ، یہ میں جانتا ہوں تم کیسی لڑکی ہو لیکن لوگ نہیں جانتے لوگ دل نہیں موقع دیکھتے ہیں اگر میری جگہ یہاں کوئی اور آ جاتا تو بات بڑھا چڑھا کر سب کو بتاتا اگر رخصتی کو بتایا تھا تو یہاں ساتھ بھی لے آتی اب جاو یہاں سے اور میں دوبارہ تمہیں احمد کے قریب نا دیکھوں انڈر سٹینڈ جی بھائی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی صحن میں آگئی۔۔

یہ لو تمہاری شرٹ معاز نے شرٹ اسکو پکڑاتے ہوئے کہا تم احمد نے اپنی حیرت چھپاتے ہوئے کہا کیوں تمہیں کسی اور کے آنے کی توقع تھی وہ مزاقاً کہتا آئینے میں اپنے بال ٹھیک کرنے لگا ، نہیں تو دولہا صاحب ادھر پھر رہیں ہیں اس لیے پوچھا ،، ہاں وہ بینیش نے کہا تھا کہ آپکو شرٹ دے دوں اسے کوئی کام تھا اس لیے چلو اب میں تمہیں ہی لینے آیا تھا اور احمد نے سر ہلاتے ہوئے اسکے ساتھ باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔

☆☆☆☆☆☆

اس کی آنکھ کھلی تو نظر گھما کر گھڑی کو دیکھا جو ساڑھے سات بج رہی تھی میں اتنا لیٹ ہو گئی وہ جمائی روک کر اٹھتے ہوئے بڑبڑائی جیسے ہی گردن گھما کر معاز کو دیکھنا تو اسکے خالی بستر کو منہ چڑاتے

پایا واشروم کا دروازہ بھی کھلا تھا مطلب معاز جا چکے ہیں مجھے جگا کر بھی نہیں گئے وہ بنا سینڈ کی دیر کیے واشروم میں گھس گئی فریش ہو کر جب وہ نیچے آئی تو روبینہ بیگم صوفے پہ بیٹھی تھی ہادی انکا کندھا دبا رہا تھا اور وہ ہادی کو کچھ سمجھانے میں مصروف تھی وہ انہیں سلام کرتی حال احوال پوچھنے کے بعد کیچن میں آگئی

ارے بھابھی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں سبحان آلیٹ بناتا حیرانگی سے بولا کیوں میں یہاں نہیں آ سکتی کیا؟؟ بالکل آ سکتی ہیں لیکن ابھی آپ جائے آپکا ناشتہ آپکو باہر ملے گا ابھی آپ نئی نویلی دلہن ہیں جب تک ہاتھوں سے مہندی نہیں اترتی کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائے گی فرحان سینڈوچ بیکر سے سینڈوچ نکالتے ہوئے بولا

تمہارے لیے پراٹھا بنا دوں؟؟ معاز نے روٹی بیلے ہوئے پوچھا دل بھابھی آپ بہت لکی ہیں جنہیں معاز بھائی پراٹھے کا پوچھ رہے ورنہ ہمیں تو جھوٹے منہ نہیں پوچھتے بس امی کے لیے ہی کبھی کبھی روٹی بناتے ہیں سبحان اسکے بولنے سے پہلے ہی بول پڑا۔

نہیں رہنے دیں جو آپ لوگ کھائے گے میں بھی وہی کھا لوں گی وہ مسکراہٹ دباتی بولی، اتنی اچھی روٹی تو مجھے بھی بنانے نہیں آتی دل نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا میں سیکھا درں گا ویسے بھی تم نے بنالی میں نے بنالی ایک ہی بات ہے معاز اسکی جانب فلائنگ کس اچھالتے ہوئے دھیمے سے بولا دل نے دونوں کی طرف دیکھا جو شاید جان کر بھی انجان بن رہے تھے اور معاز کو آنکھیں دکھاتی برتن اٹھانے لگی

ارے بھابھی آپ رہنے دیں میں ناشتہ لگاتا ہوں سبحان اسکے ہاتھ سے برتن پکڑتا کیچن سے نکل گیا اور فرحان بھی سینڈویچز کی ٹرے اٹھاتا آہستہ سے کھسک گیا،، شرم تو نہیں آتی آپکو او ہوں وہ سر دائیں بائیں کرتا بولا آپ نے مجھے جگایا تک نہیں بندہ جگا ہی دیتا ہے خود آفس کے لیے تیار ہو کر ناشتہ کرنے بھی آگئے وہ شکوہ کرتی کہنے لگی

میری دائفی سوتے ہوئے اتنی معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی بس میرا دل ہی نہیں کیا اسکی نیند میں خلل ڈالنے کا وہ محبت سے کہتا اسکے دونوں ہاتھوں پہ بوسہ دیتا آنکھوں سے لگا گیا اور اتنی عزت ملنے پہ اسکی آنکھیں بھرا سی گئی چلو ناشتہ کرتے ہیں ورنہ اس شرمیلے سے شوہر کے شرمیلے بھائی شرم کے مارے کیچن سے سمان اٹھانے نہیں آئے گے آہاں کچھ زیادہ ہی شرمیلے نہیں ہیں بڑے بھائی اور وہ ہنستے ہوئے کالر ٹھیک کرنے لگا دونوں ہمقدم چلتے کیچن سے باہر نکلے۔۔

طلوعِ آفتاب کا وقت کا وقت ہر سو چھائی دل موہ لینے والی خاموشی میں پرندوں کی چچھاہٹ سکون کی طرح روح میں سرایت کرتی اور ٹھنڈی ہوا جب جسم سے ٹکرائی تو زندگی ایک رفق جسم میں چھوڑ جاتی وہ نماز ادا کرنے کہ بعد پرندوں کو دانا ڈالنے لگی اسے یہ سب کرنا اچھا لگنے لگا تھا وہ اکثر ان پرندوں کے پاس ہی پائی جاتی آپاں جو مدرسے جا رہی تھی اسے کھڑا دیکھ اس تک آئیں۔۔ لگتا ہے تمہاری دوستی ہو گئی ہے ان پرندوں سے وہ شاہر سے دانا نکال کر انکی طرف اچھالتے ہوئے بولیں ، اب یہ میرے ساتھ مانوس ہوتے جا رہے یا شاید میں ہوتی جا رہی لیکن انکے ساتھ وقت گزارنا اچھا

لگنے لگا ہے یہ تو اچھی بات ہے اللہ کی مخلوق سے محبت بھی وہی کرتا جس کا دل نرم اور پاک ہو جسکے دل میں اپنے رب کی محبت ہو، مجھے نہیں لگتا کہ میرا قلب پاک اور نرم ہے میں تو بہت گنہگار اور ظالم ہوں جس نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ خود پہ بھی ظلم کیا

دل بدل بھی تو سکتا ہے، آپاں کیا واقعی دل بدل سکتا ہے کیا سب اتنا آسان ہے؟؟ وہ رب تو ہر چیز پہ قادر ہے وہ تو گناہوں سے سیاہ دلوں کو بھی اپنی محبت سے بھر کر منور کر دینے پہ قادر ہے وہی تو ہے جو قلوب کی طہارت کر کے انہیں پاک کر دیتا ہے ایمان و یقین اور ہدایت کا سرچشمہ اور مرکز دراصل یہ دل ہی ہے جب دل کو ہدایت مل جائے تو باقی سارے اعضائے جسم تو دل کے تابع ہیں اور یہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق ہی سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور اس کی طرف سے بڑی رحمت یہی ہے کہ بندہ کو ہدایت نصیب ہو جائے، اس سے بڑھ کر کوئی فضل اور انعام نہیں۔۔

دل، ایمان و یقین کا مرکز اور ہدایت کا سرچشمہ ہے لیکن اس کی بنیاد دلوں کی صفائی اور پاکیزگی ہے اللہ تعالیٰ جس کے دل کو پاک و صاف کر دے، اس کا سینہ ہدایت کیلئے کھل جاتا ہے طہارتِ قلوب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اپنی طرف کی ہے کہ اللہ جن کیلئے چاہتا ہے ان کے دلوں کو پاک فرماتا ہے

آپاں جب ہدایت مل جائے تو دل بدل جاتا ہے پھر انسان کی خواہشات بھی بدل جاتی ہیں کیا؟؟ ہاں بالکل اسکی تمام تر خواہشات اسلام کے تابع ہو جاتی پھر وہ اللہ کی راہ پہ چلنے سے نہیں کتراتا چاہے کچھ بھی ہو جائے بیشک اسے دنیا والوں کو چھوڑنا ہی کیوں نا پڑ جائے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی

کے لئے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کے دل کو کفر و شرک کی گندگی و خباثت سے پاک کر دیتے ہیں تب یہ دل ایمان کو قبول کرنے کے قابل ہوتا ہے اور ایسے شخص کا سینہ اسلام کے لئے کھل جاتا ہے اور اللہ کی توفیق و ہدایت سے اس دل میں ایمان کی روشنی جگمگاتی ہے۔۔۔

طہارتِ قلوب کے بعد آتی ہے زینتِ ایمان اور زینتِ ایمان کا معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کیلئے چاہتا ہے اس کے دل میں ایمان کو مزین و خوشنما کر دیتا ہے اور ایمان کی محبت اس کے دل میں ڈال دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی کے سبب ایسا شخص ہی نہ صرف ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے بلکہ ایمان کی محبت اس کے دل جسم اور ریشہ ریشہ میں ایسی سرایت کر جاتی ہے کہ وہ اس کے مقابلے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا نہ ماں باپ، بھائی بہن، خاندان و قبیلہ کسی کی محبت ایمان و یقین کی بدولت اللہ و رسول کی محبت پر غالب نہیں آتی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو لوگ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انھیں آپ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، چاہے وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے خاندان والے ہوں، انہی لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو راسخ کر دیا ہے اور ان کی تائید اپنی نصرتِ خاص سے کی ہے اور اللہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے، وہی اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں آگاہ رہئے کہ اللہ کی جماعت کے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔"

آپاں آپ نے کہا کہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو مجھے کب ہدایت ملے گی؟؟ بچے ہدایت اسوقت تک نہیں ملتی جب تک ہم رب سے اپنے لیے ہدایت نامانگے جب تک اللہ پاک کی خاص محبت دل میں رچ بس نا جائے تب تک ہدایت نصیب نہیں ہوتی ہاں جس کے لیے اللہ کا ایمان محبوب ہو جائے اللہ بھی انہیں محبوب بنا لیتا ہے۔۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"اور لیکن اللہ ہی نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا اور تمہارے دلوں میں اس کی زینت و خوبی بٹھادی اور تمہارے لئے کفر و نافرمانی اور گناہ کو ناپسند بنا دیا، یہی لوگ راہِ راست پر ہیں۔"

جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی محبت اور اس کی زینت بٹھادی جائے اسی طرح کفر و معصیت سے نفرت جس کے دل میں اللہ ڈال دے پس اسی کے لئے ہدایت کے راستے کھلتے ہیں اور وہی ہدایت پر گامزن رہتا ہے جس بندے کے دل میں ایمان مزین و خوشنما ہو اور اس کی حقیقت جاگزیں ہو وہ نہ صرف اللہ کا مطیع و فرمانبردار ہوگا بلکہ بندگی کی راہ میں بڑی سے بڑی مصیبت اور تکلیف و مشقت کو برداشت کرنا بھی اس کیلئے سہل ہوگا دلوں میں ایمان کی زینت کے سبب ہی نیک لوگ درجات کمال میں ترقی کرتے رہتے ہیں جب یہ چیز بلندی درجات کا زینہ ہے تو بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے۔

دل میں اس بات کی صلاحیت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایمان کی طرف مائل ہو جائے یا اس کے ارادہ و مشیت ہی سے کفر کی طرف جھک جائے۔ ابتداءً دل میں ہدایت کا اُترنا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے تو اس پر استقامت اور دل کا ہدایت کی راہ پر قائم رہنا بھی اللہ کے فضل ہی کا

نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبِ ہدایت کے ساتھ ساتھ ہدایت پر قائم رہنے اور سیدھے راستہ پر چلتے رہنا ہی اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین کو ظاہر کرتا ہے

میں مانتی ہوں تم پر بہت مصیبت آئی ہیں جنہوں نے تمہیں مایوس کر دیا ہے لیکن یاد رکھو کوئی مصیبت اللہ کے حکم کے بنا نہیں آتی اور ہماری ایک بہت بڑی غلطی کہ ہم پر جب بھی کوئی مصیبت آتی اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا عذاب سمجھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ آزمائش ہو ہم آزمائش پر پورا اترنے کے بجائے اسے عذاب کہہ کر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں اور بجائے اللہ تعالیٰ قریب ہونے کے اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں

بس کچھ لوگ صبر کر کے خدا کو پالیتے اور کچھ لوگ شکوہ کر کے اپنے تمام اعمال ضائع کر لیتے یہ تو ہماری آزمائش ہوتی ہے جو جتنا اللہ کے قریب ہو گا اسکی آزمائش بھی اتنی ہے کڑی ہو گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"آدمی کو کوئی مصیبت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پہنچتی اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے ، اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا (صبر و استقامت کی راہ دکھاتا) ہے اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔"

کفار کہا کرتے تھے کہ اگر اسلام برحق دین ہوتا تو اسکے ماننے والوں پر مصیبتیں کیوں آتی ہیں ؟ اس ضمن میں فرمایا گیا کہ مصیبت کوئی بھی ہو اور اچھے برے مسلمان یا کافر کسی بھی انسان پر نازل ہو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مشیت ہی سے آتی ہے اور اس میں بندہ مومن کا امتحان ہوتا ہے

کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سمجھ کر اس کی قضاء و قدر پر یقین رکھتے ہوئے صبر کرتا ہے یا جزع و فزع اور شکوہ و شکایت کا راستہ اختیار کرتا ہے۔۔

تم آس پاس لوگوں کے دکھ سنو گی تو تمہیں اپنے دکھ بے معنی لگے گے جو ہوا اسے اللہ کی رضا سمجھو اور آگے بڑھو اپنے مقصد کو پہچانو کہ وہ رب تم سے کیا چاہتا ہے

اللہ کے نزدیک اس شکر کا بڑا درجہ ہے جو مسائل اور تکلیفوں کے باوجود کیا جائے اور شکر ادا کرنے کیلئے سب چیزوں کا ہونا تھوڑی ضروری ہوتا ہے بس عادت ہونی چاہیے انسان کو شکر ادا کرنے کی چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔۔ میں زرا بچوں کو دیکھ لوں یہ بھی جب ٹیچر موجود نا ہوں تو مدرسہ سر پہ اٹھا لیتے وہ بچوں کے شور کی آواز سنتے ہوئے مدرسے کی جانب متوجہ ہوتیں تو ماہی نے ہنستے ہوئے سر ہلایا اور پھر سے پرندوں کی طرف متوجہ ہو گئی جو اب دانا چغنے کہ بعد درختوں پہ جا بیٹھے تھے۔۔

امیسی میری شرٹ نہیں مل رہی ہادی نے دورانے سے جھانک کر ہانک لگائی الماری میں دیکھو ادھر ہی ہو گی وہ کیچن میں مصروف بولیں نہیں مل رہی اسی لیے تو کہہ رہا ہوں وہ چڑتے ہوئے بولا رکو مجھے آنے دو اگر مجھے مل گئی نا تو پھر دیکھنا وہ غصے سے بولتیں ہاتھ پونجتے ہوئے اسکی طرف آئیں وہ جو پیٹ پہنے گمشدہ شرٹ ڈھونڈ رہا تھا سنجیدگی سے اپنی والدہ محترمہ کے چلتے ہاتھوں کو دیکھنے لگا لو

پکڑو یہ رہی شرٹ،، پر امی میں نے بھی تو ادھر ہی دیکھا تھا مجھے تو نظر نہیں آئی آنکھیں ہوتی تو نظر آتی جب ہے ہی کاں ڈوڈے پھر خاک نظر میں آنی تھی

اور نہایا نہیں ہے تم نے؟؟ امی یہ گیلے بال آپکو نظر نہیں آ رہے وہ بال انکے سامنے کرتے بولا آ رہے ہیں تم نے اکیلے بال گیلے کر لیے ہوں گے جسم کو گیلہ کرنے کی زحمت ہی نہیں کی ہو گی بچپن سے جانتی ہوں تم نہانے سے کیسے جان چھڑاتے ہو،، ہاں اور آپ تو جیسے چھوڑ دیتی تھی نا ظلم خدا کا ہاتھ پاؤں سے میل اتارتی تھیں تو ہاتھ پاؤں ہی چھیل کر رکھ دیتی تھی ایسے رگڑ رگڑ کر میل اتارتی اور ہم سب لائن میں کھڑے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہوتے تھے کہ کب ہماری کالی چھڑی اُدھیڑ کر چھیٹی کی جائے گی سبحان نے شوز پہنتے ہوئے معلومات میں اضافہ کیا اور پھر نہلا کر جو میڈورا پاؤڈر سے ساری گردن اور سینہ بھر دیتی تھی اسکی مُشَق تو دو دن تک ہمارے بدن سے جدا نا ہوتا تھا اوپر سے سرمہ کا ایک بونڈا آنکھ سے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف جیسے کسی سڑک پر سائن بورڈ کا نشان ہو کہ یہ راستے آگے اس طرف سیدھا جا رہا ہے اور پھر کنگلی لیکر بیٹھ جاتیں تو بہ سر کا ماس تک اُکھیڑ دیتیں اور درمیان سے مانگ نکال کر سب کا ایک ہی سیمپل بنا دیتیں کہ دور سے ہی پتا چل جائے روبینہ بیگم کے صاحبزادے آ رہے ہیں

ہاں تو تب سے میل اتاری ہوئی ہے اس لیے دور سے ہی لشکارے مارتے ہو ورنہ اب تو تم لوگوں نے کبھی میل نہیں اتاری ہو گی اس بات کی تو میں گارنٹی دے سکتی ہوں بس چہرہ چمکانے سے کچھ نہیں ہوتا،، میری امی کا تو بس نہیں چلتا اب بھی کچی پکڑ کر ہماری رگڑائی شروع کر دے سبحان

آئینے میں خود کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا وہ سر جھٹکتی باہر چلی گئیں کیونکہ اپنی دو گز لمبی زبان والی اولاد کو کچھ کہنا ہی فضول تھا۔۔

کسی شادی کا کارڈ ہے یہ رختی نے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے بنی سے پوچھا یہ نا عاصم بھائی کی شادی کا کارڈ ہے عاصم انکے بابا کی کزن کا بیٹا تھا جن کی والدہ سب کزنز کی پھوپھو تھی ہائے سچی ہم بھی جائے گے وہ چہکتے ہوئے بولی ہاں نا میں بھی تو یہ ہی کہہ رہی ہوں پر امی مان ہی نہیں رہیں وہ کارڈ سائیڈ پہ پٹکتے ہوئے بولی امی کی فکر نا کرو ابو مان گئے تو امی کچھ نہیں کہہ سکے گی وہ سوچتے ہوئے بولی۔۔

ویسے رختی ہم کبھی لاہور نہیں گئے اف کتنا مزہ آئے گا نا اور وہ میرا نیوی بلو نیو فرائک ویسے ہی پڑا ہے وہ میں نے ایک دفع بھی نہیں پہنا،، کونسا نیوی بلو رختی نے سوچتے ہوئے پوچھا ارے وہ ہی جو 5600 کا آیا تھا بھٹی پوشاک سے لیا تھا اچھا وہ جو ابراہیم بھائی کی سفارش سے مگرچھ کے آنسوں دکھا کہ لیا تھا ہمم وہی ساری اکسائیٹمنٹ کہیں دور جا سوئی تھی "بس ایک نام انسان کو روتے میں ہنسانے اور ہنستے میں رولانے کے لیے کافی ہوتا ہے" وہ بُجھے دل سے اُٹھتی کمرے میں آگئی اور بیڈ پہ اوندھے منہ گر کر اس سنگدل کو سوچنے لگی جو اپنی دوست کو ہی بھلا بیٹھا تھا۔۔

--

وہ سب کی تصویریں دیکھ کر ہی دل کو ٹھنڈک پہنچانے لگا کتنے ماہ ہو گئے ہیں گھر والوں سے نا تو ڈیٹیل میں بات ہوئی اور نا ہی دیکھا اسنے مچلتے دل سے سوچا،، وہ اوپر نیچے کیے تصویریں دیکھتا ایک تصویر پہ

اٹک گیا اور لبوں پہ مسکراہٹ ریگ گئی ینگے منہ والی میری پھینی وہ بنی کی تصویر کو زوم کرتا منمنایہ جسکا ہمیشہ کی طرح منہ تیڑھا ہی آیا تھا

کس کی تصویریں دیکھ کر آنکھیں سیک رہے ہو شیرو نے اس کے موبائل پہ جھانکتے ہوئے پوچھا کوئی نہیں گھر سے تصویریں آئیں ہیں وہی دیکھ رہا ہوں وہ موبائل آف کرتا میٹرس کے نیچے رکھنے لگا،، میرے کو تو کسی گوری میم کا گمان ہوا وہ چانچتی نظروں سے تکتے ہوئے بڑبڑایا،، سب تمہارے زہن کا فطور ہے جو ہمیشہ گوری میموں میں اٹکا رہتا، مرضی ہے بھئی نہیں بتانا تو نا سہی ابراہیم نے کوئی جواب نا دیا تو وہ بھڑک ہی اٹھا دوبارہ میرے سے امید مت رکھنا کہ میں بھی تجھے کچھ بتاؤں گا اور اسنے ہنستے ہوئے چہرہ تکیے سے چھپا لیا شیرو دانت پیتا رہ گیا بڑے ہی ڈھیٹ ہو۔۔۔

بڑی امی مان جائے نامی جیلہ اور انکی دونوں بہویں بھی تو جا ہی رہی ہیں ہمیں بھی جانے دیں نا وہ دونوں بڑی امی کی دونوں ٹانگیں پکڑتے ہوئے التجائیں کرنے لگی پرے ہٹواپنے باپ سے پوچھ لو میں کون ہوتی ہوں روکنے والی، ارے بڑی امی غصہ کیوں کر رہی ہیں ہم آپکو بھی ساتھ لیکر ہی جائیں گے بنی نے مسکہ لگایا تمہارے ساتھ جاتی ہے میری جُتی میں نے اپنی ناک نہیں کٹوانی تم لوگوں کے ساتھ جا کر نا شرم نا حیا وہ کلستے ہوئے کہتی ان سے دور ہٹی۔۔

رخشی ابو کو کال ملاو بنی نے بڑی امی کو گھورتے ہوئے کہا اور اگلے ہی لمحے ابو جی کال پہ موجود تھے آہم آہم وہ ابو جی عاصم بھائی کی شادی ہے تو سب جا رہے ہیں ہم بھی چلے جائے؟؟ اس نے معصومیت اور شرافت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے پوچھا کون کون جا رہا ہے؟؟ دل بھابی دل جو

انکی طرف ہی آرہی تھی اسے دیکھ کر رختی کی زبان سے پھسلا اور کون جا رہا ہے ،، سبحان اور فرحان بھی جا رہے ہیں ساتھ اور ان دونوں کے فرشتوں کو بھی علم نا ہو سکا کہ وہ جا کہا رہے ہیں دونوں نے نا سمجھی سے رختی کو دیکھا جسکے چہرے سے پریشانی جھلکتی دیکھائی دی ٹھیک ہے چلے جاو لیکن دھیان سے سچی ابو جی ہم چلے جائے اسے یقین نا آیا تو تصدیق کے لیے پوچھنا ضروری سمجھا ہاں چلے جاو رختی جس نے کال سپیکر پہ لگا رکھی تھی جتنی نظروں سے بڑی امی کو دیکھا انہوں نے ہنکارہ بھرتے ہوئے رخ ہی بدل لیا۔۔

کہاں جا رہے ہیں ہم سبحان ہے اپنے اور فرحان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا ارے ہم سب عاصم بھائی کی شادی پہ جا رہے ہیں لاہور ، ہیں یہ سب کب ہوا اور ہمیں کسی نے بتایا بھی نہیں فرحان افسوس سے بولا اب تو پتا چل چکا ہے نا تو بس پھر تیاری پکڑو اگلے ہفتے ہم جا رہے ہیں اور دل بھابی آپ بھی ساتھ جائے گی وہ رعب سے بولی آہاں میں میں کیسے جا سکتی ہوں بھلا میرا مطلب میں کونسا پہلے کبھی گئی ہوں لو جی تو پھر کیا ہوا ہم بھی تو پہلی بار جا رہے ہیں وہ بھی ٹرین پہ ہائے اللہ جی میں بہت ہی اکسانٹیڈ ہوں رختی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا تھا ٹھیک ہے میں معاز سے پوچھوں گی اسنے ہنستے ہوئے کہا۔۔

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے وہ ہاتھوں پہ لوشن لگاتی لیپ ٹاپ پہ مصروف معاز سے بولی کیا ہوا خیریت تو ہے وہ چہرہ دل کی جانب گھماتے ہوئے پوچھنے لگا جی وہ کوئی عاصم بھائی ہیں انکی شادی ہے تو بنی اور رختی کہہ رہی ہیں میں بھی ساتھ چلوں انکے وہ بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی ہمم تو بیگم تم کیا چاہتی ہو؟؟

میں نے ان سے کہا کہ آپسے پوچھ کر بتاؤں گی اب آپ بتا دیں انہیں کیا کہوں۔ میں تو سوچ رہا ہوں سب کو شادی پہ بھیج کر ہم دونوں بھی ہنی مون پہ چلتے ہیں وہ لہجے میں خماری سموتا زرا سا اسکی جانب جھکتے ہوئے بولا۔۔ پھر میں کہہ دوں کہ آپ نے جانے کی اجازت دے دی ہے وہ ہنسی روکتے ہوئے بولی

تم دنیا کی پہلی بیوی ہو جو ہنی مون جانے سے انکار کر رہی ہو خیر ہماری کیا مجال کہ حکم عدولی کریں اچھا ہے چلی جاو اور دونوں کا خیال رکھنا عقل کی تھوڑی سی کمی ہے دونوں میں خیال رکھنا انکا وہ کہتے ہوئے وہ پھر سے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا

بہت خیال ہے آپکو انکا؟؟ ظاہری سی بات ہے بڑا بھائی ہوں میں خیال نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا وہ آئبرو اٹھاتا ہوا کہنے لگا ویسے تم ٹیپیکل بیویوں کی طرح جیسے تو نہیں ہو رہی؟؟ آپکو میں ایسی لگتی ہوں وہ بُرا مناتی بولی، معاز۔۔ ہم پر اوڈ آف یو سچی وہ جذب سے بولی آپ میری کسی نیکی کا ثمر ہیں اور تم میرے لیے کسی نیکی سے کم نہیں ہو میری حیات۔۔ شکریہ،، میں آپکے لیے کافی بنا کر لاتی ہوں وہ جوتا اڑتی بولی ہم ٹھیک ہے تب تک میرا کام بھی کمپلیٹ ہو جائے گا پھر ملکر کافی پیئے گے اور ڈھیر ساری باتیں بھی کریں گے وہ نظریں لیپ ٹاپ پہ ہی مرکوز کیے بولا تو وہ بھی سر ہلاتی باہر نکل گئی۔۔

رخشی کل کو ہم ٹرین میں بیٹھ کے جھولے لے رہے ہوں گے وہ دونوں ہاتھ پاؤں کو بلیچ کریم سے بھرتی خیالی پلاؤ پکانے میں مگن تھی یارر اس بلیچ سے تو جلن ہی نہیں ہو رہی مجھے لگتا ہے کہ یہ دو

نمبر ہے رختی نے فکر مندی سے کہا لیکن یار وہ دوکان والا تو بڑی تعریف کر رہا تھا کہ نئی آئی ہے اب تو ہاتھ دھونے کہ بعد ہی معلوم پڑے گا کہ کیسا زلٹ ہے یار ر اس سے اچھی تو دس والی بلیچ کریم ہوتی ہے اس میں لیموں ملا کر لگاؤ تو ہاتھ چٹے ہو جاتے لیکن اس سے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑا ایوی ساڈھے تین سو روپے ضائع کیے ، اگلی بار لامادے کر آئے گے اسے اور دوبارہ اس دکان سے کوئی چیز نہیں لینی ساری چیزیں ہی دو نمبر ہوتی ہیں اسکے پاس بنی نے ہاتھوں کا معائنہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا اب تم ہمارے کپڑے پریس کر لو اتنی دیر میں اپر لپس بنا لوں رختی نے التجائیہ انداز میں کہا میں تو سونے لگی ہوں بارہ بج گئے ہیں صبح تڑکے نکلنا ہے ہم نے صبح اٹھ کے کر لیں گے میں جلدی اٹھنے کا الارم لگا لیتی ہوں ، دفع ہو جاؤ میں نے اپنا کر لینا ہے تم خود ہی کرتی رہنا لائیٹ بھی بند ہو سکتی ہے اور صبح صبح میں امی کی ناراضگی کا رسک نہیں لے سکتی رختی ہاتھوں پہ دھاگہ لپیٹتے ہوئے غصے سے بولی اور بنی اسے نظر انداز کرتی آنکھیں موند گئی

صبح بجتے مسلسل الارم نے اسکی نیند میں خلل ڈالا اتنا منحوس الارم ہے چپ ہونے کا نام ہی نہیں لیتا وہ چڑتے ہوئے بولی لیکن کچھ یاد آنے پہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی ہائے رختی اٹھو ہم نے لاہور جانا ہے لیٹ ہی نا ہو جائے اسے رختی کو جھنجھوڑا وہ اسکے افلاطونی حملے پہ آنکھیں رگڑتی اٹھ بیٹھی اسے جاگتے دیکھ بنی جلدی سے واشروم میں گھس گئی پھر یاد آیا کپڑے تو پریس ہی نہیں کیے تو جلدی سے استری کی طرف بھاگی لیکن افسوس اسی پل بجلی دغا دے گئی اور وہ رات کو جلدی سونے پہ افسوس کرنے لگی

رخصتی تم نے کر لیے تھے اپنے؟؟ ہاں میں تو کر کے سوئی تھی وہ گردن اکڑاتے ہوئے بولی کیا تھا اگر میرا بھی کر دیتی پر نہیں بہن کا کام کرتے تو دورے پڑتے ہیں تمہیں، اب مجھ پہ غصہ کیوں نکال رہی ہو بہن اپنا کام کر کے سوئی وہ سنا نہیں تم نے آج کا کام کل پہ نہیں چھوڑتے۔۔

ہائے اب میں کیا کروں رونے سے بہتر ہے زہن لڑاو اور فرائی پین گرم کر کے سلوٹیں نکال لو واقعی ضرورت ایجاد کی ماں ہے ٹائم کی قلت ہے تو جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ وہ فری مشورہ دیتی واشروم میں بند ہوگئی تو بنی کو اسکا مشورہ کارآمد لگا کچھ پل سوچنے کے بعد وہ کیچن میں بھاگی افسوس در افسوس فرائی پین دھونے والا پڑا تھا خیر بازوں ٹانگی شروع ہوگئی اب اسکے علاوہ کوئی چارہ نا تھا فرائی پین گرم کر کے کپڑوں کی سلوٹیں نکالنے لگی یارررر کنگا کہا ہے رخصتی نے چیختے ہوئے پوچھا مجھے کیا پتا بنی نے کندھے اچکائے، رات کو تم نے ہی کنگی کر کے رکھا تھا رخصتی نے دانت پیسے، میں نے کونسا چھپا لیا ادھر ہی ہوگا دیکھ لو وہ کپڑے اٹھاتی نہانے چلی گئی جبکہ رخصتی چیزیں ادھر ادھر پھینکتی کنگا ڈھونڈنے لگی جو بیڈ کی سائیڈ پہ پڑا دکھائی دیا تو سانس میں سانس آئی

وہ جلد بازی میں سب سے ملتے گھر سے نکلے اور

ٹرین میں سوار ہونے کے بعد انہوں نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ اب یقین ہو چلا تھا کہ واقعی لاہور جا رہے ہیں بیٹھنے کے بعد بنی نے غور کیا کہ کون کون انکے ساتھ آیا ہے غور کرنے پہ پتا چلا کہ پورا ڈبہ انہی کے جاننے والوں سے بھرا ہوا تھا آخر پہلی بار تو لاہور جانے کا موقع ملا ہے تو کسی نے پیچھے رہنے کی حماقت ناکی، مامی جمیلہ انکی دونوں بہویں ایک بیٹا اور انکے بچے، امی کی خالہ اسکی بیٹی اور بہو،

عاصم بھائی کی مامیاں انکی بہویں بچے سب ہی بڑے پرجوش نظر آرہے تھے کیسے سب کے سب اُٹھ کر آگئے ہے بنی نے رختی کے کان میں کہا ہمارے گھر سے بھی تو آدھی فیملی آدھمکی ہے زرا خود پہ بھی نظر ثانی کر لو بنی نے نظر کے گھوڑے دوڑائے تو پاس ہی سبحان فرحان دل بھابی رختی اور وہ خود نظر آئے تو کھسیانی سی ہنسی ہنس دی۔۔

جوس ٹھنڈے جوس بڑے بڑے ہونٹوں والے آدمی نے برف سے بھرا بالٹا بنی کی ٹانگ کہ پاس رکھا تو اسکا جی لپچایا بس پھر پرس سے پیسے نکالنے لگی لیکن جیسے ہی آس پاس دیکھا سب کو اپنی جانب متوجہ پا کر سوچنے لگی کس کس کو لیکر دے اگر خود کے لیے ہی لیتی تو سب کی نظروں میں کنجوس بن جاتی اور سب کو دلانے کے لیے جیب ساتھ نا دیتی وہ ابھی یہ ہی سوچ رہی تھی کہ سبحان نے اسکی مشکل آسان کر دی کیا ہوا گھبراہٹ ہو رہی ہے؟؟ بنی نے سر اوپر نیچے کر کے شکل پہ بھی معصومیت طاری کر لی کہا بھی تھا کہ کچھ کھا لو چلو اب یہ جوس پیو ٹھیک ہو جاو گی بھائی اسے جوس دے دیں اور جوس والے کے بھی ہونٹ پھیلے ٹھنڈے پانی سے جوس نکال کر بنی کی جانب بڑھایا بھابی آپکے لیے بھی لے لوں سبحان نے دل سے پوچھا نہیں فلحال ضرورت نہیں ہے بس اسے لے دو اسنے آس پاس سب پہ نظر ڈالتے ہوئے کہا تو سبحان سر ہلاتا وانٹلٹ سے پیسے نکالنے لگا خیر اسکے بعد بنی نے کسی پھیرے والے کو ویسے ہی جانے نا دیا جب مامی جمیلہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو بول ہی پڑیں ایتھے ہی چری جائی اوتھے جا کے کی کھاو گی وہاں جا کر بھی کھا لوں گی مامی آپ ٹینشن نا لیں انداز خاصہ دلا سہ دلانے والا تھا۔۔

چار گھنٹے کہ تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ ٹرین سے اتریں سب کے کپڑے ایسے تھے جیسے گھڑے سے نکال کہ پہنے ہو سب سست روی سے چلتے بس سٹینڈ کی طرف جانے لگے اور بنی کی جان ہوا ہونے لگی کہ اگلا سفر بس میں کرنا ہے وہ رو دینے کو تھی رخصتی میں نے نہیں جانا تمہیں پتا ہے نا کتنی ووٹنگ ہوتی ہے مجھے۔ چپ کر کے جہاں سب جا رہے ہیں چلتی جاو وہ بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھولتے ہوئے ممنائی

وہ پورے کا پورا جنجال پورا جب بس سٹینڈ پہنچا ہر کسی نے آنکھیں پھیلا کر انہیں ضرور دیکھا۔ وہاں جاتے ہی سب واشروم میں گھس گئے لیکن افسوس تو بعد میں ہوا جب وہاں پہ موجود ایک بھوڑھے آدمی نے پیسے مانگے فی بندہ بیس روپے تو چاروں نچار ڈوبتے دل سے جیب ہلکی کرنی پڑی۔ اسکا ارادہ سب کے بیٹھنے کہ بعد بس میں سوار ہونے کا تھا لیکن پوری بس بھر چکی تھی مسافروں سے اور بنی کو اپنے بیٹھنے کے لیے کوئی سیٹ نظر نا آئی وہ ابھی اندر جھانک ہی رہی تھی جب کنڈیکٹر کی کھنکتی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی باجی پیر رکھو پیر، باجی میں اکیلا پیر ہی نہیں لے کا جانا خود وی جانا جے وہ غصے سے بولی باجی ٹیسی آوتے سہی جگہ خود بن جائے گی وہ خود کو کوستی سوار ہو گئی بس میں بیٹھتے ہی بنی کی حالت خراب ہونے لگی جو صبح سے ٹھونس رہی تھی باہر آنے کو بیتاب تھا شاپر شاپر وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی بڑی مشکل سے بولی بس میں بڑی مشکل سے شاپر برآمد ہوا اور بنی نے سارا مال اس میں بھر دیا ہر کوئی ناپسندیدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا مگر پرواہ کسے تھی آنی کو کون روک سکتا ہے۔۔

خیر شاپر اچھے سے بھرنے کے بعد کھڑکی سے باہر پھینکا لیکن افسوس در افسوس بس اتنی تیز تھی کہ وہ شاپر پچھلی سیٹ پہ براجمان مامی کی گود میں جا گرا اور بنی کو ایسے ایسے القابات سے نوازہ گیا کہ بسبس،، بنی کو سمجھ نا آیا کہ ہنسے یا روئے خیر جو وہ کر چکی تھی اسکے بعد مامی سے نظریں ملانا اسکے بس کا روگ ہرگز نا تھا

اللہ اللہ کرتے آدھے گھنٹے بعد وہ بس سے اترے اور پھر سے سارا مجمع اکھٹا ہو کر اگلی منزل کی طرف چلنے لگا میری بس ہو گئی ہے بنی روتے ہوئے بولی جسکا رنگ زرد ہو چکا تھا اس بس کہ آدھے گھنٹے کے سفر نے اسے بے حال ہی کر چھوڑا، سبحان جاو اسے سیون اپ لا کے دو اسکی گھبراہٹ کچھ ٹھیک ہو دل نے بنی کی بازوؤں تھامتے ہوئے کہا جو گرنے کو بے تاب تھی سبحان بیچارہ بیگ سائیڈ پہ رکھتا پاس دوکان میں بھاگا اور اسکے لیے ٹھنڈی سیون اپ لے کر آیا جس کے چند گھونٹ پینے کے بعد اسے اپنی حالت سنبھلتی محسوس ہوئی

اب بس بیس منٹ کا سفر رہ گیا ہے پھر ہم نے پہنچ جانا ہے مامی کے بیٹے نے اطلاع دی تو سب کو کچھ حوصلہ ہوا اب اگلا سفر میٹرو کے ذریعے کرنا ہے اور بنی کو یہ سوچ کر پھر سے غش پڑنے لگا کہ پھر سے بس میں بیٹھنا پڑے گا میرا من کر رہا ہے میں واپس بھاگ جاؤں وہ آنسوؤں بہاتی بولی، دیکھ لو بیس منٹ کا سفر کر کے شادی والے گھر جانا ہے یا تیس منٹ بس اور چار گھنٹے ٹرین میں بیٹھ کر اپنے گھر جانا ہے فرحان نے پرسوچ انداز میں کہا تو بنی چپ چاپ انکی پیروی کرنے لگی میٹرو میں ووٹنگ نہیں ہوتی دل نے اسے دلا سہ دیا جس پہ فلوقت یقین کرنا بنی کو خاصہ مشکل لگا

ساری عوام ٹوکن لینے لگی جیسے ہی وہ ٹوکن لیکر تھوڑا آگے آئے تو مامی جمیلہ نے نئی اطلاع فراہم کر دی کہ اگر ٹوکن گم ہو جائے تو بس سے اترنے نہیں دیتے بس پھر کیا سب نے ٹوکن کو مٹھی میں ایسے قید کر لیا جیسے وہ بہت قیمتی اثاثہ ہو

جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے تو پھر سے مطلع کر دیا گیا کہ یہ آٹومیٹک دروازہ ہے بھاگ کے بس میں چلے جاو اگر ٹانگ دروازے میں پھنس گئی تو دوبارہ نکلی نہیں ہے اور میٹرو والوں نے باہر نکال دینا ہے بس پھر کیا تھا دروازہ کھلتے ہی ساری عوام ایسے بھاگ کر داخل ہوئی جیسے پیچھے آتما کو دیکھ لیا ہو بس میں سوار ہوتے ہی ایسا محسوس ہونے لگا جیسے بہت سخت امتحان میں کامیابی حاصل کر کے آئے ہوں آخر ٹوکن بھی محفوظ تھا اور ٹانگ بھی بچ چکی تھی۔۔

میٹرو میں داخل ہونے کے بعد اسے محسوس ہوا کہ واقعی یہ بس باقی بسوں کی طرح نہیں ہے تو اسے زرا حوصلہ ملا لیکن اس میں چند ہی سیٹیں تھیں اور کھڑا رہنا مشکل تھا بیٹھ کر عزت کا فالودہ نہیں بنوانا تھا لاہوریوں کے سامنے اس لیے چپ چاپ کھڑی رہی، ابھی چند منٹ ہی گزرے کہ مامی جمیلہ سمیت پوری عوام نیچے ہی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی ان تینوں کے سوا سب نے یہ ہی عمل کیا تو بنی نے ناک چڑھا کر سب کو دیکھا اور تھوڑا دور کھسک کر کھڑی ہو گئی اور ایسے شور کروانے لگی کہ اسکا تو نیچے بیٹھی عوام سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے دل اور رختی کا تو ہنس ہنس کے برا حال تھا

جب نشتر کہا جائے تب اترنا ہے مامی کے بیٹے نے بتایا تو بنی جسکا دماغ ویسے ہی بند ہوا پڑا تھا اسے لگا جب وہ سب نشتر کہے گے تب انہیں اتارا جائے گا جیسے ہی بس رکنے لگی تو بنی بلند آواز میں نشتر نشتر پکارنے لگی دل نے بامشکل اپنی ہنسی روکتے ہوئے بتایا کہ نشتر سٹاپ کا نام ہے جب وہاں بس

رُکے گی تو اترنا ہے خیر نشتر بھی آ ہی گیا جیسے دوڑیں لگا کر داخل ہوئے تھے ویسے ہی ٹانگیں بچاتے باہر نکل گئے باہر نکلتے ہی فرحان کا سر گھومنے لگا اتنا لمبا سفر پہلی مرتبہ کیا کچھ تو ہونا ہی تھا اور ایسا سر گھما کہ انکی صاف ستھری راہداری کو گندہ کر دیا سب لوگ اس سے ایسے پرے ہٹنے لگے جیسے اسے اچھوت کی بیماری ہو لیکن بنی سب کی پرواہ کیے بنا اسکے پاس جم کے کھڑی رہی اس پہ گزر جو چکی تھی اس لیے اسے بے سہارہ چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

چلو سب لوگ ٹوکن واپس کر دو اور انہوں نے جیسے ہی پسینے سے بھری مٹھیاں کھولیں ٹوکن صاحب ہتھیلی میں جمے اپنی چھاپ چھوڑ چکے تھے جتنی کس کے پکڑا تھا گول سکے جیسا ٹوکن صاف دکھائی دے رہا تھا۔

خیر سفر اختتام کو پہنچا تو وہ شادی والے گھر پہنچے اور سب نے سکون کا سانس لیا لیکن شادی کے اختتام تک بنی وہاں سے نظر بچا کر بھاگتی رہی جہاں پہ مامی جمیلہ نظر آتیں رہیں آخر کام ہی ایسا کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں فرحان نے اجازت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا گروانڈ میں بیٹھی سونیا نے نظر اٹھا کر سامنے کھڑی ہستی تو گھوری سے نوازہ جی بیٹھیے جبکہ انداز ایسا کہ دفع ہی ہو جاو لیکن فرحان لہجے کو سر سے نظر انداز کرتا صرف الفاظ پہ دھیان دیتا پٹوسی مار کر نیچے بیٹھ گیا یہ آپکے نوٹس وہ نوٹس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا اسنے نوٹس پکڑ کر سائیڈ پہ رکھ لیے ،، کھینکس مجھے نوٹس دینے کہ لیے لیکن مجھے ایک فیور چاہیے آپ سے وہ گلا صاف کرتا ممنناہ ،، سونیا نے اسکا مدعا

سننے کے لیے اپنی تمام تر توجہ فرحان کی جانب کی وہ دراصل میں شادی پہ چلا گیا تھا تین چھٹیوں کے بعد آیا ہوں تو ان تین دنوں کے نوٹس مل سکتے ہیں کیا مجھے؟؟ اگر آپ مناسب سمجھے وہ اسکے چہرے پہ گھلتا غصے کا عنصر دیکھ کر جلدی سے بولا۔

موبائل ہے آپکے پاس اسنے پہلی بار سوال کیا اور وہ بھی موبائل کا فرحان کی تو باچھیں ہی کھل گئی خوشی سے کچھ سمجھ ہی نا آیا کہ کیا بولے اس لیے سر کو اوپر نیچے ہی کر سکا تو پھر نوٹس کی پکس بنالیں وہ بیگ سے نوٹس نکالتی اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی تو فرحان کی ساری خوشی پر اوس ہی پڑ گئی، اووو یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں وہ موبائل نکالتا با مشکل بول پایا اسے نا بولتا دیکھ کر خاموشی سے نوٹس موبائل میں سیو کرنے لگا ویسے آپکی رائٹنگ بہت کمال ہے اسنے ستائشی نظریں نوٹس پہ جماتے ہوئے کہا ہم مجھے پتا ہے، کچھ زیادہ ہی سڑی ہوئی ہے وہ دل میں سوچتا اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ بیٹھنے کی کوئی خاص وجہ زہن میں نہیں آرہی تھی۔

ہیلو گائز میٹ مائی فرینڈ خیام۔۔ اور خیام یہ ہے میرا دوست جان یہ روحان اور میری سب سے اچھی دوست رانیہ عرف رونی،، ہائے خیام سب نے باری باری ہینڈ شیک کیا تو وہ بھی مسکراتا ہائے بولنے لگا تم پاک سے آئے ہو؟؟ سوال رونی کی جانب سے آیا یپ اسنے مختصر جواب دیا کونسا سمیسٹر ہے تمہارا؟؟ روحان نے پوچھا ففتھ، مطلب تم سینئر ہو ہم سے میرا ایک دوست ہے فاتح وہ بھی پاکستانی ہے اور ففتھ سمیسٹر میں ہی ہے میں ان سے بول دیتا ہوں اگر تمہیں کوئی ہیلپ چاہیے ہو تو

اسے بتا دینا، اوکے وہ سر ہلاتا چیئر گھسیٹتا ادھر ہی بیٹھ گیا تو روحان موبائل نکال کر کچھ ٹائپ کرنے لگا۔

چند منٹ بعد ایک پُرکشش نوجوان انکے پاس آ کر رُکا اور سب سے مصافحہ کرنے لگا خیام نے سرتا پیر اسے غور سے دیکھا سفید رنگ کا شلوار قمیض سفید بے داغ رنگت بڑھی ہوئی داڑھی ماتھے پہ بنا مہراب جو اسے سب سے مختلف بناتا اس پہ اتنا بچ رہا تھا کہ خیام کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے کئی پل بنا پلک جھپکے دیکھے گیا اسے لگا کہ شاید اسنے اپنی پوری زندگی میں ایسا مرد نہیں دیکھا اپنے نام کی پکار پہ وہ حوش میں آیا

یہ ہے فاتح تمہارا فیلو یہ تمہاری ہیلپ کر دے گا اور خیام زبردستی مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا، انشاء اللہ پھر ملتے ہیں فاتح انہیں کہتا خیام کو چلنے کا اشارہ کرتا انکی مخالف سمت پہ چلنے لگا اور خیام نے چپ چاپ اسکی پیروی کی۔

پاکستان میں کہاں سے ہو؟؟ فاتح نے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا حیدر آباد۔۔۔ کب سے یو کے میں ہو؟؟ دو ماہ ہو گئے وہ ارد گرد سے بے نیاز اپنے جوتوں پہ نظر جمائے ہوئے بولا، اسکے بعد فاتح نے کوئی سوال نہ کیا شاید وہ جان گیا تھا کہ خیام زیادہ بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے اس لیے خاموشی سے اسکے ساتھ چلنے لگا۔

یہ میری بیوی ہے مریم اسنے ایک جگہ رکتے ہوئے کہا تو خیام کو بھی رُکنا پڑا لیکن مریم پہ نظر پڑتے ہی اسکے اعصاب میں یکخت تناؤ آ گیا حجاب میں موجود اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے اسکا زہن بھٹکا اور

قلبِ مومن تک جا پہنچا دل ایک دم سارے ماحول سے اچاٹ ہو گیا ناجانے کیوں عبا یہ میں موجود ہر لڑکی کو دیکھ کر اسے قلبِ مومن کا گمان ہوتا اور اب تو عبا یہ میں موجود ہر لڑکی سے چڑ سی ہونے لگی دل تو کیا یہاں سے بھاگ نکلے لیکن اپنے جذبات پہ قابو پاتا انجان بنا کھڑا رہا

مریم یہ خیام ہیں اور پاکستان سے ہی آئے ہیں ہمارے نیو فیلو وہ مریم سے گویا ہوا، اسلام علیکم اسنے مودب سے کہا اسنے ایک نظر اٹھا کر حجاب میں لپٹے اسکے چہرے کو دیکھا جسکی صرف آنکھیں ہی دکھائی دے رہی تھی اور ناچاہتے ہوئے بھی سلام کا جواب دینا پڑے۔۔

ہماری کلاسز کب سے سٹارٹ ہو رہی ہیں؟؟ خیام نے پہلا سوال کیا کلاسز تو سٹارٹ ہیں، لیکن یہاں تک میرے علم تھا کہ کلاسز تو نیکسٹ ویک سے سٹارٹ ہو رہی ہیں، وہ دراصل ویکم پارٹی ہے نیو کمر کی اس ویک اینڈ پہ اس وجہ سے مکمل کلاسز ابھی تک شروع نہیں ہوئی وہ پارٹی کہ بعد ہی شروع ہوں گی ہم تمہیں یونی اور کلاس دکھا دیتے ہیں آگے تمہاری مرضی جب آنا چاہو آ سکتے ہو ہم ٹھیک یے وہ اسکی بات سے اتفاق کرتا منمنایہ۔۔

یارر آج تو تھک گیا میں وہ بیڈ پہ دراز ہوتا جیکی سے بولا پھر کچھ یاد آنے پہ اسکی جانب کروٹ لیتا زرا سا اوپر کو اٹھا یہ جو فاتح کی بیوی ہے وہ کیسی ہے آئی مین ٹو سے اسکا کریکٹر کیسا ہے؟؟؟ مجھے سال ہو گیا ہے تقریباً اسے جانتے ہوئے لیکن آج تک میں نے اسے بنا حجاب کے نہیں دیکھا اور بہت سٹرونگ کریکٹر کی مالک ہے مجھے تو اس میں کبھی کوئی بُرائی نظر نہیں آئی لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو وہ تیرھی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ سرنا میں ہلاتا رُخ ہی بدل گیا اور جیکی اس سڑی روح کی پیٹھ گھورتا رہ گیا

آج اسے دل کی یاد بے حد ستا رہی تھی اپنی زندگی کے بیس سال دل کے سنگ گزارے تھے وہ تو ہر دکھ سکھ کی محرم تھی بس ایک شخص کی وجہ سے وہ کہاں سے کہاں آگئی اور کیا سے کیا ہو گئی تھی وہ انہی سوچوں میں کھوئی اسے یاد کر رہی تھی جب اسکے دماغ میں جھماکہ ہوا اور وہ آپاں سلمہ کے کمرے میں آئی لیکن آپاں کو وہاں ناپا کر اسنے نیلم کو آواز لگائی، نیلم آپاں کہاں ہیں؟؟ تمہیں نہیں پتا وہ آنکھوں کو چھوٹا کرتی بولی نہیں پتا تو پوچھ رہی ہوں اتنے دن ہو گئے لیکن ابھی تک تمہیں یہ معلوم نا ہو سکا کہ آپاں ہر جمعرات کی رات کو چراغ جلاتی ہیں چھت پہ ہی ہوں گی اس وقت ظاہری سی بات ہے ماہی یاد آنے پہ اسے بنا جواب دیے چھت کی جانب لپکی۔۔

آپاں جو چھت کی منڈیر پہ چراغ جلا رہی تھی ماہی کو اپنے قریب پا کر مسکرائی کہو بچے کیا بات ہے؟؟ آپاں نور کیا ہوتا ہے؟؟

وہ اوپر روشن آسمان دیکھ رہی ہو دیکھنے میں کتنا بھلا لگتا ہے اور جب ہم اللہ کی عظمت کو سوچتے ہیں نا کے کیسے آسمان بنا سہارے کے کھڑا ہے اور یہ سب میرے اللہ کی کرامتیں ہیں تو اس غور و فکر سے بھی ہمیں ثواب ملتا ہے بیشک غور و فکر کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں، لیکن اس سے نور کا کیا تعلق؟؟ دراصل اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ یہ تم خود معلوم کرو کہ نور کیا ہے۔۔ اسکا جواب میرے پاس نہیں ہے لیکن مجھے جاننا ہے پلیز وہ بے چینی سے بولی آپاں کچھ پل خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے گویا ہوئیں

"اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے یعنی آسمان و زمین جو روشن ہیں تو اللہ کے نور ہی سے روشن ہیں وہ نہ ہو تو کچھ بھی نہ ہو۔۔۔ یعنی اللہ سے رونق اور بستی ہے زمین اور آسمان کی اس کی مدد نہ ہو تو سب ویران ہو جائیں۔"

مطلب اللہ تعالیٰ کا نور زمین اور آسمان میں ہے؟؟

اسکا ہرگز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور آسمان و زمین کا نور ہے اور اسے روشن کرنے والا ہے یہ تو نور کی مثال بیان دی ہے جب کہ اللہ پاک کی تو کوئی مثال ہے ہی نہیں وہ ذات بے مثال ہے اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور تو حجاب کہ پیچھے ہے۔۔۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ کا نور حجاب میں ہے اگر وہ اسے ہٹا دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں اس کی مخلوق میں سے ہر اس چیز کو جلا دیں جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے"

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ نور سے روشن ہے۔ تمہیں پتا ہے نور حسی بھی ہے اور معنوی بھی۔۔۔

حسی کی بھی کئی قسمیں ہیں، ایک وہ نور جو خود روشن ہے اور دوسروں کو روشن کرتا ہے، جیسے سورج، چاند، ستارے، بجلی، آگ، ہر قسم کے چراغ، جگنو اور ہر وہ حیوان یا درخت جس سے روشنی نکلتی ہے یہ سب اللہ کے پیدا کردہ ہیں ایک وہ نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے حسن یا توانائی کی کسی نہ کسی شکل میں کائنات کے ہر ذرے میں ودیعت کر رکھا ہے مثلاً چہرے کا حسن چہرے کا نور کہلاتا ہے گھر کے افراد گھر کا نور ہوتے ہیں گلے کا نور آواز کی صورت میں روشنی بکھیرتا ہے زبان کا نور بولنے سے ظاہر ہوتا

ہے ہر عضو کی توانائی اس کا نور ہے۔۔۔۔۔ سمندر، پہاڑ، درخت، صحرا غرض ہر چیز کا حسن و جمال اور ان کے منافع اللہ ہی کا نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان میں ودیعت کر رکھا ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کردہ ہے نور کی ایک قسم ہر عضو کی وہ استعداد ہے جس سے حیوان یا انسان کائنات میں پھیلے ہوئے نور کا ادراک کرتا ہے، مثلاً آنکھ میں بینائی کا نور ہے، یہ نہ ہو تو نہ سورج چاند یا کوئی روشنی نظر آئے، نہ اس سے روشن کائنات کے ذرے ذرے میں پھیلا ہوا حسن نظر آئے، اس لیے نابینے آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی آنکھوں میں نور نہیں کان کا نور اس کے سننے کی قوت ہے اسی طرح چھونے، چکھنے، سونگھنے کی قوتیں ان اعضا کا نور ہیں جن میں یہ رکھی گئی ہیں اسی طرح بھوک پیاس، جنسی اشتہاء، غرض بیشتر استعدادات ہیں جو اپنے اپنے متعلقہ عضو کا نور ہیں۔۔

معنوی نور کی بھی کئی قسمیں ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس سے ضلالت کے اندھیرے ختم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا یہ نور پیغمبروں کے ذریعے سے نازل فرمایا، اللہ نے فرمایا "اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے"۔ اور فرمایا "وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات اتارتا ہے، تاکہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر یقیناً سجد نر می کرنے والا نہایت مہربان ہے۔" اور فرمایا کہ "اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے، وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔"

اس معنوی نور کی دوسری قسم حق کو پہچاننے اور قبول کرنے کی وہ استعداد ہے جو مومن کے دل میں ہوتی ہے، جو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے دل میں رکھ دی ہے، مگر بعض اوقات وہ ماحول کے اثر یا اپنی بد عملی کی وجہ سے اس سے محروم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا

"پیدا ہونے والا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی بنا دیتے ہیں یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے چوپایہ پیدا ہوتا ہے تو پورے اعضا والا ہوتا ہے کیا تم ان میں سے کوئی کان کٹا یا ناک کٹا دیکھتے ہو (یعنی اس کا کان یا ناک بعد میں لوگ کاٹتے ہیں)۔" نور سے مراد ہدایت ہے اور ہدایت کا یہ نور اگر کسی دل میں نہ ہو تو جتنے بھی انبیاء آجائیں یا جتنی بھی آیات الہی نازل ہوں دل کے اندھے کو ان سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور اگر یہ نور آنکھوں یا کانوں میں نہ ہو تو تمام معجزے اور ہر وعظ و نصیحت بے کار ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں۔"

ایمان کا نور اللہ کا عطا کردہ ہے اسی نے وحی بھیجی، پیغمبر بھیجے، کتابیں نازل کیں اور دلوں میں انھیں قبول کرنے کا نور رکھا معنی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ آسمانوں اور زمین والوں کو ہدایت دینے والا ہے

"تو کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے سو وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر ہے۔"

یعنی اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو روشن فرمایا۔۔۔

اب سمجھ میں آیا کہ نور کیا ہے؟؟ نور ہدایت ہے جو اللہ اپنے بندے کے دل میں ڈالتا ہے لیکن آپاں نور پہ نور کیسے ملتا ہے؟؟

مطلب تم نے ارادہ کر لیا ہے خود سے کوشش نہیں کرنی پکی پکائی کھیر ہی پسند ہے وہ ملگجے سے اندھیرے میں اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے بولیں اور ماہی نے مسکرا کر چہرہ جھکا لیا۔۔۔ تم نے کبھی زیتون کا تیل دیکھا ہے؟؟ جی آپاں بہت بار پھر تو تمہیں اسکی خاصیت بھی معلوم ہو گی انہوں آخری چراغ کو جلاتے ہوئے پوچھا، میں نے سنا ہے کہ وہ کافی فائدہ مند ہوتا ہے صحت کے لیے۔۔۔ زیتون کے تیل میں بہت چمک ہوتی ہے وہ پہلے سے ہی ایسے روشن ہوتا ہے جیسے آگ کے چھونے سے روشن ہوا ہے۔ اسی طرح مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی مثال اس طرح ہے جیسے صاف زیتون کا تیل قریب ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ہی روشن ہو جائے کہ اسے آگ چھوئے پھر جب اسے آگ چھوتی ہے تو وہ روشنی پر روشنی میں بڑھ جاتا ہے ایسے ہی مومن کا دل ہے کہ اس سے پہلے ہی ہدایت پر عمل کرنے والا ہوتا ہے کہ اس کے پاس علم آئے پھر جب اس کے پاس علم آتا ہے تو وہ ہدایت پر ہدایت میں بڑھ جاتا ہے اور نور پر نور میں بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔۔ یہ چراغ دیکھ رہی ہوں نارات کے اندھیرے میں روشنی کے لیے انسانی استعمال میں آنے والی سب سے روشن چیز تھی

وہ چلتی ہوئیں دیوار تک آئی اور دیوار میں بنے طاق میں شیشے کے بنے ایک فانوس میں رکھے چراغ کو روشن کرنے لگی جیسے ہی وہ چراغ روشن ہوا ماہی نے حیرت سے آپاں کو دیکھا کیونکہ اسکی روشنی

اتنی زیادہ تھی کہ دکھنے میں بالکل چمکدار تارے کا گمان ہوتا آپاں اسکی حیرت دیکھ کر مسکرائی دیکھو یہ چراغ ایک طاق میں ہے طاق میں ہونے کی وجہ سے اس کی شعائیں مجتمع ہو کر زیادہ روشنی کا باعث بنتی ہیں اگر یہ کسی کھلی جگہ میں ہوتا تو اس کی شعائیں بکھر جاتیں جیسے کہ باقی چراغوں کی بکھر چکی ہیں۔۔ دوسری چیز اس کی روشنی کو بڑھانے والی یہ ہے کہ چراغ شیشے کے ایک فانوس میں ہے جس سے وہ ہوا کے تھپڑوں سے محفوظ ہے اور فانوس کی وجہ سے اس کی روشنی کئی گنا بڑھ گئی ہے تیسری چیز یہ کہ یہ فانوس عام شیشے کا بنا ہوا نہیں کہ روشنی میں معمولی اضافے کا باعث بنے بلکہ اتنا شفاف اور چمک دار ہے کہ چمکتے تارے کا گمان ہوتا۔ چوتھی چیز یہ ہے کہ یہ چراغ کسی عام تیل سے روشن نہیں کیا بلکہ تیل کی تمام قسموں میں سے جو تیل سب سے شفاف سب سے زیادہ روشنی دینے والا اور سب سے کم دھواں دینے والا ہے یہ اس کے ساتھ روشن ہوا ہے جو روغنِ زیتون ہے۔۔۔ پانچویں چیز یہ ہے کہ زیتون کا یہ تیل ردی یا خراب قسم کا نہیں کہ ایسے پھلوں سے نکالا گیا ہو جو نکلے اور خشک ہوں، بلکہ ایسے درخت کے پھلوں سے نکالا گیا ہے جو نہایت سرسبز و شاداب ہے اور جس کے پھل صاف روغن سے بھرپور ہیں، چھٹی چیز یہ کہ اسکا تیل اتنا شفاف ہے کہ آگ لگائے بغیر بھی ایسے دکھائی دیتا ہے کہ ابھی اس سے روشنی پھوٹنے لگے گی نور پر نور یعنی نور کو جس طرح بھی بڑھایا جاسکتا ہے اسی طرح اسے زیادہ سے زیادہ روشن کیا گیا ہے

مومن کے دل میں اللہ کی ہدایت کا نور ایسے ہی ہے کہ جیسے چراغ کی روشنی ہے جس میں روشنی بڑھانے کے لیے ہر اس طریقے سے اضافہ کیا گیا ہے جس سے اضافہ ہو سکتا ہے اسی طرح انسان بھی ہدایت پاتا جاتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ اللہ عزوجل اسے اپنے نور سے نواز دیتا ہے جیسے

جیسے اسکا دل اللہ کی محبت سے بھرتا جاتا ویسے ہی اسے نور پہ نور عطا کیا جاتا اور پھر مومن کا دل نور سے بھر جاتا اور تمام گناہ اس سے دور کر دیے جاتے۔۔

یہ جو طاق ہے نا اس سے مراد مومن کا سینہ ہے فانوس سے مراد مومن کا دل ہے چراغ وہ ایمان اور قرآن ہے جو مومن کے دل میں ہے۔۔ ستارے کی طرح چراغ کے روشن ہونے سے مراد مومن کے دل کا نور ایمان سے منور ہونا اور اللہ وحدہ کے لیے اخلاص اور اس کی عبادت سے روشن ہونا ہے۔۔۔

نور کبھی گندے دلوں میں داخل نہیں ہوتا نور ہمیشہ ان دلوں میں داخل ہوتا جو پاکیزہ ہوں جن میں اپنے رب کو پانے کی تڑپ ہو وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے بولیں اور ماہی جواب مل جانے پہ مسرور سی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

☆☆☆☆☆☆

شادی سے آنے کے بعد اسکی حالت خراب ہونے لگی اتنے لمبے سفر نے ایسے چکر چڑھائے کہ وہ چکرائی چکرائی پھرنے لگی جب سارا جگ چکرایا چکرایا لگنے لگا تو ان چکروں سے جان چھڑانے کے لیے کمرے کا چکر لگایا اور سونے کو ترجیح دی ابھی شام کے وقت وہ سو کر نکلی تھی کہ سامنے ہی معاز کو دیکھ کر سلام کرتی بڑی امی کے پاس دبک کر بیٹھ گئی

ابراہیم کا کچھ پتا ہے کہ کب آئے گا بڑی امی نے اداسی سے پوچھا بڑی امی یہ بات مجھ سے زیادہ بنی کے علم میں ہوگی کہ وہ کب آئے گا وہ بنی کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولا اور بڑی امی نے

بنی کی جانب ایسے دیکھا کہ بنی کو اپنی سانس رکتی اور ہلق میں کانٹے چبے محسوس ہوئے وہ تو مسکرا بھی ناپائی، بس کچھ دن بعد آجائے گا وہ بنی کو نا بولتا دیکھ خود ہی بول پڑا اور بنی نے سکھ کا سانس لیا

موسیٰ جو کتابیں پھیلائے پڑھ کم اور اکیٹنگ زیادہ کر رہا تھا میتھ کی بک نکالتے ہوئے بنی سے بولا یہ سوال تو حل کر دو اور بنی جس نے بظاہر تو مسکراتے ہوئے رجسٹر پکڑ لیا لیکن دل میں ایک سو ایک بار اسے کوس ڈالا جس نے معاز کے سامنے اس سے سوال کر ڈالا وہ بھی میتھ کا جس سے اسکی جان جاتی وہ تو میٹرک میں بھی سٹار لیکر با مشکل پاس ہو پائی تھی۔۔۔

پہلے سوچا کہ کسی ناکسی طرح کھینچ تان کر کے مکمل کر ہی دے لیکن افسوس وہ کچھ بھی لکھتی تو معاز کی عقابی نظریں ضرور پڑھ لیتی ہائے پڑھے لکھے بندے کے ساتھ بیٹھنا بڑے دل گردے کا کام ہے، موسیٰ کے بچے تمہیں اللہ ہی پوچھے۔۔۔

بک دکھاؤ تو کونسا سوال ہے ابھی سو کے اٹھی ہوں تو دماغ کام نہیں کر رہا وہ انگلی سے کنپٹی پہ خارش کرتی بولی بک یا کی بک موسیٰ نے مسکراتے ہوئے پوچھا بک کی بک کی کیا ضرورت ہے مجھے وہ سر ہلاتے ہوئے بولی کاش کی بک کی ضرورت محسوس ہو جاتی تو بنا سٹار کے پاس ہو جاتی رخصتی نے جلتی پہ تیل چھڑکا، دنیا معاف کر دیتی ہے پر گھر والے کبھی معاف نہیں کرتے نا خود بھولتے ہیں نا دوسروں کو بھولنے دیتے بس موقع مل جائے تنز کے تیرپیگو پیگو کے مارتے ہیں ایک کتاب میں نمبر کیا کم آ گئے بدنام ہی ہو کر ہی رہ گئی ہوں معاز نے بنی کی بڑبڑاہٹ سنتے ہوئے موسیٰ کو ڈپٹا شرم کرو بڑی

بہن ہے تمہاری کوئی اور نہیں کرتا کم از کم تم ہی اسکی عزت کر لیا کرو اور بنی کو سمجھ نا آیا کہ یہ بے عزتی کی کونسی اقسام ہے اور جلتی کڑھتی کمرے میں چلی گئی

اتنا مزے کا پاستہ میں نے کبھی نہیں کھایا فرحان بڑا سا چیچ منہ میں ڈالتے ہوئے بولا آخر ہماری بھابھی نے بنایا ہے سواد تو ہو گا ہی نا سبحان کے تعریفی نظروں سے دیکھنے پہ شرمیلی سی مسکراہٹ دل کے چہرے کا احاطہ کر گئی،،

کیا ہے اپنا جھوٹا چیچ میری پلیٹ میں مت ڈالو فرحان سبحان کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے بولا سبحان جو اپنی پلیٹ ختم کر کے اس کی پلیٹ سے کھانے کا ارادہ رکھتا تھا اپنا ہاتھ جھٹکے جانے پہ برہم ہونے لگا نئی نویلی بھابھی کے سامنے کچھ زیادہ ہی شوخ نہیں ہو رہے ابھی بتاتا ہوں اسکی آواز اتنی کم تھی کہ فرحان ہی سُن پایا۔

نخرے تو دیکھو نواب کے یاد ہے وہ دن جب ٹیچر کا سموسہ نیچے گر گیا اور انہوں نے اُٹھا کر ڈسٹبن میں پھینک دیا تھا تو تم نے چھٹی ٹائم ڈسٹبن سے نکال کر کھالیا تھا وہ دل کی بھڑاس نکالتا کہنے لگا اور فرحان شرم سے پانی پانی ہوتا گلے میں اٹکا پاستہ بامشکل نگلتا بڑبڑایا مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے ایسے کچھ کیا تھا یقیناً تم نے ہی اُٹھوا کر کھایا ہو گا اسی لیے تو تمہیں اب تک یاد ہے نئی نویلی بھابھی کے سامنے عزت کا کباڑہ کر کے رکھ دیا دل تو کر رہا ہے سارے اگلے پیچھے دانت توڑ ڈالوں پھپھے کُٹنا وہ خونخوار نظروں سے اسے گھورتا دل میں سوچنے لگا جو اب مزے سے اسکی پلیٹ پکڑے پاستہ کھانے کہ ساتھ فرحان کی میٹھی نظروں کو انجوائے کر رہا تھا۔

خود کیا کرتے تھے جب چھٹی ہو جاتی تو یہ سب سے لیٹ گھر آتا امی کہتی کہ میرا سبحان بڑا ہی پڑھا کو ہے ساری جماعتیں پڑھ کے آتا ہے میں نے ایک دن اسکی جاسوسی کی تو پتا چلا کہ جناب چھٹی ہونے پہ پورے سکول کا چکر لگاتے ہیں اگر کوئی اپنا پین پنسل بھول گیا ہو تو اسے ضبط کر سکے اور تو اور اپنے دوست کو باہر نگرانی پہ کھڑا کر کے بچوں کے بیگ سے انکی چیزیں نکال لیتا پھر دونوں دوست آدھا آدھا کر لیتے جو بھی مال ملتا اچھا خاصہ بزنس کرتا رہا ہے یہ اپنے دوست کے ساتھ مل کر۔۔ ایک دفعہ تو حد ہی کر دی یہ جو ہمارے پاس دارے کی دوکان ہے نا بھابھی،، دکان میں دارے کو نا پا کر اپنے دوست کو باہر کھڑا کر کے دکان میں ڈاکہ ڈالنے چلا گیا اور اللہ کے کرم سے اسکا گلہ بھی کھلا پڑا تھا بس موقع غنیمت ملتے ہی بڑی سے گدی نوٹوں کی اٹھالایا اور دونوں دوستوں نے پلین بنایا کہ وہ بھی ان پیسوں سے اپنی ذاتی دکان کھولے گے اور خوب کمائی کرے گے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ بتانا پڑ رہا ہے کہ دارے کی گوانڈن (ہمسائی) نے انہیں موقع واردات کرتے ہوئے دیکھ لیا اور دونوں کے ڈاکے کی چشمدید گواہ بن گئی بس پھر یہ بات اڑتی ہوئی دارے تک جا پہنچی اور دونوں کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر خوب دھلائی کی اور امی نے سمجھایا کہ اچھے بچے چوری نہیں کرتے اگر چوری کرنی ہی ہے تو خدا کے گھر سے کرو، امی کا مطلب علم کی چوری تھا اور ہمارا سبحان ٹھہرا سدا کاندزہن اپنے والی چوری سمجھ بیٹھا امی کی بات مانتے ہوئے دل کے ہاتھوں مجبور ہو گیا ہائے مجھے انتہائی شرم کے ساتھ بتانا پڑ رہا ہے کہ مسجد میں پڑے گلے پہ نظر پڑ گئی انکی اور پھر انکے ہاتھوں سے اللہ کا گھر بھی محفوظ نا رہ سکا۔۔

اپنے دوست کو پھر سے نگرانی پہ کھڑا کرتا خود لوہے کی سلاخ کو مروڑتا گلے کے سراخ میں ڈال کر پیسے باہر نکالے کی تغ و دو کرنے لگا وہ تو شکر ہے میں موقع پہ پہنچ گیا اور اسکو ایسا کرنے سے روکنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس ظالم کو رحم نا آیا اور مجھے واشروم میں بند کر دیا میں معصوم بیچارہ منتیں کرتا رہا کہ مجھے باہر نکالو مجھے حاجت نہیں ہے تو یہ بے رحم انسان بولا کہ چھوٹا بھی کرو اور بڑا بھی کرو وہ بھی تسلی سے بنا شور کیے پھر تمہیں بھی سموسہ کھلاواں گا

لیکن میں ٹھہرا شریف اسکے لالچ میں آنے کی بجائے شور شروع کر دیا اور دونوں ہڑبڑا کر مجھے وہی قید چھوڑ کر بھاگ نکلے اور میں پورے دو گھنٹے اس مشق مارتے واشروم میں ناک بند کیے کھڑا رہا، پھر گھر آ کر اماں کو اسکے لاڈلے کے کارستانی سنائی تو امی بڑی مشکل سے برداشت کرتیں اپنے ہاتھ اس بے شرم انسان کے سامنے جوڑنے لگی کہ آ میرے جڑے ہتھ دیکھ اپنی ماں دے چپٹے چاٹے دا ہی خیال کر لے بغیر تا کیوں میرے سرچہ اس عمرے کھے پوانی ہے (میرے جڑے ہاتھ دیکھو اور میرے سفید بالوں کا ہی خیال کر لو کیوں اس عمر میں میرے سر میں سوا پڑوانے پہ تلے ہو) اور اسکے ساتھی کہ گھر والوں نے تنگ آ کر اسے اپنے ماموں کہ پاس بھجوا دیا پھر کہیں جا کر یہ بعض آیا لیکن عادتیں کہاں چھوڑتی ہیں اب بھی کبھی جب جی للپائے تو گھر میں ہی چھوٹی موٹی چوری کر کے اپنا جی بہلا لیتا ہے آپکو اس لیے خبردار کر رہا ہوں کہ آپ بھی محتاط رہیں وہ سبحان کی گھوریوں اور جڑے ہاتھوں کو نظر انداز کرتا بولنے پہ آیا تو دل کی بھڑاس نکال کر ہی دم لیا، دل کا ہنس ہنس کے بُرا حال ہو گیا اور سبحان مارے ضبط کے سرخ چہرہ لیے وہاں سے واک آٹ کر گیا لیکن جاتے جاتے اپنے منہ پہ ہاتھ پھیر کر اسے وارن کرنا نہیں بھولا۔

میرے اللہ پاک میں کچھ نہیں مانگتی
اب کوئی مراد نہیں باقی
جس کو بر لانے کے لئے
روح سسکتی ہو میری....!!
ایسی کسی خوشی کی چاہ نہیں
جسے پا کر جھوم اٹھنے کی خواہش ابھرے....!!
میری التجا فقط یہی ہے
اے دو جہاں کے مالک.....!!
اے رب کریم.....!!
میری بیقمراری کو وہ ٹھہراؤ دے
جو سکون کو میرا حبیب کر دے
مجھے وہ صبر دے
جو مجھے تجھ سے.....!!
تیرے حبیب سے قریب کر دے
اے میرے مالک-----
میرے دل میں اپنا نور نازل فرما

میری دعائیں قبول و منظور فرما

آمین یا رب العالمین

وہ دعا کہ لیے ہاتھ پھیلائے سسک رہی تھی جب دل کا بوجھ ہلکا محسوس ہوا تو جائے نماز تہہ کرتی کیچن میں نیلم کے پاس آگئی جو پیاز کاٹ رہی تھی نماز تو وہ پہلے بھی پڑھ لیتی تھی لیکن اب پابندی سے ادا کرنے لگی ڈوپٹہ جو ہمیشہ کندھے پہ جھولتا رہتا اب سر پہ ٹکنے لگا یہ بھی نیلم اور آپاں سلمہ کی ہی صحبت کا اثر تھا وہ کبھی ڈوپٹہ نا اُتارتیں انہیں دیکھا دیکھی وہ بھی ڈوپٹہ سہی سے لینے لگی اسے اب محسوس ہونے لگا تھا کہ صحبت کا واقعی ہماری زندگی پہ بڑا عمل دخل ہے۔۔

کیا بنانا ہے آج؟؟ وہ بھی لہسن چھلنے لگی دال چاول بنانے کا ارادہ ہے سہی ایک بات پوچھوں وہ کچھ جھجکتے ہوئے بولی، تمہیں نیلم نے کچھ بھی پوچھنے کے لیے اجازت لینے کی ہرگز بھی ضرورت نہیں ہے اس لیے بنا جھجک کچھ بھی پوچھ سکتی ہو وہ مہارت سے پیاز کترتے ہوئے بولی وہ آپاں کی کوئی اولاد نہیں ہے کیا؟؟ دل میں کئی دنوں سے مچلتا سوال وہ زبان تک لے ہی آئی، ارے آپاں کی تو بہو بھی ہے وہ دراصل آپاں کی بہو کو باہر جا کر پڑھنے کا شوق تھا تو بس اسی لیے دونوں کا جلدی نکاح کر دیا اب وہ دونوں پڑھنے کے لیے دوسرے ملک گئے ہوئے ہیں اور ماہی کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا کہ آپاں کی بہو اور بیٹا اتنے ماڈرن اور پڑھے لکھے ہیں عموماً اس نے یہ ہی دیکھا اور سنا تھا کہ مولوی کا بیٹا بھی مولوی ہی ہوتا اور انکے گھر کی عورتیں نا زیادہ پڑھتی ہیں اور نا ہی زیادہ باہر نکلتی اور پردے کا بہت اہتمام کیا جاتا لیکن یہ پہلی دفع سنا تھا اس لیے ہضم کرنا زرا مشکل لگا۔۔

تم ایسا کرو چاول صاف کر لو دال میں بنا لیتی ہوں نیلم نے اسے سست روی سے لہسن چھیلتے دیکھ کہا تو وہ بھی سر ہلاتی چاول نکالتی باہر آگئی جہاں آپاں کسی عورت کے پاس بیٹھیں اسے کچھ سمجھا رہیں تھی وہ بھی سلام کرتی ایک سائیڈ پہ بیٹھ کر چاولوں میں سے کنکر چننے لگی چند منٹ بعد وہ عورت اجازت طلب کرتی وہاں سے چلی گئی تو آپاں اسکی طرف متوجہ ہوئیں

یہ جو عورت ابھی یہاں سے گئی ہے نا یہ عیسائیت مزہب سے تھی کچھ دن پہلے ہی مسلمان ہوئی ہے قرآن پاک سیکھنا چاہتی ہے اسی سلسلے میں آئی تھی یہی پاس ہی دو گھر چھوڑ کے رہتی ہے اسے تو آج جھٹکے پہ جھٹکا مل رہا تھا وہ عورت تقریباً آپاں کی ہی عمر کی لگی، اس عمر میں آکر اسے سلام قبول کر لیا بڑی حیرت کی بات ہے وہ اپنی حیرانی چھپائے بغیر بولی۔۔

میں بیس سال کی تھی جب میری شادی ہوئی تب سے میں اسے جانتی ہوں مجھے انکی دو باتیں بڑی دل لبھاتی ہیں ہمیشہ سے ہی ایک تو یہ کبھی قسم نہیں کھاتیں چاہے کچھ بھی ہو جائے میں نے کبھی اسے قسم کھاتے نہیں دیکھا اور دوسرا جھوٹ نہیں بولتے دیکھا شاید اللہ کو اسکا یہی عمل اتنا پسند آیا کہ اسے سچ کو جاننے اور سمجھنے کی توفیق دی۔۔

ماہی نے حیرانی سے آپاں کو دیکھا تم اس لیے حیران ہو رہی ہو کہ اتنے برسوں کے بعد اسی عورت نے کیوں اسلام قبول کیا اور ماہی نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا کہ اسکی فیملی بھی ہو گی کیا اسکی فیملی انکے ایسا کرنے پہ ناراض نہیں ہوئی ہو گی؟؟ آپاں دھیمے سے مسکراتے ہوئے کہنے لگیں تم نے کبھی کنول کا پھول دیکھا ہے؟؟ نہیں یاد نہیں شاید دیکھا ہو

کہنے کو تو کیچڑ میں کھلتا ہے مگر چونکہ اللہ نے اسے پاکیزہ رکھا ہے اس لئے وہ کیچڑ میں رہنے کے باوجود پاکیزہ رہتا ہے۔۔ اسی طرح اللہ پاک جسے چاہتا ہے کیچڑ میں بھی پاکیزہ رکھتا ہے اور اللہ جنہیں چن لیتا ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ دنیا آپ کے بارے میں کیا سوچتی ہے وہ صرف یہ دھیان رکھتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک وہ کیا ہیں کیچڑ یا کیچڑ میں کھلا ہوا کنول کا پھول؟؟

بچے اپنی قدر اللہ کے ہاں کرواؤ جو سب سے بڑا قدردان ہے جب اللہ پاک نے ہی فرما دیا ہے کہ "یہ دنیا کہ سہارے تو مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہیں" تو پھر ان نازک سہاروں کی بجائے کیوں نا اسکی رسی کو ہی تھام لیا جائے جو بے سہاروں کا سہارا ہے جو کبھی گرنے نہیں دے گا جو آپکے حال کا محرم ہے جو ہر وقت آپکا انتظار کرتا ہے کہ کب اسکا بندے اسے پکارے اور جو آپکی شاہ رخ سے بھی زیادہ قریب ہے وہ جو ہم سب کا رب ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔۔

ماہی کو اس عورت پہ رشک آیا جسے رب نے چن لیا تھا اور ایک تنقیدی نظر چاولوں پہ ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ یہاں سب مغرب کے بعد کھانا کھانے کے عادی تھے۔۔۔

تم پاکستان چھوڑ کر ادھر کیوں آ گئے؟؟ اسنے اپنے ساتھ بیٹھے فاتح سے پوچھا دراصل مریم کو اسکا لرشپ ملا تھا اسے کافی شوق بھی تھا ادھر آنے کا تو بس نکاح کے بعد ہم دونوں ادھر آ گئے ، مطلب لو میری؟؟ وہ شریر ہوا،، مریم میری امی جان کی پسند ہیں ہمارا رشتہ کافی عرصے سے طہہ تھا تب وہ مجھے اچھی لگتی تھیں کیونکہ وہ میری امی جان کی پسند تھیں لیکن نکاح کے بعد مجھے اس سے

محبت ہونے لگی جب اسنے مجھے اپنی خواہش بتائی تو شوہر ہونے کہ ناطے مجھ پہ فرض ہے کہ میں اسکی خواہش کا احترام کروں بس پھر امی جان کو راضی کیا اور یو کے آگئے۔۔

خیام کو لگا کہ کسی نے اسکے منہ پہ زوردار طمانچہ رسید کر دیا ہو کچھ پل تو وہ بول ہی ناپایا پھر سنبھلتے ہوئے گویا ہوا تم سیلف پہ پڑھ رہے ہو؟؟ امم نہیں میری سیونٹی پرسنٹ فی آف ہے میں نے بھی اسکا لرشپ کے لیے اپلائی کیا تھا تب تو میرا نام نہیں آیا پھر یہاں آکر میں نے خوب محنت کی اچھے گریڈ لیے پھر اپلائی کیا تو سیونٹی پرسنٹ فی آف ہو گئی۔۔

جیکی بتا رہا تھا کہ تم کوئی جاب وغیرہ بھی کرتے ہو؟؟ ہاں میں پارٹ ٹائم ادھر کیفے میں ہی جاب کرتا ہوں کبھی آنا تم بھی اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کے پلاؤں گا اسنے ہنستے ہوئے دعوت دی جسے خیام نے خوشدلی سے قبول کیا۔ پہلے پہل ہمیں بڑی مشکل ہوئی تب میں اور مریم دونوں ہی ایک ریسٹورنٹ میں پیاز کاٹا کرتے تھے پھر بعد میں مریم نے فری لانسنگ کا بزنس سٹارٹ کر دیا الحمد للہ اب ہمارا گزر بسر بہت اچھے سے ہو جاتا وہ دور سے آتی پروتار چال چلتی مریم کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا اور مریم کو دیکھتے ہی خیام کا موڈ خراب ہو گیا۔۔

اچھا اب میں چلتا ہوں مجھے اجازت دو وہ مصافحہ کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اور فاتح کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔

☆☆☆☆☆☆

وہ چھت پہ بیٹھا نوٹس کو پڑھ کم دیکھ زیاد رہا تھا ہائے کتنا اچھا لگتا ہے تیرے نام کے ساتھ جڑا میرا نام ظالما وہ موبائل کی سکرین پہ نوٹس کی سائیڈ پہ لکھے اسکے نام پہ انگلی پھیرتے ہوئے اپنی ہی دنیا

میں گم تھا جب سبحان نے پیچھے سے چارپائی کو پکڑ کر الٹ دیا اور وہ چارپائی سے لڑھک کر نیچے گرا ہائے میرا موبائل جو اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جاگرا اسکے دل کو ہی دھلا گیا۔ کیا بکواس کر رہا تھا بھابھی کے سامنے کہ میں چور ہوں ڈاکے ڈالتا ہوں خبیث انسان تجھے شرم نا آئی اپنے بڑے بھائی کو سب کے سامنے ننگا کرتے ہوئے

بھائی بھائی تو ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں اور تو نے اپنے ہی بھائی کو بے لباس کر دیا اب تیری خیر نہیں عدالت تجھے کڑی سے کڑی سزا دے گی سبحان اسکا گلہ بازوں میں دبوچتے ہوئے بڑھکتے ہوئے بولا

اور جو تو نے میری عزت کا فالودہ کیا بھابھی کے سامنے میرا نقشہ بھکاریوں والا کھینچ دیا وہ بھول گئے ہو کیا وہ اسکی بازوں مروڑتے ہوئے چیخا،، رنجی جو واک کے ارادے سے چھت پہ آئی لیکن دونوں کو گھتم گھتم دیکھ اسکی چیخ نکلتے نکلتے نکلی۔ سبحان چھوڑو اسے بیچارے کا سانس بند ہو جائے گا وہ سبحان کی بازوں اسکی گردن کے گرد سے ہٹاتے ہوئے پریشانی سے بولی جسے دیکھتے ہی فرحان اور اکیٹنگ شروع کر چکا تھا نہیں مرے گا بہت ڈھیٹ ہے تمہیں زیادہ ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے پیچھے ہٹو ایوی کہیں ہاتھ بھی لگ گیا تو چلا چلا کر اپنی اماں کو بلا لو گی کہ سبحان نے میری بازوں توڑ دی ہے اور جب تک بدلے میں وہ میری بازوں نا توڑ دیں انکے دل کو چین نہیں آئے گا وہ فرحان کو قابو کرتا پھولے سانس سے بولا

رنجی نے غصے سے اسکے بال کھینچے جو فرحان کی جان لینے پہ ٹلا تھا سبحان نے درد سے بلبلانے کی اکیٹنگ کرتے ہوئے اپنا سر پیچھے کیا جیسے ہی اسکی پکڑ ڈھیلی ہوئی فرحان موقع کا فائدہ اٹھاتا بھاگ نکلا

اور سبحان رخصتی کا ہاتھ جھٹکتے اسکے پیچھے بھاگا جو چارپائی پہ چڑھ کر دوسری سائیڈ پہ چلا گیا سبحان نے جیسے ہی چارپائی پہ قدم رکھا وہ چڑخ کی آواز سے ٹوٹ گئی

ہائے میں مر جاواں تم نے میری امی کے جہیز کی چارپائی توڑ دی ابھی امی کو بتاتی ہوں ، بتا دو ڈرتا تھوڑی ہوں وہ سانس ہموار کرتا بولا جو دل سے سچ میں ڈر رہا تھا۔ مجھے چیلنج کرتے ہو ابھی بتاتی ہوں ایسی۔۔ سبحان نے دل سے دعا کی کہ اسکی پکار چچی تک نا پہنچے لیکن رخصتی کے پھٹے سپیکر کی گونج سارے اے محلے تک جا پہنچی چچی کے کان تو قدرتی تیز تھے ان تک نا پہنچتی یہ کیسے ممکن تھا اگلے ہی پل وہ بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئیں کیا ہوا ہے ایسے کیوں چلا رہی ہو میرا تو دل ہی لبوں کو آگیا کہ پتا نہیں کونسی قیامت آگئی امی یہ چارپائی توڑ دی اس کا اشارہ سبحان کی جانب ہو اور فرحان بے قصور ٹھہرا ، نہیں چچی میں نے نہیں اس نے وہ معصومیت طاری کرتا فرحان کی طرف ہاتھ کرتا بولا

اونٹ جتنی لاش ہے تمہاری شرم نہیں آتی ایسے دندناتے پھرتے ہو میں بھی کہوں یہ چھت ہل کیوں رہی ہے مجھے کیا پتا اوپر تم دونوں زلزلہ لائے ہوئے ہو اور دونوں کا دل اتنے بڑے جھوٹ پہ پاؤں سے کان چھونے کا کیا ، توڑ دی ہے نا تو جاو اب اپنی ماں کی نئی چارپائی لا کر دو میں بھی دیکھتی ہوں کیسے دیتی ہے تم دونوں کے گھٹے ہی پن دے گی اور سبحان کا دماغ صرف نئی چارپائی پہ اٹک گیا چچی دھوپ میں تو پڑی رہتی ہے اسکے تو ویسے بھی ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے قریب تھے بس وجہ میں بن گیا وہ بھی بے وجہ وہ مسکینیت سے کہتا چچی کو بڑھکا گیا فرحان اسے پکڑ کے مجھے پکڑاؤ پھر میں بتاتی

ہوں کس کے ہاتھ پیر ٹوٹنے والے تھے فرحان جیسے ہی اسکی جانب بڑھا وہ منہ چڑھاتا نیچے کو بھاگا فرحان بھی اسکے پیچھے بھاگا اور سیڑھوں کے قریب اسے جا لیا

فرحان چھوڑ دے مجھے اگر جان پیاری ہے تو، فلحال تو اپنی جان بچا وہ اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا وہ دونوں کھینچا تائی میں لگے چچی اور رختی کو یکسر فراموش کر چکے تھے سبحان کا رخ چھت کی طرف ہو گیا اور فرحان کا سیڑھیوں کی جانب ہائے رے قسمت سبحان نے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور وہ سیڑھیوں سے گرتا ہر سیڑھی پہ الگ ساز بناتا تن تن تن تنانا نانا کرتا نیچے جا گرا۔

اسکی آہ و پکار سن کر سارا مجمع اکٹھا ہو گیا ہائے میں مر گیا میں نی بچہ امی میں بچا لو مینوں۔۔ ماں صدقے ماں واری ماں قربان روبینہ بیگم اسے اٹھاتے ہوئے بولیں معاز نے اسے پکڑ کر بیٹھایا جسکا ماتھا سُجھنے کی بدولت اخروٹ کی مانند باہر کو ابھر آیا ساتھ میں شاید بازو بھی گیا کام سے پر باقی سب تو سلامت لگا۔ امی سبحان نے مجھے دھکا دے دیا وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولا اور سبحان کو لگا اسکا دل کسی نے مُٹھی میں لے لیا ہو اسے روتا دیکھ وہ تڑپ کر نیچے آیا۔ فرحان کا ساز بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ جیسے ہی چپ ہونے لگتا اسکا ہاتھ خود بخود ماتھے پہ چلا جاتا اور پھر سے رونے میں روانی آ جاتی۔۔

ہائے میرے بچے کو نا جانے کس کی نظر لگ گئی وہ اپنی دیورانی پہ تیکھی نگاہ ڈالتے ہوئے بڑبڑائیں پہلے تو دونوں کی خوب جنگ ہوا کرتی ایسی باتوں پہ لیکن اب بچے بڑے ہو گئے تو لڑنے کا موقع ہی نامل پاتا بس ایسے ہی طعنے دے کر دل کا بوجھ ہلکا کر لیا کرتی تھی۔ اس سے پہلے وہ بھی کرارا سا جواب دیتیں اپنی جھٹانی کو معاز بول پڑا کیا ہو گیا ہے امی کس کی نظر لگے گی اس لنگور کو کچھ بھی نہیں ہوا

دونوں ڈنگر لڑ پڑے اور اسکے سيارے گردش میں ہونے کہ باعث یہ گر پڑا میں ڈاکٹر کے پاس لیکر جا رہا ہوں نارسے میں صدقہ بھی دے دوں گا۔۔

رستے میں بھی وہ آنسوؤں بہاتا رہا سبحان جب بھی چپ کروانے لگتا وہ روٹھی محبوبہ اسکا ہاتھ جھٹک کر رُخ ہی موڑ لیتی۔۔ خیر ہڈی ٹوٹنے سے بچ گئی مگر ماس پھٹ گیا بیچارے کا گرا ہی بازوؤں کہ بل تھا کچھ نا کچھ تو ہونا ہی تھا۔۔

وہ دونوں مرر کے سامنے کھڑے تیاری کرنے میں مصروف تھے معاز آفس کے لیے جبکہ دل یونی کہ لیے ، دل کا مائیگریش سبحان لوگوں کی ہی یونی میں ہو گیا تھا اس لیے معاز زرا بے فکر تھا ، معاز جلدی کر لیں آپ کتنی دیر لگاتے ہیں تیار ہونے میں وہ حجاب کو پن اپ کرتے ہوئے بولی عموماً تو لڑکیاں زیادہ دیر لگاتیں ہیں لیکن یہاں معمہ اُلٹ ہے میری بیوی تو سب سے ڈفرنٹ ہے وہ اسکی گال پہ چٹکی بھرتے ہوئے کہتا خود پر پرفیوم چھڑکنے لگا پھر بیوی کسکی ہے کہنے کے ساتھ گردن بھی اکڑائی وہ اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا لبوں سے چھونے کہ بعد آنکھوں کو لگاتا سرگوشی میں بولا معاز حیدر کی اور وہ کھکھلاتے ہوئے نظریں جھکا گئی

اپنا خیال رکھنا اور کوئی بھی مشکل یا پریشانی ہو سبحان کو بتا دینا اور پریشان مت ہونا۔ آپ خوا مخواہ پریشان ہو رہے ہیں میں کوئی بچی تھوڑی نا ہوں وہ ناراضگی سے کہتی اپنا بیگ اٹھانے لگی میں نے کب کہا کہ میری دل بچی ہے وہ تو بہت سیانی اور بہادر ہے لیکن قلبِ مومن یہ دنیا بہت چالاک ہے مجھے ڈر لگتا ہے ان دنیا والوں سے بس میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ نا کرے اگر کبھی تم ان چالاکوں میں

پھنس جاو تو وہاں سے نکلنے کے لیے تمہارے پاس بہادری کے ساتھ سہارہ بھی موجود ہو۔۔ "لوگ کی نظروں میں خود کو کبھی بے سہارہ نہیں دکھاتے ورنہ وہی لوگ آپکو لاوارث سمجھ کر نوچ کھانے تک پہنچ جاتے ہیں اس لیے محتاط رہنا اچھی بات ہے"

اسنے ایک ہاتھ سے لیپ ٹاپ اٹھاتے ہوئے دوسرا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تو دل نے اپنی مٹھلیں ہاتھ اسکی مضبوط ہتھیلی پہ رکھ دیا جسے معاز نے نرمی لیکن مضبوطی سے تھامتے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔

امی کدھر ہیں؟؟ معاز نے چیئر گھسیٹتے ہوئے پوچھا امی ماسی بختیارہ کی طرف گئی ہیں کہہ رہی تھی ابھی آتی ہوں زرا انکی پلیٹیں پکڑا آؤں۔۔

دل بھا بھی آپ بانیک پہ جائے گی کیا ہادی نے پراٹھا اسکی جانب بڑھاتے ہوئے پوچھا امم پتا نہیں وہ ایک نظر سبحان اور معاز پہ ڈالتی نوالہ بنانے لگی میں پک اینڈ ڈراپ کروں گا وہ چائے کا گھونٹ بھرتا سبحان سے مخاطب ہوا،، میں کب سے سوچ سوچ کہ پریشان ہو رہا ہوں کے ان دونوں کے بیٹھنے کہ بعد جگہ تو بچتی نہیں ہے دل بھا بھی کہاں بیٹھ کر جایا کرے گی ہادی نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا چھوٹے تمہارا دماغ تو پہلے ہی پورا سورا ہے اس لیے پڑھائی کے علاوہ باقی چیزوں پہ خرچ کر کے ضائع مت کیا کرو معاز نے اسکے بال بگاڑتے ہوئے کہا تو ہنستے ہوئے چہرہ جھکا گیا اب بڑے بھائی کو بندہ گھور بھی نہیں سکتا اس نے دل میں سوچا۔ ویسے تم تیار کیوں نہیں ہوئے کالج نہیں جانا کیا؟؟ وہ بھائی میرے نیکسٹ ویک سے پیپر شروع ہیں تو فری کر دیا ہے کالج والوں نے، میرے بھائی تم تو پہلے ہی

دماغ سے فری ہو اب کالج سے بھی ہو گئے تمہارا تو اللہ ہی حافظ ہے فرحان نے اسکی کمر تھپکائی اور ہادی نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے دانت پیستے ہوئے کہا چپ کر کے بیٹھے رہو ورنہ یہ ہاتھ بھی سلامت نہیں رہے گا۔

ہادی بڑا بھائی ہے بیچارہ پہلے ہی دردوں کا مارا ہوا ہے تم ہی کچھ تمیز کر لو اور سبحان شام میں اسے اور بنی دونوں نالائیکوں کو کچھ پڑھا دیا کرو مجھے تو دونوں ہی اللہ ہو لگتے ہیں وہ نشو سے ہاتھ پونجتا کھڑا ہو گیا امی کو بتا دینا ہم جارہے ہیں وہ دل کو اٹھنے کا اشارہ کرتا ہادی سے بولا وہ مودب سا سر ہلا گیا

اور ہاں وہ جاتے جاتے پلٹا اس مریض کی اچھے سے ٹکور کر دینا اگر یہ کوئی اوٹ پٹانگ حرکت کرے یا گھر سے باہر نکلے فوراً مجھ سے رابطہ کرنا ہادی نے سینہ چوڑا کرتے ہوئے زوروں سے سر ہلایا کہ حکم کی تعمیل کی جائے گی، اگر یہ نا پڑھے تو تم نے مجھے بتانا ہے مجھے اسکے ہر سیکنڈ کی خبر چاہیے وہ فرحان سے مخاطب ہوا تو ہادی کا دل ہی بُجھ گیا اور فرحان نے ہادی کو ایسے دیکھا جیسے شکار اپنے شکاری کو دیکھتا ہے اب دونوں لڑنے مت شروع ہو جانا وہ ایک نظر دونوں پہ ڈالتا آفس کے لیے روانہ ہو گیا

رخشی اپنی دوست کرن کو لیے برآمدے میں بیٹھی تو بنی بھی وہی لام لیٹ ہو گئی، چچی آپکی طرف پیاز ہے؟؟ دل نے بڑی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا ہاں ابھی دیتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے کیچن میں چلیں گئی

یارر تمہاری بھابھی تو بہت ہی پیاری ہیں کرن نے لیز منہ میں رکھتے ہوئے سامنے بیٹھی دل کو دیکھ کر سرگوشی میں کہا پھر بھابھی کسکی ہیں رخصتی بھی شوخ ہوئی معاز بھائی کونسا کسی سے کم ہیں بنی جو بظاہر تو ناول پڑھ رہی تھی لیکن کان انکی باتوں میں لگا رکھے تھے دودو بولی، ہاں یہ تو ہے معاز بھائی کے تو کیا ہی کہنے رخصتی نے بھی اسکی تقلید کی ہاں یار معاز بھائی بھی پیارے ہیں لیکن ابراہیم کی تو بات ہی الگ ہے اف اتنا ڈیشنگ ہے اوپر سے جان لیوا مسکراہٹ میری تو کرن لٹو ہے ابراہیم پہ وہ جھٹکے لیتی بولی اور بنی کو اسکا اکیلا ابراہیم کہنا ایک آنکھ نا بھایا اور اسکی تعریف کسی اور کے منہ سے زہر لگی۔۔۔ ابراہیم اس ایکٹر کی طرح لگتا ہے وہ جو ڈرامہ ابھی بات اسکے منہ میں ہی تھی کہ بنی پھٹ ہی پڑی کیا ابراہیم ابراہیم لگایا ہوا ہے وہ تمہارے چھوٹے بھائی ہیں کرن تو اسکے اچانک پھنکارے پہ ایک پل کو سہم ہی گئی کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں بڑھک رہی ہوں رخصتی نے اسے ڈپٹا جو اس کی دوست پہ ہی چڑھ دوڑی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا وہ دونوں کو گھورتی وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی تم چھوڑو یہ تو ہے ہی پاگل رخصتی اسکا موڈ ٹھیک کرنے کو بولی تو وہ خاموشی سے کوک کے سیپ لینے لگی۔۔۔

بنی اور ہادی کا پیپر تھا اور دونوں کا ارادہ آج کمبائن سٹڈی کرنے کا تھا اس لیے دونوں ہی کتابیں پھیلائے بیٹھے سوچنے میں مگن تھے کہ کہاں سے پڑھنا شروع کیا جائے۔ شروع کرنے سے پہلے کیوں نا پیٹ پوجا کی جائے؟؟ ہادی نے مشورہ طلب نگاہوں سے اُسے دیکھا امم ٹھیک ہے تم کھانے کو کچھ لیکر آو تب تک میں ناول پڑھ لوں ابھی اسکی لاسٹ اپنی پوسٹ ہوئی ہے چلو میں دیکھتا ہوں اور چند

منٹ بعد وہ فروٹ چاٹ کے ساتھ حاضر ہوا، یہ تم نے ابھی بنائی ہے؟؟ اسنے تجسس سے پوچھا تمہیں میں اتنا اچھا لگتا ہوں کہ خود سے اتنی محنت کروں کل کی پڑی ہے وہ ہی لیکر آیا ہوں وہ بادل اپنے درمیان میں رکھتے ہوئے بولا

ٹیسٹ تو بالکل ٹھیک ہے بنی نے چیخ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا ہاں تو دوکاندار بھی تو کل کی بچی چاٹ نئی میں ملا کر ہی بیچتے ہیں سبحان نے ایسے بتایا جیسے بہت ہی اہم انفارمیشن فراہم کر رہا ہو بس پھر دونوں نے منٹ میں چٹ کر دیا پورا بادل۔۔

چلو اب کچھ پڑھ لیں بنی نے فکر مندی سے کہا تو ہادی بھی سر ہلاتا کتاب پہ جھک گیا ایک چیپٹر ریوائر کرنے کے بعد پھر سے دونوں کو بھوک کا دورہ پڑا تو فرائرز بنانے کا سوچا فرائرز بنانے اور کھانے میں کافی وقت سرف ہو گیا تو دونوں کو قلتِ وقت کی پریشانی لاحق ہوئی اور پھر سے پڑھنے میں جھٹ گئے یارر میرے گلے میں گھی جم گیا ہے کیوں نا پہلے چائے پہ لی جائے بنی کا آئڈیا ہادی کو کافی پسند آیا تو دونوں پھر سے کیچن میں بھاگے۔۔

اب صرف پڑھنا ہے بنی نے چائے کا خالی مگ رکھتے ہوئے پختگی سے کہا تو ہادی بھی تائید کرتا پڑھنے میں غرق دکھائی دینے لگا

یہ لیں آپ دونوں کا لنچ وہ کھانے کی ٹرے دونوں کے سامنے رکھتے ہوئے بولی ارے دل بھا بھی آپ کب آئیں یونی سے، مجھے تو کافی دیر ہو گئی میں نے سوچا دونوں کو ڈسٹرب نا کیا جائے اس لیے ملنے نہیں آئی۔۔

لیکن بھابھی مجھے بھوک نہیں ہے بنی نے آلو گو بھی دیکھتے ہوئے کہا مجھے بھی ہادی نے بھی برا سا منہ بنایا۔ کچھ ہلکا پھلکا بنا دوں؟؟ نہیں رہنے دیں آپ تھکی ہوئی آئیں ہیں ریسٹ کریں بنی کے بولنے سے پہلے ہی وہ بول پڑا تو وہ کھانے کی ٹرے اٹھاتی باہر نکل گئی لیکن چند منٹ بعد وہ ٹرے میں نوڈلز کے دو باول رکھے تشریف فرما ہوئیں اور دونوں کی آنکھیں چمکی، اسکی کیا ضرورت تھی بنی نے معصومیت سے پوچھا صبح سے پڑھ رہے ہو خالی پیٹ بھی کوئی پڑھائی ہوتی ہے اس لیے کچھ ہلکا پھلکا کھا لو وہ انہیں ٹرے تھماتی باہر چلی گئیں۔۔ اور دونوں کی قہقہہ لگاتی نظریں خالی پیٹ پہ چار ہوئیں۔۔

ہاں تو کیسی تیاری ہے میں نے سنا ہے آج بہت ہی پڑھائی کی ہے اور اتنی ٹینشن لے لی ہے کہ کھانا بھی نہیں کھایا جو آج ہی کی تاریخ میں ممکن پایا ہے اسی لیے بریانی بن رہی ہے آپ جناب کے لیے سبحان نے دونوں کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا تو دونوں کی جان ہوا ہوئی،، امم اچھی ہے۔ کتنے چیپٹرز کر لیے ہیں وہ سنجیدہ سا بولا

ہاف کر لیے ہیں ہاف رات میں کر لیں گے بنی نے نظریں کتاب پہ جماتے ہوئے جواب دیا پھر جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا سبحان ان سے سوال کرنے لگا جسے سن کر یہ لگتا کہ یہ سوال تو بک میں موجود ہی نہیں ہے اور پھر اس نے ایسی کراری کراری سنائی جنہیں دونوں نے بظاہر بڑی توجہ سے سنا لیکن درحقیقت ایک کان سے سن کے دوسرے سے نکال باہر کیا۔۔

مریم مجھے ایک پوائنٹ سمجھانا انکی فیلو نے مریم کو مخاطب کرتے ہوئے انگلش میں کہا تو وہ پوری توجہ سے اسے سمجھانے لگی جبکہ خیام نے تھوڑی حیرت سے اسے دیکھا میری بیوی بہت جینئیس ہے ماشاء اللہ ٹوپر ہے لاسٹ ایئر کی جو پوائنٹ مجھے سمجھ نا آئے میں بھی مریم سے ہی سمجھتا ہوں فاتح نے اسکی حیرت بھانپتے ہوئے فخر سے بتایا یہ سب سننے میں خیام کو کچھ زیادہ اچھانا لگا۔۔

یونیورسٹی کی ٹوپر ہو کر چہرہ چھپاتی پھرتی ہیں آپ وہ معنی خیزی سے کہنے لگا لیکن وہ چاہ کر بھی اسے تم نا کہہ پایا شاید اسکی وجہ فاتح کہ موجودگی تھی۔۔۔

"میں اپنا چہرہ کور کرتی ہوں برین نہیں" وہ مسکرا کر چبتے لہجے میں گویا ہوتی خیام کو چپ کروا گئی یہ پاکستان تھوڑی نا ہے جہاں لوگ آپکو تنگ کرے گے یہ یو کے یہاں کسی کے پاس اتنا ایکسٹرا ٹائم نہیں ہوتا کہ لڑکیوں کو تنگ کرتا پھیرے یا رُک رُک کر آپکو دیکھے اگر شوق یو کے میں پڑھنے کہ ہیں تو رہن سہن بھی یو کے والوں جیسا ہی ہونا چاہیے۔۔

میرا رہن سہن یہاں کے رہنے والوں مسلمانوں جیسا ہی ہے اس نے مسلمانوں پہ زور دیتے ہوئے کہا اور رہی بات دیکھنے یا نا دیکھنے کی تو مسٹر خیام اگر تمام مرد بھی نظریں جھکا کر رکھے تب بھی عورت کو پردے کا حکم ہے اور اگر تمام عورتیں بے پردہ بھی ہو جائیں تب بھی مرد کو اپنی نظروں کی حفاظت کرنے کا حکم میرا خدا دیتا ہے وہ تیکھے لہجے میں اسے بہت کچھ باور کرواتی اُٹھ کھڑی ہوئی فاتح بھی اس سے مصافحہ کرتا مریم کے ساتھ چلنے لگا جبکہ خیام لب بھینچے انہیں جاتا دیکھتا رہا۔۔

--

کن سوچوں میں گم بیٹھی ہو نیلم نے املی کے چٹھارے لیتے ہوئے کہا جو شاید ابھی مدرسے کے بچے سے آپاں کی ناموجودگی میں گوائی تھی مجھے ایک بات بہت ڈسٹرب کر رہی ہے وہ ایک ہی نقطے کو گھورتے ہوئے بولی،، کونسی بات مجھے بتاؤ کیونکہ نیلم کے پاس ہر مسئلے کا حل ہوتا وہ فخریہ انداز میں بولی۔۔

تم آپاں کو تو نہیں بتاؤ گی وہ کسی خدشے کے تحت بولی، بالکل بھی نہیں آپاں کہتیں ہیں خبردار نیلم اگر کسی کی غیبت کی میرے سامنے وہ آپاں کی نکل اتارتے ہوئے کہنے لگی۔۔ دیکھو آپاں کا بیٹا یو کے پڑھنے کے لیے گیا ہے وہاں تو خرچہ ہی اتنا ہوتا ہے تو انہیں خرچہ آپاں ہی بھجیتیں ہوں گی جو مدرسے کے بچوں وغیرہ سے لیتیں ہیں کیا یہ غلط بات نہیں ہے اللہ معاف کرے کیا سوچ رہی ہو تم تو بہ آپاں تو مدرسے کے بچوں سے صرف بجلی کا بل وغیرہ دینے کے لیے پیسے لیتیں ہیں وہ بھی جو اپنی مرضی سے دے اور رہی بات آپاں کے بیٹے کی تو وہ اپنا خرچہ خود اٹھاتے ہیں

نیلم تم غلط سمجھ رہی ہو وہ میں نے آپاں کو بات کرتے سنا تھا وہ کہہ رہیں تھی کہ پیسوں کی ضرورت ہو تو وہ بھیج دے گی بس تب سے یہ بات میرے ذہن سے چپک گئی وہ نادام سی بولی۔۔ ارے وہ تو ہر ماہ کو دوکان کا کرایہ آتا ہے آپاں ان پیسوں کی بات کر رہی ہوں گی۔۔ تم پلیز آپاں کو مت بتانا وہ غصہ کریں گی۔۔

لو بھلا میں کیوں غصہ کروں گی آپاں کی آواز نے اسے ساکت ہی کر دیا کچھ پل کو تو اسکی زبان تالوں سے جا لگی۔ بچے یہ تو اچھی بات ہے آپ کو ہر معاملے کی سمجھ بھوج ہونی چاہیے آپکو علم ہونا چاہیے کہ جو رزق آپ کھا رہے ہیں وہ کہاں سے آ رہا ہے وہ پاک بھی ہے کہ نہیں۔۔۔

لیکن آپاں مجھے حق نہیں پہنچتا میں تو خود آپکے ٹکڑوں پہ پل رہی ہوں ، بالکل حق پہنچتا ہے تم میرا نہیں خدا کا دیا کھاتی ہو اور ہر ماہ قلب مومن اس مدرسے کے لیے ضرور پیسے بھیجتی ہے لیکن جب سے تم یہاں ہو وہ زیادہ پیسے بھجواتی ہے اسنے مجھے منع کیا تھا بتانے سے لیکن مجھے بتانا پڑ رہا ہے تم سمجھ لو کہ تم یہاں رہنا کا معاوضہ دے رہی ہو اس لیے میری نہیں اپنے رب کے بعد قلب مومن کی مشکور رہو۔۔۔

قلب مومن پیسے بھیجتی ہے اسنے زیر لب دہرایا ،، ہاں بالکل قلب مومن بہت ہی پیاری بچی ہے دل کی پاک ہے ایسی چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہی آپکا مقام آپکے رب کے ہاں بہت بلند کروا دیتی ہیں اللہ اسکے نصیب اچھے کرے اور ماہی نے صدق دل سے آمین کہا۔۔۔

آپاں آپ جس کام کے لیے گئی تھی وہ کام ہو گیا کیا نیلم نے ماہی کو شرمندہ ہوتے دیکھ بات بدلتے ہوئے پوچھا ، بس کیا بتاؤں بہن نے اپنا حصہ مانگا اور بھائی بھڑک اٹھا گالی گلوچ بک کے اسے گھر سے نکال دیا اسی کی بیوی نے بلایا تھا کہ میں اپنے شوہر کو کیسے سمجھاؤ کہ اسکی غریب بہن کا جو حق بنتا ہے وہ دے دے۔۔۔ جو بہن بھائی بچپن میں ایک دوسرے پہ جان دیتے نا جانے کیوں وہی بڑے ہو کر ایک دوسرے کی جان کے دشمن بن جاتے فقط ایک زمین کے ٹکڑے کی خاطر ، وہ بہن جو ماں بن کر چھوٹے بھائیوں کا خیال رکھتی انکی خاطر اپنی خواہشوں تک کا گلہ گھونٹ دیتی وہی بھائی بڑے ہو کر

اپنی ماں جیسی بہن کا گلہ گھونٹنے تک آ جاتے ، بس اللہ ہدایت دے غفور صاحب کو انہیں احساس ہو جائے کہ وہ کتنا بڑا گناہ کر رہے ہیں اپنی بہن کا حق مار کر۔۔ لیکن آپاں غفور صاحب تو بڑے نمازی پرہیزی ہیں میں نے اکثر انہیں مسجد میں آتے جاتے دیکھا ہے دکھنے میں تو بڑے ہی مہذب لگتے ہیں

--

میرا بہت سے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے اور میں نے ایسے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو بظاہر تو بہت نمازی پرہیزی ہیں لیکن انکے دل سیاہ ہوتے اور کبھی آپکو انکی حقیقت پتا چلے تو آپ دھنگ رہ جائیں۔۔ "کبھی جھونپڑیوں میں پڑے ہوئے برتن دیکھے ہیں کتنے چمک رہے ہوتے کتنے پاک صاف لگتے دکھنے میں لیکن ہوتے ناپاک ہی ہیں کیونکہ وہ برتن جھونپڑیوں کے نزدیک بہتے نالے کے پانی سے صاف کیے گئے ہوتے تو کیا تم ایسے برتن میں کھانا پسند کرو گی؟؟ ان دونوں کا کراہیت سے سرنا میں ہلا ، تو بس پھر وہ دل اللہ کو کیسے پسند ہو سکتے جو بظاہر تو نیک دکھتے ہوں لیکن اُن میں عاجزی ہی نا ہو اور ایسے ناپاک دلوں میں اللہ کا نور ہرگز نہیں اترتا۔۔"

اس لیے بچے اگر مہذب بننا ہے تو اس رب کے لیے بنو ، جو دکھاوا کرے گا تو بس پھر وہ لوگوں میں ہی واہ واہ کروائے گا مگر جب اپنے رب سے ملے گا تو یہ کہہ کر دھتکار دیا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ اعمال جو اللہ کے لیے کیے اور بندہ کہے گا میں نے دنیا میں اتنے سارے

نیک اعمال کیے تھے کہاں ہیں وہ اور پھر جب فرشتوں سے پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے یارب ! وہ سب اس بندے نے دنیا میں دکھاوے کے لیے کیے اور ان کا بدلہ اسے دنیا میں ہی لوگوں کے ذریعے دے دیا گیا اب یہ خالی ہاتھ ہے اور پھر ایسے بندے کا ٹھکانہ جہنم ہو گا

اس لیے اگر دکھاوے کے لیے کوئی کام کر رہے ہو تو اسے بھلے طریقے سے ترک کر دو کیونکہ رب کے ہاں ایسے اعمال کی کوئی ضرورت نہیں وہ آخری الفاظ گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہتیں دونوں کو خاموش چھوڑ کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔



مسلل ہوتی برسات کی بدولت موسم بدلنے لگا گرمی اور جس کی جگہ بارش اور ٹھنڈی ہوانے لے لی سردیاں قریب ہی آن پہنچنے کو تھی اب وہ صحن میں سونے کی بجائے کمرے میں سونے لگے۔۔ چاند کی چاندنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی ہر سمت چھائی خاموشی میں صرف مینڈک کی ٹر ٹر کی آواز سنائی دیتی۔۔

اس اندھیری رات میں اک ہوپلا آہستہ سے چلتا ہوا بڑی امی کے کمرے میں داخل ہوا اور لائٹ جلاتا بڑی امی کے قدموں میں جا بیٹھا۔۔ بڑی امی میں اسسٹنٹ کمشنر لگ گیا وہ بڑی امی کے پاؤں میں بیٹھتے ہوئے بھیگی آنکھوں سمیت بولا بڑی امی نے نا سمجھتے ہوئے پھر سے پوچھا کیا لگ گیا ہے میرا سوہنا پتر وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے محبت سے بولیں۔۔ بڑی امی میں بڑا افسر بن گیا ہوں دیکھیے گا اب سب کچھ ٹھیک کر دوں گا سب کچھ وہ ایک عزم سے کہتا انکے ہاتھوں پہ بوسہ دینے لگا۔ میرا شیر پتر تو میرا مان ہے میرا غرور ہے وہ صدقے واری جانے لگیں۔۔ ابراہیم تو کب آیا وہ مندی مندی آنکھیں کھولتے ہوئے کہنے لگیں چچی جان ابھی آیا ہوں تو سوچا کیوں نا بڑی امی سے مل لوں صبح تک کا انتظار کرنا محال لگا وہ دونوں کے پاس بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولا

کچھ کھانے کو لاؤں بھوک لگی ہو گی تجھے؟؟ نہیں چچی میں کھانا کھا کر ہی آیا ہوں بس بڑی امی کو دیدار کرنے آیا تھا لیکن لائیٹ آن کرتے ہی بڑی امی جاگ گئی اور ہماری آوازوں نے آپکو بھی جگا دیا وہ شرمندہ سا بولا۔ ارے کوئی بات نہیں ابھی ٹائم ہی کیا ہوا ہے دس ہی تو بجے ہیں وہ تو موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے سب جلدی سو گئے

اور گھر میں سب ٹھیک ہیں وہ کسی خیال کے تحت پوچھ بیٹھا، سب ٹھیک ہیں بس بنی کل بارش میں نہاتی رہی آج بخار سے تپتی سو گئی وہ تو شکر ہے کہ پیپر ختم ہو گئے تھے میں تو کہا بھی تھا ڈاکٹر کے ہاں لے جاتی ہوں لیکن تجھے تو پتا ہے کہ ٹیکے سے اسکی جان جاتی دوائی اس سے نگلی نہیں جاتی بروفن کا سیرپ پی پی کر شیشی ختم کر دی لیکن کچھ افاقہ نا ہوا اب تو آگیا ہے تو تیرے ڈر سے دوائی لے لے گی وہ پریشان سی کہتیں ابراہیم کو بھی پریشان کر گئی وہ صرف سر ہلا کر انہیں دلا سکا۔

اچھا اب میں چلتا ہوں آپ بھی ریست کریں مجھے بھی نیند آرہی ہے وہ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد کھڑا ہوتے ہوئے بولا، جاتے ہوئے لائیٹ آف کر جانا بڑی امی نے سیدھا لیٹتے ہوئے کہا جی بہتر وہ لائیٹ آف کرنے کے بعد دروازہ دھیرے سے بند کرتا باہر نکل آیا۔

اسکی اچانک آنکھ کھلی تو جسم درد سے ٹوٹا ہوا محسوس ہوا تکیے کے پاس پڑا موبائل اٹھایا تو رات کے گیارہ بجتے دیکھائی دے۔ رخصتی اٹھو تو میری طبیعت نہیں ٹھیک جاو امی کو لیکر آو وہ خشک ہوتے گلے سے کہتی اسے جھنجھوڑنے لگی جو نیند کی اس قدر پکی تھی کہ پاس ڈھول بھی پیٹتے رہو پر مجال ہے اسکی نیند میں زرا سا بھی خلل پڑے

اسے نا اٹھتا دیکھ وہ ہمت کرتی دروازے تک آئی جیسے ہی نظر بڑی امی کی چلتی لائیٹ پہ پڑی تو دل کو کچھ حوصلہ ہوا کہ امی لوگ جاگ رہے ہیں بڑی امی کی طبیعت اکثر ناساز رہنے کی وجہ سے بنی کی امی بڑی امی کے پاس ہی سونے لگیں وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی کمرے تک آئی مگر اندر جانے کی غلطی نا کی کیونکہ پھر سے اماں کا بارش پہ نہانے پہ لمبا سا فتویٰ سننے کو ملتا، کمرے سے آتی بڑی امی کی آواز جو سمجھ میں تو نا آئی کہ کیا باتیں ہو رہی لیکن اسے تسلی ضرور ہوئی کہ اگر کوئی چور چکا آ بھی گیا تو اسکے چلانے پہ وہ کمرے سے نکل آئیں گی

دل سے خوف بھلاتی وہ بمشکل کیچن تک آئی اور فریج سے سیرپ نکال کر دو چمچ میٹھے بروفن کے ہلق میں انڈیلیتی پانی کی بوتل لیتی جیسے ہی کیچن سے نکلی بڑی امی کے کمرے کی لائیٹ آف دیکھ کر اسکی جان ہوا ہوئی اور بنا آس پاس دیکھے اندھا دھند کمرے کو دوڑ لگائی اور باہر جاتے ابراہیم سے جا ٹکرائی ،، چور اسنے چلانے کی بھرپور کوشش کی لیکن زبان دغا دے گئی مارے خوف کے آواز باہر نا نکل پائی اسے لگا کہ بس اب چور صاحب اسے ہرگز نہیں بخشے گے اس بات نے اسکے رونگٹے کھڑے کر دیا وہ ہلے جلے بغیر بالکل ساکت کھڑی رہی جب ابراہیم کی مدھم آواز اسے اپنے کانوں کے قریب سنائی دی

کہاں بھاگی جا رہی ہو رات کو بھی سکون میسر نہیں ہے تمہیں کھنکتی ٹھنڈک میں اسکی گرم سانسوں سے بنی کو اپنے گال جھلتے ہوئے محسوس ہوئے، آپ کب آئے؟؟ وہ اتنا ہی پوچھ پائی، تمہیں اتنا بخار ہے پھر بھی باہر ٹھنڈ میں کیا کر رہی ہو؟؟ میں سیرپ پینے آئی تھی وہ پسینہ پسینہ ہوتے ہوئے اس سے دور ہوئی۔۔ کل ڈاکٹر کے پاس چلے گے تیار رہنا وہ اسے کہتے ہوئے اپنے پورشن کی طرف

چل دیا اور وہ کتنے ہی پل اسکی خوشبوؤں کو اپنے ارد گرد محسوس کرتی رہی لیکن جیسے ہی اندھیرے کا احساس ہوا اپنے کمرے کی جانب دوڑ لگا دی۔

--

آج تو بہن روبینہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے چہتے کے لیے ناشتہ بنایا ہے اور طبیعت بھی بڑی حشاش بھاش ہے بھی کیا ہی کہنے ہیں سبحان آلو والا پراٹھا اپنے سامنے رکھتا ہوا بولا، ہاں تو میرا شجادا (شہزادہ) اتنے عرصے بعد آیا ہے وہ ابراہیم کو پیار کرتیں کہنے لگیں۔

اب ہم سب ساتھ رہے گے مجھے اپنا گھر ملا ہے ہم سب وہاں چلے جائے گے اسنے کہتے ہوئے نوالہ منہ میں ڈالا تو روبینہ بیگم نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا، کیا ہوا امی؟؟ مجھے نہیں جانا کہیں بھی یہ گھر تیرے باپ کی نشانی ہے میں جیتے جی تو یہاں سے کہیں اور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی وہ ہمتی انداز سے بولیں۔۔ لیکن امی مجھے اتنا بڑا اور شاندار گھر ملا ہے اور آپ یہاں چھوٹے سے گاؤں کے چھوٹے سے گھر میں ساری زندگی گزارنا چاہتی ہیں آپ زرا سوچیں ہادی لوگوں کا فیوچر بن جائے گا وہ پلیٹ سامنے سے کھسکاتے ہوئے کہا

اچھا تو تیرا فیوچر کونسے محل میں رہ کے بنا ہے بتا مجھے وہ بھڑک اٹھی یہ گھر تجھے اب چھوٹا لگ رہا ہے جسے تیرے باپ نے بڑے چاؤں سے بنایا اور جسے سنوارتے سنبھالتے تیری ماں کی پوری زندگی گزر گئی۔۔ امی میرا وہ مطلب نہیں ہے وہ کنپٹی مسلتے ہوئے بولا تیرا جو بھی مطلب ہے میری جان

نکلے گی تو اسی گھر میں۔۔ جسے جانا ہے جائے میں ہرگز بھی محبت سے بنے اس گھر کو چھوڑ کر شیشے کے بنے مکان میں نہیں جاؤں گی

امی آپ سمجھے تو سہی میں اکیلا اتنے بڑے گھر میں کیسے رہوں گا فکر نا کر تیری جلد شادی کر دوں گی اپنی بیوی کے ساتھ رہنا اپنے شیش محل میں وہ ناراضگی سے کہتیں اپنے کمرے میں چلی گئیں اور ابراہیم کا دل ٹیبل پہ پڑی چیزوں کو تہس نہس کرنے کا کیا وہ ایک نظر سب خاموش تماشائیوں پہ ڈالتا گھر سے ہی نکل گیا

۔۔۔۔۔

"بہت دل دکھتا ہے جب ہم کسی کا انتظار کرتے رہے اور اگلے کو کوئی پرواہ نا ہو اسکے وہم و گماں میں بھی نا ہو کہ کوئی زی روح اس سے آس لگائے بیٹھی اسکی راہ تک رہی ہے"

کیوں رو رہی ہو وہ نہیں آئیں گے تو کیا ایسے ہی مر جاؤ گی رو کر رختی نحوست سے دیکھتے ہوئے بولی، مجھے بہت رلایا ہے انہوں نے وہ بچوں کی طرح آنسوؤں رگڑتی کہنے لگی

"ہمیں لوگ نہیں رولاتے ہمیں تو وہ امیدیں رلاتی ہیں جو ان لوگوں سے جڑی ہوتی ہیں"

اور "وہ زخم بھی تو رولاتے ہیں جو من چاہا شخص خاموش رہ کر ہماری روح پہ لگاتا ہے" بنی چھو

چھو کرتی بولی

بنی مجھے تم پہ کبھی کبھی بہت غصہ اور کبھی کبھی بہت ترس آتا ہے،، رختی اگر میرے بس ہوتا نا تو میں چھوڑ دیتی تمہیں کیا لگتا میں یہ سب جان بوجھ کے کرتی ہوں وہ سرخ ہوتیں سو جھی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولیں تو رختی کو اس پہ ڈھیروں ترس آیا اللہ ہی حافظ ہے تمہارا وہ سانس فضا میں جارج

کرتی باہر آگئی اور وہ بیڈ پہ لیٹی آنسو بہاتی رہی طبیعت جب بوجھل ہونے لگی تو اٹھ کر صحن میں بڑی امی کے پاس آگئی۔۔

وہ شام کو گھر آیا تو بجائے اپنے پورشن میں جانے کہ سیدھا بڑی امی کے پاس آیا بنی جس نے سارا دن انتظار کیا کہ ابراہیم اسے دیکھنے آئے گا لیکن اس وقت اسے آتا دیکھ وہ اپنے آنسو روکتی ڈمگاتے قدموں سے چلتی ہوئی واپس کمرے میں آگئی یا رب اس شخص کو میرا کر دے اگر نہیں تو میرے دل سے اس کے لیے جو محبت ہے اسے نکال دے مجھے یہ ازیت مار ڈالے گی وہ جو پہلے ہی بخار سے کچی پڑی تھی پھر سے آنسو بہانے لگی۔۔

اسے جاتا دیکھ ابراہیم کو یاد آیا کہ اسے بخار ہے جسے وہ یکسر فراموش کر گیا بنی کا بخار اُترا اس نے بڑی امی کے پاس بیٹھی ہوئے رختی سے پوچھا جی بھائی ٹھیک ہے اب وہ، وہ جزبات سے عاری لہجے میں کہتی دال چننے میں مصروف دیکھائی دینے لگی اور ابراہیم بھی بڑی امی سے حال احوال پوچھنے لگا۔۔

آپکی چائے وہ چائے اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولی سائیڈ پہ رکھ دو معاز لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر بولا تو دل اسے تعجب سے دیکھتی چائے سائیڈ پہ رکھتی اپنی سائیڈ پہ آگئی اور کتابیں کھول کر پڑھنے لگی۔ کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب معاز سے اس سے کوئی بات ناکی نا ہی یہ پوچھا کہ دن کیسا گزرا تو وہ فکر مندی سے اسے دیکھنے لگی جو آج شاید اسے دیکھنے کے ہرگز موڈ میں نا لگا،، آپ ناراض ہیں؟؟ کیا کوئی غلطی ہوئی ہے مجھے سے؟؟ وہ بنا قصور کے نادم ہوتی ہاتھ مروڑتی کہنے لگی

نہیں، اس نے ایک لفظ میں جواب دیا تو پھر بات کیوں نہیں کر رہے؟؟ کام بہت ہے مجھے اس لیے تم سو جاو میرے پاس بات کرنے کے لیے ٹائم نہیں ہے وہ بنا اسکی جانب دیکھے بولا تو وہ خاموش سی کمفرٹر منہ تک اوڑھتی اپنی غلطی ڈھونڈنے لگی اسکے لیٹتے ہی معاز نے ایک تھکی ہوئی نظر اپنے ساتھ لیٹے وجود پہ ڈالی اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا پیچھے کو ٹیک لگا گیا۔

--

وہ ارد گرد سے بے نیاز... گھٹنوں میں سر دیئے زار و قطار رو رہی تھی کبھی کبھی سب کچھ نارمل لگتا اور کبھی کبار اسے اپنی ہی سوچوں سے وحشت ہونے لگتی اور وہ چاہ کر بھی خود کو رونے سے ناروک پاتی،، کیا ہوا ہے ماہی آپاں اس بکھرے ہوئے وجود کو سنبھالتے ہوئے فکر مندی سے بولیں۔۔ کیوں کیا میرے ساتھ ایسا آخر کیا بگاڑ تھا میں نے جو وہ مجھے برباد کر گیا اس نے مجھے زندہ درگور کر دیا کبھی معاف نہیں کروں گی اسے کبھی بھی نہیں اسوقت وہ اپنے حواسوں سے بیگانی لگی، اچھانا معاف کرنا خود کو تو سزا دینا بند کر دو

سزا تو اسنے مجھے دی وہ بھی بنا قصور کے سزا تو اسنے اپنے بچے کو دی جسے دنیا میں آنے سے پہلے ہی ختم کر دیا قاتل ہے وہ میرے بچے کا قاتل ہے وہ۔۔ وہ چیختے ہوئے حوش و خرد سے بیگانی ہو گئی آپاں نے اس بے حال لڑکی کو بمشکل سنبھالتے ہوئے نیلم کو آواز دی جو نا جانے کہاں گم ہو چلی اور آواز سننے سے بھی انکاری ہو گئی۔

--

وہ سڑکوں کی بنا مقصد خاک چھانتا سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا سکون کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا چلتے چلتے پاؤں شل ہو گئے لیکن اندر بھرا غبار ابھی تک اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا لیکن اپنے اوپر انا کا کھول چڑھائے خود کو بے قصور ٹھہراتا روز خود سے لڑتا اینڈ پہ جب فیصلہ نا کر پاتا تو بے سکونی روح پہ قابض ہونے لگتی جس سے چھٹکارا پانے کی خاطر خود کو تھکانے لگتا اب بھی تھک ہار کر واپس فلیٹ پہ آگیا اور بیڈ پہ گرتے ہی آنکھیں موندے خود کو ریلیکس کرنے لگا

آنکھیں بند کرتے ہی مہمل کی شکوہ کرتیں نگاہیں بند آنکھوں کے پردوں پہ دکھائی دینے لگیں اور وہ سر جھٹکتا اٹھ بیٹھا۔ کاش تم نے مجھے برا بھلا کہہ لیا ہوتا تو آج میں اتنا بے چین نا ہوتا لیکن تمہاری خاموش لیکن بہت کچھ کہتیں آنکھیں مجھے بہت بے سکون رکھتی ہیں افسوس کہ اب میں تم سے معافی بھی نہیں مانگ سکتا وہ دراز سے سلپنگ پلز نکالتا بڑبڑایا ، سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس بھرتا ہتھیلی پہ رکھی گولیاں نگلتا وہ کنپٹی مسلتے ہوئے نیند کا انتظار کرنے لگا جو چند منٹ بعد ہی گولیوں کے زیر اثر اس پہ حاوی ہونے لگی۔۔۔

اماں میں سوچ رہی ہوں کہ اب ماشاء اللہ سے ابراہیم کو نوکری مل گئی ہے تو کیوں نا اسکی شادی کر دی جائے روبینہ بیگم بڑی امی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگیں ، سوچ تو تمہاری بہت ہی اچھی ہے تمہارے زہن میں ہے کوئی لڑکی؟؟ نہیں اماں میری تو دلی خواہش تھی کہ مہمل میری بہو بنے لیکن جو اللہ کو منظور آپکی نظر میں کوئی ابراہیم کے مقابل کی لڑکی ہو تو بتا دیں۔۔ ہم میں دیکھتی ہوں بڑی امی دماغ میں کوئی پلین ترتیب دیتیں غائب دماغی سے بولیں۔۔۔

رات کو وہ بڑی امی کے پاس آیا تو کچھ دیر بیٹھنے کے بعد بولا بڑی امی میں پرسوں سے ڈیوٹی جوائن کر رہا ہوں پرسوں میری واپسی ہے،، اتنی جلدی بڑی امی صدمے سے بولیں بس کیا کہہ سکتے ہیں نے تو بہت کوشش کی آپ سب کو منانے کی لیکن کوئی میرے ساتھ جانے کو تیار ہی نہیں ہے وہ بھاری ہوتی سانس فضا میں جارج کرتا گویا ہوا۔۔

تم اپنی بڑی امی کی ایک بات مانو گے وہ امید بھرے لہجے میں پوچھنے لگیں ارے بڑی امی حکم کریں آپکے لیے تو جان بھی حاضر وہ انکا ہاتھ تھامتا بولا۔۔ تم اپنی اس بوڑھی دادی کی آخری خواہش سمجھ کر ہی میری بنی سے شادی کر لو وہ پر امید لہجے میں کہتیں اسے دھنگ کر گئیں ابراہیم نے اپنے گرم ہاتھ انکے سرد ہاتھوں سے کھینچے۔۔



ابراہیم نے اپنے گرم ہاتھ انکے سرد ہاتھوں سے کھینچے اور بے یقینی سے بڑی امی کو تنکے لگا یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ بڑی امی یہ کیسے ممکن ہے میں بہن سمجھتا ہوں اسے وہ نہایت ہی دکھی لہجے میں کہنے لگا بہن سمجھنے میں اور بہن ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے ابراہیم آگے تمہاری مرضی وہ ناراضگی سے کہتیں رُخ موڑ گئی اور ابراہیم ابھی بھی بے یقین نظروں سے انہیں تکتا رہا جب انہوں نے رُخ نا بدلہ تو بنا کچھ کہے وہ گھر سے ہی نکل گیا۔۔

اماں یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اگر آپ رخصتی کا کہتیں تو مجھے کوئی اعتراض نا ہوتا لیکن بنی وہ کبھی نہیں مانے گی جسے وہ بچپن سے بھائی کہتی آ رہی ہے اسے اپنے شوہر کے روپ میں ہرگز بھی تسلیم نہیں

کرے گی،، تم بنی کی فکر مت کرو میں اسے راضی کر چکی ہوں تمہارا کام صرف ابراہیم کو منانا ہے وہ ہاتھ اٹھا کر بولیں تو روبینہ بیگم خاموشی سے آنے والے طوفان کے بارے میں سوچنے لگیں

--

بنی نے نیا نیا شہد اور انڈے کا ماسک بنانے کا طریقہ دیکھا تو آج طبیعت کے سنبھلتے ہی لگانے بیٹھ گئی ابھی پانچ منٹ بھی بڑی مشکل سے گزرے کہ صحن سے اپنے ابو کی آواز سن کر وہ ننگے پاؤں باہر بھاگی اور آتے ہی ان کے گلے جا لگی ابو جی آپ اچانک وہ خوشگوار حیرت سے بولی آہو آتے ہوئے بتا ہے دیتے کم از کم یہ منہ تو صاف کر لیتی بڑی امی ناک چڑھاتے ہوئے اسکے منہ پہ لگے ماسک کو دیکھ کر بولیں، او ہو بڑی امی یہ سکُن کے لیے بڑا فائدہ مند ہوتا ہے وہ بڑی امی کے قریب بیٹھتی ماسک کے فائدہ بتانے لگی چل ہٹ پرا کیسے انڈے کی بو چھوڑ رہی ہو اٹھو ادھر سے جو بھی لگا لو نیچے سے نکلنا تو وہی فٹے منہ ہی ہے بڑی امی اپنی لاٹھی سائیڈ کو کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکین سی شکل بناتی اٹھ کر کمرے میں آگئی۔ اماں بچی ہے سمجھ جائے گی بنی کے ابو بڑی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے انہیں سمجھانے لگے

بس کر میں اسکا رشتہ کرنے کا سوچ رہی ہوں اور تم کہہ رہے ہو ابھی بچی ہے آفاق صاحب نے نا سمجھی سے اپنی اماں حضور کو دیکھا جو نا جانے کونسا جال بچھائے بیٹھی تھی، بنی کے رشتے کے سلسلے میں ہی تو کال کر کے بلایا ہے اماں میں سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟؟ میں چاہتی ہوں کہ بنی کی شادی ابراہیم سے کر دی جائے اور انہیں لگا شاید سننے میں کوئی غلطی لاحق ہو گئی ہے اس لیے کانوں میں انگلیاں پھیرتے پھر سے بولے کہ بنی کی شادی کس سے؟؟

اپنے ابراہیم سے۔۔ وہ نفیس سی طبیعت کے مالک بھی ایسی بات سن کے بڑھک اٹھے اماں آپکو اندازہ بھی یے کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ نے دونوں بچوں سے پوچھا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟؟ میں ان سے خود بات کر لوں گی تم اپنی بیگم سے بات کر کے مجھے اپنا فیصلہ بتا دینا اور وہ ہاتھ کی مٹھی پہ اپنا گال ٹکاتے خاموشی سے سوچنے لگے انہیں یقین تھا کہ بنی اور ابراہیم نہیں مانیں گے اور بڑی امی خود ہی اپنا فیصلہ تبدیل کر لیں گی۔۔

وہ سب لوگ بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے جب روبینہ بیگم نے بنی اور ابراہیم کے رشتے کی بات کی تو سب ایسے چپ ہو گئے جیسے وہ یہاں موجود ہی نا ہوں، کیا ہوا ہے سب کو سانپ کیوں سونگھ گیا ہے وہ سب کے چپ ہونے پہ برہم ہوئیں۔ امی آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا مطلب ابراہیم اور بنی کیسا مزاک ہے یہ معاز تیکھے لہجے میں کہتا اپنی چائے ٹیبل پہ رکھ گیا یہ تمہاری بڑی امی کا فیصلہ ہے انہوں نے لفظوں پہ زور دیتے ہوئے کہا

بڑی امی کا بھی لگتا ہے دماغ ہل گیا ہے جو ایسے بے یگے فیصلے کر رہی ہیں آپکو ابراہیم کے غصے کا تو پتا ہے نا چار دن سے وہ یہاں ہے اور پورا دن گھر سے غائب رہتا صرف آپسے ناراضگی کی وجہ سے یہ بات اسے پتا چلی تو وہ جو رات کو شکل دیکھتا ہے اس سے بھی مرحوم رہ جائے گے ہم سب اسنے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا،، کیا برائی ہے اس بات میں وہاں اکیلے رہنے سے تو بہتر ہے بنی کو ساتھ لے جائے ہماری بھی ٹینشن ختم ہو جائے گی کیونکہ مجھے یقین ہے بنی ابراہیم کا خیال رکھنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتے گی

اگر آپ سب یہ ہی چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ابراہیم کی آواز پہ سب لوگ گردن گھما کر اسکے بے تاثر چہرے کو دیکھنے لگے ، تم سچ کہہ رہے ہو وہ خوشگوار حیرت سے اپنے سپوت کی جانب بڑھی میں اماں کو بتا دوں وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولیں تو ابراہیم نے ہاں میں سر ہلایا

وہ سب کو دھنگ چھوڑتا اندر کی طرف بڑھنے لگا کچھ یاد آنے پہ پلٹا امی میں بڑی امی سے خود بات کر لوں گا آپ رہنے دیں آخر وہ بڑی امی کی بدولت ہی تو زہریلہ گھونٹ بھرنے کو تیار ہوا ، ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی وہ تو خوشی سے پھلے نا سمارہیں تھی۔۔

رات کو کھانے کہ بعد رنجش چہل قدمی ضرور کرتی کیونکہ اسے موٹا ہونے کا خطرہ رہتا بنی چلو نا چھت پہ چلتے ہیں وہ بنی کو کھینچتے ہوئے کہنے لگی ، میں تو نہیں جا رہی موٹاپے کا خطرہ تمہیں لاحق ہے مجھے نہیں اسنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔ آ جاونا سارا دن بیٹھ بیٹھ کر تمہاری بھی ہڈیاں جم گئی ہوں گی انہیں تھوڑا ہلاو جلاو اور میں تمہیں کرن کی ایک بات بھی بتاؤں گی اگر تم میرے ساتھ چلو تو اسکا پروپوزل آیا ہے اس نے اکسائیڈ ہوتے بتایا اور بنی کو لو اسٹوریز سننے کا شدید شوق ٹھہرا اس لیے زیادہ چوں چراں کیے بغیر پاؤں چپل میں گھساتی اسکے ساتھ چھت پہ آگئی۔۔

رات کو وہ گھر آیا تو سب کھانا کھانے میں مصروف دکھائی دیے شکر ہے تم نے بھی اپنی شکل دکھائی معاز نے طنز کیا ، ارے اب بڑے لوگ ہم جیسوں کو کہاں منہ لگائے گے سبحان نے بھی تڑکے میں نمک ڈالا ، اب ہم ٹھہرے غریب لوگ شیش محل میں رہنے والوں کے کہاں ناک نیچے

آئیں گے فرحان نے بھی تڑکے میں اپنا حصہ ڈالا۔۔ تم نے بھی کچھ کہنا ہے تو کہہ لو ابراہیم نے ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور وہ جلدی سے نا میں سر ہلا گیا کہیں ساری بھڑاس اس پہ نا انڈیل دے۔ بھائی کھانا ڈالوں آپکے لیے دل نے پوچھا تو وہ ایک چور نظر اپنی اماں پہ ڈالتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتا وہی ٹک گیا

ابھی ایک نوالہ ہی منہ میں ڈالا کہ موبائل کی تھر تھراہٹ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور وہ نمبر دیکھتے ہوئے سب کی شکی نظروں پہ اک نظر ڈالتا چھت پہ چلا گیا۔۔ بنی چلو نیچے چلتے ہیں رختی نے ابراہیم کو دیکھ کر کہا جو کسی سے بات کرتے ہوئے انکی طرف رخ پھیر کر کھڑا ہو گیا، امم تم جاو میں آتی ہوں اسنے کچھ سوچتے ہوئے کہا لیکن بنی رختی نے اسے روکنا چاہا تم جاو نا میں آ رہی ہوں اسنے دانت پیستے ہوئے کہا تو رختی افسوس کرتی نیچے چلی آئی

--

میں پرسوں آ رہا ہوں نا پھر ملیں گے یار میرا بس چلے تو اڑ کے آ جاو ابھی تم سے ملنے وہ کہتے ہوئے پلٹا اور اپنے سامنے بنی کو دیکھ کر زرا غصے سے اسے گھورا شاید نہیں یقیناً اسے بنی کا یہاں آنا نا گوار گزرا، ہم میں بعد میں بات کرتا ہوں کہتے ہوئے موبائل اپنے جیب میں رکھتا مسلسل بنی کو گھورتا رہا،، کانگرا جولیشنز آخر آپ نے وہ اچیو کر ہی لیا جسکے آپ خواہشمند تھے وہ سینے پہ بازوں باندھتی تلخی سے بولی ہم ابراہیم جو چاہتا ہے اسے حاصل کر کے ہی رہتا ہے اسکے انداز میں واضح غرور جھلکتا دکھائی دیا

آپ ایک بار بھی میرا حال پوچھنے نہیں آئے اور گھر میں بھی سارا سارا دن قدم نہیں ڈالتے وہ پل میں موم ہوتی شکوہ کر گئی کیوں کیا ہوا ہے تمہارے حال کو وہ بالکل ہی انجان بن گیا۔ بہت غلط کر رہے ہیں آپ بنی کو اپنے آنسوں پہ گرہ باندھنا بے حد مشکل لگا

اوو اچھا میں غلط کر رہا ہوں اور جو تم کر رہی ہو وہ کیا ہے میں نے اب کیا کیا؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا اور وہ اسکے چہرے پہ ایک غصیلی نگاہ ڈالتا واپس پلٹ گیا

ابراہیم مت کریں ایسا میں مر جاؤں گی وہ اسکے پیچھے لپکتی اسکی بازوں سے چپکتے ہوئے سسکی اور ابراہیم کو اسکی یہ حرکت سلگا ہی گئی

بتاؤں تمہیں تم نے کیا کیا ہے وہ اسکی بازوں مروڑتے ہوئے دھاڑا بڑی امی کے دماغ میں ہماری شادی کی بات تم نے ہی گھسائی ہے نابولو اور اسکے زہن میں وہ رات گھوم گئی جب وہ بڑی امی کی منت کر رہی تھی چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے وہ بازوں چھڑانے لگی، ابھی تو بڑا چپک رہی تھی اب کیا ہوا ایک بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں فٹ کر لو کہ ابراہیم حیدر کو تم حاصل تو کر لو گی لیکن کبھی پا نہیں سکو گی اور زہر لگتی ہیں مجھے تمہارے جیسی چپکو لڑکیاں اس لیے دور رہا کرو مجھ سے کیونکہ تم جیسی لڑکیوں پہ نگاہ غلط ڈالنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں جو اپنی محبت کی داستان سب کو بڑھ چڑھ کے سناتی ہیں اور اپنی محبت کو پانے کی خاطر ہر حد کر اس کر گزرتی ہیں میری نظروں تمہاری اور تمہاری اس تھرڈ کلاس محبت کی مٹی کے زرے جتنی بھی اہمیت نہیں ہے اسنے کہتے ہوئے جھٹکے سے اسے دور پھینکا اور وہ بے جان ہوتی ٹانگوں سے نا سنبھلتے ہوئے نیچے گر گئی اور وہ اسے اٹھانے کی زحمت کیے بنا اسکی محبت پہ دو حرف بھجتا نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

اتنی تزلزل یا رب کیا محبت کرنا اتنا سنگین گناہ ہے آسمان کی طرف بھیگی آنکھوں سے دیکھتی وہ اپنی محبت پہ روتی بلکتی اپنی ذات کی کرچیاں سمیٹتی اک نئے عہد کے ساتھ لرزتے قدموں سے چلتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ سونے کے لیے لیٹی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور لگی معاز کے بدلتے رویے کو ہضم کرنا نہایت مشکل مرحلہ لگتا وہ جب بھی بات کرنے کی کوشش کرتی وہ ہمہاں سے زیادہ کوئی بات نا کرتا اور نا ہی ناراضگی واضح کرتا نا ہی وجہ بتاتا بس خاموشی کی مار مارتا جو کہ دل کے لیے سہنا اب مشکل ترین ہونے لگا۔ آپکو نہیں لگتا کہ بنی اور ابراہیم بھائی دونوں کے ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے ہم شاید وہ بند آنکھوں سمیت بولا، آپ تو بڑے ہیں آپکو بات کرنی چاہیے بڑی امی سے "زبردستی کے رشتوں میں محبت کا گھلنا نہایت مشکل عمل ہے ایسے رشتوں میں ازل سے ابد تک صرف سمجھوتا ہی بچتا اور سمجھوتے میں ہم صرف دوسروں کے لیے زندہ رہتے اپنے لیے تو ازل میں ہی مر جاتے" تمہیں بڑا تجربہ ہے وہ تیکھے لہجے میں کہتا اس کے دل پہ بھاری پتھر رکھ کر کچل ہی گیا، کیا مطلب ہے آپکا کہنا کیا چاہتے ہیں؟؟ میرا منہ مت کھلواو اور لائیٹ بند کرو مجھے نیند آ رہی ہے وہ دوسری طرف کروٹ لیتے ہوئے بولا جسکا صاف مطلب تھا کہ اب مجھے تنگ نا کیا جائے۔۔

وہ کچھ پل خاموشی سے اسکی پیٹھ کو گھورتی رہی پھر شوہر کی ناراضگی کا سوچتے ہوئے کھسک کر اسکے قریب ہوئی معاز کیا ہوا ہے آپکو آپ ایسے تو نہیں ہیں جیسے بن گئے ہیں

تم بھی تو ویسی نہیں ہو جیسی بن رہی ہو وہ دودو بولا ، کیا آپ کھل کر مجھے میری غلطی بتانا پسند کریں گے وہ اس بلی چوہے اور پھیلیوں کہ کھیل سے تنگ آ کر بولی مگر معاز کی طرف سے مسلسل خاموشی ہی ملی۔ معاز اسے بھیگی آواز میں پکارا لیکن وہ ان سنا کرتا سوتا بن گیا ، کچھ لمحوں بعد وہ نائیٹ بلب آن کرتی رخ دوسری طرف کیے خاموشی سے آنسو بہانے لگی۔۔

-- وہ سسکتی ہوئی نیچے آتے ہی بڑی امی کے کمرے میں گھس گئی انہوں نے اس ٹوٹی پھوٹی بنی کو بڑے غور سے سرتا پیر دیکھا

مجھے ابراہیم سے شادی نہیں کرنی وہ رکتے سانس لیکن لہجے کو ہموار رکھتے ہوئے بولی ، کیا بکواس کر رہی ہو اب کونسا دورہ پڑ گیا ہے کل تک تو بڑی آگ لگی ہوئی تھی ، بس سمجھ لیں اب وہ آگ بُجھ چکی ہے اور اسکی راکھ کو دفن کرنے کے بعد ہی بتانے آئی ہوں کہ مینیش حیدر محبت کی بھیک نہیں مانگے گی چاہے کچھ بھی ہو جائے میں آپکے چہیتے پوتے سے ہرگز شادی نہیں کروں گی مرگئی ہوں میں اسکے لیے وہ روتے روتے بڑی امی کے قدموں میں بیٹھ گئی

کیا ہوا ہے تجھے سچ سچ بتا میرا کلیجہ پھٹ رہا ہے تجھے اس حال میں دیکھ کر وہ بکھری ہوئی بنی کو دیکھ کر بولیں جو انکو پہلے والی بنی سے یکسر مختلف لگی ، میں نے ہی آپکو شادی کرنے کا بولا تھا اور اب میں ہی انکار کر رہی ہوں آپ منع کر دیں انہیں پلیز۔۔ کیوں اب محبت مرگئی ہے کیا؟؟ "مر ہی نہیں رہی تھی محبت پھر زندہ ہی دفنانا پڑی" وہ لرزتے ہونٹوں سے کہتی وہاں سے اُٹھتی آنسو پونختے ہوئے کمرے سے ہی نکل گئی۔۔۔

وہ جو بڑی امی کو ہاں کرنے کے ارادے سے آیا اور جیسے ہی ہاتھ ادھ کھلے دروازے کو پورا کھولنے کے لیے بڑھایا بینی کی آواز نے اسکے قدم جھکڑ لیے اپنی ذات کا ٹھکرایا جانا اسکی مردانگی کو نہایت نا گوار گزرا لیکن حیرت کا پہاڑ تو رب گزرا جب وہ ایک نگاہ غلط بھی اس پہ ڈالے بنا اپنے کمرے میں چلی گئی خیر اسنے سکون کی سانس خارج کی کہ بلا خود ہی ٹل گئی اور مسکراتا ہوا بڑی امی کے کمرے میں داخل ہوا اب بڑی امی کے سامنے اچھا بھی تو بننا تھا۔

--

بڑی امی میں شادی کے لیے تیار ہوں اور بڑی امی کا مارے ٹینشن کے بی پی شوٹ ہونے لگا پہلے وہ راضی تھی تو یہ راضی نہیں تھا اب یہ رضامندی دے رہا ہے تو وہ انکار منہ پہ مار گئی ہے ، اس نے انکار کر دیا ہے اچھا ہی ہوا تمہارے سر پہ مسلط نہیں کیا اسے ورنہ ساری زندگی تیری گنہگار رہتی۔

بڑی امی کیسی باتیں کر رہی ہیں وہ مان جائے گی آپ اسے بھی بلیک میل کریں نا جیسے مجھے کیا تھا اب میں سب کو بتا چکا ہوں اور واپسی ممکن نہیں میں نے تو اپنے دوستوں سے بھی کہہ دیا ہے کہ میں انکی بھابھی کو ساتھ لیکر آؤں گا اب خالی ہاتھ جاتے ہوئے کس قدر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا مجھے انتہائی نفاست سے جھوٹ بولا گیا ، بڑی امی کچھ پل اسکے چہرے کو تکتے کہ بعد بولیں اچھا دیکھتے ہیں میں بات کرو گی اس سے اور وہ سر ہلاتا باہر نکل آیا اسے لگا کہ دل سے کئی منوں بوجھ سرک گیا ہو۔

وہ منع کرنے کہ بعد کمرے میں آتی بیڈ پہ گر سی گئی اپنی محبت کو مار دیا اب سوگ تو بنتا ہے نا تکیے میں چہرہ چھپائے اپنی سسکیوں کا قتل کرتی اپنی چیخوں کا گلا دباتی بے آواز روتی رہی آنسوؤں کا سیلاب اسکی آنکھوں میں اتر آیا جسے لڑیوں کی شکل میں وہ بہانے لگی من کیا کہ اپنے دل کو کھینچ کر باہر نکال پھینکے جس نے اسے رسوا کر ڈالا ہر طرف ازیت ہی ازیت محسوس کرتی وہ تکیہ بگھوتی رہی اب تو رو رو کر آنسو بھی خشک ہو چلے لیکن نیند آنکھوں سے روٹھ کر کوسوں دور چلی گئی اور رات آہستہ آہستہ گزرتی اسکے قرب میں مزید اضافہ کرتی گئی مسلسل رونے کی وجہ سے اسکا سر بھاری ہونے لگا روح میں چھایا اندھیرا آنکھوں کے سامنے بھی چھانے لگا اور اسے خبر بھی نا ہوئی کب وہ اس بے رحم دنیا سے غافل ہو گئی۔۔

وہ بیگ اٹھائے ناشتے کی ٹیبل پہ موجود سب کو سلام کرتا کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا اتنی جلدی جا رہے ہو؟؟ امی جان آپکو بتایا تو تھارات میں کہ صبح اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے۔ پھر کب آو گے؟؟ جب آپ بلائیں گی میں بھاگا چلا آوں گا اس نے محبت سے کہا، آپ مجھے چھوڑ دینا آفس جاتے ہوئے وہ معاز سے مخاطب ہوا اسنے سر اوکے میں ہلایا۔۔۔

دن چڑھ کے سر پہ آگیا ہے لیکن مجال ہے یہ لڑکی باہر نکلی ہو امی کی دوہائیاں آسمان پہ پہنچنے کو تیار ہو گئی لیکن بنی ٹس سے مس نا ہوئی لگتا ہے اس میں بھی رخصتی کی روح آن سمائی ہے جو دن اور رات کی پرواہ کیے بغیر گدھے گھوڑے بچ کر سو رہی ہے جا رخصتی اٹھا اسے اور دیکھ بخار اتر ہے اسکا امی نے صحن سے چارپائی اٹھاتے ہوئے ناشتہ کرتی رخصتی سے کہا جو کالج جانے کے لیے بالکل تیار تھی

رخشی نوالہ منہ میں ڈالتی بھاگی بھاگی اس تک آئی اے بنی اٹھو بھی کیوں امی سے جوتیاں کھانے کا ارادہ بنا رہی ہے اور کتنے دن سوگ منانا ہے اسنے غصے سے بولتے ہوئے جیسے ہی اسے سیدھا کیا تو مارے غم کے اسکی چیخ نکل گئی امی بنی کو کچھ ہو گیا ہے وہ روتے ہوئے بمشکل کہتی اسے جھنجھوڑنے لگی جسکا رنگ زرد اور جسم تندور کی طرح گرم لگا ہوش تو منہ سے نکلتی جھاگ نے اڑائے۔

کیا ہوا ہے امی دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتی بے تابی سے بولیں امی یہ بے حوش پڑی ہے اسنے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا جا بھاگ کہ معاز کو بلا انہوں نے بنی کے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے کہا اور رخشی غائب دماغی سے بھاگی معاز جو آفس کے لیے نکل ہی رہا تھا رخشی کو بے حال دیکھ کر اسکی جانب لپکا کیا ہوا رخشی سب ٹھیک ہے نا؟؟ وہ وہ بنی وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی رونے لگی کیا ہوا بنی کو دل نے اسے تھامتے ہوئے پوچھا اسے کچھ ہو گیا ہے وہ بے حوش پڑی ہے ابراہیم کے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ زمین بوس ہوا اور معاز بنا سیکنڈ کی دیر کیے بنی کے پاس پہنچا۔ بنی بنی وہ اسکے گال تھپکتا بے کراری سے بولا پھر اسکے بے جان وجود کو بازوؤں میں بھرتا گاڑی تک لایا۔

بڑی امی کی حالت خراب ہونے لگی بنی کو بے جان دیکھ کر،، چچی آپ بڑی امی کے پاس رُکے ہم لے جاتے ہیں اسے آپ پریشان نا ہو بنی کو کچھ نہیں ہو گا

میں ڈرائیو کرتا ہوں ابراہیم ماتھے سے پسینہ پونختے ہوئے کہتا اگلی نشست پہ براجمان ہو گیا دل اور رخشی پیچھے بیٹھیں اسے پکڑ کے جبکہ معاز آگے آگیا انکے بیٹھتے ہی ابراہیم پوری توجہ سے ڈرائیونگ کرنے لگا اور بیس منٹ کا فاصلہ دس منٹ میں طہ کرتے ہسپتال پہنچے،،

اتنا تیز بخار ہے انہیں اور آپ سب بے خبر رہے اتنی لا پرواہی، اسی لا پرواہی کی وجہ سے بخار تیز ہو کر سر تک پہنچ گیا جسکی وجہ سے یہ بے حوش ہو گئی ڈاکٹر انہیں شرمسار کرتی پھر سے روم میں چلی گئی۔۔

کافی دیر بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر آئی تو رختی بھاگ کر اس تک پہنچی ڈاکٹر میری بہن کیسی ہے؟؟ اسکی حالت کچھ سنبھلی ہے لیکن حوش ابھی تک نہیں آیا جس کی وجہ سٹریس ہے اس کسی بات کا اتنا گہرہ صدمہ لگا ہے کہ رات میں اسے پینک اٹیک ہوا اور بخار تیز ہونے کی وجہ سے وہ بے حوش ہو گئی ابھی کچھ دیر میں پیشٹ کو حوش آ جائے گا لیکن دھیان رہے کہ انہیں کوئی شاک نا دیا جائے وہ پیشہ ورانہ انداز میں کہتی وہاں سے چلی گئی اور رختی کی نظر ابراہیم پہ ٹھہر گئی جو دکھنے میں ہی بہت پریشان لگا لیکن رختی کو اس پہ نہایت غصہ آیا جس کی وجہ سے اسکی بہن ہسپتال تک آن پہنچی۔۔۔



تقریباً شام کے وقت اسکی طبیعت سنبھلی تو اسے گھر لے کے آئے سب نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہمہاں کے علاوہ کچھ نا بولی۔ رات میں بڑی امی نے ابراہیم کو اپنے کمرے میں بلایا تو وہ تھکا تھکا سا بڑی امی کے سامنے جا بیٹھا

کیا کہا ہے تم نے بنی سے جو وہ اس حال کو آ پہنچی اور شادی سے بھی انکار کر دیا انہوں نے کڑے تیوروں سے پوچھا تو ابراہیم پل کو گڑبڑایا بڑی امی میں بھلا کیا کہو گا یہ کہتے ہوئے اسے نظریں ملانا محال لگا، دیکھو ابراہیم جتنے تم مجھے عزیز ہو نا اتنی ہی وہ بھی مجھے عزیز ہے میں ہر گز تمہیں شادی کا نا

کہتی اگر میں نے بنی کی آنکھوں میں تمہارے لیے سچی محبت نا دیکھی ہوتی ، میں مانتی ہوں تم اسے بہن سمجھتے ہو لیکن نکاح کے دو بولوں میں بڑی طاقت ہوتی اور احساسات بدلنے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے۔۔

بڑی امی یہ سب اسکا بچپنا ہے اس نے بوندی سی دلیل دی۔ پتر میں نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے " یہ جو کچی عمر کے روگ ہوتے ہے نا بڑے پکے نشان چھوڑ جاتے " " وقت کے ساتھ بہت سے نئے لوگ مل جاتے لیکن وہ جو پہلی محبت کی کسک ہوتی نا تا عمر نئی آنے والی تمام محبتوں کے تلے دبی سسکتی رہتی " اس لیے ابھی بھی وقت ہے اسکی محبت کو مت ٹھکراؤ۔۔

بڑی امی یہ سب کہنے کی باتیں ہیں مجھے تو آج تک محبت نا ہوئی یہ سب دماغ کا فتور ہے جو فضول چیزیں دیکھنے کہ بعد اسکے خالی دماغ میں بھر چکا ہے۔ ابراہیم "محبت کا مزاک نہیں بناتے ورنہ محبت آپ ہی کا مزاک بنا کر رکھ دیتی ہے" میری ایک بات یاد رکھنا اگر اسے کچھ ہوا تو میں تجھے کبھی معاف نہیں کروں گی وہ کہتے ہوئے رخ موڑ گئیں بڑی امی ایسا تو مت کریں آپ جانتی ہیں کہ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔ اچھا انہوں نے اچھا کو لمبا کھینچ کر اسے ہی شرمندہ کر ڈالا ، ٹھیک ہے آپکی یہی مرضی ہے تو میں شادی کے لیے تیار ہوں تیار تو تم پہلے بھی تھے انہوں نے اسے بہت کچھ باور کروانے کے ساتھ شرمسار بھی کر ڈالا

آپ بتا دیجئیے گا کہ کب نکاح کرنا ہے میں حاضر ہو جاؤں گا وہ دھیرے سے کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

--

--

ابراہیم بھائی نے ایسا بھی کیا کہا ہے تم سے جو تم اس حال کو پہنچ گئی رخصتی نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے استغفار کیا بنی ایک خاموش نظر اس پہ ڈالتی رُخ ہی بدل گئی کچھ بولو بھی ویسے تو بہت زبان چلتی ہے اسنے چڑتے ہوئے کہا جو اسکی مسلسل خاموشی سے عاجز ہی آگئی

"جب اندر کہیں گہری چوٹ لگتی ہے تو دل کے ساتھ جو چیز زخمی ہوتی ہے وہ زبان ہوتی ہے اور زخمی زبان اپانج ہو جاتی ہے" رخصتی نے حیرت سے اسکی فلسفانہ بات کو سنا بنی تم ایسی تو ہرگز نہیں تھی، مجھے ویسا ہونا بھی نہیں ہے اب شاید اب کبھی ہو بھی نہیں سکتی وہ کہتے ہوئے ڈوپٹے سے چہرہ ڈھانپ گئی اور رخصتی افسوس سے اسے دیکھا مجھے بہت غصہ ہے ابراہیم بھائی پہ میں ان سے بات کروں گی انہیں احساس دلاؤں گی تمہاری محبت کا رخصتی نے اسے حوصلہ دینا چاہا۔

تم کسی سے کچھ نہیں کہو گی پتا ہے رخصتی "احساس کے ترجمے نہیں ہوتے انہیں بس محسوس کیا جاتا ہے" وہ ڈوپٹہ اتارے بنا کہتی رُخ بدل گئی

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟ آج تم پرندوں کو دانا نہیں ڈالنے گئی وہ تمہارا انتظار ہی کرتے رہے آپاں نے الماری سے کتاب نکالتے ہوئے پوچھا، سچی وہ میرا انتظار کر رہے تھے اسکا انداز خود پہ ہنسنے والا لگا اور رہی بات طبیعت کی جب مقدر ہی خراب ہو تو طبیعت کے خراب ہونے سے زیادہ فرق نہیں پڑتا آپاں نے افسوس سے اسکی مایوسانہ انداز کو دیکھا

بہت افسوس ہے کہ ہم ہمیشہ مقدر کو کوستے ہیں جب بھی کچھ ایسا ہو جائے جو ہمارا من پسند نہ ہو، جس کی ہم نے جستجو نہ کی ہو، کوئی طلب لا حاصل رہی ہو۔

اگر تمہیں محبتوں کا خراج نہ ملے تب بھی تم خود کے انتخاب کو برا نہیں کہتے ہو بس تمہاری نظر میں بری قسمت ہی ہوگی اور ہمیشہ رب العزت سے ہی سوال جواب کرو گے کہ ایسا کیوں؟؟ ویسا کیوں؟؟ ایسا ہی ہے نا؟؟ اور ماہی نے نا چاہتے ہوئے بھی ہاں میں سر ہلا دیا کیونکہ ٹھہری جو حقیقت۔۔

پتا ہے کبھی کبھار نہ مقدر کا قصور ہوتا ہے نہ حالات کا بس کچھ انتخابات تم خود غلط کر بیٹھتے ہو اور پھر باقی زندگی ان ہی انتخابات کو کوسنے میں لگا دیتے ہو۔۔ ہر چیز کا للہ رب العزت نے وقت مقرر کر رکھا ہے اور جنہیں وہ ہم سے دور کر دیتا ہے ان کا پاس رہنا ہمارے حق میں بہتر نہیں ہوتا، ہم اس کی مصلحتیں کبھی نہیں سمجھ سکتے مگر وہ جانتا ہے کہ ہمارے حق میں کیا بہتر ہے اور کیا نہیں۔۔ تم ہمیشہ للہ رب العزت سے جواب مانگتے ہو، اس کے اشارے کی تلاش میں رہتے ہو مگر جب وہ تمہیں جواب دیتا ہے تو تم اس جواب کو تسلیم نہیں کر پاتے ہو للہ رب العزت تمہیں جس شخص کی حقیقت دکھا کر اُسے تم سے دور کر دیتا ہے تو تم پھر اس کے پیچھے بھاگنا کیسا؟؟ جب وہ تمہیں کسی شخص کے ذریعے تکلیف دے کر تمہیں بتاتا ہے کہ پیچھے ہٹ جاؤ تو تم کیوں زبردستی اُسی انسان کو خود پر مسلط کرتے ہو؟؟ ہاں للہ رب العزت برے کو بہتر بنا سکتا ہے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم اس کے فیصلوں میں اپنی ضد لے آؤ۔۔

تم نے جس محبت کو چنا تھا وہ درد و آزمائش سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھی، اب تم دیکھو گی جس محبت کو للہ رب العزت نے تمہارے لئے چن رکھا ہے وہ دنیا کی تمام محبتوں سے زیادہ پاکیزہ اور پرسکون ہوگی پس تم راضی ہو جاؤ گی

اور خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے یہ بات تو تم نے سنی ہی ہو گی آپاں نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا اور ماہی نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا،

جیسے چکی میں گندم ڈالیں یہ آٹا پیس دے گی کانچ ڈالیں تو یہ کرچیاں بنا دے گی پتھر ڈالیں یہ انہیں پیس دے گی اسی طرح دماغ بھی ایک چکی ہے اس میں مسلسل خوبصورت خیالات ڈالیں یہ آپ کو خوبصورت بنا دے گا اس میں مسلسل اچھی باتیں ڈالیں یہ آپ کو کامیاب انسان میں ڈھال دے گا اس میں محبت اور مثبت جذبوں کا بار بار اظہار ڈالیں یہ آپ کی زندگی کو سکون سے بھر دے گا اس میں لمحہ لمحہ شکر ڈالیں یہ آپ کی زندگی اطمینان سے بھر دے گا لیکن اگر آپ اس میں دن بھر غصہ، منفیت، ناشکری، بے زاری دکھوں کے ذکر کا کچرا ڈالتے رہیں گے تو یہ بے چارا آپ کو سکون محبت، اطمینان کیسے لوٹائے گا؟؟

اس لیے فارغ رہ کر عجیب سوچیں سوچنے سے بہتر ہے کہ تم مدرسے آیا کرو قرآن کو سمجھنے کی کوشش کیا کرو کہ تمہارا رب اپنی آیات میں تم سے کیا کہہ رہا ہے جب تمہیں تمہارے رب کی محبت محسوس ہونے لگے گی تو دیکھنا یہ دنیاوی محبتیں بے معنی لگنے لگے گی۔۔۔

وہ یونی کے گیٹ پر پہنچا تو اسے فاتح وہی مل گیا جو آج اکیلا ہی نظر آیا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس تک پہنچا جو ہمیشہ کی طرح نظریں جھکائے برق رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا فاتح۔۔ اس نے پھولے سانس سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پکارا،، فاتح نے اچانک سے اپنے قریب آنے والے کو دیکھا اور دیکھتے ہی سلام کیا۔۔۔

یار تم تو ارد گرد دیکھے بنا ایسے بھاگتے ہو کہ بندہ سو اشارے کرتا رہے لیکن مجال ہے تم زرا بھی متوجہ ہو جاو،، اشارہ کرنے والا اپنی زبان کا بھی تو استعمال کر سکتا ہے نا اسنے جھکی نگاہوں سمیت متوازن چال چلتے ہوئے کہا امم گڈ پوائنٹ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں وہ سوچتے ہوئے ہنسا ویسے زمین کو گھورتے ہوئے چلنے کی کوئی خاص وجہ؟؟ کہیں تم اس ٹو میں تو نہیں رہتے کہ شاید کہیں گرے ہوئے نوٹوں پہ نگاہ پڑ ہی جائے اس نے مزاقاً کہا تو فاتح بھی مسکرا دیا کچھ ایسا ہی سمجھ لو کے ایسے چلنے سے ملنے والا خزانہ دُنیاوی خزانوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔۔

کیا مطلب؟؟ اسنے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب کے مردوں کو پردے کا حکم دیا گیا ہے،، پردے کا حکم تو عورتوں کو دیا گیا ہے اب مردوں کو حکم کہاں سے مل گیا وہ استہزاء یہ ہنسا۔ بد قسمتی سے ہمارے ہاں پردے کے حوالے سے ہمیشہ خواتین زیر بحث آتی ہیں کبھی مردوں کو مخاطب کر کے انہیں نہیں بتایا جاتا کہ اللہ تعالیٰ ان سے کیا چاہتے ہیں

عورت کی حیا اور پردے پر مرد بھی بہت بولتے اور لکھتے ہیں مگر بھول جاتے ہیں کہ جس کلام مقدس میں عورت کی حیا اور حجاب کا ذکر ہے اسی کتاب مقدس میں مرد کی شرم و حیا کا بھی حکم صادر ہے۔۔۔

- ”پردے“ کے احکام کا پہلا حکم مردوں کو دیا گیا ہے وہ یہ کہ مرد اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں "اے نبی، مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کیلئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے۔" (سورہ النور)

مطلب کہ جن چیزوں کا دیکھنے میں حرام کر دیا ہے ان پر نگاہیں نہ ڈالو، حرام چیزوں سے آنکھیں نیچی کر لو اگر بالفرض نظر پڑ جائے تو بھی دوبارہ یا نظر بھر کر نہ دیکھو۔ حضرت جریر بن عبد اللہ بخاریؓ نے حضورؐ سے اچانک نگاہ پڑ جانے کی بابت پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اپنی نگاہ فوراً ہٹا لو، نیچی نگاہ کرنا یا ادھر ادھر دیکھنے لگ جانا اللہ کی حرام کردہ چیز کو نہ دیکھنا۔ حضرت علیؓ سے آپؐ نے فرمایا علیؓ نظر پر نظر نہ جماؤ، اچانک جو پڑ گئی وہ تو معاف ہے قصداً معاف نہیں۔ حضورؐ نے ایک مرتبہ فرمایا "راستوں پر بیٹھنے سے بچو"۔ لوگوں نے کہا حضورؐ کام کاج کیلئے وہ تو ضروری ہے۔ "آپؐ نے فرمایا اچھا تو راستوں کا حق ادا کرتے رہو۔" انہوں نے کہا وہ کیا؟ فرمایا "نیچی نگاہ رکھنا"۔۔۔

"نظر بھی ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے" اور پتا ہے جو نگاہ جھکانے سے خزانہ ملتا ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنی نگاہ حرام چیزوں پر نہیں ڈالتے اللہ ان کی آنکھوں میں نور بھر دیتا ہے اور ان کے دل بھی نورانی کر دیتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں جس کی نظر کسی عورت کے حسن و جمال پر پڑ جائے پھر وہ اپنی نگاہ ہٹالے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک ایسی عبادت اسے عطا فرماتا ہے جس کی لذت وہ اپنے دل میں پاتا ہے۔۔۔

ہم اپنی نگاہوں سے برائی کو دیکھنا غلط نہیں سمجھتے جبکہ سب گناہوں کی جڑ ہی ہماری نظر ہے حضور اکرمؐ فرماتے ہیں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے زبان کا زنا بولنا ہے کانوں کا زنا سننا ہے ہاتھوں کا زنا تھامنا ہے، پیروں کا زنا چلنا ہے

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی مگر وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے دیکھنے سے بند رہے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رودے، گو اس میں سے آنسو صرف مکھی کے سر کے برابر ہی نکلا ہو۔۔۔

نبی کریمؐ نے حیا کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے جس شخص میں شرم وحیا نہیں گویا اس میں ایمان نہیں۔۔۔

ام معاہدہ عرب کی ایک بدوی خاتون تھیں آنحضورؐ ہجرت کے سفر میں اس کے خیمے میں مختصر وقت کیلئے رکے تھے۔ اس نے آنحضورؐ کا جو دل نشین حلیہ بیان فرمایا تھا، اس میں آپؐ کی شرم وحیا اور آنکھیں نیچی رکھنے کا بالخصوص ذکر ملتا ہے۔۔۔

آپؐ جب کبھی کسی نوجوان کو کسی غیر محرم عورت کی طرف نظریں گاڑے دیکھتے تو اسے اس سے منع کرتے۔ حضرت فضل بن عباسؓ آپؐ کے چچا زاد بھائی اور محبوب تھے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے سفر میں آپؐ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے جب ایک مقام پر کچھ عورتیں آپؐ سے سوال پوچھنے لگیں تو حضرت فضلؓ کی نظریں ان کی طرف اٹھ گئیں آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔۔۔

حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے "اللہ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے حیا سے محروم کر دیتا ہے۔"

پس حیا عورت کا زیور اور مرد کی غیرت ہے۔۔۔

وہ کلاس میں داخل ہوتے ہوئے ایک نظر خیام کے سنجیدہ چہرے پہ ڈالتا اپنی نشست پہ بیٹھ گیا لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی بول گیا کچھ لمحوں بعد اسے اپنے ساتھ بیٹھے خیام کو خاموش دیکھ کر کہا۔ نہیں تم تو بہت اچھا بولتے ہو ویسے تمہاری بیگم نہیں آئی آج؟؟ ہاں اسکی کچھ طبیعت ناساز تھی بس اسی وجہ سے وہ کان کی لو مسلتے ہوئے بولا، اللہ صحت دے اسے اور فاتح نے زیر لب آمین کہا اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا سر کلاس میں آگئے اور دونوں پوری توجہ سے لیکچر لینے لگے

آج پھر وہ اسکے پاس حاضر ہوا ہمیشہ کی طرح اپنی فریاد لیکر اور سونیا نے ناگواری سے دیکھتے ہوئے پوچھا آخر تم اتنی چھٹیاں ہی کیوں کرتے ہو جن کی بدلے میں تمہیں فقیر بننا پڑتا ہے، وہ کیا ہے کہ کچھ دن پہلے میری بازوں ٹوٹ گئی اور پھر کل آتے آتے رہ گیا جسکی وجہ میری بہن کی طبیعت خرابی بنی۔ تمہاری بازوں کچھ زیادہ ہی جلدی ٹھیک نہیں ہوگی اس نے بنا پلاسٹر کے اسکی دونوں بازوں کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے پوچھا، دراصل ماس پھٹ گیا تھا لیکن ہڈی محفوظ رہی اس نے عجلت میں بتایا اچھا تو اس کلاس میں تمہیں میں ہی کیوں سخی نظر آتی ہوں باقی لوگ بھی تو ہیں، وہ کیا ہے ناکہ آپکی رائٹنگ بہت اچھی ہے سب کلیئرلی سمجھ میں آجاتا باقیوں کی نسبت۔۔ ہم سیدھی طرح کہو کہ اور کوئی تمہیں دیتا ہی نہیں ہے وہ اپنے نوٹس اسے احسان کرنے کے سے انداز میں تھماتے ہوئے بولی، آپکو کیسے پتا وہ ایک ہاتھ سے نوٹس پکڑتا دوسرا بالوں میں پھیرتے ہوئے شوخ ہوا۔ جلدی سے تصویریں بنا کر مجھے میرے نوٹس واپس کرو وہ اسکے سوال کو سرے سے نظر انداز کر گئی اور وہ منہ کے زاویے بدلتا تصویریں بنانے لگا۔۔۔

سُنڈے ہو اور صفائی ستھرائی نا ہو یہ کیسے ممکن ہے ہفتے بھر کے جمع ہوئے کپڑوں کی صفائی کا مشن فرحان اور ابراہیم نے اپنے سر لیا، سبحان جھاڑو لگانے میں اور ہادی پیچھے پیچھے پوچا لگانے میں مگن جبکہ دل کیچن میں گھسی صفائی کے ساتھ کچھ چٹارے دار بنانے میں مصروف دیکھائی دے رہی تھی۔ معاز بھائی کدھر ہیں سبحان نے بلند آواز میں پوچھا تو دل نے کیچن سے زرا سا جھانک کر کہا پتا نہیں مجھے بتا کر نہیں گئے بھابھی حد کرتی ہیں آپ بھی ایسے کیسے آزاد چھوڑا ہوا ہے انہیں آپ نہیں جانتی زمانہ کتنا خراب ہے وہ جھاڑو کندھے پہ لٹکائے کیچن میں اسکے پیچھے آتے ہوئے بولا۔

"جن سے محبت ہو انہیں آزاد چھوڑ دینا چاہیے اگر وہ آپکا ہوا تو لوٹ کے آپکے پاس ہی آئے گا" اور وہ تو ہیں ہی میرے پھر کیسی قید اسنے چمچا ہلاتے ہوئے جواب دیا، آپ بہت بھولی ہیں آپکو نہیں پتا وہ شنو پہ عاشق تھے اور اسکے گاؤں لوٹ جانے پہ کئی دن اسکی یاد میں تڑپتے بھی رہے میں نے سنا ہے وہ پھر سے لوٹ آئی ہے تو دھیان رکھیے سوئی ہوئی محبت پھر سے نا جاگ جائے ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ پہلی محبت بھلائے نہیں بھولتی وہ سنجیدہ سا رازدارانہ انداز میں کہتا جھاڑو لگانے لگا جبکہ دل کے دل میں کانٹا سا چبا کہیں انکے بدلنے کی وجہ شنو تو نہیں ہے۔۔۔

سبحان تو قسم سے نالی نکالنے والے اشرفی جیسا لگ رہا ہے اس وقت فرحان نے اسے شلوار کے اوپر شرٹ پہنے ایک ہاتھ سے جھاڑو جب کہ دوسرا کمر پہ رکھے دیکھ ہنستے ہوئے کہا، تُو تو جیسے کسی ریاست کا شہزادہ او سوری شہزادی لگ رہا ہے نا اس نے دودو جواب دیا جو خود شارٹ نیکر کے ساتھ گرتا

پہنے کسی اعجوبے سے کم نا لگا اسے، میں مزرک ہوں مجھے مومنٹ بنانے کی کوشش نا کیا کر۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا ابراہیم کی آواز نے اسے متوجہ کیا۔۔

جاو شاباش جلدی سے یہ سوکھانے کہ لیے ڈال کے آو اور فرحان نے ایسے دیکھا کہ ابراہیم کی ہنسی نکل گئی جا میرے بھائی چلا جا میں جاتا اچھا تو نہیں لگوں گا آس پاس کسی نے دیکھ لیا تو کیا کہے گا اسسٹنٹ کمیشنر چھت پہ کپڑے سکھا رہا ہے۔ سارے کپڑے میں ہی سکھانے ڈال کے آیا ہوں اب میں کوئی نہیں جا رہا کہتے ہوئے وہ مشین سے کپڑے نکالنے لگا، یہ میں نکال لوں گا تجھے جو کہا ہے وہ کر وہ دانت پیستے ہوئے بولا ٹھیک ہے آپ یہ نکال کر نچوڑ دیں میں پھر سارے اکٹھے لے جاؤں گا وہ مزے سے کہتا صوفی کی طرف بڑھا لیکن رستے میں ہی سبحان کے ہاتھ میں پکڑی جھاڑو اسکے ٹخنوں پہ چھاپ چھوڑ گئی کیا تکلیف ہے اسنے پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا، سینے ہو نیچے کوڑا نظر نہیں آ رہا جو اندھا دھند پاؤں رگڑتے ساری مٹی پھر سے واپس لیکر جا رہے ہو۔ اب تو لگ گئی مٹی اس لیے چونچ بند رکھو تھوڑی کمر سیدھی کرنے دو اسنے ڈھیٹ بنتے ہوئے ایک قدم ہی بڑھایا کہ سبحان نے اسکی ٹانگ پکڑ کر کھینچی تو وہ نازک محبوبہ کی طرح سبحان کے اوپر آگرا، توبہ توبہ کس قدر سمیل مار رہے ہو ایسے لگتا ہے کہ تم پسینے سے نہا کر آ رہے ہو اسنے فرحان کو دھکا دیتے ہوئے ناک پکڑی۔۔۔

فرحان کے گیلے کپڑوں نے ساری مٹی کو اپنے سینے سے لگا لیا اور ہادی جو پوچا لگاتا ان تک آ پہنچا پوچے کی مدد سے فرحان کو صاف کرنے لگا، آتھو گندہ وہ ہادی کو پرے دھکیلتا چلایا ارے فرحان یہ تم ہو میں سمجھا فرش پہ گند کا ڈھیر جم چکا ہے میں تو بس اسے رگڑ کے اتارنے کی اپنی سی کوشش کر

رہا تھا لیکن میرے بھائی مجھے سچ میں معلوم نا ہو سکا کہ یہ گند نہیں بلکہ فرحان ہے ہادی سنجیدگی سے کہتا اسے تپا ہی گیا

نہایت ہی گسی پٹی چول ماری ہے فرحان ہادی کو لتاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ ابراہیم نے ہانک لگائی کے کپڑے دھل چکے ہیں، زرا کمرنا سیدھی کرنے دی کمبختوں نے وہ کمر پہ ہاتھ رکھتا کپڑے اٹھانے چل پڑا اور سبحان نے ستیاناس ہوئے لاؤنچ کو دیکھا جہاں فرحان اور ہادی کی کرسیوں نے سارا اکٹھا کیا ہوا کوڑا درہم برہم کر ڈالا مرتا کیا نا کرتا پھر سے جھاڑو لگانے لگا۔

وہ آخری قمیض رسی پہ ڈالنا پلٹنے ہی لگا کہ اسکی چیخیں نکل گئی کیونکہ کپڑوں سے بھری رسی ٹوٹ کر تمام کپڑوں کو زمین کی دھول میں نہلا گئی، نہیں یہ نہیں ہو سکتا نہیں۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ کانوں پہ رکھتا پوری قوت سے دھاڑا اور ساری پلٹون اسکی چیخیں سنتی اوپر کو بھاگی

روبینہ بیگم جو نا جانے بڑی امی کے پاس بیٹھیں کونسا محاز ترتیب دے رہی تھی اپنے پورشن میں شور سن کر بھاگی بھاگی آئیں سب کو ہلچلی مچاتے اوپر بھاگتے دیکھ وہ بھی دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتی دوسرا ہاتھ گوڈے پہ رکھتیں سلوموشن میں سیڑھیاں چڑھنے لگیں۔ کپڑوں کی حالت دیکھ ابراہیم کی بھی حالت خراب ہونے لگی، اچھا ہی ہوا میرا کام بگاڑنے کی سزا ملی ہے وہ بھی پہلی فرست میں سبحان اسکے کان میں بڑبڑایا فرحان جو کہ صدمے میں غش کھا کے گرنے ہی لگا تھا سبحان کی بات پہ ہوش میں آتا اسے خونخوار نگاہوں سے گھورنے لگا۔۔۔

دور فٹے کٹا میں سمجھی خورے چھت سے گر گئے ہو جو حال دوائی مچا رکھی ہے اماں چھت سے گرنے کا اتنا دکھ نا ہوتا جتنا ان کپڑوں کے گرنے کا ہوا ہے۔ ہاں بالکل سب کی ہڈی پسلیاں ٹوٹ گئی ہوں

گی اور فرحان بیچارے کو ہسپتال لیکر جانا پڑے گا ان سارے کپڑوں کو سبحان تیلی لگاتا نیچے کی طرف بھاگ گیا

وہ دونوں پھر سے کپڑے اٹھانے لگے تاکہ دوبارہ سے نہلایا جاسکے ، ہادی میرا پُت بھائیوں کے ساتھ کپڑے اٹھانے میں مدد کر کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہا ہے ، میرے تو ابھی واشروم دھونے والے رہتے ہیں بہت کام ہے بھئی بہت کام ہے وہ عجلت میں کہتا نیچے دوڑا۔۔ چھوڑے امی اوکھے ویلے کوئی کام نی آتا فرحان دُکھے دل سے کہتا جلدی جلدی کپڑے اٹھا کر ٹب میں رکھتا بولا۔۔

آج وہ پہلے دن مدرسے گئی جہاں اور بھی بہت سی لڑکیاں قرآن سیکھنے کے لیے موجود تھیں کچھ تجوید سیکھنے کے لیے تو کچھ ترجمہ تفسیر۔۔۔ اسنے نظر گھما کہ ارد گرد دیکھا ، نیلم سائیڈ والے کمرے میں بیٹھی چھوٹے بچوں کو پڑھاتی دیکھائی دی جبکہ باقی لڑکیاں اپنا سبق دوہرانے میں غرق دیکھائی دی سب لڑکیوں کا عبا یہ میں موجود ہونا اور سلیقے سے کیے حجاب نے اسے کافی متاثر بھی کیا۔۔ خیر آپاں سلمہ کے آتے ہی سب خاموش ہو گئے آپاں نے مشترکہ سلام کرتے ہوئے ایک میٹھی نظر سب پہ ڈالی اور حال احوال پوچھنے کے بعد نیکسٹ لیسن پڑھانے لگیں۔۔

"الم" ، وہ یہ تین حرف کہنے کے بعد کچھ پل کو رکیں آپ نے "الم" ، "الر" ایسے الفاظ دیکھے اور پڑھے ہیں انہیں حروفِ مقطعات کہا جاتا ہے لیکن کیا کبھی کسی نے انکے معنی پہ غور کیا آپ میں سے کسی کو "الم" کا معنی معلوم ہے سب لڑکیوں نے درسِ قرآن سے نظریں اٹھا کر آپاں کو دیکھا جو جواب طلب نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہیں تھیں ،

"الم" کے معنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں اور کسی کو معلوم نہیں۔۔۔ اس لیے ان کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے ان حروف کی کوئی تفسیر نہیں کرتے۔۔۔

اس نے حیرت سے آپاں کو دیکھا جسکے علم میں ایسی کوئی بات ہی نہیں اسنے بہت بار "الم"، "المص" ایسے الفاظ پڑھے لیکن کبھی انکے مطلب جاننے کی کوشش کی ہوتی تو اسکے علم ہوتا۔۔۔

آپاں پھر سے گویا ہوئیں جیسا کہ قرآن پاک ایک مُعجزہ ہے اس لیے یہ حروف قرآن شریف میں بطور معجزے کے آئے ہیں۔۔۔ تو ضروری ہے کہ جن سورتوں کے شروع میں یہ حروف آئے ہیں وہاں ذکر بھی قرآن کریم کا ہو اور قرآن کی بزرگی اور بڑائی بیان ہو۔۔۔

"الم" * «ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ» [2-البقرة: 1-2] یہاں ان حروف کے بعد ذکر ہے کہ اس قرآن کے اللہ جل شانہ کا کلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اور جگہ فرمایا: "الم" «الْلّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ» * «نَزَلَ عَلٰىكَ الْكِتٰبُ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيلَ» [3-آل عمران: 1-2-3] یعنی "وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور دائم و قائم ہے جس نے تم پر حق کے ساتھ یہ کتاب تھوڑی تھوڑی نازل فرمائی ہے جو پہلے کی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے" یہاں بھی ان حروف کے بعد قرآن کریم کی عظمت کا اظہار کیا گیا۔

اور ایک جگہ فرمایا: "المص" * «كِتَابُ أَنْزَلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنَذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ» [7-الأعراف: 1-2] یعنی "یہ کتاب تیری طرف اتاری گئی ہے تو اپنا دل تنگ نہ رکھ"

اور ایک جگہ فرمایا: "الر" كِتَابُ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ» [14-ابراہیم: 1] یعنی "یہ کتاب ہم نے تیری طرف نازل کی تاکہ تو لوگوں کو اپنے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لائے، زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف"

ایسی سورتوں کے شروع کو بغور دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان حروف کے بعد کلام پاک کی عظمت و عزت کا ذکر ہے جس سے یہ بات قوی معلوم ہوتی ہے کہ یہ حروف اس لیے لائے گئے ہیں کہ لوگ اس کے لیے معارضے اور مقابلے میں عاجز رہیں اور کوئی شک نہیں کہ قرآن پاک معجزاتی کتاب ہے جو ہم سب کو بدلنے کی طاقت رکھتی ہے۔۔

لیکچر ختم ہونے کے بعد مدرسے سے اُٹھتے وقت ایسا سکون اسے اپنی روح میں سرایت کرتا محسوس ہوا جیسا پہلے کبھی نا ہوا ہو، اسنے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اک پُر سکون سی سانس خارج کی اور دھیمی چال چلتی اپنے کمرے کی طرف آگئی۔۔

☆☆☆☆☆☆

ابراہیم کو گئے ہفتہ ہو چلا لیکن وہ زندہ لاش کی مثال بنی وہی لیٹی رہتی اب بھی امی کے لاکھ بار کہنے کے باوجود ٹس سے مس نا ہوئی۔ کیا ہے بند کرو اسے کانوں میں پڑتی جھاڑو کی فرش پہ رگڑنے کی آواز سے وہ عاجز آتے ہوئے چلائی، رختی جو پوری توجہ سے بازوں کے ساتھ خود بھی آدھی بیڈ کے نیچے گھسی دھول مٹی نکال رہی تھی اسکے چلانے پہ باہر کو سر نکالنے لگی کہ بیڈ کے تختے سے اسکا ماتھا ٹکرا گیا، کیا تکلیف ہے تمہیں خود تو کچھ کرنا نہیں دوسروں کو بھی نہیں کرنے دینا آئی وڈی ہیر روگن بن کر بیٹھی ہوئی ہے جب امی کے دو گھونسے پڑے سارے روگ کہیں دور جا سوئے گے ساتھ میں عقل بھی اپنے ٹھکانے پہ آ جائے گی ہزار دفع بول چکی ہوں پھوپھو آ رہی ہیں کام وام کی تو کیا ہی امید لگانی تم سے کم از کم اٹھ کر اپنے بوتھی ہی سنوار لو لیکن نہیں ہیر صاحبہ اپنے رانجے کے دفع ہونے کا سوگ تو منالیں وہ ماتھا مسلتی دانت پیستے ہوئے بولی۔

ہاں تو پھوپھو ہی آ رہی ہیں میرے سسرال والے تو نہیں آ رہے جو میں بن ٹھن کے بیٹھ جاؤں، کیا بتا وہ تمہیں دیکھنے ہی آ رہی ہوں جیسے احمد بھائی تمہیں ہنس ہنس کے دیکھتے اور فرمائشی چائے بنوا کے پیتے ہیں نا مجھے یقین ہے عنقریب پھوپھو تمہاری ساس کے رتبے پہ فائز ہو جائے گی وہ کہتے ہوئے معنی خیزی سے ہنسی۔

منہ نہ تیج دا ہوئے تے بندہ گل ہی نا کرے کیونکہ بات بھی تو اپنے منہ جیسی ہی کروں گی نا جسکا نا تو سر ہو نا ہی پیر، ہم خود تو جیسے آسمان سے اُتری کوئی حور ہو نا بوتھی دیکھو آئینے میں جا کے ایسا لگتا ہے کہ جیسے پیلے یرکان کی مریضہ ہو وہ بھی کئی عرصے سے وہ زور زور سے جھاڑو رگڑتی اونچی آواز میں بولنے لگی تو بنی نے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس کے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

انگلیاں تو ایسے ٹھونسے ہیں جیسے میری سریلی آواز تمہارے گدھے جیسے کانوں میں جائے گی ہی نہیں رختی کے کہنے پہ جب اسنے کوئی جواب نا دیا تو وہ خاموشی سے جھاڑو لگانے لگی دروازے تک پہنچتے ہی اسنے حیرانی سے کہا ابراہیم بھائی آپ تو چلے گئے تھے نا؟؟ اور بنی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔ رختی کا زور دار قہقہہ بلند ہوا

تم نا دفع ہی ہو جاو وہ بستر چھوڑتی واشروم میں گھس گئی، یار اب رحم کرنا ہم سب پہ نہا کر ہی نکلتا اور بوسیدے کپڑے بھی بدل لینا برش بھی کر لینا رختی نے پیچھے سے ہانک لگائی تبھی دروازے سے اسکی شکل برآمد ہوئی تم ہی نہلا دو آکر مجھے غصے سے کہتی پھر سے دروازہ بند کر گئی۔۔۔

آفاق بھائی آج میں آپ سے کچھ مانگنے آئی ہوں فارہہ بیگم محبت سے نکھری نکھری بنی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگیں اور بڑی امی کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی لہرائی کیسی باتیں کرتی ہو سب تمہارا ہی تو ہے پھر یہ بیگانگی کیسی؟؟ وہ دراصل میں اپنے احمد کے لیے بنی کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں بچیاں تو مجھے دونوں ہی بہت پیاری ہیں لیکن احمد کو بینیش اچھی لگی۔۔

بنی کے تو نکلے کھڑے ہو گئے "کسی اور کے ہونے کا احساس ہی اتنا جان لیوا ہوتا ہے کہ جسم سے روح دور سرکنے لگتی اور رگوں میں خون کی بجائے ازیت گردش کرتی محسوس ہونے لگتی " وہ اڑی رنگت، لرزتے وجود کو سنبھالتی بمشکل کمرے تک آئی اور اوندھے منہ بیڈ پہ گر گئی۔۔

وہ دراصل بات یہ ہے کہ روبینہ تم سے پہلے ہی بنی کے لیے بات کر چکی ہے بڑی اماں اپنے سپوت کے بولنے سے پہلے ہی بول اٹھیں اور فارہہ بیگم نے تھونک نکلتے ہوئے روبینہ کی جانب دیکھا جنہوں نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا اور وہ بمشکل مسکرا پائی۔۔

ارے اماں آپ نے مجھے بتانا تک گوارہ نہ کیا آپ تو ہمیشہ مجھے سوتیلا کر دیتی ہیں انہوں نے شکوہ کیا تو بڑی امی چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہنے لگی ابھی کل ہی تو ابراہیم کے لیے بات کی ہے تجھے بتایا تو تھا، پر اماں مجھے لگا رختی کے لیے بات کی ہوگی۔ اب تجھے لگا تو اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے نا خیر جو ہوا سو ہوا انہوں نے بات ہی ختم کر ڈالی۔۔۔

دل تم خوش تو ہونا؟؟ امی جان آپکو کیا لگتا ہے؟؟ وہ کھکھلاتے ہوئے بولی، تمہیں دیکھ کر تو لگتا ہے کہ معاز تمہیں بہت خوش رکھتا ہے وہ دل کو گلے سے لگاتے ہوئے بولیں، ماں کے گلے لگتے ہی اسکا دل کیا وہ سب بتا دے کہ معاز بہت بدل گئے ہیں لیکن انکی پریشانی کا سوچتے ہوئے اپنی پریشانی دل میں دباتی وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئی امی مجھے معاز اتنا خوش رکھتے ہیں کہ میں بتا نہیں سکتی آپ بس پریشان نا ہوا کریں۔۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے میری بچی انہوں نے دل سے دعا دی۔۔

ویسے یہ معاز ہے کہا نظر ہی نہیں آ رہا تم نے بتایا نہیں کہ ہم آ رہے ہیں؟؟ وہ کیا بتاتی کہ صبح آفس جاتے ہوئے بتانے کے ساتھ جلدی آنے کی ریکوسٹ بھی کی تھی وہ امی مجھے یاد نہیں رہا ابھی بتایا ہے وہ آتے ہی ہوں گے یا رب مجھے معاف فرما میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اپنی امی کی خوشی کے لیے مجھے جھوٹ کا سہارہ لینا پڑے گا اسنے مجھے دل سے سوچا۔۔

ارے آنٹی کیسی ہیں آپ وہ خوشگوار لہجے میں کہتا کمرے میں داخل ہوا، دل تمہیں بتانا چاہیے تھا کہ آنٹی لوگ آرہے ہیں تاکہ میں جلدی آجاتا وہ شکوہ گو نگاہوں سے دیکھتا اپنی ساس کے پاس جا بیٹھا۔ میں نے آپکو میسج کیا تو تھا لیکن شاید آپ نے دیکھا نہیں وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی ہاں وہ میٹنگ میں ہونے کی وجہ سے موبائل نہیں دیکھ پایا اس لیے ورنہ میں جلد آجاتا، میں تو آج جلدی آیا کہ اپنی بیگم کو کہیں گھمانے لے جاؤں گا گھر رہ کر بور ہو گئی ہو گی لیکن قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا وہ بڑی نفاست سے جھوٹ بول گیا اور دل کی امی اپنے جوائی کے صدقے واری جانے لگیں جس نے انکی بیٹی کو اتنی محبت سے رکھا ہوا تھا۔۔۔

اور بناو الاپچی والی چائے اور سورج مکھی بن کے بیٹھو انکے پاس وہ اوندھی لیٹی بنی کے سرہانے بیٹھتے ہوئے بولی، میں احمد سے شادی کرنے کے کیے تیار ہوں وہ جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہتی رخصتی کو دھنگ کر گئی

تم پاگل ہو گئی ہو مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ ہوتی آنکھیں، بکھرا حلیہ رخصتی کو اسے دیکھ کر رونا ہی آگیا جو کچھ عرصے سے دکھوں سے دوچار ہو رہی تھی ہاں پاگل ہو گئی ہوں میں پاگل ہو گئی ہو وہ اپنے بال نوچتے ہوئے بلند آواز میں بولی

رخصتی نے اسے اپنے گلے سے لگایا تو وہ بکھری ہوئی پھر سے بکھرنے لگی رخصتی کیا میں بہت بُری ہوں؟؟ مجھے خوشیاں کیوں راس نہیں آتی کیوں مجھ سے ہر خوشی روٹھنے لگی ہے وہ بچوں کی طرح کانپتے لبوں سے بولی۔ میں نے ابراہیم کو بہت تنگ کیا سب کو تنگ کرتی ہوں لیکن بس اب بہت ہو گیا میں

احمد سے شادی کر کے ابراہیم کو بتاؤں گی کہ بینیش حیدر بزدل لڑکیوں کی طرح اسکے بنا مری نہیں بلکہ کسی اور کی بن کر اس کے ساتھ خوش ہے وہ ہمتی انداز میں کہتی اس سے الگ ہوئی۔۔۔

"جذبات میں کیے گئے فیصلے اکثر ہمارے جذبات کو ختم کر ڈالتے ہیں بینیش" وہ اسکے آنسوؤں پونجتے ہوئے کہنے لگی مت تھکاو میری جان خود کو بس کر دو۔ تھک ہی تو گئی ہوں اور اب یہ سب ختم کرنا چاہتی ہوں اسکے انداز سے رخصتی کو ڈر لگا۔ بنی اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن بنی نے اسے ٹوک دیا تم چاہتی ہو نا میں خوش رہوں؟؟؟ رخصتی نے ہاں میں سر ہلایا ہم تو بس جو میں کرتی ہوں وہ مجھے کرنے دو پلیز۔۔۔

اوکے لیکن اب تمہیں میں روتے ہوئے نا دیکھوں کیونکہ تم تو پہلے ہی اتنی عجوبی ہو کہ تمہیں اپنی بہن بتاتے ہوئے شرم آتی ہے جب عینک لگ گئی پھر تو بسس وہ بات ادھوری چھوڑتی ہنسنے لگی اور اسکی ہنسی میں بنی کی بھی ہنسی شامل تھی۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں آپ وہ اپنا موبائل اور کی اٹھاتا اسکے پاس سے گزرنے لگا تو دل نے اسکے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھا معاز کچھ پل اپنی خوبصورت ترین بیوی کو دیکھتا رہا پھر بے رخی سے بولا جہاں بھی جاؤں یہ تمہارا سر درد نہیں ہے ہٹو میرے رستے سے وہ نظریں چراتا بولا ، نہیں آپ آج مجھے بتا ہی دیں کہ میرا قصور کیا ہے کس غلطی کی سزا دے رہے ہیں آپ مجھے ، قلبِ مومن میرے منہ نا لگو ہٹو سامنے سے۔۔۔ آج آپکو بتانا ہی ہو گا اسنے اپنی آنکھیں اسکی لال ہوتی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے اٹل لہجے میں کہا

وہ سر ہلاتا اپنے اندر اٹھتے اُبال کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگا پھر جھٹکے سے اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اسکے کان میں منمنایہ یہ بتاؤ کہ مہمل کی موت کیسے ہوئی؟؟ دل کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا، معاز کی سخت ہوتی گرفت سے اسے اپنی پسلیاں ٹوٹی محسوس ہوئیں چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے وہ برہم ہوا، سب جانتے ہیں کہ مہمل کی موت کیسے ہوئی اسنے آنسوؤں بہاتے ہوئے کہا مجھے سچ سننا ہے

یہ ہی سچ ہے وہ بند ہوتی سانس سے بمشکل بولی

اچھا اسنے اچھا کو لمبا کھینچتے ہوئے اسے پرے دھکیلا تو وہ سانس ہموار کرتی لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل اسکے نرم و ملائم بال معاز کی گرفت میں تھے خیام شاہ کون ہے؟؟ اور دل کو لگا کہ اب وہ سانس نہیں لے پائے گی سینیئر تھا میرا اسے سچ بتانا مناسب لگا۔۔۔ اور کیا تھا تمہارا؟؟ اسنے طنزیہ ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔

معاز وہ بے یقینی سے دیکھتے ہوئے اتنا ہی کہہ پائی وہ سمجھ نا پائی کہ زیادہ درد اسکی گرفت میں موجود اسکے بالوں نے دیا یا اسکے الفاظ نے جو کسی خنجر کی طرح اسکے دل پہ لگے اور اندر سے لہو لہان کر گئے۔۔۔

کون تھا وہ تمہارا؟؟ پھر سے سوال دوہرایا۔۔۔

بتا چکی ہوں میں وہ نظریں چراتے ہوئے بولی شاید اب اسکی گرفت میں موجود بال درد نہیں دے رہے تھے۔۔

اچھا وہ اسے کھینچتے ہوئے کمرے میں موجود لکڑی کی الماری تک لایا اور لاکر سے ایک خاکی لفافہ نکال کر اسکے سامنے کھولنے لگا یہ کیا ہے؟؟

اسکی آنکھیں پھٹنے کے قریب تر ہونے لگی یہ اسکی اور خیام کی لیب میں کمال مہارت سے لی گئی تصویریں تھی جس میں خیام اسکا نقاب اتار رہا تھا اور ایک میں بالکل اسکے پاس کھڑا کسی بات پہ ہنس رہا تھا ایسی کئی اور فوٹوز تھیں۔۔

وہ اتنا شوکڈ ہو گئی کہ یہ بھی نا کہہ پائی کہ یہ جو ان تصویروں میں دکھ رہا سب جھوٹ ہے۔۔ کیا اب تم مجھے بتانا چاہو گی کہ کیا ہے یہ سب؟؟ وہ پل میں ہوش میں لوٹی، معاز یہ مجھے بلیک میل کرتا رہا میں سچ میں مجبور ہو کر ملنے جاتی رہی ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔ تمہیں کیسے پتا کہ میں کیا سمجھ رہا ہوں اور کیوں بلیک میل کرتا تھا وہ استہزاء بہنستا پوچھنے لگا۔ ک کے میں آپسے ڈائورس لیکر اس سے شادی کر لوں ورنہ وہ آپکو ختم کر دے گا۔۔

معاز کا قہقہ بلند ہوا اور اسکے قہقے میں موجود ازیت کو محسوس کرتے ہوئے اسکا دل کٹنے لگا، ختم تو میں ہو ہی گیا ہوں دیکھو مجھے غور سے کیا میں تمہیں مکمل لگ رہا ہوں؟؟

معاز ایسے مت کریں پلیز وہ روتے ہوئے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بے بسی سے بولی، نہیں کرتا وہ معصومیت سے بولا تو اسکی سانس میں زرا سانس آئی۔۔

وہ تمہیں بلیک میل کرتا رہا اور تم اس سے اکیلے میں ملنے جاتی رہی لیکن مجھے بتانے کی ضرورت محسوس نا ہوئی اچھی سٹوری ہے ویسے کچھ اور بھی کہنا ہے تمہیں؟؟

معاذ میں سچ کہہ رہی ہوں ، کیا میں تمہیں اُلو کا پٹھا نظر آ رہا ہوں کہ تم جو کہانی گڑھوگی میں آنکھ کان بند کر کے یقین کر لوں گا۔۔۔

یہ ہی سچ ہے آپ کو مجھ پہ یقین نہیں ہے کیا؟؟ ہاہا یقین وہ ہنستے ہوئے پل میں غضب ناک ہوا اور اسکا منہ الماری سے لگاتا اسکے کان میں غرایا تم اپنے اس عاشق سے ملنے جاتی رہی اور جب مہمل کو پتا چلا اس نے تمہیں روکنا چاہا تو اسی کا کانٹا نکال پھینکا بیچ سے قلبِ مومن تم نے مہمل کو ختم کر دیا تم اسقدر گر گئی گھن آتی ہے مجھے تم سے تمہارے اس گنہگار وجود سے نفرت محسوس ہوتی ہے خود سے کہ میں نے تم سے محبت کی تم سے وہ اسے دور ہوتا بے بسی سے بولا۔۔۔

میں کبھی ان تصویروں کا یقین نا کرتا کبھی بھی نہیں اگر یہ بات تمہاری دوست ردا مجھے نا بتاتی۔۔۔ میرا ارادہ تم سے پوچھنے کا تھا میں نے پوچھنا بھی چاہا لیکن تم ہمیشہ مہمل کے زکر پہ بات بدل دیتی اور ایک دفعہ جب میں نے کہا کہ میرے دوست خیام کی کال ہے تو تمہاری بدلتی رنگت مجھے شک میں ڈال گئی۔۔۔

اور دل کے دماغ میں وہ پل گھومے جب معاذ کسی سے بات کر رہا تھا اور وہ کب سے اسکے فری ہونے کے انتظار میں بیٹھی اسکی شکل تک رہی تھی جب معاذ نے کال بند نا کی تو وہ غصے کا اظہار کرتی رُخ موڑ کر لیٹ گئی ، کال بند ہونے کے بعد معاذ نے اس اپنی طرف کھینچا سوری جانم وہ دوست کی کال تھی سمجھا کرو نا۔۔۔ ایسے کونسے دوست ہیں جنہیں رات کو یاد آتا کال کرنے کا۔۔۔ خیام کی کال تھی

میری جان اور دل کا رنگ پل میں فق ہوا، کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی؟؟ ن نہیں کچھ نہیں وہ لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے بولی

پھر میں نے سوچا تمہیں پریشان کرنے سے بہتر ہے تمہاری دوست سے پوچھ لیا جائے۔ ردا، دل نے غائب دماغی سے پکارا،، ہاں ردا جسکی دوستی رہی یہ تم سے میں نے اس سے پوچھنا چاہا کہ خیام کون ہے اور کوئی لڑائی تو نہیں ہوئی تھی تم سے جسکا وہ بدلہ مجھے بدگمان کرنے کی صورت میں لینا چاہتا ہو لیکن جو انکشاف مجھ پہ ہوا اس نے تو میری دنیا ہی ہلا ڈالی۔

وہ بت بنی ساکت کھڑی رہی۔۔۔ قلبِ مومن دوبارہ میرے منہ مت لگنا اور دور ہی رہنا مجھ سے ورنہ تمہارے خوبصورت چہرے کے پیچھے چھپے بھیناک روپ کو سب کے سامنے لانے میں دیر نہیں لگاؤں گا اور خود سے جدا کرنے میں بھی۔۔۔ وہ نفرت سے کہتا کمرے سے نکل گیا آنکھوں سے بہتے گرم آنسوؤں داڑھی میں جرب ہونے لگے وہ گلاسز لگاتا گھر سے ہی نکل گیا دل زمین پہ بیٹھتی چلی گئی اے میرے اللہ ایک طرف دوست ہے تو دوسری طرف شوہر میں کیا کروں۔۔۔ وہ چھت کو گھورتی اپنی سسکیاں روکنے لگی

☆☆☆☆☆☆

وہ اب تک وہی بیٹھی تھی جہاں معاز چھوڑ کے گیا شاید ہی وہ زندگی میں کبھی اتنا روئی ہو تڑپی ہو سسکی ہو اسکی شہد رنگ آنکھیں لہو رنگ ہو چکی تھی لیکن معاز ابھی تک واپس نا آیا جو اسکی فکر مندی میں مزید اضافے کا باعث بن گیا وہ بے سدھ بیٹھی تھی جب اذان کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی

اور اسکے بے جان ہوتے وجود میں اک کرنٹ سا بھرنے لگا خشک ہوتے آنسو پھر سے بہہ نکلے اور وہ نیم واں آنکھوں سے آنسو رگڑتی وضو کرنے چل دی۔۔۔

اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ میں بے قصور ہوں میری مدد فرما،، اے میرے مالک معاز میری کسی بات کا یقین نہیں کرے گے میں چاہے جتنی بھی یقین دہانی کیوں نا کرا دوں اور مہمل سے میں ملوا نہیں سکتی کیونکہ سب کے لیے وہ مر چکی ہے اگر احمد کو پتا چل گیا تو وہ مہمل کو نہیں چھوڑے گا اب تو ہی میرا مددگار ہے میں سب تیرے سپرد کرتی ہوں۔۔ اے دونوں جہانوں کے پیدا کرنے والے مجھے ہمت دے کہ میں ایک اچھی دوست کے ساتھ اچھی بیوی بھی بن سکوں وہ سجدے میں گری نا جانے کب تک گر گڑاتی رہی اور اپنی باتیں اپنے رب کو بتاتی رہی اور نا جانے کس پہر اسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔

وہ اسے تکلیف دے کر خود بھی کہاں سکون میں رہا جب سے گھر سے آیا مسلسل آنسو بہتے رہے ، دل تھا کہ اپنی محبت کو رلا کر کٹنے لگا اور دماغ کہہ رہا تھا کہ جو کیا ٹھیک کیا پوری رات سڑکوں کی خاک چھاننے کے بعد اسے گھر جانے کا خیال آیا وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو ملگجے سے اندھیرے نے اسکا استقبال کیا مرے مرے قدم اٹھاتا بیڈ کی جانب آیا لیکن رستے میں ہی اسکی ٹھوکر کسی وجود سے لگی اور دل جو نماز پڑنے کے بعد وہی سو گئی گھبرا کر اٹھی۔ معاز نے جیسے ہی لائٹ آن کی اسکی نظر نماز کے سٹائل میں لپٹے دل کے پاکیزہ سے چہرے سے جا ٹکرائی

معاذ آپ کہاں تھے وہ بے قراری سے اسکی جانب بڑھی دونوں کی سو جھی آنکھیں مسلسل رونے کی چغلی کھا رہی تھیں میں صرف آپ سے پیار کرتی ہوں صرف آپ سے اسکے سینے سے سر ٹکاتی وہ بے چینی سے کہنے لگی ، معاذ کا دل چاہا اسے خود میں بیچ ڈالے آخر اسکا سکون جو ٹھہری ، دور ہٹو وہ چاہ کر بھی اپنے لہجے کو تلخ نا کر پایا۔ نہیں جب تک آپ میرا یقین نہیں کرتے میں نہیں ہٹوں گی وہ بچوں کی طرح اسکی شرٹ دبوچتے ہوئے منمنائی۔۔

وہ کچھ پل کھڑا اسے آہیں سنتا رہا پھر جھٹکے سے اسے صوفیہ پہ دھکیلا کہہ رہا ہوں نا دور رہو وہ ہلکی آواز میں غرایا اگر اب تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو یاد رکھنا میں کمرہ الگ کر لوں گا پھر خود ہی سب کو وجہ بتاتی رہنا وہ انگلی دکھا کر وارن کرتا واشروم میں گھس گیا اور وہ ایک بازوں اور سر صوفیہ پہ ٹکاتی وہی آنکھیں موندے اشک بہاتی رہی۔۔۔

آپ پھوپھو کو رشتے کے لیا ہاں کر دے وہ انگلیاں مروڑتی پھر سے بڑی امی کے سامنے آکھڑی ہوئی اور انہوں نے اجنبی سے اسے دیکھتے ہوئے وجہ دریافت کی ، کہیں اور بھی تو کرنا ہی ہے اس لیے پھوپھو کی طرف ہی کر دیں۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں کیا تم نے شادی بیاہ کو گڈا گڈی کا کھیل سمجھ رکھا ہے کہ آج اس سے کل اُس سے ویسے بھی تیری پھوپھی کو جلدی شادی کرنی ہے ایک دو ماہ میں اسکی طبیعت نا ساز رہتی ہے

تو اچھا ہے نا میں تو خود چاہتی ہوں کہ میری شادی جلدی ہو جائے ، اپنی عمر دیکھ اور اپنے کم دیکھ کچھ زیادہ ہی آگ نہیں بل رہی تیرے اندر یہ سب میرے لاڈ پیار نے تیری دو گز لمبی زبان کھول رکھی

ہے جو جب جی میں آتا ہے منہ اٹھا کر بے شرموں کی طرح خود اپنے بیاہ کی گل کرنے آ جاتی ہے۔
بڑی امی آپ جو بھی کہیں بس پھوپھو کو ہاں کہہ دیں وہ التجائیہ انداز میں بولی اور بڑی امی نے چشمے
کے اندر سے اسے گھورتے ہوئے سر جھٹکا۔۔

وہ جو پوری طرح پب جی میں غرق تھا مسلسل بجتے دروازے سے تنگ آ کر جلدی جلدی دروازے
کی جانب لپکا کون ہے؟؟
میں واں۔۔

ہیں یہ میں واں کیسا نام ہوا بھلا سبحان نے دروازہ کھول کر جیسے ہی منہ باہر نکالا سامنے ہی اک نو عمر
فقیرنی اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرتی دکھائی دی
ارے تم ہو وہ ایسے بولا جیسے بچپن کی جان پہچان ہو
اور وہ بھی شرمیلی سی ہنسی ہنستی سر ہاں میں ہلانے لگی، مجھے لگا کہ پتا نہیں کونسی بے صبری ہستی
دروازے کے اس پار موجود ہے جس کے ہاتھوں میں لگے سپرنگ اسے بار بار دروازہ بجانے پہ مجبور
کر رہے ہیں وہ نخوست سے کہتا فرحان کو آوازیں دینے لگا
کیا ہے فرحان نے اسکے پاس آتے ہوئے پوچھا، اسے پیسے دو میرا والٹ کمرے میں ہے،، اوو میں
سکے کے لیکر آتا ہوں اور اس فقیرنی کا منہ بنا، ابے یار اپنی جیب سے ہی دس بیس روپے دے دے
اور فرحان نے پوری جیب کھنگالنے کے بعد گلے سڑے دس روپے کا نوٹ اسکی جانب بڑھایا۔۔ ہم

پہلے تے توں بڑا سوہنا ہندا سی ہن تینوں کی ہو گیا؟؟ وہ انگی تھوڑی پہ رکھتی پوچھنے لگی شاید دس روپے کا ساڑ نکالا گیا

ہن ایدا ویاں ہو گیا سبھان نے ہنسی کو بریک لگانے کی زحمت کیے بغیر کہا تو فرحان غصے سے بڑبڑایا خود ول تے دیکھ پہلے پیسنگی جہی۔ چل پیسنگی ہی سہی اکھاتے ہے نا خود دیاں دیکھ جیوے کنداں چہ گوریاں کیتیاں ہون اور وہ دانت پیستا دروازہ ہی بند کر گیا کوئی حال نہیں میرے بھائی توبہ توبہ یہ دن بھی دیکھنے تھے تم نے کہ فقیروں نے بھی تجھے باتیں سنائی تھی اسے ہنسی کا دورہ پڑ گیا اور پھر جب تک یہ بات سارے خاندان کو مرچ مسالہ لگا کر نا بتائی اسکے پیٹ میں اٹھتے مرور ٹھیک نا ہوئے۔۔۔



وہ ایک پسماندہ علاقہ تھا وہاں کے لوگ بہت زیادہ خوشحال نا سہی پر بہت زیادہ بد حال بھی نا تھے پہلے دن اسکا ویکم ایسے کیا گیا جیسے نئی نیو بی دلہن کا کیا جاتا گیٹ سے داخل ہوتے ہی کئی گلدستے وہاں پہ کام کرتے ورکرز نے تھمائے اور پھولوں کی پتیاں اس پہ برسائی گئی پھولوں سے بنائی راہداری کو اسکے کمرے تک لایا گیا اور ٹیبل پہ بھی گلاب کی پتیوں سے ویکم لکھا گیا،، ایک تو یہ لوگ ہر نئے بندے کو فرشتہ ہی سمجھ لیتے ہیں اسنے سوچتے ہوئے سر جھٹکا۔ یہاں پہ صفائی کون کرتا ہے بلند آواز میں پوچھا گیا جی صاحب میں ایک ادھیڑ عمر کا نوجوان سر جکاتے ہوئے ایسے بولا جیسے بہت بڑی غلطی سرزد کرنے کے بعد سزا کا مرتکب ہو۔۔۔

یہ پھول کہاں سے توڑے؟؟ وہ سنجیدگی سے بولا، صاحب کچھ ادھر سے توڑے راہداری کی سائیڈ پہ لگی پھولوں کی قطار کی طرف اشارہ کیا گیا اور کچھ پاس کے سرکاری اسپتال سے۔ ہم اسے ہنکارہ بھرا، اٹھاو یہ سب پھول اور پاس ہی کسی قبرستان میں ڈال آو اور اگر دوبارہ میں نے کسی کو یہاں سے پھول توڑتے یا یوں کسی کے قدموں میں بچھاتے دیکھا تو اپنی چھٹی سمجھنا اور یاد رہے میں بات ایک دفع کہنے کا ہی عادی ہوں وہ زرا سختی سے بولا کیونکہ پودوں کو ویران کر کے سڑک کو آباد کرنا اسے تاؤ ہی دلا گیا۔ اور فیکا حکم کی تکمیل کرتے ہوئے فوراً سے پھول سمیٹنے لگے پاس کھڑے ورکرز خاموشی سے اس اڑیل کو تکتے رہے۔۔۔

آج موسیٰ کی اچھی خاصی چھتروں ہوئی جسکی وجہ تھی سکول میں زیرو کار کردگی، پڑھائی میں وہ بنی سے بھی گیا گزرا ہونے کی وجہ سے اکثر مار کھاتا اور مار کھا کھا کر اتنا پکا ہو چکا کہ اب آنسو بھی بغیرتی کے نکلتے کیونکہ رختی کا کہنا تھا کی جب روتے ہوئے نوزی نکلنے لگے تو اسے احساس ندامت کی بجائے بغیرتی کا رونا کہتے، امی بہت زور لگاتیں کے اکلوتا بیٹا ہے پڑھ لکھ کے کچھ بن جائے اور جیٹھانی کے بیٹوں کی طرح انکا بھی سر فخر سے بلند ہو جائے لیکن وہ تھا کہ نام ڈبونے کا پکا ارادہ کیے بیٹھا تھا۔ نویں جماعت ہے اس لیے اکیڈمی رکھوا دی لیکن نتیجہ پھر بھی زیرو ہی رہا تو امی کو فکر لاحق ہو گئی اور آج ارادہ کیا کہ دیکھا تو جائے اکیڈمی بھی جاتا یے کہ کہیں اور ہی مٹر گشت کرنے نکل جاتا، اماں اسکا پیچھا کرتے کرتے اشرفو کی ویڈیو گیم کی دکان پر جا پہنچیں اب دماغ کی بتی جلی اور انہیں علم پڑا انکی گندی + نالائیک اولاد جسے اسنو کر کھیلنے کا ٹھکر ہے اکیڈمی جانے کی بجائے کونسے کارنامے

سرا انجام دیتی ہے بس پھر اتار لی چیل اور اشرفو کی دکان سے گھر کے صحن تک دھلائی ہوتی آئی موسیٰ کی جسے اس بات نے رونے پہ مجبور کر دیا کہ پاس کھڑے دوستوں کے سامنے جوتی کی سلامی پیش کی گئی۔۔

جب بول بول کے اماں کی سانس بھاری ہونے لگی تو پاس بیٹھی رخصتی جو موسیٰ کو دیکھے کانوں میں ہی ہنس رہی تھی اسے جا لیا بڑی بہن ہو لیکن مجال ہے کبھی کہا ہو کہ میں پڑھا دوں ناجی موبائل سے فرصت ملے تو چھوٹے بھائی کا خیال آئے۔ ماں تو ٹھہری ان پڑھ اگر کچھ آتا جاتا تو خود پڑھا لیتی وہ ساری بھڑاس نکالتیں کمرے میں جا لیٹیں آخر اتنی دور تک لگن چھپائی کھیلا تھکنا تو بنتا تھا خیر اتنی جھڑکیاں سننے کے بعد شام میں وہ موسیٰ کو پڑھانے بیٹھ ہی گئی کافی دماغ کھپانے کے بعد ایک سوال اسکے دماغ میں گھسایا اور اس سے ملتا جلتا سوال حل کرنے کا کہتی وہ آٹا گوندنے چلی گئی لیکن جب آٹا گوندنے کے بعد واپس آئی وہ ویسے کا ویسا بیٹھا سوال کو گھورنے میں مصروف دیکھائی دیا، ابھی تک تم نے ایک لفظ نہیں لکھا اسنے دھاڑتے ہوئے پوچھا اور موسیٰ نے معصومیت کی انتہا کرتے ہوئے پچھلے کئی پیج پلٹ کے دکھا ڈالے جس پہ سوال کرنے کے بعد کراس کر دیا گیا، حد درجے کے نالائق ہو تم اسنے غصے سے وہی رجسٹر اسکے سر پہ دے مارا اور وہ خود کو موم کا گڈا ظاہر کرواتا سر گھٹنوں میں دیے رونے کا سلسلہ شروع کر چکا۔۔

کیوں مار رہی ہو بچے کو پہلے ماں نے دھو ڈالا اب رہتی سہتی کسر بہن نے نکال دی تم لوگوں کا تو بس نہیں چلتا اسے مار ہی ڈالو بڑی امی غصے سے رخصتی پہ چڑھ دوڑیں۔

بس ٹسوے بہانے بیٹھا دو کام کرتے ہوئے تو موت پڑتی ہے اسے سارے جہاں کا نالائیک ترین ہمارے گھر ہی دینا تھا خدا نے وہ نحوست سے کہتی ایک اور رجسٹر اسکی کمر پہ لگا گئی خود تو تُو نے جیسے بی اے پاس کر لیا ہے نا اس نما نے کو ماری جا رہی نہیں پڑھتا تو نا سہی اس دنیا میں سارے پڑھے لکھے ہی تو نہیں تُرے پھرتے کھسماں نو خاوی جا کر ایسی پڑھائی منڈے کا لہو سکھا کر رکھ دیا ہے سب نے۔۔ بس کر دیں بڑی امی آپ سب کی اسی فیور کی وجہ سے یہ اتنا نالائیک اور ڈھیٹ ہو گیا ہے اور تم دفع ہو جاؤ نمونے کہیں کے موسیٰ کو جھٹکے سے پرے دھکیلتی وہ بے حد اکتاہٹ سے بولیں اور موسیٰ جو آنکھیں بند کیے زور لگانے کے باوجود ایک آنسوؤں نازکال پایا تھا جان کی امان ملتے ہی بیگ پکڑتا ٹپوسی لگاتا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا اور رختی نے بڑی امی کو جتاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا دیکھ لیں اپنے نما نے کا حال اور بڑی امی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے رُخ ہی پھیر لیا کہ 'مغرولتھ'۔۔

معاز نے اس سے بات کرنا بالکل ہی چھوڑ دیا وہ اگر کبھی بات کرنا بھی چاہتی تو وہ موقع ہی نا دیتا اور وہ اپنی بے بسی پہ آنسوؤں بہا کر خود ہی خود کو دلا سے دیتی پھر سے سب کہ سامنے کھوکھلی ہنسی ہنسنے لگتی۔ دل مر رہا ہو سسک رہا ہو لیکن پھر بھی دوسروں کے سامنے خود کو بہت خوش ظاہر کروانا اور بے جان قہقہہ لگانا کس قدر گٹھن کام ہے کوئی دل سے پوچھتا، ایک معاز اور دوسرا پل پل ہوتی خراب طبیعت نے اسے پریشان ہی کر ڈالا عجب بے چینی اور چرچراہٹ اسکی ذات کا حصہ بننے لگی وہ بھاری ہوتے سر اور بے جان ہوتی ٹانگوں کو فراموش کرتی کیچن میں کھڑی کھانا بناتی رہی، وہ روٹیاں

بنانے لگی تو ہادی اسکے پاس آکھڑا ہوا اور ساتھ ساتھ سینکنے لگا اسنے روٹی بیلے ہوئے آنکھوں کہ سامنے چھاتے اندھیرے کو سر جھٹک کر دور کرنا چاہا لیکن اچانک سے ساری دنیا گھومنے لگی تُوے کو جاتا روٹی والا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا اور اسکا وجود اندھیرے کا حصہ بننے لگا اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی ہادی نے اسے تھاما جو لڑکھ کر اسکی باہوں میں جھول گئی ڈر کے مارے ہادی کی چیخ بلند ہوئی سب افراد تفری میں کیچن میں بھاگے سامنے دل کو حوش و خرد سے بیگانہ ہادی کی باہوں میں دیکھ کر سب کے طوطے ہی اڑ گئے ، کیا ہوا بھابی کو سبحان نے ہکلاتے ہوئے پوچھا پتا نہیں لگتا ہے چکر آگیا وہ روہانسا ہی ہو گیا معاز کا دل باہر آنے کو بے تاب ہونے لگا وہ بے قراری سے آگے بڑھا اور دل کے نازک وجود کو تھامتا باہر کی طرف بھاگا اسکا دماغ ہی سن ہو گیا اسے اسوقت کسی کا ہوش تھا تو وہ صرف قلبِ مومن تھی کہنے کو تو وہ دل تھی لیکن معاز کے تو دل کی دھڑکن تھی۔۔

اسے ہسپتال میں لانے کے بعد مسلسل چکر کاٹنے لگا ایک پل کو چین ملنے سے قاصر تھا کچھ ہی دیر بعد ڈاکٹر اسکے پاس آئی اور جو خبر اسے سنائی گئی اسنے معاز حیدر کو ساکت کر دیا۔ میں باپ بننے والا ہوں اپنی ہی آواز ادے کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی وہ جبراً مسکراتا دل کے پاس آیا جو دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی گلابی چہرہ زرد ہلدی مانند ہو گیا جیسے خون کی ایک بوند بھی رگوں میں باقی نا رہی ہو وہ کچھ لمحے اسے تنکنے کے بعد بے خود سا اسکے قریب ہوتا اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھ گیا کاش سب ٹھیک ہوتا تو آج میں یہاں پہ بھنگڑے ڈالتا لیکن یہ احساس ہی میری جان نکالنے کہ لیے کافی ہے کہ میری دل کے دل میں کوئی اور بسا ہے کاش سب ٹھیک ہوتا وہ آنکھ کے کونے سے نمی صاف کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

اس خبر سے پورے گھر میں خوشی کہ لہر دوڑ گئی ہر بندہ تصور میں چھوٹے سے بے بی کو سوچ کر اکسائیڈ ہونے لگتا۔۔۔ روبینہ بیگم تو نا جانے کیا کیا پڑھ کر اسکے گہری نیند میں سوئے وجود پہ پھونک چکی تھی کہ نظر ہی نا لگ جائے بس جی وہم لا علاج مرض جو ٹھہرا۔۔

اسے ہوش آیا تو خود کو اپنے کمرے میں پایا جب ہاتھ اٹھا کر منہ پہ پھیرا چاہا تو چھن کا احساس ہوا اور ہاتھ پہ لگی ڈرپ کی سرنج نے اسکے روگٹے کھڑے کر دیا، اے میرے خدایا کیا میں اتنی دیر بے حوش رہی ہوں کہ میری ڈرپ بھی لگ کر ختم ہو گئی اور مجھے خبر تک نا ہو سکی۔۔ وہ اسی سوچ میں کھوئی روبینہ بیگم کی آواز پہ حال میں لوٹی، شکر ہے تمہیں ہوش آیا وہ اسکے قریب بیٹھتے ہوئے محبت سے بولیں اور دل کے لبوں کے کناروں کو مسکراہٹ نے چھوا، میں نے سوپ بنایا ہے لیکر آتی ہوں وہ اٹھنے لگی تو دل نے انہیں اٹھنے سے روکا۔۔

ابھی میرا دل نہیں کر رہا آپ بیٹھ جائے جب میرا دل ہوا میں خود لے لوں گی، لو ایسے کیسے دل نہیں کر رہا اتنے گھنٹوں سے بھوکی ہو اب اپنا ڈبل خیال رکھنا شروع کر دو کیونکہ اب تم اکیلی نہیں ہو۔ کیا مطلب وہ نا سمجھتے ہوئے پوچھنے لگی مطلب کہ میں دادی بننے والی ہوں اور وہ چند سیکنڈ بنا کسی تاثر کے انہیں دیکھتی رہی پھر سب سمجھ آنے میں پورے دل سے مسکائی اب تو بیٹھ میں سوپ بھیجتی ہوں اور وہ اثبات میں سر ہلاتی بیڈ کراون سے ٹیک لگا گئی

وہ جو انتظار کر رہی تھی کہ معاز سوپ لیکر آئے گا اور سب ٹھیک نا سہی لیکن معاز اس سے بات کو کرنے لگے گا لیکن معاز کی جگہ سبحان کو دیکھ کر اسکی سانس تھمی وہ بمشکل مسکراتی اسکے ہاتھوں سے

سوپ کا پیالہ تھام گئی۔ وہ کافی دیر تک اسکا انتظار کرتی رہی اسے یہ بات ہی بہت خوشی دے رہی تھی کہ معاز کا موڈ اب ٹھیک ہو جائے گا وہ مسلسل دعا گو رہی کہ وہ پھر سے پہلے والا معاز بن جائے اور اسے معاف کر دے پر اسے کیا خبر کہ یہ سوچ سوچ ہی رہنے والی تھی غنودگی سی چھانے کی وجہ سے وہ زیادہ دیر تک نا جاگ سکی اور جانے کب نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی

صبح اسکی آنکھ کھلی تو اپنے برابر پہ شکن دار بستر دیکھ کر اسے پتا لگا کہ معاز آ کر بھی جا چکا ہے وہ ٹھنڈی سانس بھرتی اٹھ بیٹھی۔ شام کو بھی آفس سے آنے کے بعد سب کے سامنے بڑا چہکتا رہا لیکن رات کو کمرے میں آتے ہی منہ پہ بارہ بجائے سائلنٹ موڈ پہ لگتا وہ چپ چاپ سو گیا اور وہ اسکے منہ سے اپنے لیے کچھ اچھا سننے کے لیے ترستی رہی جو اچھا تو کیا اسے برا بھی بولنے کے لیے تیار نا ہوتا

دو دن گز گئے اور اسکے لہجے میں کوئی بدلاؤ نا پا کر وہ بھی خاموش ہو گئی۔۔۔ تم اب سے یونی نہیں جاو گی وہ اسے یونی کے لیے تیار ہوتے دیکھ نارمل انداز میں بولا جیسے یہ کوئی بات ہی نا ہو ، لیکن کیوں اسنے بے یقینی سے دیکھتے ہوئے پوچھا اور دل میں امید کی کونپل پھوٹی کہ شاید میری طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے کہہ رہے ہوں ، کیونکہ مجھے تم پہ اعتبار نہیں رہا وہ کتنی آسانی سے اتنی تلخ بات کہہ گیا اور وہ پھٹی نگاہوں سے اسے تکتی رہی جیسے کچھ غلط سن لیا ہو۔ اگر یاد ہو تو آپ نے کہا تھا کہ میری سٹڈیز پہ آپکو کوئی ایشو نہیں ہو گا اسنے یاد دہانی کروانا ضروری سمجھا

مجھے سب یاد ہے لیکن تب میں اور اب میں بہت فرق ہے لفظوں پہ زور دیتے ہوئے نا جانے کیا باور کروانا چاہا، آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں سبحان اور فرحان بھی تو ساتھ ہی ہوتے یونی میں اپنی بات مکمل کرنا اسے نہایت مشکل ترین مرحلہ لگا۔

مہمل بھی تو تمہارے ساتھ ہی ہوتی تھی کن اکھیوں سے اسنے دل کو دیکھا اور وہ بے تصور ہو کر بھی نظریں جھکا گئی وہ آخری نظر اپنی تیاری پہ ڈالتا لپ ٹاپ اٹھانے لگا پھر کچھ یاد آنے پہ پلٹا امی لوگ اگر تم سے یونی نا جانے کا پوچھیں تو بیچ میں مجھے گھسیٹنے کی بجائے اپنی طبیعت خرابی کا کہہ دینا اور مجھے امید ہے کہ مجھے اپنی باتیں دوبارہ نہیں دوہرائی پڑے گی اور بنا اسکی طرف دیکھے کمرے سے ہی نکل گیا دل اپنی بے بسی پہ آنسوؤں بہاتی سر پہ لپیٹا حجاب کھینچ کر اتارنے لگی کاش تائی امی میں آپ سے کیا وعدہ توڑ سکتی۔۔

مہمل کو آپاں کی طرف بھیجنے کے بعد فارہہ بیگم دل کے ہاتھ تھامتے ہوئے بڑی آس سے کہنے لگیں دل تم وعدہ کرو کہ مہمل کے زندہ ہونے کی خبر کسی کو نہیں بتاؤ گی، تائی امی میں بھلا ایسا کیوں کروں گی؟؟ بعض دفع حالات ایسے ہو جاتے کہ انسان کو سب بتانا پڑتا لیکن قلبِ مومن تم وعدہ کرو چاہے حالات جیسے بھی ہوں تم مہمل کی سچائی کسی کو نہیں بتاؤ گی اور دل نے انکا ڈر ختم کرنے کے لیے وعدہ تو کر لیا لیکن اب اس وعدے نے اس سے اسکی مسکان تک چھین لی تھی وہ بے تصور ہو کر بھی تصور وار ٹھہرائی جا چکی تھی یا رب اب تو ہی میرا حامی و ناصر ہے لمبی سانس پھیپھڑوں تک پہنچاتے ہوئے کہا

وقت کا کام ہے گزرنا چاہے اچھا ہو یا برا گزر ہی جاتا ہے وقت پر لگائے گزر گیا جب سے اسنے قرآن مجید کی تفسیر سمجھنا شروع کی تب سے اسکے اندر بے حد تبدیلیاں پنہاں ہونے لگیں اب وہ اپنے رب سے شکوہ کرنے کی بجائے شکر بجالانے لگی اب وہ ہر وقت اپنی قسمت کو کوسنے کی بجائے قسمت کا لکھا تسلیم کر چکی ہاں وہ روتی اب بھی تھی لیکن اب اسکی آنکھیں اپنے رب کے بندوں کی بجائے رب کے لیے اشکبار ہونے لگیں تھی۔۔

رات کے کسی پہر اسکی آنکھ کھلی تو آپاں کی کہی ہوئی باتیں اسکے زہن میں گردش کرنے لگیں آپاں نے کہا تھا کہ میں اپنے مقصد کو پہچانوں تو میں کیسے اپنے مقصد کو پہچان سکتی ہوں مجھے کیسے پتا چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیوں اس دنیا میں بھیجا اسنے کسی غیر مری نقطے کو گھورتے ہوئے استفسار کیا۔۔

ماہی بچے زمین پر موجود ایک درخت، ایک پہاڑ، ایک کیڑا بھی بوجھ نہیں ہے تو تم بھی بے مقصد نہیں ہو سکتے۔ خود کی تلاش میں نکلو اپنے دل میں جھانکو سجدوں میں ڈھونڈو رات کے تیسرے پہر ہاتھ اٹھا جب تم میں خود کو جاننے کی طلب ہوگی تو اللہ پاک تمہارے دل میں تمہارا مقصد ڈال دے گا۔۔۔

بس ایک پل لگا اسے اپنا بستر چھوڑنے میں وہ با وضو ہو کر جائے نماز پہ آکھڑی ہوئی دل میں اپنے رب کی محبت اجاگر ہونے لگی وہ جھکی تو اسکا دل بھی جھکنے لگا اور اسکے کندھوں پہ لدا گناہوں کا بوجھ دھیرے دھیرے سرکنے لگا دل سرشار سا اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے لگا اور روح میں ہولے ہولے

سکون کے جزیرے کا ذخیرہ ہونے لگا پوری دلجمعی سے نماز ادا کرنے کے بعد جیسے ہی دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے آنسوؤں کا ریلہ قطروں کی شکل میں بہنے لگا اور اسکا وجود ہولے ہولے لرزنے لگا یہ آنسوؤں تو شکرانے کے تھے اس خوشی کے تھے جو اسے پہلی دفعہ تہجد ادا کرنے پہ محسوس ہو رہی تھی خوشی تو ایک چھوٹی سی کوشش ایک چھوٹا سا قدم اپنے رب کی طرف بڑھانے پہ ہو رہی تھی سب الفاظ جیسے بے معنی معلوم ہونے لگا اور وہ خاموشی سے آنسوؤں بہانے لگی جیسے رب اسکی خاموشی سن رہا ہو اور وہ دل کا بوجھ ہلکا کر رہی ہو۔۔



وہ فائلز کھولے کسی کیس میں کھویا اسکی جانکاری کرنے میں لگا تھا جب مسلسل آتی کال نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اسنے ایک سرسری سی نظر موبائل پہ ڈالی جہاں بڑی امی کا نام جگمگاتا دیکھ اسکے تنے اعصاب زرا ڈھیکے پڑے۔۔

کیا حال ہیں بڑی امی وہ سلام کے بعد گویا ہوا ، ہاں ٹھیک ہوں زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں بس ہڈیوں میں جان نہیں رہی اب تو انہوں نے ہمیشہ سے کہے جانے والے فقرات دوہرائے وہ میں نے کہنا تھا کہ پیر کو زرا وقت نکال کے آجانا۔ پیر کو خیریت تو ہے نا اسکا ماتھا ٹھنکا ہاں وہ احمد اور بنی کا نکاح ہے تو تم ضرور آنا آخر بڑے بھائی ہو اور ابراہیم کے ہاتھ سے موبائل چھوٹے چھوٹے بچا یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ اسکے الفاظ میں واضح ہکلاہٹ تھی ہاں تو جب تُو نے منع کر دیا تو اب کسی سے تو

بیانا ہے اسے ویسے بھی وہ بہت بیمار رہتی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے اسکا ماحول بدل جائے تو ٹھیک ہو جائے گی اس لیے سادگی سے نکاح کر کے رخصت کر دے گے۔

لیکن بڑی امی اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی اسکی عمر ہی کیا ہے اسے سمجھ نا آیا کیا کہے ماشاء اللہ سے بالغ ہے اپنا اچھا برا جانتی ہے اور میں تو اس سے بھی چھوٹی تھی جب میرا تیرے دادے سے ویاں ہوا تھا، ہاں جی بالکل داد جی کا بھی یہی خیال تھا اپنے بارے میں کہ میں تیری دادی سے کافی سال چھوٹا تھا پھر تو وہ چھکنے سے ہی کھیل رہے ہوں گے اسنے بھرپور طنز کیا۔

تو آئے گا تو بنی کو اچھا لگے گا انہوں نے اسکی بات کو سرے سے نظر انداز کیا، آپ نے بنی نے پوچھا؟؟ وہ راضی ہے؟؟ ہاں تے ہو وہ ہی تو راضی ہے اسکا کہنا ہے ابراہیم کے علاوہ کسی چپڑاسی سے بھی بیاہ دو وہ بنا کسی چوں چراں کے شادی رچا لے گی اور یہ بات اسے اندر تک سلگا گئی اور بغیر کچھ کہے کال ہی ڈسکنیکٹ کر گیا مارے غصے کہ بُرا حال تھا میں کرواتا ہوں احمد سے تمہاری شادی مینیش حیدر وہ خود سے بڑبڑاتا فائل سمیٹتا اٹھ کھڑا ہو کیونکہ دماغ ہی ماوف ہو چکا تھا۔۔۔

وہ موبائل تھامے کب سے ایک ہی نمبر کو رٹے جا رہا تھا آج وٹس اپ پہ انکا کلاس گروپ بنا اور وہ بار بار سونیا کا نمبر دیکھ کر خوش سا ہو جاتا پھر اسکا نمبر 'سونیا فرحان' کے نام سے سیو کرتا موبائل سینے سے لگا گیا پھر کسی سوچ کے تحت پوری گیلری چھاننے کے بعد سب سے اچھی تصویر پر فائل لگائی کہ سونیا دیکھے تو اچھا امپریشن پڑے۔۔

اسکی ڈسپلے پکچر شاید مائی کانٹیکٹس تھی اسی وجہ سے فرحان کو شو نا ہوئی، آہاں سونیا فرحان کون ہے؟؟ سبحان نے جھانکتے ہوئے پوچھا کہ کوئی بھی نہیں کلاس فیلو ہے اوہو کلاس فیلو ہے وہ بھی سونیا فرحان،، ہاں تو وہ منہ پہ بیزاری لانے کی کوشش کرتا منمنایہ تو یہ کہ مجھے بھی ملوا دو سونیا فرحان سے وہ سونیا فرحان پہ زور دیتا بولا اور ہم بھی تو دیکھے کون ہے سونیا فرحان۔۔ وہ تم جیسے لنگوروں سے نہیں ملتی وہ موبائل اپنی پاکٹ میں گھساتا بولا اچھا پھر تم جیسے فضولوں سے ملتی ہے اسنے دودو جواب دیا، شٹ اپ وہ ناک پھولاتا وہاں سے اٹھ گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بات سے بات نکلے اور وہ راز جو وہ خود سے بیان کرتے ہوئے بھی ڈرتا ہے وہ کسی اور پہ کھلے۔۔۔

”ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے“
موت ایک اٹل حقیقت ہے ہمیں علم بھی ہے کہ ہم نے مر جانا ہے پھر بھی ہم خود پہ رحم نہیں کھاتے ہم دنیا کی آسائشوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اپنی آخرت کو بھول جاتے کہ ابھی بہت وقت ہے آپاں نے استہزایہ ہنستے ہوئے کہا۔ ہمیں اگلے پل کی خبر نہیں ہوتی پھر بھی دل یہ ہی کہتا ابھی تمہارے پاس بہت وقت ہے جب موت آئے گی دیکھا جائے گا تب تو بہ کر لوں گا لیکن کیا پتا وہ وقت ہم سے چھن جائے اور ہماری خوشفہمی غلط فہمی میں تبدیل ہو جائے۔۔

اللہ پاک کو جوانی کی عبادت پسند ہے ورنہ بڑھاپے میں تو ہر کوئی تسبیح پکڑ لیتا یاد رکھو تم سے تمہاری جوانی کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ کہاں گزار کے آئے ہو اور سوچو میدانِ عرفات ہو فیصلے کی گھڑی ہو تمہارا نامہ اعمال سب کے سامنے پیش کیا جا رہا ہو اور تم سے سوال جواب کیے جائے جن

کا تمہارے پاس کوئی جواب نا ہو اور تم نا تو وہاں چلا کہ سب کو خاموش کروا سکو اور نا ہی سر جھکا کر شرمندگی ظاہر کر کے بچ سکو۔ ایک طرف جنت کے فرشتے ہوں اور ایک جانب جہنم کے فرشتے، دونوں ہی فیصلے کہ انتظار میں تمہیں تمہارے انجام تک پہنچانے کو تیار کھڑے ہوں فیصلہ ہو جائے کہ تم دنیا کو راضی کرتے رہے ہو اس لیے رب باری تعالیٰ نے دنیا میں تمہارا نام کر دیا تم اپنے رب کو ناراض کر بیٹھے ہو جاو اللہ کا عذاب تمہیں اپنے اندر سمونے کے کیے بیتاب ہے اور تمہاری آہ پکار سسکیاں تڑپ تمہیں نا بچا سکے تمہیں کھینچ کر جہنم کی کھولتی آگ جسکے مقابل یہ دنیا کی آگ تو کچھ بھی نہیں ہے اس میں پھینک دیا جائے جس میں موت نا ہو گی اور ہمیشہ جھلتے رہنا ہو گا پھر کیا کرو گے پچھتانے کے سوا؟؟ ماہی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پورے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی اور خوف طاری ہونے لگا اسنے اپنے گناہوں کو سوچتے ہوئے جھر جھری لی۔۔۔

اب اسکے مقابل اگر تم نیک اعمال کرو اللہ سے ڈرتے رہو اپنی زندگی اپنی خواہشات اپنے رب کے تابع کر دو تو تمہارے لیے بہترین اجر ہے جنت کی صورت میں۔۔۔

اب پھر سے سوچو فیصلے کی گھڑی ہو اور تمہارا رب تمہاری طرف دیکھ کر مسکرائے اور کہے کہ جنت کے فرشتوں میرے بندے کو باعزت طریقے سے جنت میں پہنچا دو اور فرشتے تمہیں مبارکباد دیتے ہوئے جنت میں لے جائے اور پھر جنت والوں کو آواز دی جائے گی کہ یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے تمہاری سعی مشکور ہے تمہارے عمل پر بہت اجر ہے۔

"کہ یہی وہ جنت ہے جس کے بہ سبب اپنے کئے ہوئے اعمال کے تم وارث بنا دیے گئے "

پھر جیسے ہی آپ جنت میں داخل ہوں گے آپ کو آپ کی سلطنت دکھائی دے گی جیسے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الانسان میں فرماتے ہیں

"تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈال سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا"

پھر جب آپ آگے پڑھیں گے تو فرشتے آپ کو سلام پیش کریں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ

"فرشتے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہوتی رہے "

وہاں آپ کو آپ کا محل ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"انہیں اس جنت میں لیے جایا جائے گا انہیں شناسا کر دیا جائے گا"

اور محلیں اس طریقہ سے ہوں گے کہ ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں۔ ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی"

دنیا کے پھلوں میں اور جنت کے پھلوں اور میوؤں میں صرف نام میں مشابہت ہے ورنہ مزہ اور لذت میں زمین و آسمان کا فرق ہے جیسے کہ دنیا کے میوے انگور، انار، سنترہ، سیب کو ہم جانتے ہیں مگر جنت کے انگور، انار، سنترہ، سیب مزہ میں ان سے بہت مختلف ہیں، جنت کے پھلوں کا آپ اس حدیث سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جنت کے پھل کا ایک خوشہ کتنا بڑا ہو گا۔ وہ حدیث جس میں حضور اکرمؐ نے سورج گہن کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ اسی حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا اور پھر رک گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے انگور کے ایک خوشہ کو لیا۔ اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تب تک تم لوگ اس میں سے کھاتے رہتے"

جیسے ہی آپ اپنے محل کی طرف بڑھیں گے تو آپ کو خیمے ہی خیمے نظر آئیں گے آپ چاہیں گے کہ میں اپنے خیمہ میں جاؤں اور آپکو آپکے خیمے میں لے جایا جائے گا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اہل جنت کی کوئی عورت اہل زمین کی طرف رخ کرے تو آسمان و زمین کی درمیانی فضا روشن ہو جائے۔ اور خوشبو سے مہک جائے۔ بے شک وہ دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے وہ دنیا اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہے"

جو بیوی دنیا میں نیک تھی اس کو حور عین پر فضیلت حاصل ہوگی، ہر چیز میں چاہے وہ خوبصورتی میں ہو یا کسی اور چیز میں ہو۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دنیا کی مومنہ عورتیں افضل ہیں یا حور عین؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے ام سلمہ دنیا کی عورتیں حور عین سے افضل ہیں جیسے کہ استر (اندر کے کپڑے) سے ابرا (باہر کا کپڑا) بہتر ہوتا ہے"

اب آپ تصور کریں کہ آپ اپنے محل میں داخل ہو رہی ہیں خوبصورت محل جس کے نیچے سے نہریں جاری ہیں جب آپ اس محل میں داخل ہوں گی تو دیکھیں گے کہ محل کی ایک اینٹ چاندی کی ہو گی اور ایک اینٹ سونے کی ہوں گی الگ الگ خوبصورت رنگ کی دیواریں ہوں گی اور دیواروں پر خوبصورت سونے چاندی سے کاریگری ہوگی فرش نہایت صاف خالص مشک اور جنت کی مٹی ہوگی سبز رنگ کے اعلیٰ اور قیمتی فرش اور غالیچے ہوں گے۔۔۔

حریر و ریشم کی خوبصورت نقش و نگار والی مسندیں کچھی ہوئی ہوں گی اور ان مسندوں کا استر حریر و ریشم کا ہو گا اور وہاں پر اونچے تخت ہوں گے۔۔۔

اور ان تختوں پر اعلیٰ فرش ہوں گے کوئی سرخ رنگ کا فرش ہو گا کوئی زرد رنگ کا اور کوئی سبز رنگ کا، یہ بستر مخملی ہوں گے جو بہت نرم اور بالکل خالص ہوں گے اور یہ تخت سونے کے تاروں سے بنے ہوئے ہوں گے اور ان فرشوں میں کئی کئی رنگ کے ملے جلے نقش بنے ہوں گے عمدہ اور

منقش تکیہ ترتیب سے جبے ہوں گے اور ان تکیوں پر عمدہ گلکاریاں ہوں گی ہیرے، جواہرات اور موتی کے جھومر لٹک رہے ہوں گے۔۔۔

ترتیب سے پانی اور شراب کے آنچورے رکھے ہوں گے جو چاندی کی طرح سفید اور چمکدار ہوں گے اور صفائی میں شیشہ جیسے گویا کہ ستارے چمک رہے ہوں، سونے کے برتن ہوں گے، سونے اور چاندی کی کنگھیاں ہوں گی غرض وہاں کی ہر چیز ایسی اعلیٰ اور بالا ہو گی کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس سے انہیں تشبیہ دی جاسکے۔ غرض آپ دیکھیں گی کہ کس خوبصورت طریقہ سے یہ محل سجایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

"جہاں اونچے، اونچے تخت ہوں گے۔ آب خورے رکھے ہوئے ہوں گے"

پھر آپ کو سبز رنگ کا دبیز اور چمکدار ریشم کا کپڑا پہنایا جائے گا باریک اور موٹے سبز ریشم کے چمکیلے کپڑے پہنائے جائیں گے سندس اعلیٰ درجہ کا خالص نرم ریشم جو جسم سے لگا ہوا ہو گا اور استبرق جو عمدہ گراں قدر ریشم جس میں چمک دمک ہو گی جو اوپر سے پہنایا جائے گا۔

پھر آپ کو سونے اور چاندی کے زیور اور کنگن پہنائے جائیں گے۔ ایسے کنگن اور زیور پہنائے جائیں گے جو سونے اور چاندی کے ہوں گے جن میں ہیرے اور موتی جڑے ہوئے ہوں گے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

"ان کے جسموں پر سبز مہین اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا"

ہر ایک چیز کو چھو کر دیکھنے میں اور چھو کر محسوس کرنے میں کئی مہینوں کا وقت گزر جائے گا۔۔۔
سب کا منہ حیرانی اور خوشی سے کھل گیا

یاد رہے جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے کوئی جلدی نہیں۔ کوئی اپائنٹمنٹ نہیں وقت کہیں نہیں بھاگتا
آپاں سب کو جنت کے خیالوں میں کھویا دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولیں
جنت ایک عظیم سلطنت ہے ہم اس کا کتنا بھی تصور کر لیں حقیقت اس سے کہی بڑھ کر ہوگی پھر
کیوں نہ ہم اس سلطنت کو پانے کی تیاری کرے۔۔۔

جنت میں بالا خانہ ہوں گے جو کئی کئی منزلوں کے ہیں تمام سامان آرائش سے آراستہ ہیں۔ وسیع اور
بلند خوبصورت اور جگمگ۔۔۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ

"جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے"

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا
"جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں اس طرح جھانکیں گے جیسے کہ تم تارے کو دیکھتے ہو
آسمان میں"

ایک حدیث میں ہے کہ

"جنتی جنت کے بالاخانوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے کہ تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو"

بالا خانہ کی رینگ سونے کی ہوگی اور خوبصورت ڈیزائن کی ہوئی ہوگی اور عمدہ تکیہ ترتیب سے جے ہوئے ہوں گے۔ مخملی مسندیں بچھی ہوئی ہوں گی، ٹھنڈی اور تازہ ہواؤں کے جھونکے آرہے ہوں گے ہر ہوا کے جھونکے کے ساتھ الگ الگ خوشبو آئے گی جیسے کہ دنیا میں ہم مشک کی، عود کی، اور جاسمین کی خوشبو محسوس کرتے ہیں اسی طرح جنتی کو بھی جنت میں خوشبو آتی رہے گی۔۔۔

آپ کے لیے جنت کی نہریں منتظر ہوں گی جن میں پانی کی نہر ہوگی جو دنیا کے پانی سے بالکل مختلف، جو پانی کبھی بگڑتا نہیں، متغیر نہیں ہوتا، سڑتا نہیں، نہ اس میں بدبو پیدا ہوتی ہے بہت صاف موتی جیسا کوئی گدلا پن نہیں۔ اور آپ پانی پیاس کی وجہ سے نہیں پی رہے ہیں کیونکہ حشر کے میدان میں رسول اکرمؐ کے دست اطہر سے جام پینے کے بعد جنتیوں کو کبھی پیاس نہ لگے گی اور اس سے بہتر نہر ہوگی دودھ کی نہر جو دنیا کے دودھ سے بالکل مختلف بہت سفید بہت میٹھا اور نہایت صاف شفاف اور بامزہ اور پر ذائقہ یہ دودھ جانوروں کی تھن سے نکلا ہوا نہیں بلکہ قدرتی ہے آپ اس سے بھی لطف اندوز ہوں گے۔۔۔

پھر آپ کے لیے شراب کی نہر ہے ایسی شراب ہوگی جو پینے والے کا دل خوش کر دے جو شراب نہ تو بدبو دار ہے نہ تلخی والی ہے دیکھنے میں بہت اچھی، پینے میں بہت لذیذ، نہایت خوشبودار جس سے نہ عقل میں فتور آئے نہ دماغ میں چکر آئے اور نہ منہ میں بدبو یہ شراب بھی کسی کے ہاتھوں سے کشید کی ہوئی نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے تیار کی ہوئی ہے آپ اس شراب سے خوب مزہ لیں گے پھر

شہد کی نہر بھی آپ کا استقبال کرے گی۔ جو بہت صاف ہے خوشبودار ہے اور ذائقہ کا تو کیا کہنا یہ شہد بھی مکھیوں کے پیٹ سے نکلی ہوئی نہیں آپ اس سے بھی لطف اندوز ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ان نہروں کے بارے میں فرماتے ہیں

"اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا اس میں نہر ہے پانی کی جو بدبو کرنے والا نہیں دودھ کی نہر جس کا مزہ بدلتا نہیں، شراب کی نہر ہے جس میں پینے والوں کے لیے لذت ہے اور خالص شہد کی نہر"

جنت میں الگ الگ قسم کے درخت ہوں گے کچھ درخت پر پھل ہوں گے جنت کے درخت زیادہ پھلوں والے اور بے خار ہوں گے پھلوں کے بوجھ سے درخت کے تنے جھکے جاتے ہوں گے بیری کے درخت ہوں گے مگر اللہ اس کے کانٹوں کو دور کر دیں گے ہر ہر بیری میں بہتر قسم کے ذائقے ہوں گے۔ جن کا رنگ و مزہ مختلف ہو گا ابن ابی حاتم میں ہے کہ یہ درخت سرخ رنگ کے سونے کے ہوں گے اس کے تنے سبز زمرّیں ہوں گے اس کے پھل شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہوں گے ان پھلوں میں گٹھلی بالکل نہ ہوگی مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"جنت کے درختوں کے تنے سونے، چاندی کے ہیں ڈالیاں لؤلؤ، زبرجد اور یاقوت کے ہیں۔ ان کے درمیان پتے اور پھل ہیں جن کے توڑنے میں کوئی دقت اور مشکل نہیں"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ

"جنت میں ایک درخت اتنا بڑا ہے کہ اگر سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلے تب بھی اسے طے نہ کر سکے"

اور کچھ درخت ہیں جنتیوں کے لباس جن سے تیار کیے جائیں گے ایسے لباس جو سونے سے نقش و نگار کیے ہوئے سبز رنگ کے ریشم کے ہوں گے

ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے سوال کیا کہ طوبی کیا ہے؟؟ تو جواب ملا کہ

"جنتی درخت ہے جو سو سال کی راہ تک پھیلا ہوا ہے، جنتیوں کے لباس اس کی شاخوں سے نکلتے ہیں"

آپ جنت کے کپڑوں کی خوبصورتی کا اندازہ اس حدیث سے لگا سکتے ہیں کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا لوگ اس کی خوبصورتی سے بہت خوش ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جنت میں ملنے والا رومال اس سے کہیں بہتر ہے"

جنت میں دوسرے جنتیوں کے ساتھ آپ کی محفلیں بھی جمیں گی، اونچے اونچے تختوں پر جو سونے کے تاروں سے بنے ہوں گے عمدہ تکیوں پر پیچھے کی طرف ٹیک لگائے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کریں گے ان کے تختوں پر جگہ جگہ موتی لگے ہوئے ہوں گے در و یا قوت جڑے ہوئے ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے نوخیز کم لڑکے جنہیں غلمان کہا گیا ہے آپ کو چھلکتا ہوا جام پیش کریں گے۔ یہ غلمان جس سن و سال میں ہوں گے اسی میں رہیں گے ایسا نہیں کہ عمر بڑھ کر صورت بگڑ جائے یہ

بچے نفیس پوشاکیں اور بیش قیمت جڑ و زیور پہنے بہ تعداد کثیر ادھر ادھر مختلف کاموں پر جٹے ہوئے ہوں گے۔ اور دوڑتے بھاگتے مستعدی اور چالاکی سے انجام دے رہے ہوں گے

گویا سفید آب دار موتی ادھر ادھر جنت میں بکھرے پڑے ہیں جیسے سجائے پر تکلف فرش پر سفید چمکیلے سچے موتی ادھر ادھر لڑھک رہے ہوں اور یہ غلمان جام پیش کریں گے جن کی ملونی زنجبیل کی ہوگی جو جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے، سونے اور چاندی کے چمکتے ہوئے آنخوروں اور پیالوں میں جو صفائی میں شیشہ جیسے اور سفیدی میں چاندی جیسے ہوں گے گویا ستارہ چمک رہے ہوں اور ایسے انداز سے دیں گے کہ نہ پینے والے کو زیادہ ہو کہ بچ جائے اور نہ کم پڑے۔ خوش ذائقہ اور بے نشہ والی شراب انہیں ملے گی کہ جنتی پیتے جائیں بس لذت ہی لذت محسوس ہو جیسے اللہ فرماتے ہیں

"یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے"

آپ کو جنت میں نہ دھوپ کی گرمی محسوس ہوگی اور نہ سردی کی شدت، نہ آپ بیمار ہوں گے نہ بوڑھے ہوں گے۔ نہ رینٹھ آئے نہ زکام کھانسی ہو۔ اور نہ ہی حاجت کی ضرورت بس ایک ڈکار آئے گی اس سے کھانا ہضم ہو جائے گا۔۔

"نہ وہاں وہ آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی"

غرض جنت میں ہر طرح کی نعمتیں ملیں گی نئے نئے باغات اور پھل اور ہر وقت الگ الگ مزے ملیں گے نہ ہی جنت میں آپ کے لیے نعمتیں کم پڑیں گی اور نہ ختم ہوں گی بلکہ نعمتیں بڑھتی ہی جائیں گی جس جگہ نظر ڈالو آپ کو نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت، راحت و سرور، نعمت و نور سے چپہ چپہ معمور نظر آئے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈال سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا"

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا۔ یعنی دنیا میں نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا تصور آیا" آپاں سچی آپ نے تو جنت کی سیر کروادی اتنا مزہ آ رہا تھا سب تصور کرتے وقت کیا بتاواں ایک لڑکی حسرت سے بولی تو آپاں دھیرے سے مسکرائی۔۔ ہم کہاں سے کہاں نکل آئے بات ہو رہی تھی کہ ہر زی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے تو یہ ہم پہ منحصر ہے کہ ہم نے اپنے لیے جنت کا سماں تیار کرنا ہے کہ تصور سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت جنت کا۔۔

ماہی وہاں سے اس عہد کے ساتھ اُٹھی کہ اب وہ اپنے اللہ کو راضی کر لے گی رو کہ گڑگڑا کہ جیسے بھی کیونکہ جنت کی کشش ہی ایسی ہے

☆☆☆☆☆☆

بنی کے نکاح کے لیے سبحان تینوں لڑکیوں کو شہر شاپنگ کے لیے لیکر آیا کیونکہ وہ بضد تھیں کہ شاپنگ شہر کے مال سے ہی کرنی ہے ، بنی کتنا بڑا مال ہے یارر رختی اکسائیڈ سی کہنے لگی بنی کی حالت بھی اس سے مختلف نا تھی دل کو انکے انداز پہ ہنسی آنے لگی۔ رختی مجھے ڈر لگ رہا ہے اس نے لیفٹ میں قدم رکھتے ہوئے اسکی بازو تھامی چپ کرو ڈر تو مجھے بھی لگ رہا ہے ورنہ سب ہمیں پینڈوں سمجھے گے ، ہاں تو ہیں ہم پینڈوں اس پہ مجھے کوئی شرم نہیں وہ آس پاس لوگوں کو گھورتے ہوئے بولی۔

پہلے کپڑے دیکھ لیں؟؟ دل نے دونوں سے پوچھا جیسے آپ بہتر سمجھیں دونوں نے رنگ برنگے کپڑوں کو چمکتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ، وہ پتلوں پہ ٹنگے نفیس سے کامدار ڈریسز دیکھ کر ہی خوش ہونے لگیں۔ یہ کیسا ہے؟؟ دل نے ایک ڈریس نکال کر انکے سامنے لہرایا تو دونوں کی آنکھیں چمکیں ہائے کتنا سُندر ہے یہ رختی نے گالوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر اسے انگلی کے پوروں سے چھوتی سٹف چیک کرنے لگی یہ تو میں لوں گی رختی نے اعلان کیا کیونکہ یہ میرے دل کو چھو کر گزر گیا ہے ، یہ کیسا ہے سبحان کو رختی والی ڈریس کچھ خاص پسند نا آئی تو ارد گرد نظریں گھماتا ایک ڈریس پہ اٹک گیا وہ ڈارک گرے رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک تھی رختی کچھ پل اس فراک کو گھورنے کے بعد بولی نہیں یہ ہی ٹھیک ہے اپنے ہاتھ میں پکڑی مسٹر ڈیلو رنگ کی فراک لہرائی تو وہ منہ بناتا خاموش ہو گیا۔۔۔

انہوں نے سات ڈریسز لیے اور بل دیکھ کر دونوں کے ترا نکل گئے اڑتالیس ہزار غضب خدا کا اتنی مہنگائی ہے یہاں اگر مجھے پہلے پتا ہوتا تو کبھی ادھر نا آتی رختی نے اپنے دل کو دلاسا دینے کے لیے

کہا، برینڈیڈ کپڑے مہنگے ہی آتے ہیں دل نے نارمل سے انداز میں کہا ہاں لیکن امی نے تو مجھے اب اگلے سال تک کوئی سوٹ نہیں لیکر دینا اسی کے طعنے مارنے لگ جانا جب بھی نئے سوٹ کی بات کی رخصتی آنے والے دنوں کو یاد کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اف میں تو کھڑی کھڑی تھک گئی ہوں اس سے اچھا تو ہماری شہر کی دکانیں ہیں وہ بیٹھے بیٹھائے خود ہی کپڑے دکھاتے رہتے اور اگر اتنے پیسوں کی شاپنگ کرنی ہو تو ساتھ میں شیزان بھی پلاتے ہیں اتنی عزت ملتی بنی نے پاؤں گھسیٹتے ہوئے کہا

چلتے چلتے بنی جو نیل پینٹ کی دیوانی تھی جگمگ کرتی نیل پالش پہ اسکی نگاہ ٹھہر سی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اسنے کئی نیل پینٹس خرید ڈالیں، ٹو تھاویڈ،، اسے لگا کے کچھ غلط سن لیا ہے شاید، بھائی کچھ خدا کا خوف کرے اللہ کو جان بھی دینی ہے یہ چھ نیل پینٹس کی قیمت دو ہزار ہمارے ادھر ستر روپے کی جس مرضی رنگ میں لے لو، تو آپ ادھر سے ہی لے لیتی نا۔ تم لے لو میں پیسے دے دیتی ہوں دل نے کہا ایسے کیسے لے لوں حق حلال کے پیسے ہیں ہمارے بھائی آپ اپنی نیل پینٹس رکھے اپنے پاس وہ بات ختم کرتی بولی۔

آپی یہ برینڈ کی ہیں ہاں جی اسکی تو لائف ٹائم گارنٹی ہے لائف ٹائم کم ہے پاگل یہ تو جب تم دوبارہ زندہ کی جاؤ گی تب بھی تمہارے ناخنوں پہ موجود ہو گی رخصتی بنی کو ٹوکتی پیچھے کھڑے سبحان اور شاپکیپر دونوں کو سلگا گئی

اگر نہیں لینی تو دفع کرو کیوں دماغ خراب کر رہی ہو سبحان ہلکی آواز میں دانت پیستے ہوئے دھاڑا۔
تمہارا مسئلہ کیا ہے ایک سائیڈ پہ کھڑے ہو جاو کب سے ہر بات پہ ٹوکے جا رہے رختی بھی اس پہ
چڑھ دوڑی خیر دو نیل پینٹس لینے کے بعد حسرت سے پیسوں کو دیکھتے ہوئے اس لڑکے کو تھمائے
اور دل نے شکر کی سانس لی۔۔

وہ بیزار سا کھڑا انہیں جلدی کرنے کا بولنے لگا لیکن مجال ہے انکے سر پہ جوں بھی رینگتی ہو وہ اٹے
ہاتھوں سے کان پکڑتا موبائل نکالے فیسبک پہ سکرولنگ کرنے لگا وہ پوری طرح موبائل میں گم تھا
جب جانی پہچانی آواز پہ سر اٹھانا پڑا، ہائے سبحان کیسے ہو؟؟ وہ اسکی یونی فیلو ماہا تھی ہاں میں بالکل
ٹھیک تم سناو اکیلی آئی ہو کیا اسنے آس پاس نظر ڈراتے ہوئے پوچھا۔ نہیں ساتھ میں فرینڈ بھی ہے وہ
نیچلے فلور پہ ہے

رختی کی نظر جب فرحان کے گلاب کی طرح کھلتے ہوئے مکھڑے پہ پڑی اور ساتھ میں کھڑی بلو جینز
اور وائیٹ شرٹ پہنے پیاری سی اسکے کھلنے کی وجہ پہ پڑی تو وہ لڑکی فلوقت اسے زہر لگی اور وہ بنا
سیکند کی دیر کیے فوراً اس تک پہنچی سبحان تم نے کچھ لینا ہے تو لے لو ہماری تقریباً کمپلیٹ ہو چکی ہے
وہ سر تا پیر پاس کھڑے پٹانے کو گھورتے ہوئے بولی
نہیں مجھے کچھ نہیں لینا تم نے جو لینا ہے لے لو ویسے بھی مجھے کمپنی دینے کے لیے ماہا ہے کیوں ماہا؟؟
ہاں بالکل اس نے زوروں شور سے سر ہلا کر رختی کو تپا ہی ڈالا اور وہ نحوست سے دونوں کو گھورتے
ہوئے دل کے پاس چلی گئی

--

واپسی پہ بھی اسکا موڈ خراب ہی رہا یقیناً یونی میں بھی آنکھ مٹکے لگائے ہوں گے شکل سے تو بڑا معصوم دکھتا ہے اور دیکھتا تو ایسے ہے جیسے مجھی پہ مرتا ہو اور حرکتیں دیکھو اسکے دل کو ایک پل کو قرار نا آیا کیونکہ اصل وجہ تو ماہا کی خوبصورتی تھی جس نے اسے اندر تک جھلسا ڈالا وہ انہی سوچوں میں ڈوبی گاڑی کو جھٹکا لگنے پہ ہوش میں آئی تو بہ جیسی تم ڈرائیونگ کر رہے ہو موت کا فرشتہ بھی ساتھ ساتھ سفر کر رہا ہو گا کہ کہیں اسے آنے میں دیر نہ ہو جائے اسنے اندر پکتا لاوا باہر نکالا سبحان نے چونک کر مرر سے اسکے لال بھوکے چہرے کو دیکھا لیکن زبان سے کچھ نا بولا۔۔۔

وہ گاڑی میں پڑے شاپنگ بیگز اٹھانے آئی تو سبحان کو ادھر ہی گاڑی کے بونٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے پایا سبحان نے اسے مخاطب کیا رختی میری بات سننا لیکن وہ ان سنا کرتی آگے بڑھ کر بیگ اٹھانے لگی جب وہ سمان اٹھا کر پلٹی تو سبحان نے اسکے بازو پہ جھولتا بیگ جو ابھی ابھی خرید کر لائی تھی پکڑ کر اسے روکا بات تو سن لو، نہیں سننی ہے مجھے تمہاری کوئی بھی بات وہ بیگ اپنی طرف کھینچتے ہوئے ناراضگی سے بولی۔۔۔

سہی ہے بھئی سکول میں تم جرابوں میں پیسے ڈالتی تھی اب پرس لے لیا ہے تو بات ہی نہیں کرتی وہ معصومیت سے بولا تو رختی نے ہونٹوں پہ اُٹڈ آنے والی ہنسی کو بمشکل چھپایا جا کر اپنی ماہا سے بات کرو ماہا کو دانتوں تلے پیستی ایک تگڑی گھوری سے نوازتی وہاں چلتی بنی اور وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔

معاذ کمرے میں آیا تو اسکی نظر بیڈ پہ سمٹی دل پہ پڑی جو معصوم گڑیا کی طرح خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی وہ قدم قدم چلتا بیڈ پہ اسکے برابر میں دراز ہو گیا اور تھکی ہوئی نگاہوں سے تکیے

پہ بکھرے اسکے ریشمی بالوں کو دیکھنے لگا دل میں اسکے بالوں کی نرماہٹ کو انگلیوں کے پوروں سے محسوس کرنے کی خواہش انگڑائی لینے لگی اسکے علم میں تھا کہ دل کی نیند بہت کچی ہے زرا سا چھونے پہ بھی جاگ جائے گی اس لیے اپنی خواہش کو تھپک کر سلاتا آنکھیں موند گیا۔

وہ باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے لگی ابھی بھی نماز ادا کرنے کے بعد سونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اسکا دل قرآن پڑھنے کو مچلنے لگا اسے اب اللہ کی اس کتاب سے شدید محبت اور اپنائیت محسوس ہونے لگی اور وہ زیادہ وقت آیات کو پڑھنے اور سمجھنے میں وقف کرنے لگی۔ اسنے ایک نظر اپنے پاس سوئی نیلم پہ ڈالی اور دوسری نظر نائیٹ بلب پر جسکی روشنی میں قرآن پاک پڑھنا نہایت مشکل تھا پھر تیسری نظر بند کھڑکی پہ پڑی اور وہ مسکراتے ہوئے اپنے دل کی خواہش پہ لبیک کہتی درس قرآن الماری سے نکالتی کمرے میں موجود اکلوتی ونڈو کو کھولتی اسکے پاس آکھڑی ہوئی اور برآمدے میں روشن انرجی سیور کی روشنی اس کھڑکی کے ذریعے اندر داخل ہونے لگی۔ اور وہ مطمئن سی قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد مدرسے کا سبق یاد کرنے لگی کیونکہ نیند اکثر روٹھی ہی رہتی اسکی جھیل آنکھوں سے اور نیند کا کوئی امکاں نظر نا آیا تو فجر کے بعد سونے کا ارادہ کرنے لگی ، وہ ہر لفظ کا علیحدہ سے ترجمہ کرتی انہیں سمجھ کر پڑھتی پھر پوری آیت کا ترجمہ کر کے اسے زہن نشین کرنے لگی جب ایک آیت پہ اسکی زبان ٹھہر گئی اور زہن میں آپاں کی باتیں گردش کرنے لگیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ " میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض سے زیادہ مجھے کوئی شے پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ

میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے"

یہ ان بندوں کی صفات ہیں جنہیں رب اپنے نیک کاموں کے لیے چُن لیتا ہے پھر اسکا ہر عمل اسکی مرضی نہیں بلکہ اسکے رب کی مرضی کا ہوتا ہے۔ لیکن آپاں ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ رب نے کس کو چنا ہے؟؟ ایک لڑکی نے پوچھا تو آپاں کچھ پل کی خاموشی کے بعد گویا ہوئیں کہ آپ بھی تو اُس رب کے چنے ہوئے بندے ہیں

سب نے حیرانی سے آپاں کی طرف دیکھا کہ وہ کیسے؟؟؟ کتنی ہی لڑکیاں گھر میں فارغ بیٹھیں شیطان کا گھر تعمیر کر رہی ہیں وہ کہتے ہیں نا خالی زہن شیطان کا گھر اور کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ قرآن کا سفر شروع کیا اور پھر کسی مصروفیت کے تحت سفر کو چھوڑ کر دنیا پر راضی ہو گئے

اسی طرح دعوے دار تو بہت ہوتے ہیں کہ ہم بہت نیکوکار ہیں لیکن منافقین چھانٹ کر الگ کر دیئے جائیں گے باقی رہیں گے تو صرف اس کے مخلص بندے۔ وہ بندے جو قربانی کی سطح پر قرآن کا علم لیں گے اور پھر اپنا وقت اپنی صلاحیتیں لگا کر اپنا آرام اپنی آسانی قربان کر کے اسے دوسروں کو دینے والوں میں ہوں گے بہت کم ہوں گے، بہت ہی کم ہوں گے وہ۔۔ وہی اللہ کے لئے خالص ہوں گے کثیر تعداد میں سے ساری جھاگ بیٹھ جائے گی اور صرف اصل اور خالص باقی رہ جائیں گے۔

ماہی کے پورے جسم پہ لرزا طاری ہونے لگا اور آنسوؤں اُبل اُبل کر ہاتھ میں پکڑے درسِ قرآن پہ گرنے لگے وہ کانپتے ہاتھوں سے قرآن بند کرتی نظر اُٹھا کر پوری آب و تاب سے چمکتے چاند کو تکتے لگی ہر سو چھائی خاموشی میں اسے سکون کا دریا اپنے اندر اترتا محسوس ہوا، اسے لگا کہ وہ اس دنیا کی چہل پہل سے بہت دور تنہا اپنے رب کے سامنے بیٹھی ہے اسکا رب صرف اسے سن رہا ہے بہت متوجہ ہو کر۔۔۔

وہ دونوں بازوؤں کے درمیان مصحف کو سینے سے لگاتی سسکیوں میں بس یہی پکارنے لگی "اللھم اجعلنی من المخلصین اللھم اجعلنی من المخلصین"

میرے رب میرے سارے کھوٹ مجھ سے دور کر دیں مجھے بھی ان خالص لوگوں میں رکھئے گا اب زندگی نہیں ہے قرآن کی ان محفلوں کے بنا، اب سکون نہیں ہے قرآن کے بنا، بہت گھٹن بہت بے سکونی ہے اس سے دوری میں اللہ دنیا میں نہیں کھونا مجھے آپ سے دور نہیں ہونا مجھے پلیز۔۔۔ مجھے خالص کر لیں مجھے دنیا میں کھو جانے، دنیا کا ہو جانے سے بچا لیں، اپنا ساتھ، اپنا قرآن مجھ سے کبھی مت لیجئے گا کسی ایسی آزمائش میں نہ ڈالئے گا کہ جس میں میرا ایمان گم ہو جائے میرا آپ سے تعلق قرآن کی نعمت چھن جائے۔۔۔ وہ بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

کتنی ہی دیر یوں ہی روتے تڑپتے اسے یوں لگا جیسے اسے تھپتھپایا گیا ہو محبت سے اس کے دل میں سکون ڈال دیا گیا اور وہ مطمئن سی ہو کر مسکرانے لگی۔۔۔ جیسے اس کو جواب مل گیا ہو اسکے رب نے اسکو سن لیا ہو اسے اپنے لئے چن لیا ہو۔۔۔

وہ اس معجزاتی کتاب کی جلد پہ بوسہ دیتی واپس الماری میں رکھنے لگی کیونکہ اسکے کانوں سے فجر کی آذان کی آواز ٹکرانے لگی تھی۔۔

وہ آفس سے باہر نکلا تو اسکی نظر ایک کورنر میں بیٹھے بوڑھے شخص پہ پڑی جو دکھنے میں ہی خستہ حال لگا پریشانی اسکے چہرے سے ٹپکتی دیکھائی دی اور اسکا حلیہ غربت کا منہ بولتا ثبوت لگا ابراہیم اسے جانچتی نظروں سے دیکھتا اس تک پہنچا۔ اسے دیکھتے ہی اس آدمی نے ہاتھ ماتھے کو لے جاتے ہوئے سلام کیا اور التجاء کرتے ہوئے بولا صاحب میں بڑی امید سے آپکے پاس آیا ہوں مجھے فیکے نے بتایا کہ نیا افسر بڑا ہی اماندار ہے وہ پگڑی اتارے ہوئے جلدی جلدی بولا کہ کہیں ابراہیم بات سنے بغیر ہی نا چلا جائے۔۔

جی میں سن رہا ہوں خیریت تو ہے؟؟ صاحب میرا بیٹا جیل میں ہے۔
کس جرم میں؟؟

صاحب اس نے کوئی جرم نہیں کیا وہ بے قصور ہے وہ آدمی بے بسی سے کہنے لگا۔۔
کچھ تو وجہ ہوگی جو آپکا بیٹا جیل میں ہے تو وہ آدمی خاموش ہو گیا اور ابراہیم کو اسکی خاموشی میں بھی چھپا باتوں کا طوفان نظر آیا دیکھیے جب تک آپ بتائے گے نہیں مجھے پوری بات پھر میں کیسے آپکے بیٹے کی مدد کر سکتا ہوں ابراہیم نے لہجے کو نہایت مودب بناتے ہوئے وجہ دریافت کی۔۔
وہ بوڑھا آدمی کچھ پل متفکر سا اسے دیکھتا رہا جیسے سوچ رہا ہو کہ بتاؤں یا نا۔۔

صاحب میں غریب آدمی ہوں میری ایک بیٹی اور ایک ہی بیٹا ہے گاؤں کے چوہدریوں کے بڑے بیٹے نے وہ کچھ پل کو رکھا شاید گلے میں اٹکا آنسوؤں کا گولہ اندر دھکیلنے کی کوشش کی ہو میری بیٹی کی عزت خراب کر دی اور جب میری بیٹی نے حق کے لیے آواز اٹھانا چاہی تو ان ظالموں نے میرے بیٹے کو جیل میں ڈال دیا اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے آنکھوں سے بہتے بے مول پانی کو رگڑا۔۔۔

ابراہیم ساکت کھڑا اپنے دل میں اٹھتے ابال کو اندر ہی دبانے کی کوشش کرنے لگا اور کچھ لمحوں کے بعد گویا ہوا آپ چلیں میرے ساتھ میں دیکھتا ہوں

وہ کوئی پندرہ یا سولہ سال کا دبلہ پتلا سا لڑکا سلاخوں کے پیچھے ڈرا سہا بیٹھا تھا اپنے باپ کو دیکھتے ہی سلاخوں کے ساتھ آکھڑا ہوا اور آنسوؤں کے ذریعے بات کرنے لگا، باہر نکالو اسے وہ غصے سے دھاڑا اور بنا کسی دھیری کے اسکے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے باہر نکال دیا گیا وہ ڈرا سہا لڑکا اپنے باپ کے گلے لگا آنسوؤں بہانے لگا۔۔۔

کیوں بند کیا ہے اسے جیل میں اسنے کڑک آواز میں پوچھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

کیوں بند کیا اسے؟؟ وہ کڑک آواز میں بولا
وہ سر اسنے چوری کی ہے۔۔ اچھا ابراہیم اچھا کو لمبا کرتے ہوئے پاس کھڑے پولیس افسر کو دیکھا جس نے وردی تو لوگوں کو انصاف دلوانے کے لیے پہن رکھی تھی لیکن وردی کے اندر چھپا منافق انسان بے انصافیوں کی داستان لکھنے میں اہم کردار ادا کر رہا تھا اسکے دیکھنے پہ وہ گڑبڑایا۔ ایس پی حسان کیا

چوری کی تھی اس لڑکے نے اور اپنا نام لیے جانے پہ وہ پل کو چونکا پھر سنبھلتے ہوئے منمنایہ سر اس نے چوہدری فرقان کی حویلی سے انکا اسلحہ چرایا ہے

--

پر اسکی حالت دیکھ کر تو لگ رہا ہے کبھی اسنے ریوالور تک کو نہیں چھوا ہو گا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس نے اسلحہ چرایا ہے وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتا اسکے سامنے بیٹھ گیا، سر اب دیکھنے سے جو جیسا لگے ضروری تو نہیں وہ ویسا ہی ہو وہ کھسیانی سی ہنسی ہنسا، ہم بالکل میرا بھی تمہارے بارے میں یہی خیال ہے وہ پُرسوج انداز میں کہتا اسکے روبرو آکھڑا ہوا

سر کیا آپ نے اپنی بیٹی کے لیے انصاف کی اپیل اسی تھانے میں کی تھی اسنے حسان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بوڑھے آدمی سے پوچھا اور اس نے ڈرتے ڈرتے اقرار کیا اس آدمی کے اقرار کرتے ہی حسان کے ماتھے پہ ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے

ایس پی حسان کل انکی بیٹی چوہدری فرقان کے خلاف رپورٹ درج کروانے آئے گی اور وہ رپورٹ تم درج کرو گے اور ان چوہدریوں کے خلاف اسٹینڈ لو گے اور ہاں اگر انکی فیملی کو کوئی بھی نقصان پہنچا یا اس بات کی بھنک بھی چوہدریوں تک پہنچی تو یاد رکھنا میری بندوق ہو گی اور تمہاری کھوپڑی۔۔ وہ تم نے سنا تو ہو گا کہ منافقوں کو جہنم کے بھی آخری گھرے میں ڈالا جائے گا تو میں تمہیں وہاں پہنچانے میں اہم کردار ادا کروں گا یہ بات اپنے بھیجھے میں بیٹھا لو ورنہ یہ بھیجھا ہی نکال کر تمہاری ہتھیلی پہ سجا دوں گا۔

آپ چلیں میں آپکو گھر چھوڑ دوں وہ ان دونوں کی طرف اشارہ کرتا ہوا کہتا باہر نکل گیا لیکن جاتے جاتے پلٹ کر اس پہ مسکراہٹ اچھالنا بھولا اور حسان اسکی مسکراہٹ میں چھپی وارنگ سے پسینہ پسینہ ہوتا کرسی پہ ڈھے گیا۔۔۔

وہ کوئی سولہ سترہ سال کی نازک سی لڑکی تھی جو ڈری سہی ابراہیم کو دیکھ رہی تھی ابراہیم لمبی سانس اپنے اندر انڈیلتا لہجے کو نرم بناتا بولا کیا نام ہے میری بہن کا؟؟ عازہ اسکے لب ہلے،، کیا کرتی ہو؟؟ مطلب پڑھتی ہو؟؟ جی میٹرک کیا ہے۔۔ آہاں گڈ کتنے مارکس تھے وہ نارمل لہجے میں بولتا سامنے پڑی سیون اپ اٹھا کر پینے لگا

1054 وہ ڈوپٹے کو بار بار درست کرتی کنفیوز سی بولی اور ابراہیم کا منہ میں بھرا گھونٹ باہر نکلتے نکلتے بچا، ماشاء اللہ میری بہن تو بڑی زہین ہے وہ داد دینے والے انداز میں بولا تو عازہ کے لبوں کے کناروں کو ہلکی مسکراہٹ نے ایک پل کو چھوا۔ نیکسٹ ایڈمیشن کیوں نہیں لیا؟؟ وہ یہاں کالج نہیں ہے نا اس لیے، امم کیا بننا چاہتی ہو؟؟ ڈاکٹر بننا چاہتی تھی ایک پل کو اسکی آنکھیں چمکیں لیکن پھر سے وہی ڈری سہی عازہ دکھنے لگی۔

تمہیں پتا ہے تم کتنی بہادر ہو وہ خالی گلاس ٹیبل پہ رکھتا ایسے بولا جیسے بہت اہم معلومات فراہم کر رہا ہو اور اسنے حیرت سے اس ڈیشنگ سے بندے کو دیکھا جسکی نظروں میں حوس کی بجائے عزت اور اپنائیت دیکھائی دے رہی تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے حق کے لیے آواز اٹھائی ابراہیم نے اسکی حیرت کو بھانپتے ہوئے بتایا ورنہ بہت سی لڑکیاں ڈر کر چپ ہو جاتیں اور کچھ تو بزدل بن کر خود کو

ہی ختم کر ڈالتیں لیکن تم نے ایسا نہیں کیا تم نے انصاف مانگا کیونکہ تم ظالم نہیں ہو کیونکہ ظلم سہنے والا ظالم سے بھی بدتر ہوتا۔

کل میں آؤں گا تم تیار رہنا ہم رپورٹ درج کروائے گے تاکہ مجرم کو اسکے کیے کی سزا دلوائی جاسکے۔ وہ جو ڈر خوف بلائے اسکی باتیں سن رہی تھی پل میں خوفزدہ دیکھائی دینے لگی میں نہیں جاؤں گی۔ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ تمہارے گھر والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، میں پھر بھی نہیں جاؤں گی۔ کیوں؟؟؟ کیونکہ وہ تھانے والے بڑے گندے سوال کرتے اسنے ہاتھ مروڑتے ہوئے کہا اور ابراہیم کی گردن کی رگیں ابھرنے لگیں

تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ہو گا بس ایک دفعہ مجھ پہ یقین کر کے دیکھو وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا میری کوئی بہن نہیں ہے کیا تم میری بہن بنو گی؟؟ عازرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے لباب ہونے لگیں مجھے کسی پہ اعتبار نہیں رہا میرا دل ڈرتا ہے کسی پہ بھروسہ کرتے ہوئے وہ چھوٹی سی لڑکی ابراہیم کا دل ہی چھانی کر گئی اسکے درد پہ وہ ازیت سے دو چار ہونے لگا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں انصاف دلواؤں گا اور مجرموں کو ایسی غضبناک سزا دوں گا کہ ساری گرمی جھاگ کی طرح بہہ جائے گی وہ اسکے سر پہ ہاتھ رکھتا لکڑی کے دروازے سے باہر نکل آیا۔۔۔ صحن میں بیٹھے اسکے ماں باپ اور بھائی ابراہیم کو دیکھ کر پریشان سے اسکی جانب بڑھے میں کل اسے لینے آؤں گا اور تم کیا نام ہے تمہارا؟؟ سجو،، ابراہیم نے تیوری چڑھائی تو وہ جلدی سے بولا جی سجاؤں۔ سجاؤں تم گھر سے باہر نا نظر آؤ مجھے۔۔۔ ماں جی اب اجازت دیں کل کو آؤں گا وہ سرانگی والدہ کے سامنے جھکاتا ہوا بولا اور اسکی اماں نے سر پہ ہاتھ پھیرنے کے ساتھ منہ چومتے ہوئے کئی دعائیں دے ڈالیں۔۔۔

بیڈ کی چادر کو ہاتھوں میں جھکڑے مسلسل سردائے بائے ہلاتا وہ خشک لبوں سے کچھ بڑبڑاتا ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا پورا شریر پسینے سے تر ہو گیا اسنے ماوف ہوتے دماغ سے لائیٹ جلاتا سائیڈ پہ پڑے گلاس کو کانپتے ہاتھوں سے پکڑتا گھونٹ گھونٹ پانی پینے لگا جس کے قطرے داڑھی اور گریبان کو بھی تر کر گئے۔۔ وہ کچھ پل یونہی بیٹھا خود کو نارمل کرنے لگے اسی اشنا میں اسکا موبائل جگمگاتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے لگا خیام نے نام دیکھتے ہوئے موبائل کان سے لگایا کب سے کال کر رہا ہوں فاتح سلام کرنے کے بعد بولا وہ میں سو رہا تھا اس نے ماتھے پہ بکھرے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے بتایا، شام کے ٹائم سو رہے تھے۔۔ نیند آئی تو سو گیا خیام نے سر سری سا بتایا تم روئے ہو؟؟ خیام نے حیرت سے خود کو آئینے میں دیکھا جہاں ابھی بھی نمکین پانی ٹھہرا ہوا تھا اور موبائل کو کان سے ہٹا کر گھوران نہیں تو۔۔ خیام کوئی پریشانی ہے کیا؟؟ اسکی آواز میں ایسا کوئی تاثر تھا جو خیام کو چپ کروا گیا پھر کچھ پل بعد بولا کہ مجھ سے سویا نہیں جاتا پتا نہیں کیوں میرے بھائی پتا کر لو شاید کوئی بات نکل ہی آئے توجہ کر لو غور کر لو شاید کوئی بات زہن میں آ جائے۔۔

اگر بات کا علم ہو جائے تو پھر۔۔
تو پھر معافی مانگ لو توبہ کر لو۔۔

اگر معافی دینے والا ہی نا رہے تو پھر؟؟

پھر اللہ سے ڈر جاو،، پھر احتیاط کر لو،، پھر اللہ سے اپنے لیے سکون طلب کرو۔۔ پھر اسکی بارگاہ میں مسلسل توبہ کرتے رہو اور دوبارہ وہ غلطی نا دوہرانے کا عہد کر لو۔۔

تو کیا مجھے سکون مل جائے گا؟؟ ہاں بالکل بے شک اللہ کے ذکر میں ہی دلوں کا سکون ہے

ایک بات بتاؤ بددعائیں لگ جاتیں ہیں کیا؟؟ اس نے عام سے انداز میں پوچھا

ہاں بالکل "یہ جو بددعائیں ہوتی ہیں نا یہ تمہارے بستر تک تمہارا پیچھا کرتی ہیں یہ نیندوں میں سوراخ کر دیتی ہیں" کیا سچ میں خیام حیران ہوا، ہاں بالکل میں بتاتا ہوں

بد دعا چند الفاظ سے بنا ایک چھوٹا سا لفظ ہے، جو زبان سے بڑی آسانی کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے لیکن اس کے اثرات انتہائی دور رس ہوتے ہیں اس کے اثر سے آبادیاں ویرانوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں دولت و ثروت کے جھولوں میں جھولتے ہوئے خاندان فقیری و محتاجی کی چکی میں پس کر سرکوں اور بازاروں میں بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں تندرست اور توانا خوب صورت جسم بیماریوں کا شکار ہو کر ہڈیوں کا پنجر بن جاتے ہیں اور حکومت و اقتدار کی سرمستیوں سے جھومتے ہوئے سر ذلت و رسوائیوں کے عمیق غاروں میں گر کر اہل دنیا کے لئے عبرت و موعظت کا نشان بن جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

سب سے پہلی وہ بد دعا جس کے ہمہ گیر اثرات روئے زمین پر ظاہر ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے رسول سیدنا نوح کی بد دعا تھی، آپ ابو البشر ثانی ہیں اس عظیم ہستی نے ساڑھے نو سو سال کی طویل عمر پائی اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرزمین عراق کے دو مشہور و معروف دریاؤں دجلہ اور فرات کے درمیانی علاقے میں (جسے جزیرہ کہا جاتا ہے) آباد قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا آپ ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی خالص عبادت کی دعوت دیتے رہے اس بھرپور زندگی میں راہ حق میں نہ کبھی تھکاوٹ محسوس کی اور نہ اکتاہٹ دن اور رات چھپ چھپ کر، اور علی الاعلان ہر طرح دعوت حق دیتے رہے، جیسا کہ ارشاد قرآنی ہے

نوح نے کہا میرے پروردگار! بول اے رب میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگنے لگے اور میں نے جب کبھی اُنکو بلایا تاکہ تو اُنکو بخشے، ڈالنے لگے انگلیاں اپنے کانوں میں اور لپیٹنے لگے اپنے اوپر کپڑے اور ضد کی اور غرور کیا بڑا غرور پھر میں نے اُنکو بلایا بر ملا پھر میں نے اُنکو کھول کر کہا اور چھپ کر کہا چپکے سے (نوح: ۵-۹)

لیکن قوم نے آپ کا مذاق اڑایا اور نہایت ہی بے باکی سے اللہ کے عذاب کا مطالبہ کیا "ان کی قوم نے کہا: اے نوح! تم ہم سے ہمیشہ ہی جھگڑتے رہے ہو اور تم نے جھگڑنے کی حد کردی ہے اگر تم سچے ہو تو تم جس عذاب کا تم ہم سے وعدہ کرتے رہے ہو اب اسے لے ہی آؤ" (ہود: ۲۳)

ساڑھے نو سو سال کی کاوشوں اور شب و روز دعوتی تگ و تاز کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک نہایت ہی قلیل لوگ جن کی تعداد تفاسیر میں چالیس سے لے کر اسی تک بیان ہوئی ہے ایمان لے آئی اور اب ان سے زیادہ لوگوں کے ایمان لانے کی توقع بھی ختم ہو گئی یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ "اب آپ کی قوم کا کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا سوائے ان کے جو ایمان لاچکے ہیں آپ ان کے کرتوت پر افسوس نہ کیجئے" (ہود: ۶۳)

جب قوم کی شرارت حد سے زیادہ بڑھ گئی اور ان کی طغیانیت اور سرکشی حدود پار کر گئی تو پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے قوم کے کافروں پر روئے زمین کی سب سے پہلی بد دعا کی اور اپنی بد دعا میں فرمایا کہ

"تو سر زمین پر کسی کافر کا گھر نہ رہنے دے اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کی نسل سے جو بھی پیدا ہو گا گناہ گار اور سخت کافر ہی ہو گا" (نوح: ۷۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور اس کے ساتھی وہاں موجود تھے اتنے میں ابو جہل کے دماغ میں ایک شیطانی تدبیر آئی اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کون ہے جو بنی فلاں کے محلے سے ذبح شدہ اونٹوں کی اوجھڑی لائے اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جائیں تو اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دے قوم کا سب سے بد بخت شخص عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے اوجھڑی لایا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے آپ کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں یہ کریہہ منظر دیکھ رہا تھا لیکن اپنی بے بسی اور کمزوری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ مدد نہیں کر سکتا تھا اور ابو جہل اور اس کے ہم نشین اس المناک منظر دیکھ کر قہقہے مار مار کر ہنس رہے تھے ان کی خوشی سنبھالے نہیں جا رہی تھی وہ ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہو کر ہنس رہے تھے اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سجدہ میں رب رحیم سے مناجات میں مشغول تھے اور سر مبارک کو اٹھا نہیں رہے تھے میں دوڑتا ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نور نظر لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کی اطلاع دی، ادھر سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور ادھر سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روتی ہوئی آئیں اور ان دونوں نے مل کر اس او جھڑی کو ہٹایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز سے فراغت کے بعد ہاتھ اٹھائے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا "اے اللہ ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو اپنی پکڑ میں لے لے" ان لوگوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بددعا کے یہ الفاظ سنے تو ان کی ہنسی ہوا ہو گئی چہروں پر خوف اتر آیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب وہ کسی بھی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کی زد سے بچ نہیں سکتے۔

راوی حدیث کہتے ہیں "اللہ کی قسم! جن جن کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا ان کی مسخ شدہ لاشوں کو میر نے بدر کے اندھے کنویں میں پھینکا ہو پایا" (بخاری مع الفتح)

سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنی لحيان نے غداری کر کے مکہ والوں کے ہاتھ بیچ دیا ان کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی نے خرید لیا اس لئے کہ آپ نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا جو حجیر کا ماں کی جانب سے بھائی تھا اس نے آپ کو اپنے گھر میں قید کر دیا تاکہ حرمت والے مہینے گزرنے کے بعد آپ کو سولی پر چڑھائے حجیر کی لونڈی سیدہ ماویہ (جو خفیہ طور پر مسلمان ہو چکی تھیں) کہتی ہیں کہ سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے گھر میں قید کئے گئے تھے ایک دن میں نے انہیں اس حال میں دیکھا کہ ان کے ہاتھوں اور پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور ان کے ہاتھوں میں انسانی سر کے برابر انگور کا خوشہ تھا اور اس وقت سارے عرب میں کہیں انگور کا موسم نہیں تھا۔

پھر اہل مکہ آپ کو پھانسی دینے کے لئے مقام تنعیم پر لے گئے، پھانسی دینے سے پہلے ان کے جسم کو تیروں اور نیزوں سے چھلنی کر دیا گیا ایک بد بخت نے نیزے سے ان کے سینے کو چھیدتے ہوئے کہا "شاید اب تم یہ چاہتے ہو گے کہ تم کو چھوڑ دیا جائے اور تمہاری جگہ محمد پکڑ لئے جاتے،، آپ نے تڑپ کر جواب دیا "اللہ کی قسم! مجھے یہ بھی منظور نہیں کہ مجھے چھوڑ دیا جائے اور میری رہائی کے بدلے رسول اقدس کے قدم مبارک میں کانٹا بھی چھبویا جائے پھر آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا "یا اللہ میں نے تیرے رسول کے فرامین ان تک پہنچا دئے یہ لوگ میرے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں اس کی خبر تو تیرے رسول تک پہنچا دے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے قتل کے لئے جمع شدہ کافروں کے حق میں بد دعا کرتے ہوئے فرمایا "یا اللہ تو ان لوگوں کو اچھی طرح گن لے انہیں تتر بتر کر کے قتل کر دے اور ان میں سے کسی کو بھی زندہ مت چھوڑنا یہ اتفاق تھا یا آپ کی بد دعا

کا اثر کہ آپ کے قتل میں جو بھی شریک تھا سب کے سب چند سال کے عرصے میں متفرق قتل کر دئے گئے۔۔۔

صاحب مغازی محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید بن عامر جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملک شام کے ایک علاقے کا گورنر بنا کر روانہ فرمایا وہاں کے لوگوں نے ان کے خلاف دربار خلافت میں یہ شکایت پہنچائی کہ سعید بن عامر مرگی کے مرض میں مبتلا ہیں اور انہیں اس کے دورے پڑتے رہتے ہیں بسا اوقات جب وہ قوم میں فیصلے کر رہے ہوتے تو بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پیشی کے لئے لکھا جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو ان سے پوچھا کہ یہ آپ کو کونسا مرض لاحق ہے؟ انہوں نے جواب دیا ا میرا مومنین! واللہ مجھے کوئی مرض نہیں ہے لیکن میں جس وقت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سولی پر چڑھایا جا رہا تھا تو اس جگہ موجود تھا اور میں نے ان کی بد دعا کو اپنے کانوں سے سنا تھا بخدا آج بھی جب وہ نظارہ میری آنکھوں میں گھوم جاتا ہے تو دل پر ایسی رقت طاری ہو جاتی ہے کہ اس کے اثر سے بے ہوش ہو جاتا ہوں اس کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں ان کی عزت و توقیر میں اور اضافہ ہو گیا۔ (سیرت بن ہشام)

اب تم خود اندازہ لگا لو کہ بد دعا تمہیں کہاں سے کہاں پہنچا سکتی ہیں اور خیام کے دماغ میں قلبِ مومن کے الفاظ گونجنے لگے اور اسے لگا کہ دماغ کی شریانے پھٹ جائے گی وہ موبائل کو دور اچھالتا

اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامے درد سے وہی دوہرا ہو گیا اسکی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں اور قلبِ مومن کی آواز ہر جانب گونجنی اس پہ حاوی ہونے لگی
تم سکون کے لیے ترسو گے سکون کے لیے ترسو گے سکون کے لیے ترسو اور وہ کانوں میں انگلیاں
ٹھونستا ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆

موسیٰ دکان پہ کھڑا کب سے اپنے زہن پہ زور ڈال رہا تھا کہ گھر سے خریدنے کیا آیا ہے لیکن انتھک کوشش کے بعد بھی جب یاد نا آیا تو وہی سے واپس گھر کی طرف دوڑا۔ امی بھلا اپنے کیا منگوایا ہے؟؟ اس نے دروازے سے جھانکتے ہوئے دور سے ہی ہانک لگائی ادھر آتھے سوار کے بتاتی ہوں امی جو مشین لگائے کپڑے دھونے کے ساتھ ساتھ رختی کی خاطر توازن بھی کر رہی تھی غصے سے بولیں نہیں آپ ادھر سے ہی بتا دیں میری سننے کی حس سلامت ہے وہ مخصوصی ہنسی ہنسا، تیری یادداشت جو زیادہ ہی کچھ کچی ہے میرے پاس آج پکی کر دوں وہ موسیٰ کی طرف بڑھتی غصے سے بولیں تو موسیٰ سجان جو رختی سے ملنے آ رہا تھا اسکے پیچھے جم کر کھڑا ہو گیا، تیزاب لینے بیجا تھا پر مجال ہے اس کی کھوپڑی میں کبھی کچھ گھسا ہو پڑھائی میں تو پہلے ہی زیر و ہو۔
جاو اب بھاگ کے لے آو اور تیزاب رٹے ہوئے جانا راستے میں رُکنا مت ورنہ پھر بھول جاو گے سجان رختی کو چھت پہ جاتا دیکھ جلدی سے کہتا اسکے پیچھے لپکا۔۔

وہ جو منہ بنائے کپڑے سکھانے کے لیے ڈال رہی تھی سبحان بھی اس کے ساتھ کپڑے پھیلانے لگا آہم آہم اسے خاموش دیکھ اسنے گلہ کھنکارا، ابھی تک ناراض ہو؟؟ میں بھلا کیوں ناراض ہونے لگی وہ اپنے کام میں مگن بولی، اس کیوں کا جواب تو تم اچھے سے جانتی ہو۔ میں کچھ نہیں جانتی اسنے خالی ٹب اٹھاتے ہوئے کہا وہ صرف فیلو ہے میری اس سے زیادہ کچھ نہیں

میں نے کب صفائی مانگی ہے تم سے؟؟ لیکن تم چاہتی تو یہی ہونا کہ میں تمہیں صفائی دوں۔ میں کچھ نہیں چاہتی وہ بیزار سی کہتی نیچے کی طرف بڑھنے لگی تو سبحان نے اسکی ناگن جیسی بالوں کی چٹیاں پکڑ کے نیچے جانے سے روکا میری بات مکمل نہیں ہوئی، سبحان اپنی حد میں رہو چھوڑو میرے بال اور دوبارہ مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا۔ وہ تو کچھ پل بول ہی ناسکا کیونکہ اسکا اتنا خطرناک روپ ہی پہلی بار دیکھا تھا

رخشی کیا ہو گیا ہے اتنا اورری ایکٹ کیوں کر رہی ہو میں نے دو منٹ اس سے ہنس کے بات کیا کر لی تمہارا موڈ ہی ٹھیک نہیں ہو رہا اور خود بھول گئی ہو جو مجھے انکور کر رہی تھی میری پسند کی فراک تک لینے سے انکار کر دیا اتنے دنوں سے منانے کی کوشش کر رہا ہوں تم ہو کہ پھیلتی ہی جا رہی ہو اب کیا لوگوں سے ملنا برتنا چھوڑ دوں کہ میری محبوبہ کو مجھ پہ ضیرو پرسنٹ یقین نہیں ہے وہ منٹ میں آپے سے باہر ہوا اور رخشی کو اپنے گال تپتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔

اچھا سوری نا وہ لہجے کی تلخی کو دور بھگاتا اپنے کان کو ہاتھ لگاتا بولا اب مان بھی جاو رات کو پیزا کھلاو گا وہ بھی فلیور سے،، پہلی بات یہ کہ میں تمہاری محبوبہ نہیں ہوں اور دوسری بات پیزا کھانے کہ بعد سوچوں گی کہتے ہوئے نیچے بھاگی اور وہ اسکی جلد بازی دیکھتا رہ گیا۔۔

رات کو سب لوگ پیزہ پارٹی کے مزے لوٹ رہے تھے جب دل ان کے قریب آ کر بیٹھی تو رختی نے پلیٹ انکے سامنے کی میرا دل نہیں کرتا باہر کی چیزیں کھانے کو جب دل کرے گھر میں بنا لیتی ہوں، لیکن مزے کا تو بازار کا ہی ہوتا ہے گھر میں ویسا تو نہیں بنتا رختی نے کوک کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا، سلیقے سے بنایا جائے تو بہترین بنتا ہے

لیکن باہر کے کھانے میں کیا برائی ہے رختی کو تو گھر میں بنانے کا سوچ کر ہی کچھ ہونے لگا۔ کیا پتا یہ سب بنانے والا مسلمان بھی ہے کہ نہیں اور زنج کیسے کرتا ہے کیونکہ جانور کو ذبح کرنے کی شرائط ہیں کہ ذبح کرنے والا عاقل، بالغ ہو، اور مسلمان یا اہل کتاب میں سے یہودی یا عیسائی ہو (بشرط یہ ہے کہ وہ اپنے مذہب کے اصول پیغمبر اور کتبِ سماویہ کو مانتا ہو، دھریہ نہ ہو) اور وہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے کر ذبح کرے اور ذبح اختیاری میں یہ بھی ضروری ہے کہ گلے کی چاروں رگیں (کھانے کی نالی، سانس کی نالی اور خون کی نالیوں) یا ان میں سے اکثر کٹ جائیں اور ذبح کرنے والا خود جانور کو تیز دھار آلہ سے ذبح کرے (اگر آلہ کی تیزی کے بجائے اس کے دباؤ سے دم گھٹنے کی وجہ سے جانور مر جائے تو وہ مردار ہوگا)

جتنی باتیں سنی ہیں کہ مردہ مرگیاں، گدھے کا گوشت پتا نہیں کیا کیا ملاوٹ کرتے میرا تو دل ہی نہیں کرتا اس نے جھر جھری لی

اوہو بھابھی ہمارا تو دل مت خراب کریں ہادی نے برا سا منہ بنایا، یہ حقیقت ہے میرے بھائی قرآن پاک میں ہے کہ

ترجمہ: "جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ، کیونکہ یہ سراسر گناہ کا کام ہے۔" [الأنعام:

[121

"جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اس میں سے کھاؤ، اگر تم اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔"

[الأنعام:118]

ہاں اگر عموماً کلمہ پڑھتا ہو زبح کرنے والا لیکن کبھی بھولنے کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو دلیل بنایا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول چوک، اور جبراً کرائے گئے گناہوں سے درگزر فرما دیا ہے)

کیا آپ لوگوں نے کبھی غور کیا کہ جو آپ کھا رہے ہیں وہ حلال بھی ہے کہ نہیں انکا طریقہ کار بھی درست ہے کہ نہیں، جس جگہ بن رہا ہے وہ برتن جگہ پاک صاف ہے کہ نہیں؟؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ

"اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔"

یعنی حلال کے ساتھ ہی عمل صالح قبول ہونگے اگر آپ کا رزق حلال ہے تو تب ہی آپ کے نیک اعمال قبول ہونگے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو حلال کے ساتھ عمل صالح کی تاکید کی ہے۔۔

حلال رزق ہماری عبادات کا دارومدار ہے اس پر دعاؤں کی قبولیت کا انحصار ہے اور اسی سے اجر و ثواب اور نیکیوں کا تعلق ہے اور اگر یہ ضائع ہو جائیں تو ہماری عبادات بے مقصد، ہماری دعائیں رائیگاں اور ہماری جو ریاضتیں اور کوششیں ہیں وہ بے ثمر ہوں گی اس لیے ہمیں تصدیق کر لینی چاہیے کہ جسے ہم حلال سمجھ کر کھا رہے وہ حلال ہی ہے نا۔۔

واقعی ہم نے کبھی اس بات پہ غور ہی نہیں کیا سبحان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا، کیا کہنے حلال اور حرام کا بتا کون رہا ہے جسے خود حلال اور حرام رشتوں کے درمیان فرق جاننے کی اشد ضرورت ہے معاذ اسکے کان میں لفظوں کا سیسہ انڈیلتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا اور وہ آنسوؤں پہ گرہ باندھتی آنکھیں مٹکنے لگی۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے عائزہ ڈوپٹہ درست کرتی بولی۔۔

کیا تمہیں ڈاکٹر بننا ہے؟؟

عائزہ نے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے میں ڈاکٹر بننے میں تمہاری مدد کروں گا لیکن ایک شرط پہ؟؟

شرط؟؟

جی ہاں شرط، میں چاہتا ہوں کہ میری بہن اپنے مجرموں کو سزا دلوائے تاکہ انہیں بھی معلوم ہو سکے عائزہ بزدل نہیں ہے عائزہ ایک بہادر لڑکی ہے جو ظالموں کی زندگی انہی پہ تنگ کر دے گی عائزہ ڈرپوک نہیں ہے جو ہر ستم برداش کر کے خاموش ہو جائے گی تو کیا عائزہ بزدل ہے؟؟

نہیں میں بزدل نہیں ہوں وہ سر زور سے ہلاتی کھڑی ہو گئی
 "جو کتا صرف بھونکتا ہونا اس سے ڈر نہیں لگتا کیونکہ وہ خطرناک نہیں ہوتا لیکن جو کاٹنے لگے اسے
 بے لگام نہیں چھوڑا جاتا اسے لگام ڈالنا ضروری ہوتی ورنہ وہ کاٹنے سے بعض نہیں آتا اور فرقان کی
 نسل بھی اسی کتے کی سی ہے اس لیے لگام ڈالنا ضروری ہے تم نے دیکھا ہو گا کہ جب کبھی کتا کسی
 زہریلی شے کو نگل لے تو لوگ اس سے ڈرنے لگتے کیونکہ اسکے کاٹنے سے جان جانے کا خطرہ لاحق
 ہوتا، تم بھی چوہدری فرقان کے لیے وہ زہریلی شے بنو جس کی بدولت لوگ اسکا اصلی چہرہ پہچاننے
 کے بعد اسے موت کے گھاٹ اتار ڈالیں۔"

اور وہ آنسوؤں پونجی ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گئی اک نئے عہد کے ساتھ۔۔۔

بی بی کھل کے بتاؤ اس دن کیا ہوا تھا؟؟ حسان بیزار سی نظر اس پہ ڈالتا بولا اور عائرہ آنکھیں بند کیے
 کپکپاتے لبوں سے گویا ہوئی

میری اماں چوہدری فرقان کے گھر کام کرتی ہے اس دن اماں کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو وہ مجھے بھی
 اپنے ساتھ لے گئی کیونکہ میں اکثر انکے ساتھ چلی جاتی تھی لیکن شام کو آتے وقت بڑی بی بی نے
 مجھے یہ کہہ کر رات تک رکھ لیا کہ انکے گھر کچھ مہمان آنے ہیں کام کچھ زیادہ ہے جب فری ہو
 جائے گی تو رات کو گھر بھیج دوں گی اور رات کو جب میں فری ہوئی تو بڑی بی بی نے گھر کے ملازم کو
 مجھے گھر چھوڑنے کا کہا لیکن وہ مجھے گھر چھوڑنے کی بجائے ڈیرے پہ لے گیا۔۔

مطلب وہ آپکو ڈیرے پہ لے گیا اور آپ نے شور بھی نہیں کیا کیا کہنے وہ مزاق اڑانے والے انداز میں کہتا پنسل گھمانے لگا

رات کو گھپ اندھیرا تھا اور گاڑی کے شیشے بھی کالے تھے اس لیے میں سمجھ ناپائی کے کدھر جا رہے لیکن جب میں باہر نکلی تو میں نے شور کیا پر انہوں نے میرے سر پہ بندوق تان لی اور کہا کہ چوہدری فرقان کی بات سننے کے بعد وہ مجھے گھر چھوڑ دے گا مگر میں نے مسلسل انکار کیا کیونکہ میں اس کتے کی اٹھتی گندی نگاہیں اپنے وجود پہ اکثر محسوس کرتی رہتی تھی اور حسان کے ہاتھ سے پنسل پھسلتے پھسلتے بچی۔۔ میرے لاکھ منع کرنے رونے چیخنے کہ باوجود وہ مجھے اُس کے کمرے میں چھوڑ آئے

کتنے لوگ تھے وہ؟؟

وہ چار لوگ تھے ایک مجھے گھر سے لیکر آیا اور تین ڈیرے پہ موجود تھے پھر کیا ہوا وہ لطف اندوز ہوتا بولا ، پھر پھر وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کے پھوٹ پھوٹ کے رو دی ، سارے عمل میں ابراہیم جو خاموش بیٹھا رہا اسے دیکھ کر حسان پل میں گڑبڑایا۔۔ دیکھیں بہن جب تک آپ بتائے گی نہیں ہمیں کیسے پتا چلے گا؟؟ کیا جاننا ہے تجھے ہاں بول کیا جاننا ہے؟؟ وہ اتنی زور سے دھاڑا کے تھانے کے در و دیوار کانپتے محسوس ہوئے عائرہ بھی بھیگا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

بس اسی وجہ سے اسی سوالوں سے بچنے کی خاطر کوئی لڑکی انصاف نہیں مانگتی کیونکہ تم جیسے ٹٹ پونچھے انکے زخموں پہ مرہم رکھنے کی بجائے مزید نمک چھڑکاتے ہیں، غور سے دیکھو اس لڑکی کو کیا تمہیں اس میں آیت کا چہرہ نظر نہیں آتا؟؟

ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن کا نام لینے کی وہ پل میں برہم ہوتا اسکا گریبان تھام گیا، ہوئی ناتکلیف؟؟ یہ لڑکی بھی تو کسی کی بہن کسی کی عزت ہے کیوں تمہارے اندر کا انسان دوسروں کی بہن بیٹی کے لیے مر جاتا ہے وہ اسکے ہاتھ جھٹکتا غرایا۔۔۔

یہ دنیا گول ہے ایس پی حسان جو کرو گے پلٹ کے شروع آئے گا وہ مکافات عمل تو سنا ہی ہو گا تم نے؟؟ آیت بہت معصوم ہے میں ملا ہوں اسے بھی عائرہ کی طرح ڈاکٹر بننے کا کافی شوق ہے اب تم یہ تو جان ہی گئے ہو کہ میری اپروچ کہاں تک ہے؟؟ اس لیے اس وردی کے ساتھ غداری کرنے کا سوچنا بھی مت اگر نہیں سنبھالی جاتی یہ وردی تو اتار دو کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ اسکا کندھا تھپکتا دور جا بیٹھا۔۔۔

میری ایک ہی بہن ہے باپ اٹلی گیا اور وہی کا ہو کر رہ گیا ماں کچھ برس پہلے تنہا چھوڑ گئی آیت میری کل کائنات ہے میں نے تو کبھی کسی کو بھنک نہیں پڑنے دی کہ میری کوئی بہن بھی ہے کیونکہ مجھے پتا ہے لوگ دشمنی میں ہر حد سے گزر جاتے وہ جھکے کندھوں سے وہی کرسی پہ ڈھے گیا تو پھر دشمنیاں پالتے ہی کیوں ہو؟؟ ایمانداری سے اپنا کام کرو۔۔ ایمانداروں کے ہی تو دشمن ہوتے ہیں وہ طنزیہ ہنسا تم بھی زیادہ دیر نہیں ٹیکو گے یہ لوگ تمہارا ٹرانسفر کروا دیں گے ہمہم لیٹ سی اسنے کندھے اچکائے۔۔۔

چوہدری فرقان بہت خطرناک ہے وہ مدعے کی بات پہ آیا، ہر برائی کا انت ہوتا تم سمجھو اسکا انت بھی آچکا ہے وہ پختگی ہے بولا۔۔

کیا کرنا ہے مجھے؟؟

تمہیں بس یہ کرنا ہے کہ چوہدری فرقان کو اس تھانے کی سیر کروانی ہے اور ان سلاخوں میں مہمان نوازی کے لیے لیکر آنا ہے۔

بسبس اسنے بسبس کو ایسے کہا کہ مطلب ابھی بسبس ہے۔ یہ بہت مشکل ہے کام مشکل نہیں ہوتے ہمارے کم حوصلے اسے مشکل بناتے۔۔

کب کروں یہ کام؟؟

کل صبح۔۔ کیونکہ رات کو اسنے عازرہ اور اسکی فیملی کو کسی سیف جگہ پہ پہنچانا تھا یہ بات اس نے زہن میں سوچی کیونکہ ابھی سامنے بیٹھے شخص پہ اسے یقین نا تھا۔۔

اوکے کام ہو جائے گا۔۔

--

وہ کسی اور کی ہو جائے گی یہ سوچ ہی اسے تڑپانے کے لیے کافی تھی آج اسکی شدت سے یاد آنے لگی اور وہ اپنی اور ابراہیم کی پرانی چیٹ پڑھنے لگی جیسے ہی آخری میسج تک پہنچی ازیت سے دو چار ہونے لگی کیونکہ آخر میں اسکے کیے گئے سینکڑوں میسجز کا کوئی جواب نا ملا تھا اور وہ آنکھیں موندتی موبائل سینے سے لگا گئی

"دُنیا کا ہر درد اپنی جگہ لیکن، تنہائی میں بیٹھ کر کسی انتہائی عزیز شخص کے پُرانے میسجز کو پڑھتے ہوئے ہونے والے درد کا کوئی مقابلہ نہیں"

"جدائی بہت بری اذیت ہے جدائی باخدا موت سے بدتر ہے کسی کا آپ کی ذات سے جدا ہونا کسی ایسے کا جسکے ہونے سے آپ جیتے ہیں جسکا نا ہونا آپکی سانسیں اُلجھا کے رکھ دیتا ہے، جسکی دوری کے خیال سے آپ اپنا سر جھٹک کے بولتے ہیں کہ اللہ نا کرے کہ وہ مجھسے کبھی دور ہو، جسکی دوری آپ تصور بھی نہ کر سکو اُسکے بغیر رہنا موت سے بھی بدتر ہے، موت کی اذیت برحق ہے لیکن انت میں اس درد سے رہائی مل جاتی ہے مگر کسی کی دوری نا آپکو مرنے دیتی ہے نا جینے دیتی ہے۔۔"

یارب میرے حال کا محرم تُو ہے میرے حال پہ رحم کر مجھے اس درد سے آزادی دے دے اسنے دل میں دعا کی اور رات کی تاریکی میں ناجانے کتنے ہی بے مول آنسوؤں اسکے بالوں میں جذب ہوتے اپنی بے قدری پہ روتے رہے۔۔

☆☆☆☆☆☆

میں چوبیس گھنٹے بے حوش رہا وہ بے یقینی کے عالم میں بولا،

ہاں میرے بھائی بدھ کی رات کو جب میں فلیٹ پہ گیا تو تم اوندھے منہ بے حوش پڑے تھے میرے تو طوطے ہی اڑ گئے تیری حالت دیکھ کر اوپر سے ہٹے کٹے مرد کو سنبھالنا بڑے ہی دل گردے کا کام ہے ویسے مجھے ہی پتا ہے کہ میں کیسے تجھے یہاں تک لیکر آیا جیکی ان پلوں میں کھویا ہوا بولا۔

میرا موبائل کدھر ہے؟؟ اس نے بے قراری سے پوچھا تمہارا موبائل تو فلیٹ پہ ہی پڑا ہے اب اتنی ایمر جنسی میں وہ تو اٹھانے سے رہا،

گھر سے کی کال وغیرہ آئی؟؟ اس نے چھت کو گھورتے ہوئے پوچھا
امم نہیں اب کسی کے پاس اتنا ٹائم تھوڑی نا ہے کہ وہ تجھے ہی یاد کرتے رہیں اسنے بات مزاک میں
اڑائی اور خیام قرب سے آنکھیں میچ گیا۔۔۔

شاہ یہ میں کیا سن رہی ہوں تم دن با دن پڑھائی میں کمزور ہوتے جا رہے ہو پاپا کو پتا چلا نا تو پٹائی
کریں گے

اوہو عینی انہیں بتائے گا کون وہ سینڈوچ کھاتے ہوئے مزے سے بولا،
میں بتاؤں گی اور کون بتائے گا اسنے مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے کہا
امم میری عینی کبھی ایسا نہیں کر سکتی وہ اسکے ساتھ چپکتے ہوئے لاڈ سے بولا۔۔
بس دونوں بہن بھائیوں کا لاڈ پیار ہی ختم نہیں ہوتا وہ نحوست زدہ سی کہتیں فریج سے جوس نکالنے
لگیں

اور ہو گا بھی نہیں وہ تیرہ سال کا بچہ دودو بولا۔

میری ٹانگ جتنے ہو لیکن زبان تو دیکھو۔۔

آپ سے تو چھوٹی ہی ہے میری زبان اگر یقین نا آئے تو اینچی ٹیپ سے مآپ کر دیکھ لیں وہ چپ
کرواتی عینی کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بدتمیزی سے بولا

غضب خدا کا اپنی ماں سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے یہ ہی سیکھاتی رہتی ہو تم اس ننھے بچے کو
وہ عینی پہ چڑھ دوڑی۔

میری ممی مرچکی ہیں آپ صرف بابا کی وائف ہیں اور بچہ نہیں ہوں میں۔۔۔
 دیکھ رہے ہیں آپ اسے وہ افتخار صاحب جو ناجانے کب نازل ہوئے انکے سامنے مگر مجھ کے آنسو
 بہاتیں بولیں ،
 خیام تمیز نہیں ہے تمہیں کہ بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں جیسے جیسے بڑے ہو رہے ہو تم تو سارے
 مینرز ہی بھولتے جا رہے ہو وہ کرخت آواز میں بولے ،
 مینرز سیکھنے کی ضرورت مجھے نہیں آپکی وائف کو ہے وہ بنا خوف کے گویا ہوا ،
 بابا میں سمجھاؤں گی اسے غمزہ جو کہ خیام سے آٹھ سا بڑی تھی اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے جلدی
 سے بولی
 تم نے جو سمجھانا تھا سمجھا چکی یہ سب تمہاری ہی دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ ہے جو روز گھر میں بد مزگی
 پھیلائے رکھتا ہے بس اب تم اپنی شادی کی تیاریاں کرو میں نے حشام کے پیرنٹس کو کل کھانے پہ
 مدعو کیا ہے اور اب میں کوئی ایکسیوز نا سنوں وہ اپنی بات کہتے سڈی روم میں چلے گئے جبکہ وہ
 دونوں ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔۔۔

 وہ عروسی جوڑا پہنے کسی سلطنت کی شہزادی ہی معلوم ہو رہی تھی اسنے رخصتی سے پہلے اپنے چھوٹے
 بھائی کو بانہوں کے گھیرے میں لیے مسلسل آنسو بہاتی نے نا جانے کتنی ہی نصیحتیں کر ڈالی جسے خیام
 نے ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال باہر کیا لیکن اپنی خیر خواہ اور جان سے عزیز بہن کے دور

چلے جانے کے غم نے اسے کئی ہفتے بخار میں مبتلہ رکھا وہ تو حشام اچھا تھا جو روز عینی کو ملوانے لے آتا۔

دن اسی طرح گزرتے رہے اور ایک دن اسے در بدر ہونا پڑا وہ گرمی کی تپتی دوپہر تھی اور وہ مالی بابا کے ساتھ گارڈن کی صفائی ستھرائی کروانے کہ بعد پودوں کو پانی دے رہا تھا وہ جو پائپ سے جھوم جھوم کر پودوں کے ساتھ خود بھی بھیگ رہا تھا انجانے میں پانی کی پھوار نک سک سی تیار مسز افتخار کی نئی ساڑھی بھگو گئی

وہ کچھ غصے اور کچھ دھوپ کی تپش سے سرخ انگارہ ہوتیں گویا ہونیں یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟

سوری مجھے پتا نہیں چلا وہ کندھے اوپر نیچے کرتا عام سے لہجے میں کہتا انہیں سلگا گیا

بد تہزیب ماں کی بد تہزیب اولاد انہوں نے ساڑھی کا پلو جھاڑتے ہوئے کہا اور خیام اپنی مری ماں کے بارے میں ایسی بات سن کر آپے سے باہر ہوا اور پاؤپ کا منہ مسز افتخار کی جانب کر دیا وہ مالی بابا کے سامنے اپنی ہتک برداش نا کر پائیں اور فوراً سے افتخار صاحب کو گھر بلوایا

اب اسکی بد تمیزیاں حد سے بڑھ گئی ہے ملازمین کے سامنے میری اتنی انسلٹ بس اب یا تو یہ رہے گا اس گھر میں یا پھر میں وہ اپنا فیصلہ سناتیں نو دو گیارہ ہو گئی اور افتخار صاحب نے افسوس سے اپنے سپوت کی جانب دیکھا جسکے چہرے سے شرمندگی کی کوئی رمق ڈھونڈنے سے بھی ناملی پھر چارونچار خیام کو ہاسٹل چھوڑنا پڑا۔ اور وہ چار سال ہاسٹل رہنے کے بعد یونی میں جاتے ہی اپنے فلیٹ میں مقید ہو گیا۔

عینی کے دو بچے تھے جو خیام شاہ کو اپنی جان سے بھی بڑھ کے عزیز تھے ایک وہ ہی تو تھی جو اسکی اپنی تھی اور اکثر اسے سمجھاتی بھی رہتی اگرچہ وہ نماز روزے کا پابند نا تھا لیکن لڑکیوں کے چکروں ، شراب اور جوے جیسے گناہوں سے بچا ہوا تھا ہاں سیکرٹ پینا وہ چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ وہ چھوڑنا ہی نا چاہتا تھا وہی تو اسکی تنہائی کی ساتھی اسکے ہر حال کی گواہ تھی۔۔۔۔۔

ایک ، دو ، تین ، چار۔۔۔۔۔ بارہ ہاں پورے ہی ہیں روبینہ بیگم سبحان کی معصومانہ گھوریوں کو سرے سے نظر انداز کرتی بولیں حد ہی ہو گئی مطلب کے اب ایک درجن انڈے منگوا کر بھی گنتی کریں گی بس اتنا ہی اعتبار ہے وہ سر جھٹکتا کمرے میں گھس گیا

لے بو تھی بنا کے بیٹھ جانا حق حلال کی کمائی یے اب دکانداروں کا کیا بھروسہ چیز ہمیشہ گن کے ہی لینی چاہیے۔ اماں حضور میں دوکان سے گن کر ہی لایا ہوں وہ دروازے سے منہ نکالتا دانت پیستے ہوئے بولا پتا ہے تیری گنتی کا بھی وہ منہ میں بڑبڑاتی کیچن میں چلی گئیں اور وہ ماتھا پیٹتا رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ بال رگڑتا ہاتھ روم سے نکلا اور بیڈ پہ رکھے اپنے کپڑوں پہ اک نظر ڈالتا الماری سے دوسرے کپڑے نکالنے لگا دل کا تو دل ہی ڈوب گیا اسکی بے روخیاں عروج پہ پہنچ چکی تھی اور اسکا صبر جواب دینے لگا وہ آنسوں پہ گرہ باندھتی وضو کرنے چل دی۔ وہ وضو کرتی باہر نکلی تو معاز کو الماری میں سر گھسائے دیکھ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی کچھ چاہیے آپکو؟؟ ہاں زہر چاہیے مہربانی کر کے لا دو وہ سر الماری میں گھسائے ہوئے بولا تو دل کو نا چاہتے ہوئے بھی ہنسی آ گئی

کیا ڈھونڈ رہے ہیں بتائے مجھے وہ اسکے پیچھے کھڑا ہوتی پھر سے بولی وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا اور چڑ کے بولا بلیک بنیان نہیں مل رہی میری پتا نہیں کونسی نمک میں پھینک دی ہے اور اگلے ہی پل وہ بنیان دل کے ہاتھ میں تھی یہ سامنے ہی تو پڑی ہے ہاں میں تو اندھا ہوں نا جو سامنے پڑی چیز نظر نا آئے وہ بنیان اسکے ہاتھ سے کھینچتا بولا۔ "اکثر چیزیں سامنے اور واضح ہونے کہ باوجود نظر نہیں آتی" اسنے الماری بند کرتے ہوئے کہا اور وہ جو پلٹنے لگا تھا پل میں اس سر پہ آ پہنچا کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟؟ وہ خاموشی سے لب کاٹنے لگی، زہر لگتی ہیں مجھے ایسی معنی خیز باتیں جو کھل کر نا کہی جائے ساتھ ہی اسکی بازوں کو دبوچتے ہوئے پیچھے کو مروڑا۔ معاز غلط کر رہے ہیں آپ بہت پچھتائے گے وہ آنسو بہاتی بولی

میں اندھا بھی ہوں اور پچھتاؤں گا بھی تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے بڑی پارسہ سمجھتی ہو خود کو۔۔ میں پارسہ ہوں یا نہیں اسکا فیصلہ میرا خدا کرے گا اور میری دعا ہے جب آپکو سچائی کا علم ہو تب میں آپکی پہنچ سے بہت دور چلی جاؤں اور آپ کو میری پرچھائی تک میسر نا ہو اسکے انداز اور الفاظ نے معاز کو جھنجھوڑ ہی ڈالا اسے لگا کہ دل کو کسی نے مٹھی میں پکڑ کر پیسج ڈالا ہو وہ اسکی بازوں چھوڑتا اسکے سرخ ہوتے چہرے کو بے بسی دیکھتا بنا چینج کیے ہی کمرے سے نکل گیا اور وہ روتے ہوئے وہی ڈھے گئی۔۔ کپکپاتا وجود لیے وہ جان نماز بچھاتی اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گی نماز ادا کرنے کے بعد وہ مصحف کھولے لرزتے ہونٹوں سے پڑھنے لگی وہ جب بھی پریشان ہوتی یا دل اداں ہوتا قرآن بمعہ ترجمہ پڑھتی اور اسکا کہنا تھا "کہ قرآن کی آیات میں ایسی کشش پائی جاتی ہے جو

آپکے ہر دکھ ہر غم کو اپنے اندر سمو کر آپکوں بے غم کر دیتی ہے میں نے مصحف سے بہتر کسی کو دوست نہیں پایا اور اس سے دوستی آپکو دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو کر دیتی۔۔۔ جیسے ہی اسکی نظر ان آیات پہ پڑی شہد رنگ آنکھوں سے بہتے پانی میں روانی آگئی

"(گھبراؤ نہیں) خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے"

"کہہ دو میرے ان بندوں سے۔ جنہیں حالات ناممکن لگ رہے ہیں میں ہر شے پہ قدرت رکھنے والا ہوں" (القرآن)

اسے جواب مل گیا تھا ہمیشہ کی طرح اسکا دوست اسکے غم کو ہلکا کر کے اسے امید کی کرن تھا گیا تھا وہ خود کو ہر سوچ سے آزاد کرتی سب کچھ خدا پہ چھوڑتی قرآن مجید پہ گلاف چڑھانے لگی کیونکہ زیادہ سوچنا انسان کو ختم کر دیتا ہے

سر باہر پولیس آئی ہے فرقان کے ایک ملازم نے اسے اطلاع دی تو وہ جو مزے سے آرام فرما رہا تھا اٹھ بیٹھا ارے بیٹھا اسے مردان خانے میں اور سیوا شیوا کرو میں آتا ہوں وہ اپنی مونچھ کو تاو دیتا روعب دار آواز میں بولا اور ملازم سر ہلاتا واپس لوٹ آیا۔ چند منٹ بعد چوہدری فرقان مردان خانے میں آیا تو حسان کو اپنا انتظار کرتے پا کر وہ مغرور چال چلتا اس تک پہنچا ارے حسان صاحب خیریت تو ہے نا چائے پانی کی ضرورت تھی تو ایک کال کر دیتے ہم وہی پہنچا دیتے وہ قہقہہ لگاتا اسکے بلگ گیر ہونے لگا حسان نے ایک قدم پیچھے رکھتے ہوئے ہتھکڑی سامنے کر دی معزرت چوہدری صاحب اس دفعہ چائے پانی نہیں آپکی ضرورت درپیش ہے ہمارے غریب تھانے کو۔۔۔ یہ کیا بے ہودہ مزاک ہے

وہ پل میں غضبناک ہو، مزاک نہیں حقیقت ہے آپکو چلنا ہو گا ورنہ ہمیں زبردستی کرنا پڑے گی وہ کیا ہے نا اوپر سے آرڈر بہت سخت ہیں

تو مجھے جانتا نہیں ہے ایس پی حسان جس تھالی سے کھاتا رہا ہے اب تک اسی میں چھید کر رہا ہے میں نمک حراموں کا حال کتوں سے بھی برتر کرتا ہوں اور حسان کو پل میں صاحب سے کتا بن جانے پہ شدید دکھ ہوا خیر دانت پیتا اسکی کلائی پہ ہتھکڑی پہنانے لگا۔ یہ تو چنگا نہیں کر رہا ہے دیکھ لوں گا تجھے میں وہ لال انگارہ آنکھیں حسان پہ ڈالتا اسکے ساتھ چلنے لگا۔۔۔

وہ جو سوچ رہا تھا کہ تھانے لے جایا جائے گا اور چند گھنٹوں بعد وہ پیسے کے بل بوتے پہ رہا ہو جائے گا یہ اسکی سوچ سوچ ہی رہ گئی وہ ایک اندھیری کوٹھری تھی جہاں مجرموں سے سچ اگلویا جاتا تھا حسان وہاں اسے بند کرتا ابراہیم کو اطلاع کرنے لگا اور چند منٹوں بعد ابراہیم اسے گڈ جاب کا اشارہ دیتا اس کوٹھری میں داخل ہو گیا۔۔

ہاں تو چوہدری فرقان سنا ہے بڑی گرمی ہے تیرے اندر وہ داد دینے والے انداز میں کہتا اسکے روبرو آکھڑا ہوا۔ کون ہے تو لگتا ہے نیا آیا ہے جو مجھے جانتا نہیں ہے اگر جانتا ہوتا تو ایسی حرکت کبھی نا کرتا، ماشاء اللہ زبان تو ابھی بھی فر فر چل رہی ہے ورنہ اس جگہ پہ آکر تو لوگوں کی پیٹ تک گیلی ہو جاتی اور رہی بات میں کون ہوں وہ تو چھوڑ میں تجھے یہ بتاتا ہوں کہ تو کون ہے وہ اسکے بالوں کو جھٹکا دیتا سر پیچھے کو کھینچتا دھاڑا۔ وہ ہتھکڑی لگے ہاتھوں سے اپنے بال چھڑوانے کی سعی کرنے لگا۔۔

ابراہیم نے ہونٹ پہ ہونٹ جماتے ہوئے ایک زوردار مکہ اسکی ناک پہ دے مارا اور اسکی نازک ناک پل میں زخمی ہوتی خون کے آنسوؤں رونے لگی

ابراہیم کے سر پہ جنون سوار ہونے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے ادھ مووا کر دیا وہ بھی پنا کسی توقف کے جب مار مار کے اسکا ہاتھ دکھنے لگا وہ کرسی سمیت اسے ٹھوکر لگاتا یہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا پھر ملیں گے انتظار کرنا اور وہ کرسی سمیت نیچے لڑھک گیا اتنی مارنے اسکے حوش ہی گنوا دی پہلی بار ایسی صورتحال سے پالہ پڑا وہ بھی سنبھلنے کا موقع ملے بغیر۔۔

وہ سنجیدگی سے چلتا حسان تک آیا لیکن اسکے بولنے سے پہلے ہی اسکا موبائل بولا پڑا اور وہ لب بھینچے کچھ لمحے کان کرنے والے کی سنتا رہا پھر اوکے کرتا کال ڈسکنیکٹ کر گیا

حسان ایمر جنسی ہو گئی ہے گاؤں جا رہا ہوں کل تک واپس آ جاؤں گا اور میرے آنے تک یہ باہر نا نکلے ورنہ اسکی جگہ تجھے اندر ڈال دوں گا وہ وارننگ دیتا ماتھے پہ بل ڈالے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

بنی تم کتنی پیاری لگ رہی ہو دل نے دلہن بنی بینیش کی نظر اتارے ہوئے کہا اور وہ مسکرا بھی نا سکی کسی اور کے ہونے کی سوچ ہی اسکا دماغ مفلوج کر چکی تھی ، ویسے ایک بات ہے میں اپنی زندگی میں پہلی بار اتنی چھوٹی سی دلہن دیکھ رہی ہوں بس جی قسمت قسمت کی بات ہے رخصتی دکھی دل سے بولی۔ مولوی صاحب آ رہے ہیں سبحان نے اندر جھانکتے ہوئے اطلاع دی تو بنی کو اپنی روح پرواز

کرتی محسوس ہوئی اسکا دل چاہا سب کچھ چھوڑ کر کہیں دور بھاگ جائے اور چیخ چیخ کر اپنی بے بسی پہ روئے۔۔



بینیش حیدر ولد آفاق حیدر آپکا نکاح ابراہیم حیدر کے ساتھ سیکہ رانج الوقت پانچ لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے؟؟ اور وہ تو ابراہیم کے نام پہ ہی اٹک کہ رہ گئی اسے لگا کہ سننے میں غلطی کر لی ہے شاید ابراہیم اسکے حواسوں پہ سوار ہو کر سماعتوں سے بھی ٹکرانے لگا ہے رختی جو خود دھنگ تھی حوش میں آتے ہی بنی کا کندھا ہلایا اور بنی نے غائب دماغی سے سرہاں میں ہلا دیا۔۔

اسے ابھی تک یقین نا آیا کہ وہ ابراہیم کی ہو چکی ہے یہ سب خواب سا لگنے لگا جیسے ابھی آنکھیں کھلے گی اور ساری خوشی زرہ زرہ ہو کر بکھر جائے گی ابراہیم بھائی نے کیا انٹری ماری ہے موویز کے ہیروز کو بھی پیچھے چھوڑ دیا رختی حیرت زدہ سی بولی تو بنی نے سر اٹھا کر بھیگی پلکوں سے اسے دیکھا کہ وہ مزاق تو نہیں کر رہی لیکن اسے سنجیدہ دیکھ کر تھوڑا تھوڑا یقین کرنے لگی۔۔۔

وہاٹ بنی کی شادی ابراہیم سے یہ بات مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی احمد نے فارہہ بیگم پہ نظریں جماتے ہوئے کہا، ہممم مجھے تو خود یقین نہیں آیا جب تمہاری نانی نے بتایا خیر اللہ اسکے نصیب اچھے کرے انہوں نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا جہاں غصے کی بجائے حیرت ہی نظر آئی ورنہ انہیں تو لگا تھا کہ احمد یہ بات سنتے ہی آپے سے باہر ہو جائے گا

ویسے تمہیں غصہ نہیں آیا یہ سب سُن کے؟؟ مجھے یمنیش سے کوئی دھواں دار عشق تو ہے نہیں جو رونے بیٹھ جاؤں وہ تو آپکی پسند کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں نے بنی کا نام لیا ورنہ آپکے بیٹے کو لڑکیوں کی کمی تھوڑی نا ہے وہ ٹوکری سے سیب اٹھا کر اپنی شرٹ سے صاف کرتے ہوئے عام سے انداز میں بولا تو فارہہ بیگم کو کچھ حوصلہ ملا ویسے بھی مہمل کے چلے جانے کہ بعد وہ غصہ کم ہی کرتا اور فارہہ بیگم کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا۔

عجیب لوگ ہیں سب نانی اب مجھ سے بنی کی شادی کا کہہ رہی ہیں شادی نا ہوئی مزاق ہی ہو گیا وہ پل میں برہم ہوا، تمہاری نانی کو میں نے ہاں بول دیا ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا وہ ہمتی لہجے میں کہتیں اسے چپ کروا گئیں اور وہ کسی غیر مرعی نقطے کو گھورنے لگا۔

بنی کی شادی احمد سے اسے یہ بات نا جانے کیوں برداش نہیں ہو رہی تھی وہ بھاپ اڑاتی بلیک کافی کا گھونٹ گھونٹ ہلق میں اتارتا اپنے غصے کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا جب احمد کی کال آئی اور ابراہیم نے نا چاہتے ہوئے بھی اٹینڈ کر لی۔ تو بنی سے شادی کرنے والے تھا پھر ایسا کیا ہوا کہ سب کچھ ختم کرنا پڑا وہ سلام دعا کے بعد مدعے کی بات پہ آیا

ابراہیم کو اتنے سیدھے سوال کی ہرگز توقع نا تھا چھوٹی سی لڑائی ہو گئی تھی وہ سنبھلتے ہوئے منمنایا ، چھوٹی سی لڑائی احمد نے چھوٹی کو کھینچ کر لمبا ہی کر ڈالا پھر اسے خاموش پا کر بولا اب کیا چاہتے ہو؟؟

امم میں چاہتا ہوں تو اس شادی سے انکار کر دے ابراہیم بغیر سوچے سمجھے فوراً سے بولا اور احمد نے موبائل کو گھوری سے نوازہ۔۔

میرے انکار کرنے سے کیا ہو گا؟؟ میں نے تو سنا ہے کہ بنی نے خود میرے لیے ہاں کی ہے وہ دلچسپی لیتے ہوا کہتا ابراہیم کو آگ ہی لگا گیا۔ تجھے جتنا بولا ہے نا اتنا ہی کر میں کہہ رہا ہوں نا کہ شادی سے انکار کر دے تو کر دے۔۔ اے سی صاحب اب ہم پہ بھی آرڈر جھاڑو گے؟؟ خیر تجھے یقین ہے کہ میرے انکار کرنے سے وہ تیرے سے شادی کر لے گی؟؟ اور ابراہیم واقعی میں پریشان ہوا کیونکہ اس پہلوں پہ تو اسنے سوچا ہی نہیں

تم انکار مت کرنا میں کچھ کرتا ہوں وہ دماغ میں نیا ہی لائحہ عمل تہہ کرتے ہوئے کہتا کال ڈسکنیکٹ کر گیا۔۔

--

یار تیرا گھر تو بڑا ہی پیارا ہے وہ ستائشی نظر آس پاس دوڑاتے ہوئے کہتا صوفے پہ دھڑام سے گرا۔ بس میری دن رات کی محنت کا نتیجہ ہے ابراہیم نے کالر جھاڑے، ہاں ہاں پتا ہے دو دو بار پیپر دینا آسان تھوڑی ہی وہ میسنی ہنسی ہنستا اسے سلگا ہی گیا، بے شرم انسان دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں اس نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا کان ہی ہوتے ہیں زبان تھوڑی نا ہوتی ہے احمد لا پرواہی سے کہتا وہی لام لیٹ ہو گیا

ویسے یار تو پہلی بار فیل کیوں ہوا تھا؟؟ وہ کچھ پل کی خاموشی کے بعد بولا میرا پیپر میری مرضی تو اپنی چونچ نا بند ہی رکھ۔ اگر تمہارے نیکے نیکے بھائیوں تک یہ خبر پہنچ جائے تو مزہ ہی آجائے وہ لطف لیتے ہوئے بولا۔۔

انہیں بتائے گا کون؟؟ سچی کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے کہ گھر والوں کو بتا دوں کہ یہ چوری چھپے جاب کا بہانا کر کے پیپر دینے آیا تھا لیکن افسوس کہ فیل ہو گیا، ہاں بتا دینا اب مجھے فرق نہیں پڑتا ابراہیم لا پرواہی سے کہتا کیچن میں چلا گیا۔ ہاں اب تو تو وڈا افسر بن گیا ہے تجھے ماضی سے کیا لینا دینا ویسے یار تجھے تو پہلے ہی پتا ہو گا کہ فیل ہی ہونا ہے اسی لیے گھر بتا کہ نہیں آیا تھا۔۔۔

تب میری تیاری نہیں تھی بس اک امید کے تحت ٹرائے کیا تھا اور گھر والوں کو بتا کر اپنی دُرگت بنوانے کا مجھے ہرگز شوق نا تھا اگر انہیں خبر ہو جاتی کہ میں پیپر میں فیل ہو گیا ہوں تو میں گارنٹی سے کہہ سکتا ہوں میں دوبارہ پیپر نا دیتا کیونکہ بڑے سے لیکر چھوٹے تک نے مجھے طعنے مار مار کر میری امیدیں ہی بے حوش کر ڈالنی تھی میرے بھائیوں کو میرے پاس ہونے سے زیادہ فیل ہونے کی خبر نے مزہ دینا تھا پھر اظہارِ افسوس کرتے کرتے دم تک مجھے اس بات کا احساس دلایا جانا تھا کہ ابراہیم حیدر سی ایس ایس کے امتحان میں فیل ہو چکا ہے اور میرے بال سفید ہو جانے تک مجھے یاد دہانی کروائی جانی تھی جیسے تو جان نہیں چھوڑتا ویسے انہوں نے بھی نہیں چھوڑنی تھی وہ چائے کا کپ اسے تھماتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا۔۔

یہ بات بس بنی کو پتا تھی وہ چائے کی چسکی لیتا مزے سے کہنے لگا، تو اسنے کسی کو بتایا نہیں؟؟ امم نہیں،، مجھے یقین نہیں آ رہا رختی کو تو پتا ہی ہو گا، نہیں کسی کو نہیں پتا اسے راز رکھنے آتے ہیں اسنے اعتماد سے کہا

پھر شادی سے انکار کیوں کیا اس نے؟؟

کیونکہ میں راضی نہیں تھا

اور تم کیوں راضی نہیں تھے؟؟

مجھے ڈر تھا کہ سب کیا کہے گے جسے بہن کہتا رہا اسی کو بیوی بنا لیا۔۔

مطلب لوگوں کا ڈر تھا ویسے تو راضی ہے؟؟

پتا نہیں لیکن میں اسے شتر نہیں کر سکتا کسی کے ساتھ بھی چاہے وہ کوئی بھی ہو اسنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔

تو اب کیا کرے گا؟؟

ظاہری سی بات ہے شادی ہی کروں گا

اب لوگوں کا ڈر نہیں ہے کیا؟؟

اب جیلیسی ڈر پہ غالب آگئی ہے وہ دھیرے سے ہنسا۔۔

اور محبت؟؟

امم پتا نہیں لیکن اسکی نظروں میں اپنے لیے کچھ بہت خاص دیکھا ہے اور میں چاہتا ہوں وہ خاصیت

صرف میرے لیے ہو وہ بھی تا عمر۔۔

اب مجھے کیا کرنا ہو گا؟؟ وہ خالی کپ ٹیبل پہ رکھتا گویا ہوا۔

تم شادی کی تیاریاں کرو

دلہن ریڈی ٹو ویئر لینی ہے؟؟ اسنے طنز سے بھرپور انداز میں پوچھا

اور ابراہیم کا قہقہہ گونجا تیاری ٹو کرے گا اور شادی میری ہوگی فکر نا کر میں نکاح کے وقت پہنچ

جاؤں گا۔

مطلب مجھے ویلن بناو گے سب کے سامنے؟؟

نہیں تُو تو ہیر و بنو گے نا جو دل گردا بڑا کر کے اپنا سہرہ مجھے دے گا۔

ٹھیک ہے پر سب تُو ہی سنبھالے گا جلدی آجاؤں بس یہ نا ہو کہ مجھے زبردستی کے عالم میں قلم

پڑھنے پڑیں جو ابھی مجھے یاد کرنے ہیں سوچا تھا نکاح سے پہلے یاد کروں گا لیکن تیرے جیسے خود

غرض نے یہ نوبت ہی نا آنے دی۔

ویسے رخصتی بہت اچھی لڑکی ہے ابراہیم نے ہنستے ہوئے اسکے علم میں اضافہ کیا

جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں تیرا چھوٹا بھائی لٹوں ہے اس پہ۔

ہیں یہ کب ہوا؟؟

یہ تو مجھے بھی نہیں پتا کب ہوا لیکن یہ پکا پتا ہے سبحان اسکے لیے سپیشل فیلنگز رکھتا۔

سبحان کی اور تیری کب سے اتنی دوستی ہو گئی وہ مشکوک ہوا

یار سکس سینس بھی کسی شے کا نام ہے میں نے محسوس کیا ہے

جو رات کا خراب سالن اگلے دو دن تک کھاتا رہا ہے اب وہ بھی محسوس کرنے لگا واہ۔

میں سچ کہہ رہا ہوں اور میری محسوس کرنے کی ہس ہر وقت پھدکتی رہتی مجھے سب پتا چل جاتا کس کا ٹانگا کس کے ساتھ فٹ ہے اور کس کے ساتھ ہونے والا۔۔۔

سب کا پتا ہے بس اپنے اُدھرے ٹانگے سلائی میں نہیں آ رہے۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں بنی کو شاپنگ پہ لے جاؤں کیا خیال ہے؟؟

خیال تو بڑا ہی نیک ہے لیکن معاز کے تیرے بارے میں ویچار بالکل بھی نیک نہیں ہیں وہ تجھے ٹھہر کی کہتا ہے ابراہیم نے ہنستے ہوئے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔۔۔

اچھا تبھی وہ بظاہر مسکرا کر لیکن اندر سے مجھے گھور گھور کے دیکھتا ہے تُو نے ہی کچھ اُلٹی سیدھی چول ماری ہو گی میرے بارے میں اسنے شکی نگاہوں سے ابراہیم کو گھورا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ڈور بیل نے انہیں متوجہ کیا، جا کھانا پکڑ لا جلدی سے میں برتن نکالتے ہوں بڑی بھوک لگی ہے وہ چپل اڑستہ کیچن میں گھس گیا۔۔۔

سب مرد حضرات بھی احمد کی جگہ ابراہیم کو قلمے پڑھتا دیکھ پریشان ہو گئے لیکن عزت کی خاطر خاموش کھڑے سب لوگوں کے جانے کا ویٹ کرنے لگے۔۔۔ مہمانوں کے جاتے ہی سب نے انہیں گھیر لیا اور ابراہیم کو جان چھڑوانی مشکل ہو گئی اور بیچارہ احمد تو فارہہ بیگم کی گھوریوں سے بچنے کی نا کام کوششیں کرنے لگا۔ اگر میں یہ کہہ دوں کہ تُو نے انکار کر دیا تھا شادی سے وہ تو میں عزت بچانے کی خاطر وہاں سے بھاگا چلا آیا ورنہ یہ تو برات لانے کے ہی حق میں نا تھا تو کتنا مزہ آئے گا ابراہیم احمد کہ کان میں بڑبڑایا۔۔۔ کوئی پہلی دفع فیل بھی ہوا تھا احمد کان مسلتا ادھر ادھر دیکھتا بولا۔ تیرے

سے بڑا ڈیش میں نے آج تک نہیں دیکھا ابراہیم نے دانت پیسے ، بھائی مجھے ویلن کی بجائے ہیرو بنا دے ورنہ میری اماں حضور نے مجھے آنکھوں سے ہی بھسم کر ڈالنا ہے وہ منت بھرے انداز میں بولا۔۔

خیر کچھ سچ اور کچھ جھوٹ بتا کر ابراہیم نے اپنی اور احمد کی جان جوکھے سے نکالی۔۔

وہ رات کو بڑی امی سے ملنے آیا تو وہ ناراض سی ادھر ادھر دیکھنے لگیں ، بڑی امی اب تو آپکی خواہش پوری کر دی ہے اب تو مان جائے نا وہ انہیں باہوں کے گھیرے میں لیتا ہوا بولا ، چل ہٹ پرے میری خواہش اتنی عزیز ہوتی تو جانے سے پہلے نکاح کر کے جاتا۔۔ اب تو واپس آگیا ہوں نا نکاح بھی کر لیا ہے اب مان جائے اب ایسے ہی دعاؤں کے بغیر بھیجیں گی کیا؟؟ کیا مطلب ہے تیرا اتنی جلدی جا رہا ہے۔۔

بڑی امی بہت اہم کام مکمل کرنا ہے جا کر بس آپ دعا کریں کے میں انصاف کر سکوں اور حق کو غالب لا سکوں۔۔ میری دعائیں تو ہمیشہ تیرے ساتھ ہیں وہ منٹ میں اس پہ فدا ہوں گی۔۔ اسے چھوڑ کے چلا جائے گا؟؟ جیسا آپ چاہیں ویسا ہی ہو گا وہ فرمانبرداری سے کہتا انکے گال پہ بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا

ایک دفعہ اس سے مل کے اسکی مرضی بھی پوچھ لو اور وہ سر ہلاتا اسکے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

آہم آہم وہ گلا کھنکارتا کمرے میں داخل ہوا تو رنجش سے دیکھتے ہی کمرے سے کھسک گئی اور وہ جو دوسری طرف منہ کیے کھڑی تھی ٹس سے مس نہ ہوئی

کیسی ہو؟؟ اسنے آنچ دیتے لہجے میں اسکے کان کے قریب سرگوشی میں پوچھا وہ جو اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکن کو سنبھالنے کی سر توڑ کوشش میں لگی تھی کرنٹ لگنے کے سے انداز میں تھوڑا دور کھسکی جبکہ منہ سے کچھ نہ بولی۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ابراہیم نے اسکے جوڑے میں مقید بالوں کے نیچے لمبی گردن جو اسے کچھ خاص پسند نہ تھی کو دیکھتے ہوئے زرا روعب سے کہا۔ آپکے سامنے ہی ہوں مجھے کیا ہونا ہے وہ سر جھکاتے ہوئے بولی۔

اوکے پیکنگ کر لو تم میرے ساتھ چل رہی ہو اور وہ جھٹکے سے مڑی میں کہیں نہیں جا رہی لیک نظریں اب بھی نا اٹھی تھی

اب تم میری بات ماننے سے انکار کرو گی وہ اسکی پلکوں پہ نظریں جماتا گویا ہوا،، مجھے آپکے ساتھ کہیں نہیں جانا وہ ہتھی انداز میں کہتی اسکے ماتھے پہ بل ڈال گئی۔ یہ بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو میں چپ چاپ چلا جاؤں گا وہ ایک ہاتھ سے جوڑے کو پکڑ کے نیچے کرتا اسکے چہرے کو اوپر اٹھاتے ہوئے عجیب سے لہجے میں بولا۔۔۔

چھوڑیں مجھے کہیں نہیں جانا مجھے وہ اسکی قربت میں پگھلاتی بے بسی سے آنسو بہانے لگی لیکن اس ستمگر کو دیکھنے کی غلطی اب تک نا کی تھی اور یہی بات اسے طیش دلا گئی کیونکہ اسے تو بنی کی چمکتی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ محبت کے جلتے بجھتے جگنو دیکھنا بے انتہا پسند تھا اور وہ اسے اسکے پسندیدہ

منظر سے مرحوم کر رہی تھی۔۔ وہ کچھ پل ڈھیٹ بنی اپنی شریکِ حیات کو گھورتا رہا پھر جھکتے ہوئے اسکے کان میں بڑبڑایا قسم سے زہر لگ رہی ہو مجھے اور اسکی کان کی لو کو دانتوں سے کاٹتا سارا غصہ اسکے ننھے سے کان پہ نکالتا اس سے علیحدہ ہوا اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے پیچھے کو گری صد شکر کے پیچھے بیڈ تھا۔۔

وہ ایک غصیلی نظر سے اسے نوازتا کمرے سے نکل گیا وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ ابھی وہ یہی رہے تاکہ وہ تسلی سے عائرہ کاکیس حل کر سکے۔۔

☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے کان پہ ہاتھ رکھتی سسکنے لگی جیسے ہی رنشی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی وہ واشروم کی طرف لپکی تاکہ اس کے سوالات کے جواب دینے سے بچ سکے۔۔۔

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ وہ تازہ پھول اسکے پاس رکھتے ہوئے مسکرا کر بولی تو خیام نے ہلکی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے ہوئے جواب دیا اب تو بالکل ٹھیک ہوں لیکن نا جانے یہ ڈاکٹرز کیا چاہتے ہیں وہ دو دن سے مسلسل آرام فرما کر تھک چکا تھا۔ اب اسے مریم پہ پہلے کی طرح غصہ نہ آتا جس کی وجہ اسکی خوش اخلاقانہ طبیعت تھی وہ فاتح کے ساتھ دو دن سے اس سے ملنے آ رہی تھی فاتح تو دو دن ہسپتال رہا اسکے پاس جب وہ خود سے بھی بے خبر پڑا تھا

شام تک ڈسپارچ ہو جائے گا میں ابھی ڈاکٹر سے بات کر کے آرہا ہوں فاتح نے اس کے پاس ٹکٹے ہوئے بتایا، یار ایک مائٹر سے اٹیک تھا جو مجھے اکثر اپنے شکنجے میں لپیٹ لیتا ہے لیکن تم لوگوں نے نا جانے کیا بنا دیا ہے وہ سخت اکتاہٹ سے کہتا اٹھ بیٹھا اور ہاتھ کی پشت پہ لگی ڈرپ کی سرنج کا معائنہ کرنے لگا

مائٹر سا اٹیک میرے بھائی نروس بریک ڈاون ہوا تھا دو دن مسلسل بے حوش رہنے کے بعد اٹھا ہے یہ معمولی پینک اٹیک نہیں تھا دماغ کی شریانے پھٹ سکتی تھی اور تیرا ویزہ بھی لگ سکتا تھا اور وہ یہ کہتے ہوئے بے بسی سے ہنسا کہ میری اتنی اچھی قسمت کہاں، فاتح نے افسوس بھری نظر اس پہ ڈالی مجھے حیرت ہے کہ تم مومن ہو کر مایوس یو رہے ہو

کیوں مومن مایوس نہیں ہوتا کیا؟؟

ہاں بالکل مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا کیونکہ "مایوسی کفر ہے" مومن کبھی مایوس ہو ہی نہیں ہو سکتا ہے

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

(ان مع العسر یسرہ) "بے شک ہر مشکل کیساتھ آسانی ہے"

مومن کو مایوسی زیب نہیں دیتی کیونکہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ (لا یکلف اللہ نفس الا وسعھا) "اللہ پاک کسی نفس پہ اسکی جان سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے"

مومن مایوسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتا کیونکہ ہمیں سکھایا گیا ہے کہ ("لا تحزن ان اللہ معنا") "غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے"

مومن مایوس نہیں ہو سکتا کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

(ان ربی لسمع الدعاء) "بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے"

مومن مایوس نہیں ہوتا کیونکہ رب کائنات خود فرماتا ہے

(لا تقنطو من رحمت اللہ) "خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں"

اور مومن خدا پہ یقین رکھتا ہے کیونکہ (نصر من اللہ وفتح قریب) "خدا کی طرف سے مدد اور فتح عنقریب ہوگی"

جب یہ سب ہمیں قرآن میں سکھایا گیا ہے تو کیا ہمیں مایوس ہونا چاہیے؟؟ وہ جو بڑے غور سے اسے سن رہا تھا نظریں جھکا گیا وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ کس قدر گناہ اور ظلم کر چکا ہے۔۔

جب وہ رب کی ذات ہمیں خود کہہ رہی کہ چاہے کیسے بھی حالت کیوں نہ ہوں کتنا ہی ہم نے خود کو گناہوں کی دلدل میں کیوں نہ پھنسا لیا ہو جب بھی اسکی طرف پلٹیں گے اُسے رحیم ہی پائینگے "آپ کہہ دیں کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سب کے سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ یقیناً وہی بڑا بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

سورہ الزمر 53

اور اسنے جھٹکے سے سر اٹھا کے فاتح کو دیکھا جیسے وہ اسکے دل کا حال جان گیا ہو یہ سوچتے ہی اسکے ماتھے پہ پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے اور اپنی زبان خشک ہوتے لبوں پہ پھیرتا ارد گرد دیکھنے لگا

دیکھو خیام ہر انسان کی زندگی میں مشکل وقت ضرور آتا ہے کچھ لوگوں کا یہ مشکل وقت لمحوں پر محیط ہوتا ہے جبکہ کچھ لوگوں کے لئیے سالوں پر لیکن بہر حال ایک نا ایک دن ختم ہو ہی جاتا ہے۔

کبھی پیچھے پلٹ کر دیکھنا کہ کونسی ایسی مشکل تھی جو کبھی ختم نا ہوئی ہو یقیناً کوئی ی نہیں ہو گی۔ لیکن اس کے باوجود ہم انسان مایوس جلد ہو جاتے ہے جبکہ بحیثیت مسلمان ہمیں علم ہونا چاہیئے کہ مایوسی گناہ ہے اور اپنی ہر مشکل میں اپنے رب کو پکارو اس پر کامل توکل رکھو پھر دیکھو کہا کی مشکل اور کیسی مشکل۔۔۔ اسکی رحمت پر یقین رکھو بے شک یقین رکھنے والوں کیلئے معجزے ہوتے ہیں وہ اسکا کندھا تھپکتا مریم کو چلنے کا اشارہ دیتا کھڑا ہو گیا

میں شام میں آؤں گا پھر تمہارے ٹھیک ہونے کی خوشی میں اچھا سا ڈنر کرے گے تب تک اپنا خیال رکھنا اور اپنے دماغ کو سوچوں کے جال سے کچھ دیر کے لیے آزادی بخش دو وہ ہے ناسب ٹھیک کر دے گا فاتح انگلی کی مدد سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ سر ہاں میں ہلا گیا

یہ اچھا مزاق ہے ویسے مجھے پاگل بناتے رہے اور بوڑھی جان بیٹے کی شادی میں خوشی سے پھولے نا سما رہی تھی لیکن بیٹے نے کان و کان خبر نا ہونے دی کہ کیا کچھڑی پک رہی ہے فارہہ بیگم کا غصہ کسی صورت کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا احمد مسکین سا بیٹھا اپنے باپ کو مدد طلب نظروں سے دیکھنے لگا مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹے نے صحیح کا ساتھ دیا اور دو محبت کرنے والوں کو جدا ہونے سے بچا لیا میرا بیٹا تو میرا مان ہے اور احمد والد صاحب کے منہ سے اپنے لیے تعریفی کلمات سنتا ماں کا پلوں انگلی سے

لپیٹتا منہ میں ڈالنے لگا فارہہ بیگم دونوں باپ بیٹے پہ غصیلی نگاہ ڈالتیں واک آوٹ کر گئیں تو احمد نے معصومیت سے باپ کو دیکھا وہ بھی کندھے اچکتے بیوی کے پیچھے ہو لیے اور وہ اکیلا بیٹھا دیواروں کو تکتا ابراہیم کو کوسنے لگا۔

تم نے الٹراساؤنڈ کروانے سے انکار کیوں کیا معاز نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک نظر اپنی زوجہ محترمہ پہ ڈالتے ہوئے کہا جس نے ڈاکٹر کو الٹراساؤنڈ کروانے سے صاف انکار کر دیا،، کیوں کے میں اب کوئی بھی بُری خبر افورڈ نہیں کر سکتی اسنے معاز کو دیکھے بنا جواب دیا کیا مطلب ہے تمہاری اس بات سے؟؟ میں چاہتی ہوں میرا پہلا بے بی بوائے ہو اگر مجھے پتا چلتا کہ بیٹی ہے تو میری مشکلات مزید بڑھ جاتیں۔۔ معاز کو اسکی بے تکی بات پہ رج کے غصہ آیا بیٹا ہو یا بیٹی کیا فرق پڑتا ہے، مجھے تو فرق پڑتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے بیٹیوں کے نصیب سے اس لیے پہلے بیٹا ہو تاکہ وہ اپنی بہن کا محافظ بن سکے۔۔

معاز حیدر اپنی بیٹی کو خود پروٹیکٹ کر سکتا ہے۔ اوور ریلی جیسے بیوی کو کر رہے ہیں کل کو بیٹی سے بھی ایسے ہی اعتبار اٹھ جائے گا خدا نخواستہ اگر کوئی بھی کچھ بھی کہے گا آپ یقین کر لیں گے وہ مزاق اڑاتے لہجے میں کہتی رُخ موڑ گئی

حیرت ہے مجھے تمہاری سوچ پہ جو نفس اس دنیا میں ابھی آیا ہی نہیں ہے اسکے بارے میں کیسی فضول باتیں سوچ رہی ہو، آپ نے ہی مجبور کیا ہے مجھے یہ سب سوچنے پہ ڈر لگتا ہے مجھے جو میرے

ساتھ ہو رہا میری بیٹی کے ساتھ ناہو۔ کیا بکواس ہے یہ اور یہ میری میری کیا لگا رکھا ہے وہ میری بھی بیٹی ہوگی اور میں اسکی حفاظت خود کر سکتا ہوں

شکر ہے آپ یہ تو مانتے ہیں کہ وہ آپکی بھی اولاد ہوگی ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ آپ اس بچے کو تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دے گے اور مجھے ڈی این نے ٹیسٹ کروا کے ثابت کرنا پڑے گا یہ سب سنتے ہی معاز کا پاؤں بریک پہ گیا اور گاڑی کے ٹائر چڑڑ کی آواز سے رُکے تھے

کیا بکواس کی ہے ابھی وہ اسکا منہ دبوچتے ہوئے چلایا تمہاری یہ زبان ہی گدی سے کھینچ ڈالوں گا اگر دوبارہ ایسی کوئی بکواس کی تو۔۔ دل کو بات کی سنگینی کا علم بعد میں ہوا کہ وہ جذبات کی ندی میں بہہ کر کیا کہہ چکی ہے

وہ اپنے اوپر جھکے پھرے شیر کو پرے دھکیلنے کی جدوجہد کرنے لگی "جب دل زخمی ہو جائے نا پھر زبان سے ادا ہونے والے الفاظ تکلیف ہی دیتے ہیں تلخ لہجوں کی کڑواہٹ زبان کو کڑوا بولنے پہ مجبور کر دیتی" وہ بمشکل اس سے دور ہٹی اکھڑی سانس ہموار کرتے ہوئے بولی۔

نکلو ادھر سے وہ اپنا ماتھا مسلتا گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے غرایا اور دل نے حیرت سے اسے دیکھا آئی سیڈ آؤٹ دفع ہو جاو میری نظروں سے او جھل ہو جاو ورنہ میرے ہاتھوں تمہارا قتل ہو جائے گا، لیکن میں گھر کیسے جاؤں گی وہ بھی اس حالت میں؟؟ دو گلیاں چھوڑ گھر کھڑا ہے کوئی چوچی کاکی نہیں ہو جو جا نہیں سکتی نکلو ورنہ گاڑی ہی سامنے دیوار میں ٹھوک کر تمہارے ساتھ اپنی بھی جان لے لوں گا

وہ سہمی ہوئی نظر اس پہ ڈالتی باہر نکل آئی پھر آس پاس نظر دوڑاتی تیز تیز قدم اٹھاتی گھر کی طرف چل دی اور وہ زن سے گاڑی اڑاتا اسکے آس پاس دھواں چھوڑتا وہاں سے غائب ہو گیا۔۔

--

وہ ہانپتی کانپتی گھر پہنچی تو رخصتی اسکی اڑی رنگت دیکھ کر اسکی طرف لپکی آپ ٹھیک ہیں بھابھی معاز بھائی کدھر ہیں اسنے دل کو کندھے سے تھامتے ہوئے دریافت کیا، وہ انہیں ضروری کام تھا اس لیے باہر سے ہی چلے گئے وہ صوفے تک آتی بڑی مشکل سے بولی

سبحان نے اسے پسینہ پسینہ ہوتے دیکھ پانی کا گلاس تھمایہ جسے وہ گٹاگٹ پی گئی، حد کرتے ہیں بھائی بھی مطلب کیا ہی کہوں گھر تک چھوڑ جاتے پتا نہیں آج کل اتنے لاپرواہ کیوں ہو گئے ہیں سبحان غصے سے بڑبڑایا تو دل کو اپنے آنسوؤں روکنا محال لگنے لگا

رخصتی مجھے کمرے تک چھوڑ دو پلیز مجھے ریٹ کرنا ہے وہ بھاری ہوتی آواز سے بولی تو رخصتی جلدی سے اسے سہارہ دیتی کمرے تک لے آئی۔۔ کچھ دیر میں سبحان اسکے لیے جوس کا گلاس لے کر آیا لیکن دل کو منہ چھپائے لیٹے دیکھ سوچ میں پڑ گیا جگائے یا چلا جائے وہ جوس کا گلاس سائیڈ پہ رکھتا اسے آوازیں دینے لگا دل جو تھکاوٹ کی وجہ سے غنودگی میں جا رہی تھی اپنا نام پکارے جانے پہ اٹھ بیٹھی۔۔

بھابھی میں جوس بنا کر لایا ہو اس نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑے جس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بتایا، اسکی کیا ضرورت تھی وہ فریش انار کے بنے جوس پہ نظر ڈالتے ہوئے بولی۔۔ ضرورت تھی تو لیکر آیا

ہوں آپ کو اپنا خیال رکھنا چاہیے ، تم ہونا میرا خیال رکھنے کہ لیے وہ زرا سا مسکرائی جب معاز بھائی اپنا فرض نہیں نبھائے گے تو کسی کو تو نبھانا پڑے گا

ایسی بات نہیں ہے وہ بہت خیال رکھتے ہیں میرا اسنے نظریں چراتے ہوئے جوس کا گلاس تھما ، جب آپ جھوٹ بولتی ہیں نا آپکی آنکھیں آپکی بات کا ساتھ بالکل بھی نہیں دیتیں ویسے بچہ نہیں ہوں میں سب نظر آتا ہے مجھے اور مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ آپکو یونی چھوڑنے پہ بھائی نے ہی مجبور کیا ہے

دل کی نگاہیں مقناطیسی انداز میں اسکے چہرے پہ اٹھیں اور ایک تلخ مسکراہٹ نے اسے چہرے کا احاطہ کیا چھوڑو تم سب باتیں بس دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے وہ تھکی ہوئی سانس ہوا کے سپرد کرتی منمنائی خوش رہا کریں کوئی بھی پریشانی ہو آپ بلا جھجک مجھ سے شیر کر سکتی ہیں اس یقین کے ساتھ کہ میں کبھی اپنی بہن کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا چاہے اسکے لیے مجھے اپنے بہنوئی کی خلافت ہی مول لینا پڑے وہ دلا سے دیتا اٹھ کھڑا ہوا اور دل نے نظر اٹھا کے اس خبرو سے لڑکے کو دیکھا جسکے ہر انداز اور ہر روپ میں محبت اور احترام پایا جاتا وہ ہنستے ہوئے باہر نکل گیا اور دل کو انجانی سی خوشی سے دوچار کر گیا

کچھ دنوں سے موسیٰ سبحان کی زیر نگرانی پڑھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا کیونکہ رخصتی اس نالائیک پانڈے کو پڑھانے میں بُری طرح سے ناکام رہی اور پھر ایک ہی راہ نکلی کے موسیٰ دی نالائیک پانڈے کو سبحان جس اکیڈمی میں پڑھاتا ہے وہاں قسمت آزمائی کے لیے بھیج دیا جائے اور موسیٰ بھی راضی ہو گیا کہ سبحان کزن ہونے کہ ناطے کچھ تو لحاظ کرے گا لیکن سبحان کی بڑھتی ہوئی

سختی اور کلاس میں روز ہونے والی قراری قراری انسلٹ سے وہ عاجز ہی آگیا اور اب اکیڈمی سے جان چھڑانے کے نت نئے بہانے ڈھونڈنے لگا، کبھی کہتا کہ میرے زیادہ نمبر بنتے تھے کم دیے، میں بول بھی نہیں رہا تھا بس اپنا پڑھ ہی رہا تھا کہ مجھے بنا بات کے کھڑا کر دیا پتا نہیں کونسی دشمنی نکالتے ہیں فلاں فلاں مگر افسوس کوئی کارآمد ثابت نا ہو سکا۔

آج بھی وہ پھولی سانس پسینہ پسینہ ہوتے وجود کو گھسیٹتا گھر میں داخل ہوا اور پھر اسکی دہائیاں عروج پہ تھی کہ آج تو مجھ مسکین پہ ظلم کی انتہا ہو گئی بڑی امی نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسکے بے حال ہونے کی وجہ دریافت کی تو وہ بمشکل ایک آنسوں گال تک نکالتا گویا ہوا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا لیکن جیسے ہی میں کلاس میں داخل ہوا انہوں نے مجھے واپس بھیج دیا، ہائے وہ کیوں بڑی امی نے حیرت سے پوچھا

بقول انکے میں پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہوں اور چپل گھسیٹ کر چلنا زہنی کوفت کا باعث بنتی ہے جیسے ریت دانتوں تلے آگئی ہو اور یہ ایک غیر اخلاقانہ حرکت ہے جو کسی بھی مہذب شخص کو پبلک پلیس یا کلاس میں کرنا زیب نہیں دیتی۔ پھر مجھ سے کلاس کے ارد گرد اوپر نیچے دائے بائے کئی چکر لگوائے اور پاؤں اٹھا کر چلتے چلتے میرے ٹخنوں میں خلیاں پڑ گئی اور مجھ سے ٹیسٹ تک نہیں لیا جو میں نے اتنی محنت سے تیار کیا رات کو بیٹھ کر اکلوتا آنسوں جو گال تک لڑھک آیا اسکے بعد کوئی آنسو آنکھ میں بھی جمع نا ہوا اسے بچانے کی جدوجہد کرتے ہوئے اپنی داستان بڑی امی کہ گوش گزار کی۔۔

ہائے میں صدقے آ لین دے اسے میں پوچھتی ہوں تو رونا بڑی امی نے موسیٰ کا اتنی محنت سے نکالا گیا آنسوں رگڑتے ہوئے کہا

یہ ہی نہیں بڑی امی اکیڈمی سے گھر تک مجھے پیدل گھر لے کر آئے ہیں میں نے بہت منتیں ترلے کیے کہ پلیز مجھے بائیک پہ بیٹھالیں لیکن انکی ناہاں میں نابدلی میرے پاؤں تک شل ہو گئے اور مجھے رستے میں سانس تک نالینے دیا۔۔

آلینے دے اس ٹٹ پینے کو میں پوچھتی ہوں کہ کونسے جنم کا بدلہ لیا ہے ویسے ٹھیک ہی کیا ہے سبحان نے تمہاری اس جوتا گھسیٹنے والی عادت سے تو میں بھی بڑی عاجز تھی رخصتی جو کیچن سے ہی ساری روداد سن رہی تھی بڑی امی کہ پاس چائے رکھتے ہوئے مزے سے کہتی اسے سلگا ہی گئی تیرے جیسی بہن ہو تو دشمنوں کی لوڑ ہی نہیں ہے تم تو ہو ہی اس نمانے کی دشمن بڑی امی نے موسیٰ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو رخصتی کندھے اوپر نیچے کرتی سر پیچھے کو گرا گئی۔۔



چولہا دو دن سے گڑبڑ کر رہا ہے اتنی دفعہ کہہ چکی ہوں کہ دیکھ لو پر نہیں گھر میں چار چار ہٹے کٹے نوجوان ہونے کہ باوجود بوڑھی ماں اتنی اوکھی ہو رہی ہے پر مجال ہے انکے کانوں پہ جوں تک بھی ریگتی ہو روبینہ بیگم کا نا ختم ہونے والا سیشن شروع ہو چکا تھا اور اسے بند کرنے کے لیے سبحان کو چاروناچار اٹھنا پڑا۔ فرحان مجھے پیچ کس پکڑواو اسکے اندر اتنا گند گھسا ہوا ہے اور نٹ بھی کسنے والے ہوئے پڑے اس لیے گڑبڑی کر رہا ہے دو تین آوازیں دینے پہ بھی جب فرحان نے ہوں ہاں نا کی تو دانت پیتا باہر آیا

میری بہن تجھے کب سے آوازیں دے رہا ہوں بہرہ ہو گئی ہے کیا؟؟ فرحان جو موبائل میں بری طرح غرق تھا بہن کہے جانے پہ تپ ہی گیا جا خود ڈھونڈ لے میں ویلا نہیں ہوں ، دیکھ رہی ہیں روبینہ بہن اپنی گندی اولاد کو کیسے منہ پھاڑ کر بڑے بھائی کو انکار کر رہا ہے دیکھ بھی رہی ہوں اور سن بھی رہی ہوں اسی وجہ سے میں نے تم لوگوں کو کچھ کہنا ہی چھوڑ دیا ہے میری بلا سے جو مرضی کرتے پھیرو ، امی اب آپ ایسے تو نا کہیں فرحان نے اپنی امی کے ساتھ چپکتے ہوئے کہا ، بس ہو گیا اب چپکوں کا ڈرامہ شروع کام کا ناکاج کا دشمن اناج کا اس سے تو اچھا تھا کہ اللہ ہمیں کوئی اینٹ ہی دے دیتا جو کم از کم کسی کام آکر کوئی فائدہ تو دیتی۔ بے غیرتیا ایٹ نے کیا فائدہ دینا تھا تجھے روبینہ بیگم اپنے پارٹنر کے بارے میں ایسے الفاظ سن کر غصے سے بولیں بہن روبینہ اینٹ کے بہت فائدے ہیں جیسا کہ اگر غصہ آئے تو ٹھوکر مار کر سائیڈ پہ لگا سکتے ، دروازہ بار بار کھل یا بند ہو رہا ہو تو اس کے پٹ کے آگے ایک اینٹ رکھ سکتے۔ کسی مریض کا بخار کم کرنا ہو رہا ہو تو چارپائی کے سرہانے والی سائڈ کے پائیوں کے نیچے ایک ایک اینٹ رکھ سکتے۔ گھر کے دروازے پہ پردے کے لئے ڈالا کپڑا بار بار ہوا سے اڑے تو اس کے کونے کو اینٹ کے نیچے دبا کر اڑنے سے بچایا جاسکتا ہے۔۔۔ منجی کا ایک پاوا ٹوٹ گیا ہو تو چار پانچ اینٹوں سے آپ کی منجی بیلنس ہو سکتی ہے۔۔۔ 25 گرام سے لیکر تین کلو تک کا ہر باٹ بنا سکتے ہیں۔۔۔ کسی لمبی سی لڑکی کے ساتھ سیلفی بنانا ہو تو دو تین اینٹیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھ کے آپ اپنی عزت بڑھا سکتے ہیں۔۔۔ محلے میں کبھی لڑائی ہو جائے تو اینٹ سے اچھا اور کوئی ہتھیار نہیں۔۔۔ گاڑی کی بریکیں فیل ہو جائیں تو اس کے ٹائر کے آگے اینٹ رکھ سکتے ہیں۔۔۔ پڑوسیوں کے گھر جھانکنا ہو تو چھ سات اینٹیں

اوپر نیچے رکھ کر پڑوسن کے درشن کر سکتے ہیں۔۔۔ سڑک پہ مین ہول کھلا ہو تو اس کے گرد اینٹیں رکھ کر آپ کسی کو اس میں گرنے سے بچا سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ راتوں رات امیر ہونا چاہیں ، تو اینٹیں پیس کر سرخ مرچوں یا چاٹ مصالحے میں ملا سکتے ہیں۔۔۔ دیوار میں کیل ٹھونکنا ہو یا ماں جی سے چوری بادام اخروٹ توڑنے ہوں تو آپ اینٹ سے ہتھوڑی کا کام بھی لے سکتے ہیں۔ کسی رقیب رو سیاہ کو اس کی گلی میں آنے سے روکنا ہو تو آپکا اینٹ ہاتھ میں پکڑ کے چوک میں کھڑے ہو جانا ہی کافی ہے۔۔۔ کیچڑ میں چلنا پڑ جائے تو گلی میں اینٹوں کی ایک قطار بنالیں۔۔۔ چار چھ اینٹیں جوڑ لیں اس میں سوکھی لکڑیاں جلا کر آپ اس چولہے پہ ہنڈیا چڑھا سکتے ہیں۔۔۔ ننھے منے پودوں کو آوارہ بکریوں کی خوراک بننے سے بچانا ہو تو اس کے گرد اینٹوں کا حصار بنا سکتے ہیں۔۔۔ کبھی گھر میں بڑھے بکرے کا گوشت پک رہا ہو تو ہنڈیا کے ڈھکن پہ دو تین اینٹیں رکھ کر پریش کو کر کی طرح جلدی گوشت گلا سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کہیں سے آتے ہوئے ہر بار ایک دو اینٹیں اٹھالایا کریں تو ایک ناں ایک دن اپنا ایک گھر بھی بنوا سکتے ہیں۔۔۔

اور ہاں ، کسی سے ویر رکھنا ہو تو ایسا رکھیں جیسا اینٹ اور کتے کا ویر ہوتا ہے۔ لیکن احتیاط کریں اس ویر میں آپ اینٹ کا کردار ادا کریں کتے کا نہیں ورنہ آپ کے مخالفین آپ کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں۔۔۔

سبھی لوگوں کو ہنسی کا دورہ پڑ گیا اور رخصتی جو کسی کام سے آئی تھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی سبجان تو اسکی گال میں پڑتے ڈمپل میں ہی کہیں کھو سا گیا پھر کچھ یاد آنے پہ بولا

ہاں یاد آیا سونیا کے بھائیوں نے اگر کبھی مار مار کے تمہارے کے جسم پہ نیل ڈال دیئے تو اینٹ گرم کر کے تم ٹکور بھی کر سکتے ہو فرحان کی کھلی باچھیں پل میں سمٹیں اور سب کی نظریں خود پہ مرکوز دیکھ گڑبڑا کر بولا کون سونیا۔ کوئی نہیں وہ پیچ کس تو ڈھونڈ لاو چولہے کے پیچ کس دوں وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا بولا تو فرحان بوتل کے جن کی طرح فوراً سے غائب ہوا۔

وہ میں مسالہ لینے آئی تھی رخصتی یاد کرتے ہوئے بولی، کیچن سے دیکھ کر لے لو روبینہ بیگم کے کہتے ہی وہ پل میں کیچن میں گھس گئی۔

لگتا ہے گھر والوں نے تمہیں مانگنے کہ لیے رکھا ہے اس لیے جب بھی مانگنا ہو تمہیں بھیج دیتے ویسے یہ پیشہ تمہارے منہ پہ سوٹ بھی بہت کرتا ہے وہ چولہا صاف کرتا کبین چھانتی رخصتی سے بولا لیکن وہ بنا جواب دیے مسالہ نکالنے لگی

خیر تو ہے آج کیوں روٹھی محبوبہ بنی منہ سُبائے پھر رہی ہو لیکن پھر بھی کوئی جواب ناپا کر وہ اسکے سامنے آکھڑا ہوا اور غور سے اسکی بدلتی رنگت کو دیکھنے لگا کیا ہوا ہے؟؟

وہ نامیں سر ہلاتی پلٹنے لگی جب سبحان نے اسکا پلوں پکڑ کر جانے سے روکا میں کچھ پوچھ رہا ہوں اور وہ منہ ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی وہ متفکر سا اسکا رخ موڑتے ہوئے بولا رخصتی کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے اسے فکر لاحق ہونے لگی کیونکہ رخصتی بہت کم روتی تھی وہ بھی کسی سیریس کنڈیشن میں جبکہ بنی کا تو روئے بغیر دن گزرنا مشکل تھا

نہیں تم غصہ کرو گے وہ ڈوپٹے کے پلوں سے ناک رگڑتی بولی،، اگر تم نہیں بتاؤ گی تو میں ڈبل غصہ کروں گا چلو شاباش شروع ہو جاو۔

سبحان سچی میرا کوئی قصور نہیں ہے

رخشیدی یہ خواہ مخواہ کا سسپینس مت کری ایٹ کیا کرو وہ چڑتے ہوئے بولا
پتا نہیں کون ہے وہ اسکے مسلسل میسجز آرہے وہ میرا نام بھی جانتا ہے سب کچھ جانتا ہے مجھے بہت
ڈر لگ رہا۔۔

تمہیں کیسے پتا کہ وہ تمہارا نام جانتا ہے؟؟

وہ مجھے لگا کہ میری کوئی دوست نا ہو اس لیے میں نے رپیلائے کر دیا وہ جزبزر سی بولی۔۔
کتنی دفعہ منع کیا یے میں نے کہ کسی بھی ان نون نمبر کو رپیلائے نہیں کرنا یہ بات سمجھ میں نہیں
آتی کیا تمہارے وہ دانت پیستے ہوئے دھاڑا۔۔

میں نے بس یہ ہی پوچھا تھا کون ہے بعد میں بلاک کر دیا لیکن وہ نمبر بدل بدل کے میسج کرنے لگا
تم نے پوچھا ہی کیوں؟؟ میں مر گیا تھا مجھے نمبر سینڈ کر دیتی میں پوچھ کے بتا دیتا۔۔
تم ابھی سے غصہ کر رہے ہو ابھی تو میں نے کچھ بتایا ہی نہیں ہے وہ ڈرتے ڈرتے بولی تو سبحان نے
مٹھیاں بھینچی۔

وہ کالج سے آتے وقت میرا پیچھا بھی کرتا ہے اسنے ترچھی نظر اس پہ ڈالتے ہوئے کہا تو سبحان کی
گردن کی رگیں ابھر کر مدھم ہوئیں

کتنے دنوں سے چل رہا ہے یہ سب؟؟

پچھلے ویک سے۔۔

اور تم مجھے اب بتا رہی ہو رخشی میرا دل کر رہا ہے تمہارا منہ ہی توڑ ڈالوں۔۔

کیا نمبر ہے اسکا؟؟ اسنے کڑے تیوروں سے پوچھا

پتا نہیں مطلب یاد نہیں میں جا کر سینڈ کر دیتی ہوں وہ اسکی گھوری سے ڈرتی چھوں چھوں کرتی بولی یہ اپنی بوتھی شریف ادھر سے دھوکے جاو ورنہ پوری پلٹون اکھٹی ہو جائے گی سوال جواب کرنے کے کونسی قیامت برپا ہوگئی جس نے رختی کو ہی رلا ڈالا۔۔

رختی منہ پہ پانی کے چھینٹے مارتی ڈوپٹے سے چہرہ رگڑ کر خشک کرنے کے بعد باہر کی طرف مڑی، یہ مسالہ تولیتی جاو اسنے ہانک لگائی تو وہ بنا اسکی جانب دیکھتی مسالہ پکڑتی بندوق کی گولی کی طرح وہاں سے نکلی اور اپنے کمرے میں جا کر ہی بریک لگائی۔۔

کیا اپ ڈیٹس ہیں؟؟ وہ حسان کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا

چوہدری فرقان کے والد نے تھانے میں تھیلکا ہی مچا دیا تھا ساتھ میں بیل کے سپر بھی لے آیا بڑی مشکل سے قابو کیا اور بار بار دھمکیاں بھی دے رہا بس مجھے آیت کی فکر ہے،، تم فکر نا کرو وہ سیف ہے اور فرقان کی کیا خبر ہے؟؟

فرقان کو تو کل والی مار نہیں بھولی ابھی بھی بے سدھ پڑا ہے کھانے کے نام پر صرف چند گھونٹ پانی ہی دیا گیا اور تمہارے کہنے کے مطابق سونے بھی نہیں دیا ہے۔۔

گڈ اب بس ہمیں ثبوت اکھٹے کرنے ہیں ان چوہدریوں کے خلاف میں بھی کوشش کرتا ہوں تم بھی کوشش کرو یہ جاننے کی کہ وہ کام کیا کرتے انکی آمدنی کیا ہے بینک بیلنس سب کچھ۔۔

وہ ناک کرتا کمرے میں داخل ہوا تو عازرہ جو بے سدھ لیٹی تھی ڈوپٹہ ٹھیک کرتی اٹھ بیٹھی میری بہن کیسی ہے؟؟ ابراہیم نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا

جی ٹھیک ہوں،، یہاں کوئی پر اہلم تو نہیں ہے نا؟؟ نہیں تو سب ٹھیک ہے

چلو پھر اچھی سی چائے بنا کے لاو دونوں بہن بھائی مل کے پیتے ہیں وہ سر ہلاتی باہر نکل گئی۔۔

ابراہیم عازرہ اور اسکی فیملی کو اپنے گھر لے آیا تھا کیونکہ ان جاہل چوہدریوں کا کوئی بھروسہ نا تھا ایسے لوگ مرنے مارنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے اور فحش اسے اس سے سیف کوئی ٹھکانہ نا لگا

وہ سڈی روم میں چند فائلز اور لیپ ٹاپ کھولے کسی نقطے کو بہت ہی باریک بینی سے دیکھ رہا تھا جب وہ چائے لیکر آئی ابراہیم نے سر اٹھا کہ پہلے عازرہ کو پھر بند دروازے کو دیکھا جسکا لوک آٹومیٹک ہونے کی وجہ سے دروازہ بند ہوتے ہی لوک ہو جاتا جسے عازرہ نے پاؤں کی ٹھوکر سے بند کیا،، وہ جیسے ہی بیٹھنے لگی تو وہ بول اٹھا عازرہ دروازہ کھول کر آو اور وہ کنفیوز سی دروازہ کھول آئی

میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا یہ "جو دماغ کی بتی ہے نا اسے ہمیشہ اون رکھا کرو تاکہ زندگی میں اندھیرا ہونے سے بچا جاسکے" اسے نا سمجھی سے دیکھتا پا کر گویا ہوا دیکھو عازرہ میں بے شک تمہیں اپنی بہن مانتا ہوں لیکن ہوں تو ایک مرد نا اس لیے جب بھی کسی تنہا مرد کے کمرے میں جاتے ہیں نا دروازہ بند کرنے کی غلطی کبھی نہیں کرتے۔۔ وہ پل میں خوفزدہ ہوئی جسٹ سمجھا رہا ہوں اب اسکا ہرگز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھ پہ اعتبار نا کرو، "اعتبار کرو لیکن اندھا اعتبار کسی پہ مت کرو یہ نا ہو کہ وہ ثابت ہی کر دے کہ آپ واقعی میں اندھے ہیں" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی سکس

سینس ہمیشہ چالوں رکھا کرو یہ دنیا والے بہت ظالم ہیں بدھو انسان کو تو پل نہیں لگاتے نگلنے میں اور مجھ سے خوفزدہ مت ہوا کرو کیونکہ ایک لڑکی کہ علاوہ اس دنیا کی ساری لڑکیاں میری بہنیں ہیں اور وہ لڑکی تمہاری بھابی ہے

آپ شادی شدہ ہیں اس نے اچھنبے سے پوچھا اور ابراہیم نے دل موہ لینے والی مسکراہٹ لبوں پہ سجاتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔ وہ بھی تمہاری طرح دکھتی ہے سلیم ٹرم پر زبان کی بڑی تیکھی ہے دیسی مرچ کی طرح، تم ناہنڈرڈ میں سے ون پرسنٹ بولتی ہو اور وہ تم سے الٹ ہے وہ تمہاری طرح دھو تو بالکل بھی نہیں ہے بڑی بریو ہے زبان کے تو ایسے جوہر دیکھاتی ہے ناکہ بسسس۔۔۔ تو میرا یہ مشورہ ہے کہ اپنے اندر کانفیڈنٹس ڈیولپ کرو حق بولنا سیکھو چاہے اسکے لیے زبان ہی کیوں نا کٹوانی پڑ جائے یہ کہتے ہوئے اسے غور سے عائرہ کو دیکھا جو ٹیاں بھینچے بیٹھی تھی وہ دل سے مسکرائی مطلب تیر ٹھکانے پہ لگا تھا۔

جب تمہاری طبیعت خراب ہوئی تو کیا تم ہسپتال گئی تھی وہ کچھ پل کی خاموشی کے بعد بولا عائرہ نے لب بھینچے ہاں میں سر ہلایا وہ پل میں سیدھا ہوا کونسے ہسپتال؟؟

سرکاری ہسپتال ہمارے گاؤں میں ہی ہے تو کیا تم نے رپورٹس وغیرہ کروائی تھی مطلب کوئی پرچی وغیرہ کچھ بھی ہے تمہارے پاس؟؟ وہ تو گھر ہی پڑی ہو گی اس نے سوچتے ہوئے بتایا

ہم کل ہم اسی ہسپتال چلے گے اور تمہارے گھر بھی بس کوئی سولڈ پروف ہاتھ لگ جائے جسے عدالت جٹھلا نا سکے وہ ماتھا مسلتا پیچھے کو ٹیک لگا گیا۔

چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے میں گرم کر کے لاتی ہوں وہ ٹرے تھامتی کھڑی ہو گئی بس رہنے دو میں کچھ دیر آرام کروں گا جاتے ہوئے درواز بند کر جانا اور وہ اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

--

سیلنڈر کی گیس ختم ہونے کی وجہ سے وہ چھت پہ رکھے گئے چولہے پہ مامی کہ لیے چائے بنا رہی تھی لیکن آنکھ مچولی کھیلتی آگ سر پہ تپتا سورج اور گرم ہوانے بنی کو طیش ہی دلا دیا وہ دل میں مامی جمیلہ کو کوسی دھواں پڑنے کی وجہ سے آنسو بہاتی آنکھیں رگڑتی پھونکوں سے آگ کو بھڑکانے لگی سیاہ خانہ ایک تو مامی کو اپنے گھر میں ٹیک نہیں آتی اوپر سے فرمائشیں بھی چائے کی، چائے تو ایسے کہتے جیسے یہ تو کوئی کام ہی نا ہو بس نام لیا اور چائے حاضر۔۔۔

دل جو چھت سے اپنا ڈوپٹہ اتارنے آئی تھی اسے اونچی اونچی بڑبڑاتا دیکھ ہنسنے لگی مسز ابراہیم اتنا غصہ ویسے بھی مہمان تو رحمت ہوتے ہیں اور اپنا رزق ساتھ لیکر آتے ہیں۔۔۔ مہمان وہی رحمت ہوتے ہیں جو فرمائشیں نا کرتے ہوں اتنی گرمی ہے اور بنی بیٹا ایک کپ چائے بنا دو اس نے برا سا منہ بنایا۔۔۔ بُری بات بنی ایک چائے کا کپ ہی تو ہے گھر میں مہمان بعد میں آتا ہے جبکہ اللہ رب العزت اسکا رزق پہلے بھیج دیتے ہیں ایک زمانہ تھا جب لوگ گھروں میں مہمان آنے کی خوشیاں منایا کرتے تھے اور یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ اگر مہمان کسی ایک گھر میں آتا تو پورا محلہ کے سارے گھرانے ایک ایک کر کے مہمان کی تواضع کے متمنی ہوتے اور جب مہمان کسی دوسرے گھرانے کی دعوت قبول کر لیتا

تو اس گھر میں خوشی کی لہر دور جاتی اور کسی مصروفیت کی وجہ سے مہمان معذرت کر لیتا تو اس گھرانے کے افراد کوئی اچھا سا پکوان خود اس کے گھر پہنچا دیا کرتے کیا اچھا زمانہ اور لوگ ہوا کرتے تھے ماضی کے لوگ اپنی وضع داری کو مقدم رکھتے تھے اور اب ہم ایک چائے کا کپ بناتے ہوئے ماتھے پہ کئی بل ڈالتے ہیں

"پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اہل خانہ کے گناہ اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے"

ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اپنے شوہر کی شکایت کی کہ وہ بہت زیادہ اپنے دوستوں کو گھر دعوت دیتا رہتا ہے اور وہ ان کی مہمانداری میں کھانے بنا بنا کے تھک جاتی ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا وہ عورت چلی گئی کچھ دیر بعد اس عورت کے شوہر کو بلوایا اور فرمایا "آج میں تمہارا مہمان ہوں" وہ آدمی بہت خوش ہوا اور جا کر اپنی بیوی کو بتایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج ہمارے مہمان ہیں اس کی بیوی بے حد خوش ہو گئی اور محنت سے ہر چیز تیار کرنے میں لگ گئی اپنے معزز مہمان ہم سب کے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس پر تکلف اور زبردست دعوت کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی سے کہا کہ "اپنی بیوی سے کہنا اس دروازے کو دیکھتی رہے جس میں جاؤں گا" تو اس کی بیوی نے ایسا ہی کیا اور دیکھتی رہی اس نے دیکھا کہ کس طرح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے نکلتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بہت سے مہلک حشرات اور بچھو بھی گھر سے باہر نکل گئے وہ یہ عجیب و غریب منظر دیکھ کر بے ہوش ہو گئی جب وہ ہوش میں آنے کے بعد آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے گھر سے مہمان جاتا ہے تو اپنے ساتھ ہر طرح کے خطرات مشکلات اور آزمائشیں اور مہلک جاندار گھر سے باہر لے جاتا ہے اور یہ اسی وجہ سے ہوتا ہے جب تو محنت سے اس کی خاطر و مدارت کرتی ہو جس گھر میں مہمان آتے جاتے ہیں اس گھر سے اللہ محبت کرتا ہے اور ایسے گھر پر اللہ کی رحمت اور بخشش نازل ہوتی رہتی ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ کسی کا بھلا چاہتے ہیں تو اسے انعام سے نوازتے ہیں پوچھا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس انعام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہمان اپنا نصیب لے کر آتا ہے اور جاتے ہوئے گھر والوں کے گناہ اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے مہمان جنت کا راستہ ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کے ساتھ بے لوث ہو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ و عنہ نے فرمایا اگر تمہارے گھر میں کوئی مہمان آئے اور وہ بھوکا چلا جائے تو گویا وہ کسی قبرستان میں آیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا کہ میرے مالک جب تو خوش ہوتا ہے تو کیا کام کرتا ہے اللہ نے عرض کیا "بارش برساتا ہوں" حضرت موسیٰ نے دوبارہ عرض کیا جب تو اور زیادہ خوش ہو تو؟ اللہ پاک نے فرمایا "تو میں بیٹیاں پیدا کرتا ہوں" حضرت موسیٰ نے پھر عرض کیا اے خالق و کائنات جب تو سب سے زیادہ خوش ہوتا ہے تو کیا کرتا ہے؟ اللہ نے فرمایا پھر میں مہمان بھیجتا ہوں۔۔

مطلب کہ اللہ پاک تم سے خوش ہیں اسی لیے تو اتنی محنت سے چائے بنا رہی ہو اور دیکھ لو اتنی سی بات تھی اور چائے بھی بن گئی تم غصہ کر کے ایوی اپنا دماغ جلا رہی تھی دل نے چائے کے کپ تیار

دیکھ کر کہا تو وہ بھی ہنس دی باتوں باتوں میں تو پتا بھی نہیں چلا چائے بھی بن گئی اور اتنی پیاری بھابھی سے اتنی پیاری باتیں بھی وہ ٹرے تھام کر مسکرائی۔۔ آجائے آپ بھی نیچے اسنے کھڑا ہوتے ہوئے کہا تو وہ مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ سیڑھیاں عبور کرنے لگی۔۔

جاری ہے

اسلام علیکم،، کیسے ہیں آپ سب لوگ امید کرتی ہوں سب خیریت سے ہوں گے صحت اور ایمان کی بہترین حالتوں میں ہوں گے ان شاء اللہ۔۔
دراصل صبح سے سگنل نہیں آرہے پتا نہیں کیوں میں بڑی تنگ ہوئی ہوں نیٹورک پر اہلم کی وجہ سے ورنہ میرا ارادہ صبح ہی اپنی دینے کا تھا، ابھی سگنل آئے ہیں۔۔
خوش رہے آباد رہے دعاؤں میں یاد رکھیے گا مبین فاطمہ

☆☆☆☆☆☆

ہسپتال سے بھی کوئی خاص معلومات نال سکی لیکن پورا گھر چھاننے کہ بعد ٹرنک کے نیچے سے پرچی برآمد ہوئی صد شکر کے اس پہ ڈیٹ نوٹ کی ہوئی تھی وہ پرچی کو دیکھتے ہوئے بولا عازہ کیا تم نے کوئی رپورٹس وغیرہ کروائیں تھی؟؟

نہیں بس ڈاکٹرنی نے چیک اپ کیا تھا اور دواء دے دی۔۔

وہ ڈاکٹرنی اب کہاں ہوتی ہے ہسپتال تو نہیں آ رہی،، پتا نہیں جی لگتا ہے انکا ٹرانسفر ہو گیا

اچھا دیکھتے ہیں فلحال چلو ادھر سے وہ گہری سوچ میں گم بولتا گھر سے نکل گیا وہ بھی دروازے کو تالا لگاتی اسکے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی،، گاڑی جیسے ہی گاؤں کی حدود سے باہر نکلی انکی گاڑی پہ فائرنگ شروع ہو گئی عازرہ سیٹ کے نیچے چھپ جاو وہ گاڑی کو قابو کرتا چلایا۔ شیشے بٹ پروف ہونے کی وجہ سے بچت ہو گئی لیکن ٹائیر پہ لگتی گولی سے گاڑی سنبھالنا مشکل ہو گیا وہ ایک ہاتھ سے سٹیرنگ سنبھالتا دوسرے سے حسان کو کال ملانے لگا

یاں حسان گاڑی پہ فائرنگ ہو رہی ہے اور ٹائر پھٹ گیا ہے جس وجہ سے گاڑی قابو میں نہیں آ رہی تم جلدی پہنچو گاؤں سے تھوڑا دور ہوں ہری اپ۔۔

گاڑی اسکے کنٹرول سے باہر ہونے لگی اور دونوں کے چہروں سے ہوائیاں اُڑنے لگی بنا سکیورٹی آنے کی غلطی اسے شدت سے محسوس ہوئی۔ گاڑی سائیڈ پہ لگے درختوں کی قطار کے ساتھ زور دار تصادم کے بعد رک گئی اور ابراہیم کا سر سٹیرنگ میں جا لگا ماتھے سے خون کی لکیر گال تک بھی نکلی اور آنکھوں کے سامنے چاند تارے گھومنے لگے

اسنے سر جھٹکتے ہوئے آنکھوں کے سامنے چھاتے اندھیرے کو بھگانے کی ناکام سے کوشش کرتے ہوئے عازرہ کو پکارہ لیکن کوئی جواب نا پا کر اسکی پریشانی مزید بڑھنے لگی ابراہیم نے جیسے ہی ماتھے کو چھوا اسکا ہاتھ ہی لہو رنگ میں نہا گیا اور وہ بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھولتا اپنی شرٹ اتار کر ماتھے پہ باندھنے لگا

فائرنگ تو رک چکی تھی لیکن چوہدریوں کے بندے کہیں نظر نہیں آ رہے تھے اس نے نیم واں آنکھیں آس پاس گھماتے ہوئے پیچھلی نشستوں کی جانب دیکھا عازرہ عازرہ تم سن رہی ہو وہ زور سے

چینا لگتا ہے مارے خوف کہ بے حوش ہو گئی ہے اور وہ بے سدھ سا گاڑی سے سیٹ سے ٹیک لگائے حسان کا انتظار کرنے لگا کیونکہ گاڑی سے باہر نکلنا ایسا ہی تھا کہ آئیل مجھے مار۔۔

ہسپتال کے بیڈ پہ وہ بے حوش پڑی ابراہیم کو معصوم سی گڑیا لگی جسے اتنی چھوٹی عمر میں نا جانے کیا کیا جھیلنا پڑ رہا تھا وہ ایک نظر اس پہ ڈالتا پاس ہی بیٹھ کر ماتھے پہ پٹی کروانے لگا حسان انہیں ابھی ہسپتال لیکر آیا تھا

تمہیں بنا سکیورٹی کے نہیں جانا چاہیے تھا حسان نے اس کے چہرے اور داڑھی پہ جمے خون کے نشان دیکھتے ہوئے کہا۔ مجھے بعد میں احساس ہوا اپنی غلطی کا لیکن گاڑی کے شیشے بٹ پر وف ہونے کی وجہ سے بچت ہو گئی ورنہ اب تک میری شہادت کی خبر میرے گھر تک پہنچ جانی تھی حسان نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا اب کیا کرنا ہے؟؟

کل پیشی ہے عدالت میں اور ابھی تک کوئی ٹھوس ثبوت ہاتھ نہیں لگا سوائے ایک پرچی کہ جس ڈاکٹر نے عازہ کا معائنہ کیا تھا وہ بھی لا پتہ ہے ابراہیم نے پریشانی سے بتایا۔۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا اگر جج ایماندار ہوا تو فیصلہ ہمارے حق میں ہی ہو گا ان شاء اللہ

اپنی بیٹی کو ابراہیم کے سہارے گھر آتا دیکھ اسکی اماں کی جان ہوا ہونے لگی بس ہم کیس واپس لے لیں گے ہمیں نہیں چاہیے انصاف عازہ کی اماں اسے گلے لگاتے ہوئے حقیقت جاننے کے بعد ابراہیم سے بولیں۔۔ اس کے لاکھ سمجھانے کہ بعد بھی وہ ٹس سے مس نا ہوں تو وہ مٹھیاں بھیجتا گھر سے ہی نکل گیا

شام میں وہ پھر سے انکے سر پہ موجود تھا خالہ آپ سمجھنے کی کوشش کریں اسطرح تو انکا مقصد پورا ہو جائے گا آپ اتنی آسانی سے ہار کیسے مان سکتی ہیں وہ بے بسی سے بولا

دیکھ پتر میں تو پہلے ہی عدالتوں کے چکر لگانے کے حق میں نا تھی ایک دفعہ اپنی گڑی کے جزباتی پن میں بہہ کر تھانے چلے گئے تو میرے بیٹے کو جیل ہو گئی لیکن پھر بھی اپنی بیٹی کی عزت کا خیال کیے بنا اور اس بات کو بھی سوچے بنا کہ کل کو میری دھی سے کوئی دیاں نہیں رچائے گا میں تیرے کہنے پہ مان گئی اور اب اس پہ حملہ کر دیا ان ظالموں نے اگر میری بچی کو کچھ ہو جاتا تو کون زمہ دار ہوتا تو یا تیرا انصاف؟؟ مجھے ایسا انصاف نہیں چاہیے رب سائی خود انصاف کر دے گا بس تو ہمیں ہمارے گھر چھوڑ دے

ابراہیم نے بے بسی سے عازہ کی جانب دیکھا جو نظروں کا رخ ہی موڑ گئی اسکے دیکھنے پہ۔۔ ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی کل تک میں آپکو گھر بھجوا دوں گا۔۔

رات کے کسی پہر اسکی آنکھ کھلی تو گلے میں کانٹے سے چبّے محسوس ہوئے سائیڈ ٹیبل پہ نگاہ گھمائی تو پانی کی خالی بوتل کو منہ چڑاتے پایا ہر ہمت کرتا اپنی پیاس بجھانے کی خاطر کیچن تک آیا لیکن سسکنے کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا وہ اپنی پیاس کو یکسر فراموش کرتا آواز کی سمت بڑھا۔ وہ آواز لاونج میں رکھے صوفے کے پیچھے سے آتی سنائی دی ابراہیم نے جیسے ہی نگاہ دوڑائی صوفے کے پیچھے سُکڑی سمٹی عازہ کو منہ پہ ہاتھ رکھے دیکھ اسکا دل زوروں سے دھڑکا۔

عائزہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ وہ حیرت زدہ سا منمنایہ اور اپنے سامنے ابراہیم کو دیکھ کر اسکے رونے میں روانی آگئی

اٹھو نیچے سے رات کے اس پہر یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ وہ وہ میرے کمرے میں کوئی ہے وہ ہکلاتے ہوئے بمشکل بول پائی یہ سن کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ گھر کے باہر سکیورٹی اتنی ٹائٹ تھی کہ کسی کا یہاں گھسنا مشکل نہیں ناممکن تھا

مجھے سہی سے بتاؤ کہ کون ہے اور تمہیں کیسے پتا چلا وہ اسکے پاس نیچے بیٹھتے ہوئے آہستہ آواز میں بولا -- وہ میں سو رہی تھی تو مجھے لگا کوئی ونڈو کو کھولنے کی کوشش کر رہا ہے میں نے اماں کو جگانا چاہا تو وہ کمرے میں ہی نہیں تھی اور میں آہستہ سے کمرے سے باہر نکل آئی تاکہ آپکو بتا سکوں اور جیسے ہی میں باہر نکلی مجھے قدموں کی آہٹ سنائی دی اس لیے میں یہاں چھپ گئی۔۔۔

پاگل لڑکی وہ میرے ہی قدموں کی آہٹ تھی ابھی میں پانی لینے آیا تھا اور ونڈو شاید ہوا سے ہل گئی ہو موسم بدل رہا ہے نارات کو ٹھنڈ ہو جاتی اور ہوا بھی چلتی رہتی ، اٹھو اب یہاں سے صوفے پہ بیٹھو میں تمہارا کمرہ چیک کر کے آتا ہوں وہ جیسے ہی اٹھنے لگا عائزہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے پلیز ابراہیم نے غور سے اس ڈری سہمی خوفزدہ سی لڑکی کو دیکھا پھر لمبی سانس اپنے اندر اتارتا اسکے ساتھ خود بھی کھڑا ہوتا اسے لیے کمرے میں آیا

ونڈو واشروم ہر چیز چیک کی لیکن وہاں کوئی زی روح نامل سکی دیکھو کچھ بھی نہیں ہے تمہارا وہم ہو گا کیونکہ اگر ونڈو کھولنے کی کوشش کی ہوتی تو اسکا لوک اپنی اصلی حالت میں نا ہوتا اور وہ خاموشی سے ناخن چبانے لگی ،، اپنی تسلی کر لو پھر میں جا سکوں اپنے کمرے میں وہ ٹراوزر کی جیبوں میں ہاتھ

گھساتا بولا تو اسنے اپنی گرے آنکھیں اٹھا کر بے بسی سے اسے دیکھا جسکے نیچے پڑے سیاہ ہلکے کئی راتیں جاگنے کی چغلی کھا رہے تھے۔۔

تمہارا مسئلہ پتا کیا ہے؟؟

وہ کچھ نا بولی تو اسے ہی بولنا پڑا یہ ڈر ہی تمہاری سب سے بڑی کمزوری ہے اس ڈر کو اپنے اندر سے نکال پھینکو جس کی وجہ سے تم سونے سے قاصر ہو جسکی وجہ سے بھیانک خواب تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتے اسکی جڑ ہی کاٹ ڈالو

عائزہ نے حیرت سے اسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہا ہو آپکو کیسے علم ہوا۔۔
مجھے پتا ہے تم ایک ڈرپوک لڑکی ہو

بزدل ہو، بیچاری ہو، مظلوم ہو، ترس آتا ہے مجھے تم پر

کہ تم کبھی انصاف کے لیے آواز نہیں اٹھا سکتی تم ظلم سہنے والی ایک کمزور لڑکی ہو، تم بدھو ہو جو خود تو سسکتی رہے گی لیکن اپنے دشمنوں کو بے لگام چھوڑ دے گی کہ جاو جس پہ مرضی بھونکو جس کو مرضی کاٹو میرے جیسی کئی عائزہ تمہاری بھیٹ چڑھتی رہے گیں جو اپنی عزت مٹی میں تو روندھ لے گیں لیکن اپنے اندر بیٹھے ڈرپوک انسان کو باہر نکال کر عزت کے لٹیرے کی زندگی جہنم واسل نہیں کریں گی تم ایک بے حس لڑکی ہو ظالم ہو تم، وہ اپنی سرخ آنکھیں اس پہ گھاڑے مسلسل بول رہا تھا اور وہ نا میں سر ہلاتی ہاتھ کانوں پہ رکھے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی جب صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ چیخ اٹھی نہیں ہوں میں ڈرپوک نہیں ہوں میں بزدل نہیں ہوں میں ظالم نہیں ہوں عائزہ سر گھٹنوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد جب اس نے سر اٹھایا تو ابراہیم کو اسی پوزیشن میں کھڑے پایا وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا اور اپنا مضبوط ہاتھ اسکی جانب بڑھایا وہ بنا کچھ کہے اسکا ہاتھ تھامتی اٹھ کھڑی ہوئی ابراہیم نے اسے مر کے سامنے لا کھڑا کیا اور خود اسکے پیچھے کھڑا ہوتا آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالتا گویا ہوا

تم و کتم نہیں سروائیور ہو

تم بیچاری اور مظلوم نہیں ہو

تم مضبوط ہو ، تم طاقتور ہو

تم بدلہ لیے بغیر اپنے دشمن کو چین سے بیٹھنے کیسے دے سکتی ہو؟؟

تمہیں انصاف کی ایک مثال بننا ہے تمہیں ظالم کو اسکے انجام تک پہنچانا ہے تمہیں اپنے ماں باپ کے شرم سے جھکے کندھوں کو مزید جھکنے سے بچانا ہے اور تم ایسا کر سکتی ہو ، عائرہ سکندر تم ایسا ہی کرو گی ، کرو گی نا؟؟

اور وہ مسمرائز ہوتی ہاں میں سر ہلا گئی

ابراہیم اسکا سر تھپکتا کمرے سے باہر نکل گیا کیونکہ اسے اسوقت تنہائی دینا ضروری تھا

--

میں بیچاری نہیں ہوں

میں ڈرپوک نہیں ہوں

میں ظالم نہیں ہوں

میں اپنے مجرم کو بے لگام نہیں چھوڑوں گی نا جانے کتنی ہی دیر وہ مر کے سامنے کھڑی یہ فقرات دوہراتی رہی پھر جب کھڑے کھڑے پاؤں شل ہونے لگے تو اسکے تنے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے اور وہ بے خوف سی بیڈ پہ گرتی آنکھیں موند گئی۔۔

--

مامی بہت ہی اہم موضوع پہ لب کشائی کر رہی تھی جب بنی چائے کی پیالی انہیں تھماتی انکے پاس ہی ٹک گئی دل بھی انہیں سلام کرتی وہی بیٹھ گئی۔۔ ہاں میں کہاں تھی وہ پھر سے بڑی امی کی طرف زرا سا جھک کر کندھے اچکتی کہنے لگی آپاں میں نے پیر سائیں سے پوچھا تھا انہوں نے اپنے علم کے ذریعے بتایا کہ میری بہو نے تعویز کیے ہیں کہ میں بیمار ہی رہوں اور کل تو مجھے پیٹی کے نیچے سے تعویز بھی ملا پھر آج میں پیر سائیں کے پاس گئی اور اپنی بہو کے لیے تعویز بنوا کر لائی ہوں۔۔ بس کر دے جمیلاں وہ شکل سے تو بڑی بھولی لگتی ہے بڑی امی نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، آپاں بس شکل سے ہی معصوم دکھتی ہے اندر سے پوری میسنی ہے ایوی تو میرا بیٹا اسکا دم چھلا نہیں بنا پھرتا پھر سے کندھے اوپر نیچے کیے۔۔

دل جو حیرت سے انکی باتیں سن رہی تھی بول اٹھی مامی جی آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اسے تعویز رکھتے ہوئے یا کانوں سے سنا ہے کہ اسی نے تعویز رکھا ہے؟؟
لے دیکھنے اور سننے کی کیا لوڑ ہے پیر سائیں جھوٹ تھوڑی نا کہے گے

آپکے پیر سائیں بھی کمال کہ ہیں وہ میسنی سی ہنسی ہنستے ہوئے بولی، کاکی رب سے معافی مانگ پیر سائیں کے بارے میں کیا بول رہی ہے انہوں نے کان کو ہاتھ لگاتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا،، لو جی کس بات کی معافی مامی جی؟؟

پکی وہابن لگتی ہے جو پیروں کو نہیں مانتی غضب خدا کا۔۔ پہلی بات تو یہ کہ میں نے پیروں کو ماننے سے انکار نہیں کیا لیکن پیروں کی بھی بہت قسمیں پائی جاتی آج کل کے زمانے میں، پیر تو وہ ہوتا جسے دیکھ کر خدا کی خدائی یاد آ جائے جسکا ہر عمل اللہ کے حکم کی تابع کرتا ہو۔ اسلام میں کسی کو پیر ماننا غلط نہیں لیکن ضروری بھی نہیں البتہ تزکیہ نفس اور ظاہر و باطن کی اصلاح ضروری ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے کسی شیخ متبع سنت صاحب نسبت بزرگ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا اور ان سے بیعت ہونا مستحب ہے۔۔۔

" حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں کسی بشر کی فرمانبرداری جائز نہیں ہے، طاعت و فرمانبرداری تو نیکی کے کاموں میں ہے۔۔۔" {صحیح بخاری و مسلم}

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک فوج روانہ کی اس پر ایک انصاری صحابی کو امیر مقرر فرمایا اور لوگوں کو تاکید فرمائی کہ اس کی بات سننا اور ماننا، لیکن ہوا یہ کہ امیر صحابی لوگوں کی کسی حرکت پر سخت ناراض ہوئے اور لوگوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دیا، جب لکڑیاں جمع ہو گئیں تو اس میں آگ بھڑکانے کے لئے کہا، پھر جب آگ بھڑک اٹھی تو لوگوں سے کہا: کیا اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ میری بات سننا اور اس پر عمل کرنا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے رسول نے ہمیں ایسا ہی حکم دیا ہے امیر نے کہا: تو میرا حکم ہے کہ تم سب لوگ اس آگ میں کود پڑو یہ سن کر ان میں کچھ لوگ تو آگ میں کودنے کے لئے تیار ہو گئے اور کچھ لوگ متردد رہے اتنے میں ایک نوجوان صحابی نے کہا ہم لوگ آگ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہیں لہذا جلد بازی نہ کرو بلکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی تاکید کر لو اگر آپ یہی حکم دیتے ہیں تو ہم آگ میں کود جائیں گے لوگ اسی تکرار میں تھے کہ ان کے امیر کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اور آگ بھی بجھ گئی جب لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جو آگ میں کودنے کا ارادہ کئے تھے فرمایا اگر تم لوگ آگ میں کود پڑے ہوتے تو قیامت تک اس سے باہر نہ آپاتے اور ان لوگوں کی تعریف کی جو آگ میں کودنے کے منکر رہے پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں اطاعت نہیں ہے طاعت صرف بھلائی کے کاموں میں ہے۔۔

اس لیے کسے باشد وہ خواہ کتنا ہی بزرگ و برتر ہو وہ اگر کسی ایسے کام کا حکم دیتا ہے جس میں شریعت کی مخالفت ہے تو اس کی بات ماننا ناجائز اور حرام ہو گا بلکہ جہنم میں جانے کا سبب بنے گا خواہ وہ ذات ان لوگوں میں سے ہو جنکی اطاعت و فرمانبرداری کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے جیسے والدین، علماء، حاکم وقت اور شوہر وغیرہ بلکہ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوا کہ مذکورہ لوگوں کی اطاعت صرف انہیں کاموں میں کی جائے گی جو شرعاً جائز اور مصلحت عامہ کے قبیل سے ہوں گے لہذا اگر کوئی عالم ایسا فتویٰ دیتا ہے یا کوئی حاکم ایسا نظام بناتا ہے یا شوہر اور والدین کسی ایسی چیز کا حکم

دیتے ہیں جو شریعت کی نظر میں جائز نہیں ہے تو ان کی طاعت و فرمانبرداری قطعاً جائز نہیں ہے تو آپ کیسے ایک ایسے پیر کی پیروی کر سکتی ہیں جو خود جادوں ٹونہ کرتا ہے پھر وہ پیر تو نا ہوا جادوگر ہی ہوا جو کہ حرام ہے

اور مامی کا منہ مارے حیرت کے پورا کھل گیا اور وہ توبہ توبہ کا ورد کرنے لگیں۔۔ مامی جی جادو کرنا بہت سنگین جرم ہے اور جادو گروں کی باتوں پر یقین کرنا بھی انتہائی خطرناک گناہ ہے قرآن و سنت میں سحر (جادو) ایسے امر کو کہا جاتا ہے جس میں شیاطین کو خوش کر کے ان کی مدد حاصل کی گئی ہو، پھر شیاطین کو راضی کرنے کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی ایسے منتر اختیار کیے جاتے ہیں جن میں کفر و شرک کے کلمات ہوں اور شیاطین کی مدح سرائی کی گئی ہو جس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

چنانچہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ "کہ سات تباہ کن گناہوں سے دور رہو۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اکرمؐ وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔۔ اور جادو کرنا" بھی شامل تھا

"ایک اور جگہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے شراب پینے والا، قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے والا اور جادوگر کی باتوں پر یقین کرنے والا۔"

(مسند امام احمد، ص: ۳۹۹، ج ۴)

نبی اکرمؐ نے تو یہاں تک فرمایا کہ ”جادوگر کے لیے مقرر کردہ سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔“

لیکن ہمارے ہاں اسلامی قانون نہیں ہے کہ جادوگر کو قتل کر دیا جائے اور جمہوری حکومت میں بھی ک جادوگروں

اور سفلی علوم والوں کو کھلی چھٹی ہے اور نا اس بارے میں کوئی قانون بنا ہے نا کوئی سزا متعین ہے اسلئے پاکستان سمیت ایشیاء میں سفلی عاملوں اور جادوگروں کی بھرمار ہے۔۔۔

بڑی امی سمیت بنی نے دل کو محبت بھری اور ستائشی نظروں سے دیکھا جبکہ مامی کا چہرہ لال انگارہ ہو گیا۔۔۔ دل انہیں غصے میں دیکھ جلدی سے بولی میں یہ نہیں کہہ رہی کہ جادو نہیں ہو سکتا جادو ہوتا ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ایک دفع رسول اکرمؐ پر یہودیوں نے جادو کر دیا اور جب حضور اکرمؐ نے اس کے اثرات کو اپنے اوپر محسوس کیا تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جن کو ”معوذتین“ کہتے ہیں وحی کی گئیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے حضور اکرمؐ سے کہا ”یقیناً ایک یہودی نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے اور اس کا طلسم فلاں کنویں میں رکھا ہوا ہے نبی اکرمؐ نے حضرت علیؓ کو بھیجا کہ وہاں سے طلسم لے آئیں جب وہ اسے لے کر واپس آئے تو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اس کی گرہوں کو ایک ایک

کر کے کھولیں اور ہر گرہ کے ساتھ ان سورتوں میں سے ایک ایک آیت پڑھیں جب انہوں نے ایسا کیا تو آپ ﷺ یوں اٹھ کھڑے ہوئے گویا وہ پہلے بندھے ہوئے تھے۔۔۔

اس لیے جادو اگر ہے تو اسکا توڑ بھی تو موجود ہے ناجائے پیروں کے پاس جانے کے اور بدلے میں جادوں کرنے کے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں نا کہ کسی پہ بہتان لگانا شروع کر دیں کیونکہ کسی پر بے جا تہمت اور بہتان لگانا شرعاً انتہائی سخت گناہ اور حرام ہے۔۔۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے، یعنی بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں بے گناہ مومنین اور بے گناہ مومنات کو زبانی ایذا دینے والوں یعنی ان پر بہتان باندھنے والوں کے عمل کو صریح گناہ قرار دیا ہے۔۔۔

مائی تو اسکی اتنی لمبی تقریر سے عاجز آتی وہاں سے چلتی بنی لیکن سچ تو یہ تھا کہ قلبِ مومن کی باتوں نے انہیں اندر تک جھنجھوڑ کے رکھ دیا تھا۔۔۔

سوری بڑی امی میں نے انہیں ناراض کر دیا لیکن انکو بتانا ضروری تھا کہ وہ ایک ساتھ کتنے گناہ کر رہی ہیں اور بڑی امی نے ہنستے ہوئے اسکے کندھے تھپکائے جبکہ بنی اس کی باتوں سے متاثر ہوئے بنا نا رہ سکی



"وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں"

"یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے بڑی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں"

(سورہ بقرہ)

غیب پر ایمان لانا سے مراد وہ حقائق ہیں جو انسانی حواس و عقل کی رسائی سے باہر ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ پر، قرآن پاک پر، رسولوں پر اور یومِ آخرت پہ ایمان لانا۔۔۔

اور نماز قائم کرتے ہیں۔۔۔

نماز کیا ہے؟؟

نماز ارکانِ اسلام کا ایک رکن ہے

نماز عبادت ہے

ہماری دنیا میں آنے کے مقصد میں سے ایک ہے

ہر کسی سے اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔۔۔

ہم نماز عبادت ہے آپاں نے سوچتے ہوئے کہا کیا کوئی مجھے بتائے گا کہ عبادت کیسے کی جاتی ہے؟؟

نماز پڑھ کر، قرآن پڑھ کر، اچھے کام کر کے وغیرہ۔۔۔

سہی اب آپ میں سے کوئی ہمیں بتائے گا کہ "ہمارا دنیا میں آنے کا مقصد" کیا ہے؟؟ آپاں نے

ایک خاموش نظر ڈالتے ہوئے سب سے سوال کیا

ہمارا مقصد ہے اللہ کی عبادت کرنا سب نے ایسا ہی کچھ جواب دیا،،

سہی دنیا میں آنے مقصد عبادت کرنا ہے۔ ہم بہت خاص ہیں ہمارا مقصد بھی بہت خاص ہے کیونکہ ہمیں تخلیق کرنے والا بہت ہی خاص سب سے اعلیٰ و برتر ہے جیسے ہر بنانے والے (producer) کو پتا ہوتا ہے کہ چیزیں کیسے بنائیں گئی ہیں اور ان کا استعمال کیا ہے؟؟ جیسے کہ ہم ایک گاڑی خریدتے ہیں یا کوئی بھی چیز لیتے ہیں تو اس کے ساتھ ایک پیج یا ڈائری ملتی ہے جس پر اس کے چلانے کا طریقہ ہوتا ہے جس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس کا استعمال کیسے کرتے ہیں

اسی طرح وہ اللہ جس نے ہمیں پیدا کیا ہمیں تخلیق کر کے اس دنیا میں بھیجا تو ساتھ میں ہمارے آنے کا مقصد بھی بتایا اپنی نازل کی گئی کتاب کے ذریعے بالکل اسی طرح جیسے گاڑی کے لیے کاپی۔ ہمیں اپنے آپ کو چلانے کے لیے قرآن کو پڑھنے اور غور و فکر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔۔

جیسا کہ نماز کا جو ہماری فرضی عبادت ہے "نماز دین کا ستون ہے" نماز ہم پر فرض کی گئی ہے جیسا کہ ہماری روزمرہ زندگی میں ہم پہ بہت سے کام فرض ہوتے ہیں جیسے اولاد پر فرض ہے ماں باپ کی خدمت کرنا، گھر کے مردوں کے زمرے کا کام کمانا اور باہر کے کام کرنا ہے اور عورتیں گھر کے کام کرتی ہیں گھر سنبھالتی ہیں، اب طالب علم پر فرض ہے کہ وہ محنت کرے پڑھائی کرے، اساتذہ کا کام ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کی اچھی تربیت و تعلیم دے اور بھی بہت سے روزمرہ کے کام ہم کرتے اور بخوبی نبھاتے ہیں لیکن وہ کام جو ہم پر لوگوں نے نہیں دنیا نے نہیں بلکہ ہمارے رب نے ہم پر فرض کیا ہے اس میں کاہلی کرتے ہیں ہم اپنے رب کے دیے گئے فرض نہیں نبھاتے اور دنیاوی کاموں میں لگے رہتے ہیں

نماز مسلمانوں پر فرض ہے کسی بھی حالت میں نماز معاف نہیں ہے چاہے وہ سفر میں ہو کام پہ ہو ہسپتال میں یا کسی بھی مرض میں مبتلا ہی کیوں نہ ہو نماز معاف نہیں ہے چاہے لوگ ایک کشتی میں سوار ہیں اور طوفان آجائے کشتی تباہ ہو جائے آدمی ڈوب رہا ہے اور اسے ایک تختہ مل جائے اور وہ اسے پکڑ لے اب اس حالت میں نماز کا وقت ہو گیا تو اس پر اس حالت میں بھی نماز فرض ہے اسے حکم ہے کہ وہ اس تختے پر نماز ادا کرے مگر ہمارے آجکل یہ حالات ہیں کہ لوگ ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بھی نماز ادا نہیں کرتے آفس میں بیٹھے ہوئے نماز چھوڑ دیتے ہیں گھر کے پاس مسجدیں ہوتی ہیں لیکن توفیق نہیں ہوتی۔۔۔ اسلام کی تاریخ پڑھ کے دیکھیں کہ ہمارے انبیاء کرام علیہم السلام مشکلات میں بھی کبھی نماز قضا نہیں ہونے دیتے تھے سب سے بڑی مثال ہمارے سامنے کربلا کے میدان کی ہے ہمارے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کس طرح بھوک پیاس کی شدت میں تیز گرمی میں اپنا سب کچھ قربان کر کے بھی ثابت قدم رہے سجدے کی حالت میں انھوں نے جام شہادت نوش کیا ارے وہ تو نواسائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے انہیں تو جنت ملی ہوئی تھی لیکن انھوں نے نماز نہیں چھوڑی سجدے کی حالت میں جان دی اور ہم آرام دہ کمروں میں اے سی والی مسجدوں میں نماز نہیں پڑ سکتے کتنا بد بخت اور بدنصیب ہے وہ جو اپنے رب کی طرف سے لازم کیے گئے فرض نہیں نبھا رہا۔۔۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ

"جو نماز ترک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں"

اب خود کے بارے میں سوچیں کیا ہم اسلام میں ہیں ؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وقت کے اندر نماز"

تو کیا آپکا دل نہیں کرتا کہ آپ اپنے رب کے نزدیک ہو جائیں یقیناً میرا اور ہر ایک کا دل کرتا ہے

--

ماہی کو اپنے روگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے اور اس نے دل میں نماز نا چھوڑنے کا عہد کر لیا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے لیکن اگر یہ بگڑی تو سبھی اعمال بگڑے"

ہم کسی بچے کو پڑھاتیں ہیں نا تو ہم اگر پہلا سوال پوچھیں گے وہی اس بچے کو نہیں آئے گا یقین کریں ہم اگلا سوال کرنے سے پہلے سوچیں گے کہ اسے تو پہلا ہی نہیں آیا اگلا کیسے آئے گا۔ وہ مشہور بات تو سنی ہوگی آپ سب نے "first impression is the last impression" اب اسکا مطلب سمجھیں کہ جب اس روز اللہ ہم سے پہلا سوال کرے گا اور وہی ہمارا نہ ٹھیک ہوا تو کیا کریں گے اس وقت کون ہو گا آپ کے ساتھ کوئی نہیں آپ خود اکیلے جوابدہ ہیں آپ پہلا امپریشن انسان کا ٹھیک نا ہو تو اگلا اور آخری بھی ویسا ہی سمجھا جاتا ہے کہ جیسا پہلا تھا ویسا ہی آخری ہو گا

نماز کی اہمیت اور اس کا عذاب ہمیں پتا چل جائے نا ہم کبھی نماز نہ چھوڑیں۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے " کہ جس نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی تو ہزاروں سال تک اس پر جہنم واجب کر دی گئی "

سوچیں اب آپ کہ ہم کتنی نمازیں چھوڑ چکے ہیں آپ خود حساب لگا سکتے ہیں
اب ہم اکثر کہتے اور سنتے ہیں کہ باقی نمازیں تو پڑھ لیتے ہیں لیکن فجر کی رہ جاتی ہے آنکھ نہیں کھلتی
تو بھی کیوں رہ جاتی ہے کبھی آپکی فلائیٹ مس ہوئی اب آپ کو جانا ہو کسی دوسرے ملک چار بجے صبح
آپکی فلائیٹ ہے کیا مس ہو گی کبھی ؟
سب کا سر مکینکلی نا میں ہلا۔۔

آپاں ہنتے ہوئے گویا ہونیں آنکھ نہیں کھلے گی تو دور کی بات ہے آپ کو تو نیند نہیں آئے گی ساری
رات ، آپ تو ایئرپورٹ پہ وقت سے پہلے پہنچے ہوں گے
کوئی فنکشن ہو تقریب ہو جو کچھ بھی ہو خوشی کا دن ہمیں تو خوشی سے ساری رات نیند نہیں آتی کہ
لیٹ نا ہو جائیں اور جب نماز کا کہا جائے تو آنکھ نہیں کھلتی کوشش تو کریں آپ ارادہ کریں کہ صبح
اٹھ کے نماز پڑھنی ہے لازماً ، آپ کو کوئی جگائے نا جگائے جب آپ خود سے پکا ارادہ کریں گے آپ
کامیاب ہوں گے۔ جس طرح ہم نے کبھی اپنا کام لیٹ ہونے نہیں دیا فلائیٹ مس ہونے نہیں دی
بس ، وین مس ہونے نہیں دی تو اللہ کی فرض کی گئی نماز کیسے مس ہو گئی؟؟

"آپ نے ناکسی کے کہنے پہ عبادت کرنی ہے ناکسی کے لیے "عبادت اللہ کے لیے کرنی ہے اور اپنی
آخرت سنوارنے کے لیے

--

ناہی کوئی آپ پر زبردستی ہے کہ آپ سوچیں مجھے فلاں نے کہا تو میں فلاں کی بات مانوں اس فلاں نے آپ کو اس کے لیے اپنے رب کے لیے نماز پڑھنے کا کہا ہے تو خدا را جو بھی عبادت کریں دل سے کریں اللہ کی رضا کے لیے کریں

میری یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ " دو چیزیں ایسی ہیں جو نازبردستی کی جاتی ہیں اور نازبردستی کروائی جاتی ہیں عبادت اور محبت "

یہ دو چیزیں ہیں جو انسان دل سے کرے گا تو ہوگی نہیں تو وہ کبھی نازبردستی خود کر سکتا ہے ناکروا سکتا ہے۔۔

خود سے عہد کریں گے ارادہ کریں گے تب ہی ہم کامیاب ہو سکے گے۔۔ سب لڑکیاں دم سادھے آپاں کو غور سے سن رہی تھیں
"جو کچھ ہم نے انھیں دیا خرچ کرتے ہیں"

اس سے مراد ہر نعمت ہے مثلاً مال و اولاد ، علم و عقل ، قوت و صحت اور عزت و وقار وغیرہ ہے اور جو ان میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہی قرآن پاک سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے وہی لوگ فلاح پاتے ہیں۔۔

لیکچر ختم ہوئے ہی عصر کی آذانیں بلند ہونے لگیں اور وہ قرآن پاک کو غلاف میں لپیٹتی نماز کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی

آج ماہی کو نماز بوجھ لگنے کی بجائے اپنے رب سے محبت کا اظہار اور رب کی طرف سے نازل کیا گیا اک حسین تحفہ لگ رہی تھی

شہزاد تیاری کیسی ہے؟؟

ابراہیم نے ساتھ چلتے ہوئے عازہ کے وکیل سے پوچھا

تیاری تو اچھی ہے لیکن۔۔

لیکن؟؟

لیکن اکیلے عازہ کے بیان اور ایک پرچی سے کیس لڑنا تھوڑا مشکل ہے اگر کوئی ٹھوس ثبوت اور

چشمید گواہ ہوتا تو کیس ہمارے ہاتھ میں ہوتا۔۔

ہم تم اگلی تاریخ لینے کی کوشش کرنا تب تک میں کڑی سے کڑی ملا کر کوئی نا کوئی ثبوت اکٹھا کر ہی

لوں گا اور وکیل نے سر ہلا کے ہامی بھری۔۔

عدالت کے لگتے ہی پہلی گواہی عازہ کی اماں نے دی۔۔

اگر اجازت ہو تو میں آپکی معقلہ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں فرقان کا وکیل بول اٹھا تو جج کے کہنے

پہ شہزاد سر ہلاتا اپنی کرسی پہ ٹک گیا

نام کیا ہے آپکا؟؟

نسرین

جی کیا کہنا چاہیں گی آپ؟؟

یہی کے اس بیچ انسان نے میری دھی رانی کی زندگی برباد کر دی ہمیں انصاف چاہیے۔۔

کیا آپ مجھے سہی سے بتا سکتی ہیں کہ اس رات کیا ہوا؟؟

میں ان چھوٹے لوگوں کے گھر کام کرتی ہوں ایک دن عازہ بھی ساتھ چلی گئی شام میں میں گھر آ گئی اور بی بی جی نے عازہ کو اپنے گھر روک لیا پر آدھی رات ہو گئی جب عازہ گھر نا آئی تو میرا دل گھبرانے لگا اور اسکے ابا کو عازہ کو لینے بھیجا لیکن چند منٹ بعد ہی چوہدریوں کی گاڑی آ کر رکی اور میری کڑی لٹی پٹی حالت میں گاڑی سے نکلی اور چوہدریوں کا ڈرائیور اسے دروازے پہ چھوڑ کر چلا گیا

تو آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ فرقان نے یہ سب کیا؟؟

کیونکہ فرقان کا ڈرائیور اسے چھوڑ کے گیا تھا

کیا پتا آپکی بیٹی کا اس ڈرائیور کے ساتھ ہی کوئی چکر ہو اور اسنے اپنی مرضی سے یہ سب کیا ہو۔۔

ابراہیم نے دانت اتنی زور سے پیسے کے آواز ساتھ بیٹھے حسان نے واضح سنی۔۔

اوبجیکشن یور آنر وکیل ہماری معقلہ پہ جھوٹا الزام لگا رہے ہیں شہزاد اٹھتے ہوئے بولا۔۔

الزام نہیں یہ حقیقت ہے جب اپنی بیٹی نہیں سنبھلی تو میرے معزز معقل پہ الزام لگا دیا فرقان نے

بھی سینا چوڑا کیا۔۔

اوڈر اوڈر وکیل صاحب اپنے مقدس پیشے کا خیال رکھے جج کے کہنے پہ فرقان کا وکیل معزرت کرتا

بیٹھ گیا۔۔

جج صاحب میری اگلی گواہ عائرہ خود ہے جسکے ساتھ زیادتی کی گئی
اجازت ہے۔۔

عائرہ کو گواہی کے لیے بلایا تو وہ لرزتے پاؤں کو بمشکل گھسیٹنے لگی
میں وکٹم نہیں سروائیور بنوں گی
میں بیچاری اور مظلوم نہیں بنوں گی
میں مضبوط ہوں طاقتور ہوں
میں اپنے دشمن کو سزا دیے بنے چین سے نہیں بیٹھوں گی

اسکے دل کے یاد دہانی کروانے پر وہ لمبی سانس اپنے اندر اتارتی چوہدری فرقان کے پاس سے گزرتی
گواہوں کے کٹہرے میں کھڑی تھر تھر کانپتے دل کو سنبھالنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی اپنی
ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو چھپانے کی خاطر کٹہرے کے سرے کو مضبوطی سے تھاما۔۔
ہلف اٹھائیں کے جو کہیں گی سچ کہیں گی جھوٹ بولوں تو اللہ کا قہر مجھ پہ نازل ہو جج کے پاس بیٹھے
ریڈر کے کہنے پہ وہ ایک ہاتھ سینے تک اٹھاتی مدھم آواز میں بولی۔۔
"میں جو کہوں گی سچ کہوں گی اگر جھوٹ بولوں تو اللہ کا قہر مجھ پہ نازل ہو"۔۔

جج کے کہنے پہ وکیل اپنا کوٹ سنبھالتا اسکا بیان لینے لگا عازہ نے اک نظر سامنے بیٹھے ابراہیم پہ ڈالی وہ جو اسے ہی فکر مندی سے دیکھ رہا تھا آنکھوں کو بند کر کہ کھولا یہ بھی اسے دلا سہ دلانے کا ایک طریقہ تھا۔

آپکا نام؟؟

عازہ سکندر

اپنے والد کا نام بتائیں؟؟

سکندر علی

آپکی عمر؟؟

پندرہ سال

جی تو عازہ سکندر آپ کیا کہنا چاہیں گی؟؟

میری اماں اور ابا چوہدری فرقان کے گھر کام کرتے تھے میں بھی اکثر چلی جایا کرتی تھی کیونکہ اماں کی طبیعت زیادہ کام کرنے کی وجہ سے بگڑنے لگتی۔۔ ایک دن یونہی کام زیادہ ہونے کی وجہ سے بڑی بی بی نے مجھے شام تک روک لیا اور یہ کوئی نئی بات نا تھی۔۔ اس دن جیسے ہی میں کام کر کے فری ہوئی بڑی بی بی نے اپنے ڈرائیور کے ساتھ مجھے بھیج دیا لیکن وہ مجھے گھر چھوڑنے کی بجائے چوہدری فرقان کے ڈیرے پہ لے گیا۔۔

وہ کچھ پل کو رُکی اور ایک قہر آلودہ نگاہ چوہدری فرقان پہ ڈالی جو دانت پیسے اسے ہی کھا جانے والے انداز سے دیکھ رہا تھا۔۔

پھر کیا ہوا؟؟ عازہ سکندر

وہ آنسوؤں نکلنے سے روکتی اندر ہی کہیں دل پہ گراتی گویا ہوئی اس رات چوہدری فرقان درندہ صفت انسان نے میرا ریپ کیا مجھے اپنی حیوانیت کا نشانہ بنایا اور پورے حال میں سنسنی سی خاموشی سرایت کر گئی صرف بٹنوں کے تیزی سے دبائے جانے کی آواز عجب سا ساز برپا کرنے لگی ابراہیم کرسی کو تھامے اسکی تکلیف پہ تڑپ ہی گیا۔۔۔

جج صاحب یہ میرے معقل پہ جھوٹا الزام لگا رہی ہیں چوہدری فرقان کا وکیل اڑی رنگت سمیت بولا او بجیکشن اور رولڈ جج کے کہنے پہ وہ منہ لٹکاتا بیٹھ گیا عازہ سکندر کیا فرقان نے اکیلے آپکے ساتھ زیادتی کی یا کوئی اور بھی ملوث تھا؟؟ یہ اکیلا ہی تھا۔۔۔

کیا اس نے پہلے کبھی آپکو حراس کرنے کی کوشش کی؟؟

جی میں اکثر اسکی غلیظ نظریں خود پہ محسوس کیا کرتی تھی حویلی میں بھی یہ بار بار مجھے اپنے پاس بلانے کے بہانے ڈھونڈتا لیکن میں ہر بار بچ جاتی۔۔۔

جج صاحب پندہ سال کی بچی کا ریپ جس نے اڑنے کے خواب دیکھے تھے اس انسان نے اسکے پر ہی کاٹ ڈالے اسکی آنکھوں سے خواب ہی نوچ ڈالے میری آپ سے اپیل ہے کہ میری معقلہ کو انصاف دلایا جائے۔۔۔

جج صاحب یہ میرے معقل پہ جھوٹا الزام ہے انکے پاس کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں ہے سوائے خود کے اور عدالت گواہ اور ثبوت مانگتی ہے

کیا آپکے پاس کوئی گواہ یا ثبوت ہے؟؟
جج کے پوچھنے پہ وکیل نے اسپتال کی پرچی جج کو تھمائی جس رات یہ سب ہوا یہ اس سے اگلے دن کی پرچی ہے اوپر ڈیٹ بھی منعقد کی گئی ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عائرہ کی اس رات طبیعت بگڑی ہوئی تھی اور وہ ہسپتال دواء لینے گئی تھی۔۔

جج کچھ لمحے بعد بولا اسکے علاوہ کوئی گواہ اور ثبوت ہے آپکے پاس؟؟
نہیں فحلال تو نہیں لیکن میں ایک اور تاریخ لینے کی اپیل کرتا ہوں۔۔
یہ عدالت آپکو اگلی پیشی تک گواہ اور ثبوت اکٹھے کرنے کا ٹائم دیتی ہے دونوں وکلاء سے گزارش ہے کہ اگلی تاریخ پہ دونوں کہ ثبوت اور گواہ مکمل ہوں۔۔
عدالت برخاست کی جاتی ہے یہ کہتے ہوئے جج چلے گئے۔۔

۔۔۔۔
وہ دونوں پریشان حال بیٹھے چکر کاٹتے ابراہیم کو دیکھ رہے تھے جو ابھی عائرہ کی اماں سے اچھی خاصی عزت کروا کے آیا تھا انکی بیٹی کی عزت اچھالے جانے پہ۔۔
حسان تم ہسپتال جاو اور وہاں کام کرتے ہر فرد سے مل کر جس ڈاکٹر نے عائرہ کا علاج کیا تھا پتا لگانے کی کوشش کرو وہ ہی ہمیں اس کیس میں جیتوا سکتی ہیں اور حسان اسے حوصلہ دیتا ہسپتال کے لیے نکل گیا۔۔

کڑی محنت اور کڑی سے کڑی ملانے کہ بعد اس ڈاکٹر کا پتا چل ہی گیا جو روپوش ہو گئی تھی

۔۔۔

میں عائرہ کے سلسلے میں آپ سے بات کرنے آیا ہوں وہ سلام دعا کہ بعد مودب سا بولا
کون عائرہ میں کسی عائرہ کو نہیں جانتی دیکھیں آپ اپنا ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں اس لیے جاسکتے ہیں
یہاں سے وہ منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی
مما بھائی مجھے مار رہا ہے وہ کوئی پانچ چھ سال کی بچی تھی جو ڈاکٹر شیزا کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔۔
آپ ادھر کیا کر رہے ہو جاو یہاں سے میں آتی ہوں ڈاکٹر شیزا کے بولنے پہ وہ بچی ہونٹ نکالتی وہاں
سے چلی گئی۔۔

بٹی تو بہت پیاری ہے آپکی اسکے جاتے ہی ابراہیم بولا تو وہ جھٹکے سے پلٹی کیا مطلب ہے آپکا؟؟
ڈاکٹر نی صاحبہ میں نے کوئی ایسی مشکل بات تو نہیں کی جسے سمجھنے سے آپ قاصر ہیں۔۔
ویسے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجیے گا دنیا گول ہے وقت بدلنے میں دیر نہیں لگتی کیونکہ میں نے اکثر دیکھا
ہے بے سہارا چھوڑنے والے خود بھی سہارے کے محتاج ہو جاتے ہیں خدا حافظ۔۔
روکیں دروازے کی طرف بڑھتے اسکے قدم رکے اور لبوں پہ مسکراہٹ کی پرچھائی پل کو محسوس ہوئی
۔۔

اس بچی کے ساتھ بہت برا ہوا ہے بہت پیاری بچی ہے وہ مجھے افسوس ہے لیکن میں کچھ نہیں کر سکتی
کیونکہ۔۔

کیونکہ؟؟

عائرہ نے مجھ سے مدد مانگی تھی میں نے ہامی بھی بھر لی لیکن چوہدری فرقان کو نا جانے کیسے علم ہو گیا
اور اسنے ہسپتال آ کر میرے بچے چھیننے کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں میں بہت ڈر گئی اس لیے رات

و رات ادھر اپنی دوست کے پاس آگئی،، میں اکیلی عورت ہوں میرے میاں بھی ملک سے باہر ہوتے میں انکا مقابلہ نہیں کر سکتی آئی ہوپ آپ مجبوری سمجھیں گے
دیکھیں ڈاکٹر غیب کا علم تو کسی کو بھی نہیں ہوتا کیا پتا اگلے ہی پل آپکے بچوں کو آپسے جدا کر دیا جائے اس لیے ڈرنا چھوڑ دیں۔۔ اگر آپکی وجہ سے کسی بچی کو انصاف مل رہا ہے تو پلیز اسکی زندگی تماشہ بننے سے بچالیں۔۔

یہ میرا کارڈ ہے ارادہ بنا تو کال کر لیجیے لگا آپکی حفاظت میرا زمہ ہے یقین کر لینے میں کوئی برائی نہیں ہے وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا دروازے کی جانب بڑھ گیا اور شیزا سوچوں میں گم کارڈ اٹھانے لگی۔۔
دو دن سے وہ نا تو سکون سے سو پائی نا ہی کھا پائی ضمیر بار بار ملامت کرتا تو کبھی اپنی بیٹی میں عازہ کا چہرہ نظر آنے لگا اکتا کر کارڈ اٹھاتی نمبر ملانے لگی پہلی بیل پہ کان اٹھالی گئی۔۔
میں گواہی دینے کے لیے تیار ہوں۔۔

مجھے یقین تھا آپکا جواب یہی ہو گا ابراہیم شکر کی سانس لیتا بولا، میں آپکو پک اینڈ ڈراپ کر لوں گا۔۔
وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی خود کو پر سکون کرنے لگی

آج فیصلے کا دن تھا ابراہیم کو کسی پل سکون نا تھا عدالت لگنے ہی والی تھی وہ شہزاد اور حسان کے پاس بیٹھا فکر مندی سے بولا۔ عازہ مجھ پہ یقین کر کے یہاں تک آئی ہے اور مجھے اسکی امیدوں پہ ہر حال میں پورا اترنا ہے شہزاد آج کوئی غلطی نا ہونے پائے پلیز۔۔
فکر نا کرو ان شاء اللہ سب بہتر ہو گا اسنے حوصلہ دیا۔۔

--

جج صاحب میری گواہ میری معقلہ کی ڈاکٹر ہیں شہزاد پر اعتماد سا بولا اور فرقان کا رنگ اڑا پسینہ پسینہ ہوتا ماتھا گلے میں ڈالے مفطر سے صاف کرتا گردن ادھر ادھر کرنے لگا۔

میں حلف اٹھاتی ہوں جو کہوں کی سچ کہوں گی اگر جھوٹ بولوں تو اللہ کا عذاب مجھ پہ نازل ہو۔

آپکا نام؟؟

شیرا بخاری

کب سے جانتی ہیں آپ عازنہ کو؟؟

میرا یہاں ٹرانسفر دو سال پہلے ہوا تھا اور عازنہ اکثر اپنی اماں کی دواء لینے انکے ساتھ ہی آیا کرتی تھی کیا آپ نے کبھی کوئی برائی دیکھی عازنہ میں؟؟

نہیں عازنہ بہت ہی اچھی بچی تھی جسے ڈاکٹر بننے کا کافی شوق تھا میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی اس بچی میں۔۔

تو کیا کہنے چاہیں گی آپ؟؟

اس دن عازنہ بہت ہی بری حالت میں تھی اسکی اماں اور بھائی اسے سہارا دیتے ہسپتال لے کر آئے اسکے چہرے جسم پہ نیل پڑے ہوئے تھے جو اسکے ساتھ ہوئی زیادتی کا منہ بولتا ثبوت تھے ہسپتال میں کوئی جدید مشنری نا تھی کہ کوئی ٹیسٹ وغیرہ کیے جاتے اس لیے صرف دواء ہی لکھ کے دی تھی۔۔ پھر کچھ دن بعد عازنہ میرے پاس آئی کہ اسے چوہدری فرقان کے خلاف کیس لڑنا ہے اور اسے

میری مدد درکار ہے میں نے حامی بھی بھر لی لیکن چوہدری فرقان اگلے ہی دن ہسپتال میں آگھسا اور مجھے دھمکیاں دینے لگا میں بہت ڈر گئی اور نوکری چھوڑ کر اپنی دوست کے پاس چلی گئی اور بجیکشن یور آنر یہ میرے معقل میں الزام لگا رہی ہیں جبکہ انکی معقلہ کا کردار ہی خراب تھا اسکا چوہدری فرقان کے ڈرائیور سے آنکھ مٹکا تھا وہ اپنی مرضی سے اسکے پاس گئی تھی اور بجیکشن اور رولڈ آپ اپنی جگہ پر بیٹھے اور گواہ کو بیان دینے دے۔۔

جج صاحب اگر وہ خود اپنی مرضی سے گئی ہوتی تو اسکے جسم پہ زبردستی کھینچا تائی کے نشان نا ہوتے یہ عائدہ پہ بے بنیاد الزام لگا رہے ہیں وہ بھڑک ہی پڑی۔۔

جج صاحب میں چوہدری فرقان کے ہسپتال میں جانے کی سی سی ٹی وی فوٹیج آپکو دیکھانا چاہوں گا جس دن یہ ڈاکٹر شیرہ کو دھمکی دینے ہسپتال گئے تھے یہ سب سنتے ہی چوہدری فرقان وہاں سے بھاگنے کے لیے پر تولنے لگا۔۔

ہسپتال میں کوئی جدید مشنری تو نا تھی لیکن ہسپتال میں داخل ہوتے ہی لگا کیمرہ اسکی اتنی مدد کرے گا یہ کسی نے نا سوچا تھا اس پہ کسی کی نظر ہی نا گئی سوائے ابراہیم حیدر کے۔۔

فوٹیج دیکھنے کہ بعد جج صاحب بولے کہ سب گواہوں کے بیانات اور ثبوتوں کی روشنی میں یہ عدالت اس نتیجے پہ پہنچی ہے کہ ملزم چوہدری فرقان جنسی زیادتی اور زنا بالجبر کا مرتکب پایا گیا ہے دفاع 376 اور 377 کے تحت چوہدری فرقان کو تیس سال کی قید بمعہ مشقت سنائی ہے۔۔۔

ابراہیم نے ایک سکون کی سانس خارج کی سب کی روح میں خوشی کی پھوار سی اتر گئی۔ جج صاحب میں کچھ کہنا چاہتی ہوں عائدہ اپنے آنسوؤں رگڑتے ہوئے بولی۔۔

اجازت ہے

کیا ریپ کی ایف آئی آر ایک غریب عورت کے لیے کٹوانا اتنا ہی آسان ہے جتنا ایک پیسہ رکھنے والے شخص کے لیے ہوتی ہے؟؟ پور اور کیا زیادتی کے واقعات درج کروانے کے دوران پولیس کے ہتک امیز رویوں اور زلت و رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا؟؟ مظلوم اپنے لیے انصاف مانگنا شروع کرے اور پولیس سے کترانا چھوڑ دے اس لیے نچلی سطحوں پر قانون سازی اور پولیس کے رویے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ زیادتی کا شکار ہوئے بچوں کے والدین اپنے بچوں کے انصاف کے لیے قانون کہ مدد حاصل کریں نا کہ اپنی قسمت کو کوسے دنیا سے منہ چھپاتے پھیریں۔۔ وہاں بیٹھے ہر شخص کے رونگٹے کھڑے ہو گئے جبکہ حسان کے کندھے شرمندگی سے نیچے جھک گئے۔۔ اور اس بات کی یقین دہانی کروائی جائے کہ میرے گھر والوں کو چوہدری فرقان کی فیملی کی جانب سے کوئی خطرہ لاحق نا ہو گا ورنہ کسی بھی حادثے یا نقصان کے ذمہ دار اسکے پالتوں کتے ہوں گے۔ عدالت چوہدری فرقان کے خاندان کو تنبیہ کرتی ہے کہ عائرہ کی فیملی کو کوئی جانی یا مالی نقصان نا پہنچایا جائے ورنہ سزا کے مستحق یہ خود ہوں گے اسکے ساتھ ہی یہ عدالت برخاست کی جاتی ہے۔۔ پولیس چوہدری فرقان کو اسکے پاس سے لے کر گزر گئی جسے اب تک یقین نہیں ہو پایا کہ اسے تیس سال کے لیے جیل ہو گئی ہے عائرہ نے ایک مسکراتی اس پہ ڈالتے ہوئے آخری بار اپنے آنسوؤں رگڑے۔۔

عائرہ کو انصاف دلانے کہ بعد وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا

ہاں بھی شہزادے کیسا محسوس کر رہے ہو انصاف دلوانے کے بعد ابراہیم نے حسان کے کندھے تھپکتے ہوئے دریافت کیا اور وہ شدتِ جذب سے اسکے گلے لگ گیا میں بتا نہیں سکتا کہ میں آج کتنا پر سکون ہوں تم نا ہوتے تو شاید میں کبھی نا جان پاتا کسی مظلوم کو انصاف دلا کر دنیا بھی جیسی محسوس ہوتی ہے ورنہ ساری زندگی ڈر اور خوف کے زیرِ اثر بتا دیتا اسکی آنکھوں کے ساتھ آواز بھی بھیگی ہوئی تھی۔۔

کسی انسان کو بھگوان ہم خود بناتے ہیں اسے بے جا پوج کر اور اپنا ڈر ظاہر کروا کر ورنہ ہوتا وہ بھی مٹی کا پتلہ ہی ہے۔ وہ سنا نہیں شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے موت تو اٹل ہے اس لیے سر جھکا کر مرنے سے بہتر ہے سر کٹوا کر مر جاو،، زمانہ انہی کو یاد رکھتا ہے جو سر اٹھا کر جیتے ہیں۔۔

اب پارٹی کب دے رہو ہو شہزاد دونوں کو گلے لگا دیکھ انہی کے پاس آگیا کیس تو جیتا ہے پارٹی دینا تیرا بتا ہے حسان ناک چڑھاتا بولا،، ہاں ناٹپ میں دے دوں گا۔ میں ایسے ہی تو تجھے شیخ نہیں کہتا حسان نے ہنستے ہوئے کہا اور شہزاد نے گردن اکڑا کر اس لقب کو خوشدلی سے قبول کیا

کل رات کا ڈنر میری طرف سے اب میں نکلتا ہوں وہ عائرہ کو انتظار کرتا دیکھ جلدی بولا تو دونوں نے حامی بھرتے ہوئے سر ہلایا۔۔

وہ عائرہ کا ایڈ مشن کروانے اور ہاسٹل میں چھوڑنے کے بعد گھر آیا اب عائرہ کے مطلق ساری پریشانیاں حل ہو گئی تھی اور وہ اپنا عہد نبھانے میں کامیاب رہا تھا گھر آ کر پہلے تو اپنی نیند پوری کی پھر نہانے کے بعد کھانا آرڈر کرتا موبائل نکال کر بیٹھ گیا

مسز کا کوئی اتنا پتا ہی نہیں ہے بندہ کبھی میسج ہی بھیج دیتا ہے حال احوال ہی پوچھ لیتا ہے بڑے پر نکل آئے ہیں میڈم کے خیر میں ہی تھوڑا سا جھک جاتا ہوں یہ سوچتے ہوئے اسے وٹس اپ پہ آن لائن دیکھ کر مسز ابراہیم کا میسج بھیجا کہ موبائل رخصتی کہ پاس ہوا تو بنی کو دے دے گی۔۔

سبحان نے اس نمبر پہ کئی دفعہ کال کی لیکن اس لڑکے نے اٹھانے کی زحمت ہی نا کی ، سبحان نے نمبر کی ڈیٹیل نکلوائی تو وہ غازی کا کزن نکلا۔ اسکی طبیعت سیٹ کرنے کا ارداہ کرتے ہوئے پہلے رخصتی کو نئی سم لا کر دی جب وہ اسے دینے گیا نیو سم پھر کسی سوچ کے تحت موبائل ہی رخصتی سے لے آیا کیونکہ سبحان کے دھمکی بھرے میسج پڑھنے کے بعد بھی بعض نہیں آ رہا تھا ، میں نیو سم ڈال کے دے جاتا ہوں وہ موبائل کی طرف اشارہ کرتا اپنے کمرے میں آ گیا

پہلے اس لنگور کے میسج پڑھے اور اگلے دن کالج کے باہر آنے کا بولا کہ میں تمہیں قریب سے دیکھنا چاہتی ہوں اگر تو تمہاری لگ اچھی ہوئی پھر کچھ سوچوں گی۔۔ جسے وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے احساسات لیے مان گیا۔۔

وہ موبائل اوف کرنے ہی والا تھا جب ابراہیم کا میسج رسیو ہوا اور سبحان کے لبوں ے کنارے مسکرائے وہ ہنستے ہوئے ٹائپ کرنے لگا۔۔

اسے اتنا علم تو تھا کہ بنی ناراض ہے لیکن کیوں یہ وجہ وہ جاننے سے قاصر تھا اس لیے زرا ناراضگی سے لکھا جی فرمائیں۔۔

وہ جو کھانا کھا رہا تھا نوٹیفکیشن دیکھتا ٹیبل پہ رکھے موبائل پہ چھوٹی انگلی کی مدد سے ٹائپنگ کرنے لگا۔
کیسی ہو؟؟

آپکو اس سے مطلب؟؟

مجھے ہی تو مطلب ہے

ہمممم

تممم میڈ فار ایچ اور

ہمم

بس کرو باقی کی گزمل کر کر لینا

کیا مطلب؟؟

ہمم سٹینڈز فار ہگ می مورررر

کیوں میسج کیا؟؟ سبحان نے ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہوتے ٹائپ کیا

پرسوں میں آ رہا ہوں تو اپنی پیکنگ کر لو

مجھے نہیں جانا آپکے ساتھ

تمہارے تو اباجی بھی جائے گے

پھر ابا جی کو ہی لے جانا
آہاں بڑی زبان چل رہی ہے بس ایک دن صبر کرو پھر اچھے سے بند کرواؤں گا اُس رات کی طرح
--

ہیں کس رات کی طرح سجان نے کوئی جواب نا دیا۔۔
اچھا کان ٹھیک ہے؟؟

کیوں میرے کان کو کیا ہوا؟؟ بنی کے کان تو بالکل ٹھیک ہیں اس نے دل میں سوچا
آہاں اتنی جلدی بھول گئی بقول مسز ابراہیم کے میرے دانت چوہے کی طرح ہیں اور چوہے کا کاٹا
اتنی جلدی تو نہیں بھولتا
بنی اکثر اسے چوہے کے دانتوں والا کہا کرتی تھی کیونکہ بنی کی نسبت اسکے دانت کافی چھوٹے تھے۔۔
استغفار چند پل کی ملاقات میں اتنا سب کر لیا عمران ہاشمی بھی اسی سے ٹریننگ لیتا ہو گا سہی ہے
میرے بھائی لگے رہو۔۔

سجان کو سمجھ نا آیا اسے کیا جواب دے اسکی تو بتیسی ہی اندر نہیں جا رہی تھی اور ساتھ میں ڈر بھی
لگ رہا تھا کہ کہیں ابراہیم کو پتا ہی نا چل جائے۔۔

اسے پتا تھا بنی چیٹ کرتے وقت ڈوٹس کا شدید استعمال کرتی اور کوئی بھی بات ایک میسج میں پوری
نہیں کرتی۔ میری دوست کی اسکے کزن سے شادی ہو گئی ہے اس بات کو بھی وہ دو میسج میں بتائے گی
--

کافی دیر اسکا جواب نا آیا تو وہ خود ہی کال کرنے لگا۔۔

سبحان اسکی کال دیکھ کر پریشان ہی ہو گیا اور جلدی سے ڈسکنیکٹ کر دی
مینیش ابراہیم؟؟

جی

مجھے تمہاری آواز سننی ہے پلیز

پر مجھے نہیں سننی اور نا ہی آپ سے کوئی بات کرنی ہے سو ڈونٹ ٹیکسٹ می اگین۔۔

ابراہیم حیرت میں ڈوبا اسکے میسج کو کئی بار پڑھ چکا تھا پھر سر جھٹکتا مل کر اسکی عقل ٹھکانے لگانے کا
سوچتا موبائل چارجنگ پہ لگانے لگا

سبحان نے شکر ادا کیا کہ دوبارہ میسج نہیں آیا ورنہ برا پھنسنا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بنی کو پھنسا
چکا ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆

غازی جو گروانڈ میں بے فکر فٹبال کھیل رہا تھا سبحان اسکی گردن دو بوجھتے ہوئے سائیڈ پہ لے گیا
راہیل کیا کرتا پھر رہا ہے؟؟

کون راہیل وہ انجان بنا

اچھا جی اپنے کزن کو بھی بھول گیا ہے تو کہے تو یاد دلاؤ؟؟

اچھا راہیل اسنے راہیل کو کچھ زیادہ ہی لمبا کر دیا

شکر ہے جلد یاد آ گیا اب بول کے وہ کن چکروں میں ہے؟؟

مجھے کیا پتا اب میں اسکا فرشتہ تھوڑی نا ہوں جو ہر پل اسکے ساتھ رہوں

تیرا کزن میری کزن کو تنگ کر رہا ہے اور تجھے پتا ہی نہیں واہ رے تیرے بھولے پن کے صدقے جاؤں

کوئی کزن وہ پھر سے انجان بنتا معصومیت سے بولا

سبحان نے ایک دھموکا اسکے منہ پہ جھڑا تو وہ بلبلی ہی اٹھا۔

رخشی کا نمبر اسنے کہاں سے لیا؟؟ اور اسکے بارے میں ساری معلومات تیرے علاوہ تو کوئی اسے دے نہیں سکتا اس لیے بندے دا پتر بن کر سب اگل دے۔

مجھے کیا پتا اس نے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کندھے اچکائے

ٹھیک ہے تیری اماں جو تیری شرافت کے گن گاتے نہیں تھکتی اسے بتاؤں گا کہ تو شیشہ سگرٹ چرس سب پیتا ہے وہ غازی کو گھورنے کے ساتھ دانت پیستے ہوئے بولا۔

غازی جسنے آج تک چرس کو چھووا تک نا تھا اتنے بڑے الزام پہ غش کھاتے کھاتے بچا یہ کیا بکواس ہے؟؟

ہاں نا سگرٹ تو تو پیتا ہی ہے چھپ چھپ کے اور شیشہ تو معمول ہے تیرا چرس پینا کونسا مشکل ہے

ویسے بھی وہ کنفرم تھوڑا نا کریں گی کہ انکا لاڈلہ سپوت چرس پیتا ہے کہ نہیں انکو طیش دلانے کہ

لیے یہ ویڈیو ہی کافی ہے وہ موبائل سے ویڈیو نکال کر سکرین اسکی طرف گھماتا سرگوشی سے بولا جس میں وہ شیشے کے دھویں سے گول گول سرکل بناتا بڑے شوق سے ویڈیو بنوا رہا تھا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے وہ رو دینے کو تھا

اب جلدی سے بکو۔

کچھ دن پہلے میں اور راہیل تمہارے گھر کے پاس سے گزر رہے تھے تو اتفاقاً اسی وقت رخصتی گھر کے باہر سے سیڑھیاں دھو رہی تھی تو راہیل اسے دیکھ کر مجھ سے اسکا نمبر مانگنے لگا

تیرے پاس نمبر کہاں سے آیا اسکا؟؟

وہ فرحان کے موبائل سے لیا

فرحان کے موبائل میں تو رخصتی کے نام سے کوئی نمبر ہی سیو نہیں ہے سبحان نے تیکھی نظروں سے گھورا

ہاں پر موسیٰ کا تو سیو ہے نا ویسے بھی سب لوگ اپنی کزنز وغیرہ کا نمبر اسکے بھائیوں کے نام سے ہی سیو کرتے ہیں بس اسکے موبائل سے موسیٰ کا نمبر لے لیا اور جب چیک کرنے کو کال ملائی تو اسنے کاٹ دی بس پھر کنفرم ہو گیا یہ لڑکی کا ہی نمبر ہے۔۔

تجھے داد دینے کا دل کر رہا ہے سبحان نے نا میں سر ہلاتے ہوئے کہا ویسے اسے شرم تو نہیں آتی اسکا پیچھا کرتے ہوئے وہ رکشے میں جاتی ہے اور اگر رکشے والے انکل کو معلوم پڑ گیا پتا بھی ہے کتنی بدنامی ہوگی

میں نے روکا تھا اسے پر وہ رکا ہی نہیں۔۔

اسے تو اب میں ہی روکوں گا وہ پر سوچ سا بولا تمہیں بس یہ کرنا ہے کہ اسکے ابا جی کو کل اسکے پیچھے لیکر آنا ہے وہ بھی خاموشی سے۔۔

لیکن میں یہ کیسے کر سکتا ہوں؟؟ وہ جزبزر سا کہنے لگا۔۔

مجھے نہیں معلوم لیکن کل وہ رختی سے ملنے آئے گا اسے میں لینے جاؤں گا اور تُو اسکے ابا جی کو وہاں لیکر آئے گا ورنہ تیری تیرے ابا اور اماں دونوں سے بینڈ بجوا دوں گا وہ غازی کے چھکے چھڑواتا وہاں سے چلا گیا۔۔

--

رکتے والے انکل جا چکے تھے اور وہ سبحان کے انتظار میں کھڑی تھی جس نے اسے وہی رکنے کا کہا تھا وہ بھی اتنی لمبی پلاننگ کے ساتھ۔۔

اپنے بے رنگ بالوں کو جیل سے لگائے سانولی رنگت کو فیئر اینڈ لولی سے چمکائے آنکھوں پہ چشمہ لگائے نئی پینٹ شرٹ زیب تن کیے دو کلو پرفیوم کی بوتل سے خود کو مہکائے وہ خوشبوؤں میں رچا بسا رختی کو اپنا دیدارِ خاص کروانے کے لیے بالکل تیار کالج کے گیٹ سے تھوڑا دور کھڑی رختی کے پاس آنے لگا

اس ماہی منڈے کو اپنے قریب آتا دیکھ رختی کی بتیسی نمایاں ہوئی صد شکر کے بتیسی پہ نقاب کا پہرہ تھا۔۔ جیسے ہی وہ رختی کے پاس آکر کھڑا ہوا وہ خود کو پریشان ظاہر کرواتی ادھر ادھر دیکھنے لگی، ایسے گھبرا کیوں رہی ہیں وہ اپنے کالر ٹھیک کرتا بولا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ویسے آپ بہت خوبصورت لگ رہے ہیں راہیل کی بتیسی نمایاں ہوئی اور اسنے ڈھونڈتی نگاہیں آس پاس گھمائی اور پھر نظر ایک چہرے پہ ٹک سی گئی وہ چہرہ کسی اور کا نہیں غازی کا تھا اور اسکے ساتھ پریشان سے دکھائی دیتے انکل یقیناً راہیل کے ابا حضور تھے

وہ لمبا سانس لیتی زور سے بولنے لگی شرم نہیں آتی تمہیں یوں سڑکوں پہ لڑکیاں چھیڑتے ہوئے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا کب سے سمجھا رہی ہوں میرا پیچھا چھوڑ دوں لیکن تم تو ڈومنے کی طرح پیچھے ہی پڑ گئے ہو ساتھ میں مگرچھ کے آنسو بھی بہا ڈالے اور وہ اچانک اس افتاد پہ بوکھلا ہی گیا سبحان جو تھوڑی دور کھڑا تھا جلدی سے اسکے پاس آیا کیا ہوا روکیوں رہی ہو؟؟ یہ لڑکا کب سے مجھے تنگ کر رہا ہے اور اسکے ابا جی کا ضبط ٹوٹا اور ہاتھ سیدھا چیل کو گیا سر بازار راہیل کی ایسی دھلائی ہوئی کہ رخصتی کو اپنی ہنسی روکنا مشکل ترین مرحلہ لگا کھوتے دیا پترا تو کار چل تیریاں لتاں توڑا وہ اسے کالر سے کھینچتے ہوئے غازی کی بایک کے قریب لے گئے جو چہرے پہ افسوس کے آثار لاتا اپنی ہنسی دبانے کے چکر میں ہلکان ہوتا ہونٹ دانتوں تلے دبائے کھڑا تھا، ابا جی راہیل کو غازی کے پیچھے بیٹھتے خود پیچھے بیٹھ کر اسے قابو کرتے انکے پاس سے گزر گئے

چند منٹ دونوں ہنسنے کے بعد انکی بایک کے پیچھے پیچھے آتے کچھ سیکنڈ بعد پڑتے راہیل کی چیٹیوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔۔۔ یہ تو کنفرم تھا کہ اب وہ رخصتی کا پیچھا تو دور ان گلیوں سے بھی منہ چھپاتا پھیرے گا

یار سہی سے پکڑ ہلا کیوں رہا ہے لاونج کا پنکھا جو کسی خرابی کے باعث چل نہیں رہا تھا سبحان ٹیبل پہ ٹیبل رکھے اس پہ کھڑا پنکھا ٹھیک کرنے جب کہ ہادی ٹیبل نیچے سے پکڑے کھڑا تھا تو ہی جھوم رہا ہے پاؤں دیکھ کیسے کانپ رہے ہیں میں تو سہی سے پکڑ کے کھڑا ہوں وہ چڑتے ہوئے بولا

سبحان جو پوری توجہ پٹکھے کی وائروں کو جوڑنے میں لگا تھا اچانک سے اپنے سامنے ہنستے مسکراتے ابراہیم کو دیکھ کر وہ بیلنس نارکھ پایا اور (وکھی پانے) نیچے دھرام سے گرا جلد بازی میں ہادی کے ہاتھ اسکی ایک ٹانگ ہی آسکی اور سبحان کی چیخوں کے ساتھ ہادی کی چیخوں سے سارا حمیدہ ہاوس گونج اٹھا

ابراہیم پل میں گڑبڑاتا اسکی جانب لپکا اسے سہارہ دے کر کھڑا کرتا بولا میرے بھائی گھر سے نکلتے وقت تو میں انسان ہی تھا یہاں آتے ہی ایسی کونسی انجانی شختی مجھ میں دیکھ لی جو تُو خود کشی کرنے پہ مجبور ہو گیا؟؟

نہیں تو اتنی دیر بعد دیکھا ہے نا تو بس خوشی کنٹرول نہیں کر پایا وہ زبردستی مسکراتے ہوئے ممنناہ ، آپکی طرف روز روز آنے والوں زلزلوں کی وجہ سے ہمارے گھر کی بنیادیں ہل گئی ہیں دیواروں میں دراڑیں تو پڑ ہی چکی ہیں عنقریب فرش بھی کئی حصوں میں بٹ جائے گا اور زر زبان کو بریک تو تب لگی جب نگاہیں اسکی مسکراتی نگاہوں سے جا ٹکرائیں چہرے کا رنگ پل میں سرخ ہوا اور ابراہیم کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ تھوک نگلتی سر جھکاتی جتنی سپیڈ سے آئی تھی دو گنی سپیڈ سے پلٹ گئی ابراہیم لب بھیجنے لگا یہ سب دیکھ کر سبحان کے ترا ہی نکل گئے۔۔۔

ارے میرا شجادہ تُو کب آیا روبینہ بیگم مارے خوشی کے آبدیدہ ہونے لگیں بس جو دور ہوتا ہے اسی سے محبت ہوتی گھر کے مرغے کو تو یہاں دال برابر بھی نہیں سمجھا جاتا فرحان نے جلیس ہونے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا،، بس یہ ہی جو ساڑ ہے نا تیرے اندر یہ تجھے آگے بڑھنے نہیں دیتا ہادی نے ناک پھیلائی ، او تو تیری صحت کا یہ راز ہے فرحان حیران ہوتا بولا

یار بس کر دے وہ موٹا تو نہیں ہے، ہیلتھی ہے کتنی بار کہا ہے اسے موٹا مت کہا کرو لیکن مجال ہے تمہیں اثر ہو، سب لوگ میری بات کان کھول کے سن لو اسے کوئی موٹا نہیں کہے گا اگر اب ہادی کو کسی نے موٹا کہا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا

آپ سے بُرا کوئی ہے بھی نہیں ابراہیم بھائی ہادی رونے کی تیاری کرتا بولا، بس اب اسے پھیس جانا ہے اور رو رو کے راوی، جہلم، چناب سب بہا دینے ہیں

بس کرو سب میرے لعل کے پیچھے ہی پڑ گئے ہو، اتنا سنتے ہی فرحان اسے ٹٹولنے لگا کیا ہے ہادی دانت پیستے ہوئے بولا۔ یار مجھے بھی دیکھا کے تُو کہا سے لال ہے پلج،، ایسی ہی ہادی زور سے چیخا اور سب کی زندگی سے بھرپور ہنسی گونجی۔۔۔

شام میں وہ کافی دیر بڑی امی کے پاس بھی بیٹھا رہا لیکن وہ کمرے سے باہر ہی نا نگی امی اور بڑی امی کی لاکھ صلواتیں سننے کے بعد بھی وہ ٹس سے مس نا ہوئی اب رات ہو گئی لیکن وہ اسکے سامنے نا آئی تو وہ صبر کا گھونٹ بھرتا اسکے کمرے میں آ دھمکا۔

رخشی جاو میرے لیے چائے بنا کر لاو وہ ایک کڑی نظر آس پاس سے انجان بنی بیٹھی بنی پہ ڈالتے ہوئے بولا تو وہ سر ہلاتی کمرے سے نکل گئی

اہم اہم جناب کے تو مزاج ہی نہیں ملتے۔۔

لیکن وہ تو ہونٹوں کو ایلفی چپکائے بیٹھی معلوم ہوئی

پیکنگ کر لی ہے تم نے؟؟

جواب میں پھر خاموشی ملی تو وہ برہم ہوتا اسکی بازو کھینچے اپنے سامنے کھڑا کرتا دھیرے سے چیخا اگر میں پیار سے پیش آ رہا ہوں تو اسکا مطلب ہر گز بھی یہ نہیں ہے تم پھیلنا ہی شروع کر دو۔ میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو اب تم

میں نے کب کہا کہ آپ مجھے فائدہ دیں وہ ہاتھ چھڑواتی جذبات سے عاری لہجے میں کہتی اسکے دل کو عجب انداز میں دھڑکا گئی۔

وہ دوپل اسکے جھکے سر کو افسوس سے دیکھتا رہا پھر کھینچ کر اپنے حصار میں لیا تھا چھوڑیں مجھے وہ ہاتھ پاؤں چلاتی رونے لگی لیکن اسکی گرفت ڈھیلی ہونے کی بجائے اور مضبوط ہو گئی میں کہہ رہی ہوں چھوڑیں مجھے اپنی ہتھیلی اسکے سینے پہ مارتی وہ روتے ہوئے نا محسوس انداز سے اسکے گرد اپنی بانہیں باندھ گئی

آپکو تو زہر لگتی ہیں نا میرے جیسی چپکو لڑکیاں ، میں ایسی ویسی لڑکی ہوں نا پھر کیوں مجھے اپنے قریب کر رہے ہیں روتے روتے اسکی بچکی بندھ گئی تھی اتنے عرصے سے اندر بھرا غبار دھیرے دھیرے باہر نکل رہا تھا وہ خاموشی سے آنکھیں موندے اسکے سہارے کھڑی تھی جب ابراہیم نے اسکا چہرہ دونوں انگوٹھوں کے پوروں سے صاف کیا تھا

سوری وہ ہاتھ کی پشت سے اسکے بھیکے سرخ گال سہلاتا ہوا سرگوشی سے بولا اور اسنے اپنی بھیگی نشیلی آنکھیں اسکی آنکھوں سے ملائی تھی

ابراہیم مبہوت سا اسکی سمندر سے بھی گہری رم جم کرتی آنکھوں میں کھوسا گیا



ابراہیم مہوت سا اسکی سمندر سے بھی گہری رم جم کرتی آنکھوں میں کھو سا گیا دونوں کی دھڑکنوں کا شور سے مسحور کن تبسم ہر جانب پھیل گیا اسے بنی کی آنکھوں کو باری باری چومتے ہوئے سوری کے الفاظ دوہراتے ہوئے اسکی سرخ ہوتی ناک پہ بوسہ دیا اس سے پہلے اسکی گستاخیاں بڑھتی رخصتی کے قدموں کی آہٹ قریب آتی سنائی دی بنی نے اپنے گرد بندھا اسکا حصار توڑنا چاہا لیکن وہ اس سے علیحدہ ہونے پہ آمادہ نا ہوا جیسے ہی رخصتی نے دروازہ ناک کیا دونوں جھٹکے سے جدا ہوئے۔ بنی اپنا سرخ انگارہ ہوتے گالوں پہ ہاتھ رکھتی رخ ہی بدل گئی جبکہ ابراہیم اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا مسکرا کر رخصتی سے چائے پکڑنے لگا

تم بھی چائے بنانا سیکھ ہی گئی ہو اس نے تعریفی انداز اپناتے ہوئے کہا تو رخصتی جھینپ سی گئی اور بنی نے تو رخ موڑنے کا توقف ہی نا کیا، مجھے اچھوت جیسی کسی بیماری کی شکایت نہیں ہے اس نے بنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو چاروں ناچار اسے انکی طرف مڑنا ہی پڑا لیکن بڑا سا گھونگھٹ نکالنا ضروری سمجھا رخصتی کو تو بنی کے دماغ گھسکنے کا خدشہ ہوا

آہم کیا اب منہ دیکھائی دینی پڑے گی؟؟ وہ شوخ ہوا اور وہ خاموشی سے انگلیاں مروڑنے لگی ابراہیم اپنا والٹ نکالتا کچھ ڈھونڈنے لگا یار میں نے اس میں سکے بھی رکھے تھے لیکن پتا نہیں کہاں چلے گئے اب بڑی اسامی دینا پڑے گی وہ دس کانوٹ اسکی گود میں رکھتا افسوس سے بولا

بنی نے غصے سے ڈوپیٹہ پیچھے کو سرکاتے ہوئے اسے دیکھا، مانتا ہوں یہ تمہاری خوبصورتی کے حساب سے بہت زیادہ ہیں لیکن خیر رکھ لو اب جیسی بھی ہو بیوی ہو میری انداز کافی احسان جتانے والا اپناتے ہوئے بولا۔۔

ہم ٹھیک کہا میرے جیسی لڑکی کے لیے یہ زیادہ ہی ہیں وہ جو اسکے منہ سے اپنے لیے کئی القابات سننے کا خواہاں تھا اس جواب سے لگا دل میں سوئی سی چمکتی محسوس ہوئی وہ جانتا تھا یہ طعنہ اب ساری زندگی اسے ملتا رہے گا لیکن وہ خوش تھا کہ بنی نے بولنے کی زحمت تو کی۔۔

--

اسنے نوٹ کیا تھا کہ وہ زیادہ بات نا کرتی اسکی کوئی دوست بھی نہیں تھی وہ اکیلی ہی پائی جاتی بس ضرورت کے وقت ہی بات کرتی ، کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں وہ جو فری پیریڈ میں گروانڈ میں بیٹھی تھی فرحان اسکے پاس بیٹھے ہوئے بولا

آپ آلریڈی بیٹھ چکے ہیں مسٹر فرحان اور وہ شرمندہ ہوئے بغیر مسکرا دیا۔ میری ایک بات زہن نشین کر لو میں ایک مڈل کلاس فیملی سے بلانگ کرتی ہوں میرے بابا بہت سٹرکٹ ہیں میں اپنی فیملی کی پہلی لڑکی ہوں جو یہاں تک پہنچی ہوں اس لیے برائے مہربانی مجھ سے دور رہیں اگر میرے بابا کو زرا بھی بھنک پڑگئی نا تو وہ مجھے گھر بیٹھانے میں ایک پل نہیں لگائیں گے اس لیے میرے پیچھے منڈلانا چھوڑ دیں میں نہیں چاہتی میری وجہ سے فیملی کی باقی لڑکیوں کی آنکھوں سے خواب چھین لیے جائیں سونیا اسے حیران چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

--

رات کو وہ چھت پہ واک کرتا سونیا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا تھک ہار کر بیٹھتا موبائل چیک کرنے لگا جیسے ہی نظر سونیا کی شو ہوتی ڈی پی پڑی جس نے اسکا دل ہی دھڑکا دیا نئی خوش فہمی جنم لینے لگی کہ میرا نمبر سیو کر لیا ہے شاید۔۔۔۔

وہ آج میرا پہلا لیکچر مس ہو گیا تھا تو کیا مجھے سینڈ کر سکتی ہیں پلیز۔۔

کافی سوچ پچار کے بعد اسے بہانا مل ہی گیا تو وہ ہمت کرتا اسے میسج کرنے لگا اپنا تعارف کروانا ضروری نا سمجھا کیونکہ پروفائل پہ لگی اسکے نزدیک اسکی سب سے پیاری تصویر اسکے تعارف کے لیے کافی تھی

کیوں آپکے پاس سی آر ، جی آر کا نمبر نہیں ہے؟؟ چند منٹ بعد جواب معصوم ہوا وہ دراصل سی آر سے میری بنتی نہیں ہے اور جی آر سے میری جان پہچان ہی نہیں ہے کافی دیر سوچنے کے بعد ٹائپ کیا

اچھا جی میں تو بڑی جان پہچان والی ہوں نا دو دفعہ نوٹس کیا دے دیے میں جا پہچان والی بن گئی ، فیلو ہو تو فیلو ہی رہو رشتہ دار بننے کی ضرورت نہیں ہے اور ساتھ ہی ڈی پی شو ہونا بند ہو گئی تیری تو کٹ گئی میرے بھائی سبحان جو پیچھے کھڑا کب سے میسج پڑھ رہا تھا افسوس سے کہتے نے اسکے تڑپتے دل پہ چھری ہی چلا ڈالی

بکواس نا کرو وہ موبائل بند کرتا بھڑکا ،، ویسے یہ سونیا فرحان وہی ہے نا کالی سی عجیب سی وہ جو اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا منہ پہ پڑنے والے مکے نے اسکی زبان ہی تالو سے چپکا ڈالی۔ تم نے ایک معمولی سی لڑکی کی خاطر مجھے مارا وہ ابھی بھی شاکڈ تھا معمولی نہیں ہے وہ فرحان فل زور سے چیخا تھا واقعی معمولی نہیں ہے وہ تو بالکل ہی گئی گزری ہے رنگ تو چلو کریمیں لگانے سے نکھر سکتا ہے اسکے تو نقوش بھی عجیب و غریب سے ہیں ، اپنی بکواس بند کر ورنہ میں تیری جان لے لوں گا سبحان کا کالر اسکے ہاتھوں میں تھا۔۔ بڑا بھائی ہوں تیرا اس افریقن عجوبے کی خاطر تو مجھے مارے گا وہ اپنا کالر

چھڑواتا مزاق اڑاتے لہجے میں بولا تو فرحان نے پہ در پہ کئی گھونسے اسکے منہ پہ دے مارے لیکن اس بار سبحان نے بھی اسکی اچھی دھلائی کر ڈالی دونوں گو تھم گو تھا ہوتے ایک دوسرے پہ ٹوٹ پڑے

فرحان کھانستا ہوا اس سے علیحدہ ہوا ناک سے نکلنے والے خون کو شرٹ کے بازوؤں سے رگڑتا ہے جان سا ہوتا دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا سبحان کی بھی حالت اس سے مختلف نا تھی کچھ پل کی خاموشی کے بعد وہ گویا ہوا۔۔۔

کیا واقعی تجھے وہ پسند ہے؟؟ اسے سنجیدہ دیکھ فرحان کا سر ہاں میں ہلا اور وہ لب بھینچے اسکے ساتھ جا بیٹھا، سوری یار میں تو بس چیک کر رہا تھا کہ تو واقعی سنجیدہ ہے یا بس دل لگی کر رہا ہے اس لیے سونیا فرحان کو ایسا ویسا بول ڈالا۔۔۔

فرحان نے جھٹکے سے سراٹھا کے اسے دیکھا جو چیک کرنے کے چکر میں اسکے ساتھ خود بھی زخمی ہو بیٹھا تھا۔ اگر تو اسے منالے گا تو باقی گھر والوں کو منانا میرا کام ہے لیکن فلحال اپنی پڑھائی پہ توجہ دے نوا کٹا کھولنے کی ضرورت نہیں ہے

ہم چھوٹے چھوٹے تھے جب ہمارا باپ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ابراہیم اور معاز بھائی نے ہمیں کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی بہت محنت کی ہے انہوں نے پڑھنے کے ساتھ جاب کرنا اپنا اور ہمارا خرچ اٹھانا یہ سب آسان نا تھا اس لیے میرے بھائی انکی محنت کی لاج رکھ لینا پہلے کچھ بن جا پھر عزت سے امی لوگوں کو اسکے گھر بھیجنا، لڑکیوں کی پیچھے پھرنا انہیں تنگ کرنا اور بار بار میسج کرنا یہ شریف لوگوں کا شیوا نہیں ہے

اگر تیری محبت سچی ہوئی نا اسے خود بخود محسوس ہو جائے گی تجھے اسکے پیچھے دم ہلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی "ویسے بھی جب محسوس کیے جانے والے رشتے کو خود سے بتا کر احساس دلانا پڑے تو اس سے اچھا ہے تم وہ رشتہ ہی نا جوڑو"۔

سمجھ رہے ہو نا سبحان اسکے بہتے آنسوؤں پونجئے ہوئے بولا تو وہ بھیگی آنکھوں سے مسکراتا اسکے گلے لگ گیا۔

ناظرین آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دو عدد تر سے ہوئے ٹھکر کی بھائی لڑکی نا ملنے کی صورت میں ایک دو بے سے چھپ چھپ کہ رومینس کرتے پکڑے گئے یہ سب آپکو کبھی پتا نا چلتا اگر ہادی کی تیز آنکھیں اس شرمندہ کر دینے والے منظر کو اپنی آنکھوں میں قید نا کر لیتیں۔۔۔

وہ دونوں استغفار کا ورد کرتے ایک دو بے سے ایسے جدا ہوئے جیسے قریب ہونے سے کوئی بیماری لگ جائے گی۔۔

مانا کہ یہ اندر سے لڑکی ہے لیکن پھر بھی اتنے بُرے دن نہیں آئے میرے سبحان سر جھٹکتا نیچے کی طرف بڑھ گیا اور فرحان سمجھ آنے پہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

آپاں گھر موجود نہیں تھیں اور نیلم کافی دنوں سے اپنے گاؤں گئی ہوئی تھی شام کا وقت ہوا تو وہ کمرے سے نکلتی صحن کی کھلی فضا میں آگئی

میں دنیا کے محلوں کی طالب نہیں ہوں

میری یہ دعا ہے کہ جنت میں گھر دے

دعاوں میں میری خدا یا اثر دے

میری کاوشوں کا مجھے تو ثمر دے

وہ صحن میں چکر کاٹتی نعت پڑھ رہی تھی جب آپاں عباہ کے اوپر بڑے سے ڈوپٹے سے نقاب کیے دروازے سے نمودار ہوئیں جو شاید ہمسائے میں گئی تھی ماہی انہیں دیکھ کر زرا سا مسکرائی وہ بھی نقاب ہٹاتی مسکرانے لگیں

کہاں گئی تھی آپ؟؟ وہ غفار صاحب کے ہاں گئی تھی انکی طبیعت نا ساز تھی تو سوچا خیر خبر لے لوں وہ اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھاتیں بولیں تو ماہی بھی انکے ساتھ کمرے تک آگئی، آپاں آپ ساتھ والے گھر ہی تو گئیں تھی عباہ پہننا ضروری تو نہیں تھا ویسے بھی آپ کونسا ینگ لڑکی ہیں آپ تو ڈوپٹے سے بھی کام چلا سکتی ہیں اسکی بات سن کر آپاں کے عباہ کے بٹنوں کو کھولتے ہاتھ پل کو تھمے۔۔

کام تو تب چلایا جاتا ہے جب ہمارے پاس ضرورت کی چیز میسر نا ہو تو کسی اور سے کام چلا لیا جائے۔ بیشک ہمسائے میں جانا ہے لیکن جانا تو گھر کی دہلیز عبور کر کے ہی ہے نا کیا پتا گھر کے باہر کتنے مرد موجود ہوں اور آپکی طرف اٹھنے والی نظر انہیں بہکانے کا سامان بن جائے اور رہی بات عمر کی تو بچے اسلام میں جو جوان لڑکی کے لیے حکم ہے وہی بڑی عمر کی عورتوں کے لیے بھی ہے اسلام مومن عورتوں کو اپنی زیب و زینت چھپانے کا حکم دیتا ہے۔۔

کیا ساری سختیاں عورتوں کے لیے ہی ہے؟؟ اب مرد دیکھے بھی تو گناہ عورت کے حصے میں آئے نا جانے کیوں وہ تلخ ہو گئی

یاد رکھو روزِ محشر تم سے تمہارے بارے میں سوال ہو گا کہ تم نے اپنی زیب و زینت کہاں تک چھپائی تم نے اللہ کا حکم کس حد تک مانا اور رہی بات مرد کو بہکانے کی تو اگر بہکانے کی وجہ اللہ کی نافرمانی سے ہوئی تو تمہیں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ یہ بات تو چھوڑ دو کہ مرد دیکھے گا تو بیچ جائے گا نہیں اسکا جوابدہ اسے خود ہونا پڑے گا تم بس اپنی فکر کرو۔۔۔

اور کونسی سختی؟؟ حجاب تو ایک خوبصورت عبادت ہے پردہ تو تحفہ ہے جو رب العزت کی بہت ہی خاص بندیوں کو نصیب ہوتا ہے تم نے کبھی غلاف کعبہ تبدیل کرنے کا منظر دیکھا ہے؟؟ ہاں موبائل میں اکثر دیکھا ہے۔۔

تو یہ بھی دیکھا ہو گا کہ پہلے نیا غلاف چڑھایا جاتا ہے پھر اسکے نیچے سے پرانا غلاف اتارا جاتا کیونکہ یونینک چیزیں ہر کسی کو دیکھنا نصیب نہیں ہوتیں۔ عورت بھی تو بہت خاص ہے پھر اسے ہر کوئی کیسے دیکھ سکتا ہے؟؟ پھر اس تک ہر کوئی رسائی کیسے پاسکتا ہے؟؟ "تم تو صنفِ نازک ہو تمہارا زیور سونا چاندی نہیں بلکہ پردہ ہے" "یہ کپڑے کا ٹکڑا تمہیں قید نہیں بلکہ تحفظ فراہم کرتا ہے" کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارا معیار اتنا گرا ہوا ہو کہ ہر ایرا غیرا تمہیں دیکھ کر بہک جائے؟؟ استغفار کبھی بھی نہیں۔۔

"روزِ محشر فرشتہ کہے گا کہ سب نظریں جھکا لو فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہی ہیں" تو کیا تم نہیں چاہتی کہ وہ ہستی جسکا فرشتہ بھی احترام کرتے ہیں جنت میں تم انکے ساتھ رہو؟؟

حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ پردہ کرنے والی عورت روزِ محشر میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگی تو کیا تم یہ بلند مرتبہ حاصل نہیں کرنا چاہو گی؟؟

ماہی کو علم بھی نا ہوا کہ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے لباب ہونے لگیں دل کے دھڑکنے کی رفتار بڑھی اور کپکپاتے لبوں سے بھیگی ہوئی آواز نکلی میں ایسا بالکل بھی نہیں چاہتی۔۔۔ آپاں کچھ پل کی خاموشی کے بعد بولیں

ایک دن رسول اکرم صل اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کیا فرشتے بھی کبھی کسی پہ ہنسا کرتے ہیں؟؟

جبرائیل نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرشتے تابوت پر رکھی اُس عورت کی میت پر ہنستے ہیں جو جب تک زندہ ہوتی ہے تو پردہ و حجاب نہیں کیا کرتی لیکن جب مَر جاتی ہے تو (اس کے تابوت پر) اس کی قبر کی لحد میں اُس پر چادر ڈالی جاتی ہے تاکہ نامحرم اس کا جسم یا جسمانی بناوٹ نہ دیکھ سکیں۔

یہ صورتحال دیکھ کر فرشتے ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک یہ عورت دیکھنے لائق تھی تو اس نے اپنے آپ کو پردہ و حجاب میں نہیں رکھا اور اب جبکہ اس کی میت سے سب کو گھن آتی ہے اسے چادر سے چھپایا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تو عورت کو مرنے کے بعد بھی مرد سے زیادہ کفن کا کپڑا عطا فرماتے ہیں تاکہ اسکی بے پردگی نا ہو سکے پر افسوس ہم غور و فکر نہیں کرتے۔۔۔

ماہی کا دل گھٹن سے پھٹنے والا ہو گیا اسکے ماضی نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اسے یاد آ رہا تھا اسکا بن گھٹن کر خیام کو ملنے جانا بنا کسی تعلق کے اسکے گر منڈلانا۔ وہ کیا کر چکی تھی صرف ایک نا محرم کی قربت پانے کی خاطر خود کو شو پیس بنا ڈالا۔۔ اسے اکیسجن کی کمی محسوس ہونے لگی دم گھٹنے لگا وہ اپنے جسم پہ ہوتی سویوں کی چھن کو محسوس کرتی اپنے کمرے میں دوڑ گئی فلحال اسے سکون چاہیے تھا اور اسکا سکون تو مصحف میں قید تھا جسکے کھلتے ہی اسکی بے سکونی کی گنجلیں کھلنے لگتیں وہ وضو کرتی کپکپاتے ہاتھوں سے مصحف کھولنے لگی جیسے ہی نظر اس آیت پہ پڑی آنسو بہنے میں روانی آگئی

" اور انکے دل کی گھٹن دور فرمائے گا اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے گا اور اللہ علم و حکمت والا ہے "

(سورہ توبہ)

خاموش کمرے میں اسکی سسکیاں ارتعاش پیدا کرنے لگیں وہ قرآن پاک سینے سے لگاتی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی دل کا بوجھ کچھ کم ہوا تو قرآن کو چوم کر آنکھوں سے لگاتی پھر سے قرآن کھولنے لگی آنکھوں کہ سامنے گزرنے والی آیت اسکے دل میں ٹھنڈک کی پھوار سی گرا گئی

" بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے "

(سورۃ الملک)

بھگی آنکھوں سمیت وہ دل سے مسکرائی تھی دل میں سکون اترتا محسوس کرتی سورہ رحمن کی تلاوت کرنے میں مشغول ہو گئی۔

--

اپنے فارم وغیرہ دے دو تمہارا مائیگریشن کروانا ہے ابراہیم موبائل میں مصروف سانبی سے بولا۔ کیا مطلب مائیگریشن کروانا ہے؟؟ وہ جو بڑی امی کے کپڑے پریس کر رہی تھی پلٹے بغیر پوچھنے لگی، مطلب تم میرے ساتھ جا رہی ہو اور میں نے کالج میں بات بھی کر لی ہے مائیگریشن کی بس اسی سلسلے میں فارم چاہیے جواب میں خاموشی پا کر وہ پھر سے بولا تم نے پیکنگ کر لی ہے نا؟؟ ہم کل صبح ہی نکل رہے ہیں مجھے جاب پہ جانا ہے

جب میں ایک بار منع کر چکی ہوں کہ مجھے نہیں جانا تو پھر مسئلہ کیا ہے آپکا بار بار ایک ہی بات وہ بیزاریت سے کہتی اسے غصہ دلا گئی

جب ہمارے درمیان بات ہو چکی ہے کہ تم میرے ساتھ جاو گی پھر کیا مسئلہ ہے اب میں نے کہا بھی تھا کہ پیکنگ کر لینا تم میرے ساتھ جاو گی اور تم جانتی ہو کہ میں جو کہتا ہوں وہی کرتا ہوں وہ اس کے کندھے پہ زور دیتا دانت پیستے بولا

اور وہ سوچ میں پڑ گئی کہ انکے درمیان یہ بات کب ہوئی وہ تو نکاح کی رات جانے سے انکار کر چکی تھی بعد میں یہ بات کب ہوئی۔

رخشیبی ابراہیم نے اسے گھورتے ہوئے رخشی کو پکارا وہ جو موبائل میں گم تھی اپنے نام کی پکار سنتی بھاگی دوڑی آئی جی بھائی

بنی کے تمام فارمز مجھے دو اور وہ سر ہلاتی الماری سے فائل نکالنے لگی چند منٹ ڈھونڈنے کے بعد تمام فارمز اکٹھے کر کے فائل اسے تھمائی وہ ایک نظر اس پہ ڈالتا باہر نکل گیا۔

سارا دن مائیکریشن کے جھمیلوں میں گزر گیا رات کو وہ سونے کے لیے لیٹا تو کچھ یاد آنے پہ اٹھ بیٹھا اور چپل اڑستہ بنی کے کمرے کی طرف آیا رختی تو سو چکی تھی لیکن وہ موبائل میں منہ دیے ناول پڑھ رہی تھی جب دروازہ ناک ہوا وہ ایک نظر سوئی رختی پہ ڈالتی اپنا ڈوپٹہ کندھوں پہ پھیلاتی دروازے تک آئی، دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اسکی جان ہوا ہوئی اس سے پہلے وہ آنے کا مقصد پوچھتی وہ اسکا ہاتھ پکڑتا اسکی سنے بنا چھت پہ لے آیا وہ کٹی پتنگ کی مانند اسکے ساتھ کھینچتی چلی آئی

یہ کیا طریقہ ہے وہ بازوں چھڑواتی بولی
مجھے بات کرنی ہے وہ آسمان کو دیکھتا بولا
کیا؟؟

مجھے کہنا تھا کہ کل صبح تم مجھے تیار ملو کل میں کوئی ڈرامہ نا دیکھوں۔
نہیں جانا ہے مجھے آپکے ساتھ وہ رو دینے کو تھی
پھر کسکے ساتھ جانا ہے؟؟

اسکی بات پہ وہ پل میں اس تک پہنچی۔ کہنا کیا چاہتے ہیں آپ؟؟ مطلب کیا ہے اس بات کا کس کے ساتھ ہاں اتنی گری ہوئی ہوں میں آپکی نظروں میں؟؟ بہت کر چکی ہوں آپکو برداش اب دفع ہو جائیں یہاں سے۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا اب تم اور ری ایکٹ کر رہی ہو وہ مٹھیاں بھیجے غصہ روکنے کی کوشش کرتا بولا

"یہ سہی ہے اگلے بندے کے دل کے ٹکڑے کر ڈالو، زہنی مریض بنا دو پھر یہ کہہ کر بری الزماں ہو جاو کہ میرا وہ مطلب نہیں تھا"

وہ بنا پلک جھپکے چاند کی زرد چاندنی میں اسکے غصے سے بھرا چہرہ دیکھنے لگا، نفرت ہوتی ہے مجھے خود سے جب وہ باتیں میرے دماغ میں گھومتی ہیں وہ باتیں وہ لہجہ وہ انداز میں کبھی نہیں بھول سکتی کبھی بھی نہیں وہ بے دردی سے آنسوؤں رگڑتی پلٹ گئی

ابراہیم نے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا چھٹانک بھر کی ہو لیکن باتیں۔۔۔ اس نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے اپنے ماتھے سے اسکے ماتھے پہ ٹکرماری

وہ سانس روکے اسکے بولنے کا انتظار کرتی رہی جو اسکی بازوؤں تھامے نا جانے کونسے جہاں میں پہنچا ہوا تھا

مجھے نیچے جانا ہے؟؟

کیوں وہ دوبدو بولا

مجھے سردی لگ رہی ہے

اگر میرے پاس شال یا جیکٹ ہوتی تو میں ضرور پیش کر دیتا فلحال برداش کرو ویسے بھی اتنا مزے کا موسم ہے وہ لا پرواہی سے بولا
بیش۔۔۔

ہممم اسکی آواز میں کچھ تو تھا جو وہ خاموش نارہ پائی

کیا تم اپنے اس تھرڈ کلاس ہیرو کو معاف نہیں کر سکتی؟؟ ایک موقع تو دو میں اپنی ہر غلطی کا مدوا کرنے کے کیے تیار ہوں یہ کہتے ہوئے اسنے بنی کے کان کو لبوں سے چھوا۔

ایک تو بدلتے موسم کی ٹھنڈی ہوانے اسکے بازوں کے بال تک کھڑے کر دیے باقی کی کسر ابراہیم کے آنچ دیتے لہجے نے پوری کر دی وہ میں جاؤں؟؟ وہ تھوک نگلتی بولی میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟ وہ مجھے پیکنگ کرنی ہے میں جا رہی ہوں وہ بنا اسکی بات سنے ہاتھ چھڑواتی نیچے بھاگ گئی ابراہیم اسکی جلد بازی پہ حیران ہوا کہ وہ اتنی جلدی مان گئی جسے خود بھی خبر نا تھی کہ وہ جلد بازی میں کیا کہہ آئی ہے

ڈاکٹر نے اسے سٹریس لینے سے سختی سے منع کیا تھا لیکن معاز کی خاموشی اسکی روح کو پل پل نوچ کر اپاہج کر چکی تھی اسکی حالت اکثر بگڑنے لگتی کوئی بھی کام کرتی تو سانس پھولنے لگتی، کچھ بھی کھاتی تو وومننگ شروع ہو جاتی، پوری رات کروٹیں لیتے گزر جاتی۔ ابھی بھی معاز کی آنکھ کھلی تو اپنے برابر اسے نا پا کر وہ اٹھ بیٹھا اور لائیٹ اون کرتے نے آس پاس نگاہ دوڑائی۔ صوفے سے ٹیک لگائے وہ نیچے بیٹھی آنکھیں موندے خود اپنا سر دبا رہی تھی

معاز کا دل کٹ کے رہ گیا اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کے ہاں لے جاؤں وہ بے چینی چھپاتا لہجے کو ہموار رکھتے ہوئے پوچھنے لگا

"کچھ ادویات فارمیسی سے نہیں ملا کرتیں" وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی اور وہ ہمیشہ کی طرح اسکے لہجے کی پختگی سے پریشان سا ہو گیا
میں سچ کا پتا لگا کر رہوں گا وہ دل میں ارادہ کرتا بیڈ کروان سے ٹیک لگا گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆

وہ تیز رفتار سے گاڑی دوڑاتا تنے اعصاب سے کچھ دیر پہلے ہونے والی ردا کی گفتگو کے بارے میں سوچتا پاگل ہو رہا تھا

اوو تو مسٹر معاز کو بیوی کی محبت ایک بار پھر یہاں کھینچ ہی لائی وہ تیکھی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتے ہوئے بولی

کیا ثبوت ہے تمہار پاس کے خیام اور قلبِ مومن دونوں ریلیشن میں تھے؟؟
اس کا ثبوت قلبِ مومن خود ہے وہ نظریں ملائے بغیر بولی
کیا مطلب اس نے نا سمجھی سے پوچھا؟؟

بہت اسلامی بنی پھرتی ہے نا اس سے کہنا کہ وہ حلف اٹھائے کہ وہ بے گناہ ہے لکھ کر رکھ دے سکتی ہوں وہ کبھی نہیں اٹھائے گی وہ پختگی سے کہتی اسے سوچ میں ڈال گئی

وہ جانتی تھی قلبِ مومن کبھی حلف نہیں اٹھائے گی ایک دفعہ اس نے چھوٹی سی بات پہ کہ دیا تھا قرآن کی قسم تو دل بہت غصہ ہوئی تھی کہ "یہ پاک کتاب ہماری ہدایت و راہنمائی کے لیے اتاری گئی ہے اس لیے اسے جب بھی اٹھاؤ خود کو سنوارنے کی خاطر اٹھاؤ خود کو بہترین بنانے کی خاطر اٹھاؤ

ناکہ لوگوں میں بہترین بننے کے لیے ، خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے اور ہمیں دنیا کے لیے اس بلند و بالا مرتبہ رکھنے والی کتاب کی قسم نہیں کھانا چاہیے چاہے ہم سچے ہی کیوں نا ہوں۔"

گھر کے گیٹ پہ جھٹکے سے گاڑی روکتا وہ تیز تیز چلتا اپنے کمرے تک آیا کمرے میں داخل ہوتے ہی نظر سامنے جائے نماز پہ دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے بیٹھی اپنی خوبصورت ترین بیوی پہ گئی وہ سانس لیتا شوز اتارتا واشروم میں گھس گیا

وضو کرنے کہ بعد الماری تک گیا اور قرآن مجید نکالتا اس تک آیا وہ اپنے ہاتھ منہ پہ پھیرتی اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اپنے مقابل کھڑے بکھرے سے شخص کو دیکھ کر وہ حیران ہی رہ گئی جو سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے ہی تک رہا تھا

تم حلف اٹھاؤ کہ تم خیام کے ساتھ ریلیشن میں نہیں تھی وہ ہونٹ چباتا قرآن اسکے سامنے کرتا ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا

دل کو لگا کہ پوری کی پوری چھت اسکے سر پہ آگری ہے اسنے حیرت اور بے یقینی کے ملے جلے تاثر سے اسے دیکھا۔

تم سچی ہو نا تو اٹھاؤ حلف اور ختم کر دو اپنی اور میری ازیت میں قسم کھاتا ہوں میں کوئی سوال کیے بنا تمہارا یقین کروں گا اور پھر سے پہلے جیسا ہو جاؤں گا پلیررز۔

وہ نا میں سر ہلاتی دو قدم پیچھے ہٹی معاز کے ماتھے پہ بل ڈال گئی

تم سچی ہو تو مجھے یقین دلاؤ وہ اک آس سے بولا۔

نہیں میں نہیں اٹھاؤں گی وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتی سر نا میں ہلانے لگی

دروازہ ناک ہونے پہ دونوں کی نظر دروازے کی جانب اٹھی

سبحان جو کسی کام سے آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ اسکے پیروں تلے زمین ہی کھسک گئی

سبحان تم جاو جہاں سے معاز کرخت لہجے میں بولا

نہیں میں نہیں جاؤں گا وہ دروازہ بند کرتا اسکے مقابل آن کھڑا ہوا۔ یہ ہم دونوں کا معاملہ ہے سو پلیز

گیٹ لاسٹ وہ دانت ہستے ہوئے دھاڑا، آپ غلط کہی رہیں ہیں یہ آپکا اور میری بہن کا معاملہ ہے

آخر ایسا بھی کیا کر دیا انہوں نے جو آپکو اس مقدس کتاب کا سہارہ لینا پڑا وہ معاز کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالتا بولا

وہ بھائی جس نے کبھی نظر اٹھا کر بات ناکہ آج نظریں گاڑھے سوال کر رہا تھا اس بات نے دل کا

مقام اور گرا دیا۔ اپنی بہن سے ہی پوچھ لو وہ بے بسی سے ہنستا دل کو دیکھنے لگا جسکا رنگ زرد ہو چکا تھا

کیا ہوا ہے آپی بتائے مجھے وہ بھابھی سے آپی پہ آیا تھا۔۔۔ یہ شخص مجھ سے میری پارسائی کا ثبوت

مانگ رہا ہے

مجھ سے وہ اپنی طرف انگلی کرتی روتے روتے ہنسنے لگی اور وہ خود پہ ہنستی معاز کو کوئی پاگل معلوم ہوئی

-

شرم آ رہی مجھے کہ آپ میرے بھائی ہیں اس قدر چھوٹی سوچ ہے آپکی کہ اپنی پارسہ بیوی سے اسکی

پارسائی کا ثبوت مانگ رہے ہیں مجھے آپ سے یہ امید نا تھی

تم چپ رہو اور جاو جہاں سے وہ برہم ہوا

مجھے نہیں رہنا یہاں وہ آنسوؤں رگڑتی غائب دماغی سے بولی

ت تم مجھے لے جاو گے نا یہاں سے وہ سبحان کا ہاتھ پکڑتی بڑی آس سے بولی اسکی حالت دیکھ کر سبحان کو اپنا دل کتنا محسوس ہوا وہ سر ہلاتا سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھاتا اسے پانی پیلانے لگا جسے دل نے پینے سے انکار کر دیا وہ تو بس ایک ہی فقرہ دوہرائے جا رہی تھی مجھے نہیں رہنا یہاں پہ۔۔۔ سبحان تم جاو جہاں سے۔۔۔

میں چلا جاؤں گا لیکن اپنی بہن کو لیکر جاؤں گا کیونکہ یہ آپ جیسا انسان ڈیزرو ہی نہیں کرتیں۔۔۔ معاز کو لگا اب وہ مر جائے گا دل نے کہا لعنت بھیجو خیام پہ اسے اپنی بانہوں میں بھر کے ٹوٹنے سے بچا لو لیکن انا آڑے آگئی وہ سست روئی سے چلتا قرآن واپس رکھتا کمرے سے ہی نکل گیا آپ ادھر بیٹھیں میں پیکنگ کرتا یوں سبحان زبردستی اسے بیٹھاتا اسکی پیکنگ کرنے لگا چند جوڑے بیگ میں رکھتا وہ دل کو چادر لینے کا بولتا نیچے آیا۔ ایسیبی روبینہ بیگم جو کیچن میں تھیں ہاتھ پونجی باہر آئیں کیا ہوا؟؟

امی وہ مامی کی کال آئی ہے اور وہ بھابھی کو بلوا رہی ہیں انکی طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی تھی معاز بھائی نے کہا ہے کہ میں انہیں چھوڑ آؤں تو میں انہیں چھوڑ کر کل تک واپس آ جاؤں گا۔۔۔ لیکن معاز تو ابھی باہر گیا ہے اسنے تو کچھ نہیں بتایا امی وہ جلدی میں تھے نا اس لیے مجھے کہہ گئے کہ بتا دوں اب میں چھوڑ آؤں؟؟ بھابھی بھی مامی کا سن کر رونے لگ گئی اور پریشان بھی ہو گئی ہیں۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے چھوڑ آؤ

--

ارے دل تم اچانک سب خیریت تو ہے نا؟؟ دل کی والدہ اسے اچانک دیکھ کر فکر مندی سے بولیں ، کیوں مامی اب بھابھی بتائے بغیر آ بھی نہیں سکتی؟؟ ارے نہیں بیٹا بس ویسے ہی۔۔۔ انہوں نے سرتا پیر دل کو دیکھا جو انہیں خود سے بھی بیگانی لگی

بھابھی کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اور رہی سہی کسر احمد بھائی نے نکال دی انہوں نے معاز بھائی سے کہہ دیا کہ آپکو بخار ہے اور بھابھی نے سنتے ہی رونا شروع کر دیا کہ امی کے پاس جانا ہے انہوں نے کہا بھی کہ آج ضروری میٹنگ ہے کل چلے گے لیکن بھابھی مانی ہی نہیں اس لیے مجھے آنا پڑا اب بھی پورا راستہ روتے ہوئے آئیں ہیں

ایک تو احمد بھی نابس ہلکا سا بخار تھا وہ خوا مخواہ شرمندہ ہونے لگیں امی میں تھوڑی دیر آرام کروں گی دل زبردستی مسکراتے ہوئے بولی۔ ہاں ہاں کیوں نہیں تم آرام کرو میں کچھ اچھا سا بناتی ہوں تمہارے لیے میری بیٹی اتنی دیر بعد آئی ہے۔۔۔

مامی میں بھی آپکا کچھ لگتا ہوں وہ بچوں کی طرح معصومیت سے بولا ، تمہارے لیے سپیشل بریانی بناتی ہوں وہ بھی زیادہ سپائس والی مجھے پتا ہے تمہیں بہت پسند ہے اور سبحان نے ہنستے ہوئے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

مجھے ساری بات جاننا ہے پلیز تاکہ میں اسکا سلوشن نکال سکوں وہ چائے کا کپ تھامے چھت پہ کھڑی آسمان کو گھور رہی تھی جب سبحان نے اسکے پاس کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا اب سب ختم ہو چکا ہے اسنے افسردہ سی سانس خارج کرتے ہوئے کہا

اپنے بھائی پہ یقین کر کے تو دیکھیں پلیزز

اور وہ کچھ پل کی خاموشی کے بعد مہمل کے علاوہ سب بتاتی چلی گئی۔۔۔

مجھے ردا کا نمبر، فوٹو اور ایڈریس چاہیے وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائے کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ میں نیچے

جا کر واٹس اپ کرتی ہوں

وہ سر ہلاتا چائے پینے لگا

وہ چادر تانے سو رہی تھی جب رختی نے اسکی ٹانگوں سے پکڑ کی کھینچا بنی اٹھ جاو باہر تمہارے شوہر

نامدار انتظار کر رہے ہیں کیوں مجھ سے آرتی اتروانی یے اپنی وہ نیند سے بوجھل آنکھیں کھولتے ہوئے

بولی۔ انہوں نے اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے جلدی سے تیار ہو جاو اسکی بات سنتی وہ سر جھٹکتی اٹھ

بیٹھی میں کہیں نہیں جا رہی اسنے نا میں سر ہلایا

بیٹھی رہو میں انہیں بھیجتی ہوں کہ خود ہی لے جائے وہ لا پرواہی سے کہتی باہر نکلنے لگی جب بنی نے

اسے پکڑا رختی میں نے پیکنگ نہیں کی اسے نئی فکر ستانے لگی،، میری پیاری بہن بیشک تم مجھے کچھ

خاص اچھی نہیں لگتی لیکن پھر بھی میں نے ترس کھاتے ہوئے تمہاری پیکنگ کر دی تھی تڑکے اٹھ

کے اس لیے اب ریڈی ہو جاو۔ رختی مجھے ڈر لگ رہا یے پلیزز مجھے روک لو وہ بچوں کی طرح اس سے

چپکتی بولی

یہ ڈرامے بند کرو اور دفعہ ہو جاو مجھے تو بڑی خوشی ہو رہی کہ اب موبائل کی میں اکلوتی مالکن ہوں

جلدی سے تیار ہو کر باہر آو وہ اسکا ہاتھ جھٹکتی باہر نکل گئی

وہ سب سے ملنے کہ بعد چھوں چھوں کرتی گاڑی میں آ بیٹھی اور پھر پورا راستہ اسکا یہ سیشن تھوڑی دیر بعد شروع ہو جاتا جسے ابراہیم ایک نظر ڈال کر انور کر دیتا گاؤں کی حدود سے تھوڑا دور آتے ہی اسکی نان سٹاپ ووٹنگ شروع ہو گئی جس سے ابراہیم عاجز ہی آ گیا اور پکا ارادہ کر لیا اب اسکے ساتھ سفر نہیں کرے گا

گھر پہنچ کر اسنے گاڑی روکی اور چند پل اسکے نکلنے کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ تو نڈھال سی سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹی رہی

وہ گاڑی سے اترتا اسکی جانب آیا اور دروازے کھولتے ہوئے اسے سہارے دے کر باہر نکالا مجھے چکر آ رہے ہیں وہ اسکے سہارے کھڑا ہوتی گھومتے سر کو پکڑتے ہوئے بولی اور ابراہیم کو اس پہ ترس کے ساتھ پیار بھی آیا جو اسکے لیے اتنا لمبا سفر کر کے آئی تھی

اسے بانہوں میں بھرتا لاونچ میں رکھے صوفے پہ لا کر لیٹاتا خود کیچن میں چلا گیا صد شکر کے گھر میں سیون اپ موجود تھی وہ سوڈا کے دو گلاس بناتا اسکے قریب آ بیٹھا۔ بنی اٹھ کے یہ پیو اس سے دل خراب نہیں ہو گا چکر بھی ٹھیک ہو جائے گے اٹھو شاباش اور وہ نیم بے حوش سی اٹھتی اسکے ہاتھ سے سوڈا پینے لگی۔۔

اسے پیلانے کہ بعد اپنا گلاس ختم کرتا وہ چابی اٹھاتا کھڑا ہو گیا

میں جارہا ہوں چوکیدار گیٹ پہ موجود ہے اس لیے ڈرنا مت تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا ان شاء اللہ اور تھوڑی دیر تک کھانا بھی آرڈر کر دوں گا وہ کھا لینا اوکے وہ اسے ہدایت دیتا دروازے کی جانب بڑھ گیا

سب سے پہلے وہ حسان سے ملا پھر کافی دیر تک بیٹھا کام کرتا رہا شام کو چار بجے وہ بنی کا سوچتے ہوئے فائلز سمیٹتا گھر آ گیا لیکن لاونج میں قدم رکھتے ہی اسکی نگاہ بنی کے وجود پہ ٹھہر سی گئی وہ جس پوزیشن میں اسے چھوڑ کر گیا تھا وہ اسی طرح لیٹی سو رہی تھی وہ اتنی لمبی نیند پہ حیران بھی ہوا پھر فکر مندی سے اسکے پاس آیا کہیں بے حوش ہی نا ہو گئی ہو اپنا ہاتھ اسکی ناک کہ پاس کیا تو سانس کو محسوس کرتے ہوئے اسکی سانس بحال ہوئی پھر کچھ سوچ کر مسکراتے ہوئے اسے بانہوں میں بھرتے ہوئے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔ اسکے اٹھانے پر بنی کی آنکھ کھل گئی بنی نے سرخ ہوتی آنکھوں کو کھول کر صورتحال سمجھنا چاہی کہ وہ کہا ہے پہلے تو اسے کچھ سمجھ نا آیا لیکن جب سمجھ آیا تو بہت دیر ہو چکی تھی کیونکہ ابراہیم اسے شاور کے نیچے کھڑا کر کے شاور کھول چکا تھا

یہ کیا بد تمیزی ہے وہ سائیڈ سے کھسکنے کی کوشش کرتی بولی بد تمیزی تو میں نے ابھی کی ہی نہیں ہے والفی وہ اپنی نظریں اس پہ جماتے عجیب سے لہجے میں کہتا اسے پزل کر گیا۔ آپ جائے جہاں سے پلیز وہ رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی ٹھیک ہے جارہا ہوں تم

جلدی سے نہا کر آ جاو پھر کھانا کھاتے ہیں وہ اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا ہاتھ روم سے نکل گیا

اور وہ کلمہ شکر پڑھتی نہانے لگی میرے کپڑے تو باہر پڑے ہیں کیا پہنوں وہ پریشان ہوئی پھر کافی سوچ پچار کے بعد ایک ہی حل نظر آیا ابراہیم کا ٹراؤزر شرٹ زیب تن کرتی بالوں کو ٹاول میں لپیٹتی وہ باہر نکل آئی صد شکر کہ وہ کمرے میں نا تھا ورنہ ضرور اسکا مزاق بنتا۔۔

بنی ٹاول سے بال خشک کرتی برش کرنے لگی ابراہیم کھانے کی ٹرے ہاتھ میں تھامتا کمرے میں آیا، میں نے دوپہر میں پیزہ آرڈر کیا تھا لیکن تم نے کھایا ہی نہیں رحمت بابا نے ویسے ہی فریج میں رکھ دیا تمہیں سوتا دیکھ کر وہ ٹرے بیڈ پہ رکھتا اسکی جانب پلٹا پھر پلک جھپکنا بھول گیا چند سیکنڈ بعد اسکا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا سرریلی بنی تم نا ہماری پچھلی گلی کے کارٹون جیسی لگ رہی ہو

بنی جو یہ سمجھ بیٹھی کہ شاید وہ بہت سندر لگ رہی ہے اور ابراہیم اسکی خوبصورتی میں کھو کر ہلنا تک بھول گیا ہے اپنی مشابہت اس کارٹون جسے بچہ بچہ ایلین کہتا تھا کہ کے ساتھ سن کر دل پہ اوس ہی پڑ گئی۔ اچھا سوری وہ اپنی ہنسی روکتا بیڈ پہ چڑھ کر بیٹھ گیا جلدی سے آ جاو بہت بھوک لگی ہے مجھے وہ پلیٹ میں کورمہ نکالتا بے صبری سے بولا، بنی کا دل تو کیا کہ انکار کر دے لیکن پیٹ میں دوڑتے چوہوں نے کوئی انتہائی قدم اٹھانے سے روکا اس لیے غصہ ایک سائیڈ پہ رکھتی بیڈ پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی



وہ کنٹین میں بیٹھی جوس کے گلاس میں سٹرا گھماتی کسی گہری سوچ میں گم تھی جب کوئی خبرو سا لڑکا اسکے پاس کرسی گھسیٹ کر بیٹھا اور کرسی کی چڑچڑاہٹ سے وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکلی۔ ردا نے گردن اٹھا کر سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھا جو گلاسز اتارتا اسے ہی گھور رہا تھا

مس ردا؟؟

ردا نے اچھنبے سے اسے دیکھتے ہوئے گردن ہلائی تم کون ہو؟؟

قلب مومن کو تو جانتی ہی ہوں گی آپ؟؟ اسنے جواب میں نیا سوال داہگا

کون قلب مومن؟؟ ردا نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا

وہ ہی جس کی زندگی آپ برباد کرنے پہ تلی ہیں

دیکھے میں کسی قلب مومن کو نہیں جانتی وہ ٹشو منہ پہ پھیرتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی

دیکھیں پلیز ایک دفع میری بات سن لیں پلیز کسی کی زندگی کا سوال ہے وہ اسے کھڑا ہوتا جلدی سے بولا۔۔

میں نے کہا نا نہیں جانتی میں کسی قلب مومن کو ردا نے ارد گرد نظر گھماتے ہوئے بے چینی سے کہا

جیسے کسی کا ڈر ہو اسے۔۔

میں ریکوسٹ کرتا ہوں بس ایک بار میری بات سن لیں اور وہ ان سنا کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی

سبحان نے غصے سے ہاتھ کو ٹیبل پہ مارا پاس سے گزرتے کئی اسٹوڈنٹس نے اسے رک کر دیکھا اور وہ

انجان بنا گلاسز لگاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا

وہ رات میں گھر آیا تو روبینہ بیگم نے اسے آڑے ہاتھوں لیا شرم کرو وہ اتنے عرصے بعد گئی ہے اور وہ بھی سبحان کے ساتھ کیا سوچ رہے ہوں گے بھائی صاحب اور یہ نینوں کی طرح چشمہ کیوں چڑھا رکھا ہے اب بول بھی دو کچھ وہ معاز کو مسلسل خاموش دیکھ کر بھڑک ہی اٹھیں۔۔

امی وہ میری بہت اہم میٹنگ تھی بس اس لیے نہیں جا پایا لینے میں چلا جاؤں گا آپ ٹینشن نالیں پلیز، نی تو پیدل آفس گیا تھا کیوں کے کار تو سبحان لے گیا ہے؟؟ امی وہ دوست کے ساتھ گیا تھا اسنے مجھے پک کر لیا تھا اب اگر اجازت ہو تو زرا آرام کر لوں بہت تھک چکا ہوں۔۔

روبینہ بیگم نے جانچتی نظروں سے اسے گھورا اور وہ مزید سوالوں سے بچتا کمرے میں چلا گیا کمرے میں داخل ہوتے ہی بکھری ہوئی چیزوں نے اسکا استقبال کیا سب کچھ ویسا ہی تو تھا جیسا وہ چھوڑ کے گیا تھا بس کمی تھی تو اسکی جسے وہ مکمل توڑ کر چھوڑ گیا تھا وہ بھی تو بدلے میں اسے تنہا چھوڑ کے جا چکی تھی معاز درد بھری سانس خارج کرتا بیڈ پہ دراز ہو گیا تھکاوٹ روح تک اترتی محسوس ہونے لگی اور وہ منہ تکیے میں چھپائے سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔

وہ کتابوں میں سر دیے بیٹھی تھی جب ان نون نمبر سے میسج موصول ہوا۔۔
بس ایک دفعہ مل لیں مجھ سے میں آپکا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا

سبحان حیدر

میسج پڑھتے ہی اسے یونی والا لڑکا یاد آیا تھا سبحان سبحان سبحان وہ زیر لب دھراتی سوچنے لگی یہ نام پہلے سنا ہے لیکن کہاں۔۔ وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے سوچنے کی کوشش کر رہی تھی جب اسی نمبر سے کال

آنے لگی اور وہ کشمکش میں پڑ گئی بات کرے یا نا کرے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے اس نے کال اٹینڈ کی۔۔

جی فرمائیں میں سن رہی ہوں

میں آج یونی بھی گیا تھا لیکن آپ نے میری بات نہیں سنی اس لیے مجھے کال کرنا پڑی۔۔
میں آپکو پہلے بھی بتا چکی ہوں اور اب بھی یہی کہوں گی کہ میں کچھ نہیں جانتی اب اگر دوبارہ مجھے تنگ کیا تو میں پولیس میں کمپلین کر دوں گی وہ ایک ہی سانس میں بولتی کال ڈسکنیکٹ کر گئی اور سبحان کا دل چاہا موبائل ہی دیوار سے مار کر توڑ ڈالے۔۔

ردا موبائل دوسری جانب پھینکتی اوندھے منہ بیڈ پہ گر گئی آنسوؤں لڑھک کر بیڈ شیٹ میں جذب ہونے لگے تھے اور زہن کئی دن پیچھے چلا گیا

کمرے میں نیم اندھیرا کیے وہ بیٹھی ہو رر موی کے مزے لوٹ رہی تھی جب واٹس اپ پہ کئی میسج پہ در پہ رسیو ہوئے اسنے ناگواری سے موبائل اٹھاتے ہوئے واٹس اپ اون کیا لیکن سکرین پہ موجود تصویریں دیکھ موبائل اسکے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے بچا اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے ساری تصویریں کھول کر دیکھیں

تصویروں میں بلا شعبہ وہ ہی تھی اسے یقین کرنا مشکل لگا لیکن ساتھ موجود شخص اسکی نظروں سے کبھی نا گزرا تھا اپنی اس قدر فحاش تصویریں دیکھ کر اسکا دماغ ہی سُن ہو گیا۔ نیچے موجود میسج کو اسنے بار بار ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں دوہرایا تھا نا جانے وہ کون تھا جو اسے کل یونی میں ملنے کا بول رہا تھا

ردا کو پل میں ہر طرف خوف محسوس ہونے لگا اسکی تو کسی سے دشمنی نا تھی پھر یہ سب کوئی کیوں کر رہا تھا سوچ سوچ کر اسکا دماغ ماوف ہونے لگا۔ اگلے دن وہ مارے خوف کے یونی ہی نا جاسکی پورا دن موبائل بھی اوف رکھا وہ گم صم بیٹھی تھی جب اسکی بڑی بہن علینہ نے اسکے کمرے میں جھانکا، ردا تمہارا موبائل کیوں آف ہے شجاع (جو کہ ردا کا منگیترا تھا) کی کال آئی ہے کہ ردا سے بولوں موبائل آن کرے۔ وہ آپی موبائل چارجنگ پہ لگایا تھا ابھی دیکھتی ہوں اسنے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا

موبائل آن کرتے ہی کئی کالز اور میسج اس ان نون بندے کے انتظار کا پتا دے رہے تھے ابھی کچھ پل ہی گزرے تھے کہ اسکا وائس نوٹ رسیو ہوا اسنے دل کو دلاسه دیتے ہوئے پلے کیا ردا بے بی آخری دفعہ وارن کر رہا ہوں اگر کل یونی نا آئی تو یہ ساری پکس شجاع کی گیلری میں ہوں گی کوئی ہوشیاری کیے بغیر کل دس بجے یونی کی کنٹین پہ آ جانا میں وہی ملوں گا۔

شجاع کے نام پہ اسے اپنی جان جاتی محسوس ہوئی وہ تو پہلے ہی بہت شکی مزاج اور جنونی انسان تھا لیکن اس بات سے حوصلہ ہوا کہ کنٹین پہ تو ہر وقت رش ہوتا اس لیے ملنے میں کوئی دکت نہیں ہوگی۔۔ وہ کل کے بارے میں سوچ رہی تھی جب شجاع کی کال آنے لگی وہ اپنے موڈ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی اس سے بات کرنے لگی۔۔

وہ کنٹین میں بیٹھی پاؤں مسلسل ہلاتی فکر مندی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب اسے دور سے مسکراتا ہوا زین آتا دیکھائی دیا ردا نظریں جھکائے انگلیاں مروڑنے لگی تاکہ زین کی نظر اس پہ نہ پڑے لیکن حیرت کا پہاڑ تو تب ٹوٹا جب زین اس کے سامنے آ بیٹھا ردا بے بی کیسی ہو؟؟ وہ تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی کیونکہ اسے زین سے اس بیہودگی کی ہرگز توقع نہ تھی وہ تو منہ کھولے سب سمجھنے کی کوشش میں ہلکاں ہو رہی تھی

ارے ردا بے بی اتنا حیران کیوں ہو؟؟ اب تم یہ سوچ رہی ہو گی کہ میری تم سے کیا دشمنی تو میں تمہاری مشکل آسان کر دیتا ہوں تمہاری مجھ سے کوئی دشمنی نہیں ہے پھر ردا نے دانت پیسے؟؟ میری دشمنی تو خیام سے ہے۔۔

خیام کا یہاں کیا ذکر وہ ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے زرا آگے کو جھکی

وہ کیا ہے نا تم قلب مومن کی دوست ہو اور میں خیام کا (دکھاوے کا)۔۔

اب تم سوچ رہی ہو گی کہ قلب مومن کا یہاں کیا کام تو میں بتاتا چلوں کہ قلب مومن معاز کی پسند ہے یہ تو تم بھی جانتی ہو آخر انکی ملاقاتیں تمہاری وجہ سے ہی تو پایہ تکمیل کو پہنچتی تھی۔۔

بکواس بند کرو ایسا کچھ نہیں تھا وہ بھڑک ہی اٹھی۔۔

کام ڈاون ابھی تو بہت سے راز فاش ہونے ہیں ابھی سے اتنا ہائپر ہونا ٹھیک نہیں ہے۔۔

کہنے کو تو معاز میرا دوست ہے وہ بھی سکول کے زمانے سے لیکن در حقیقت وہ میرا سب سے بڑا دشمن ہے ردا نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

وہ ہے ہی نفرت کے قابل اب جو شخص اپنی محبت کی خاطر ایک لڑکی کے ساتھ رنکر لیاں منانے کے بعد اسکی ویڈیو یونی کی ویب سائٹ پہ ڈال دے اسے بد کرداری کی تہمت لگا کر اسکی سانسیں تک چھین لے وہ شخص محبت کے قابل تو نہیں ہو سکتا نا۔۔۔ ردا کا دل چاہا وہ اٹھ کر بھاگ جائے سامنے بیٹھا شخص اسکا صبر آزمانے پہ تلا تھا

مجھے تمہاری ادھوری باتوں سے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ تم کیا چاہتے ہو، اس سب میں اسنے تمہارے ساتھ کیا غلط کیا اسنے دانت پیستے ہوئے پوچھا

ہے تو وہ میرا ہم عمر لیکن روعب ایسے ڈالتا تھا جیسے میرا باپ۔۔۔ زین یہ کر دو زین وہ کر دو زین زین زین نوکر ہی سمجھ رکھا تھا جب چاہتا بے عزت کر دیتا ہر کام میں ٹانگ اڑانا اپنا فرض سمجھتا مجھے نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نا دیتا ہر کام میں کرتا اور کریڈٹ وہ لے جاتا اور لوگوں کو ظاہر کرواتا کہ زین میرا پالتو کتا ہے جو اسکے اشاروں پہ اپنی دم ہلاتا ہے گالی *،*، اسکے لہجے میں موجود خیام کے لیے نفرت دیکھ کر وہ حیران ہی تو رہ گئی۔ خیر یہ سب میں برداش کر لیتا کیونکہ پوری دنیا اسکی جیب میں تھی اور میرا سارا خرچہ بھی وہی سے نکلتا تھا آخر کار میری برداش جواب دے گئی اسنے کہتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگا دی۔۔۔

خیام مسلسل چکر کاٹتا کچھ سوچنے میں مگن تھا جب زین اسکے پاس آیا کیا سوچ رہا ہے جگر؟؟ قلب مومن کے بارے میں سوچ رہا ہوں اس نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا یار ایسی بھی کیا توپ چیز جس نے خیام شاہ کو بے چین کر دیا ہے آخر دیدار تو بنتا ہے زین کمیونگی سے بولا لیکن جواب میں ایک زور دار

گھونسہ اسکے منہ کی زینت بنا تھا زبان کھینچ لوں گا تمہاری اگر اسکے بارے میں کوئی بکواس کی تو لعنتی انسان وہ گرج ہی پڑا اور زین کو اپنا بچاؤ کرنا مشکل ہو گیا

زین نے سر جھٹکتے ہوئے ماضی کے اثر کو زائل کرنا چاہا۔۔۔ اس نے اپنی جیب سے ایک لفافہ نکالتے ہوئے ردا کی جانب بڑھایا

یہ کیا ہے؟؟

یہ قلبِ مومن اور خیام کی پکس ہیں جسے تم معاز تک پہنچاؤ گی یہ کونسی پکس ہیں اور پکس کہاں سے آئیں؟؟ ردا نے لفافہ پھاڑنا چاہا لیکن زین نے اسے ایسا کرنے سے روکتے ہوئے کہا تمہاری معلومات میں اضافہ کرتا چلوں میں بہت اچھا ایڈیٹر ہوں اور ایسی پکس اور ویڈیوز ایڈٹ کرتا ہوں کہ ہر کوئی دھوکا کھانے پہ مجبور ہو جاتا جسکی مثال ابھی میرے سامنے موجود ہے وہ معنی خیزی سے ہنسا۔ اب خیام تو میرا دوست تھا مجھے تو پتا ہوتا تھا نا کہ وہ کب لیب میں تمہاری دوست سے ملنے جاتا ہے بس وہاں کیمرہ فٹ کر دیتا وہ بھی اس انداز میں کہ سارا ویو بالکل کلیئر آئے بس یہ سب وہاں سے ہی ایڈیٹ کہ ہوئی پکس ہیں۔۔۔ بہت ہی شاطر انسان ہو تم لیکن مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ تم چاہتے کیا ہو؟؟؟

بہت ہی بھولی ہو تم سیمپلی میں قلبِ مومن اور معاز کی علیحدگی چاہتا ہوں ، لیکن کیوں؟؟ وہ زرا سا ہکلائی۔ کیونکہ میں قلبِ مومن سے شادی کر سکوں اسنے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے یہ بات بہت ہی نارمل انداز میں کہی اور ردا کو وہ اسوقت بہت ہی بھیانک لگا اس سب سے تمہیں کیا ملے گا؟؟

سب کچھ مجھے ہی تو ملے گا یونونا قلبِ مومن کتنی حسین اور دلکش ہے میں نے تو جب سے ویڈیو میں اسکا چہرہ دیکھا ہے میں سکون سے سو ہی نہیں پایا آخر کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے اور اسکے ساتھ مجھے خیام کو نیچا دکھانے کا موقع ملے گا جب میں اسکو ہارتے ہوئے دیکھوں گا بس اسی پل میری جیت ہوگی اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب قلبِ مومن میری ہو جائے جب خیام یو کے سے واپس لوٹے تو اسے میں سر پرانز کر دوں پھر اسے ٹوٹ کر بکھرتے ہوئے دیکھوں وہ جو مجھے غلام سمجھتا ہے نا اسے اپنی اوقات بتانا چاہتا ہوں بس اس کے لہجے سے ردا کو خوف محسوس ہونے لگا۔۔۔ یہ تم خود بھی تو بھجوا سکتے ہو نا اسے انویپ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ ہاں کر سکتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں یہ کام تم کرو۔۔۔

اگر میں نا کروں تو؟؟

چلو تمہیں ایک اور بات بتاتا ہوں مہمل چوہدری اور خیام شاہ کی ویڈیو ویب سائٹ پہ میں نے ہی اپلوڈ کی تھی خیام نے مجھے بہت ہی سیمپل سی ویڈیو ڈالنے کو دی تھی وہ تو بس قلبِ مومن کو ڈرانا چاہتا تھا لیکن میں نے سوچا سٹوڈنٹس کا بھلا کر دوں کچھ الگ سا ہو اور تھوڑی انٹرٹینمنٹ ہونی چاہیے ہے نا،، اب تو وہ بات بہت پرانی سی ہو گئی اب سٹوڈنٹس کو کچھ نیو دیکھانا چاہیے کیوں؟؟ وہ تمہاری پکس بھی انٹرٹینمنٹ سے کم نہیں ہیں پھر کیا کہتی ہو؟؟

میں تمہارا حشر کر دوں گی بے غیرت انسان میں پولیس میں کمپلین کروں گی تم دیکھتے رہو وہ چیئر پیچھے کو کھسکاتی اُٹھی۔۔۔

ردا بے بی کر لو جو کرنا ہے پولیس کو میں اپنی جیب میں لے کر گھومتا ہوں آخر خیام کا دوست ہوں اس لیے کسی اور شہر کی پولیس سے رابطہ کرنا یہاں تو تمہاری دال گلنے سے رہی وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا

--

میں ایسا ویسا کچھ نہیں کروں گی

ٹھیک ہے کل یونی مت آنا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارا حال بھی مہمل جیسا ہو اور پھر شجاع سے رشتہ ختم ہونے کا الزام مجھے مت دینا اس نے افسوس سے کہا

یہ پکڑو اور کل تک اسے ٹی سی ایس کروا دینا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی وہ اسکا جواب سنے بنا وہاں سے غائب ہو گیا اور نا چاہتے ہوئے بھی اسے وہ لفافہ اٹھانا۔۔۔

بہت سوچنے کے بعد اسنے اگلے دن وہ تصویریں معاز کو بھجوا دیں اس احساس کے تحت کہ معاز دل کا یقین کرے گا کیونکہ وہ دل سے محبت کرتا ہے وہ شجاع سے بہت مختلف بھی ہے اور ویسے بھی وہ دونوں ایک مضبوط رشتے میں بندھے ہوئے ہیں اس لیے وہ چند تصویروں کی وجہ سے اپنی زندگی خراب نہیں کرے گا۔۔۔

ویری گڈ مجھے یقین تھا کہ تم یہ کام ضرور کرو گی وہ تصویریں بھجوا کر گھر لوٹی ہی تھی جب زین کی کال آگئی ردا کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا کہ اسے یہ سب کیسے پتا چلا،، اب تم یہ سوچ رہی ہو گی کہ مجھے کیسے پتا چلا تو ردا بے بی زیادہ ہوشیاری کرنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ زین کی نظریں ہر پل تمہی

پر جمی رہتی ہیں خیر اب تم آرام کرو رات کو تمہیں میں اگلا کام بتاؤں گا یہ کہتے ہی اسنے کال بند کر دی اور وہ جہاں تھی وہی حیرت کا مجسمہ بنی رہ گئی



اب نیکسٹ تمہیں بس یہ کرنا ہے کہ اپنی آئی ڈی سے معاز کو میسج کرنا ہے میں اب ایسا کچھ نہیں کروں گی دیکھو ردا بے بی آئی ڈی ہیک کرنا کوئی مشکل کام تھوڑی ہے اب اگر تم چاہتی ہو کہ تمہاری آئی ڈی سے میں خود میسج کروں تو ٹھیک ہے۔۔۔ سن نہیں س تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔

اوکے نہیں کرتا بس تمہیں یہ کرنا ہے کہ معاز سے بار بار قلبِ مومن کے بارے میں پوچھنا ہے کہ کیا وہ واقعی میں خوش ہے اور اس انداز سے پوچھنا ہے کہ وہ شک میں مبتلا ہو جائے اور پکس دیکھ کر تم سے رابطہ کرنے پہ مجبور ہو جائے۔ وہ جو سمجھ رہی تھی کہ اب اسکی جان چھوٹ جائے گی یہ سب سن کر اسے آگ ہی لگ گئی

کیا بیہودگی ہے یہ میں اب کچھ نہیں کروں گی کچھ بھی نہیں انڈرسٹینڈ۔ اوکے پھر بدنام ہونے کے لیے تیار ہو جاو ردا بے بی،،، تم مجھے ایسے بلیک میل نہیں کر سکتے وہ چیخی تھی اگر وہ اسکے سامنے ہوتا تو یقیناً وہ اسکی گردن دبوچ لیتی اور ردا کہ اس طرح چیخنے پر زین نے موبائل کو کان سے پرے ہٹا کہ سرنا میں ہلایا تھا

میسج کر کے مجھے کل تک سکرین شاٹ بھیج دینا ورنہ۔۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑتا کال بند کر گیا ردا کا مارے ضبط کے برا حال ہو گیا وہ بالوں میں انگلیاں پھنسا کر کھینچتی بے بسی سے چلائی۔۔۔ جیسا زین نے کہا ردا نے ویسا ہی کیا اور شاید کسی حد تک کامیاب بھی رہی

معاذ کو ردا کا یوں میسج کرنا عجیب لگا اور بار بار یہ پوچھنا کہ دل ٹھیک ہے وہ آپکے ساتھ خوش تو ہے نا؟؟ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ وہ واقعی آپکے ساتھ خوش ہے شک میں ڈال گیا اور رہی سہی کسر تصویروں نے نکال دی وہ دل سے پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ لڑکا کون ہے لیکن اسکے پوچھنے سے پہلے ہی خیام کی تصویر ردا نے سینڈ کر دی اور اسکی تصویر دیکھ کر معاذ ٹھٹھکا یہ کون ہے؟؟ اسکے پوچھتے ہی ردا نے تصویر ڈیلیٹ فرام ایوری ویئر کر دی اور سہولت سے بولی سوری بھائی فرینڈ کو بھیجی تھی پر غلطی سے آپکو سینڈ ہو گئی خیام شاہ ہماری یونی میں پڑتا تھا۔۔۔ اور پھر خیام کے نام پہ دل کے چہرے کا رنگ بدلنا اسکے اندر شک کی جلتی بجھتی آگ کو مزید ہوا دے گیا

میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں جگہ اور ٹائم ڈیٹائیڈ کر کے بتا دیجئے گا اس نے کچھ سوچتے ہوئے ردا کو میسج کیا اور زین کے کہنے پہ ردا نے معاذ کو ایک کیفے اور ٹائم کا بتا دیا۔۔۔ وہ جیسے ہی اس سے ملنے پہنچی پہلے ہی وہاں معاذ کو دیکھ کر زرا سا مسکرائی لیکن جیسے ہی نظر اپنی کرسی کی بیک سے جڑی دوسری کرسی پہ بیٹھے شخص پہ پڑی تو اسکی گردن میں گلی اُبھر کر مدھم ہوئی وہ آہستہ آہستہ چلتی معاذ کے سامنے آ بیٹھی۔۔۔ مجھے خیام کے بارے میں جاننا ہے کہ اسکا اور دل آئی مین قلبِ مومن کا کوئی جگھڑا وغیرہ تو نہیں ہوا تھا تم تو اسکی دوست ہو نا تمہیں بہتر پتا ہو گا یہ بات میں دل سے بھی پوچھ سکتا تھا لیکن میں ایسی ویسی کوئی بات کر کے اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا اور نا ہی اپنے رشتے میں کوئی بد مزگی پیدا کرنا چاہتا ہوں تم سمجھ رہی ہو نا تو بس۔۔۔ ویسے بھی تم نے مجھے بھائی بولا ہے اور مجھے یقین ہے اس لفظ اور رشتے کا مان رکھتے ہوئے تم دل کو اس بارے میں کوئی بات نہیں بتاؤ گی

اس نے بہت مان سے اسے کسی خدشے کے تحت کہا تھا اور ردا نے زبردستی مسکراتے ہوئے گردن ہاں میں ہلائی اور پھر جیسے زین نے کہا ویسے ہی کیا دل کے خلاف اسکے دل میں زہر بھر دیا اور وہی زہر اسنے دل کی رگوں میں انڈیل دیا۔

اور دوسری بار جب معاز نے ملنے کا کہا تو ردا نے بچی کچھی امید جلا کر راکھ کرنے کا کام کیا معاز کے نکلتے ہی دور سے دیکھتا زین ردا کے سامنے آ بیٹھا گڈ جاب ردا بے بی۔ تم نے جو کہا میں نے وہ ہی کیا قلبِ مومن کی زندگی برباد کر دی رحم کھاؤ مجھ پہ اور وہ پکس ڈلیٹ کر دو ہم چلو کیا یاد کرو گی تمہارے سامنے ڈلیٹ کرتا ہوں سب وہ موبائل نکالتا وہ فحاش مواد ڈلیٹ کرنے لگا۔ لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تمہارے پاس اسکی کوئی اور کاپی نہیں ہے اور تم یہ سب دوبارہ نہیں کرو گے؟؟ وہ چانچتی نظریں اس کے مکروہ چہرے پہ ڈالتے ہوئے گویا ہوئی

زین بے ایمانی کا کام بھی ایمانداری سے کرتا ہے بس ایک بات یاد رکھنا میرے اور قلبِ مومن کے درمیان آنے کی کوشش کبھی غلطی سے بھی مت کرنا ورنہ مجھے تو تم اچھے سے ہی جان گئی ہو گی

اس دن سبحان جب یونی میں آیا وہ اس لیے ڈر رہی تھی کہ کہیں زین نا دیکھ لے پہلے ہی بہت مشکل سے اسنے جان چھڑوائی تھی اور اب سبحان کے میسج نے اسے ڈسٹرب کر کے رکھ دیا تھا وہ اپنے کیے پہ پچھتاتی اور بے بسی سے آنسوں بہاتی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی۔

--

وہ سڈی میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب بنی اسکے لیے چائے لیکر آئی یہ لیس آپکی لاپچی والی چائے اسنے تھکے سے انداز میں کہا تو ابراہیم نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا جسکے چہرے سے ناراضگی صاف ٹپک رہی تھی وہ چائے ٹیبل پہ رکھتی پلٹنے لگی تو ابراہیم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھایا۔ یہ منہ کیوں تربوز جیسا بنا رکھا ہے؟؟ اور وہ خاموشی سے انگلیاں چٹخانے لگی

اسنے بنی کا چہرہ اپنی جانب کرنا چاہا تو اسنے ناراضگی کا تاثر دینے کے کیے اسکا ہاتھ جھٹک دیا، بینیمیں بنی اسنے دانت پیسے ہاں کر لیں آل غصہ کیونکہ اب کونسا آپکو کسی کا ڈر ہے مجھے اکیلے یہاں لا کر ٹپک دیا سارا دن دیواریں تکتی رہوں یا کیچن میں گھسی رہی اور وہ دہشت گردوں جیسے رحمت بابا دروازے پہ بیٹھائے ہوئے ہیں خود تو صبح نکل جاتے شام کو یاد آتی گھر کی لیکن پھر بھی کام نہیں ختم ہوتا سڈی روم میں گم رہتے میرا تو چپ رہ رہ کہ منہ بھی درد کرنے لگا ہے لیکن آپکو کیا وہ جو بولنے پہ آئی سٹاپ لگانا ہی بھول گئی

وہ جو ہتھیلی پہ تھوڈی ٹکائے مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے خاموش ہوتے ہی دلکشی سے ہنستے ہوئے گویا ہوا۔ ابراہیم صدقے جائے اپنی پھینی کے ماڑی سی جان اور سو سیاپے اتنی سی عمر میں ہی اتنے دکھ۔۔۔

آپکو مزاق لگ رہا ہے سب؟؟

میں نے یہ کب کہا؟؟

"ہر بات کہنے کی نہیں ہوتی کچھ باتیں خود بخود محسوس ہو جایا کرتی ہیں" آپ بس مجھے واپس بھجوا دیں

--

واپسی کا تو نام بھی مت لینا اور تم ٹینشن نا لو اب تم بھی کالج جانا سٹارٹ کر دو گی تو بورنگ سرپٹ دوڑ جائے گی اسکی ناک کو کھینچتے ہوئے چائے کا مگ اٹھا لیا

--

تب تک میں کیا کروں؟؟ امم تب تک تم اپنے ہنڈسم سے شوہر سے پیار کرو وہ معنی خیزی سے کہتا اسکی جانب جھکتے ہوئے بولا، زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے ابھی بھی ناراض ہوں میں اور میرے جیسی لڑکی سے دور ہی رہا کریں طنز کا تیر برسا کر پھر سے اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس دلایا گیا

تمہاری جیسی لڑکی سے تو دور ہی رہوں گا اب تم خود جو میرے پاس ہو اسنے بات کو مزاح کا رخ دینا چاہا اور وہ بنا کوئی جواب دیتی اٹھنے کے پر تولنے لگی اب بیٹھی رہو ہم باتیں کرتے ہیں نا اسنے پھر سے اپنے قریب بیٹھنا چاہا، اب مجھے نیند آ رہی ہے اسنے مصنوعی جمائی لیتے ہوئے کہا میں نے کوئی لوری تو نہیں سنائی جو تمہیں دو منٹ میں نیند آنے لگی وہ زرا غصے سے کہتا اسے اپنے قریب بیٹھا گیا۔ مجھے موبائل لے دیں بنی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تمہیں پتا ہے مجھے تم میں سب سے زیادہ اٹریکٹ تمہاری یہ بھوری آنکھیں کرتی ہیں ان میں عجیب سی چمک ہے جو میں نے کسی اور کی آنکھوں میں کبھی نہیں دیکھی اسنے بھاری ہوتی آواز میں کہتے ہوئے نرمی سے اسکی آنکھوں کو چھوا۔ بنی نے فوراً سے چہرہ جھکایا ابراہیم کو اسکا یہ عمل کافی ناگوار گزرا اسی لیے تھوڑی سختی سے اسکا چہرہ پکڑ کر بلند کیا تھا

مجھے پتا ہے آپ بات بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ موبائل نالیکر دینا پڑے وہ اپنی شرماءٹ کو تھپک کر سلاتی پوری اسکی جانب گھومتے ہوئے کہتی اسے قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔ میرا ناول پڑھے بغیر دن نہیں گزرتا سمجھا کریں نا۔۔ یار کیا فائدہ تمہارا دن رات ناول پڑھنے کا اگر تم ہیروئن کی طرح شرما نہیں سکتی،، وہ سب خیالی دنیا میں ہی ہوتا ہے کہ لڑکی شرما شرما کر کانپنے لگے بلا بلا میں ناول پڑتی ضرور ہوں لیکن انکی ہیروئن جیسا ایک بھی گن مجھ میں نہیں پایا جاتا ویسے بھی شرم تو مجھے بہت آتی لیکن پھر میرا منہ دیکھ کر بھاگ جاتی اسنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بتایا۔۔ مجھے تمہاری بے شرمی ہی تو گائل کرتی ہے اب یہ حقیقت تھی یا مزاق وہ سمجھ نا پائی

خیر چھوڑیں آپ اپنا موبائل مجھے دیں دے اس نے اپنی ہتھیلی آگے پھیلاتے ہوئے کہا تو ابراہیم نے سانس بھرتے ہوئے موبائل اسکی ہتھیلی پہ رکھ دیا اور فائل پہ جھک گیا

پاسورڈ؟؟

وہ کچھ بھی بولے بنا اپنا کام کرتا رہا اور بنی نے اسے گھورتے ہوئے خود سے ہی پاسورڈ لگایا arsh اور پاسورڈ کھلنے پہ اسکا منہ بھی کھل گیا کیونکہ دو سال پہلے جب ابراہیم نے موبائل لیا تھا تو بنی نے ہی پاسورڈ لگایا تھا حیدر کے دو لاسٹ ورڈ ar اور بینیش کا sh ملا کے حشر آج بھی اسکا یہی پاسورڈ تھا اسے ابراہیم پہ ٹوٹ کے پیار آیا۔۔ آپ کا ابھی بھی یہی پاسورڈ ہے مجھے یقین نہیں آ رہا ہے وہ تو اموشنل ہی ہو گئی اس میں یقین نا کرنے کی کیا بات ہے اب؟؟ میرے کونسا پانچ سات چکر چل رہے ہیں جو میں روز پاسورڈ بدلتا پھیروں۔۔۔

مجھے نا بہت پیار آ رہا ہے آپ پہ سچی بنی اسکے کندھے سے سر ٹکاتی بولی، بینش میری جان جب مجھے پیار آ گیا نا تو تمہاری خیر نہیں اس لیے رحم کھاؤ مجھ پہ بندہ بشر ہوں ایمان ڈمگاتے دیر تھوڑی لگتی ہے جاو شاباش اب جا کر سو جاو۔۔

سب جانتی ہوں بس آپکو کام کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا وہ غصے سے کہتی سٹڈی سے نکل گئی لیکن موبائل لے کے جانا نہیں بھولی اسکے نکلتے ہی ابراہیم نے نا میں سر ہلایا اور سر جھٹکتا پھر سے فائلز میں سر دے گیا

--

آج انکا لاسٹ پیپر تھا پیپر دینے کے بعد سب اکٹھے بیٹھے پلاننگ کر رہے تھے کے چھٹیوں میں کیا کیا جائے۔ ہم تو پاکستان جا رہے ہیں فاتح نے بلند آواز میں سب کو بتایا، سچ میں تم دونوں پاکستان جا رہے ہو؟؟ ہاں اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے؟؟ جواب مریم کی جانب سے آیا۔ کچھ نہیں عینی بھی مجھے واپس بلا رہی ہے اور میرا بھی دل چاہ رہا ہے بچوں سے ملنے کا لیکن اکیلے جانے کی وجہ سے میں نے انکار کر دیا اب اگر تم دونوں بھی جا رہے ہو تو میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔۔

ہاں ٹھیک ہے پھر تینوں ٹکٹس کروا لیتے ہیں فاتح نے خوشدلی سے کہا، وہ تم ٹینشن نا لو ٹکٹس میں کروا لوں گا بس یہ بتا دو کب کی کروانی ہے؟؟ اسی ویک کے اندر جانا ہے چلو دیکھ لو۔۔ چلو ٹھیک ہے پھر بعد میں ملتے ہیں میں ٹکٹس کنفرم کر کے بتا دوں گا وہ جیکی کو چلنے کا اشارہ کرتا وہاں سے چلا گیا تو فاتح اور مریم نے بھی گیٹ کی جانب قدم بڑھائے۔۔

آج سات ماہ بعد وہ پاکستان کی سرزمین پہ موجود تھا اپنے ہی دیس کی ہوا میں اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی اسکی حالت بگڑنے لگی دل کیا پھر سے بھاگ جائے واپس وہ پریشانی سے ماتھا مسلتا بیگ کی جیب سے اپنی مطلوبہ گولیاں نکال کر پھانکنے لگا خیام آر یو اوکے؟؟ فاتح نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسکی بگڑتی حالت دیکھ کر فکر مندی سے دریافت کیا۔ ہاں ٹھیک ہوں وہ زبردستی مسکراتا ہاتھ کو اوپر کرتے ہوئے بولا۔۔

مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تم ایسا کرو میرے ساتھ چلو پھر جب طبیعت سنبھلے گی تو اپنے گھر چلے جانا ، نہیں یار میں پہلے عینی اور بچوں سے ملنا چاہتا ہوں اس نے سہولت سے انکار کیا اچھا پرامس جاتے ہوئے تم دونوں کو میں پک کروں گا اور تمہاری امی سے بھی ضرور ملوں گا انکے کافی اسرار کے بعد خیام کو وعدہ کرنا پڑا اور وہ بھی متفق ہوتے اپنی منزل کو چل دیے اور خیام اپنی۔۔

ماموں عینی کا بیٹا اور بیٹی دونوں فٹبال کھیل رہے تھے لیکن جیسے ہی نظر خیام پہ پڑی دونوں چیختے ہوئے اسکی جانب بھاگے دونوں کا شور سن کر عینی بھاگی بھاگی باہر آئی لیکن بچوں کو خیام کے ساتھ لپٹے دیکھ اسکی بھی چیخ نکلتے نکلتے بچی ، شاہ اس نے بھیگی آواز میں پکارا اور خیام کو کیا کچھ نا یاد آیا تھا اس نام اس پکار سے وہ آنکھیں زور سے بند کرتے ہوئے کھولتا عینی کی جانب بڑھا اور وہ جو بے یقین سی کھڑی تھی اسکی باہوں میں سما گئی تمہیں آنے سے پہلے بتانا چاہیے تھا

ہاں تاکہ تم پارلر کا چکر ہی لگا لیتی اسنے ہنستے ہوئے عینی کو چھیڑا بدھو تاکہ میں تمہاری پسند کا کھانا بنا لیتی اسنے خیام کے کندھے پہ چپت لگاتے ہوئے بتایا۔ تو پھر کیا ہوا شام تک میں یہی ہوں اب بنالیں

--شام تک کیوں اب جب تک یہاں ہو ادھر ہی رہو دیکھو کتنا کمزور ہو گئے ہو آنکھیں کتنی ریڈ ہو رہی ہیں اور ڈارک سرکلز تو ایسے پڑے ہیں جیسے پوری پوری رات جاگ کر دنیا میں انقلاب لانے کا ارادہ ہو۔۔ عینی پیپرز میں جاگنا تو پڑتا ہے نا اچھے گریڈز کے لیے نیندوں کی قربانی تو دینی ہی پڑتی ہے اب زیادہ میری ڈاکٹر مت بنو فحالی شیف بنو اور مجھے کچھ اچھا سا بنا کر کھلاؤ تب تک میں اپنے بچوں کو جی بھر کے دیکھ لوں اسنے دونوں بچوں کا اپنے ساتھ چپکاتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکراتی ہوئی کیچن میں گھس گئی

--

تقریباً رات کے گیارہ بجے وہ فلیٹ پہ آیا تاکہ زین کو سرپرائز کر سکے وہ جاتے ہوئے فلیٹ کی ایک کی زین کو دے گیا تھا تاکہ اسے رہنے میں کوئی مشکل نا ہو کیونکہ وہ کافی عرصے سے اسکے ساتھ ہی رہ رہا تھا

وہ دھیمی چال چلتا زین کے کمرے میں آیا لیکن اسے یہاں نا پا کر اسے حیرت ہوئی پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دیا تاکہ آرام کر سکے لیکن کمرے کا دروازہ کھولتے سامنے کے منظر پہ نگاہ پڑتے ہی اسکی نگاہیں چندیا گئی زین شاید اپنی نئی گرل فرینڈ کے ساتھ اسکے کمرے اسکے بیڈ پہ موجود تھا اور یہ بات خیام کے لیے نا قابل برداش تھی وہ اپنا بیڈ کسی صورت بھی شیر نہیں کرتا تھا زیننننن وہ پوری قوت سے دھاڑا زین جو اس لڑکی میں گم تھا گڑبڑا کے اُٹھ بیٹھا اپنے سامنے خیام کو دیکھ کر اسکی سیٹی گم ہوئی

جلدی سے باہر آو وہ اپنے انگوٹھے کو تکتا دوسری غلط نگاہ بھی ان پہ ڈالے بغیر واپس پلٹ گیا زین تھوک نگلتا اسکے پیچھے آیا تو کب آیا آنے سے پہلے بتا دیتا تا کہ میں تجھے پک کر لیتا وہ ڈرتے ڈرتے بولا

اسے دیکھتے ہی خیام ہتھے سے اکھڑ گیا اور اسے گریبان سے جا دبوچا منع کیا تھا نا منع کیا تھا تجھے کہ اپنی غلاظت اپنے تک محدود رکھا کر میرے فلیٹ میں یہ سب نہیں چلے گا اور تو میرے کمرے میں میرے ہی بیڈ پہ ٹف ہے تجھ پہ۔۔۔

یار اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے پہلے کونسا یہاں میلاد ہوتے ہیں تو بھی تو مہمل کے ساتھ ابھی بات اسکے منہ میں ہی تھی کہ خیام نے اسکو جڑوں سے دبوچا بیوی تھی وہ میری بیوی بی کوئی طوائف نہیں تھی اور دوبارہ تیری زبان سے اسکا نام نا سنوں ورنہ زمین میں گھاڑ دوں گا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا

تم نے اسے بیوی مانا ہی کب تھا نکاح کے نام پہ استعمال کیا تھا اسے اب مر گئی تو بیوی بن گئی واہ خیام شاہ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تونے نکاح کہ بل بوتے پہ وہ سب کیا جو میں پیسے کے بل بوتے پہ کرتا ہوں پھر تجھ میں اور مجھ میں کیا فرق ہے بتا زین اپنی اتنی انسلٹ پہ بھڑک ہی اٹھا

اسکی باتیں خیام کے دل کو چھلنی کر گئی میرے ہی ٹکڑوں پہ پل کر مجھ پہ ہی بھونک رہا ہے اٹھا اپنا گند اور نکل یہاں سے وہ غصے سے پاگل ہوتا چٹکی بجاتے ہوئے بولا اسے پٹری سے اترتا دیکھ وہ جلدی سے بولا دیکھ یار میں اس ٹائم کہاں جاؤں گا ایسا تو مت کر تیرے بولنے پہ مجھے بھی غصہ آ گیا

چہرے پہ مسکینیت طاری کرتا گویا ہوا

کل تک مجھے میرا فلیٹ ہر غلاظت سے پاک چاہیے اپنا بوریرہ بستر سمیٹ کر کل تک یہاں سے چلتے بنو وہ غصے سے پھنکارتا وہاں سے نکلتا چلا گیا کیونکہ سکون تو اب یہاں نصیب ہونے سے رہا اسکے جاتے ہی زین نے غصے سے پاس پڑے صوفے کو ٹھوکر ماری تیرا یہ غرور خاک میں نا ملایا تو میرا نام بھی زین نہیں

یار آج کل ہر جگہ رخشے ہی نظر آتے ہیں سبحان نے رخشے کو دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا اور اسکی بلند آواز رخشے کی اماں تک جا پہنچی ایک دفعہ شیشے میں اپنی جاج (جہاز) ورگی بو تھی تو دیکھ لو پھر رخشے خود بخود نظر آنا بند ہو جائے گے اور صرف جاج ہی جاج دکھے گے اور سبحان اپنا سامنہ لیکر رہ گیا رخشے جو بڑی امی کی مالش کر رہی تھی اسکی بھی باچھیں پھیلیں چچی میں مزاک کر رہا تھا، فی وہ نکی کاکی ہے جس کے ساتھ تو مزاق کر رہا تھا

بس کر نمانے کے پیچھے ہی پڑ گئی ہے بڑی امی سبحان کا منہ بتا دیکھ اپنی بہو سے بولیں جنہیں نا جانے رکشہ لفظ سے اتنی چڑکیوں تھی اور وہ نحوست سے سر جھٹکتی وہاں سے اٹھ گئی انکے جاتے ہی سبحان کی ہنسی لوٹ آئی اب رخشہ نظر آجائے تو بندہ بتائے بھی نا وہ بڑی امی کے قریب ہوتا رازداری سے پوچھنے لگا، پتر پھر جاج نظر آنے پہ بھی بول لیا کرنا۔ بڑی امی اتنا سوہنا منڈا آپکو کدھر سے جاج لگتا ہے کلاس کی ساری لڑکی مجھ پہ مرتی ہیں آپکو پتا ہے جب میں کلاس میں داخل ہوتا ہوں تو جان بھوج کر کوئی ادھر کے کندھے سے ٹکرائے گی کوئی ادھر والے سے وہ رخشے کی جانب مسکراہٹ اچھالتا بولا۔

کٹ (کم) نظر آتا ہو گا انکو اسی لیے تو ڈولتی پھرتی ہوں گی اللہ صحت اور بینائی دے انہیں اور رخصتی نے بلند آواز میں آمین کہا۔ اوہو بڑی امی لائینیں مارتی ہیں مجھ پہ ، لے تُو کوئی رجسٹر اے جو لائینیں مارتی ہیں ،، بڑی امی بلیک بورڈ سمجھ لیا ہو گا بیچارے کو اب کالا ہی اتنا ہے رخصتی نے بھی حصہ ڈالا۔ میں تو کہتی ہوں اس رخصتی سے کریم لیکر تو وی لگا لیا کرتا کہ دور سے ہی نظر آ جائے اب تو پاس سے بھی نظر نہیں آتا۔ بڑی امی آپکی نظر لگتا ہے پہلے سے بھی گر گئی ہے کل ہی ہسپتال لیکر جاؤں گا اور ویسے بھی کریموں کی ضرورت انہیں ہوتی جن کا بیوٹی لیول ضیرو ہو میں تو ویسے ہی ہیرو ہوں آپ لوگ اقرار کرنے سے ڈرتے ہیں تو یہ الگ بات ہے

بڑی امی میں کونسی کریم لگاتی ہوں رخصتی نے انجان بنتے ہوئے پوچھا، لے اب مجھے نام کیا پتا رات کو منہ پہ لیپ کیا ہوتا اور صبح تک پوری تہہ ویسے کی ویسے جمی ہوتی میں تو روز صبح دیکھتی ہوں جب نماز کے لیے جگانے جاؤں انہوں نے دوسرا پاؤں بھی اسکے سامنے کرتے ہوئے اسکا راز فاش کیا بڑی امی آپکو ایسے ہی لگا ہو گا میرا رنگ تو ویسے ہی بڑا سفید ہے چھوڑیں بڑی امی تاریخ گواہ ہے لڑکیاں مرتی مرجائیں گی لیکن نائیٹ کریم کا راز کسی کو نہیں بتائیں گی رخصتی جو پاؤں پہ پانی نا پڑنے دے رہی تھی سبحان نے دیکھ کر بڑی امی کو چپ کروانا چاہا لیکن رخصتی کو بھڑکا ہی گیا

ہاں ہاں آئے بڑے تم نیچرل حسین و جمیل پتا ہے مجھے جو دوسرے دن مڈ ماسک منہ پہ چپکایا ہوتا اور پتا نہیں کون کون سی پالش کرتے ہو منہ پہ۔ چیری بلوسم کرتا ہوں تم نے بھی کرنی ہے تو بتاؤ وہ بنا شرمندہ ہوئے بولا۔

شکل دیکھ کر لگتا بھی ہے چیری بلوسم ہی لگاتے ہو وہ تیل ہاتھوں پہ لگاتی بولی اور تمہیں بھی دیکھ کر لگتا ہے کہ فائزہ بیوٹی کریم ہی لگاتی ہو۔۔ ہاں لگاتی ہوں تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔ آئے ہائے نی بس کر توتے منڈے نوں تکلیفاں ہی دسن لگ گئی اے۔ یہ جو کہہ رہا ہے وہ تو آپکو سنائی نہیں دیا پتا ہے آپ ہمیشہ سے لڑکوں سے ہی پیار کرتی ہیں ہم لڑکیاں تو ہیں ہی بیگانی کھیتی بقول حمیداں بی بی۔۔ میرے لیے تو تم سب ہی برابر ہو وہ پیچھے تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے بولیں تم فکر نا کرو تم گھر کی ہی کھیتی ہو سبحان نے بڑی امی کی ٹانگ دباتے ہوئے آہستہ آواز میں سرگوشی کی،، سوچ ہے تمہاری رختی نے تیوری چڑھائی، میں اپنی سوچ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا مکمل ارادہ رکھتا ہوں ساتھ میں آنکھ بھی ونک کی۔۔

رختی نے نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو اسے اتنا عزیز تھا کہ وہ اندازہ ہی نا لگ پاتی تھی سبحان کے دیکھنے پہ وہ نظروں کا زاویہ بدل گئی جو ادھر ادھر سے تمہاری ساتھ ٹکراتی ہیں ان میں سے ہی ایک آدھی کو پکڑ لینا اپنے لیے وہ نکھرے دیکھاتی کہنے لگی ہماری سوچ کتنی ملتی ہے نا بس اسی لیے پہلے تمہیں پکڑنا ہے پہلی بیوی تو تم ہی بنو گی اور دوسری ان میں سے۔۔ بات ادھوری چھوڑتے ہوئے سبحان نے بتیسی کی نمائش کرنے کے ساتھ اپنے ارادے سے اگاہ گیا

یہ جو کو لگیٹ کا کمرشل دیتے ہونا پھر ڈینٹل سرجن کے اشتہارات پہ تمہاری تصویر چھپی ہو گی وہ بھی مریض کی شکل میں رختی نے اسکی بتیسی نکال کے ہنسنے پہ چوٹ کرتے ہوئے کہا۔ ڈینٹل سرجن کی نرس جب تمہارے جیسی ہو گی تو میں اشتہار کی جگہ خود منہ کھول کر دیوار سے لگ جاؤں گا۔

سجائیں اسے دانت پیسے، کیا بڑبڑ لگا رکھی ہے پاؤں پہ مالش کرنے کا بولا ہے لیکن بولنے کی تیزی دیکھ کر تو لگ رہا ہے اپنی زبان کی مالش کر رہی ہو اور تم نے اگر چنڈیاں ہی وڈنیاں تو رہنے دو دبانے کو میرا تو ماس دکھنے لگ گیا ہے بڑی امی انکو آہستہ آہستہ سرگوشیاں کرتے دیکھ غصے سے بولیں اور دونوں خاموش ہوتے اپنا کام کرنے لگے

☆☆☆☆☆☆

وہ نیلم کے ساتھ درختوں کے پاس بنی کھاریاں سے فالتو جڑی بوٹیاں کاٹ رہی تھی جبکہ آپاں صحن میں بیٹھیں سویٹر بننے میں مگن تھیں جب دروازے پہ دستک ہوئی میں دیکھتی ہوں نیلم ہاتھ صاف کرتی دروازے کی جانب لپکی۔

مریم آپاں وہ خوشی سے چیخی اسکی چیخ و پکار سن کر آپاں نے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دروازے کی جانب دیکھا اپنی بہو اور بیٹے کو دیکھ کر انکی آنکھیں لباب ہوئیں اور بنا سیکنڈ کی دیر کیے وہ چارپائی سے اٹھ کھڑی ہوئی اپنے بیٹے کے گلے لگتی کتنے ہی لمحے وہ آنسوؤں بہاتی کبھی اسکا ماتھا چومتیں تو کبھی گال۔ انکی محبت دیکھ کر ماہی اور نیلم کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں آپاں باری باری اپنی بہو اور بیٹے کو ملیں لیکن دونوں کے سوالیہ نظروں سے ماہی کو دیکھنے پر وہ سٹپٹا کے آپاں کو دیکھنے لگی ارے یہ ماہی ہے قلبِ مومن کی بہن ادھر دینی تعلیم کے لیے آئی ہے انہوں نے شرمندہ سی کنفیوز ہوتی ماہی کو محبت سے دیکھتے ہوئے بتایا۔ او اچھا فاتح سوچتے ہوئے بولا میری بہن کی بہن یعنی میری بھی بہن کیسی ہے؟؟ ٹھیک وہ بس اتنا ہی بول پائی مریم نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا تم سے

مل کر خوشی ہوئی۔ مجھے بھی وہ مسکراتے ہوئے بولی وہ جو کچھ دیر پہلے خود کو سب کے بیچ اجنبی سمجھ رہی تھی وہ احساس اب زائل ہو چکا تھا۔

رات کو وہ دونوں لیٹیں چھت کو گھور رہی تھیں جب ماہی نے کہا مریم اور فاتح بھائی کا کپل کتنا پیارا ہے نا؟؟ ہاں یہ تو ہے نیلم نے بھی اسکی تائید کی ، اور تم سناؤ اپنے پنڈ کی کوئی بات؟؟ ہاں سب ٹھیک تھے ، وہ کیسے ہیں جنکے لیے شاعری کرتی ہے ہماری بنو؟؟ وہ اسکی طرف کروٹ بدلتی شرارتی انداز میں بولی تو نیلم شرما تے ہوئے چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپا گئی۔ آئے ہائے لڑکی شرما گئی کا ماہی نے اسے چھیڑا چلو اب بتلا بھی دو۔

وہ نا بہت بڑا افسر بن گیا ہے اتنا سوہنا لگتا ہے جب سوٹ بوٹ پہن کے کام پہ جاتا ہے میری تو اکھیاں ہی نہیں تھکتیں اسے تکتے تکتے ، آہاں کتنا بڑا افسر بن گیا ہے؟؟ میرا بھائی بتا رہا تھا کہ کسی ملٹی نیشنل کو مینی میں وڈا افسر لگ گیا ہے ،، اوووو ملٹی نیشنل کمپنی میں وڈا افسر واہ جی واہ کیا کہنے ویسے نام کیا ہے تمہارے اُن کا؟؟

شیر دل وہ دانتوں تلے انگلی پھنساتی بولی ، ہیں شیر دل یہ کیسا نام ہوا بھلا ماہی کو وہ نام کچھ عجیب لگا۔ لے چنگا بھلا نام ہے اسکا مطلب ہے شیر کے دل والا مطلب کہ بہادر کسی سے نا ڈرنے والا نیلم نے تشریح ہی کر ڈالی۔ مطلب کہ نیلم کا بہادر سپاہی ماہی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ہی ہی تم کہہ سکتی ہو

--

اب شادی کب کر رہی ہو؟؟ جب وہ رشتہ بھیجیں گے جواب دو بدو آیا، کیا مطلب ابھی تک رشتہ نہیں ہوا؟؟ کہاں ابھی تک تو اظہار و اقرار بھی نہیں ہوا وہ حسرت سے کہتی کُشن سینے سے لگا گئی کیا مطلب؟؟؟ مطلب کہ میں اسے شروع سے بھائی کہتی ہوں وہ تو جانتا بھی نہیں ہو گا کہ میں دل ہی دل میں اسے سر کا سائیں بنانے کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں۔۔ اگر اسے پتا نہیں ہے تو پھر کیوں آس لگائے بیٹھی ہو کہ وہ تم سے ہی شادی کرے گا؟؟" میرا دل کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے اسکی آنکھوں میں میں نے اپنے لیے محبت کے جگمگاتے جگنو دیکھیں ہیں وہ جب بھی مجھے دیکھتا ہے نا آس پاس سے غافل ہو جاتا ہے جب تک میں آنکھوں سے او جھل نا ہو جاؤں وہ مجھے دیکھتا ہی رہتا ہے اور ایسا تو محبوب کو دیکھ کے ہی ہوتا ہے نا"۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ یہ سب تمہاری آنکھوں کا دھوکہ ہو ضروری تو نہیں جو ہمیں نظر آتا ہے حقیقت میں بھی ویسا ہی ہو" یہ جو خوش فہمیاں ہوتی ہیں نا ہمارے دل کو اجاڑنے میں سب سے بڑا ہاتھ انہی کا ہوتا یہ ہمیں خوابوں کی دنیا اتنی حسین دیکھاتیں ہیں کہ پھر حقیقی دنیا کو دیکھنے کی بینائی ہی چھن جاتی اور ہمیں صرف خوابوں میں جینا اچھا لگنے لگتا، لیکن جیسے ہی حقیقت ہمیں اپنے شکنجے میں لیتی ہے تب صرف خواب ہی نہیں ٹوٹتے ان خوابوں کے ساتھ ہمارا دل بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا اور پھر باہر کی دنیا کے ساتھ دل کی دنیا بھی ویران ہو جاتی " اس لیے حقیقت میں رہنا سیکھو۔۔

تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا ہے اسنے خفگی سے کہا تو ماہی ہنسنے لگی میں نے تو حقیقت کا ایک پہلو دکھایا ہے تم دیکھنا نہیں چاہتی تو یہ الگ بات ہے ماہی نے کہتے ہوئے رُخ موڑ لیا کیونکہ دل کے زخم پھر

سے اُدھرنے لگے تھے وہ بھی تو اسی خوشنہمی کی مار مری تھی کہ وہ اسکے لیے بہت اہم ہے جسے اپنا آسمان سمجھا تھا اس نے تو گھر کی چھت تک چھین لی۔۔

تم نے نکاح کے نام پہ اسکا استعمال کیا یہ الفاظ اسکے زہن پہ ہتھوڑے کی مانند لگ رہے تھے وہ آدھی رات تک فٹ پاتھ پہ پھرتا اپنے ضمیر کے سامنے شرمندہ ہوتا رہا سردیوں کی آمد آمد تھی اس لیے رات کو سردی ہو جاتی اور باہر پھرتے پھرتے اسے ٹھنڈ کا احساس ہونے لگا تو گھر جانے کا سوچا۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اپنی سوچ پہ ہنسا کہ گھر۔۔ کیا میرا بھی کوئی گھر ہے؟؟ اس نے خود سے سوال کیا آنکھوں میں نمی سی چمکنے لگی دل نے خواہش کی تھی کہ کاش اسکی ماں زندہ ہوتی تو وہ یوں در بدر بھٹکتا نا پھرتا۔۔ خیر اب فٹ پاتھ پہ پاس سے بھونکتے کتوں کی خوراک بننے سے تو رہا کچھ سوچتے ہوئے اسنے اپنے کسی دوست کا نمبر ڈائل کیا اور چند سوال جواب کے بعد وہ اسکے فلیٹ کی جانب چل دیا۔۔ وہ اگلے دن شام کو اپنے فلیٹ میں داخل ہوا تو پہلی نظر زین سے ہی ٹکرائی اسے دیکھ کر خیام کا ہلق تک کڑوا ہو گیا تو ابھی تک یہاں بیٹھا ہے میں نے کہا تھا نا کہ مجھے تمہاری شکل نا دکھے دوبارہ ادھر وہ ناگواری سے کہتا صوفے پہ ٹک گیا

بس کر یار غلطی ہو گئی مانتا ہوں اب یوں بیگانہ تو نا بن وہ معصومیت سے کہتا خیام کا دل موم کرنے میں کافی حد تک کامیاب رہا۔۔ ہم ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے؟؟ تو حکم کر یار زین چہکتے ہوئے بولا، کل تم مجھے مہمل کی قبر پہ لے کر جاو گے تو میں تمہیں یہاں رہنے کی اجازت دے سکتا ہوں

یہ تو کوئی کام ہی نہیں ہے کل کو لے جاؤں گا تو فکر ہی نا کر وہ خوشدلی سے بولا تو خیام سر ہلاتا کیچن میں چائے بنانے گھس گیا کیونکہ دردِ سر نے اسکا سکوں برباد کر رکھا تھا رات میں وہ کھانا کھا رہے تھے جب زین نے جان بوجھ کر قلبِ مومن کا ذکر چھیڑا اور وہ جو صبح کا بھوکا اب تسلی سے کھانا کھا رہا تھا دل کے ذکر پہ اسے اچھو لگا۔۔۔

کیا تو اب بھی اس سے محبت کرتا ہے؟؟ اس نے رازداری سے پوچھا پتا نہیں خیام نے کندھے اچکائے سچ تو یہ تھا کہ جو جنونی پن پہلے قلبِ مومن کے لیے تھا اب وہ شاید مہمل کے مرنے کے غم کے بوجھ تلے دب چکا تھا اور زین کو اسکا قلبِ مومن کے ذکر میں دلچسپی نالینا ایک آنکھ نا بھایا، اب تو مجھ سے بھی چھپائے گا دل کا حال؟؟ مسکینت اتنی کہ کوئی بھی دھوکا کھا جائے۔ تجھے پتا ہے میرا تجھ پر سے بھروسا اسی دن اٹھ گیا جب تو نے میری اجازت کے بغیر مہمل کی اور میری پرائیویٹ ویڈیو بنائی اور پھر مجھے دیکھائے بنا یونی کی ویب سائٹ پہ ڈال دی تجھے پتا ہے جب مہمل وہ ویڈیو دیکھ کر شک ہوئی اور قلبِ مومن واقعی میں ڈر گئی تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کیونکہ مجھے لگا تھا یہ وہی ویڈیو ہے جو میں نے تجھے دی۔۔ میرا مقصد صرف قلبِ مومن کو ہرانا تھا جس کے لیے میں کچھ بھی کرنے کو تیار تھا کیونکہ میں اسے حاصل کرنے کے کیے پاگل ہو رہا تھا اوہو یار اب تم سارا الزام مجھ پہ نہیں ڈال سکتے زین نے احتجاجاً کہا۔ ہاں میں نے اسے بدنام کیا بدکردار کہا لیکن تو نے تو اسے دوسروں کے موبائلوں کی زینت بنا ڈالا۔۔۔

میں نے صرف کچھ ایڈیٹنگ ہی تو کی تھی ویسے بھی تیرا چہرہ کونسا نمایا تھا وہ لا پرواہی سے بولا۔۔ کچھ ایڈیٹنگ وہ نا میں سر ہلاتا بولا میں نے تجھے جو ویڈیو دی تھی اس میں صرف اسکا لباس ہی غلط تھا وہ

گلے مل رہی تھی میرے اور میں نے تجھے وہ ویڈیو اسکے کلاس گروپ میں شیئر کرنے کا بولا تھا اور تُو نے پوری یونی کی ویب سائٹ پہ ڈال دی تُو ہے تم پہ کاش میں پہلے وہ ویڈیو دیکھ لیتا تو شاید آج وہ زندہ ہوتی۔۔۔

اس دن کے بعد میں سکون سے نہیں سو پایا مجھے آج بھی اسکی ہاری ہوئی بے یقین سی بھیگی آنکھیں بے چین کرتی ہیں اسکی خاموشی میری روح کو دیمک کی طرح چاٹتی ہے اور یہ سب تیری وجہ سے ہوا تیری اس ویڈیو نے اسکی زندگی ہی چھین لی جب جب مجھے یاد آتا ہے میرا دل ہزار بار مرتا ہے وہ کھانا وہی چھوڑتا اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔

شاہ سنیں نا۔ شاہ میں کیسی لگ رہی ہوں؟؟ شاہ میں آپکو آپ کہوں یا تم؟؟ شاہ شاہ شاہ۔۔۔ کمرے کے چاروں طرف لہراتا مہمل کا عکس اسے پاگل کرنے لگا وہ کانوں پہ ہاتھ رکھتا کمرے کے چاروں طرف اسے تلاش کرنے لگا۔ شاہ آپکی آنکھیں کتنی پیاری ہیں سامنے سے اسکی محبت میں ڈوبی آواز آئی لیکن دوسرے ہی پل پیچھے سے وہ چمکی شاہ آپ بہت بُرے ہیں وہ جلدی سے پلٹا، شاہ سنیں نے وہ دائیں طرف گھوما تو بائیں جانب سے وہ اداس سی بولی شاہ آپ مجھے چھوڑے گے تو نہیں۔۔۔ وہ اپنے بال نوچتا چکراتے سر سمیت پوری قوت سے چلایا مہمل،، مجھے پتا ہے تم نہیں ہو مجھے پتا ہے یہ سب میرا وہم ہے تم نہیں ہو۔۔۔ اسکے چلانے پہ زین بھاگتا ہوا کمرے میں آیا لیکن کمرے کی بیچ و بیچ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھے خیام کو اونچی آواز میں روتے دیکھ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا جیسے ہی اسنے خیام کا کندھا ہلایا تو وہ نا میں سر ہلاتا دور کھسکا مجھے پتا ہے تم نہیں ہو یہ تم نہیں ہو۔۔۔

بھیگا چہرہ کانپتے ہونٹ وہ کوئی چھوٹا بچہ ہی معلوم ہو رہا تھا خیام حوش کر تو ٹھیک تو ہے نازین نے اسے پکڑ کے جھنجھوڑا تو وہ لمبے لمبے سانس لیتا اپنا سینہ مسلنے لگا میرے بیگ سے میری گولیاں لے کر آو وہ کبھی بالوں میں انگلیاں پھنساتا تو کبھی اپنے سینے کو مستل زین کو کوئی نشے میں دھت انسان لگا جو نشہ ناملنے پہ آپے سے باہر ہونے لگتا

میری گولیاں وہ بند ہوتی آنکھوں اور زرد پڑتے ہونٹوں سے چیخنے کی ناکام کوشش کرتا بولا تو زین سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتا باہر کی جانب بھاگا کیونکہ کل سے اسکا سامان لاونج میں ہی پڑا تھا زین سارا سامان ادھر ادھر بکھیرتا بمشکل اسکی دواء والی بوتل ڈھونڈنے میں کامیاب ہوا جیسے ہی وہ دواء اس تک لیکے آیا وہ نیم بے حوشی میں جا چکا تھا لیکن جسم ابھی بھی ہولے ہولے لرز رہا تھا اور یہ معمہ وہ سمجھنے سے قاصر تھا وہ انسان جسکا جلدی سر تک نا دکھا تھا وہ دوائیوں کے سہارے جی رہا تھا --

زین نے خیام کو بیٹھاتے ہوئے وہ باریک سونف کی مانند دکھنے والی گیاں اسکے منہ میں ڈالتے ہوئے پانی کا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا تو اس دواء نے ہلق سے اترتا ہی اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ وہ ہوش میں آنے لگا اور کافی دیر وہی بیڈ کے پائے سے ٹیک لگا کر بیٹھا رہا۔۔

اب یہ تو تہہ تھا وہ اس فلیٹ میں اک سیکنڈ بھی نہیں رُکے گا ورنہ مہمل کی یادیں اسے پاگل کر دیں گی جیسے ہی اسکی حالت سنبھلی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دھیمی چال چلتا اپنے بیگ تک آیا اور وہاں اپنے بکھرے کپڑے دوبارہ سے سمیٹنے لگا۔ میں کر دیتا ہوں زین ہمدردی سے بولا تو وہ بنا جواب دیے اپنے

کام میں مصروف رہا، جان لبوں پہ آگئی ہے لیکن اکڑ ابھی بھی سلطان راہی جتنی ہے وہ کندھے اچکتا دل میں سوچنے لگا

میں جا رہا ہوں تب تک ادھر کا خیال رکھنا اس نے اپنے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے کہا، کیسی غیروں جیسی باتیں کرتے ہو وہ ناراضگی سے بولا اور اس کے گلے ملنے کے لیے قدم بڑھائے لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے منع کرتا باہر کی طرف چل دیا۔

ہوں آیا بڑا حالت تو تیری پہلے ہی مردوں جیسی ہے لیکن تیرا مردوں میں شمار بہت جلد کرواں گا وہ خباثت سے کہتا ہنسا۔ خیام نے جیسے ہی گیٹ سے باہر قدم رکھا تو زہن میں کچھ جھماکا سا ہوا اور وہ بیگ وہی چھوڑتا اندر کی طرف بھاگا اسے واپس آتا دیکھ زین کے کھلتے لب پل میں سُکڑے خیام سب خیر تو ہے نا وہ پریشان دکھائی دیتا پوچھنے لگا لیکن خیام بغیر جواب دیے اپنے کمرے میں بند ہو گیا وہ لمبی سانس لیتا خود کو پُر سکون کرنے کی کوشش کرتا الماری تک آیا لاک میں چابی گھمائی تو پل میں الماری کھل گئی اس نے ادھر ادھر ہاتھ مارتے ہوئے اپنی مطلوبہ چیز ڈھونڈی۔۔ جیسے ہی وہ چیز اسکے ہاتھ میں آئی تو ہاتھوں کی کپکپاٹ پہ قابو پاتے ہوئے اسے اٹھا کر آنکھوں کے سامنے لہرایا یہ اسکے ساتھ والی پائل تھی جو مہمل کو نکاح سے پہلے پہنائی تھی اور دوسری نکاح کے بعد پہنانے کا بولا تھا اور یہ دوسری پائل برتھڈے والی رات اسے پہنائی تھی لیکن وہ جلد بازی میں ساتھ لیکر جانا بھول گئی اور خیام نے اٹھا کر الماری میں رکھ دی۔۔ وہ کچھ پل اس پائل کو تنکے کے بعد جیب میں رکھتا ایک آخری نظر اپنے کمرے کی سنسان دیواروں پہ ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

وہ کام ختم کرتا کمرے میں آیا تو بنی کو موبائل سینے پہ رکھے گہری نیند میں پایا ابراہیم نے ہنستے ہوئے آہستہ سے موبائل اٹھا کر دیکھا تو ایف بی کھلی ہوئی تھی اور وہ ناول پڑھتے پڑھتے سو چکی تھی ابراہیم نے نا میں سر ہلاتے ہوئے نوٹیفکیشن دیکھے تو اسکا سر چکرا کر رہ گیا کیونکہ وہ اسکی آئی ڈی سے کئی ناولز گروپ اور پیج فالو کر چکی تھی پل کو اسکا دل چاہا کہ اسے نیند سے جگا کر اچھی خاصی کلاس لے لیکن پھر نظر اسکے معصوم سے سونے کہ انداز پہ پڑی تو سارا غصہ جھاگ کی طرح بہہ گیا میری پھینی وہ مسکراتے ہوئے لبوں کو اسکی ناک سے چھوتا بولا۔۔۔

ابراہیم اسے کمفرٹر اوڑھاتا دوسری سائیڈ پہ آ کر لیٹ گیا تھکا دینے والے دن کے بعد نیند کی دیوی کو مہربان ہونے میں زیادہ دیر نا لگی تھی۔۔۔

صبح اسکی آنکھ الارم کی آواز سے کھلی وہ جمائی لیتا اٹھ بیٹھا کیونکہ اسے نماز کے لیے ساتھ مسجد میں جانا تھا جو کہ اسکا روز کا معمول تھا بنی اٹھ کے نماز پڑھ لو بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے ہوئے اسے ہلایا لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوئی، بنی اٹھ جاو وہ دوبارہ کہتا چپل اڑستہ واشروم میں گھس گیا جیسے ہی وضو کر کے نکلا بنی کے سونے کے سٹائل میں زرا فرق نا آیا مطلب وہ ابھی تک سو رہی تھی بینیش وہ زرا اونچی آواز میں پکارتا اسکے قریب آیا اور بازوؤں سے پکڑ کر بیٹھایا نماز پڑھو جلدی اٹھ کے۔۔

آپ نے پڑھ لی اسنے ایک آنکھ کھولتے ہوئے دریافت کیا کیونکہ دونوں آنکھیں ایک ساتھ کھولنا کافی مشکل لگا، میں جا رہا ہوں اور میرے آنے تک تم مجھے جائے نماز پہ نظر آو وہ تنبیہ انداز میں کہتا باہر نکل گیا اور بنی نے زور و شور سے سر ہلا کر اسے یقین دلایا کہ حکم کی تعمیل کی جائے گی

وہ نماز پڑھنے کے بعد گھر لوٹا تو بنی صاحبہ اوندھے منہ لیٹی خواب فروش کے مزے لوٹ رہی تھی وہ نامیں سر ہلاتا اسکے پاس پہنچا اور اسے کندھوں سے تھام کر گردن کو بیڈ سے نیچے کی طرف لٹکایا وہ اچانک اس افتاد پہ بوکھلا گئی اور پٹ سے دونوں آنکھیں کھولیں، کلکون ہے دماغ ابھی بھی سو رہا تھا اس لیے ڈرتے ہوئے پوچھا کیونکہ نیچے لٹکتی گردن سے اوپر والا معاملہ دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر تھی وہ اپنی ہنسی دباتا وہی نیچے بیٹھتا اسکے دونوں ہاتھ زمین سے لگاتا اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے بولا تمہاری موت۔۔ ابراہیم کو دیکھ کر اسکے ماتھے پہ بل پڑے کیا مسئلہ ہے صبح صبح ہی دماغ چل گیا ہے جو میری گردن توڑنے پہ تئلے ہیں؟؟ یہ سزا ہے تمہاری اپنے کہے سے مکر نے کی وہ کندھوں پہ مزید دباؤ ڈالتا لا پرواہی سے بولا

بھاو لے ہو گئے ہیں کیا میں کب مری ہوں؟؟ اب کچھ دیر پہلے تم نے کہا کہ میرے آنے تک نماز پڑھو گی لیکن تم نے اپنا کہا پورا نہیں کیا اس لیے یہ تمہارے لیے چھوٹی سی سزا ہے، میرا منکنا ٹوٹنے لگا ہے اور آپکو یہ چھوٹی سی سزا لگ رہی ہے

فکر نا کرو تمہارا کچھ بھی ٹوٹنے نہیں دوں گا بس کچھ نٹ ڈھیلے ہیں انہیں کسنے کی ضرورت ہے وہ اپنی ناک اسکی ناک کے قریب لاتا گمبھیر لہجے میں بولا۔۔

ابراہیم کے منہ سے آتی الاچی کی مہک (جو کہ ہر وقت اسکے منہ سے آتی وہ الاچی کھاتا ہی اتنی تھا) کو اس نے سانوں کے ذریعے اپنے اندر اتارا۔۔

ابراہیم وہ اسے اتنا قریب دیکھ روہانسی ہوتی سرگوشی نما آواز میں منمنائی ہم بولوں وہ اسکے ہاتھوں پہ گرفت ڈھیلی کرتا کھویے ہوئے لہجے میں کہتا اپنی ناک اسکی ناک سے جوڑ گیا

بنی آنکھیں بند کیے اپنے اتھل پتھل ہوتے دل کو سنبھالنے کی کوشش میں ہلکان ہونے لگی اسکے دھک دھک کرتے دل کی آواز ابراہیم کو بہت پاس سے آتی سنائی دی وہ اپنی ناک اسکی ناک سے رب کرتا ایک نظر اسکے لال اناڑی ہوتے چہرے پہ ڈالتے ہوئے اسکی بند آنکھوں پہ پھونک ماری اور ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

وہ جو اسکے سہارے ٹکی تھی میٹرس سے سلپ ہوتی زمین پہ آگری ابراہیم نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے پکڑ کر کھڑا کیا اور مرر کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے بولا بینیش حیدر پزل ہو رہی ہے اف ف یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں شرماتے سے تمہارا چہرہ گولڈن سیب جیسا ہو گیا ہے وہ ہنستے ہنستے اسے بری طرح رُلا گیا اور بنی کو سمجھ نا آیا وہ گرنے پہ روئی یے یا اسکے ہنسنے پہ۔۔۔

اسے روتا دیکھ اسکی ہنسی پل میں غائب ہوئی کیا ہوا سر پہ زیادہ لگی ہے کیا وہ پل میں پریشان ہوا کیونکہ نیچے گرتے وقت اسکا سر زمین پہ لگا تھا وہ بنا جواب دے روانی سے رونے لگی، اچھا سوری اب ایسا نہیں کروں گا اب بڑی والی سزا دوں گا۔۔

لیکن وہ پھر بھی چپ نا ہوئی تو اسنے روتی ہوئی بنی کو مرر کے پاس پڑی ٹیبل پہ بیٹھایا اور خود پیچھے کھڑا اسکے کندھے دبائے لگا جو اتنی دیر الٹا لٹکنے کی وجہ سے درد کرنے لگے تھے۔ اسکے دبائے سے بنی کو درد ختم ہوتا محسوس ہوا وہ آنکھیں بند کرتی اسے روکے بنا بیٹھی رہی جبکہ آنسو اب تھم چکے تھے۔۔۔

وہ جو کب سے دبا رہا تھا اسے ہوں ہاں نا کرتا دیکھ کان کی طرف جھکتے ہوئے بولا پھر سے سونے کا موڈ تو نہیں بن رہا؟؟ وہ جو پُر سکون سی بیٹھی تھی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پیچھے دیکھے بغیر

واشروم میں گھس گئی وہ آنکھیں زور سے بند کرتا کھولنے کے بعد کیچن کی طرف بڑھ گیا کیونکہ ناراض بیگم سے خدمت کروانا اسکے بس میں نا تھا۔

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو اسے کمرے میں ناپا کر چہرے پہ مسکراہٹ رینگ گئی کہ اب اسکا مزاق نہیں بنے گا پھر اسکے ناشتے کا سوچتی اپنے سر پہ ڈوپٹہ لپیٹتی کیچن کی طرف دوڑی لیکن وہاں پہ ابراہیم پہلے سے ہی ناشتہ بنا رہا تھا بنی کو دیکھتے ہی بولا تم بیٹھو بس تیار ہے ناشتہ۔۔ میں کر لیتی ہوں آپ تیار ہو جائے۔۔ اور اسے یاد آیا کہ وہ ابھی تک ٹراؤزر شرٹ میں ہی گھوم رہا ہے اوکے تھیکنو وہ کہتا کمرے کی طرف بھاگا۔

ابراہیم جلدی جلدی ناشتہ کرتے ہوئے بولا تم شام میں تیار رہنا ہم شاپنگ پہ چلیں گے کل سے تم کالج جایا کرو گی اس لیے جو چاہیے ہوا لے لینا اور اپنا خیال رکھنا۔۔ وہ چپ کر کے سنتی رہی ، وہ ٹشو سے منہ صاف کرتا کھڑا ہوتے ہوئے بولا چلو اب مجھے گڈ والی بائے تو بول دو۔۔ گڈ بائے وہ ناک پھلاتی بولی ، ایسے نہیں جیسے بیویاں بولتی ہیں ویسے وہ شوخ ہوا۔۔ وہ دروازہ ہے چپ چاپ چلے جائے بنی نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے چائے کا گھونٹ ہلق میں انڈیلا ابھی وہ اپنی نئی نئی انسلٹ بھولی نہیں تھی۔ وہ چپ چاپ چلتا اسکے پیچھے آیا اور اسکی چٹیر کو پکڑ کر پیچھے گھسیٹتے ہوئے اسے پکڑ کر سامنے کھڑا کیا۔

کیا چاہتے ہیں اب آپ؟؟ ابراہیم نے خاموشی سے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا تھا ، سوری مائی بیوٹی وہ مسکرا کر اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکراتا کہتا اپنی چیزیں اٹھانے لگا

میں چاہتا ہوں میری پھینی مجھے دروازے تک چھوڑ کے آئے کیونکہ سیانے کہتے ہیں اس طرح بھی پیار بڑھتا ہے اور وہ سائل کرتی اسے خدا حافظ کہنے دروازے تک آئی۔ اپنا خیال رکھنا پھر سے یاد دہانی کروائی گئی آپ بھی وہ دل سے بولی کیونکہ ساری ناراضگی تو اسکی بانہوں میں سماتے ہی کہیں دور جا سوئی تھی اور پھر جب تک اسکی گاڑی نظروں سے اوجھل نا ہوئی وہ وہی کھڑی رہی اسکے جاتے ہی وہ مسکرا کر سر جھٹکتی واپس لوٹ آئی اور برتن سمیٹنے لگی

☆☆☆☆☆☆

وہ بال ڈرائز کر رہی تھی جب اسکا موبائل بلنک ہوا لیکن وہ نوٹس لیے بغیر اپنے کام میں مصروف رہی بار بار موبائل بلنک ہونے پہ ردانے بیزاری سے موبائل اٹھایا لیکن سامنے وہی ان نون نمبر سے کال آتی دیکھ اسکا پارہ ہی ہائی ہو گیا

کیا مسئلہ ہے جب ایک بار بول چکی ہوں کہ میں نہیں جانتی کسی بھی قلبِ مومن کو تو تمہارے بھیجے میں یہ بات کیوں نہیں گھستی؟؟ آپ واقعی میں نہیں جانتی قلبِ مومن کو؟؟ نہیں نہیں نہیں۔۔۔ ٹھیک ہے اب آپ سے ملاقات آپکے گھر پہ ہوگی کیونکہ آپکی فیملی یقیناً جانتی ہی ہوگی قلبِ مومن کو قلبِ مومن پہ خاصا زور دیا گیا

تم ایسا کچھ نہیں کروگے وہ برہم ہوئی لیکن سننے والا کال ڈسکنیکٹ کر چکا تھا ہیلو ہیلو اس نے غصے سے موبائل بیڈ کی طرف اچھالا جو بیڈ پہ گرتا اچھل کر کاپٹ پہ جاگرا۔ زندگی جہنم ہوئی پڑی ہے کاش میں تم سے کبھی نا ملتی قلبِ مومن وہ بے بسی سے کہتی سر ہاتھوں میں گرا گئی

تم کدھر جا رہی ہو؟؟ موسیٰ نے رختی کو دیکھتے ہوئے دریافت کیا کہیں بھی نہیں وہ بال کنگی کرتی مصروف سے انداز میں بولی تو وہ اچھا سانوں کی والے ایکسپریشن منہ پہ سجھاتا وہاں بیڈ کے نیچے سے بیٹ نکالتا باہر نکل گیا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ فرحان اسے سرتا پیر دیکھتے ہوئے بولا خیر تو ہے کدھر کی تیاری ہے؟؟ کیچن میں جانے کی تیاری ہے تم نے بھی آنا ہے تو آ جا وہ نحوست سے کہتی کیچن کی طرف بڑھ گئی تو فرحان بھی کندھے اچکتا بڑی امی سے بات کرنے لگا۔

وہ برتن دھو رہی تھی جب سبحان بڑی امی کی دوائیاں پکڑانے آیا وہ چچی کو دوائیاں تھماتا پلٹ ہی رہا تھا جب نظر برتن دھونے میں مگن رختی پہ پڑی تو وہ بھی کیچن میں چلا آیا کہیں گئی تھی تم؟؟ وہ پاس پڑی پکوڑیاں منہ میں رکھتے ہوئے بولا، ہاں اپنے سسرال گئی تھی حد ہی ہو گئی مطلب اب میں گھر میں نیا تھری پیس سوٹ نہیں پہن سکتی کیا؟؟ تم لوگوں کو میں قمیض اور شلوار اور ڈوپٹہ اور میں ہی اچھی لگتی ہوں کیا؟؟ اگر کچھ بیچ کا پہن لوں تو اسکا مطلب یہ ہی ہے کہ میں کہیں دفع ہو رہی ہوں گھر میں نہیں پہن سکتی کیا؟؟ وہ جو سب کے پوچھنے اور برتن دھونے پہ تپتی ہوئی تھی ساری بھڑاس سبحان پہ نکالتی صابن لگے برتنوں کو دھونے لگی اب تم ہر وقت سترنگی بن کر رہو گی لیکن اچانک سے ایک رنگ کا سوٹ پہن کر گھومنے لگو تو سب اس انقلاب پہ حیران تو ہوں گے ہی نا۔

تم نا اپنی شکل غائب کرو ادھر سے

شرم کرو لڑکی کوئی ہونے والے شوہر سے ایسے بات کرتا ہے۔۔

یہ منہ اور مصور کی دال وہ اسکے منہ کے گرد انگلی سے گول دائرے کا اشارہ کرتی میسنی سی ہنسی ہنستے ہوئے بولی، یہ منہ اور چکن کڑاھی مصور کی دال تم جیسے منہ پہ ہی جججتی ہے چلتے بنو ادھر سے تمہارے جیسی چکن کڑاھی کو میں منہ نہیں لگاتی وہ ہاتھ سے دفع ہونے کا اشارہ کرتی بولی۔ منہ تو تمہیں لگانا ہی پڑے گا سبحان اسکا ہاتھ پکڑ ہوئے آنکھیں چھوٹی کرتا بولا، رخصتی ایک نظر اس پہ ڈالے زور سے چیخی ایسی ہی اور سبحان نے سیکنڈ کے دسویں حصے میں اسکا ہاتھ چھوڑا تمہارا اوپر والا پورشن ہی خالی ہے تمہاری یہی گندی حرکتیں مجھے کوئی انتہائی فیصلہ کرنے پہ اکساتی ہیں اپنی اماں کے پلوں سے لگ کر بیٹھی رہو میں خود ہی کوئی چکن کڑاھی کو منہ لگانے والی ڈھونڈ لوں گا، جاو جاو ڈھونڈ لو اور وہ دانت پیتا باہر نکل گیا

کیا ہوا ہے ایسے کیوں چلا رہی ہو؟؟ وہ جو بال کنگی کر رہی تھیں چٹیاں کرتے کرتے کیچن تک پہنچیں، کچھ نہیں وہ پلیٹ گرنے لگی تھی تو چیخ نکل گئی وہ آخری پلیٹ صاف کرتی منہ جھکائے بولی تو وہ اسے گھوری سے نوازتی واپس پلٹ گئیں

اسلام علیکم !

وعلیکم اسلام کو لمبا کھینچتے افتخار صاحب اپنے سپوت کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے آخر یاد آ ہی گئی کہ ایک عدد باپ بھی ہے تمہارا وہ خیام کے گلے لگتے اسکی کمر تھپکتے ہوئے بولے، پیدا کرنے والے کو جیسے بھول سکتا ہوں وی سنجیدگی سے کہتا وہی پہ براجمان ہوا

ہفتہ ہو چلا ہے پاکستان آئے اور گھر کی یاد اب آئی ہے انہوں نے شکوہ کیا جبکہ خیام نے انہیں حیرت سے دیکھا باپ ہوں تمہارا بات بیشک ناکروں لیکن خبر ساری رکھتا ہوں وہ اسکی حیرت بھانپتے ہوئے کہنے لگے۔۔

ارے خیام تم کب آئے مسز افتخار خوشی کے تاثر لیے گویا ہوئیں جب آپ نے دیکھ لیا وہ مسکرانے کی زحمت کیے بغیر کہتا اپنے والد کی جانب متوجہ ہو گیا۔ کھانے میں کیا بنواؤں تمہارے لیے؟؟ یہ میرا اپنا گھر ہے مجھے جو چاہیے ہو گا میں خود لے لوں گا فلحال آپ ہمیں اکیلا چھوڑ دیں وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا بولا ، خیام میں ماں ہوں تمہاری وہ روہانسی ہوئیں۔ اوو اچھا تیوری چڑھاتے نے اچھا کو اتنا لمبا کھینچا کہ وہ شرمندہ سی ہو گئیں اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتیں افتخار صاحب نے انہیں جانے کا کہا اور وہ اپنی ہتک پہ دانت پٹیتیں کمرے سے واک آؤٹ کر گئیں۔۔

اچھا میں نکلتا ہوں وہ واچ پہ ایک نظر ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا ارے ابھی تو آئے ہو کچھ دیر تو اور بیٹھ جاو وہ آس لیے بولے۔ نہیں بابا مجھے ضروری کام ہے بس اب چلتا ہوں وہ جانتے تھے انکا خون بہت ہی ضدی ہے انکے کہنے پہ بھی نہیں رُکے گا اس لیے چپ ہو گئے۔ فلائیٹ کب ہے تمہاری؟؟ پرسوں وہ ایک لفظی جواب دیتا انکے بغلگیر ہوا، اپنا خیال رکھیے گا وہ محبت سے کہتا کمرے سے نکل گیا اور افتخار صاحب افسردہ سے وہی ڈھے گئے۔۔

--

دونوں کے ٹکٹس خیام نے کروائے تھے اور بہت بار کہنے کے باوجود پیسے نالے تھے اس لیے اسکی واپسی کا ٹکٹ فاتح نے خود ہی کروا لیا۔ یہ ہی بتانے کے لیے اسے کال کی لیکن خیام کو یہ سب اچھا نا لگا دونوں اسی بات پہ بہس کر رہے تھے جب فاتح نے اسکا موڈ بحال کرنے کو کہا اچھا سنو پرسوں صبح کی فلائیٹ ہے اور کل ڈنر تم میری طرف کرو گے اور میں کوئی بہانا نہیں سنوں گا۔ نہیں یار میں پرسوں ہی تمہیں پک کرنے آؤں گا وہ کان کھجاتا بولا۔ میں تمہیں کل ڈنر پہ انوائیٹ کر رہا ہوں اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم آتے ہو یا نہیں اور ایک بات ہم گاؤں کے لوگوں کا ڈنر مغرب ٹائم ہوتا ہے اور مہمانوں کو عصر ٹائم آنا پڑتا تاکہ کوئی یہ نا کہہ سکے کہ مہمان صرف کھانا کھانے آیا ہے اب تم خود سمجھا رہے ہو اسنے بہس ہی ختم کر ڈالی ، اچھا دیکھتے ہیں خیام نے ہامی بھرتے ہوئے کال بند کر دی۔۔۔

کال بند ہوتے ہی فاتح نے آپاں کی طرف دیکھا جو پریشانی سے اسے ہی تک رہی تھیں کیا ہوا امی جان؟؟ تمہارا دوست رات ادھر رُکے گا تو سوئے گا کہاں کیونکہ ہمارے گھر میں تو تین ہی کمرے ہیں۔ میں ماہی اور نیلم مدرسے میں سو جائیں گے مریم فاتح سے پہلے ہی بول پڑی ، ہم یہ ٹھیک ہے آپاں سوچتے ہوئے بولیں اور ان کی پریشانی کم ہوئی

کل ہم نے چلے جانا ہے لیکن میری شاپنگ ابھی تک رہتی ہے مریم نے فاتح کے کرتے کے بٹن بند کرتے ہوئے بتایا۔۔ بیگم آپ دو چکر بازار کے لگا چکی ہیں ابھی تک شاپنگ کمپلیٹ نہیں ہوئی وہ اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا محبت سے بولا اتنی ساری چیزیں رہتی ہیں ابھی آپکو تو پتا ہے وہاں سے

چیزیں کتنی مہنگی ملتی اس لیے میں چاہتی ہوں ضرورت کا سامان ادھر سے ہی خرید لوں، امم ٹھیک ہے ماہی کو بھی ساتھ لے چلتے تاکہ وہ بھی جو چاہیے ہو گا خرید لے گی نیلم تو پہلے بھی جا چکی ہے ہاں میں بھی سوچ رہی ہوں میں نے پچھلی بار بھی کہا لیکن وہ انکار کر گئی اب میں اسے کہتی ہوں۔۔۔ جلدی کرنا پھر خیام نے بھی آ جانا ہے اسکے آنے سے پہلے ہمیں واپس آنا ہے وہ اسکے ہاتھ چھوڑتا آئینے میں خود پہ نظر ڈالتا بولا تو وہ سر ہلاتی باہر نکل گئی

میں بازار جا کر کیا کروں گی آپ چلے جائیں پلیز وہ جو بک پڑھ رہی تھی بند کرتے ہوئے کہنے لگی فاتح نے کہا ہے تم خود جا کر اسے منع کر دو کہ تم جانا نہیں چاہتی انکے ساتھ۔۔۔ مجھے انکے ساتھ جانے میں کوئی مسئلہ نہیں پر۔۔۔ پر ور کچھ نہیں تم جا رہی ہو بس اب تیار ہو جاؤ میں عباہ پہن کے آتی ہوں۔۔۔ وہ عباہ پہن کے آئی تو ماہی کو ابھی بھی اسی حالت میں بیٹھا دیکھ کر ناراضگی سے بولی ابھی تک تم تیار نہیں ہوئی۔ میں تیار ہوں ماہی نے عجلت میں اٹھتے ہوئے کہا تم عباہ نہیں پہنتی؟؟ مریم نے نارمل سے انداز میں پوچھا

نہیں وہ میرے پاس ہے ہی نہیں وہ ہاتھ مروڑتی پریشانی سے بولی کیونکہ مریم کے ساتھ بنا عباہ کے جانا اسے بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اوو چلو کوئی نہیں تمہیں میں اپنا دے دیتی ہوں وہ پہن لو آج اپنے لیے نیا خرید لینا وہ چٹکیوں میں حل نکالتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

تقریباً عصر کے بعد انکی شاپنگ کمپلیٹ ہوئی تو فاتح نے سکون کی سانس لی کیونکہ وہ خیام کے آنے سے پہلے واپس جانا چاہتا تھا۔ فاتح بس وہ بیکری سے کچھ چیزیں لینی ہیں پلیرز پلیرز ٹھیک ہے لیکن اسکے بعد سیدھا گھر وہ تنبیہ لہجے میں کہتا بیکری کی طرف چل دیا اور وہ دونوں بھی اسکی ہمراہی میں چلنے لگیں

خیام نے فاتح سے لوکیشن منگوائی اور عصر سے پہلے ہی اسکی طرف جانے کے کیے نکل پڑا کیونکہ سفر کافی لمبا تھا وہ مغرب سے پہلے پہنچنا چاہتا تھا۔ اسکے گاؤں میں انٹر ہونے سے پہلے اسے کچھ لے جانے کا خیال آیا اس نے سوچا تھا رستے سے کچھ لے لوں گا لیکن پھر زہن سے نکل گیا پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے بیکری کے پاس گاڑی رکوائی اور پیسے ڈرائیور کو تھمائے کے کیک اور کچھ دوسری کھانے کی اشیاء لے آئے لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے خود ہی نیچے اتر آیا کہ میں خود کچھ اچھا دیکھ کر لے آتا ہوں تم رہنے دو

دروازہ جو باہر کی جانب کھلتا اور کھولنے کے لیے کافی دکت پیش آتی ماہی نے جیسے ہی کھولنے کے لیے زور لگانا چاہا وہ خود بخود کھل گیا اور وہ بیلنس کھولنے کی وجہ سے سیدھی دروازہ کھولنے والی شخصیت سے جا ٹکرائی جانی پہچانی خوشبوؤں جب اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تو اسنے سنبھلتے ہوئے سراٹھا کہ دیکھا اور دیکھتے ہی اسکی آنکھیں پتھر کی ہو گئیں وہ سانس روکے کتنے ہی پل اسے دیکھے گئی خیام کی حالت بھی اس سے جدا نا تھی ان آنکھوں کو وہ کیسے بھول سکتا تھا جو اسے ہمیشہ بے چین رکھتی تھیں وقت جیسے تھم سا گیا وہ دونوں سب کچھ بھلائے جانے کتنے ہی پل ایک دوسرے کو دیکھتے رہے

ارے خیام تم یہاں فاتح خوشگوار حیرت سے اسکی جانب بڑھا فاتح کی آواز جیسے ہی ماہی کے کانوں میں پڑی تو وہ جھٹکے سے پیچھے مڑی اور لرزتی ٹانگوں کو سنبھالتی مریم کے ساتھ جا لگی۔ ہاں وہ میں تمہاری طرف ہی جا رہا تھا اسنے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے بتایا لیکن نظریں بار بار سلور رنگ کے عباہ میں لپٹی لڑکی کی طرف اٹھ رہیں تھی

یہ میری بہن ہے ماہی فاتح نے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے بتایا یہ سنتے ہی خیام نے بے یقینی سے فاتح کی طرف دیکھا کیا کسی کی آنکھیں اتنی میچ ہو سکتی یہ بات اسے کے ماننے میں نہیں آ رہی تھی اسکا سر گھومنے لگا تھا اچھا تم کو ہم اکٹھے چلتے ہیں میں کچھ سامان لے لوں وہ سر جھٹکتے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا اور فاتح سر ہلاتا بیکری سے نکل گیا

سات ماہ بعد اسے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ کر اسکی حالت غیر ہونے لگی اسنے تو کبھی تصور بھی نا کیا تھا کہ دوبارہ کبھی دشمن جان کو دیکھے گی لیکن اچانک اسکا سامنے آ جانا ماہی کے اعصابوں کو جھنجھوڑ ہی گیا، ماہی تم ٹھیک ہو؟؟ اسے سر تھامے کھڑا دیکھ وہ اسکا کندھا ہلاتے ہوئے پوچھنے لگی

امم ہاں ٹھیک ہوں بس گھبراہٹ ہو رہی وہ رندھی ہوئی آواز میں آنسوؤں کو بمشکل بہنے سے روکتے ہوئے منمنائی۔

فاتح ماہی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ہم لوگ چلتے ہیں خیام خود ہی آ جائے گا۔ بس دو منٹ رکو اسے بھی ساتھ لے چلتے ہیں نا وہ کہاں گھر ڈھونڈتا پھرے گا اور مریم خاموش ہو گئی

وہ کافی ساری چیزوں کے شاپر تھامے بیکری سے نکلا ماہی کا دل کیا وہاں سے گم ہو جائے اتنے مہینوں میں خود کو جوڑا تھا لیکن اب پھر سے اپنا وجود ریزہ ریزہ بکھرتا محسوس ہونے لگا تھا۔ اپنا سامان نکال

لاو فاتح نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ تم کس پے آئے ہو خیام نے اس کے پاس کوئی گاڑی وغیرہ کھڑی نا دیکھ کر پوچھا

وہ میں دوست کی گاڑی لیکر آیا تھا وہ سامنے کھڑی ہے اسی پہ چلتے ہیں خیام سر ہلاتا گاڑی کی ڈگی سے سامان نکالنے لگا وہی سے ڈرائیور کو بھیجتا وہ ان کے پاس آیا مریم اور ماہی پیچھے بیٹھ چکیں تھی وہ سامان ڈگی میں رکھتا فاتح کے ساتھ اگلی نشت پہ براجمان ہوا۔

ماہی نے اس کے بعد ایک غلط نگاہ بھی اس کے وجود پہ نا ڈالی تھی جبکہ خیام کی نگاہیں پلٹ پلٹ کر اسی کی جانب اٹھ رہیں تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا نقاب ہٹا کر چہرہ دیکھ لے اگر فاتح کا حیا نا ہوتا تو شاید یہ بھی کر گزرتا۔

دونوں کے ہی دل الگ ساز میں دھڑک رہے تھے ایک کا دل شرمسار تھا جبکہ دوسرا نفرت کی آخری منزل تک پہنچنے کو تیار بیٹھا تھا

گھر کے قریب گاڑی رکتے ہی وہ جلدی سے باہر نکلی اور بنا ادھر ادھر دیکھے گھر میں بھاگ گئی اور مدرسے میں جا کر ہی سانس لیا اپنا عبا یہ اتارتی وہ واشروم میں گھس گئی نل اور شاور دونوں کھولتی اونچی آواز میں رونے لگی

کیوں آخر کیوں وہ نظر آیا ہے مجھے کیوں؟؟ مجھے مار کر وہ زرا بھی شرمندہ نہیں ہے آخر وہ کیوں سہی سلامت گھوم رہا ہے سارے دکھ میرے حصے میں ہی کیوں آئے کیوں کیوں وہ اپنے بال نوچتی بھگینے لگی ٹھنڈا پانی اس کے اعصاب منجمند کرنے لگا جب کافی وقت گزر گیا تو نیلم نے پریشانی سے

دروازہ ناک کیا ماہی تم ٹھیک ہو اسکی آواز سے وہ حوش میں لوٹی اور لڑکھڑاتی آواز سے بولی ہاں ٹھیک ہوں ، تم میرے کپڑے لا دو وہ مجھے گرمی لگ رہی تھی تو نہانے لگ گئی تھی

"وہ اندز سے چاہے بکھر رہی تھی لیکن کسی کو بھنک نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی کہ وہ کس حال میں ہے اسے ہمدردیاں سمیٹنے سے نفرت تھی وہ سب اسکا خود کا کیا دھرا تھا اور اسے اکیلے ہی بھگتنا تھا"

وہ خود کو سنبھالتی باہر نکلی تو نیلم نے سر تا پیر اسے دیکھا جسکی آنکھیں اور ناک سرخ جبکہ ہونٹ زیادہ بھگنے کی وجہ سے نیلے پڑ گئے تھے ماہی تم ٹھیک ہو؟؟ ہاں بس تھکاوٹ ہو گئی ہے میں کچھ دیر آرام کروں گی وہ بیڈ پہ بیٹھتی اپنے اوپر چادر تانتے ہوئے بولی ، موس بدل رہا ہے ٹھنڈ ہو رہی ہے اتنا نہانے کی کیا ضرورت تھی اب بخار نا ہو جائے میں کچھ کھانے کو لیکر آتی ہوں پھر دوا لے لینا وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

ماہی نے پیچھے کو سر گرایا آنسوؤں پھر سے پہننے لگے تھے وہ منہ پہ کشن رکھتی آنکھیں موند گئی

تم مہمل ہی ہو میرا دل کہہ رہا ہے کہ تم مہمل ہو لیکن مہمل ، ماہی ، فاتح کی بہن اسکا سر چکرا کر رہ گیا کاش تم مہمل ہی ہو اسکے دل نے دعا کی تھی لیکن مہمل تو مر چکی ہے اسکے دماغ نے یاد دہانی کروائی وہ اسی کشمش میں کھویا تھا جب خیام نے اسے فریش ہونے کا کہا وہ غائب دماغی سے چلتا واشروم میں بند ہو گیا کھانا بھی اس نے بے دلی سے چند نوالے ہی کھایا اسکا دھیان بار بار دروازے کی جانب چلا جاتا کہ شاید وہ آ ہی جائے لیکن ہر بار اسکی نگاہیں نامراد پلٹ آتیں۔ اسے فاتح کی امی بہت ڈسینٹ اور نرم گو لگیں ورنہ اسکا تو زیادہ تر پالا تیز ترار عورتوں سے ہی پڑا تھا

وہ جو لیٹے لیٹے سو گئی تھی رات کے گیارہ بجے اسکی آنکھ کھلی تو بھاری ہوتا سر اٹھا کہ اسنے ارد گرد کا جائزہ لیا نیلم اور مریم دونوں کو باتوں میں مشغول پایا۔ شکر ہے تم اٹھ گئی میں کھانا لیکر آئی تھی لیکن تمہیں سوتا دیکھ کر میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا اب اٹھ گئی ہو تو میں کھانا لیکر آتی ہوں نیلم اسکی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولی

میں پہلے نماز پڑھ لوں وہ فلحال بولنے کی حالت میں نا تھی اس لیے وضو کرنے چلدی ، ان دونوں کی اواز اسے اپنے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح لگتی محسوس ہوئی وہ جائے نماز اٹھاتی صحن میں آگئی۔ سجدے میں جاتے ہی وہ سسکنے لگی اتنی شدت سے روئی کے نماز تک بھول گئی جب سجدے سے سر اٹھا تو یاد آیا وہ نماز پڑھ رہی تھی پھر سے نیت کرتی نماز پڑھنے لگی لیکن پڑھتے پڑھتے کبھی بھول جاتی تو کبھی سجدے کے بعد سر نا اٹھا پاتی شاید ہی اسنے زندگی میں کبھی اتنی لمبی اور اتنی غلط نماز پڑھی ہو اسنے دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے تو کچھ سمجھ نا آیا کیا مانگے وہ خاموشی سے آنسوں بہاتی خالی ہاتھوں کو تکتی رہی۔ نیلم اسکے پاس سے گزر کا جانے لگی تو ماہی نے منہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپا لیا اسکے جاتے ہی وہ اٹھی اور صحن میں بنے نل سے منہ دھوتی صحن میں چکر لگانے لگی نیلم جو اسکے لیے کھانا لینے گئی تھی اسکے آتے ہی وہ واپس کمرے میں آگئی

کمرے میں اسکا سانس بند ہو رہا تھا وہ موبائل ہاتھ میں تھامے باہر نکلنے کا بہانہ سوچنے لگا کہ باہر نکلنے سے شاید دوبارہ سے وہ لڑکی نظر آ جائے وہ اسی سوچ میں گم تھا جب فاتح بولا کیا ہوا سگنل نہیں

آ رہے وہ دراصل ادھر نیٹورک پر اہم ہے تم چھت پہ جاو سگنل آ جائے گے اسے جیسے قید سے رہائی کی خبر سنا دی گئی ہو وہ اسکی طرف مسکراہٹ اچھالتا کمرے سے نکلتا چھت کی طرف بھاگا، ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اسکے جسم سے ٹکرایا وہ بازوں سینے کے گرد بھاندتا چھت پہ چکر لگانے لگا اسنے چھت کی منڈیر سے زرا سا نیچے کو جھانکا تو مدرسے کے سہن میں مدھم سی جلتی بلب کی روشنی میں کوئی لڑکی نماز پڑھتی دیکھائی دی وہ خوابناک سی کیفیت میں کھڑا اسے دیکھے گیا اسنے اپنی زندگی میں کبھی کبار عینی کے علاوہ کسی لڑکی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔

اتنی لمبی نماز اسنے شاید ہی کبھی پڑھی ہو یا کسی کو پڑھتے دیکھا وہ تب تک وہاں کھڑا رہا جب تک وہ لڑکی نماز پڑھتی رہی وہ اس قدر اسے دیکھنے میں گم تھا کہ کمرے سے نکلتی دوسری لڑکی کو بھی نا دیکھ سکا جیسے ہی وہ لڑکی زرا روشنی کی طرف آئی خیام جلدی سے نیچے بیٹھ گیا اور دل پہ ہاتھ رکھتا ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کہیں فاتح ہی نا آ گیا ہو، کسی کے نا ہونے کی تسلی کر لینے کے بعد اسنے پھر سے جھانکا لیکن وہ لڑکی کمرے میں جاتی دیکھائی دی اور وہ بجھے دل سے نیچے بیٹھ گیا کیونکہ اب یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نظر نا آیا

آ گیا نیٹورک فاتح نے اسے کمرے میں آتے ہی پوچھا نیٹورک اسنے زیر لب دھرایا دماغ پہ زور دینے پہ معلوم ہوا کہ وہ چھت پہ نیٹورک کی وجہ سے ہی گیا تھا ہوں ہاں آ گیا وہ ہنستے ہوئے اسکے پاس بیٹھ گیا، صبح اسکی آنکھ ہاتھ میں گرتے پانی کے شور سے کھلی وہ جمائی لیتا اٹھ بیٹھا تبھی واشروم سے فاتح

باہر نکلا اٹھ گئے تم میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں تم چلو گے؟؟ اور خیام کو سمجھ نا آیا کہ وہ کیا کہے وہ سر ہلاتا واشروم میں گھس گیا۔۔

نا جانے کتنے عرصے بعد اسے باجماعت نماز پڑھی تھی اک عجب سا سکون تھا جو اسکی روح میں اترا تھا خود میں سے پاکیزگی والی فیلنگ آئی تھی

وہ جیسے ہی گھر آئے سورج کی کرنیں ہلکی ہلکی نمودار ہونا شروع ہوئیں تھی اسنے ایک نظر چھت پہ ڈالی اور موبائل اٹھاتا جیکی کو کال کرنے کا بولتا چھت پہ آ گیا۔۔

--

ماہی صبح نماز کے لیے اٹھی تو اسکی نظر رات کے پڑے گیلے کپڑوں پہ پڑی اسے کراہیت محسوس ہوئی اور وضو کرنے سے پہلے کپڑے دھونے لگی کچھ دیر بعد نیلم یا آپاں جسکی بھی نظر پڑتی انہوں نے دھونے لگ جانا تھا وہ تو پہلے ہی انکے رحم و کرم پہ تھی اور بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی تھی اس لیے کپڑے دھو کر نماز ادا کرنے کا سوچا، نماز پڑھنے کے بعد وہ کپڑے چھت پہ سکھانے کے لیے آئی لیکن آخری ڈوپٹہ جیسے ہی ڈال کر پلٹنے لگی خیام کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

سینے محترمہ۔۔ اور اسکا ہاتھ اوپر اوڑھی شال کے پلو پہ گیا بنا سیکنڈ کی دیری کے اسنے اپنا منہ چھپایا۔ ایک دفعہ میری بات سن لیں پلیز میں ریکوسٹ کرتا ہوں اور وہ بنا کچھ بولے نیچے کی طرف بڑھنے لگی

میری بات تو سنیں وہ اسکے پیچھے لپکا جب اسکے قدم نار کے تو وہ بے بسی سے بولا خدا کے لیے رُک جاو اور وہ واقعی رُک گئی خیام نے بے یقینی سے اسکے رُکے قدم دیکھے اور قدم قدم چلتا اسکے چہرے

کی جانب آیا، مجھے آپکا چہرہ دیکھنا ہے پلیز صرف ایک بار وہ التجاء کرنے لگا ماہی کا دل چاہا اوپر اوڑھی شال اتار پھینکے اور اسکا گریبان پکڑ کر چیخ چیخ کر اپنی غلطی پوچھے مارے ضبط کے اسکی آنکھوں میں سرخی بڑھنے لگی اور پانی جمع ہونے لگا اسنے آنکھوں کو جھلکنے سے بيمشک روکا۔

مہمل وہ بے بسی سے بولا ماہی کو اپنے اندر توڑ پھوڑ ہوتی محسوس ہوئی لیکن اسنے سر اٹھانے کی غلطی نا کی، مہمل ہو یا ماہی ہو پلیز کچھ تو بولو ماہی نے اپنے لرزتے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا ورنہ اسکی ضرور سسکی نکل جاتی۔

خیام نے ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرہ دیکھنا چاہا لیکن ماہی بے یقینی سے اسے دیکھتی ایک قدم پیچھے ہٹی سورج کی پہلی نرم گرم کرن آ کر اسکی آنکھوں سے ٹکرائی تھی پانیوں سے بھری سرخ آنکھوں میں اسے اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا، سورج کی کرنوں نے اسکی آنکھوں کو الگ سی کشش بخشی تھی خیام کو لگا شاید ہی اسنے کبھی اس قدر حسین آنکھیں پہلے کبھی دیکھی ہوں اسنے دل سے دعا کی کہ وقت یہی تھم جائے اور وہ ان آنکھوں کا یونہی کھڑے کھڑے دیدار کرتا رہے وہ مسمراؤں ہونے لگا، وہ سر جھکاتی اسکے پاس سے گزر کے نیچے کی طرف بڑھی۔ اور خیام کسی ٹرانس سے باہر نکلتا پکار اٹھا پلیز رک جاو، میری بات سنو، تم کون ہو، مجھے کیوں لگتا ہے کہ میرا تم سے بہت گہرہ رشتہ ہے، پلیز رُک جاو پلیز وہ سسکتے ہوئے بول رہا تھا لیکن وہ ان سنا کرتی نیچے جا چکی تھی۔

پلیز رک جاو وہ گھٹنوں کہ بل بیٹھا سر نیچے گرائے سرگوشی کرنے لگا یہ مہمل نہیں ہو سکتی اگر مہمل ہوتی تو میری بات ضرور سنتی مجھ پہ چیختی چلاتی یہ ماہی ہے فاتح کی بہن۔۔ پھر مجھے کیوں وہ اپنی سی لگی ہے وہ بڑبڑاتے ہوئے سر ہاتھوں میں تھام گیا، فاتح اسے دیکھنے اوپر آیا جو کب سے نیچے نہیں گیا تھا

خیام کی بگڑتی حالت دیکھ وہ اسکی جانب بڑھا اور بمشکل اسے سنبھالتا نیچے لیکر گیا بیگ سے نکال کر اسے دواء دی پھر کافی دیر بعد اسکی طبیعت سنبھلی۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟ فاتح نے پریشانی سے دریافت کیا ہم وہ چھت کو گھورتا بولا، سفر کر لے گا اتنا لمبا؟؟ اسنے ہاں میں سر ہلایا چلو ٹھیک ہے ناشتہ کر کے نکلتے ہیں

تمہاری بہن کتنا پڑھی ہے؟؟ اسنے ڈیریکٹ پوچھا اور اسکا پوچھنا فاتح کو زرا عجیب لگا

ایف اے کیا ہے اب قرآن پاک کی تعلیم لے رہی اسے زیادہ پڑھنے کا شوق نا تھا بس اس لیے اگلی جماعت میں داخلہ نہیں لیا جواب آپاں کی طرف سے آیا جو ابھی کمرے میں داخل ہوئیں تھی

اوو سوری مجھے لگا کہ میں نے ماہی کو اپنی یونی میں دیکھا ہے بس اس لیے پوچھا وہ شرمندہ ہوا، ارے پتر اس نے تو کبھی یونیورسٹی کی شکل تک نہیں دیکھی بڑی سادہ اور پردہ دار بچی ہے وہ دنیا ک چالاکیوں کو نہیں سمجھتی اس لیے گھر رہنا ہی اچھا لگتا ہے اسے انہوں نے تفصیلی جواب دے کر اسکے اندر پلتے شک کو جڑ سے ہی کاٹ دیا اور وہ زبردستی مسکراتا خود کو ملامت کرنے لگا۔۔

آپاں نے اسکا بار بار باہر دیکھنا اور ماہی کا ادھر نا آنا شدت سے نوٹ کیا تھا اس لیے اسکے شک کو ختم کرنا ضروری سمجھا

ناشتہ کہ بعد وہ سب سے ملتے ایئر پوٹ کے لیے روانہ ہو گئے ماہی گھر اور مدرسے کہ درمیانی دروازے میں کھڑی مریم سے مل رہی تھی لیکن اسکا چہرہ دوسری جانب تھا خیام آپاں سے ملتا ایک نظر ماہی پہ ڈالتا باہر نکل گیا گاڑی چلنے تک اسنے انتظار کیا کہ وہ باہر تک آئے گی لیکن اسکا انتظار انتظار ہی رہا۔۔۔

فاتح کا دوست انہیں چھوڑنے کے لیے گیا اس لیے کوئی مسئلہ نہ تھا آپاں بے چینی سے چکر کاٹ رہیں تھی کہ وہ پہنچ گئے ہوں ٹائم پہ جب فاتح کے دوست نے سہی سلامت جہاز کے لینڈ کرنے کی خبر دی تب جا کے آپاں کو تسلی ہوئی

☆☆☆☆☆☆

دل کبڈ سے پرانے کپڑے نکال رہی تھی جب اسکی امی کمرے میں آئیں کیا کر رہی ہو؟؟ کچھ خاص نہیں ماما پرانے کپڑے نکال رہی تھی آپ بتائیں کوئی کام تھا کیا؟؟ نہیں کوئی کام تو نہیں بس ویسے ہی تم سے باتیں کرنے کا دل کر رہا تھا تو چلی آئی اور دل مسکراتے ہوئے انکے پاس آ بیٹھی۔۔ معاذ تمہارے ساتھ ٹھیک ہے نا؟؟ اسکے چہرے پہ اک سایہ سا لہرایا جی جی ماما بالکل ٹھیک ہیں خیریت تو ہے آپ کیوں پوچھ رہیں؟؟ اسنے کسی خدشے کے تحت دریافت کیا ، جب سے تم یہاں آئی ہو اسنے کبھی کال نہیں کی نا ہی تمہیں لینے آیا۔ ماما وہ تو روز رات کو کال کرتے دراصل دن ٹائم مصروف ہوتے ہیں نا کام کام اور بس کام انکے سر پہ سوار رہتا ابھی آپکے آنے سے پہلے انہی سے بات کر رہی تھی اور لینے وہ ایسے نہیں آئے کیونکہ میں نے منع کر دیا وہ تھوک نگلتی بولی ہیں منع کیوں کر دیا؟؟ ماما یہاں تو میٹھی کا کلنک پاس ہی ہے اس لیے آسانی سے چیک اپ کے لیے چلی جاتی اور وہاں گاؤں سے شہر جانا پڑتا اور راستہ بھی اتنا خراب ہے کہ میری حالت خراب ہونے لگتی بس اسی لیے ویسے بھی آپ اکیلی ہوتی ہیں وہاں تو اتنے لوگ ہیں میں چاہتی ہوں کہ میرا پہلا بے بی اپنی نانوں کے ہاں ہو معاذ کو تو جیسے تیسے میں نے منا لیا اب آپکو پھوپھو سے بات کر کے ان

سے اجازت لینی ہے پلیزز۔۔ لیکن دل ، کیا لیکن ماما اگر میں آپ پہ بوجھ ہوں تو چلی جاتی ہوں یہاں سے وہ آنکھوں میں آنسوؤں بھرتے ہوئے کہتی پھر سے الماری کی طرف آگئی کیسی باتیں کرتی ہو تم تو میری کل کائنات ہو پھر بھلا تم کیسے بوجھ ہو سکتی ہو میں کرتی ہوں تمہاری پھوپھو سے بات وہ سوچ میں ڈوبی بولتے ہوئے کمرے سے نکل گئی اور دل نے سکون کی سانس اپنے اندر اتاری۔۔

وہ سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے میچ دیکھنے کے ساتھ لپچ کر رہے تھے جب معاز کا فون رنگ کیا اسنے ٹی وی پر نظریں جمائے موبائل نکالا اور سرسری سی نظر سکرین پہ ڈالی لیکن ماما کا نمبر دیکھ کر وہ پل میں پریشان ہوا۔ جی ماما میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اور باقی سب ٹھیک ہیں؟؟ ہاں سب ٹھیک ہیں وہ مجھے روبینہ آپاں سے بات کرنا تھی جی میں کرواتا ہوں اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی امی کا موبائل تھمایا

کیا کہہ رہی تھیں ماما انہوں نے جیسے ہی موبائل کان سے ہٹایا معاز نے پوچھا ، وہ کہہ رہی تھی کہ ڈلیوری تک دل ادھر ہی رہے گی وہ اکیلی ہوتی ہے اور طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی اور دل کی دوست کا کلنک پاس ہی ہے جانے آنے میں آسانی رہتی۔ تو آپ نے کیا کہا؟؟ اسنے آئبرو پہ شہادت کی انگلی رب کرتے ہوئے پوچھا میں کیا کہتی جیسے تم دونوں کی مرضی ویسے بھی دل نے تم سے اجازت لے کے ہی مجھ کال کرنے کا کہا ہے اور وہ مسکرا بھی ناسکا بجھے دل سے اٹھتا اپنے کمرے میں آگیا

وقت تیزی سے گزر رہا تھا تین ماہ ہو گئے تھے دل کو گئے ہوئے سبحان اپنے پیپرز وغیرہ میں مصروف رہا اس لیے ردا سے ملنے نا جاسکا مگر اس نے کئی دفعہ ردا کو ٹیکسٹ کیا کال بھی کرنا چاہی لیکن وہ ہر بار اسکا نمبر بلاک کر دیتی ان تین مہینوں میں وہ پانچویں سم نیو لے چکا تھا مگر اب وہ آمنے سامنے بیٹھ کے بات کرنا چاہتا تھا اور یہ اسے کیسے کرنا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا اسنے پہلے تو گھر آنے کی صرف دھمکی دی تھی لیکن اب اس پر حقیقت میں عمل پیرہ ہونا تھا ویسے بھی روبینہ بیگم کب سے اسے کہہ رہی تھیں دل سے ملو لائے اب اسکے پاس بہانا بھی تھا اور وقت بھی۔۔

معاذ تم چلو نا دل سے ملنے تمہاری مامی ماموں کیا سوچیں گے کہ کیسا داماد ہے جو انکی بیٹی کو لاوارثوں کی طرح چھوڑ گیا اور ملنے تک نا آیا، امی پلیر آپ سبحان کے ساتھ چلی جائیں میں بہت مصروف ہوں میرا پوچھیں تو بتا دیجئے گا کہ نیکسٹ ویک میں دوبئی جا رہا ہوں دو سال کے لیے کام کے سلسلے میں اور جانے سے پہلے مل کر جاؤں گا۔

ہیں تم دبئی جا رہے ہو اتنے لمبے عرصے کے لیے اور بتایا بھی نہیں وہ پل میں فکر مند ہوئیں، امی پریشان نا ہوں مجھے بھی ابھی آفس سے کال آئی ہے آپ ٹینشن فری ہو کر ملنے جائیں واپسی پہ تفصیل سے بات ہو گی وہ انہیں تسلی دیتا لپ ٹاپ اپنے سامنے کرنے لگا اور روبینہ بیگم نے افسوس سے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا جو ہر وقت مشین کی طرح کام کرتا رہتا رات رات بھر جاگتا رہتا جب سے دل گئی تھی تب سے وہ مرجھا کہ رہ گیا تھا انکی چھٹی حس کہتی تھی کہ ضرور دونوں کے بیچ جگھڑا ہوا ہے ورنہ وہ تو دل کی دوری کبھی برداش نا کرتا تھا وہ دل میں دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو جانے کی دعا کرتیں ایک نظر کمرے کے وسط میں خاموش کھڑے سبحان پہ ڈالتیں واپس پلٹ آئیں۔۔۔

وہ بے قصور ہیں اور یہ میں ثابت کر کے رہوں گا لیکن مجھے آپ کے لیے بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ اسکے بے قصور ہونے پہ آپ کیا کریں گے کیونکہ جو آپ کر چکے ہیں اسکے بعد معافی کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی ویسے بھی فرار ہونا یا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینا کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔۔ معاز نے سر اٹھا کہ اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا جسے یقین تھا کہ اسکا بڑا بھائی ہی غلط ہے "خدا کرے کہ وہ آپ کے ساتھ آپکی طرح ہرگز نا کریں" اور ہمدردانہ نگاہ ڈالنا اسے اکیلا چھوڑ گیا معاز نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا اور سب ٹھیک ہونے کی دل سے دعا کی تھی

دل باہر آ جاو تمہاری پھوپھو لوگ آئے ہیں اور وہ اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالتی بڑی سی شال میں اپنا بھاری بھر کم وجود چھپاتی دھیرے دھیرے چلتی باہر نکلی اس آس کے ساتھ کہ وہ دشمن جاں بھی آیا ہو گا اور کب سے پیاسی یہ آنکھیں آج سیراب ہو جائے گی لیکن سامنے اپنے ماں باپ پھوپھو اور سبجان کو دیکھ کر اسکی کنپٹی کی وین واضح ہوئی تھی اس نے بمشکل خود کو لڑکھڑانے سے روکا تھا ارے سنبھل کے روبینہ بیگم اٹھتے ہوئے بولیں اور اسے تھام کر اپنے ساتھ لگا کر ڈھیڑ سارا پیار کیا وہ بھی آنسوؤں پیتی انکے پاس ہی ٹک گئی سبجان کچھ دیر بیٹھنے کہ بعد دوست سے ملنے کا بولتا وہاں سے چلا گیا اور روبینہ بیگم دل سے چھوٹے موٹے سوال کرنے لگیں جسکے وہ مخصوص مسکراہٹ لبوں پہ سجائے جواب دیتی رہی

میں تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں اندر آ جاؤں؟؟ ردا جو علینہ کے پاس بیٹھی تھی سبحان کا مسج پڑھتے ہی اسکا رنگ بدلا وہ منہ پہ ہاتھ پھیرتی کمرے کی بالکونی میں آئی سامنے ہی وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا اوپر ہی دیکھ رہا تھا ردا کو دیکھتے ہی ہاتھ ہلایا

تم واپس جاو پلیز اسنے کانپتے ہاتھوں سے مسج کیا، دوپہر ایک بجے تم مجھے مل رہی ہو جہاں ملنا ہو بتا دینا جگہ تمہاری مرضی کی لیکن ٹائمنگ میری۔۔ ٹھیک ہے لیکن فحال جاو یہاں سے اور وہ اسے بائے کا اشارہ کرتا ہاتھ ہلاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے چلا گیا اسکے جانے کا یقین کرتے ردا کی سانس میں سانس آئی

وہاں سے واپس آتے ہی سبحان نے معاز کو کال ملائی وہ جو ابھی تک وہیں صوفے پہ بیٹھا تھا سبحان کا نمبر دیکھ کر جلدی سے کال پک کی۔ میں آپکو ایک بجے کال کروں گا اور آپ اس وقت کسی خاموش گوشے میں چلے جائیے گا تاکہ حقیقت سنتے وقت آپکو کوئی ڈسٹرب نا کر سکے۔۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ سمجھ جائیں گے بس کال پک کر لیجیے گا اور پیچ میں ڈسکنیکٹ کرنے کی غلطی مت کیجیے گا آخر آج آپکو زیر جو ہونا ہے یہ کہتے ہی وہ کال بند کر گیا اور معاز نا سمجھی سے موبائل کو گھورنے لگا

وہ پورے ٹائم پہ اسکی بتائی ہوئی جگہ پہ پہنچ گیا لیکن ردا اسے کہیں نظر نا آئی وہ ارد گرد نگاہ گھماتا ایک الگ تھلگ ٹیبل پہ جا بیٹھا اور معاز کو کال ملا کر خاموش رہنے کا کہتا ردا کا انتظار کرنے لگا۔ ابھی

چند منٹ ہی گزرے تھے جب اسکے سامنے عباہ میں موجود عورت آ کر بیٹھی سبحان نے حیرت سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا جی محترمہ؟؟

اور معاز اس خاموشی سے عاجز آتا کال بند کرنے ہی لگا تھا جب سبحان کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی اور وہ متحسّس سا سننے لگا۔

میں ردا ہی ہوں وہ ارد گرد دیکھتی پریشانی سے بولی

اووو اپنے پردہ شروع کر دیا ماشاء اللہ وہ داد دینے والے انداز میں بولا ، بہتر ہے کہ تم کام کی بات کرو اسنے جان چھڑاتے لہجے میں کہا

اب بتائیں قلبِ مومن کو جانتی ہیں یا ابھی تک آپکا زہنی توازن اسے پہچاننے سے قاصر ہی ہے؟؟

جانتی ہوں اسنے ہارے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔ اب بتائیں کیا بگاڑا تھا میری بھابھی نے آپکا جو آپ اتنا گر گئی؟؟ وہ بنا لحاظ و مروت کے بولا

اور وہ شروع سے لیکر اختتام تک سب اسکے گوش گزار کر گئی۔۔ افسوس ہے مجھے کہ آپ نے غلط کام ساتھ دیا صرف اپنی عزت بچانے کی خاطر وہ عزت جو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے آپ اپنے فائنس کو بھروسے میں لیکر سب بتا سکتیں تھیں" ایسے ہی بے اعتباری اور چھپائی گئی باتیں رشتوں میں دراڑیں ڈال دیتیں پھر ان دراڑوں کو بھرنے میں عمریں بیت جاتیں لیکن پھر بھی اک کسک ہماری روح سے چپک جاتی جو تمام عمر ہمیں پچھتاوے اور غم کی بھٹی میں جھونکتی رہتی"

"ایک عورت کو اتنا مضبوط تو ہونا چاہیے کہ وہ اس انسان کا منہ توڑ سکے جو اسے گھٹپتلی کی طرح استعمال کرنا چاہتا ہو"

خیر میں آپکا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت سے چند لمحے نکال کر مجھے حقیقت سے روشناس کروایا وہ گلاسز اور کی اٹھاتا جیسے آیا تھا ویسے ہی پلٹ گیا

معار کو لگا کوئی وقفے وقفے سے اسکی کانوں میں سیسہ انڈیل رہا ہے وہ کمرے میں چکر کاٹتا پسینے سے شرابور ہونے لگا دل پہ ضرب لگاتی اسکی باتیں اسے تڑپا ہی گئی اور یہ تڑپ اسکی روح تک کو زخمی کرنے لگی وہ رونا چاہتا تھا لیکن آنسوؤں نکلنے سے انکاری تھے اپنی بے بسی پہ اسے شدت سے رونا آیا لیکن بد قسمتی یہ کہ آنسوؤں آنکھوں کے رستے بہنے کی بجائے دل پہ گر رہے تھے جو دل پہ لگے زخموں پہ نمک چھڑکنے کا کام دے رہے تھے دل یک دم ہی اس سے ملنے کو دیکھنے کو بے تاب ہوا تھا لیکن وہ معاز سے کوسوں دور تھی

--

دل بیٹا تم رہنے دو میں دیکھ لوں گی تم جا کر بیٹھو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی ، امی میں ٹھیک ہوں آپ پھوپھو کے پاس جائیں میں دیکھ لوں گی۔ لیکن تمہاری طبیعت ، ماما میں ٹھیک ہوں اور وہ سر ہلاتیں روبینہ بیگم کے پاس آ بیٹھیں

دل بریانی کو دم پہ لگاتی سنک میں ہاتھ دھوتی کیچن سے نکلی زیادہ کھڑا ہونے سے پاؤں پہ سویلنگ ہو جاتی اس لیے زیادہ چلنے پھرنے سے بھی گریز کرتی اب بھی پاؤں دکھنے لگے تھے

کیا معاز دہی جا رہا ہے اسنے لاونج میں قدم رکھا تو اپنی ماما کی آواز کانوں سے ٹکرائی اور دل میں سوئی سی چبھتی محسوس ہوئی، ہاں آفس والے بھیج رہے دو سال کے لیے جا رہا ہے اگلے ہفتے جانا ہے جانے سے پہلے مل کہ جائے گا انہوں نے اداسی سے بتایا

دل کو آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا مطلب انکے دل کو میرا ہجر بھی موم نا کر پایا اتنی بے اعتباری اتنی بڑی سزا، اسکے پاؤں ایک قدم بھی چلنے سے انکاری تھے اسے جیسے ہی خود کو گھسیٹ کر صوفے تک جانا چاہا پورا سر گھومنے لگا وہ بولنا چاہتی تھی لیکن آواز ہلق سے نا نکل پائی اس سے پہلے وہ زمین پہ بیٹھتی وہ غش کھا کر گری اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی دو بانہوں نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا



وہ جو گرنے کے قریب تھی پیچھے سے آتے احمد نے اسے تھام کر گرنے سے بچایا لیکن وہ اسکی بانہوں میں جھولتی حوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی دلال۔۔۔ وہ بے چینی سے چلایا اور صوفے پہ بیٹھیں دونوں خواتین احمد کے چلانے پہ اس کو دیکھ کر ڈوبتے دل سے اس تک پہنچیں، روبینہ بیگم کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے دل کی والدہ کی حالت بھی مختلف نا تھی وہ دھڑکتے دل سے کیچن میں پانی لینے بھاگیں، انکی چیخ و پکار سن کر فارہہ بیگم بھی دوڑتی ہوئیں آئیں اور دل کو احمد کی بانہوں میں بے حوش دیکھ انکی جان ہوا ہونے لگی احمد جلدی اٹھاوا اسے میں گاڑی نکلاتی ہوں وہ باہر کی جانب بھاگیں احمد نے احتاط سے اسے گاڑی کی پچھلی نشستوں پہ لیٹایا اور تینوں کے بیٹھتے ہی گاڑی ہسپتال کے رستوں پہ دوڑانے لگا۔۔۔

سبحان جو ردا سے ملنے کے بعد واپس لوٹا تھا چوکیدار کے بتانے پہ گھبراہٹ زدہ سا احمد کو کال کرنے لگا تاکہ اسپتال کا نام پوچھ سکے احمد نے پانچویں ہیل پہ فون اٹھایا اور اڈریس وغیرہ پوچھتے سبحان نے ڈرائیونگ کے ساتھ معاز کو کال ملائی

وہ جو شرمسار سا خود سے بھی نظریں نہ ملا پا رہا تھا سبحان کی کال دیکھ کر لمبا سانس لیتے نے یس کا بٹن پش کیا اور اسکی بات سنتے ہی جھٹکے سے کھڑا ہوا دل کی دھڑکن پل میں بے قابو ہوئی اور چکراتا ہوا سر تھامتا باہر کی جانب بھاگا

شاید ہی اس نے اپنی زندگی میں کبھی اتنی تیز بانیک چلائی ہو ایک گھنٹے کا سفر پینتیس منٹوں میں تہہ کرتا وہ ہسپتال پہنچا سبحان ہسپتال کے دروازے پہ ہی اسے مل گیا جو فارمیسی سی ڈاکٹر کی تجویز کر دیا ادویات لینے آیا تھا کیسی ہے وہ ، وہ ٹھیک تو ہے نا؟؟ معاز نے اُکھڑی سانس اور لرزتے ہونٹوں سے بمشکل الفاظ ادا کیے۔ پتا نہیں ابھی تو اپریٹ چل رہا ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ بے بی ابھی پری امیچور ہے اس وجہ سے ماں اور بچہ دونوں کی جان کو خطرہ ہے سبحان نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے اپنے جوتے کو گھورتے ہوئے بتایا اور معاز جواب دیے بنالجب بھینے اس کے ساتھ چلنے لگا۔

--

دیوار سے ٹیک لگائے سر جھکا کر کھڑے کھڑے اس کے پاؤں سُن ہونے لگے تھے جب اوپر لیشن تھیٹر سے نرس باہر نکلی معاز جلدی سے اس تک پہنچا ڈاکٹر میری وائف ، آپ پلینز مزید بلڈ کا رینج کریں وہ معاز کے سوال کو انکور کرتی بولی ، بی پوزیٹو بلڈ جو آسانی سے ہسپتال سے رینج ہو گیا تھا اب دوبارہ

سے بلڈ مانگنے پہ سب کے چہروں پہ پریشانی کا سایہ لہرایا آپ میرا بلڈ لے لیں ہمارا سیم ہی ہے احمد کے بولنے پہ سب نے اسکی جانب دیکھا اور وہ تسلی آمیز نگاہ سب پہ ڈالتا نرس کے ہمراہ چل دیا کچھ منٹوں بعد ڈاکٹر نے آکر انہیں خوشخبری سنائی مبارک ہو بیٹا ہوا ہے لیکن بے بی پری میچور ہونے کی وجہ سے ابھی اسکو آکیسجن میں رکھا گیا ہے

ڈاکٹر میری وائف کیسی ہیں؟؟ انہوں نے کسی بات کا بہت زیاد سٹریس لیا ہے جس وجہ سے انکا بی بی شوٹ کر گیا تھا اوپر ایٹ تو کامیاب رہا لیکن بی بی ابھی بھی سٹیبل نہیں ہو رہا آپ دعا کریں وہ پیشہ ورانہ انداز میں کہتی واپس پلٹ گئی

چند سیکنڈز پہلے ملنے والی خوشی مانند سی پڑ گئی اور اسے خبر بھی نا ہوئی وہ آنسوؤں جو کچھ گھنٹے پہلے نکلنے سے انکاری تھے اب بہہ کر داڑھی میں جذب ہو رہے تھے دماغ کی میموری میں دل کے الفاظ پلے ہونے لگے ، 'جب آپکو احساس ہو تب میں آپ سے بہت دور چلی جاؤں' ان چند گھنٹوں نے اس ہٹے کٹے مرد کو توڑ کر رکھ دیا تھا وہ بے جان ہوتی ٹانگوں پہ مزید بوجھ برداش نا کر پایا اور لڑکھڑا کر نیچے بیٹھا تھا

سبحان نے اپنے باپ کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ اسے روتے دیکھا تھا جو سب کی موجودگی کو فراموش کیے بچوں کی طرح رونے میں لگا تھا سبحان سے دیکھا نا گیا تو اسکے کندھے پہ تھپکی دیتا پاس ہی زمین پہ بیٹھ گیا اسے دیکھ کر معاز نے لرزتے ہونٹوں کو آپس میں پیوست کیے انکی لرزش کو روکنے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔

اٹھے یہاں سے مجھے آپسے کچھ بات کرنی ہے اور معاز نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا سبحان سہارہ دیتے ہوئے اسے کھڑا کرتا سائیڈ پہ بنے گروانڈ میں لے آیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکا بھائی سب کے سامنے پھوٹ پھوٹ کے روئے وہ اسکا بھائی ہی نہیں باپ بھی تھا اور سبحان اپنے باپ جیسے بھائی کو روتے ہوئے کیسے دیکھ سکتا تھا وہ بھی سب کی موجودگی میں۔۔۔ اب جتنا مرضی رو لیں معاز کو ابھی بھی سوالیہ نظروں سے تکتا پا کر سبحان نے اسے گلے سے لگا کر کان میں سرگوشی کی تھی اور وہ سہارہ پاتے ہی چھوٹے بچے کی طرح سسکنے لگا تھا میں نہیں رہ سکتا اس کے بنا وہ چاہے مجھ سے ناراض رہے نا بات کرے مگر واللہ اسے کہو ٹھیک ہو جائے میں اتنا بڑا صدمہ سہہ نہیں پاؤں گا۔ تم تو اسکے بھائی ہو نا وہ تو تمہاری بات مانتی ہے اسے کہو نا ٹھیک ہو جائے بس ایک چانس دے دے مجھے بس ایک وہ شہادت کی انگلی سبحان کو دیکھتا معصومیت سے بولا سبحان کو لگا اسکا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو انہیں کچھ نہیں ہو گا آپ اللہ سے دعا کرے نا اتنی جلدی ہمت نہیں ہارتے چلیں شاباش اب چپ کریں اب میں ایک آنسو بھی نا دیکھوں آپکی آنکھوں میں سبحان نے اسکے آنسو پونختے ہوئے بچوں کی طرح پچکار اور معاز نے اسکی جانب دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا اب منہ دھو کر آئیے گا وہ تنبیہ کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا اور معاز وہی کھڑا اپنی سانس ہموار کرنے لگا۔

"مرد نارب پاک کی بہت ہی پیاری تخلیق ہے جو اپنی ساری زندگی خود سے جڑے رشتوں کو خوش کرنے کے چکر میں پوری کر دیتا، جسکی نیچر چھوٹے بچے کے جیسی ہوتی کسی اپنے کے دور جانے کا خوف اسے بھری محفل میں بھی رُلا دیتا، کسی کی بات نا سننے والا مرد بھی محبت میں اشاروں پہ چلنے والے بچے کی طرح بن جاتا، ہاں مرد مضبوط ہوتا ہے کیونکہ اسے مضبوط بننا پڑتا اس لیے کہ وہ

محافظ ہوتا اپنی ماں ، بہن ، بیوی اور بیٹی کا اسے خود کو مضبوط دکھانا پڑتا تاکہ کوئی اسکی عزت کو میلی آنکھ سے دیکھنے سے قبل اُسکے محافظ کے بارے میں سوچ کر اپنی نظریں جھکا لے ، تاکہ اسکے مضبوط سہارے کی بدولت گھر کی عورتیں سر اٹھا کے جی سکیں "

اسکے لبوں پہ مسلسل قرآنی آیات کا ورد جاری تھا کافی دیر بعد ڈاکٹر نے سب کو زندگی کی نوید سنائی مبارک ہو ماں اور بے بی دونوں اب خطرے سے باہر ہیں انہیں روم میں شفٹ کر دیا ہے ابھی وہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہی ہیں چند گھنٹوں میں ہوش آجائے گا پھر آپ اس سے مل سکتے ہیں ڈاکٹر مسکرا کر کہتی وہاں سے چلی گئی یہ سنتے ہی شدتِ جذبات کے زیر اثر معاز وہی سجدہ ریز ہوا تھا اپنی بیٹی کے لیے اتنی محبت دیکھ کر دل کے پیرنٹس نے تشکر سے اپنے داماد کو دیکھا تھا

وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکے پاس آیا اور نم پلکوں کو جمبش دیتے ہوئے اسے دیکھا جسکے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ آنکھوں کی پتلیوں پہ سایہ فگن پلکیں بھی اداس لگیں ہاتھ کی پشت پہ لگی ڈرپ کا قطرہ قطرہ اسکی رگوں میں دوڑتے خون میں جذب ہو رہا تھا معاز نے ہاتھ بڑھا کر اسکی بند آنکھوں کو چھووا تھا 'جانم' معاز نے دل کے کان میں بھیگی سی سرگوشی کرنے کے ساتھ لبوں سے چھووا ، سوری مائی ہارٹ بیٹ بھیگی آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے اسکے ایک ایک نقش کو چوم کر خود کو سیراب کیا تھا سوئیوں کی چھن سے سرخ اور سویل ہوتی ہاتھ کی پشت پہ کئی بوسے دے ڈالے وہ اس

وقت تک اس کے پاس بیٹھا دل کو تکتا رہا جب تک اسے حوش نا آیا جیسے ہی وہ ہلکا سا کسمائی وہ فوراً سے باہر نکل گیا اتنی کوتاہیوں کے بعد اسکا سامنا کرنے کے لیے وہ فلحال تیار نا تھا

بنی شام سے تیار بیٹھی اپنے سر کے سائیں کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ انہیں شاپنگ پہ جانا تھا لیکن شام سے رات اور رات سے آدھی روت ہو گئی وہ واپس نا آیا تو بنی جس نے کھانا تک نا بنایا تھا باہر ڈنر کرنے کے چاہ میں اسکا انتظار کرتے کرتے لاونج میں ہی سو گئی۔ کسی اہم کیس پہ کام کرتے کرتے وہ بنی اور شاپنگ کو یکسر فراموش کر چکا تھا جب رات کے سائے گہرے ہونے لگے تو اسے اپنی کُند زہنی پہ جی بھر کے غصہ وہ ساری فائلز سمیٹتا دفتر کو لوک کرتا اپنی گاڑی تک پہنچا لیکن جیسے ہی نظر ہوا نکلے ٹائر پہ پڑی اسے اپنی بھی ہوا نکلتی محسوس ہوئی

غصہ ضبط کرتا پیدل چلنے لگا کافی دور آ کر اسے ایک آٹو نظر آیا پھر اس پہ بیٹھتا اپنے سپیر پارٹ ڈھیلے کرواتا گھر تک پہنچا اسے سمجھ نا آیا کہ اپنی حالت پہ ہنسے یا روئے خیر اللہ اللہ کرتا وہ گھر پہنچا لیکن جیسے ہی نظر اپنی انتظار میں سوئی بیگم پہ پڑی سارا غصہ کہیں دور جا سویا۔ ایک لمبا سانس اپنے اندر کھینچتا خود کو محاز کے لیے تیار کرنے لگا

بنی ،، ابراہیم نے صوفے پہ پاس نیچے بیٹھتے ہوئے اسے پکارا لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوئی بینیبی اسنے کندھا ہلایا تو وہ آنکھیں مسلتی اٹھ بیٹھی پھر مسکراتے ہوئے بولی آگئے آپ؟؟ اسکے مسکرانے پہ ابراہیم کو اسکا دماغ سہی جگہ پہ موجود نا لگا

جیسے ہی بنی کی نظر سامنے لگے کلاک پہ پڑی اور سونیاں گیارہ کو کراس کرتی دیکھائی دیں پل میں مسکراہٹ سمٹی اور کچھ گھنٹوں پہلے انتظار کی آگ بھڑک اُٹھی بس پھر شعلوں کے ذریعے باہر نکلنے لگی

--

اب بھی نا آتے کیا ضرورت تھی اب آنے کی، اگر جانا نہیں تھا تو کم از کم مجھے چھوٹا بہانہ ہی نا لگاتے پر نہیں آپکو تو سکون ملتا ہے مجھے بے سکون کر کے ویسے بھی میں ہوں ہی کون آپکی؟؟ ویلیو ہی کیا ہے میری؟؟ خیر مجھ جیسی لڑکی کو لے کر جانا آپ کی شان کہاں گوارہ کرے گی میری ہی غلطی ہے شروع سے امیدیں لگانے اور اعتبار کرنے کی---

ابراہیم نے اسکی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے سکون کی سانس بھری کیونکہ اسکا دماغ سہی جگہ لوٹ آیا تھا،،،

ہنس لیں ہنس لیں آخر مجھ جیسی لڑکیوں پہ ہنسا ہی جاتا ہے وہ سر جھٹکتے ہوئے رونے لگی سوری یار سچی میری گاڑی کا ٹائیر پنچر ہو گیا تھا جس وجہ سے لیٹ ہو گیا اور آٹو کے دھکے کھا کر گھر تک پہنچا ہوں اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بتایا لیکن وہ اپنے ہاتھ چھڑواتی وہاں سے اُٹھ کر کمرے کی جانب چل دی

بنی پلیز یہ لاسٹ ٹائم تھا معاف کر دو نا وہ بھی اسکے پیچھے چلتے ہوئے منت و سماجت کرنے لگا۔ مسٹر ابراہیم آپ مجھ جیسی لڑکی سے سوری یا ریکوسٹ کرتے اچھے نہیں لگتے اور بس یہاں اسکی برداش ختم ہوئی تھی

پیچھے سے اسکے بالوں کو انگلیوں میں جکڑ کر مزید قدم اٹھانے سے روکا لیکن اگلے ہی لمحے جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کیا تھا

بتاؤں تمہیں کہ تم کیسی لڑکی ہو اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے وہ دھاڑا ، بنی نے ڈرتے ہوئے سرنا میں ہلایا۔ آج تمہیں میں بتا ہی دوں کہ تم کیسی لڑکی ہو اسے کھینچتے ہوئے لا کر بیڈ پہ پڑکا اور وہ مارے خوف کے اچھل کر پیچھے ہوئی

ابراہیم اسکو ٹانگ سے کھینچ کر اپنے قریب کرتا اس پہ جھکا تھا بنی کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی وہ آنکھیں میچتی بے آواز آنسو بنانے لگی جبکہ چہرے کے ساتھ گردن بھی پسینے سے بھیگ چکی تھی اسکی حالت دیکھ کر وہ پل میں حوش میں لوٹا اور خود کو ملامت کرتے ہوئے ہونٹ اسکی ہیشانی پہ ٹکائے تھے۔

تم ایسی لڑکی ہو جو بے مثل ہے

جسکی آنکھیں دنیا کے ہر نظارے سے خوبصورت اور دلچسپ ہیں دونوں آنکھوں کو باری باری چوما تھا جسکی ہر سانس پہ صرف میرا اختیار ہے اسکی ناک کو نرمی سے چھوا ، تم ایک ایسی لڑکی ہو جسکے ہونے سے میرا ہونا ہے ، جو ابراہیم حیدر کی دنیا کو دلکشی و چاشنی بخشی ہے اسکی ناک سے ناک کو رب کرتا اٹھ بیٹھا اور اسکے دونوں ہاتھوں اپنے ہاتھوں میں لیکر بوسہ لیا تھا

سوری میں غلط تھا غلط ہوں اور شاید فیوچر میں بھی غلط ہی رہوں گا لیکن صرف تمہارا ہوں چاہے جیسا بھی ہوں میری پھینی مجھے معاف کر دے وہ نم لہجے میں کہتا اسے آنکھیں کھولنے پہ مجبور کر گیا

بنی کو سرخ آنکھوں سے خود کو گھورتا پا کر اسنے ہونٹوں کو جنبش دیتے ہوئے سوری کہا لیکن اگلے ہی لمحے اسکے نازک ہاتھ کا تھپڑ اپنے گال میں لگتا محسوس ہوا مگر وہ بالکل بھی حیران نا ہوا کیونکہ بنی کی غصے میں ہاتھ پائی کی عادت سے اچھی طرح واقف تھا

دفع ہو جائیں یہاں سے کوئی نہایت ہی ڈیش انسان ہیں آپ مجھے یہاں رہنا ہی نہیں ہے چلی جاؤں گی چھوڑ کر پھر ظلم کرتے رہنا خالی مکان پہ وہ بھری شیرنی بنی واشروم میں بند ہو گئی اور سارے دن کے تھکے ہارے ابراہیم نے وہی سرگرا لیا یہ بات تو کنفرم تھی کہ دو چار دن اس سے قطع تعلقی ظاہر کی جائے گی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ بنی کو منالے گا

☆☆☆☆☆☆

ہوش میں آتے ہی اسنے اپنی آنکھیں دھیرے دھیرے وا کی تھی اپنے ارد گرد سب کو دیکھ کر ہونٹ کے کونے پہ اک پل کو مسکراہٹ رینگ لیکن اگلے ہی پل اپنے بچے کو پاس نا پا کر چہرے پہ پریشانی اور تفکر کے تاثرات ابھرے،

مبارک ہو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازہ ہے بچے کو آکسیجن میں رکھا گیا ہے فارہہ بیگم اسکی پریشانی بھانپتے ہوئے گویا ہوئیں اور دل نے سکون کا سانس لیتے ہوئے آنکھیں جھپکیں پھر سب پہ نگاہ ڈال کر دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے ایک افسردہ سانس خارج کی تھی۔۔۔

--

شام کو اس نے سب کو احمد کے ساتھ واپس بھیج دیا معاز اور فارہہ بیگم دل کے پاس رکے تھے جبکہ سبحان گھر سے کھانا وغیرہ لینے گیا تھا میں ادھر سبحان کا انتظار کرتی ہوں تم جاؤ دل سے مل لو وہ

تمہارا انتظار کر رہی یوگی اور وہ انکار کا بہانہ ڈھونڈنے لگا قریب سے آتی مسجد کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ مسکرا کر کھڑا ہوتا فارہہ بیگم کو دل کا خیال رکھنے کا کہتا نماز کے لیے چلا گیا وہ نماز پڑھ کر لوٹا تو سبحان آچکا تھا بھائی یہ بھابھی کو سوپ پلا دیں مامی کھانا کھا رہی ہیں اور معاز نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا اور فارہہ بیگم کو اپنی طرف تکتا پا کر زبردستی چہرے پہ مسکان لاتا سوپ کا ڈبہ پکڑے اسکے کمرے کی طرف چل دیا اور دل سے دعا کی کہ وہ سو رہی ہو دھڑکتے دل سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا اور واقعی میں اسے سوتا پا کر زرا حوصلہ ملا لیکن جیسے ہی ڈبہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا دل کی آنکھیں کھل گئی اور نظریں سیدھی دشمن جاں سے جا ملیں معاز کو سمجھ نا آیا وہ اب کیا کرے وہ میں سوپ لے کر آیا تھا جبکہ وہ ان سنا کرتی رُخ ہی بدل گئی اسکے دل میں درد کی اک لہر سی اُٹھی من کیا یہاں سے بھاگ جائے لیکن کب تک بھاگتا اس لیے خاموشی سے بیڈ پہ جگہ بناتا بیٹھ گیا پھر گلا کھنکارتا بولا اُٹھو تمہیں سوپ پیلاؤں مگر وہ بند آنکھوں سے اشک بہاتی رہی۔ اسکے نا بولنے پہ خود ہی اسے سہارہ دے کر بیٹھانا چاہا لیکن دل نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے اور ایسا کرتے ہوئے معاز نے اسکے ہاتھوں میں واضح لعزش محسوس کی تھی ناراضگی اپنی جگہ لیکن اُٹھ کے سوپ تو پی لو پھر دواء بھی لینی ہے ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی میری طبیعت خرابی سے آپکو فرق نہیں پڑنا چاہیے مجھے افسوس ہے کہ میری سانسیں ابھی تک رواں ہیں اسنے سرخ ہوتی آنکھوں سے براہ راست اسے دیکھتے ہوئے کہا، جانتا ہوں کہ یہ افسوس تمہیں تب تک رہے گا جب تک معاز حیدر کی سانسیں تھم نہیں جاتیں

اللہ ناکرے اسکے لب ہلے لیکن آواز اندر ہی کہیں دب کے رہ گئی جبکہ معاز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اسے بے بسی سے دیکھا جیسے تکلیف اب برداش سے باہر ہو اور پھر سے اسے سہارے دینا چاہا میں کسی کے سہارے کی محتاج نہیں ہوں وہ خود سے اٹھنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی بولی، بالکل بجا فرمایا میری جانم کسی کے سہارے کی محتاج نہیں ہے اور نا ہی اسکا شوہر کبھی ہونے دے گا اسنے کسی پہ زور دیتے ہوئے دل کے منع کرنے کے باوجود ٹیک لگوا کر بیٹھایا تھا اور سوپ کا اسپون بھر کر اسکے ہونٹوں کے قریب کیا۔

میں اپنے ہاتھوں سے پی سکتی ہوں اسنے باور کرواتے ہوئے بتایا یہ بھی تو تمہارے ہی ہیں اس لیے جلدی سے منہ کھولو ورنہ تب تک یہی بیٹھا رہوں گا اس لیے جلدی سے پی کر مجھے یہاں سے دفع کرو

وہ خاموشی سے منہ کھولتی سوپ پینے لگی کیا اولاد انہیں اتنی پیاری ہے اسکے لیے مجھے معاف تک کر دیا، کیا انہیں صرف اپنی اولاد پیاری ہے پھر میں کون ہوں وہ دل میں سوچتی ازیت سے دوچار ہونے لگی یہ جانے بغیر کے وہ حقیقت جان کر یہاں آیا ہے ورنہ وہ تو اسکی طرف دیکھتی بھی نا۔

بس اتنی سی بات تھی سوپ پیلانے کے بعد اسکا منہ صاف کرتے ہوئے کہتا وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا پھر کچھ سوچتے ہوئے جھک کر اسکی پیشانی کو چھوا تھا میں چاہتا ہوں کہ میری جانم مجھے کبھی معاف ناکرے اور تیز تیز قدم اٹھاتا آنکھوں سے او جھل ہو گیا دل نے بھیگی آنکھیں سے اسکی پشت کو دیکھا تھا

آج وہ جلدی آفس سے آگیا تاکہ بنی کو شاپنگ کروا کر اسکا موڈ بحال کر سکے بنی جلدی سے تیار ہو جاو ہم شاپنگ پہ جارہے ہیں لیکن اسنے کوئی رسپانس نا دیا، میں کچھ کہہ رہا ہوں مگر ابھی بھی جواب خاموشی کی زبان سے ہی موصول ہوا

میں چیخ کر کے نکلوں تو تم مجھے تیار ملو وہ زرا روعب سے کہتا ہاتھ میں بند ہو گیا جبکہ بنی کے چہرے پہ پریشانی عود آئی لیکن جیسے ہی نظر ابراہیم کے موبائل پہ پڑی اسکے جسم میں بجلی سی بھر گئی لپک کر موبائل اٹھاتے ہوئے رختی کو کال ملائی

صد شکر کے رختی ہاتھ میں ہی موبائل لیے بیٹھی تھی اس لیے پہلی بیل پہ ہی کال اٹینڈ کر لی، دل تو لمبی چوڑی گفتگو کرنے کا تھا لیکن ابراہیم کے ڈر سے رختی کو بڑی امی سے بات کروانے کا بولا سلام دعا کے بعد وہ مدعے کی بات پہ آئی بڑی امی مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے کیا کہنا ہے؟؟ بڑی امی کی

فکر مند سی آواز سپیکر میں گونجی اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ابراہیم نے موبائل اپنے قبضے میں لیا تھا جو چوروں کی طرح چلتا اسکے سر پہ آن پہنچا تھا

کیسی ہیں بڑی امی وہ ہشاش سا کہتا بنی کو سلگا گیا، اس سے بات کرنے بعد انہوں نے کہا کہ بنی نے کچھ کہنا تھا مجھے ابراہیم کو یاد دہانی کروائی گئی تو بنی کا دل ابراہیم کو اوپر پہچانے کا کیا کچھ نہیں بڑی امی میں اداس ہو گئی ہوں آپ مجھے اپنے پاس بلو لیں میرا یہاں دل نہیں لگتا

دل لگائے گی تو لگ جاوے گا چپ کر کے اپنے گھر رہو شوہر کو کس کے سہارے چھوڑ کے آو گی لیکن بڑی امی لیکن ویکن کچھ نہیں بندے دی تی بن کر وہی رہو چل میں نماز پڑھ لوں قضاء نا ہو جائے اپنا خیال رکھنا وہ بنی کو ٹوکتیں کال ہی ڈروپ کر گئی

بنی کی رونی صورت دیکھ کر ابراہیم قہقہہ لگاتے ہوئے کہنے لگا ارے میرے بچے کو بڑی امی کے پاس جانا ہے اور وہ غصے سے پھٹ ہی پڑی کوئی چنے کا کے ہیں نا آپ جسے کسی کے سہارے کی ضرورت ہے ساتھ میں پاس پڑے کشن اٹھا کر نیچے پھینکنے کے بعد بھی جب سکون نا ملا تو ڈرینگ ٹیبل پہ پڑا ابراہیم کا فیورٹ پرفیوم فرش پہ پٹکا تھا اگلے ہی لمحے وہ چھن سے ٹوٹا کرچی کرچی ہو گیا بینیبی بعض آ جاو ورنہ تمہیں سیٹ کرنے میں مجھے زیادہ ٹائم نہیں لگے گا اس کے علاوہ آپ کر بھی کیا سکتے ہیں؟؟ وہ ناراضگی سے کہتی دوسری طرف پلٹنے ہی لگی تھی جب ابراہیم نے اسکی کلائی پکڑ کر آگے بڑھنے سے روکا تھا ورنہ نیچے پڑی کانچ کی کرچیاں اسکے پاؤں کے آر پار ہو جاتی ، زیادہ ہی شوق نہیں چڑھا زخمی ہونے کا؟؟ جسکی روح ہی زخمی ہو اسے جسمانی زخموں سے زیادہ فرق نہیں پڑتا وہ اس سے دور ہوتے ہوئے زخمی لہجے میں بولی

یوں دور بھاگنا چھوڑ دو کیونکہ تمہیں قابو کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے کر سکتے ہیں آپ مجھے قابو "کیونکہ عورت ہمیشہ اپنے من پسند مرد کے قابو میں ہی آتی ہے ورنہ تو عورت کی مرضی کے بغیر اسے چھونا تو بہت دور کی بات ہے دیکھنے پہ بھی ہنگامہ کھڑا کر دیتی ہے ویسے بھی من چاہے شخص کے ہاتھوں زلیل ہو کر بھی دور نہیں جایا جاتا یہ جو دل ہے نا یہ زیر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا پھر کہاں کے نکھرے اور کہاں کی من مانیاں " بنی نے اسکے دل کے مقام پہ انگلی رکھتے ہوئے کہا

اتنی اچھی باتیں کیسے کر لیتی ہو اسنے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا سمجھ جائیں گے جب آپکا محبت جیسی بلا سے پالا پڑے گا ، وہ تو پڑ چکا ہے ابراہیم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے رازداری سے بتایا۔ اب میں آپکو بلا لگنے لگی وہ روہانسی ہوئی اب سے کیا مراد ہے تم تو ہمیشہ سے ہی لگتی ہو وہ لا پرواہی سے کہتا زمین پہ بکھرے کانچ کے ٹکڑے اٹھانے لگا اور وہ سنجیدگی سے اسے گھورنے لگی کیونکہ اس شخص سے کچھ بھی کہنا فضولیات کے زمرے میں آتا تھا

خیر مبارک تجھے بھی مبارک ہو آخر ماموں کے رتبے پہ فائز جو ہوئے ہو ابراہیم نے خوشدلی سے کہا بنی جو نیو نیل پیٹ کا کلر چیک کر رہی تھی جو کچھ دیر پہلے ہی خرید کر لائی تھی ابراہیم کی باتوں پہ اسکے کان کھڑے ہوئے اور اسکی طرف کھسکتے ہوئے کان موبائل سے آتی آواز پہ لگانے چاہے لیکن جب کچھ بھی پلے نا پڑا تو ابراہیم سے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا وہ ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر چپ رہنے کا اشارہ دیتا نا جانے کو ڈورڈز میں کونسی باتیں کرنے لگا کافی دیر بعد بنی کی اکتائی ہوئی شکل دیکھ کر بائے بولتا اسکی جانب متوجہ ہوا میرے پاس ایک بہت ہی اچھی خبر ہے لیکن پہلے پرومس کرو تم گھر جانے کی ضد نہیں کرو گی اپنی ہتھیلی اسکے سامنے پھیلائی اور وہ مارے تجسس کے جلدی سے ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھما گئی

امم تم نا جو نیئر معاز کی چچی بن چکی ہو وہ آنکھیں گھماتے ہوئے کہتا اسے شوک کر گیا ، مطلب کہ آپ چاچو بن گے مطلب کہ معاز بھائی وہ کہتے کہتے شرماسی گئی مجھے بھی دیکھنا ہے بے بی کو پلیر ، احمد تصویریں بھیجتا تو دکھاتا ہوں

نہیں مجھے ریل میں دیکھنا ہے نا پلینز ، تم پروس کر چکی ہو اسلیے چپ رہو ابھی بھابھی مامی کی طرف ہیں جب آئیں گی تو ضرور چلیں گے ، کیوں مامی کی طرف جانے میں کیا برائی ہے ؟؟ اچھا اب مہمل جو نہیں ہے ورنہ تو آپ نے بھاگتے ہوئے جانا تھا ، واللہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی یہ بات اور پلینز اسے تو بخش دو بیچاری تو اب اس دنیا سے بھی جا چکی ہے

لیکن آپکے دل سے تو نہیں گئی نا آخر پسند تھی وہ آپکی اسکے لیے تھپڑ مارا تھا مجھے وہ پچھلے زخم یاد کرتے ہوئے تلخی سے بولی ، تھپڑ تم نے اپنی کرتوتوں کی وجہ سے کھایا تھا نا کہ مہمل کی وجہ سے۔ اگر اپنی پسند کا اظہار کر دیا تو میرے کرتوت بُرے ہو گئے واہ

بینیش تم بات کو کہاں سے کہاں لیکر جا رہی ہو چپ کر کے سو جاو جا کر صبح کالج بھی جانا ہے ، جا رہی ہوں آپ بیٹھ کر سوگ مناتے رہے اپنی ناکام محبت کا غصے میں سٹی روم سے نکل گئی اور ابراہیم نے اپنا ماتھا مسلا یا رب مجھے حوصلہ دے یہ لڑکی ہمیشہ میرا ٹیمپر لوز کر دیتی ہے

☆☆☆☆☆☆

وہ سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا ان آنکھوں کے سحر سے نکلنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جب سے وہ واپس لوٹا بچا کچا سکون بھی غارت ہو گیا تھا مسلسل اسے سوچنا اور سوچتے ہی رہنا اسکا روز کا معمول بن چکا تھا پہلے پہل اسے یہ سب اپنا وہم لگا کہ وہ آنکھیں مہمل سے مشابہت رکھنے کہ وجہ سے اسکے زہن پہ نقش کر گئی ہیں لیکن دھجکا تو تب لگا جب وہ یونی کے گراونڈ میں بیٹھا اسائنمنٹ بنا رہا تھا بناتے بناتے وہ آنکھیں پھر سے زہن نشیں ہوئیں اور اسے پتا بھی نا چلا اپنی اسائنمنٹ پہ وہی آنکھیں

بنا ڈالیں ہوش تو تب آیا جب جیکی نے پوچھا یہ کسکی آنکھیں بنائی جا رہی ہیں اور خیام غائب دماغی سے اُن آنکھوں کو دیکھنے لگا اور سر نامیں ہلاتا وہاں سے اٹھتا گیٹ کی جانب بھاگا اور فلیٹ پہ لوٹ کے ہی دم لیا جیکی کو بھی اسکی طبیعت ناساز لگی، خیام کی سکیچنگ بہت اچھی تھی جب وہ گھر ہوتا تو اکثر سکیچ بنایا کرتا لیکن ہاسٹل جانے کے بعد یہ شوق جیسے مر سا گیا لیکن اب یہ شوق جیسے پھر سے پروان چڑھنے لگا اور نا جانے کتنے ہی سکیچ پیپرز پہ ان آنکھوں کو اتار ڈالا تھا ابھی بھی وہ خود سے بنائی اُن آنکھوں کے سحر میں کھویا سگریٹ کے دھوئیں سے پورا کمرہ بھر چکا تھا جیکی نے جیسے ہی اسکے کمرے کا دروازہ واں کیا سگریٹ کی بھواسکے نکتوں سے ٹکرائی اور اسے اپنی انتڑیوں میں گھستی محسوس ہوئی تو وہ پورا دروازہ کھول کر کھانسنے لگا یار تو کیسے سانس لے رہا ہے گھٹن نہیں ہو رہی کیا؟؟ جیکی نے وینڈو سے پردے ہٹاتے ہوئے اسے ڈپٹا اور وہ ڈھیٹ بنا ابھی بھی صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا بنا کوئی جواب دیے کسکی آنکھیں ہیں یہ؟؟ جیکی نے بھوری آنکھوں کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے دریافت کیا بیوی کی وہ پیپرز سمیٹتا بے دھیانی میں کہہ گیا وہی بیوی جو مر چکی ہے؟؟ جیکی کے پوچھنے پہ اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا خیام کے تاثرات سے جیکی کو اندازہ ہوا کہ یہ بات اسے ناگوار گزری ہے سوری یار اگر بُرا لگا تو وہ بے وجہ شرمندہ ہوا جبکہ خیام کو مزید چپ لگ گئی وہ واقعی میں مر چکی ہے مگر نا جانے کیوں یہ آنکھیں مجھے اپنا اسیر کر چکی ہیں اسنے بے بسی سے سوچا

کافی پیئے گا؟؟

خیام نے ہاں میں سر ہلایا تو جیکی سائل پاس کرتا کیچن کی جانب بڑھ گیا

ٹائم پئیس رات کے بارہ بجا رہا تھا اور وہ اپنے فلیٹ میں بنائے چھوٹے سے جم میں رنگ مشین پہ رنگ کر رہا تھا جب فاتح کی کال آئی تو وہ ٹاول سے پسینہ خشک کرتا موبائل کے پاس آیا اور کال اسپیکر پہ لگا کر پانی کی بوتل اٹھا کر منہ کو لگاتا گھونٹ گھونٹ ہلق میں انڈیلنے لگا کیا کر رہا ہے؟؟

جم

اس ٹائم جم کر رہا ہے وہ تھوڑا حیران ہوا
ہمممم بس نیند نہیں آرہی تھی

نیند نا آنے کی کوئی خاص وجہ؟؟

بہت خاص وجہ ہے خیام نے کھوئے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

تم ٹھیک ہو؟؟

ہاں مجھے کیا ہونا

ایسی باتیں مت کیا کرو پتا نہیں کیا چاہتے ہو تم

سکون یک لفظی جواب آیا

لیکن سکون تو تمہارے اندر ہے

پھر مجھے ملتا کیوں نہیں وہ ہارے ہوئے انداز میں بولا

کل میرے ساتھ جاگنگ پہ چلو گے؟؟ فاتح کے پوچھنے ہی وہ زرا حیران ہوا

ہمم ٹھیک ہے مجھے لے جانا میرے فلیٹ سے

اوکے اب سو جاؤ فی امان اللہ

خیام اچانک سے جاگنگ پہ جانے کا سن کر حیران ہوا پھر سر جھٹکتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

صبح خیام کی آنکھ بار بار آتی فاتح کی کال سے کھلی وہ جو کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا اسے فاتح پہ غصہ آنے لگا پھر نا چاہتے ہوئے بھی موبائل کان سے لگایا

میں تیرے فلیٹ پہ پہنچنے والا ہوں جلدی سے باہر آؤ، لیکن مجھے نیند آرہی ہے وہ جمائی روکتا بولا۔

اب میں پہنچنے والا ہوں تو جلدی سے آ جاؤ اور اسکی سنے بغیر کال ڈراپ کر دی

خیام ناگواری سے موبائل کو تکتا اٹھ بیٹھا اور دل کے نا چاہنے کہ باوجود فریش ہونے چلا گیا

وہ دونوں پاس بنے پارک کی طرف جا رہے تھے جب فاتح بولا تمہارے پاس آنے کے چکر میں میں

نے نماز نہیں پڑھی ابھی ٹائم ہے تو کیوں نا نماز پڑھ لی جائے؟؟

مطلب کے وہ آیا ہی اس وجہ سے تھا تاکہ خیام کو نماز پڑھا سکے تاکہ اسے سکون سے ملوا سکے

اسے شرمندہ کیے بغیر۔۔

ہاں کیوں نہیں وہ بھی مسکراتے ہوئے اسے ساتھ مسجد میں چلا گیا

فاتح نے اس دن بھی نوٹ کیا تھا اور آج بھی کہ خیام کو نماز کا طریقہ نہیں آتا یا شاید اسکا نماز پڑھنے کا طریقہ ہی مختلف ہے اسی وجہ سے وہ اسکے ساتھ نماز پڑھتے وقت امام کے ساتھ رکوع و سجود نہیں کر پاتا

تم اہل سنت ہو یا اہل حدیث فاتح نے اسکے ساتھ بھاگتے ہوئے نارمل سے انداز میں پوچھا میں اہل تشیع ہوں یعنی کے میں شاہ ہوں خیام شاہ۔۔

یہ سنتے ہی فاتح رک گیا اور اسکے رکنے پہ خیام کو بھی رکنا پڑا اب تم بھی کہو گے کہ میں شاہ ہوں میرے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا حرام ہے میں مسلمان ہی نہیں ہوں یہ کہتے ہوئے وہ دھیرے سے ہنسا لیکن فاتح کو لگا وہ خود پہ ہنسا ہے

میں کون ہوتا ہوں کسی قلمہ گو کو دائرہ اسلام سے بے دخل کرنے والا اور یہ فیصلہ کرنے والا کہ کون مسلمان ہے کون نہیں یہ فیصلہ کرنے والی ذات تو رب کی ہی ہے ناکہ کسی عام بشر کی۔۔

لیکن میں نے تو ہمیشہ اپنے لیے لوگوں کے لہجوں میں نفرت ہی دیکھی ہے تم جانتے ہو جب میں چھوٹا تھا نا تو میرے فیلوز مجھے دیکھ کر کھسر پھسر کرنے لگتے کہ یہ شاہ ہے اس سے کچھ لیکر نا کھانا، اس کا چھو اپانی مت پینا بلا بلا یہ سب جب میں سنتا تو مجھے خود سے نفرت ہونے لگتی پھر یوں ہوا کہ میں نے کسی کو بتانا ہی چھوڑ دیا کہ میں شاہ ہوں تاکہ ہتک کا نشانہ بننے سے بچ سکوں اور جب محرم میں مجھے کالا سوٹ پہننے کو دیا جاتا تو میں ضد کرتا کہ مجھے نہیں پہننا تاکہ کوئی سکول کا بچہ مجھے دیکھ نا لے اور کافی حد تک کامیاب بھی رہتا، میں نے کبھی ہاتھوں میں کڑے وغیرہ نہیں پہنے اونسلے بتاؤں میں نے تو اب کبھی ماتم بھی نہیں کیا۔۔

مطلب پہلے کیا کرتے تھے؟؟

جب میں چھوٹا تھا تو میرے بابا مجھے مجلس میں لے گئے وہاں پہ میں نے بہت سے شناساں چہروں کو خون سے لت پت دیکھا اور خوفزدہ سا اپنے والد کی ٹانگ سے جڑ گیا تب مجھے بابا نے بتایا کہ یہ سب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انکی اولادوں سے بہت محبت کرتے ہیں علی اصغر اور علی اکبر کو شہید کیے جانے کہ دکھ میں یہ سب خود کو تکلیف پہنچاتے ہیں یہ بھی ان سے محبت کا ایک ذریعہ ہے پھر جب گھوڑا جہاں سے گزرتا ہے وہاں کی مٹی لگانے سے زخم بھر بھی جاتے ہیں مجھے ان لوگوں پہ بہت رشک آیا اور دل میں خواہش جاگی کہ میں بھی خود کو زخمی کروں اور پھر اپنے دل کی خواہش پہ لبیک کہتے ہوئے میں نے خود کو لوہے کی تیز زنجیروں سے زخمی کر لیا لیکن گھوڑے کے گزرنے سے شفاء دینے والی مٹی سے بھی مجھے شفاء ناملی تو مجھے بابا کہ کہی باتیں جھوٹ لگنے لگیں میں کئی دن تک سیدھا نالیٹ سکا اور تھا بھی مٹی ڈیڈی بچہ ہلکی سی چوٹ پہ بھی پورا گھر سر پہ اٹھالیتا تب بھی کچھ یوں ہی ہوا۔ میری تکلیف دیکھ کر عین رونے لگی کہ یہ کیسا مزہب ہے جو بچوں پہ بھی ظلم ڈھاتا ہے یہ سب بابا نے سن لیا اور ان کا غصہ سوا نیزے پہ جا پہنچا، عین کو میری وجہ سے تھپڑ پڑا اور ساتھ ساتھ گستاخ، بے ایمانی کے طعنے بھی سننے کو ملے بس اس دن سے میں نے توبہ کر لی اور مجلسوں میں اگر مجبوری کے تحت چلا بھی جاتا تو اُن زخمی کر دینے والے ہتھیاروں سے کوسوں دور رہتا۔ رہی بات نماز کی تو میری ممانے مجھے نماز سیکھائی تھی میں پڑھتا بھی تھا ایک دن میں نے سکول میں دوستوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا فیصلہ کیا کیونکہ سکول میں اسلامیات کے ٹیچر نماز نا پڑھنے پہ بہت دھلائی کرتے لیکن میرے وضو سے لیکر نماز تک سب

نے تنقید کی اور پھر میں نے سب کے سامنے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دی لیکن ماما کی دیتھ کے بعد تنہائی میں پڑھنا بھی چھوڑ دی اسی لیے بھول چکا ہوں سب کچھ۔۔ اب تم خود ہی فیصلہ کر لو میں کون ہوں وہ کندھے اچکتا پاس بنے بیچ پہ بیٹھ گیا

فاتح کو سمجھ نا آیا کہ وہ کیا کہے بچپن سے وہ کیا کچھ نہیں سہہ رہا تھا فاتح خاموشی سے زمین کو گھورنے لگا مجھے ایک بات بتاؤ کہ اگر تمہیں جوتے لینے ہوں اور گھر کے بڑے کہیں کے فلاں شوپ سے لے لو وہاں چیزیں اچھی ملتی ہیں تو کیا تم بنا تصدیق کیے کہ کس برینڈ کے ہیں اسکی کوالٹی کونسی ہے خرید لو گے؟؟

نہیں میں پہلے تصدیق کروں گا ہو سکتا ہے گھر والوں کو پرکھنے میں غلطی ہوئی ہو

جب تم ایک معمولی سے جوتے خریدتے وقت تصدیق کر سکتے ہو تو اس بات پہ تصدیق کیوں نہیں کرتے جو تمہیں دائرہ اسلام سے نکال رہی ہے جس کے لیے تمہاری تخلیق کی گئی ہے جو تمہاری تخلیق کا مقصد ہے میں بس یہ کہوں گا قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات ہے جب تم اسے سمجھ کے پڑھو گے نا تو حقیقت خود بخود تم پہ عیاں ہو جائے گی کہ کیا سہی ہے اور کیا غلط اور میرا مشورہ ہے کہ کسی اچھے عامل سے رجوع کرو تاکہ تمہاری تمام الجھنیں سلجھ سکیں

خیام نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

چلو اب چلیں واپس ورنہ مریم مجھے ناشتہ دینے سے انکار کر دے گی پھر شام تک بھوکا رہوں گا
غریب سا بندہ ہوں ہو ٹلنگ انورڈ نہیں کر سکتا اور خیام بھی ہنستے ہوئے اسکے قدم سے قدم ملا کر چلنے
لگا

آج انکا فرسٹ سمسٹر کا رزلٹ اناؤس ہوا تھا سونیا کے پوری کلاس میں سب سے زیادہ مارکس تھے سر
نے اسے کافی اپریشیٹ کیا تھا اور اسنے کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے داد وصول کی تھی کلاس کے
کافی سٹوڈنٹس نے اسے مبارکباد دی تھی لیکن اسے فرحان کا انتظار تھا جو اب بات کرنا تو دور اسکی
طرف دیکھنے سے بھی مکمل گریز کرتا اور یہی بات اسے ہضم نہیں ہوتی تھی کہ وہ جو اسکے پیچھے
منڈلاتا تھا اچانک سے اتنا کیسے بدل گیا اب بھی اسنے چھٹی تک انتظار کیا لیکن وہ خاموشی سے اسکی
طرف غلط نگاہ بھی ڈالے بغیر پاس سے گزر گیا اور سونیا کا دل ہی بُجھ سا گیا، یہ تو وہی جانتا تھا کہ وہ
کس طرح خود کو کنٹرول کرتا بنا بات کیے پلٹ آیا ہے

اس دن سبحان کے سمجھانے پہ وہ واقعی سمجھ گیا تھا اسنے سونیا کے پیچھے پھرنا بات کرنے کے بہانے
ڈھونڈنا اور اسے دیکھتے رہنا سب چھوڑ دیا اور کیسے چھوڑا یہ تو اسکا دل اور اسکا رب ہی جانتا تھا
اسے سونیا کو سونیا فرحان ہی رہنے دینا تھا تا عمر کے لیے لیکن اسکی مکمل رضامندی اور حق ہلال
طریقہ اپنا کر، اسکے لیے بہت محنت درکار تھی اس میں کوئی شک نا تھا کہ وہ محنت کرنے لگا تھا

کیا ہوا سب خیریت تو ہے میں جب سے آیا ہوں میرے کانوں کی سماعت نے کچھ تیکھا سا نہیں سنا
ابراہیم نے منہ بنا کر بیٹھی بنی سے پوچھا، مجھے اس کالج میں نہیں جانا وہ ہتھیہ انداز سے بولی
کیوں کیا برائی ہے کالج میں؟؟

برائی کالج میں نہیں برائی کالج کی گندی عوام میں ہے وہ نحوست سے سر جھٹکتی بولی
پہلے ہی دن کالج کی گندی عوام نے بینش حیدر کی شان میں کیا گستاخی کر دی؟؟
جب میں کلاس میں انٹر ہوئی تو ایک نہایت ہی بد تمیز لڑکی نے جسے آنٹی کہنا زیادہ بہتر ہو گا میرے
پاؤں میں ٹانگ اڑا دی اور میں دھڑم سے نیچے گری میں سارے گوڈے (گھٹنے) تک چھیل ہو گئے اور
وہ بنا شرمندگی کے سوری کہتی دانت نکالنے لگی اور اس مہان کام میں پوری کلاس نے اسکا ساتھ دیا
اوو زیادہ تو نہیں لگی دیکھا مجھے وہ ہنسی دباتا فکر مندی کے تاثر چہرے پہ سجاتا بولا
کھل کر ہنس لیں ناں آپ بھی وہ سلگتے ہوئے کہتی سیدھی ہو بیٹھی صرف یہ ہی نہیں بریک میں جب
میں کنٹین پہ گئی تو اتنا رش اتنا رش چار دفع لائن میں گھسی اور چاروں بار ہی مجھے دھکے دے کر لائن
سے نکال دیا لیکن پورا گھنٹہ دھکے کھانے کہ بعد جب میں کنٹین والی آنٹی تک پہنچی اور انہیں سموسوں
کے پیسے تھما کر جب سمو سے مانگے تو انہوں نے یہ کہہ کر دینے سے انکار کر دیا کہ میں نے پیسے ہی
نہیں دیے آپ یقین کریں میرا تو رونا ہی نکل گیا کافی بہس کے بعد بھی جب وہ نامانی تو میں نے
بیگ سے پیسے لانے کا سوچا لیکن اتنے میں بریک کا ٹائم ختم ہو گیا اور مجھے پوری بریک صرف دھکے ہی
کھانے کو ملے اور اوپر سے گھر میں کوئی میڈ تک نہیں ہے جو کالج سے آنے پہ مجھے کھانا ہی دے
دے شام تک بھوکی رہی ہوں میں۔۔

لیکن میں نے تو سنا ہے کہ تم کالج سے واپسی پہ کافی زیادہ گول گپے خرید کے لائی تھی وہ ہنسی کے درمیان بولا، بڑے ہی کوئی چغل کھور ہیں آپکے رحمت بابا۔ یہ تو ہے تمہاری ایک ایک حرکت پہ نظر رکھتے ہیں اس لیے محتاط رہا کرو ابراہیم نے اسے ڈرانا چاہا

ڈرتی نہیں ہوں نا آپ سے نا آپکے دہشتگرد رحمت بابا سے ہمہممم ساتھ ہنکارہ بھرا۔ یہ جو گھر میں زبان کے جوہر دیکھاتی ہو انکا استعمال کالج میں کر لیتی تو ساری گندی عوام نے تمہارے ساتھ چنگی بن جانا تھا

اب میرا منہ مت کھلوائے میں پہلے ہی غصے میں ہوں، میری کیا مجال کے آپکا منہ جو آلموسٹ کھلا ہی رہتا ہے اسے کھلواؤں اور رہی بات میڈ کی تو وہ کل کو آجائے گی میں نے بات کر لی ہے اب نت نئے بہانے ڈھونڈنے سے بہتر ہے کہ تم سٹیڈی پہ کونسٹریٹ کرو کیونکہ میں نہیں چاہتا میرے بچوں کی ماں انکے باپ سے کسی بھی معاملے میں کم تر ہو یہ کہتے ہوئے اسکی گال پہ چنگی بھری ہاں یاد آیا ہم معاز بھائی کا بے بی دیکھنے کب جائے گے؟؟ اور ابراہیم بچوں کا ذکر کرنے پہ پچھتاہ بتایا تو ہے جب واپس آجائے گے تب پھر سے پوچھنے کی کیا ٹیک بنتی ہے جب ایک بار بتا چکا ہوں آپکو تو اپنے بھائی کی اولاد سے محبت ہی نہیں ہے، شکر ہے تمہیں ابھی سے معلوم پڑ گیا وہ مزے سے بولا

آپ جیسا ڈھیٹ انسان میں نے زندگی میں نہیں دیکھا۔ ان شاء اللہ دیکھو گی بھی نہیں کیونکہ مجھ جیسا مہاں ڈھیٹ پیدا ہی نہیں ہوا اس لیے بہس چھوڑو اور ایک چائے کا کپ پلا دو اس غیر اہم بندہ بشر پہ آپ کا احسان ہو گا اور بنی دانت پیستی کیچن کی طرف بڑھ گئی

اب غصے سے نمک مرچ ڈال کر سوپ بنا دینا اسنے پیچھے سے ہانک لگائی ، شکریہ یاد دلانے کے لیے وہ پیچھے کی طرف دیکھ کر آنکھیں مٹکنے لگی لیکن ابراہیم کے فلائنگ کس اُچھالنے پہ منہ سیدھا کرتی کیچن میں گھس گئی



دل کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ت اب وہ اپنے کمرے میں لیٹی سب کے مسکراتے چہروں کو دیکھ رہی تھی ساری فیملی اسکے کمرے میں جمع بچے کو پکڑنے کے لیے بیتاب تھی اور ان سب میں معاز پہلے نمبر پہ تھا جو باپ ہونے کے باوجود اپنے ہی بچے کو ترسی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جو پہلے اُسکے سر اور اب دوسرے ماموں کے ہاتھوں کا کھلونا بنا ہوا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنا بچے کو سب کی نظروں سے او جھل کر کے ڈھیر سارا پیار کرے ایسی ہی حالت ہادی کی تھی جو جب سے آیا تھا اپنے بھتیجے کو پکڑنے سے محروم ہی تھا جب اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو بول ہی پڑا ماموں یہ ہمارا بھی کچھ لگتا ہے ہمیں بھی اسے پکڑنے کا اہل سمجھا جائے تو انہوں نے ہنستے ہوئے بچے کو اسکی جانب بڑھایا جسے ہادی نے بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے جلدی سے پکڑا کہیں کوئی اور ہی نا پکڑ لے اسکی جلد بازی دیکھ سبھی کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا مجھے بھی تو پکڑا کے میرے معاز کا بیٹا کیسا دکھتا ہے بڑی امی نے ہادی سے پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو ہادی کو نا چاہتے ہوئے بھی پکڑنا پڑا پھر کچھ دیر بعد بچہ بنی کی اماں کے ہاتھوں میں تھا

کافی انتظار کے بعد بچہ معاز کی گود میں آیا جسے اسنے نرمی سے سینے میں بھینچا جیسے وہ اس دنیا میں سب سے انمول ہو وہ روئی جیسے گالوں والا بچہ جو کافی حد تک دل سے مشابہت رکھتا تھا معاز کو اس

دنیا کا سب سے خوبصورت بچہ لگا نا جانے اس ننھی سی جان کے کتنے ہی بوسے لے ڈالے اور یہ سب بچے کو کچھ زیادہ بھلانا لگا اس لیے فل والیوم پہ رونے لگا اسے روتا دیکھ معاز پل میں گڑبڑایا اور اسے چپ کروانے کے لیے اوپر نیچے کرنے لگا پھر یہ ڈر غالب آ گیا کہ کہیں گر ہی نا جائے اسکے ہاتھوں سے پھسل کر، چھٹانکی بھر کے ہو لیکن رونے کے انداز سے لگ رہا گلے میں اسپیکر فٹ کروا کے آیا ہے اپنی اماں کی طرح احمد نے اسکے بلند آواز گلا پھاڑ رونے پہ ٹونٹ کیا

جب اس سے نا سنبھلا تو دل کو تھمایا شاید اسے بھوک لگی ہے، نہیں یہ آپکو دیکھ کر ڈر گیا ہے اور خوف سے رونے لگا ہے ورنہ سبھی نے پکڑا ہے کسی کے پاس بھی نہیں رویا جواب ہادی کی جانب سے آیا۔ معاز نے دانت پیستے ہوئے اسے گھورا تو وہ مسکینیت طاری کرتا مسکرانے لگا دل نے جیسے ہی بچے کو اپنی آغوش میں لیا تو وہ چپ ہو گیا، دیکھا بھائی میں سچ کہہ رہا تھا تم گھر چلو پھر بتاتا ہوں کون سچا ہے کون جھوٹا۔ کونسا گھر بھی میں تو اب اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی اس گھر سے نکلوں گا ورنہ ادھر ہی ڈھیرے ڈال لونگا کاش میں بھی یہ کہہ سکتا کہ اپنے بیٹے کی ماما کو لیے بغیر اس گھر سے نہیں نکلوں گا معاز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو دل نے اچھنبے سے اسے دیکھا اور اسے اپنی جانب تکتا پا کر نظریں جھکا گئی

--

واپسی سے پہلے وہ ایک نظر اپنی روٹھی ہوئی بیوی اور بچے کو دیکھنے آیا لیکن اُن دونوں کو مزے سے سوتا دیکھ وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ سے اپنے بیٹے کے قریب آیا محبت سے اسے چوما اور موبائل نکال کر دونوں کے ساتھ کئی سیلفیاں لے ڈالیں موبائل پاکٹ میں ڈال کر دل کی جانب متوجہ ہوا جسکے

چہرے سے ہی تھکن واضح ہو رہی تھی پھر اسے جگانے کی خاطر اسکی گال پہ چٹکی بھری اور توقع کے عین مطابق اسنے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور اپنے پاس معاز کو دیکھ کر جلدی سے اٹھ بیٹھی آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں؟؟

اپنے بیٹے سے پیار ساتھ سوئے اپنے شہزادے کو نرمی سے چھوا میں جا رہا ہوں اور یہ بتانے آیا ہوں کہ کچھ دن تک لینے آوں گا اس لیے اپنا مائنڈ سیٹ کر لو میں کون بہانا نہیں سنوں گا بی کا ز میں اپنے بیٹے کے بنا نہیں رہ سکتا۔۔ تو بیٹے کو ہی لے جائے نا بیٹے کی ماں کی کیا ضرورت ہے وہ خفگی سے کہتی رُخ بدل گئی

امم یہ بھی سہی کہا ٹھیک ہے میں اپنے شہزادے کو لیکر جا رہا ہو ساتھ ہی بچے کو نرمی سے اٹھایا، دل نے پٹ سے رُخ اسکی جانب کیا یہ کیا کر رہے ہیں جاگ جائے گا وہ از حد پریشان ہوئی میں خود سنبھال لوں گا اک آخری نظر دیکھ لو چہرہ اسکی جانب جھکایا اور اپنے سینے سے لگاتا بیڈ سے اتر آیا۔۔

معاز آپ ایسا نہیں کر سکتے پلیز اسے مجھے دیں وہ بے بسی سے رونے لگی میں کچھ بھی کر سکتا ہوں یہ تو تم جان ہی گئی ہو گی کہ کس قدر بے غیرت ہوں میں وہ تلخی سے بولا پلیز واپس کریں اسے ابھی تو اس نے میری آغوش کی نرمی کو محسوس تک نہیں کیا ابھی تو میں نے سہی سے اسکو اپنی مامتا سے روشناس تک نہیں کروایا میں نے تو اسکے نقوش کو جی بھر کے دیکھا بھی نہیں وہ التجاء انداز میں کہتی روانی سے رونے لگی

معاذ نے لب بھینچے اک نظر نیند میں کسماتے بیٹے کو دیکھ کر دل کی جانب بڑھایا جسے اسنے کسی متائے جان کی طرح خود میں سمیٹتے ہوئے کئی بوسے لے ڈالے اور اس افتاد پہ وہ ننھی سی جان رونے لگی دل اسے سینے سے لگائے تھپک کر چپ کروانے لگی اپنی حالت کی پرواہ کیے بنا جسکی ٹانگیں کھڑا رہنے کی وجہ سے کانپنیں لگیں تھی کچھ منٹوں بعد وہ چپ ہوا مگر نیند سے جاگ گیا لیکن دل کو ابھی بھی اسی پوزیشن میں کھڑا دیکھ جب اُس سے رہا نا گیا تو دل کو بیڈ پہ بیٹھا کر پانی کا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا جسے وہ گھٹا گھٹ پی گئی اتنا ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں مامی کو بھیجتا ہوں اسے پکڑ لیں گی اور میرے جگر کے ٹکڑے تم اپنا اور اپنی ماما کا بہت سارا خیال رکھنا جس طرح ماما تمہارے بنا نہیں رہ سکتیں نا بابا کا بھی گزارہ بے حد مشکل ہے یہ بات اپنی ماما کو اچھے سے سمجھا دینا اور ہاں ٹھیک دس دن بعد تیار رہنا میں آپکو لینے آؤں گا ساتھ میں ماما کی بھی منتیں کر کے تیار کروا لینا اور یہ بات اچھے سے سمجھا دینا کہ چاہے گھر جا کے بابا کو جتنا مرضی ڈانٹ لیں پنشن بھی کر دیں لیکن بابا کے ساتھ رہیں کیونکہ بابا آپکے اور اپنے دل کے بنا ادھوریں ہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنے بیٹے سے کہتا اور بیوی کو سناتا روایتی باپ ہی لگ رہا تھا اور اسکا بیٹا بھی پوری آنکھیں کھولے اپنے باپ کے چہرے کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

معاذ نے ہنستے ہوئے اپنے بیٹے کو پیار کیا تھا اور اسکی پیشانی چومتے نے کھڑے ہونے سے پہلے دل کے پیشانی کو چھوا تھا اور ایک افسردہ سی سانس خارج کرتا کمرے کی دہلیز عبور کر گیا دل نے بھیگی آنکھوں سے اسکی دھندلی پشت کو دیکھا تھا

کیا بات ہے بچے آج کل بڑی اداس اور کھوئی ہوئی رہتی ہو؟؟ لیکچر میں بھی خاموش ہی رہتی زیادہ سوال جواب نہیں کرتی سب ٹھیک تو ہے نا؟؟
سب ٹھیک ہے بس نفس کبھی کبار گڑبڑی کرتا ہے
یہ کیوں گڑبڑ کرتا ہے؟؟

میں بہت سوچتی ہوں کہ اچھا سوچوں کسی کے لیے غلط نا سوچوں ، دل کی آمادگی سے اللہ کی طرف رجوع کروں لیکن میرا نفس بہکاتا ہے مجھے غلط سوچیں میرے دماغ میں آتی ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ میں پل پل دائرہ اسلام سے دور کھسکتی جا رہی ہوں۔ کبھی کبار پر سکون ہو کر نماز ادا کرتی ہوں اور کبھی صرف فرض ادا ہوتے اور یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ میں کیا کر رہی ہوں میرا نفس میری نہیں سنتا کاش میرا نفس مر جائے وہ ہارے ہوئے لہجے میں کہتی پاؤں کے انگوٹھے سے مٹی گھر چنے لگی تمہیں پتا ہے "نفس ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے لیکن اسلام میں نفس کو مارا نہیں جاتا بلکہ اس کو اللہ کی راہ میں مسلمان کیا جاتا ہے سب سے وفادار اور مخلص ساتھی بنا کر"۔

آپاں میں سوچتی ہوں کہ کوئی ہمارے ساتھ بہت بُرا کر کے ہم سے ہمارا سب کچھ چھین کہ بھی خوش کیسے رہ سکتا ہے؟؟ کیا اسے اسکا ضمیر ملامت نہیں کرتا ہو گا؟؟ کیا اسے احساسِ ندامت نہیں ہوتا ہو گا؟؟ اللہ پاک ایسے لوگوں کو ساری خوشیاں دے دیتے ہیں جو دوسروں کی خوشیوں کے قاتل ہوتے آخر کیوں؟؟

یہ تو غلط کرنے والا ہی بتا سکتا ہے ناکہ وہ کس حال میں ہے کیا پتا وہ شرمسار ہو اور اسکا ضمیر اسے روز جھنجھوڑتا ہو اور عین ممکن ہے اسے فرق نا پڑتا ہو اسے پرواہ ہی نا ہو کہ وہ کسی کی زندگی خراب کر چکا ہے یہ تو دلوں کے معاملے ہیں جن کا رب ہی محرم ہے

"جو دل کے اچھے ہوتے ہیں نا وہ جب بھی برا بننے کی کوشش کرتے ناکام ہی رہتے ہیں کیونکہ انکا ضمیر انہیں برا بننے سے روکتا ہی رہتا ہے تمہیں پتا ہے ایسے دل بہت ہی انمول ہوتے ہیں کیونکہ وہ غلطی کرنے کے بعد اعترافِ جرم کر لیتے وہ جھکنے کو برا نہیں سمجھتے اور ایسے دلوں کو اللہ پسند فرماتا ہے " دیکھو ماہی " غلطی کرنے سے زیادہ غلطی پہ ڈٹ جانا ہوتا ہے اور یہ ڈٹ جانا دل کے اندر رہی سہی اچھائی کو بھی نگل جاتا پھر ایسے لوگ اپنی غلطی کو سہی ثابت کرنے کے لیے سہی اور غلط کا فرق بھولا کر برائی کے رستے پہ گامزن ہو کر گناہوں کی دنیا میں پوری طرح غرق ہو جاتے ہیں اور ایسے دلوں کو اللہ پاک نا پسند کرتے ہیں "

رہی بات اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو خوشیاں کیوں دے دیتے ہیں ماہی "اللہ تعالیٰ دنیا تو اسے بھی دے دیتے ہیں جسے محبت کرتے ہیں اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتے لیکن دین صرف اسی کو دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں " اور تم فکر کیوں کرتی ہو پکڑ تو سب کی ہو گی کیونکہ وہ جو رب ہے نا وہ سب جانتا ہے وہ تو کسی کے ساتھ ایک رائی کے برابر بھی بے انصافی نہیں کرتا تو وہ تمہارے ساتھ بے انصافی کیسے کرے گا اس لیے بری سوچوں سے خود کو بچا کر رکھا کرو یہ دل کا سکون غارت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتیں۔۔

میں کوشش کروں گی وہ مسکرانے کی سعی کرتی بولی تو آپاں اسکا کندھا تھپکتی اٹھ کھڑی ہوئی اور ماہی پھر سے زمین کھرچنے میں مشغول ہو گئی

--

رخشی موسیٰ اور فرحان گھر پہ ہی تھے جبکہ باقی سب بے بی سے مل آئے تھے روبینہ بیگم وہی رک گئی تھیں باقی سب واپس آگئے تھے رخشی انکے پورشن میں آئی تو معاز کمرے میں جا چکا تھا جبکہ باقی سب وہی لاونج میں موجود تھے بے بی کیسا ہے کس جیسا دکھتا ہے؟؟ رخشی کے سوالوں کی نا ختم ہونے والی بوچھار شروع ہو گئی

ہائے رخشی وہ اتنا پیارا ہے کہ کیا بتاؤں دل کر رہا تھا اسے چوری چھپے اٹھا لاؤں ہادی نے اتنے جان لیوا ایکسپریس دے کر بتایا کہ رخشی کا دل بے بی سے ملنے کو مچنے لگا، میں نے اتنی منتیں کی لیکن ہر بار کی طرح مجھے گھر ہی چھوڑ گئے کہ پیچھے ان دونوں کو کھانا کون دے گا گھر کون سنبھالے گا جوان لڑکی ہو آنے میں دیر سویر ہو جائے گی مطلب میں کیا ہی کہوں اتنا بھڑکی کیوں ہوئی ہو ہادی نے اسے نون سٹوپ بولتے دیکھ ٹوکا، یہ تو ان دونوں سے پوچھو جو مجھے گھر میں اکیلا چھوڑ کر بھیڑ بکریاں چرانے چل پڑے تھے سارا دن میں گھر میں بور ہوتی رہی ڈر الگ لگتا رہا۔

تم دونوں نے یہ بھیڑ بکریاں چرانے کا کام کب سے شروع کر دیا سبحان نے تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا، جب سے گھر والوں نے ہمیں خرچہ پانی دینا بند کر دیا تب سے مجبوری کے تحت یہ کام کرنا پڑا اب سب کو کیا پتا کہ ہماری کتنی ضروریات ہوتی ہیں کوئی کاپی پینسل لینی پڑتی کھیتے وقت گیند گم ہو

جاتی پھٹ جاتی وہ لینی پڑتی اور اسکے اوپر لپیٹنے کے لیے ٹیپ الگ سے خریدنی پڑتی جو پینتیس روپے کی آتی ہے مہنگائی ہی اتنی ہو گئی ہے گھی ہی تین سو تیس روپے کا پیکٹ ہو گیا ہے خیر میں بتا رہا تھا کہ دوستوں کے ساتھ مل کر کچھ کھانا اور کھلانا پڑتا، کبھی کوئی شاپنگ پہ لے جائے تو خالی ہاتھ واپس آتا بھی بندہ اچھا نہیں لگتا، کسی دوست کی برتھڈے ہو تو گفٹ کیک سب خریدنا پڑتا، موبائل میں بیلنس کروانا پڑتا کہ کہیں ایمر جنسی کال نا کرنی پڑ جائے، کہیں جاتے ہوئے بایک خراب ہو جائے یا تیل ختم ہو جائے وہ بھروانا پڑتا اور۔۔۔

بس بس بس سبحان کا تو سر ہی چکرا گیا مجھے احساس ہو گیا ہے میرے بھائی تُو نے بہت ہی مجبوری کے تحت یہ بھیڑ بکریاں چرانے کا کام شروع کیا ہے اگر تُو مجھے پہلے بتا دیتا تو میں یہ نوبت ہی نا آنے دیتا۔ اب تو پتا چل گیا ہے نا فرحان نے نا آنے والے آنسو پونجھتے ہوئے کہا ہاں بہت اچھے سے بس اب دوبارہ مت شروع ہو جانا سبحان نے نحوست سے کہتے ہوئے رخصتی کی جانب دیکھا جو دانت پیسے لال ٹماٹر بنی انہیں ہی گھور رہی تھی، اب تمہیں کیا ہوا ہے سبحان نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا

میں کچھ کہہ رہی تھی اگر یاد ہو تو؟؟ تمہیں یاد ہو کہ نا یاد ہو ہمیں سب یاد ہے فرحان دانتوں کی نمائش کرواتا وہاں سے رفو چکر ہو گیا اور ہادی بھی انگریزی لیتا اسکے پیچھے بھاگا، جہاں ہادی جائے موسیٰ نا جائے یہ کیسے ہو سکتا وہ بھی انکے پیچھے لپکا

یار کچھ دنوں بعد بھابھی نے آ ہی جانا ہے خود ہی دیکھ لینا اب میں کیسے بتاؤں کے بے بی کیسا ہے سبحان نے اسے تپا ہوا دیکھ تہمل سے کہا

میں نے کب تم سے پوچھا؟؟ پوچھا تو تھا اسکا جواب نا دینے پہ ہی تو منہ بنا ہوا ہے تمہارا۔۔
 رختی اسے گھوری سے نوازتی پلٹنے لگی تو سبحان نے اسکا ہاتھ تھاما اگر بچے اتنے ہی پسند ہیں تو میں امی
 سے بات کروں وہ معنی خیزی سے بولا
 ہاتھ چھوڑ رہے ہو کہ جوتی لاواں؟؟

جوتی لان دی کیا ضرورت ہے ویسے ہی کہہ دو میرے ساتھ بھاگنے کا ارادہ ہے
 بوتھی دیکھی ہے کبھی اپنی منہ نا متھا جن پہاڑوں لٹھا، تم نا جا کر سی آئی ڈی ہی دیکھو ہر وقت گھر
 میں بھی سی آئی ڈی بنی گھومتی رہتی مجھے تو ڈر رہتا کہ کسی بھی وقت فائرنگ ہو سکتی یا دروازے ٹوٹ
 سکتے یہی سب ہی تو سیکھتی ہو اسکا ہاتھ چھوڑتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ رختی ہاتھوں سے
 اسے نچوڑنے کا اشارہ کرتی اپنے پورشن میں آگئی

☆☆☆☆☆☆

وہ گھر آیا تو اسے بنی کہیں نظر نا آئی وہ نظر کے گھوڑے لاونچ اور کیچن تک دوڑاتا جہاں خالہ جو کے
 کل ہی ملازمت پہ رکھیں تھیں انہیں کام کرتا دیکھ کر کمرے میں چلا گیا اور نظر کے گھوڑوں کو انکی
 منزل مل گئی جو سامنے ہی مغرب کی نماز ادا کر رہی تھی ابراہیم خاموشی سے جوتے اتارتا بیڈ پہ دراز
 ہو کر بنی کو دیکھنے لگا جو سکون کے ساتھ نماز ادا کر رہی تھی اُسے اکثر نوٹ کیا تھا وہ جب بھی نماز
 پڑھتی تو بوڑھوں کی طرح پڑھتی آہستہ آہستہ بہت سکون سے اور دعا میں بھی نا جانے کیا کیا مانگتی
 رہتی یہ الگ بات ہے کہ پنجانہ نماز بلا ناغہ نہیں پڑھتی تھی

اسے دیکھتے دیکھتے وہ آنکھیں موند گیا بنی نماز پڑھنے کے بعد اسکے پاس آئی جو چیخ کیے بنا ہی بیڈ پہ دراز ہو گیا تھا ایک نظر اسکی بند آنکھوں پہ ڈال کر چہرے پہ پھونک ماری تھی

کر لو دم درود شاید ایسے ہی تمہارا غلام ہو جاؤں وہ آنکھیں کھولے بنا بولا ، میں بلا کیوں آپکو اپنا غلام بنانے لگی آپ تو میرے سرتاج ہیں کنگ آف مائی ہارٹ ہیں اور مجھے کنگ کی کوئن بنانا ہے ناکہ کسی غلام کی بیوی بنی اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے مدھم آواز میں بولی تو ابراہیم کے ہونٹ مسکان میں ڈھلے

طبیعت ٹھیک ہے آپکی؟؟ لہجے میں فکر کا عنصر واضح تھا، تھک گیا ہوں سر درد کر رہا ہے ، چائے بنا کر لاؤں؟؟ وہ اسکے بالوں سے ہاتھ کھینچتی ہوئی پوچھنے لگی ، نہیں بس میرے پاس رہو اسکا ہاتھ پکڑ کر پھر سے بالوں پہ رکھا تو وہ خاموشی سے اسکے نرم بال جسے سلکی ہرگز نہیں کہا جا سکتا تھا میں انگلیاں پھیرنے لگی اور ابراہیم کو پتا بھی نا چلا کے کب اسکی آنکھ لگ گئی جب بنی کو یقین ہو چلا کے وہ سو گیا ہے تو آہستہ سے اسکی پیشانی چومتی اٹھ کھڑی ہوئی اور اسکے اوپر کمرٹڑ اوڑھاتی کیچن میں آگئی جہاں خالہ کھانا بنا رہی تھیں کھانا بنانے میں انکی ہیلپ کرنے لگی

رات کے تقریباً نو بجے اسکی آنکھ کھلی تو لائیٹ جلاتا اٹھ بیٹھا جب آس پاس نظر گھمائی تو بنی کہیں بھی نظر نا آئی وہ آنکھیں گھماتا چند پل کر اون سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا سر کا درد اب غائب ہو چکا تھا جبکہ بھوک کا احساس شدت سے ہوا تو سستی بھگاتا چیخ کرنے چلا گیا

کمرے سے نکلا تو سامنے ہی بنی بکس پھیلائے بیٹھی نظر آئی ابراہیم کو خوشگوار حیرت ہوئی کہ بنی اور پڑھائی یہ تو کمال جمال سب ہی ہو گیا۔ اہم اہم اسکے گلا کھنکارنے پہ وہ متوجہ ہوئی اٹھ گئے آپ؟؟ نہیں ابھی نیند میں ہی ہوں شاید اسی لیے اپنی زوجہ کو کتابوں سے الجھتے دیکھ رہا ہوں اور ہنستے ہوئے اسکے ساتھ بیٹھ گیا

کیا کروں مجبوری ہے فزکس کی میم بہت ہی خشک مزاج ہیں ٹکا کے بے عزتی کرتیں وہ بھی سٹیج پہ بلا کر کل مجھ سے سن لیا تو مجھے ہمیشہ کی طرح نہیں آیا انہیں غصہ آگیا اور اسی ٹاپک کی اٹھا کر پریزینٹیشن دے ڈالی اب اسی کے ساتھ سر کھپا رہی ہوں سمجھ کر پڑھو نا پھر سر نہیں کچے گا

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی جب نیوٹن کے سر پہ سیب لگا تو اسے اپنے سر کی زرا فکر نہیں تھی اسکا تو دماغ گھوم جانا چاہیے تھا آخر اتنی اونچائی سے سیب دماغ پہ جو لگا تھا غصے سے دو چار سننانے کے بعد سیب کو اٹھا کہ کھا لیتا اسکے خلاف قانون سازی کرنے کی کیا ضرورت تھی ایوی ہم سب کو پیشیوں پہ لگا دیا کہ جج (ٹیسرز) کے سامنے بول بول کر نیوٹن کا دفاع کرتے رہیں

ہائے اتنا ظلم میری چمکیلی پہ انہیں بتانا تھا نا کہ اے سی ابراہیم حیدر کی بیوی ہوں ، میں کیوں بتاؤں کے میں شادی شدہ ہوں بھی ابھی میری عمر ہی کیا ہے سبھی مجھے دکھری سی نگاہوں سے گھور نیں لگے گی کہ وہ جو لڑکی جا رہی ہے اسکی شادی ہوئی ہے ، ہاں تو سہی ہے نا تمہاری طرف دیکھ ک سوکھی مرچوں کو بھی حوصلہ ملے گا کہ انکا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔۔

ہی ہی کھانا گرم کروں؟؟

ابھی بھی پوچھنے کی کسر باقی ہے کیا؟؟ اس نے الٹا سوال کیا اور وہ چپل اڑتی کیچن میں چلی گئی اور وہ موبائل میں گم ہو گیا

ابراہیم آجائیں روٹیاں بنانے کے بعد اسے آواز لگائی تو وہ موبائل پہ ٹائپنگ کرتا کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا بنی نے اسکی پلیٹ میں سالن ڈال کر پلیٹ اسکے سامنے رکھی لیکن وہ تو کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ٹائپنگ کرنے کے ساتھ مسکرائے جا رہا تھا کچھ پل وہ دیکھتی رہی جب رہا نا گیا تو پلیٹ کو ٹیبل پہ بجایا اور اسے جھٹکے سے سر اٹھایا جیسے ہی بنی کے غصے سے بھرے چہرے پہ نظر پڑی موبائل رکھتا کھانا کھانے لگا

شکر ہے اتنے دنوں بعد اتنی مزے کی سبزی کھانے کو ملی وہ کدو گوشت کی طرف اشارہ کرتا بولا ورنہ تو محترمہ بینیش حیدر کی روز روز کی دال کھا کر قیدیوں جیسی فیلنگز آنے لگ گئی تھی ہاں تو نہیں بنتی سبزی مجھ سے مجھے چھری سے ڈر لگتا ہے ویسے بھی جتنی دیر میں مجھ سے سبزی بنتی اتنی دیر میں دیگیں بن جاتیں دیگیں وہ بیچارگی سے بولی جتنی تیزی سے تمہاری زبان الفاظ کترتی ہے اتنی تیزی سے سبزی بھی کاٹنا سیکھ لو اور وہ سر جھٹکتی کھانے میں مشغول ہو گئی

کھانا کھانے کہ بعد وہ کیچن میں ہاتھ دھونے گیا تو ٹیبل پہ پڑا موبائل رنگ ہوا پہلے تو بنی نے اگنور کیا لیکن جب دوسری بار پھر سے رنگ ہوا تو بنی نے ہاتھ لمبا کر کے موبائل اٹھایا لیکن جیسے ہی نظر عازرہ ہاسٹل پہ پڑی اسکا ماتھا ٹھنکا کچھ سوچتے ہوئے موبائل کان سے لگایا

اسلام علیکم لڑکی کی خوبصورت سی باریک آواز نے اسکے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجائی آپ کون؟؟
سلام کا جواب دینے کے بعد بنی نے بے چینی سے پوچھا
میں عائرہ ہوں

کون عائرہ اور کس سے بات کرنی ہے؟؟

وہ ابرا۔۔۔۔۔ ابھی الفاظ مکمل بھی نا ہوا تھا جب ابراہیم نے اس سے موبائل پکڑ کر اپنے کان سے
لگائے بات کرنے لگا اور وہ تیکھی نظروں سے گھورتی بات ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی
کون ہے یہ لڑکی؟؟ ابراہیم نے جیسے ہی موبائل کان سے ہٹایا بنی نے تیوری چڑھاتے ہوئے دریافت
کیا

عائرہ نام ہے بہن ہے میری

یہ اچانک سے بہن کدھر سے دریافت کر لی آپ نے؟؟

پاس ہی گاؤں میں رہتی ہے اور تم اتنا اوور ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو کہا نا بہن ہے تو ہے

بہن تو مجھے بھی کہتے تھے آپ تو کیا میں بہن بن گئی؟؟؟

بینیسی اب تم لمٹ کروں کر رہی ہو

جو آپ کر رہیں ہیں وہ کیا ہے ہاں نا جانے کتنی بہنیں بنا رکھی ہیں آج ایک منظر عام پہ کل کوئی اور

آجائے گی اور پھر بہن سے محبوبہ بننے میں دیر کہاں لگتی ہے وہ بڑھک ہی پڑی

بینیش اپنی زبان بند کر لو ورنہ تمہاری زبان کاٹتے ہوئے مجھے زرا افسوس نا ہو گا آخر اتنی بے اعتباری

کیوں ہے تمہیں؟؟

کاٹ دیں میری زبان لیکن جو حق ہے وہ سب کو بتاؤں گی اگر اتنی اعتبار کی فکر ہوتی تو پہلے بتاتے کے نئی بہن مل گئی ہے آپکو نا کہ میرے پوچھنے پہ۔۔

جسے مرضی بتاؤ ہاں ہے وہ میری محبوبہ بہت جلد بیوی بھی بن جائے گی جو کرنا ہے کر لو وہ دانت پیستے ہوئے کرسی کو ٹھوکر مارتا سٹڈی میں بند ہو گیا اور بنی روتے روتے وہی کرسی پہ ڈھے گئی

--

اگلے دن بھی اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ جا چکا تھا اور وہاں سے ڈرائیور کو بھیج دیا بنی کو کالج سے پک اینڈ ڈراپ کرنے کے لیے رات میں بھی وہ پوری رات انتظار کرتی رہی وہ گھر ہی نا آیا اور اسکی پوری رات آنکھوں پہ کٹی، اگلے دن بھی وہ ڈرائیور کے ساتھ کالج گئی لیکن جب گھر لوٹی تو کمرے میں بکھرے اسکے کپڑے بتا رہے تھے کہ وہ گھر آیا تھا لیکن بنی کے آنے سے پہلے ہی جا چکا تھا بنی کو اپنی بے بسی پہ رونا آنے لگا نا تو اسکے پاس موبائل تھا اور نا ہی اس سے بات کرنے کا کوئی اور ذریعہ۔۔

شام تک انتظار کرتے کرتے جب وہ بے بسی کی آخری حدوں کو چھونے لگی تو گیٹ کہ پاس موجود رحمت بابا کہ پاس آئی اور انکا موبائل لیکر اسے کال ملائی جو اسنے دس بار کال کرنے پہ بھی نا اٹھائی تو وہ نا امید سی موبائل واپس کرتی کمرے میں آگئی

اسکے جاتے ہی ابراہیم نے کال بیک کی اور فکر مندی سے کال کرنے کی وجہ پوچھی موبائل سائلنٹ پہ ہونے کہ وجہ سے اسے پتا نا چل سکا لیکن جب رحمت بابا کی دس میسڈ کالز دیکھیں دل انجانے خوف سے دھڑکا اور بنا پل کی دیری کے کال بیک کی، رحمت بابا سب خیریت تو ہے نا؟؟

سب خیریت ہے وہ چھوٹا بی بی نے فون ملایا تھا وہ پٹھانی لہجے میں بولا تو ابراہیم نے لمبی سانس فضا میں خارج کی، چلیں ٹھیک ہے بابا میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک اللہ حافظ

--

رات کے آخری پہر وہ کمرے میں داخل ہوا لیکن وہ سر تا پیر کمبل میں دھبکی سو رہی تھی وہ جس طرح آیا تھا اسی طرح واپس پلٹ گیا اور سٹڈی میں بند ہو گیا دو دن سے وہ سہی سے سو نہیں پایا تھا اس لیے صبح جلدی آنکھ ناکھلی دس بجے کے قریب اٹھتا باہر آیا تو خالہ کام کرتی نظر آئیں بنی نے ناشتہ کر لیا؟؟ اس نے سرسری سا پوچھا نہیں صاحب جی وہ تو ناشتہ کیے بنا ہی کالج چلی گئی انہوں نے تو کل سے بھی کچھ نہیں کھایا کہہ رہی تھی شام کو کھالے گی لیکن جب میں صبح آئی تو کھانا ویسے ہی پڑا تھا مجھے تو انکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی آپکے لیے ناشتہ بناؤں؟؟ ہمہم نہیں رہنے دو وہ پریشان سا واپس کمرے میں آ گیا وہ تیار ہوتا بنا ناشتہ کے ہی گھر سے نکل آیا ابھی اسے آئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی وہ اور حسان دونوں کسی کیس پہ ڈسکشن کر رہے تھے جب اسکا موبائل بلنگ ہوا ابراہیم نے اک سرسری سی نظر موبائل کی جلتی بجھتی سکریں پہ ڈالی تو ان نون نمبر دیکھتے ہوئے کال اٹینڈ کی لیکن اسکی سماعتوں سے ٹکرانے والی خبر نے اسکے اوسان ہی خطا کر ڈالے وہ جھٹکا کھا کر کرسی سے اٹھا اسے اٹھتے دیکھ حسان نے فکر مندی سے پوچھا کہ سب ٹھیک ہے نا؟؟ مینیش کی طبیعت خراب ہے میں اسکے کالج جا رہا ہوں اور موبائل جیب میں گھساتا باہر کی جانب بھاگا

وہ پریشان حال سا اسکے کالج پہنچا، کالج کی پرنسپل کی کال تھی کہ مینیش کی طبیعت خراب ہو گئی ہے آپ آکر اسے لے جائے وہ پورا رستہ یہ سوچ کر ہلکان ہوتا رہا کہ اسے ہوا کیا ہو گا وہ ویٹنگ روم میں چکر کاٹ رہا تھا جب وہ نڈھال سی کسی لڑکی کے سہارے وہاں آئی ابراہیم نے آگے بڑھ کر اسے سہارہ دیتے ہوئے پوچھا کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو؟؟ یہ کلاس میں بے حوش ہو گئی تھی شاید بی پی کا مسئلہ بن گیا تھا بخار بھی بہت تیز ہے اسے جواب ساتھ والی لڑکی نے دیا بخار تو واقعی میں بہت تیز تھا اسے ہاتھ لگاتے ہی اندازہ ہو گیا تو سر ہلا کر اسے تھینکس کرتے نے بنی کو اپنی گاڑی تک لا کر اگلی نشست پہ بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا

اتر نیچے گاڑی ہسپتال کے سامنے روکتے ہوئے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا جو نکلنے سے انکار کر رہی تھی، بنی ضد مت کرو چلو شاباش اتر ورنہ اٹھا کے لے جاؤں گا اور وہ اسکا ہاتھ تھامے بغیر اتر کر کھڑی ہو گئی

ابراہیم نے نامیں سر ہلاتے ہوئے فضا میں سانس خارج کی اور خود ہی اسے سہارے دیتا اندر لیکر آیا پیشٹ کیا لگتی ہیں آپکی ڈاکٹر نے مشقوں نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

وائف ہے میری ابراہیم نے با اعتماد لہجے میں کہا

مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ لوگ اتنی کم عمری میں بچوں کی شادی کیسے کر دیتے وہ بیزاری لیے بولی

ڈاکٹر سب ٹھیک ہے نا اسنے ڈرتے ڈرتے پوچھا

ایک سو دو پہ بخار ہے اسے اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے آپکو انکا خیال رکھنا چاہیے اور احتیاط کرنی چاہیے چڑی جتنی تو جان ہے اس میں۔۔۔

لاحولاً قوتہ اسنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے سر جھٹکا وہ ڈاکٹر کو کیا بتاتا کہ اسکی ڈھیٹ بیوی ناراض بعد میں ہوتی کھانا پہلے چھوڑ دیتی ہے

یہ میں نے دواء لکھ دی ہے فارمیسی سے لے لیں اور جو میں نے بتایا ہے اس پہ عمل کیجیے گا اسنے پرچی ابراہیم کو تھماتے ہوئے ہدایت جاری کی۔ جی ڈاکٹر میں احتاط طط کروں گا وہ دانت پیتا بنی کو گھوری سے نوازتا بولا

بنی کو گاڑی میں بیٹھانے کہ بعد وہ ساتھ بنی فارمیسی سے دواء لینے چلا گیا چند مہٹ بعد واپس آیا تو بنی کو اسی پوزیشن میں بیٹھا دیکھ اسے خود پہ غصہ آیا لیکن کچھ کہے بغیر گاڑی سٹارٹ کر دی رستے میں بھی وہ باہر کے مناظر میں کھوئی رہی اک غلط نگاہ بھی ساتھ بیٹھے شخص پہ ڈالنا گوارہ نا کی۔۔ وہ خالہ کو فریش جوس بنانے کا کہتا اسکے پاس کمرے میں آیا جو شکل سے صدیوں کی بیمار معلوم ہو رہی تھی کل سے کھانا کیوں نہیں کھایا؟؟ وہ چند پل اسے گھورنے کے بعد لہجے کو ہموار کرتے ہوئے پوچھنے لگا، وہ آنکھوں پہ بازوں رکھتی بے آواز رونے لگی

رو لو پہلے جب رونے کا شغل پورا ہو جائے تو بات کریں گے وہ چڑتے ہوئے بولا اور بنی کے رونے میں مزید تیزی آگئی، بالوں میں انگلیاں پھیرتے نے خود کو پرسکون کرنا چاہا پھر آہستگی سے اسکے بازوں ہٹاتے ہوئے بولا اچھانا سوری میں ہی غلط تھا میں مانتا ہوں تم رونا بند کرو پھر ہی میں بتا پاؤں

گا ورنہ تمہارے آنسوؤں مجھے ڈسٹرب کرنے کے ساتھ غصہ بھی دلاتے جو ہر وقت تمہاری آنکھوں میں سموئے رہتے جہاں میرا عکس سمانا چاہیے

جب وہ کچھ نا بولی تو وہ زرا غصے سے بولا بنی ادھر دیکھو میری طرف۔۔ وہ ٹس سے مس نا ہوئی اس سے پہلے اسے مزید جھڑکتا خالہ جوس لے آئیں اسنے گلاس تھام کر ان کا شکریہ ادا کیا اور وہ مسکراتے ہوئے واپس کیچن میں لوٹ گئیں

چلو پیو اسے جوس کا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا، مجھے نہیں پینا اسنے بیگی پلکیں اٹھا کر شکایتی نظروں سے ابراہیم کو دیکھا۔ پی رہی ہو یا اپنے طریقے سے پیلاؤں؟؟ بس یہ دھمکیاں ہی لگانے آتی ہیں آپ نے محبت سے بات کرنا تو سیکھا ہی نہیں ہے غلام نہیں ہوں میں آپکی جو ہر وقت حکم چلاتے رہتے انسان ہوں میں بھی اگر کبھی سمجھا ہو تو اپنے ڈوپٹے سے ناک رگڑتے ہوئے دل کی بھڑاس نکالی ابراہیم نے کچھ کہے بنا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا جسے وہ نا چاہتے ہوئے بھی گھونٹ گھونٹ پینے لگی، خالی گلاس سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بنی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ عازرہ کو میں دل سے بہن مانتا ہوں بینیش حیدر کے سوا میرے دل پہ کسی کی حکمرانی نہیں ہے " اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا وہ افسردہ سا کہتا خاموش ہو گیا اور بنی کو سمجھ نا آیا کہ وہ کیا کہے

دو دن آپ میرے سامنے نہیں آئے مجھ سے پوچھا تک نہیں میں ٹھیک ہوں کہ نہیں کوئی ایسے بھی کرتا ہے بھلا آپ مجھے نفسیاتی مریض بنا دیتے ہیں ناراضگی جوں کی توں برقرار تھی

اور خود کیا کہا تھا زرا وہ بھی یاد رکھ لینا تھا "بے اعتباری رشتوں کی بنیادیں تک ہلا کر رکھ دینے کی طاقت رکھتی ہے " اور مجھے افسوس ہے کہ میری ہمسفر کو مجھ پہ زرا اعتبار نہیں ہے۔ اعتبار دلانے کا بھی کوئی طریقہ ہوتا ہے پیار سے سمجھایا جاتا نا کہ اگلے بندے کی غلط سوچ کو پختگی تک پہنچا دیا جائے کہ ہاں تم سہی سوچ رہے ہو اور میں ایسا ہی کروں گا اور دلیر بن کر اسکے غصے میں مزید اضافہ کر دیا جائے وہ بھی دودو بولی

اب کیا چاہتی ہو؟؟

عازہ کہاں سے ملی آپکو؟؟

وہ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جیتی جاگتی انسان ہے وہ لمحے بھر کو ہنسا

جو بھی ہے مج سچ جاننا ہے

پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے تم سے؟؟

وہ شرمندہ سی نظریں جھکا گئی اور ابراہیم اسے ساری حقیقت بتا گیا جسے سن کر وہ شدید صدمے سے

دو چار ہوئی اور اپنے سنے بیٹھے ہوئے شخص پہ جی بھر کہ پیار آیا

پرسوں اسی نے ہاسٹل سے کال کی تھی کہ کوئی اسکا پیچھا کرتا ہے اور رات کو کسی نے اسکے کمرے کی

وینڈو کھولنے کی بھی کوشش کی تھی وہ ڈر کے مارے ساتھ والے کمرے میں بھاگ گئی اب نا جانے

انسان تھا کہ بلی۔۔۔ سچ پوچھو تو مجھے بھی ڈر تھا کیونکہ ہاسٹل جانے کے لیے کالج سے نکل کر جانا پڑتا

تھا

خیر پھر پورا دن اسکا کالج چینج کرنے ہاسٹل بدلنے میں لگ گیا کالج کہ بیچ ہی ہاسٹل ہے اب ٹینشن کی کوئی بات نہیں ہے ویسے بھی حیدر آباد اسکا ایڈمیشن کروا دیا ہے کوئی مسئلہ ہو گا تو احمد دیکھ لے گا اب میں ہر وقت تو اسکی سکیورٹی کے لیے اتنی دور آ جا نہیں سکتا، اب تو کوئی شکوہ نہیں ہے نا؟؟۔۔۔ یہ بات آپ مجھے تب ہی بتا دیتے تو اتنی لڑائی بڑھتی ہی نا

☆☆☆☆☆☆

یہ بات آپ مجھے تب ہی بتا دیتے تو اتنی لڑائی بڑھتی ہی نا
لڑائی میں نے بڑھائی؟؟ اسنے اچھنبے سے پوچھا
تو کیا میں نے بڑھائی تھی اگر آپ نا موبائل چھینتے تو نا لڑائی بڑھتی۔۔۔
میں نے چھینا نہیں تھا صرف پکڑا تھا تم اتنی ہی بات کیا کرو جتنی ہوتی ہے بات صرف یہ ہے کہ تمہیں مجھ پہ یقین ہی نہیں ہے
ہاں نہیں ہے یقین کیونکہ آپ نے مجھ پہ احسان کیا احمد بھائی نے عین موقع پہ انکار کر دیا تھا اپنے صرف بڑی امی کے کہنے پہ شادی کی مجھ سے وہ بھی مجبوری کے تحت اور مجبوری تو مجبوری ہی ہوتی ہے نا یہ کہتے ہوئے وہ سر پیچھے کو لگا گئی شاید بہت تھک چکی تھی۔۔۔
یہ فتور کس نے بھرا تمہارے اوپر والے خالی پورشن میں؟؟
سب ہی کہہ رہے تھے آنکھ کے کونے سے آنسو لڑھک گردن پہ گرا تھا
اگر صرف بڑی امی کہ کہنے پہ کرنی ہوتی تو احمد کی جگہ بارات میں لیکر آتا اور احمد نے انکار کرنا ہوتا تو پہلے ہی کر دیتا نا کہ عین موقع پہ۔۔۔

بنی نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

مطلب کے پوری پلاننگ کے تحت شادی کی تھی تم سے پاگل عورت ، احمد کو میں نے ہی کہا تھا
بارت لانے کو کیونکہ نکاح تک تم ہنگامہ نا کر سکو ورنہ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ بینیش حیدر
ضد کی کتنی پکی ہے۔

آپکو میں پاگل عورت لگتی ہوں؟؟ وہ بے یقینی سے بولی
بس تمہیں پورے پیرہ گراف میں اپنے مطلب کی بات سمجھ آتی تاکہ اگلے کا گریبان پکڑ سکو وہ
جھنجھلا ہی گیا

ابراہیم۔۔ خراب ہوئے گلے سے خوبصورت ہو کر نکلتی آواز میں اسے اپنا نام بہت بھلا لگا
کیا ہوا اسنے مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اشارے سے پوچھا
آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی؟؟

کیونکہ میں تمہیں کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتا کبھی بھی نہیں اسکے تپتے ہاتھ کو لبوں سے لگایا تھا
مطلب کہ آپ پیار نہیں کرتے مجھ سے؟؟ نا جانے وہ کیا سننا چاہتی تھی
یہ تو تمہیں خود معلوم ہونا چاہیے نا کہ میں پیار کرتا ہوں یا نہیں وہ کندھے اچکتا لا پرواہی سے بولا بنی
نے اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے آزاد کروائے تھے جو کبھی کھل کے محبت کا اظہار نہیں کرتا تھا اور
شاید نا ہی کبھی ارادہ رکھتا تھا

ایسی حرکتیں مت کیا کرو چوڑی ورنہ میں بالکل بھی احتیاط نہیں کروں گا اشارہ ہاتھ کھینچنے کی طرف
کرتا وہ معنی خیزی سے بولا تو اس نے دانتوں تلے ہونٹ دبا کر ہنسی کو بریک لگائی

میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں پھر دواء لے کر آرام کرنا ان شاء اللہ جلد ہی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی
ورنہ تم نے تو آج میرے ترا نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کہتے ہوئے کمرے سے نکل گیا اور
اسنے اپنی دکھتی آنکھیں بند لی تھیں

معاذ دل کو لینے گیا تھا اور اسکے آنے سے پہلے گھر چکانے کے لیے سب سپاہی پوری تیاری کے ساتھ
میدان میں کود پڑے تھے رختی فرش دھو رہی تھی اور سبحان واپر لگا رہا تھا پیچھے پیچھے ، ہادی بیلونز
میں ہوا بھر رہا تھا اور فرحان ڈسٹنگ وغیرہ کر رہا تھا جبکہ موسی پائپ کے ساتھ کھینچا تائی کر رہا تھا
کیونکہ رختی کی پل پل بعد آتی آواز نے اسے گن چکر بنایا ہوا تھا نل بند کرو ، نل چلاو ، پائپ کھینچو
پائپ ڈھیلا چھوڑو۔۔

فرش دھونے کے بعد وہ دھڑام سے صوفے پہ گری موسی پنکھا فل تیز کرو اور موسی نے ناگواری
سے اپنی بڑی بہن کو گھورتے ہوئے پنکھا تیز کیا ، سبحان بھی اسکے ساتھ صوفے پہ بیٹھا کم جبکہ لیٹا
زیادہ لگ رہا تھا اپنی کمر سیدھی کرنے لگا ایک واپر ہی لگایا ہے اور کر ایسے رہے ہو جیسے پہاڑ اُلٹ دیا
ہو رختی نے اسے بے سُدھ پڑے دیکھ کہا

عزت تو ساری فرش دھونے والے کی ہوتی ہمارے جیسے غریب اوپر نیچے ہونے کہ بعد واپر لگا لگا کر
بھی کسی خاٹے میں نہیں آتے سبحان نے دُکھے دل سے جواب دیا ، ہاں تو کونوں کھدروں سے کھرچ
کھرچ کے مٹی دھونا کونسا آسان کام ہے وہ ہاتھ اٹھا کر جتاتے ہوئے بولی

کام تو بس میرا ہی آسان ہے جو کپڑا پکڑے پنکھوں سے لیکر صوفوں کے نچلے حصے تک چکا رہا ہوں
فرحان بھی نیچے بیٹھتے ہوئے گردن دائے بائے کرنے لگا جو پنکھا صاف کرنے کی وجہ سے اکڑ چکی تھی
میں نے تو جیسے کچھ کیا ہی نہیں ان غباروں میں ہوا بھرتے بھرتے میری ہوا نکل چکی ہے اور میں
نے جو دوڑ دوڑ کے پائپ کے ساتھ پکڑن پکڑائی کھیلی ہے موسیٰ بھی حصہ ڈالنا بھولا

بس کرو سب تم سب نے ہی بہت کام کیا بس میں ہی ویلی ہوں رختی چڑتے ہوئے بولی، کوئی
چائے پیئے گا فرحان اٹھتے ہوئے بولا جسکا دوپہر میں چائے کے بغیر نشہ ٹوٹنے لگتا تھا یہ بھی کوئی
پوچھنے والی بات ہے رختی نے ہاتھ بلند کیا یار سب کے لیے بنا لاونا باقی کام چائے پینے کہ بعد کرتے
ہیں سبحان نے منت بھرے لہجے میں کہا یہ تو وہی بات ہوئی کڑے (گھڑے) نوں ہتھ لایا سارا ٹبر
ہی تیا (پیاسہ) وہ نحوست سے کہتا کیچن میں گھس گیا

چائے بنا کر ٹیبل پہ احسانِ عظیم کرنے والے انداز میں رکھی گئی یار پکڑا بھی دو ہادی نے مسکین سی
شکل بنائی کیوں تم نے ہاتھ کرائے پہ دیے ہوئے ہیں خود اٹھا لو فرحان اپنا کپ اٹھاتا سائیڈ پہ بیٹھ گیا
تو رختی کسی کی منت سماجت کرنے کا ارادہ ترک کرتی خود ہی چائے اٹھانے کے لیے اٹھی، رختی مجھے
بھی ہادی اور سبحان نے یک زبان کہا تو رختی نے تیوری چڑھاتے ہوئے ہادی کو چائے پکڑائی اپنا اور
سبحان کا کپ پکڑتی صوفے تک آئی لیکن عین سبحان کے پاس پہنچتے ہوئے فرش گیلیا ہونے کی وجہ
سے اسکا پاؤں سلپ ہوا اور گرم چائے چھلک کر اسکی انگلیوں کے پوروں کے ساتھ سبحان جو تیرھا سا
لیٹا تھا اسے سینے پہ جاگری رختی کے چیخ کے ساتھ سبحان کی چیخ برآمد ہوئی تھی

سسسوری سوری مجھے پتا نہیں چلا رختی اپنے ہاتھ کو بھول کر کپ دوسری طرف رکھتی اسکی طرف لپکی جو شرٹ جھاڑتا کھڑا ہو گیا اسکے چہرے سے صاف معلوم ہو رہا تھا وہ کیسے ضبط کیے کھڑا ہے تھوڑی دیر پہلے سبھی کے متجسس چہرے چاق و چوبند ہو کر دونوں کی جانب دیکھ رہے تھے سبحان ہونٹ بھینچے کمرے کی جانب بھاگا اور شرٹ اتار کر شاور کے تئخ ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا سینے کی جلن کو دور کرنے لگا ، رختی بھیگی آنکھوں سے سب پہ نظر ڈالتی جو تماشائی بنے اسے ہی دیکھ رہے تھے سبحان کے پیچھے آئی وہ واشروم سے نکلا تو رختی کو اپنے انتظار میں کھڑا پایا ، اسے دیکھتے ہی وہ آگے آئی زیادہ تو نہیں جلا لیکن جیسے ہی نظر اسکے سینے پہ پڑے سرخ نشان پہ پڑی وہ نظریں جھکا گئی ، تم جاو میں آتا ہوں سبحان اسے دیکھے بنا الماری کی طرف بڑھتا بولا اور اپنے کپڑے نکالنے لگا رختی چپ چاپ واپس لوٹ آئی

ہادی گری ہوئی چائے کو پوچے سے صاف کر رہا تھا اور موسی گیلی شرٹ سے صوفے پہ گری چائے صاف کر رہا تھا فرحان سمیت سب کی چائے ویسے ہی پڑی ہوئی تھی کیا ہوا زیادہ جلا ہے کیا؟؟ فرحان نے رختی کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ خود تو اسکے پیچھے گیا نہیں کیونکہ اسے اچھے سے پتا تھا رختی کا غصہ اسی پہ نکلے گا وہ بھی ہیوی ہیوی گالیوں کی شکل میں ، رختی کچھ بولے بنا وہی بیٹھ گئی چند منٹوں بعد وہ ٹراوڑر شرٹ چنچ کر تا باہر آیا تو سب کی عقابی نظریں اسکی جانب اٹھی سوائے رختی کہ وہ سب کو انکور کرتا رختی کہ پاس بیٹھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر معائنہ کرنے لگا جسکی دو آدھی انگلیاں جلی ہوئی تھی ایک پہ چھالہ بن چکا تھا جبکہ دوسری سرخ ہو گئی تھی۔ رختی تمہارا بھی ہاتھ جلا

ہے سب نے حیرت سے پوچھا وہ تو سمجھ رہے تھے سبحان کے اوپر چائے کرنے کی وجہ سے اُسکی چیخ نکل گئی ہے

سبحان خاموشی سے اسکے انگلیوں پہ آئینٹ لگانے لگا وہ بھی سر جھکا کر بیٹھی رہی، اب سب بندروں کی طرح دیکھتے ہی رہنا جاو اب چائے دوبارہ سے گرم کر کے لاو سبحان پیچھے ہو کر بیٹھتا ماحول پہ چھائی کشیدگی کو زائل کرنے کو بولا تو فرحان بنا دیر کیے سارے کپ ٹرے میں رکھتا کیچن کی طرف بھاگا اور اسکی پھرتی دیکھ سبحان کی ہنسی نکل گئی مطلب کے بڑے بھائی کا روعب ہے سبحان نے مصنوعی کالر جھاڑے۔۔

کیا ہو گیا ہے یار کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہوں میں اب تم اس طرح منہ بنا کر بیٹھو گی تو سارا ارینجمنٹ کون کرے گا بس غلطی سے گر گئی بات ختم وہ اسے منہ بنائے بیٹھا دیکھ بولا تو رختی نے اسے گھورتے ہوئے استفار کیا واقعی ٹھیک ہو؟؟ ہمم چاہے ہاتھ لگا کہ چیک کر لو وہ بچوں کی سی طرح بولا رختی نے وہی ہاتھ اسکے جلے ہوئے حصے پہ مارا تو اسکی سسکی نکلی تم نا واقعی میں رخشہ ہو اور تم کیا ہو جنگلی جانج پتا بھی ہے کتنا ڈر گئی تھی میں، پتا یہ اتنا ڈر گئی تھی کہ اپنی جلن بھی فراموش کر گئی۔ ویسے نہایت ہی وہ ہو تم دونوں مجھے پوچھا لگا کر دھونا بھی پڑا تم نوٹکیوں کی وجہ سے ہادی جو پوچا دھو کر آیا تھا دل کی بھڑاس نکالنے لگا

یہ لو چائے اب کہ بار ٹرے انکے قدموں میں رکھی گئی تاکہ پھر سے اتنا لمبا چوڑا سین چلنے سے بچا جا سکے۔ موسیٰ کدھر گیا؟؟ رختی نے پوچھا وہ دراصل سبحان کی صاف شرٹ سے صوفہ صاف کر چکا تھا لیکن جیسے ہی میں نے غور کیا تو اسے شرٹ دھونے بھیج دیا کیونکہ اس افلاطون کے مزید غصے سے بچا

جاسکے فرحان اس کی طرف مسکراہٹ اچھالتا بولا ، چائے پینے کہ بعد سب بیلون وغیرہ لگانے لگے اور وہ دل لوگوں کے گھر پہنچنے سے پہلے سب تیاری مکمل کر چکے تھے

ٹھیک دس دن بعد وہ دل کو لینے پہنچ گیا اور وہ بھی بنا چوں چراں کہ لوٹ آئی کیونکہ وہ اپنے پیرنٹس کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی روبینہ بیگم پیچھے بیٹھیں تھیں بچے کو پکڑے جبکہ وہ معاز کے ساتھ اگلی سیٹ پہ موجود تھی پورا راستہ خاموشی سے کٹا معاز نے دو تین مرتبہ اسکا ہاتھ پکڑنے کی کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہر بار ہاتھ کھینچ لیتی تو وہ بھی چپ ہو گیا اور دھیان سے ڈرائیونگ کرنے لگا گاڑی کے رکتے ہی رختی بھاگ کر گاڑی تک آئی اور دل کے ہاتھوں سے گول مٹول سے بچے کو پکڑا ماشاء اللہ یہ تو میرا گول گپہ ہی ہے وہ بے بی کو دیکھتے ہوئے بولی جو سوتے میں بھی ہونٹ ہلا رہا تھا جیسے کچھ کھا رہا ہو۔

سارے گھر والوں کو استقبال کے کیے اندرونی دروازے میں کھڑا دیکھ دل سرشار سی انکی جانب بڑھی جسے چلنے پھرنے میں ابھی دکت ہو رہی تھی بڑی امی نے کئی نوٹ ننھے مہمان کے سر سے وار کے صدقے کے لیے سبحان کو پکڑائے ، ویسے سبحان اچھے خاصے تو دکھتے ہو تمہیں صدقہ لگتا تو نہیں ہے رختی نے سبحان کے کان میں سرگوشی کی مجھے نہیں لگتا لیکن تمہیں تو لگتا ہے نا بڑی امی نے تمہیں دینے کے لیے ہی دیے ہیں وہ بھی دودو بولا تو رختی نے اسے تگڑی سی گھوری سے نوازہ ، سب سے ملتی نے جیسے ہی لاونج میں قدم رکھنا چاہا فرحان نے شور مچایا رُکیے بھابھی اور اسکے یکدم بولنے پہ وہ ڈر کر پیچھے ہٹی پیچھے آتے معاز سے ٹکرائی جس نے کندھے سے تھام کر اسے لڑکھڑانے

سے بچایا، دل نے گردن گھما کر پیچھے کھڑے معاز کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے فرحان کی طرف دیکھ رہا تھا اور وہ چاہ کر بھی اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے نا ہٹا پائی

اب آجائیں وہ دروازے کے دونوں جانب تیل ڈالتا بولا تو دل نے مسکراتے ہوئے قدم آگے بڑھائے پورا لاونج غباروں سے سجایا گیا تھا سامنے ہی دیوار پہ ویلکم بھتیجے لکھا ہوا تھا اور ٹیبل پہ گلاب کے پھولوں کے درمیان چاکلیٹ کیک پڑا تھا جس پہ ویلکم جونیر معاز لکھا ہوا تھا دل کی آنکھیں بھگینے لگیں سب کی محبت دیکھ کر اس نے تشکر سے سبحان کی جانب دیکھا

بھابھی ایک ایک نظر کرم ہم سب پہ ڈالیں کیونکہ ہم نے بھی اس سب میں بھرپور حصہ ڈالا ہے اور میں نے بھی رختی جو بے بی کو سینے سے لگائے کھڑی تھی جلدی سے بولی، آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ وہ بھیگے لہجے میں بولی

اچھا اب پہلے کیک کاٹیں ایموشنل سین تو بعد میں کر لیجیے گا ہادی بے صبری سے کہنے پہ اسنے ہنستے ہوئے کیک کاٹنے کے لیے ہاتھ چھری کی طرف بڑھایا

اسے مجھے پکڑا بڑی امی نے رختی سے بچے کو پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو رختی نے منہ بناتے ہوئے بے بی انہیں پکڑا دیا۔

بھابھی ایک منٹ پہلے فیملی فوٹو تو لینے دیں رختی نے کہتے ہوئے سبحان کی طرف اشارہ کیا تو وہ موبائل نکالتا سیلفی لینے لگا، مجھے نالانا بھیج بڑی امی اسے گھورتے ہوئے بھولیں کیوں آپ ماسی بختیاراں کی فیملی سے ہیں؟؟ سبحان نے حیرت سے پوچھا، مجھے نی یہ شکے پسند وہ ناگواری سے گویا

ہوئیں بڑی امی اب آپ بولیں تو تصویر میں منہ کھلا آجائے گا پھر بڑی امی کی دوبارہ آواز نا آئی تو سبحان بے ہنستے ہوئے اس یادگار لمحوں کو کمرے کی آنکھ میں قید کر لیا

معاذ بھائی آپ بھی نائف پکڑیں معاز نے اشارہ ملتے ہی فوراً سے عمل کیا اور رختی سبحان کا موبائل پکڑتے ہوئے گٹاگٹ فوٹوز کلک کرنے لگی معاز نے کیک کاٹتے وقت اپنے ہاتھ کے نیچے دبے دل کے ہاتھ پہ واضح کپکپاہٹ نوٹ کی تھی۔۔۔

فرحان تیرے ہاتھ کی چائے مجھے بڑی یاد آئی روبینہ بیگم نے کھانا کھانے کے بعد تھکے سے انداز میں کہا امی سیدھی طرح کہہ دیں کہ فرحان چائے بنا لاو اسنے اپنی امی کے ساتھ چپکتے ہوئے لاڈ سے کہا، بس ہو گیا چپکو کا ڈرامہ سٹارٹ سبحان نے منہ بسورا ابھی کہاں سب کو سائیڈ پہ لگنے دو دیکھنا کیسے بڑھا چڑھا کہ باتیں بتائے گا چچی نے یہ کہا بڑی امی نے وہ کہا معاذ بھائی نے یہ نہیں کرنے دیا سبحان نے کام نہیں کیا ہادی نے پوچھا نہیں لگایا مجھے اسکے حصے کا لگانا پڑا کیونکہ وہ موسیٰ کے ساتھ کرکٹ کھیلنے چلا گیا فلاں فلاں۔۔

یہ رہ گئی ہے اس کا بھی کچھ کہہ دو فرحان نے غصے سے رختی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہادی سے کہا اور سبھی ہنس دیے۔۔ میں چائے بنا کر لاتی ہوں رختی تائی امی سے کہتی کیچن کی طرف بڑھ گئی تو سبحان بھی کھانے والے برتن سمیٹنے لگا

--

رختی جو اپنے ہی دھیان میں چائے بنا رہی تھی سبحان نے پلیٹ سے کیک کی کریم شہادت کی انگلی پہ لگا کر اسکے گال پہ لگائی اور رختی ایکدم اچھل کر پیچھے ہٹی، دور تیرے ڈنگر جیانا ہوئے شرم تو نہیں

آتی سانس ہی سکھا کے رکھ دی اگر آج چائے ناگرائی ہوتی تو پھر بتاتی وہ گال رگڑتے ہوئے سختی سے کہتی چائے ہلانے لگی

فکر نا کرو اتنی جلدی سانس نہیں سوکھنے دوں گا ابھی تو ہم نے پوری فٹبال ٹیم بنانی ہے اپنے چُنے منوں کی وہ سنک میں رکھے برتنوں پہ صابن لگاتا مزے سے بولا ، کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا رخصتی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسکی جانب پلٹی ، ہاں جی تمہیں تو جیسے پتا ہی نہیں ہے میری باتوں کا کیا مطلب ہے مطلب پہ زور دیا گیا

سبحان خدا کا خوف کرو اتنے بچے تم نے تاڑنے کس کھڈے میں ہیں؟؟ تم ہامی تو بھرو کھڈے کا بندوبست میں خود کر لوں گا مہارت سے برتن صاف کرتا چہرہ اسکی طرف کیے بولا

سوچنا بھی مت بچے تین ہی اچھے نا زیادہ نا کم۔۔ وہ کچھ پل کو اپنے ہاتھ روکتے ہوئے اسکی جانب مڑا یار یہ تو نا انصافی ہے دیکھو میاں بیوی کو کوئی بھی فیصلہ علیحدہ نہیں ہوتا ہر فیصلہ سانجھا ہوتا اس لیے صرف تمہاری نہیں چلے گی وہ سنجیدگی سے کہتا پھر سے برتن دھونے لگا ، ایسا ویسا کچھ نہیں ہو گا میں تمہاری کوئی بات نہیں ماننے والی غضب خدا کا اتنے بچے میرا تو پورے خاندان میں مزاق بن کر رہ جائے گا میرا تو نام ہی رخصتی بچوں والی پڑ جائے گا وہ چائے کپوں میں انڈیلیتی پریشانی اور کچھ ناراضگی سے بڑبڑانے لگی اور سبحان کو اپنی ہنسی روکنا بے حد مشکل ہو گیا

جیسے ہی نظر ہنسی روکنے کہ چکر میں لال ہوتے سبحان پہ پڑی اسے اپنی کم عقلی پہ رج کے غصہ آیا ، سوری سوری رخصتی کو غصے میں جاتا دیکھ وہ ہاتھ اٹھاتا بولا مجھے اتنی سیریس بات پہ ہنسنا نہیں چاہیے تھا اس لیے معذرت خواہ ہوں ، ڈوب مرو تم کسی گندے نالے کے گندے ترین پانی کی گندی بو

سونگھ کر وہ خفت زدہ سی ٹرے اٹھاتی مڑی ، مطلب تم بھی سوچتی ہو ہمارے بچوں کے لیے میں تو سمجھتا تھا ایسی بیوقوفانہ حرکتیں مجھ سے ہی سرزد ہوتی ہیں
پرے مرو وہ اسکی پاس سے کھسکتی دروازے کی طرف بڑھی ، چلو تمہاری مان لیتے ہیں بچے تین ہی
اچھے اب تو خوش ہو جاو اسنے پیچھے سے ہانک لگائی تو وہ دانت پیستی جلدی جلدی قدم اٹھاتی لاونچ میں
ہی آ کر رکی اور سب کو چائے سرو کرتی بڑی امی کے پاس بیٹھ کر بے بی کو پکڑنے لگی

رات کو وہ کمرے میں آیا تو دل بے بی کو چپ کروانے کے چکر میں ہلکان ہوتی ادھر ادھر چکر کاٹ
رہی تھی جو روئے جا رہا تھا جب وہ نا ہی چپ ہوا تو دل کی آنکھیں بھی بھینگنے لگیں معاز بچے کو اپنی
بانہوں میں لیکر چپ کروانے کی اپنی سی کوشش کرنے لگا ، اسے بھوک تو نہیں لگی؟؟ جب وہ نا ہی
چپ ہوا تو معاز نے پوچھا
نہیں اسنے نا میں سر ہلایا ، کیا ہوا ہے اسے رو کیوں رہا ہے روبینہ بیگم دروازہ ناک کرتیں اندر آئی پتا
نہیں پھوپھو یہ چپ ہی نہیں کر رہا دل بے بسی سے گھٹی ہوئی آواز میں منمنائی ، امی ہسپتال لے
چلیں معاز نے پوچھا تو روبینہ بیگم نے منع کر دیا بچے اکثر رونے لگ جاتے پیٹ میں درد ہو شاید لاو
مجھے پکڑاؤ اسے۔ دل اسے گھسکی دو وہ بچے کے لیے ٹھیک رہتی اسے پلاتی رہا کرو جی پھوپھو وہ جو ابھی
بیڈ پہ بیٹھی تھی اٹھنے لگی تو معاز نے منع کر دیا میں دیتا ہوں تم رہنے دو شاید اس میں بھی اب اٹھنے
کی ہمت نا تھی اس لیے بیٹھی رہی معاز نے بچے کو وہ سیرپ نما دوائی چٹائی تو کچھ دیر بعد وہ چپ ہوا

اور سب نے سکون کی سانس لی، جب وہ سو گیا تو روبینہ بیگم اسے بے بی کاٹ میں لٹائیں اپنے کمرے میں چلی گئیں

معار نے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے ہوئے دل کی جانب دیکھا جو آنکھیں موندے بیٹھی تھی لیکن پلکیں ابھی بھی نم تھی، معاز نے ہاتھ بڑھا کر اسکی گھنی پلکوں کو چھوا تو وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں دور ہٹی اور تنبیہی نگاہوں سے اسے دیکھا جسکا صاف مطلب تھا دو رہیں مجھ سے وہ افسردہ سا اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ گیا کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی؟؟ وہ اک آس سے بولا، کس چیز کی معافی؟؟ وہ لہجے میں حیرانی سموتے ہوئے پوچھنے لگی

سمجھ نہیں آتا کہ کس چیز کی معافی مانگوں تم پہ یقین نا کرنے کی معافی، تمہیں ازیت سے دو چار کرنے کی معافی، تمہیں رلانے کی معافی، مشکل وقت میں تمہارے ساتھ نا ہونے کی معافی اور بھی نا جانے کیا کچھ کر چکا ہوں میں۔۔

مجھے سچائی کا علم ہو چکا ہے وہ اسے حیرت سے خود کو تکتا پا کر سر جھکاتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں بولا تو دل جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی اور دل پہ ہاتھ رکھے گھرے سانس لینے لگی جبکہ آنسوؤں بنا لگام کے گھوڑے کی طرح تیزی سے گالوں پہ گرنے لگے تھے اسکی حالت دیکھ کر وہ وہ جلدی سے اسکے قریب آیا تھا

دل میری بات سنو پلیز اسے خود سے قریب کرنا چاہا لیکن دل اس سے دور ہوتی دیوار سے جا لگی قریب مت آئیے گا میرے وہ انگلی دیکھا کر وارن کرتی سسکیوں کے درمیان بولی، اچھا نہیں آتا میں کمرے سے ہی چلا جاتا ہوں یوں خود کو تو تکلیف مت دو پلیز وہ ایک قدم دور ہٹتا التجاء کرنے لگا

میں سمجھی آپ اپنے بچے کے لیے مجھے معاف کر چکے ہیں آپکے دل میں ابھی بھی دل ہی بستی ہے شاید اسی لیے آپ مجھے لینے آئے ہیں اور آپ۔۔۔ آپ پہ جب میری بے گناہی کا راز کھل گیا تب مجھ سے اور میرے بچے سے ملنے آئے ورنہ تو ہم دونوں ہی لاواٹ تھے اک بوجھ تھے آپکے لیے اور مجھے تو دیکھیں کس خوشفہمی میں چلی آئی آپکے ساتھ اگر پہلے مجھے پتا ہوتا تو کبھی آپکو اپنی شکل نا دیکھاتی روتے روتے اسکی ہچکی بندھ چکی تھی۔۔

تم غلط سمجھ رہی ہو میں اپنے یا تمہارے کیسے کی سزا اپنے بچے کو کیسے دے سکتا ہوں وہ خون ہے میرا۔ اور میں کون ہوں؟؟ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے لرزتے ہونٹوں سے بولی تم سکون ہو میرا وہ اسکی طرف قدم بڑھاتا بولا، جھوٹ بولتے ہیں آپ، میرا وجود میرا سکون میرا باطن آپکے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا آپکے لیے صرف میرا کردار اہمیت رکھتا ہے آپ ایک کمزور مرد ہیں مجھے رہنا ہی نہیں ہے اک ایسے انسان کے ساتھ جو بنا تحقیق کے اپنی بیوی پہ الزام تراشی کرے جسے یقین دلانے کے لیے مجھے مقدس کتاب کا سہارہ لینا پڑے وہ چہرے پہ ہاتھ رکھتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی معاز نے روتی بلکتی اپنی بیوی کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیا تھا چھوڑیں مجھے ورنہ میں خود کے ساتھ کچھ کر بیٹھوں گی دل نے اپنا آپ سے دور کرنا چاہا لیکن وہ چھوڑنے پہ ہرگز آمادہ نا تھا چھوڑیں مجھے اس نے پوری قوت سے اسکے بازوؤں جھٹکے۔ تم خود کو مجھ سے دور نہیں کر سکتی معاز نے غصے سے ہاتھ کی مٹھی دیوار میں ماری تھی

دل نے سہم کر غصے سے سرخ ہوتے اسکے چہرے کو دیکھا، جب آپ خود کو مجھ سے دور کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں؟؟ ٹھیک رکھو خود کو دور مگر ایک بات کان کھول کر سُن لو اگر دوبارہ ساتھ نا

رہنے کی بات کی تو تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو کبھی میں نے تم پہ عیاں نہیں کیا آہستہ آواز میں اسے وارنگ دیتا بیڈ سے تکیہ اٹھاتا صوفے پہ دراز ہو گیا۔ اب کس چیز کا انتظار ہے جو یوں صنم بنی کھڑی ہو سو جاو اور یہ روشن دان بند کردو اشارہ لائیٹ کی جانب تھا وہ آنسو رگڑتی بلب بجھاتی بیڈ پہ لیٹ گئی

تم یہاں وٹ آ پلینزٹ سرپرائز فاتح نے خیام کو کیفے میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسے گلے لگایا، ہاں بس فارغ تھا تو سوچا کیوں ناتیرے ہاتھ کی کافی پی لی جائے وہ بھی تیری جیب سے خیام اس سے بغلگیر ہوتے ہوئے بولا یہ تو بہت اچھا کیا تم نے فاتح نے اسکا کندھا تھپکا اور اسے اپنے ساتھ ہی کیفے کے کیچن میں لے گیا

فاتح اسے چیئر پیش کرتا خود مہارت سے کافی تیار کرنے لگا لیکن جیسے ہی نظر خیام پہ پڑی جو کے بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا اشارے سے پوچھا کہ کیا ہوا؟؟ خیام نے نا میں سر ہلایا لیکن نظریں ابھی بھی اسکے کافی بناتے ہاتھوں پہ انگی تھی

وہ کافی کے ساتھ سینڈویچ بھی پیش کرتا اسکے سامنے بیٹھ گیا ایسی کوئی بات پریشان کر رہی ہے جو تمہیں یہاں تک کھینچ لائی فاتح نے کپ کے کنارے پہ انگلی پھیرتے ہوئے پوچھا۔ میں نے پوری رات جاگ کر قرآن پاک کا مکمل ترجمہ پڑھ لیا لیکن وہاں سے مجھے کوئی بھی ایسی بات نہیں ملی جو مجھے میرے سوال کا جواب دے سکے وہ از حد پریشانی سے گویا ہوا، اگر میں تمہیں میتھس کی کتاب دوں اور کہوں کہ یہ کتاب تمہاری زندگی بدل سکتی ہے اور تم زندگی کے ہر پہلوں کے بارے میں راہنمائی

حاصل کر سکتے ہو تو تم کیا کرو گے؟؟ کیا تم ایک ہی رات میں ساری بک ایک نظر پڑھ کر اسے سمجھ لو گے؟؟ فاتح نے اسے دیکھتے ہوئے دریافت کیا

نہیں میں اس کے لیے کسی اچھے استاد سے رجوع کروں گا کہ وہ مجھے اس بک کو سمجھنے میں میری مدد کرے

بالکل اسی طرح قرآن پاک کو سمجھنے میں بھی کسی عالم دین کی ضرورت ہے جسے دین کی سمجھ بوجھ ہو دیکھو ہر چیز کے کچھ نہ کچھ اصول و ضوابط (قاعدے و قوانین) ہوتے ہیں اور ان اصول و ضوابط کو سیکھنے اور سمجھنے والے لوگ بھی مختلف ہوتے ہیں کیونکہ ہر فرد ہر چیز جانتا ہو یہ ضروری نہیں مثلاً ہوائی جہاز، بحری جہاز اور ٹرین کو ہی لے لو کہ بظاہر یہ تینوں سواریاں ہیں مگر ان تینوں کے چلانے کا انداز اور چلانے والے لوگ مختلف ہیں۔ ہوائی جہاز اڑانے والے کو پائلٹ، بحری جہاز چلانے والے کو کپتان اور ٹرین چلانے والے کو ٹرین ڈرائیور کہا جاتا ہے اگر یہ تینوں افراد (پائلٹ، کپتان اور ٹرین ڈرائیور) اپنی فیلڈ کے علاوہ کسی دوسری سواری کو آسان سمجھ کر چلانا شروع کر دیں تو نتیجہ کیا نکلے گا یہ تم اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور کوئی بھی عقلمند انسان انہیں ایسا کرنے نہیں دے گا۔

اسی طرح عام دنیاوی معاملات کو بھی آسان سمجھ کر شروع نہیں کر دیا جاتا بلکہ کسی سمجھدار اور ماہر شخص سے مشورہ لیا جاتا ہے اور بعض مخصوص معاملات میں مخصوص فیلڈ والوں ہی سے مشورہ کر کے آگے بڑھا جاتا ہے

مگر افسوس! دینی معاملات میں اس طرح کا اہتمام نہیں کیا جاتا بلکہ بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ "دین میں بڑی آسانی ہے" واقعی دین میں بڑی آسانی ہے، اللہ عزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ (يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ-) ترجمہ "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا" (البقرة: 185) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظیم ہے: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ بے شک دین آسان ہے مگر دین آسان ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہر شخص اپنی من مانی کرتا پھرے اور جو سمجھ میں آئے کرتا جائے جیسا کہ بعض لوگ نماز میں ایسی غلطیاں کر دیتے ہیں جس سے نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے مگر وہ نہیں لوٹاتے سمجھانے پر کہہ دیتے ہیں کہ بس ہم نے پڑھ لی اللہ عزوجل قبول فرمائے

زکوٰۃ فرض ہونے پر حساب لگا کر پوری پوری زکوٰۃ ادا کرنے کے بجائے کچھ رقم صدقہ و خیرات کر کے اپنے دل کو منالیتے ہیں کہ ہم نے زکوٰۃ ادا کر دی اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے یہی لوگ دنیاوی معاملات میں آسان سے آسان کام کو بھی خوب سوچ سمجھ کر اور اس کے جاننے والوں سے راہنمائی لے کر کرتے ہیں تاکہ نقصان نہ ہو جائے مگر دینی معاملات میں علمائے کرام کَثَرَهُمُ اللَّهُ السَّلَام سے راہنمائی لینا گوارا نہیں کرتے حالانکہ دنیاوی نقصان کے مقابلے میں دینی نقصان زیادہ خسارے کا باعث ہے کیونکہ یہ آخرت کا معاملہ ہے۔

قرآن پاک میں کچھ آیات اس طرح سے بھی بیان کی گئی ہیں کہ اُن کا ترجمہ ہمارے دل و دماغ میں عجب وسوسے ڈال دیتا اسی لیے کسی عالم دین سے سمجھ لینا چاہیے کہ کونسی آیت کس وقت کس

وجہ سے نازل ہوئی، خیام قرآن پاک ایک ہی دفع سمجھ میں نہیں آ جاتا تھوڑا تھوڑا کر کے سمجھو گے تو ہی دل پہ اثر کرے گا

قرآن پاک میں ہے کہ "اگر ہم نے یہ قرآن پاک کسی پہاڑ پہ بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ بھی اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتا" تو تم اپنے دل میں ایک ہی بار سارے کا سارے کیسے اتار سکتے ہو؟؟

تم فکر نہ کرو میں کل تمہیں ایک جگہ لے کر چلوں گا وہاں جا کر تمہیں تمہارے سب سوالوں کا جواب اچھے سے ملے گا فلحال تو یہ سینڈویچ کھاؤ کافی ٹھنڈی ہو چکی ہے میں نئی بناتا ہوں اور خیام نے سمجھنے کے سے انداز میں سر اوپر نیچے کرتے ہوئے سینڈویچ اٹھا لیا

☆☆☆☆☆☆

اسکا بُخار اب کافی حد تک ٹھیک تھا اسکی صحت خرابی کی وجہ سے ابراہیم بھی جلدی لوٹ آتا تھا وہ بے تاب سے اسکا انتظار کر رہی تھی جسے آج آنے میں کافی دیر ہو گئی تھی سارا دن گھر رہنے کی بدولت اسکی طبیعت بھی بوجھل سی ہونے لگی تھی اور چوہوں نے بھی لکا چھپی کھیلنا سٹارٹ کر دیا تھا لیکن وہ ابراہیم کے ساتھ کھانا کھانے کا ارادہ رکھتی تھی

سوئیاں نو کو عبور کر رہیں تھی جب اسکی گاڑی پورچ میں آ کر رُکی بنی جو ٹی وی پہ کوئی مووی لگائے اپنی نیند بھگانے اور بھوک سے لڑنے کی کوشش کر رہی تھی ٹی وی بند کرتی دروازے کی جانب لپکی

لیکن جیسے ہی نظر ابراہیم کے خون آلودہ کپڑوں پہ پڑی اسکے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔ ابراہیم آپ آپ ٹھیک ہیں نا وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اُس تک پہنچی ہاں ٹھیک ہوں وہ اُبل اُبل کر بہتے اسکے آنسوؤں کا دیکھتا ہموار لہجے میں بولا ، یہ خِوِخون آپکو ہسپتال جانا چاہیے ہم ہسپتال چلتے ہیں وہ ایک ہاتھ ہونٹوں پہ رکھے اپنی سسکاریاں روکتی دوسرے سے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے ٹوٹے لفظوں میں بولی

رُکو میں آتا ہوں وہ نرمی سے اپنا ہاتھ چھڑواتا اسے سائیڈ پہ کرتا کمرے کی طرف بڑھ گیا بنی ہوش میں آتے ہی اسکے پیچھے بھاگی لیکن تب تک وہ واشروم میں بند ہو چکا تھا اور وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامتی ادھر ادھر چکر کاٹنے لگی دل پھٹنے کے قریب تھا اسے لہو لہان دیکھ کر لیکن مخالف کہ چہرے سے لگ رہا تھا اُسے فرق ہی نہیں پڑ رہا۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ بنی نے رُخ دروازے کی جانب کیا اور ابراہیم قدم قدم چلتا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا دیکھو کہیں بھی ایک خراش تک نہیں آئی وہ جو شرٹ لیس تھا بنی کے سامنے گھوما اور بنی نے بے یقینی سے اسکے کندھوں کو چھوا تھا لیکن وہ خون اسکی زبان لڑکھڑائی ، وہ میں آ رہا تھا تو راستے میں کسی لڑکے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اسے اُٹھا کر ہسپتال پہنچانے میں اُسکا خون مجھے لگا گیا اور اسی لیے دیر بھی ہو گئی آنے میں میں وہی تھا اسکے گھر والوں کے آنے سے پہلے تک میں نے دل سے دعا کی تھی کہ تمہیں سامنے ناپاؤں اور تم مجھے اس حالت میں نا دیکھو کیونکہ میری پھینی کو خون سے بہت ڈر لگتا ہے اسکی ناک کھینچی ، وہ بچپن سے ہی خون سے بہت ڈرتی تھی وہ تو چکن بھی نہیں دھویا کرتی تھی کہ خون کی سمیل اسکے نھنھو کے زیرِ دماغ میں گھس کر اسکے دماغ میں تہلکا مچا دیتی

اور سارا نظام درہم برہم کر دیتی، جب کبھی کوئی ایکسیڈنٹ یا کسی کے خون نکلتا دیکھ لیتی تو اپنے کھوئے حواسوں میں لوٹنے میں کئی گھنٹے لگا دیتی لیکن افسوس۔۔ خیر بہت بھوک لگی ہے چلو کھانا کھاتے ہیں پھر تمہارے لیے ایک سرپرائز بھی ہے وہ جو آلریڈی سرپرائزڈ ہو چکی تھی ابھی بھی غائب دماغی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

یار میں ٹھیک ہوں ابراہیم اسے اپنے حصار میں لیے کیچن تک لیکر آیا اور وہی شیف پہ بیٹھاتا فرنج میں سے کھانا نکالنے لگا جو خالہ شام میں بنا کر جانے سے پہلے فرنج میں رکھ دیا تھا۔ واوو بریانی یہ تو دکھنے میں ہی بہت سپانسی لگ رہی ہے ابراہیم نے کہتے ہوئے اوون میں رکھ کر ٹائم سیٹ کیا اور خود اسکے قریب آگیا جو فرش پہ نا جانے کیا کھوج رہی تھی اور ایک افسردہ سی سانس فضا کے حوالے کرتا اسکے تیکھے نقوش کو دیکھنے لگا چہرے میں موجود گلابی پن بیمار رہنے کی وجہ سے کہیں کھو سا گیا تھا نینوں تلے ڈارک سرکلز بھی کافی حد تک نمایاں ہونے لگے تھے وہ سترنگی تتلی مَر جھاسی گئی تھی اسکی چمکتی رنگت جو سب کو مات دیتی تھی اسی کی بدولت ہی تو وہ اسے چمکیلی کہتا تھا وہ بہت معدم ہو چکی تھی

ابراہیم نے اسکے سرد ہاتھوں کو جو عموماً سرد ہی رہتے اپنے گرم ہاتھوں میں مضبوطی سے تھام بے وفا عورت اسنے سرگوشی نما آواز میں کہا بنی کے لبوں پہ اک پل کو مسکان آ کر معدم ہوئی تھی بنی کے ہاتھ ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے سبھی اُسے بے وفا کہتے تھے اور بنی بھی فخریہ انداز میں گردن اکڑا کر کہتی کہ میں بے وفا ہوں مگر ابراہیم حیدر نے بچپن سے لیکر اب تک مینیش حیدر سے بڑھ کر کسی کو وفادار نا پایا تھا وہی تو تھی جو اسکی ہر خوشی میں خوش اور ہر غمی میں غمخین ہو جایا کرتی تھی جو

اسکی رازدان تھی جسکی سکین کرتی آنکھیں اسے دیکھتے ہی پہچان جایا کرتی تھیں کہ وہ خوش ہے یا نہیں جسکی آنکھیں سب بتلاتی تھیں اور یہ بولتی آنکھوں والی لڑکی اُسے عزیز تھی ہر چیز ہر نفس سے زیادہ

--

آپ کی وفا کافی ہے ہم دونوں کے لیے وہ لب کاٹتی بولی، تمہیں یہ کس نے کہا کہ مجھ میں وفا پائی جاتی؟؟ میں نے کبھی کسی کے کہنے پہ کان نہیں دھرے میں خود محسوس کر سکتی ہوں نظریں ابھی بھی فرش پہ مرکوز تھیں اچھا تو اور کیا کیا محسوس کرتی ہو مجھے بھی تو بتاؤ وہ اوون سے بریانی نکالتا بولا

وہ لڑکا بچ جائے گا؟؟ اشارہ ایکسیڈنٹ والے جوان کی طرف تھا ابراہیم نے ٹھنڈی سانس بھری کہ ابھی بھی اُسکی سوئی وہی اٹکی تھی ہاں بچ جائے گا اللہ نے چاہا تو خون کا ارتخ تو ہو گیا تھا ابھی وہ آئی سی یو میں ہی تھا ڈاکٹر کہہ رہے تھے ففٹی ففٹی چانسز ہیں وہ بریانی سے بھری پلیٹ اور راستہ اسکے پاس رکھتا چولہے پہ چائے کا پانی چڑھاتا بولا

گیس کرو کل ہم کہاں جا رہے ہیں چاولوں سے بھرا چچ اسکے ہونٹوں کے قریب کرتے وہ ایکسائٹڈ سا بولا بنی نے منہ کھولا اور خاموشی سے چاول چبانے لگی، بتاؤ بھی اسنے سوس پین میں ابلتے چائے والے پانی کو ہلاتے ہوئے کہا۔ رخصتی کے پاس اسنے اندازہ لگایا، ہم دم دل بھا بھی آگئی ہیں واپس تو سوچا بھتیجے سے مل آئے ابراہیم نے اُسکی حالت کے پیش نظر گھر جانے کا فیصلہ کھڑے کھڑے کیا سچی وہ چہکتے ہوئے بولی لیکن جلد ہی افسردہ ہو گئی اب کیا ہوا؟؟ ایک چچ اسکے منہ میں ڈالتا اور دوسرا خود کے اسے پریشان دیکھ کر پوچھنے لگا، مجھے سفر کرنے سے ڈر لگتا ہے میرے ہوتے ہوئے

بھی ڈر لگتا ہے؟؟ آپکے ہونے سے ہی تو ڈر لگتا ہے وہ دوبدو بولی تو ابراہیم کی ہنسی نکل گئی اچھا نہیں ڈانٹوں گا بالکل بھی اور نا ہی غصہ کروں گا تمہارے آہوں آہوں کرنے پہ اشارہ اسکی ووٹنگ کی جانب تھا یہ سنتے ہی بنی کو زرا حوصلہ ہوا۔

ابراہیم برتن سمیٹ کر چائے کپوں میں ڈالتا بولا کمرے میں چلیں اب میرے ان گنہگار پاؤں میں کھڑے ہونے کی سکت نہیں ہے تو وہ بھی اُچھل کر نیچے اُترتی اسکے ساتھ چلنے لگی کچھ یاد آنے پہ وہ رُکا تم چائے لیکر چلو میں آتا ہوں چائے اُسے تھماتا وہ بیرونی دروازے کی جانب گیا تو وہ کندھے اچکتی کمرے میں چلی آئی اور چائے کے کپ صوفے کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھے، وہ کمرے کی حدود میں داخل ہوا تو اسکے ہاتھوں میں ڈبہ پیک موبائل پکڑا دیکھ بنی اُچھل کر اسکی جانب لپکی یہ میرے لیے ہے جھٹ سے اُسکے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر کھولنے لگی وہ ہواوے کا نیو ماڈل کا موبائل تھا جو بنی کو کافی پسند آیا۔ کیسا لگا؟؟ بہت اچھا لیکن مجھے لگا تھا کہ آپ مجھے آئی فون گفٹ کریں گے بیگم تمہارے یہ غریب شوہر نے جس دن پہلا ڈاکہ مارا اُسی دن آئی فون تمہاری ہتھیلی پہ ہو گا بس دعا کرو کہ کسی خزانے کا سوراخ مل جائے وہ حسرت سے کہتا اُسے سلگا ہی گیا، آپ غریب تو نہیں ہیں لاکھوں کماتے ہوں گے مہینے کے،، جی بالکل حکومت اپنا سارا بجٹ ہمیں ہی تو دیتی ہے وہ دوبدو بولا تو بنی نے اسے گھورنے پہ ہی اکتفاء کیا، ویسے اچانک سے کیسے یاد آگیا آپکو میرا موبائل؟؟ میں نے سوچا تم گھر میں اکیلی ہوتی ہو اور سو کام پڑ سکتے اس لیے تم پہ ترس کھا کر موبائل دلا ہی دیا لیکن جب تمہارے ناول پڑھنے والے شوق کے بارے میں سوچتا ہوں تو خیال آتا تم موبائل کے بغیر ہی اچھی لگتی کم از کم اس دنیا میں تو رہتی ہو۔۔

آپکو میرے ناولز سے اتنی پروہلم کیوں ہے؟؟ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ناول کے کسی ہیرو پہ کرش آئے اور ان فضولیات کے بارے میں سوچتی رہو میں چاہتا ہوں تم صرف مجھے سوچو وہ کہتا ہوا نیچے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور بنی بھی وہی بیٹھ گئی، میں تو آپکے بارے میں ہی سوچتی ہوں کیونکہ آپ تو میرے پہلے اور آخری ہیرو ہیں وہ سب تو ٹیمپیری ہوتے ہیں نا بنی نے محبت سے کہتے ہوئے اسکے شانے سے سر ٹکایا

چائے ابراہیم نے اُسے اُسکا کپ تھمایا اور وہ خاموشی سے چائے پینے لگی ابراہیم نے اسکے بالوں کی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور بغور اسے دیکھتا چائے کا گھونٹ ہلق میں اتارتا بولا میری تو خواہش ہی رہ جائے گی اپنی بیوی کے چہرے پہ شرم کی لالی دیکھوں، اُسکی بات سنتے ہی بنی نے چائے کا گھونٹ کچھ زیادہ ہی بڑا بھر لیا اوئی ماں بنی نے گلہ تھاما، کیا ہوا؟؟ میری خوراک والی نالی جل گئی آپکی وجہ سے وہ آنکھیں بھرتے ہوئے بولی

میں نے کیا کیا؟؟ وہ انجان بنا اگر اتنا ہی شوق ہے تو میں بلش اون لگا لیتی ہوں آپ حکم تو کریں سرتاج اسنے دانت پیسے۔۔ تمہارے اس یرکان ہوئے مکھڑے کو لال بھبھو کا کرنا میری دو چٹکیوں کا کام ہے

اوو ریلی بنی نے چیلنجنگ نگاہوں سے دیکھتی نے چائے کا آخری گھونٹ بھر کر کپ سائیڈ پہ رکھا اور اگلے ہی لمحے ابراہیم کے دونوں ہاتھوں اسکے چہرے کے دائیں بائیں تھے وہ اپنا چہرہ اُسکے چہرے کے نزدیک کرتا بنی کے دل کو بُری طرح دھڑکا گیا، اُسکی گرم سانسیں بنی کے حواس باختہ کرنے

لگیں وہ اسکے لال اناری چہرے پہ پھونک مارتا اس سے دور ہوتا ہنسنے لگا اور اسکے دور ہوتے ہی بنی نے اپنی بند آنکھیں پٹ سے کھولیں

ابراہیم کو خود پہ ہنستے دیکھ وہ خفت زدہ سی نظریں جھکا گئی بنی قسم سے اتنا اور یجنل بلش اون کسی بھی برینڈ کا نہیں ہو گا اُسکے گالوں پہ چٹکی بھرتا وہ مزے سے کہتا اُسے مزید سلگا گیا وہ اپنے آنسوؤں بمشکل روکتی بیڈ پہ آ کر کمفرٹر کو سر تک تانتی لام لیٹ ہو گئی ، ابراہیم نے افسوس سے اُسے جاتے دیکھا ابھی اُسے لیٹے چند ہی منٹ گزرے تھے جب ابراہیم کی ہنسی اسے اپنے کان کے قریب کھنکتی محسوس ہوئی تو وہ ساری شرم کو بلائے طاق رکھتی کمفرٹر پر اُچھلتی اُٹھ بیٹھی آپکے یہ چوہے جیسے دانت توڑ کر دوندہ ہی کر دینا ہے میں نے چھپھورے کہیں کے وہ بھیگی آنکھوں اور بھیگی آواز میں کہتی اُسکی مسکان کو مزید گہرہ کر گئی

ارے میرا بچہ اتنا غصہ ابراہیم صدقے جائے اپنی چوڑی کے اسنے پچکارتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا ، میں نے کل جا کر واپس ہی نہیں بنی نے دل میں سوچا

چلو سوتے ہیں اب صبح جلدی اُٹھنا ہے وہ اسے ساتھ لگائے لیٹا تو بنی دور کھسکی مجھے ایسے نیند نہیں آتی وہ بے رخی سے کہتی آنکھیں موند گئی میں نے سنا ہے میاں بیوی ہگ کر سوئیں تو پیار بھرتا ہے پھر سے اسکے قریب ہوا ، آپکو اپنی صحبت تبدیل کرنے کی اشد ضرورت ہے دیکھ رہی ہوں کہ دن با دن ٹھکر کے کیڑوں کی پیداوار میں اضافہ ہونے لگا ہے

بیگم ان کیڑوں کی ضرورت تمہیں بھی ہے اس لیے میرے قریب رہا کرو لیکن جب جواب میں خاموشی ملی تو وہ بھی لائیٹ بُجھاتا سونے کی کوشش کرنے لگا

رختی جھاڑو لگا رہی تھی اسکی لمبی چوٹی جو بار بار نیچے کی طرف لٹک کر اُسے پریشان کر رہی تھی اُسکو باندھنے کا سوچتی جوڑے کی شکل میں بل دینے لگی لیکن جیسے ہی نظر دروازہ عبور کرتی بنی پہ پڑی اُسکی چیخ بلند ہوئی بینیبی اور بنی بھی بانہیں کھولے اسکی جانب لپکی دونوں گلے سے لگی جانے کیا کھسر بھسر کرنے لگی تھی جب بڑی امی نے زرا ناراضگی سے اُسے مخاطب کیا ارے بس کر ادھر بوڑھی دادی نظر نہیں آ رہی کیا؟؟ ارے بڑی امی آپ اگر کہیں چھپ بھی جائے تب بھی آپکی یہ جسامت آپکا ساتھ دینے سے انکار کر دے گی وہ رختی کو چھوڑتی بڑی امی کے گلے لگ گئی اور بڑی امی اموشنل ہوتیں آنکھیں بھگونے لگیں جن میں بنی نے پورا پورا ساتھ دیا، ارے بڑی امی میں بھی ہوں سارا پیار اسی پہ لٹائیں گی کیا ابراہیم دوسری سائیڈ سے بڑی امی کو بانہوں کے گھیرے میں لیتا محبت سے بولا تُو تو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے وہ ابراہیم کی پیشانی چومتے ہوئے بولیں۔ کیوں بڑی امی انکی شکل بڑے ابو سے ملتی ہے کیا؟؟ ہاں بالکل تیرا دادا بھی اسی طرح گبرو جوان تھا بنی نے آہم آہم کیا تو ابراہیم نے بھی گردن اکڑائی، امی کہاں ہیں؟؟ وہ گول گپے کے پاس ہیں ہائے میں مل کے آتی ہوں بچے کا خیال آتے ہی بنی ساتھ والے پورشن میں بھاگی اور ابراہیم بھی بڑی امی کو سہارہ دیتا ادھر ہی لے گیا، یہ کتنا سوفٹ ہے بالکل روئی جیسا بنی اسے نرمی سے چھوتے ہوئے محبت سے بولی تو سب مسکرا دیے بس پھر صبح سے شام ہو گئی اسنے بچہ کسی اور کو دینے سے انکار کر

دیا جب بھوک سے رونے لگتا تو دل کو پکڑا دیتی پھر اس سے پہلے کوئی اور پکڑتا خود ہی اماں بن کر بیٹھ جاتی

ہر کوئی بچے کا نام اپنی پسند کا رکھنا چاہتا تھا کسی نے ارحام کہا تو کسی نے حنان، کسی نے احسن کو کسی نے محسن، ابراہیم نے ارحان نام تجویز کیا تو بنی نے آسام جب کسی کو کچھ سمجھ نا آیا تو پرچیاں ڈالنے کا فیصلہ کیا اور پرچی میں ارحان نام نکلا تو باقی سب نے ترسی نگاہوں سے بچے کو دیکھا جو بنی کی بانہوں میں کھکھلا رہا تھا اُسے بنی کی آغوش کچھ زیادہ ہی پسند آگئی تھی جو کہ باقی سب کو بالکل پسند نہیں آ رہی تھی

یار تم نے صبح سے پکڑا ہوا اب مجھے بھی پکڑا دو رخصتی نے معصومیت سے کہا تو بنی کو ترس آ ہی گیا اس لیے اُسے رخصتی کی گود میں ڈال دیا

مجھے پہلے بتاتی بچے اتنے پسند ہیں تو ہم اپنا ذاتی لے لیتے ابراہیم نے موبائل پہ نظریں جمائے اُسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ کھسیانی سی ہنسی ہنستی وہاں سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور انہیں آپس میں خوش دیکھ کر بڑی امی نے ہمیشہ انکی خوشی کے لیے دل سے دعا کی تھی۔۔

بنی تمہیں تو اسلام آباد بھی راس نہیں آیا لگتا ہے تم نے تیلی کی تیلی رہنا ہے ہادی نے پتلا ہونے کی وجہ سے اُسکا نام ماچس کی تیلی رکھا ہوا تھا اور تم نے بھی بلڈوزر کے بلڈوزر ہی رہنا ہے وہ بھی دودو بولی، یار کیا بتائے اب بیچاہ ہادی اس نے چربی پیگلانے کا مکمل ارادہ کر لیا تھا لیکن اسے شنو نے کہہ دیا کہ ہادی تم ایسے ہی پیارے لگتے ہو بس پھر ہمارے صاحبزادے نے زرا ہلکے ہونے کا ارادہ

ترک کرتے ہوئے اپنی ڈائٹ مزید بڑھا دی آخر شنو کو ہاتھی پیارے جو لگتے ہیں فرحان مونگ پھلی پھانکتے ہوئے بولا اور دل کے کان تو صرف شنو پہ ہی اٹک سے گئے اور سبحان کی کہی ہوئی بات اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی کے معاز کا پہلا پیار شنو تھی

رات کافی دیر تک سب بیٹھے گپے لگاتے رہے تو روبینہ بیگم کے ڈانٹنے پہ سب اپنے اپنے کمرے کی طرف چل دیے بنی کو ابراہیم نے زبان سے کہنے کے ساتھ کئی میسج اور اشارے بھی کر ڈالے کہ وہ اسکے ساتھ اسکے کمرے میں سوئے گی لیکن وہ کان پہ جوں بھی نارینگے دینے کی کہاوت پہ عمل پیرہ ہوتی رختی کے ساتھ سونے چلی گئی بقول اسکے اپنی بہن سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں

دل کی آنکھ اپنے چہرے پہ ریختی کسی چیز کی بدولت کھلی لیکن چیز کی جگہ معاز کی انگلی دیکھ کر اسے طیش ہی آگیا اُس نے تو ارحان کو اپنے ساتھ لٹایا تھا پھر وہ کہاں گیا جیسے ہی گردن موڑی تو اسے سمجھ نا آیا کہ معاز کی حرکت پہ ہنسنے یا غصہ کرے کیونکہ وہ بیڈ کے ساتھ لگا چھوٹا سا بیڈ جو کل ہی وہ بازار سے لایا تھا ارحان کے لیے اُسکو اس پہ لیٹا کر اُسکی جگہ پہ خود لے چکا تھا۔ یہ کیا حرکت ہے؟؟ وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی معاز ہفتے سے اُسے ہر طرح سے منانے کی کوشش کر رہا تھا اور اُسے انکسور کرتے کرتے وہ خود تھکنے لگی تھی۔۔۔

اپنی بیوی کو محسوس کرنے کا دل کر رہا تھا بس اسی لیے یہ حرکت کرنا پڑی وہ بنا شرمندہ ہوئے پھر سے اسکی گال پہ انگلی سے لکیریں کھینچنے لگا

کیا چاہتے ہیں آپ؟؟ دل اسکا ہاتھ ہٹائے بغیر بولی معافی لفظی جواب فوراً سے آیا، میں نے آپکو معاف کیا چند لمحوں بعد دل کی بھاری ہوتی آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی، معاز کی گردش کرتی انگلی پل کو تھمی لیکن جیسے ہی اسنے دل کی نوزپن کو ہونٹوں سے چھونا چاہا وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹی رخ موڑ گئی۔ معاز نے لب بھینچے اپنے اندر اُٹھتے اُبال کو کم کرنا چاہا لیکن جیسے ہی اُسکی سسکی گونجی معاز کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور دل کو کھینچ کے اسکی پشت کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔

کیا چاہتی ہو اب اپنی جان دے دوں پھر تمہاری ناراضگی دور ہو گی؟؟ وہ اُسکے کان کے قریب دانت پیستے ہوئے غرایا، میں نے جب کہہ دیا کہ میں معاف کر چکی ہوں پھر اب کیا مسئلہ ہے؟؟ مسئلہ تمہارے آنسو ہیں کیوں خود کے ساتھ مجھے ازیت دے رہی ہو؟؟ میں تو پچھلے کئی مہینوں سے ازیت میں تھی تب کہاں تھے آپ اور اب آپکو ازیت ہو رہی ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں ازیت میں مبتلا کر کے میں بہت پُر سکون رہا ہوں خود بھی تو اُسی آگ میں جھلسا ہوں جس میں تمہیں جھلسایا ہے، وہ آپکا اپنا فیصلہ تھا، یہاں سے جانے کا فیصلہ تمہارا خود کا تھا۔۔۔

ہاں میں کیسے رہتی ایک ایسے شخص کے ساتھ جسکو مجھ پہ اعتبار ہی نہیں تھا، یہی تو دکھ ہے کہ تم نے مجھ پہ اعتبار نہیں کیا میں تو تم سے ہر بات شیر کرنے کا عادی تھا پھر تم نے کیوں چھپایا مجھ سے سب کچھ کیوں نہیں بتایا کہ وہ خبیث انسان تمہیں تنگ کرتا ہے کیا تمہاری نظروں میں میں اتنا ہی بے اعتبار تھا اس دکھ نے مجھے ادھ مرا کر دیا کہ میری دل کسی اور دل میں بسائے پھرتی ہے جو مجھے دھڑکن کہتی تھی اسکے دل کی دھڑکن کوئی اور ہے میں مر گیا تھا اُس دن ہاں میں مانتا ہوں میں نے

غلط کیا تم پہ اعتبار نا کر کے لیکن قصور وار تو تم بھی ہونا جس نے مجھ پہ بھروسہ کرنے کی زحمت نہیں کی۔۔

اُسکی باتوں نے دل کو خاموش کروا دیا غلطی تو اسکی بھی تھی اگر پہلے ہی معاز کو بتا دیتی تو آج مہمل بھی انکے درمیان ہوتی پچھتاوے کی چیونٹی نے اسکی رگوں میں ریگنا شروع کر دیا جسکے ریگنے کی تکلیف اسکی روح تک میں سرایت کرنے لگی دونوں کے درمیان چھائی خاموشی کو ارحان کی چنگارتی آواز نے توڑا اور وہ اُچھل کر اس سے الگ ہوتی ارحان کو گود میں لیکر چپ کروانے لگی اسکے چپ ہوتے ہی اپنے اور معاز کے درمیان اسے دیوار بناتی لیٹ گئی اور معاز بھی ٹھنڈی آہ بھرتا آنکھیں موند گیا

☆☆☆☆☆☆

آج وہ اُسے سید اکمل شاہ کے پاس لیکر آیا تھا جن سے فاتح کی ملاقات کچھ عرصہ پہلے ہی ایک تقریب میں ہوئی تھی وہ قرآن کی تعلیم دینے کے ساتھ دوسروں کے مسائل بڑے غور سے سُنتے اور انکا حل بھی اسلام کی روح سے بتاتے تھے۔۔ وہ خیام کے ساتھ انکے پاس آیا تو وہ بیٹھک میں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھے انہیں کچھ بتانے میں مصروف تھے وہ دونوں بھی سلام کرتے انہی کے ساتھ صف میں بیٹھ گئے

دین میں آسانی کسے کہتے ہے؟؟ صف میں بیٹھے ایک شخص نے سوال کیا

دین میں آسانی کا مطلب ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت ہم پر فرض فرمائی لیکن اپنی رحمت سے ہم پر تنگی نہیں کی بلکہ آسانی فرماتے ہوئے متبادل بھی عطا فرمادیئے جیسا کہ روزہ فرض کیا لیکن رکھنے کی طاقت نہ ہو تو بعد میں رکھنے کی اجازت دیدی ، بعض صورتوں میں فدیہ کی اجازت دیدی ، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ورنہ لیٹ کر اشارے سے پڑھنے کی اجازت دیدی، ایک مہینہ روزہ کا حکم فرمایا تو گیارہ مہینے دن میں کھانے کی اجازت اور رمضان میں بھی راتوں کو کھانے کی اجازت دی بلکہ سحری و افطاری کے کھانے پر ثواب کا وعدہ فرمایا، گنتی کے چند جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا تو ہزاروں جانوروں ، پرندوں کا گوشت حلال فرما دیا، کاروبار کے چند ایک طریقوں سے منع کیا تو ہزاروں طریقوں کی اجازت بھی عطا فرمادی ، مرد کو ریشمی کپڑے سے منع کیا تو بیسیوں قسم کے کپڑے پہننے کی اجازت دیدی۔ الغرض یوں غور کریں تو اس آیت کا معنی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ " اللہ تعالیٰ ہم پر آسانی چاہتا ہے اور وہ ہم پر تنگی نہیں چاہتا" (صراط الجنان، ج 1، ص 295)

شریعت محمدی میں بہت آسانی ہے مثلاً شریعتِ موسوی (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت) میں تمام احکام الہیہ ایک ساتھ نازل ہوئے جبکہ شریعتِ محمدی میں بتدریج (حسبِ موقع) نازل ہوئے ، شریعتِ موسوی میں کپڑا پاک کرنے کے لئے نجس حصے کو کاٹنا ضروری تھا جبکہ شریعتِ محمدی میں دھونے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے ، شریعتِ موسوی میں قتل کی سزا صرف قتل تھی (دیت کی کوئی صورت نہ تھی) جبکہ شریعتِ محمدی میں دیت کی بھی صورت موجود ہے

یوں ہی مختلف شریعتوں میں اس طرح کے مسائل بھی تھے مثلاً رات میں کیا گیا گناہ صبح دروازے پر لکھا ہوتا تھا، عبادت خانوں کے علاوہ کہیں عبادت کرنے کی اجازت نہیں تھی، یتیم کے ذریعے پاکی حاصل کرنے کی نعمت میسر نہیں تھی، زکوٰۃ میں مال کا چوتھا حصہ دینا فرض تھا، مالِ زکوٰۃ کو آسمان سے اُترنے والی آگ جلا دیتی تھی، ایک نیک کام پر 10 نیکیوں کے بجائے ایک ہی نیکی ملتی تھی۔ (نور الانوار، ص 175) شرائعِ سابقہ (یعنی پہلی شریعتوں میں) افطار کے بعد کھانا پینا نمازِ عشاء تک حلال تھا بعد نمازِ عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں۔ (خزائن العرفان، پارہ 2، البقرة، ص 61، تحت الآیۃ: 187)

معلوم ہوا کہ ہمارے دین میں بڑی آسانی ہے اور یہ آسانی نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت ہے۔۔۔

انہوں نے بات کا اختتام کرتے مسکرا کر سب پہ ایک نظر ڈالی کہ کسی کا کوئی مسئلہ رہتا ہو تو بتا سکتا ہے اور کچھ دیر بعد سب لوگ آہستہ آہستہ سید اکمل شاہ سے مصافحہ کرتے بیرونی دروازے کی جانب چل دیے تو انہوں نے تھوڑا دور بیٹھے ہوئے فاتح کی جانب مسکرا کر دیکھا بدلے میں فاتح نے بھی مسکراتے ہوئے خیام کا تعارف کروایا یہ میرا دوست ہے خیام اور یہ دین سیکھنا چاہتا ہے اسی وجہ سے ہم یہاں حاضر ہوئے ہیں

ماشاء اللہ دین سیکھنا بہت ضروری ہے اور نیک کام کی توفیق میرا رب ہر کسی کو نہیں دیتا وہ تو اُسی کو توفیق دیتا ہے جسے خاص کرنا ہو اور جسے وہ ذات چُن لے وہ شخص انمول ہو جاتا اس جہاں میں بھی اور اُس جہاں میں بھی اُنکی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا گیا

خیام کا دل چاہا کہ وہ خود پہ زور و شور سے ہنسنے والے شخص جس نے جلدی مسجد کا منہ نہیں دیکھا جو دنیا میں کھو کر دین کو بھول گیا وہ کیسے اُس پاک ذات کے لیے خاص ہو سکتا۔۔

یقین نہیں آ رہا؟؟ اُنکے پوچھنے پہ خیام نے حیرت سے انہیں دیکھا آ جائے گا ایک دن تمہارا رب تمہیں وہ عطا کرے گا جسے پا کر تمہارا روم روم اس بات کی گواہی دے گا کہ واقعی تم اپنے رب کے لیے بہت خاص ہو وہ پُر شفیق مسکراہٹ سے کہتے خیام کو حیران کے ساتھ پریشان بھی کر گئے۔۔ دین سیکھنا بہت ضروری ہے پتا ہے کیوں؟؟ کچھ لمحوں بعد وہ خود ہی گویا ہوئے کیونکہ " دین میں آسانی ضرور ہے لیکن من مانی نہیں ہے "

شام میں جب ٹائم ملے تم آ جایا کرو میں ادھر ہی ہوتا ہوں اور جو بھی سمجھ نا آئے یا جو سوچ تنگ کرے تم بلا جھجک پوچھ اور بتا سکتے ہو یہ میرے لیے باعثِ فخر بات ہو گی کہ میں تمہیں دین سیکھاؤں یا میں تمہارے لیے ہدایت کا ذریعہ بنوں۔ کیونکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ " اللہ کی قسم ! اگر تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سُرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے "۔۔

خیام نے میٹھی نظروں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جس کی سفید پیشانی پہ بنا مہراب چودویں کے چاند کی مانند دھمک رہا تھا فاتح کے بعد اُنکی داڑھی اُسے بہت بھلی لگی ورنہ تو اُسے داڑھی والے مردوں سے عجیب قسم کی ایریٹیشن ہوتی تھی کہ جیسے یہ سب ڈرامہ ہو۔ ٹھیک ہے ہمیں اب آپ اجازت دیجیے خیام کل کو آ جائے گا اور دونوں مصافحہ کرتے وہاں سے نکل آئے

کیسے لگے سید اکمل شاہ؟؟ خیام جو گاڑی کے گیسر بدل رہا تھا ایک نظر فاتح پہ ڈالتے نے جواب دیا کافی متاثر کن شخصیت کے حامل ہیں، امم کیا سیکھو گے سب سے پہلے؟؟ قرآن وہ سرگوشی نما آواز میں بولا۔ قرآن سیکھنے میں جھجکی کیسی فاتح نے اُسکے کندھے پہ تھپکی دیتے ہوئے کہا وہ جو نظریں سڑک پہ مرکوز کیے ڈرائیونگ کر رہا تھا ہولے سے ہنسا اتنا بڑا مرد قرآن سیکھنے جائے گا شرم اور جھجک تو آئے گی نا، دین سیکھنے میں کیسی شرم میرے بھائی جس مقصد کے لیے اس دنیا میں آئے ہو اُسکو پورا کرنے کے لیے عمر نہیں توفیق معنی رکھتی ہے اور تمہیں توفیق مل چکی ہے۔۔۔

کیا دنیا میں آنے کا مقصد صرف عبادت کرنا ہی ہے خیام نے عام سے لہجے میں دریافت کیا کیونکہ وہ پہلے بھی اکثر سُن چکا تھا

ہاں دنیا میں آنے کا مقصد صرف عبادت کرنا ہی ہے

خیام نے حیرت سے اُسے دیکھا

اور عبادت پتا کیا ہے؟؟

نماز پڑھنا، قرآن پڑھنا، روزے رکھنا یہ ہی عبادت ہے خیام نے عام سے لہجے میں جواب دیا او ہوں فاتح نا میں سر ہلاتا بولا کہ ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضورِ اکرمؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کیا جائے عبادت ہے اور ہر کام سے مراد دنیا کا ہر ایک کام ہے اس لیے اللہ پاک کے احکام اور حضورِ اکرمؐ کی زندگی کے بارے میں جاننے کے لیے دین سیکھنا بہت ضروری ہے۔۔۔ خیام پورے دل سے مسکرایا تھا جیسے اُسے جواب مل گیا ہو چلو آج تمہیں میں ڈنر کرواتا ہوں وہ بھی اپنی جیب سے خیام نے ٹرن لیتے ہوئے دعوت دی، مریم کی طبیعت کچھ خراب تھی اس لیے میں

نے گھر جا کر کھانا بنانا ہے اگر لیٹ ہو گیا تو وہ خود کیچن میں گھس جائے گی۔ تو اُسے منع کر دونا اور کہہ دو تم اُسکے لیے کھانا لے آو گے وہ ریست کرے خیام نے تجویز پیش کی جو فاتح کو بھی مناسب لگی اور وہ موبائل نکالتا مریم کو ٹیکسٹ کرنے لگا

چائے کا کپ کمرے میں لیکر آو ابراہیم کا میج دیکھ کر بنی نے ہونٹ مروڑے جو اپر پلس کروا کر اب پلنگ کروانے کا ارادہ رکھتی تھی رختی کو وہی بیٹھنے کا بولتی کیچن میں جا کر جلدی جلدی چائے بنانے لگی چائے کا ٹیسٹ چیک کیے بناگ ٹرے میں رکھتی ابراہیم کے کمرے کی طرف بھاگنے کی رفتار سے چلنے لگی

اہم اہم سرتاج کی خدمتیں ہو رہی ہیں فرحان نے ہانک لگائی بنی کے آنکھیں ڈبڈبانے پہ وہ پھر سے بولا ہم بیچارے بھی سرتاج جی کے کچھ لگتے ہیں ہمیں بھی صلح مار لیا کرو تم نے تو بھا بھی بنتے ہی آنکھیں ماتھے پہ رکھ لی ہیں۔۔

دیور جی ہر بات کا جواب ملے گا بس میں چائے پکڑا آوں وہ رُک کر کہتی جلدی سے ابراہیم کے کمرے میں داخل ہو گئی سامنے ہی وہ صوفے پہ بیٹھا موبائل پہ مصروف نظر آیا بنی کو دیکھتے ہی موبائل سائیڈ پہ رکھا اور پوری توجہ سے بنی کو دیکھنے لگا جو اُسے کچھ چیخ سی لگی وہ اُسے چائے پکڑاتی صوفے پہ ہی بیٹھ گئی۔ وہ گھونٹ گھونٹ چائے پیتا جانچتی نظروں سے اُسے دیکھنے لگا

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں وہ پونی میں قید بالوں کو کتے ہوئے بولی تم نے کیا کیا ہے چہرے پہ؟؟ یہ سنتے ہی اُس نے اپر لپس پہ ہاتھ رکھا اور تھوڑا دور کھسکی تم نے مونچھیں اتروائی ہیں؟؟ نہیں تو اُسے ابراہیم کا یوں کہنا بھلا نا لگا، پھر کیا کلین شیو کروائی ہے وہ دودو بولا

اپر لپس بنائے ہیں اسے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے بتایا، تو میں نے کیا فارسی میں پوچھا تھا؟؟ مجھے بتا دیتی میں اپنے ہاتھوں سے شیونگ کریم لگا کر اُتار دیتا وہ تیکھے لہجے میں کہتا اُسکا دل ہی بُرا کر گیا اب چہرہ کیوں چھپا رہی ہو اسے خاموشی سے منہ پہ ہاتھ رکھے بیٹھا دیکھ وہ چڑھی گیا بندہ وہ کام ہی نا کرے جسے بعد میں چھپانے کی ضرورت پڑے۔ آپکی بیڑے جیسی آنکھوں سے کچھ چھپ نہیں سکتا اسے صوفے سے اُٹھتے ہوئے کہا

اب کہاں؟؟ وہ میں نے پلنگ کروانی ہے رختی انتظار کر رہی ہو گی اُسکی زبان سے پھسلا، خبردار اگر ایسا ویسا کچھ بھی کیا اپنے چہرے کہ ساتھ تو سر کے ساتھ سارا چہرہ بھی گنجا کر دوں گا ابراہیم نے اسکی بازو پکڑتے ہوئے پھر سے بیٹھتے ہوئے تنبیہی انداز میں کہا کیا مصیبت ہے سبھی تو کرواتے ہیں ویسے بھی اب میری شادی ہو چکی ہے اسے لا پرواہی سے کہا، تمہیں کچھ زیادہ ہی شوق نہیں ہے بیوی بننے کا؟؟ ایک دفعہ گھر چلو تمہاری طبیعت تو میں اچھے سے سیٹ کرتا ہوں اور اگر انکی شپ میں زرا بھی فرق پڑا تو میں نے تمہیں یہی چھوڑ جانا ہے یہ سنتے ہی بنی کی بتیسی باہر نکلی اس سے اچھا کیا ہو سکتا ہے اُس نے دل میں سوچا لیکن ابراہیم کی اگلی بات سنتے ہی اسکے ہونٹ سمٹے، تمہیں چھوڑ جانا ہے اور خود بھی پھر واپس نہیں آنا اور نا ہی تمہیں اپنے پاس بلوانا ہے پڑی رہنا ادھر ہی یہ اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنے کے لیے۔۔۔ بنی غصے سے صوفے سے اُٹھی

تو ابراہیم نے سختی سے اُسکی بازوؤں کو جھٹکا دیا تھا، اب کیا ہے وہ روہانسی ہوئی رات میں میں نے کیا کہا تھا کہ میرے روم میں سونا ہے پھر آئی کیوں نہیں؟؟

میری مرضی بنی نے کندھے اچکے اور چہرے پہ شرمندگی کی رمتق لائے بغیر بولی، تم واپس چلو تمہارے جو نٹ ڈھیلے ہوئے ہیں انہیں اچھے سے کسوں گا اور وہ غصے سے پاؤں پٹکتی کمرے سے ہی نکل گئی

رخشی ارحان کو لیے بیٹھی تھی جب بنی غصے سے اُسکے پاس آ کر بیٹھی تمہیں کیا ہوا جو یوں اڑی آ رہی ہو؟؟ اور میں انتظار کرتی کرتی یہاں آئی ہوں، ابراہیم نے پلنگ کروانے سے منع کر دیا وہ رونے والی ہو گئی پہلے امی نہیں بنوانے دیتی تھی کہ لڑکیوں کے چہرے سے معصومت جاتی رہتی اب اماں کی سیٹ انہوں نے سنبھال لی ہے اور نکاح پہ بھی نہیں بنوا سکی تب تو دل ہی آمادہ نا تھا سجنے سنورنے کو اسنے دل میں سوچا، دل جو پاس ہی بیٹھی تھی ہلکا سا مسکائی تو اس میں غلط کیا ہے؟؟ اسنے بنی کو میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

کالج میں سبھی بناتیں ہیں اسنے بوندی سی دلیل دی

تو تم سب کو کاپی کرنا چاہتی ہو؟؟ کہنے کا انداز ایسا تھا کہ بنی خوا مخواہ شرمندہ سی ہو گئی اللہ تعالیٰ نے عورت کو پورے جسم سے بال اتروانے کی اجازت دی ہے سوائے آئبروز کے ہاں اگر مردوں سے مشابہت رکھتے ہوں بہت زیادہ اور ہوں تو اجازت ہے ورنہ نہیں رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ " لعنت ہو بال اُکھڑوانے والی اور اُکھیڑنے والی پر " آئبرو بنانے والے پہ اللہ اور اُسکے رسولؐ کی

لعنت ہوتی ہے اور تم خود سوچو جس پہ اللہ اور اسکے رسول کی لعنت ہو گی کیا وہ خوش رہ سکتی ہے اُسے یقیناً کسی ناکسی پریشانی نے گھیر رکھا ہو گا، یہ زندگانی تو ہے ہی آزمائش اللہ تعالیٰ نے جب پورے جسم سے بال اتارنے کی اجازت دے دی تو صرف پلنگ کروانے سے کیوں روکا؟؟ صرف اسی لیے کہ کون اللہ کا حکم مانتا ہے کون پرہیزگاری کرتا ہے صرف اور صرف مسلمان عورتوں کی آزمائش کے لیے۔۔

تو کیا ہم اللہ پاک کی رضا کی خاطر صرف آئبرو بنوانا نہیں چھوڑ سکتے؟؟ بنی نے جھر جھری لے کر اپنی بھنوں کو چھوا تھا اور معائنہ کرتی آنکھوں سے دل کی جانب دیکھا جسکے آئبرو کی شپ نیچری باریک تھی اُسے خود سے انہیں شپ دینے کی کوشش نا کی تھی یہ بھی تو بنا پلنگ کے خوبصورت لگتی ہیں اس لیے خوبصورتی صرف بھنوں بنانے میں تو نہیں ہے اُسکے دل سے صدا آئی تھی وہ دل میں توبہ کرتی ارحان کی طرف متوجہ ہوئی، رختی بھی گم صم سی آئندہ ایسا نا کرنے کا خود سے عہد و پیمان کرنے لگی

شام کو نا چاہتے ہوئے بھی اُسے واپس آنا پڑا ورنہ ارحان کے پاس سے آنے کا من بالکل نا تھا وہ باہر کے مناظر میں کھوئی تھی جب نیند کے ساتھ دل بھی بُرا سا ہونے لگا تو اسنے وینڈو کے باہر سے نظر ہٹا کے ابراہیم کو دیکھا جو پوری توجہ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا بنی نے ٹائم پاس کے لیے سونگ لگا لیا

مجھے ملتا سکوں تیری بانہوں میں جنت جیسی اک راحت ہے

اک بات کہوں کیا اجازت ہے مجھ کو تیرے عشق کی عادت ہے
بند کرو اسے وہ جو لئیر کس میں کھو سی گئی تھی ابراہیم کی کرختی آواز اسے ہوش میں لائی کیا ہوا؟؟
یار کچھ خدا کا خوف کرو زندگی کا کوئی بھروسا ہے؟؟ میں گانے سنتے سنتے اس دنیا سے نہیں جانا چاہتا
اس لیے بند کر دو اسے۔۔ اللہ نا کرے کیسی باتیں کر رہیں ہیں وہ پل میں سہم گئی۔ حقیقی بات کر رہا
ہوں اللہ نا کرے ہمارا اگلے موڑ پہ ایکسیڈنٹ ہو جائے پھر؟؟
اچھا کر دیا ہے بند وہ ناراضگی سے کہتی استغفار کرنے لگی چند پل کی خاموشی کے بعد اُس نے پوچھا نیند
آ رہی ہے؟؟ بنی نے صرف سر ہلانے پہ اکتفاء کیا اور ابراہیم نے اُسکا سر اپنے کندھے سے ٹکایہ تھا
چلو سو جاو پھر گھبراہٹ بھی نہیں ہو گی اور سفر بھی کٹ جائے گا وہ خاموشی سے اپنے بازوؤں اُسکی
بازوؤں کے گرد لپیٹتی آنکھیں موند گئی

--

ہم پہنچ گئے کیا ابراہیم جو اُسکا سر سیٹ سے ٹکاتا باہر نکل کر اُسے اُٹھانے کا ارادہ رکھتا تھا اُسے جاگتا
دیکھ مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا مجھے یقین نہیں آ رہا ہم سہی سلامت پہنچ گئے وہ ابھی بھی نیند میں
ہونے کے باعث ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی تو ابراہیم نے اُسے تھام کر باہر نکالا اور
سہارہ دیتے ہوئے لا کر بیڈ پہ لیٹایا تھا تاکہ اسکی ادھ کھلی آنکھیں پوری نا کھل جائے نہیں تو پھر بنی
نے اپنا سر لے کر بیٹھ جانا تھا اور ابراہیم بہت تھک چکا تھا فلوقت آرام سے سونا چاہتا تھا

معاذ کی تیز تیز کی بورڈ پہ چلتی انگلیاں دل کو دیکھ کر تھمی تھیں وہ جو نہا کر نکلی اپنے لمبے بالوں کو ٹاول سے رگڑ رہی تھی معاذ کے دل کو پوری سپیڈ سے دھڑکنے پہ مجبور کر گئی وہ مدہوش سا کتنے ہی پل اپنی روٹھی زوجہ کا دیدار کرتا رہا دل جو کب سے معاذ کی نظروں کی تپش خود پہ محسوس کر رہی تھی ایک ترچھی نظر اُس پہ ڈالی جو پوری توجہ سے اُسی کی جانب متوجہ تھا، دل نے بیڈ پہ پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر کندھوں پہ پھیلایا اور بال کنگھی کرنے لگی لیکن جیسے ہی نظر مرر میں اپنے پیچھے کھڑے معاذ پہ پڑی وہ سُن سی ہو گئی، کچھ چاہیے اسنے ہچکچائے ہوئے پوچھا

معاذ نے سر اوپر نیچے کرتے ہوئے اسے خود کے قریب کیا تمہارا حُسن بہت جان لیوا ہے اسنے سرگوشی کرتے ہوئے اپنا چہرہ اُسکے نم بالوں میں چھپایا تھا دل کا غصہ سوانیزے تک جا پہنچا جھٹکے سے اُسے پر دھکیل کر خود سے دور کیا تھا اور لمبے لمبے سانس بھرتی خود کو پُر سکون کرنے لگی، مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ شوہر ہوں میں تمہارا حق رکھتا ہوں تم پہ اسنے ہاتھ پڑھتے ہوئے دل کی بازوؤں دبوچی، چھوڑیں مجھے وہ خود کو چھڑانے کی جدوجہد میں ہلکان ہونے لگی معاذ نے جھٹکے سے اُسے چھوڑا تھا اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے بیڈ پہ جا گری

اب اس گھر میں میری لعش ہی آئے گی ساری زندگی بیٹھ کر سوگ مناتی رہنا اسنے دھاڑتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائی اور آخری نظر اُسکے بھیگے چہرے پہ ڈالتا کمرے سے نکل گیا وہ معاذ کے الفاظ اور لہجے کی سختی سے باہر نکلتی ہوش میں آتے ہی اُسکے پیچھے بھاگی، معاذ میری بات سُنین پلینز لیکن تب تک اُسکی گاڑی بیرونی گیٹ عبور کر چکی تھی

بھابھی کیا ہوا؟؟ سبحان جو نوٹس لیے بیٹھا تھا دل کو روتے دیکھ اُچھل کر کھڑا ہوا سبحان انہیں روکو وہ بہت غصے میں گئے ہیں وہ خود کو کچھ کر لیں گے پلیر روکو انہیں وہ کانپتے لبوں سے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہتی وہی صوفی پہ ڈھیر ہو گئی بھابھی آپ پریشان نا ہوں میں دیکھتا ہوں وہ موبائل اور بایک کی چابی اٹھاتا دروازے کی جانب بھاگا

معار کے دوست کا گھر گاؤں سے پندرہ منٹ کے فاصلے پہ تھا سبحان نے بایک سٹارٹ کرتے ہوئے وہاں جانے کا ارادہ کیا کیونکہ ایک ہی کمپنی میں جاب کرنے کی وجہ سے معاز اکثر اُس سے ملنے چلا جاتا تھا اور تو کوئی دوست نہیں تھا اُسکا جہاں وہ جاتا، ایک ہاتھ سے بایک کا ہینڈل تھامتا دوسرے سے معاز کو کال کرنے لگا بیل مسلسل جا رہی تھی لیکن وہ کال رسیو نہیں کر رہا تھا، معاز جو روڈ پہ تیز سپیڈ میں گاڑی دوڑا رہا تھا مسلسل سبحان کی کال کو انور کرتا رہا آخر اسکے ڈھیٹ پن کو مد نظر رکھتے ہوئے کال پک کر لی پھوٹو کیا مسئلہ ہے؟؟

بھائی آپ کہاں ہے سبحان کی پریشان سی آواز سپیکر میں گونجی جہنم میں ہوں تم بھی آ جاو بھائی میں آپکے پیچھے آ رہا ہوں بتائے بھی کہاں ہیں آپ؟؟ جب پتا ہی نہیں ہے تو پیچھے کھوج لگانے والے کتوں کو لیکر آ رہا ہے سبحان کی توجہ موبائل کی جانب مرکوز ہونے کی وجہ سے سامنے سے آتی گاڑی کو نا دیکھ سکا لیکن جیسے ہی اپنی طرف بڑھتی تیز رفتار گاڑی پہ نظر پڑی جلدی سے ہینڈل موڑا گاڑی کے نیچے آنے سے تو بچ

گیا لیکن بانیک سائیڈ سے گزرتی گدھا گاڑی سے جا ٹکرائی فضا میں اُسکی چیخ بلند ہوئی اور موبائل چھوٹ کر دور جا گرا معاز جو کال بند کرنے لگا تھا سبحان کی چیخ پہ ٹھٹھکا لیکن اگلے ہی لمحے شور کے بعد خاموشی چھا گئی شاید موبائل بند ہو چکا تھا گرنے کی بدولت چیخ و پکار سنتے ہی معاز کی سانسیں تھمی اور بنا پل کی دیر کیے گاڑی واپسی کے راستوں کی طرف دوڑائی ساتھ کئی بار اُسے کال کرنے کی بھی کوشش کی جو ناکام رہی۔

گاؤں سے تھوڑا ہی دور سبحان کی بانیک گری نظر آئی تو وہ گاڑی روکتا تیزی سے باہر نکلا قریب جانے پہ کنفرم ہو گیا کہ وہ سبحان ہی کی بانیک ہے یہ بانیک والا لڑکا کہاں ہے؟؟ اسنے پاس بنی ٹائروں کی دکان کے مالک سے پوچھا اسکا ایکسیڈنٹ ہوا لوگ اٹھا کر ہسپتال لے گئے یہ سنتے ہی معاز کے دل پہ گھونسا پڑا تھا اس بانیک کو اپنے دوکان میں رکھ لو وہ عجلت میں کہتا اپنی گاڑی کی طرف دوڑا سب سے نزدیک تو ٹی ایچ کیو ہی ہے یہ سوچتے ہوئے معاز نے گاڑی اُس ہسپتال کے راستے پہ ڈالی اور ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ وہاں پہ موجود تھا

جو ابھی ایکسیڈنٹ والا مریض آیا ہے وہ کہاں ہے اُس نے بے چینی سے اندرونی دروازے کے پاس بیٹھے اک آدمی سے دریافت کیا وہ تو آئی سی یو میں ہے اُسکی تو حالت ہی بہت خراب تھی بچنے کے چانسز بہت کم معلوم ہوتے ہیں یہ سنتے ہی معاز کا دل کیا اس لمبی مونچھوں والے آدمی کی زبان ہی کاٹ ڈالے وہ لرزتے قدموں سے آئی سی یو کی جانب بڑھا اور وہاں پہ موجود اک نرس سے آئی سی یو میں موجود پیشنٹ کی کنڈیشن پوچھی تو وہ دکھی تاثرات لاتے ہوئے بولی سوری انکی تو رستے میں ہی ڈیٹھ ہو گئی تھی ایکسیڈنٹ ہی اتنا شدید تھا کہ۔۔۔ وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی لیکن معاز کی سننے

اور دیکھنے کی سماعتیں جواب دے گئی وہ لڑکھڑا کر گرا تھا اور آس پاس موجود لوگوں نے اُسے اٹھا کر بیڈ پہ لیٹایا اور منہ پہ پانی کے چھینٹے برسانے کے ساتھ ناک کو پکڑ کر سانس روکی جسکی وجہ سے وہ لمبے لمبے سانس لیتا ہوش میں آیا

لیکن جیسے ہی نظر خود پہ جھکے سبحان پہ پڑی تو اسے دھچکا لگا کہ وہ بھی مر چکا ہے میں بھی مر گیا وہ گھومتے دماغ والے سر کو تھامتا اٹھ بیٹھا، بھائی آپ ٹھیک ہیں؟؟ معاز نے اجنبی نظروں سے ماتھے اور بازوں کو پٹی میں جکڑے سبحان کو دیکھا اور سبحان کو دو سو واٹ کا شاک لگا کہ اُسکے بھائی کی یادداشت جا چکی ہے۔ کیا میں زندہ ہوں؟؟ معاز نے بے یقینی سے پوچھا

نہیں جہنم میں ہیں اور آپکے پیچھے پیچھے میں بھی چلا آیا آپکو اکیلا تھوڑی چھوڑ سکتا تھا سبحان کی پٹر پٹر چلتی زبان اُسے ہوش میں لے آئی وہ ادگرد دیکھتا پل میں کھڑا ہوا اور سبحان کو خود میں بھیج لیا تو ٹھیک ہے؟؟ اللہ کا شکر ہے تو ٹھیک ہے چٹا چٹ اسکا مکھڑا چومتے ہوئے اسنے کہا تو سبحان سچ میں فوت ہوتے ہوتے بچا، میرے بھائی تیرا دماغ تو اپنی جگہ پہ ہے ناکہیں پُرزے تو نہیں ہل گئے سبحان اُسے خود سے دور کرتا بولا

تم یہاں کیسے پہنچے؟؟

وہ تو میری بانیک کھوتی ریڑی میں لگ گئی جس وجہ سے بازوں اور سر پہ چوٹ لگ گئی اور وہاں سے ایک لڑکا مجھے بانیک پہ بیٹھا کہ یہاں لے آیا میں تو واپس جا رہا تھا لیکن جب نظر آپکی گاڑی پہ پڑی تو واپس دوڑ لگائی لیکن موصوف کو بے ہوش دیکھ کر میرا تو دماغ ہی بھک سے اڑ گیا، زیادہ چوٹ تو نہیں لگی وہ فکر مندی سے اسکی بازوں ٹٹولتا پوچھنے لگا بازوں پہ چار ٹانگے لگے ہیں جبکہ سر پہ ویسے

ہی پٹی کر دی ہے۔۔ درد کا انجیکشن بھی لگوا لینا تھا، لگوا لیا ہے بھائی اب چلیں ورنہ کوئی چور چکا میری بایک کو اڑا لے جائے گا پہلے ہی موبائل ٹوٹ کر میرا اتنا بڑا نقصان کر چکا ہے ٹھیک ہے چلو معاز اسے ٹٹولتی نگاہوں سے دیکھتا اسکے ساتھ چلنے لگا جسکا دل کہہ رہا تھا کہ سُبْحان کو درد ہو رہا ہے لیکن وہ ظاہر نہیں کروا رہا اور کافی حد تک یہ بات درست بھی تھی

☆☆☆☆☆☆

بایک میکینک کے حوالے کرتا وہ اُسے لیے گھر آیا تھا دل کے ساتھ سبھی پریشان بیٹھے کئی بار سُبْحان اور معاز کو کال کر چکے تھے سُبْحان کا نمبر ہی بند جا رہا تھا جبکہ معاز کال ہی پک نہیں کر رہا تھا صد شکر کے روبینہ بیگم ماما جیلہ کے ہاں میلاد پہ گئیں تھی ورنہ انہیں بھی ہسپتال لے جانے کی نوبت آ جانی تھی، معاز کی گاڑی رکتے ہی دل دروازے کی جانب لپکی لیکن جیسے ہی نظر سُبْحان کے پیٹوں میں جکڑے وجود پہ پڑی وہ دہل کہ رہ گئی رختی کی بھی حالت اُس سے مختلف نا تھی لکھا ہوا ہے ت تم ٹھیک ہو؟؟ دل نے لڑکھڑاتی زبان سے دریافت کیا میں ٹھیک ہوں بھابھی بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا

تمہاری کتنی چوٹیں آئی ہیں یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے مجھے تمہیں بھیجنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ منہ ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی سُبْحان نے آگے بڑھ کے اُسکا سر اپنے شانے سے ٹکایہ تھا او ہو بہن میں ٹھیک ہوں بس نظر لگ گئی تھی ہوں بھی تو اتنا ہینڈ سم سمجھو وہ ہی اُتری ہے ایکسیڈنٹ کی صورت میں، رونا تو مجھے چاہیے لیکن رو آپ رہی ہیں وہ تھکا سا بولا تو دل نے بھیگی نظریں اٹھا کے اُسے دیکھا جسکے چہرے سے ہی رہا تھا وہ کتنی مشکل سے کھڑا ہے تم کمرے میں چلو میں دودھ

گرم کر کے لاتی ہوں وہ پریشانی سے کہتی کیچن کی طرف دوڑی اس ساری گفتگو میں معاز جو خاموش تماشائی بنا رہا اب دل کے پیچھے لپکا تھا

سبحان کی نظر رنجش پی پڑی جو لب بھینچے خود کو رونے سے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہلکے ہلکے کپکپاتی تھوڑی اس کوشش کو ناکام بنا رہی تھی رونا ہی تو کھل کے رونا پھر بھابھی کی طرح تمہیں چپ کروانے کا جواز بھی مل جائے گا اور میرے زخموں کو دواء بھی وہ سرگوشی نما آواز میں بڑبڑایا تو رنجش سر جھکائے اسکے پاس سے گزرتی اپنے پورشن میں بھاگ گئی سبحان نے سر جھٹکتے ہوئے گردن موڑ کے اُسے دیکھا

ابے مجنوں اب نظروں سے اُسے کمرے تک چھوڑ کے آنے کا ارادہ ہے کیا؟؟ فرحان جو ارحان کو پکڑے کھڑا تھا تپتے لہجے میں بولا تو سبحان ہوش میں آتا آگے بڑھا

وہ رو رہی ہو گی وہ صوفے سے ٹیک لگاتا آنکھیں میچے بولا ، تو کیا ٹشو کا ڈبہ دے آؤں اُسے؟؟ تو کیوں بھننا بیٹھا ہے؟؟ تیری وجہ سے میری جان ہوا کر ڈالی اس عرصے میں نا جانے کتنے ہی اٹیک ہو چکے میرے دل گردے پھیپھڑوں کو کال کر کر کے میری انگلیاں درد کرنے لگ گئی ہیں رہی سہی کسر تمہارے اس چھیلے آلو جیسی نکلی بو تھی نے نکال دی شکر ہے ہڈیاں سلامت ہے ورنہ میں نے تو اللہ کو پیارا ہو جانا تھا یہ سوچتے سوچتے کہ تیرے حصے کا کام مجھے کرنا پڑے گا اور بانیک بھی مجھے چلانی پڑے گی اب تو سردیاں بھی ہمسائے میں کھڑی ہیں کسی بھی وقت حملہ آور ہو سکتی ،،

میری نازک اندام حسینہ بہن امی کدھر ہیں؟؟ وہ اُسکی باتوں کو نظر انداز کرتا بولا امی مامی کے ہاں گئی ہیں میلاد پہ ، اور ہادی؟؟ محلے میں کہیں دیگیں بنیں اور وہاں ہادی موجود نا ہو یہ کیسے ممکن ہے؟؟

--

وہ جو کیچن میں دودھ گرم کر رہی تھی اپنے پیچھے معاز کو دیکھ کر وہ غصے سے پلٹی آپکی وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔ مجھے علم ہے وہ پانی کی بوتل منہ کو لگاتا بولا ، جب میں نے اتنی آوازیں دی تو رُک کر سُننے میں کیا دکت تھی اگر سُن لیتے تو یہ سب نا ہوتا ، تم بھی میری بات سُن لیتی تو شاید یہ سب نا ہوتا وہ وہی کرسی پہ بیٹھ کر ماتھا مسلتا کہنے لگا اس دو گھنٹوں نے اُسے ہلا کر رکھ ڈالا تھا وہ ایک سائیڈ پہ دودھ بوائٹل کرتی دوسرے چولہے پہ چائے بنانے لگی وہ آنکھیں موندے بیٹھا تھا جب دل نے اسکے سامنے چائے رکھی تھی کپ رکھنے کی آواز پہ اسنے آنکھیں واں کی لیکن منہ سے کچھ نا بولا وہ بھی چپ چاپ دودھ ٹھنڈا کرنے لگی ، معاز کو سمجھ میں نا آیا کہ چھو چھو کرتی دل کو کیسے مخاطب کرے وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ دودھ میں ہلدی مکس کرتی کیچن سے ہی نکل گئی

ہلدی کا زائقہ مجھے بہت عجیب لگتا ہے سبحان نے بُرا سا منہ بنایا لیکن دل کے گھورنے پہ خاموشی سے گلاس پکڑتا پینے لگا ، کیا ہوا تجھے گھر میں داخل ہوتیں روبینہ بیگم کی نظر جیسے ہی سبحان پہ پڑی انہوں نے دل تھاما کچھ نہیں ہوا بس بانیک سے گر گیا سر اور بازو پہ رگڑیں لگ گئی سبحان نے روبینہ بیگم کو دلا سہ دیتے ہوئے بتایا ، اگر رگڑیں لگی ہیں تو یہ پٹیاں کیوں باندھی ہوئی ہیں؟؟ امی وہ تو معاز

بھائی زبردستی لے گئے تاکہ انفیکشن نا ہو اور مکھیاں نا بیٹھیں اس لیے پٹی کروادی آپ پریشان نا ہو۔
کتنی وار منع کیا ہے تجھے آہستہ بایک چلایا کر پر نہیں اس بڑھی ماں کی سنتا کون ہے اب مزید کوئی
دکھ سہنے کی سکت نہیں رہی مجھ میں پر مجال ہے سمجھ آتی ہو۔۔
امی جان میں ٹھیک ہوں سبحان انکے پاس جڑتا بولا لیکن وہ غصے سے رُخ ہی موڑ گئی پھر کئی وعدوں
اور تسلیوں کے بعد وہ مطمئن ہوئیں۔

رختی پورا دن دوبارہ سبحان کو دیکھنے نہیں گئی باقی سب شام سے اُدھر ہی تھے اور وہ اکیلی بیٹھی فیسبک
سکرول کرتے کرتے تھک سی گئی رات جب سب سونے لیٹ گئے تو نیند بھی اُسے خود سے روٹھی
روٹھی معلوم ہوئی اور جب رہا نا گیا تو سبحان کے پورشن کی طرف آگئی اُسے پتا تھا وہ لوگ جاگ
رہے ہوں گے۔ سب لوگ اپنے کمروں میں جا چکے تھے لاونج خالی تھا جبکہ سبحان کے کمرے سے
فرحان کی آواز آرہی تھی وہ دونوں ایک کمرے میں سوتے اور ہادی روبینہ بیگم کے ساتھ انکے
کمرے میں سوتا تھا

اسنے دروازہ ناک کرتے ہوئے اجازت لیے بغیر ہی کھولا تھا سامنے ہی فرحان اُسکی پٹی تبدیل کر رہا تھا
جس وجہ سے سبحان کی سسکیاں بلبد ہو رہی تھی جیسے ہی دونوں کی نظر رختی پہ پڑی دونوں سیدھے
ہو بیٹھے اور سبحان نے جیسے تیسے کر کے پٹی ٹانگوں پہ لپیٹی ، تم یہاں اس ٹائم فرحان نے ڈرامائی انداز
میں کہا لیکن رختی اسے اگنور سبحان کے پاس آئی اور خاموشی سے اُسکی بازوؤں تھامتی چوٹ کا معائنہ
کرنے لگی کتنی بار روکا ہے کہ آہستہ بایک اڑایا کرو لیکن تمہیں کسی کی پرواہ ہی کب ہے تمہیں سب

مراق لگتا ہے نا اسی لیے ایسی بیہودہ حرکتیں کر کے سب کی جان سولی پہ لٹکاتے ہو، یار تھوڑی سے چوٹ ہے وہ مسکینگی سے بولا

یہ تھوڑی سی چوٹ ہے؟؟ یہ رگڑیں لگی ہیں؟؟ شرم نہیں آتی جھوٹ بولتے ہوئے، یار ٹھیک ہوں میں وہ بیزاری سے بولا۔ جب تم کہتے ہو میں ٹھیک ہوں تب تم ٹھیک نہیں ہوتے اور جب تم کہتے ہو میں ٹھیک نہیں ہوں تب تم ٹھیک ہوتے ہو مجھے پتا ہے تم ہر کام اُلٹ کرتے ہو وہ اُسکی چوٹ کو نرمی سے چھوتے ہوئے منمنائی

آہم آہم وہ جو فرحان کو یکسر فراموش کر چکی تھی آنکھیں جھپکتے ہوئے اُسے دیکھا کیا ہے؟؟ میں کب تک کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے تم لوگوں کے نین مٹلے دیکھتا رہوں گا؟؟ بچہ نہیں ہوں بڑا ہو گیا ہوں اب میں آپ لوگوں کو نہیں آتی اسکا ہرگز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے بھی شرم نہیں آتی،، ایسی کوئی بات نہیں ہے رخصتی خفت زدہ سی بولی

ایسی ہی بات ہے تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟؟ اور تم کیوں ڈر رہی ہو اس سے اس زبانی کو تو ویسے ہی آڈا پائی کی عادت ہے سبحان نے اُسے گھورتے ہوئے کہا، کسی دن تجھے اپنی مردانگی کا ایسا ثبوت دوں گا کہ تجھے خود اپنی جنس بھول جائے گی وہ نحوست سے کہتا اس سے دور ہوا، یار پیٹی تو کر دے پہلے ہی سردی کی وجہ سے زخم درد کر رہے، میں چائے بنانے جا رہا ہوں اسی سے کرواؤ، ایک کپ میرے اور اپنی بھابھی کے لیے بھی سبحان آنکھوں میں محبت کے جُگنو لیے رخصتی کو دیکھتا بولا۔ استغفار استغفار اتنی بے حیائی وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا کرے سے نکل گیا

اسکے جاتے ہی رخصتی نے اسکی بازوؤں پہ ہاتھ مارا سبحان نے تڑپ کے اُسے دیکھا کیا بکواس کر رہے تھے ابھی؟؟ وہی جو تمہارے میل سے بھرے کانوں نے سُنی وہ لا پرواہی سے کہتا بیڈ کروان سے ٹیک لگا گیا اور رخصتی اسے تیوری چڑھا کہ گھورنے لگی یار ایسے مت دیکھو وہ جانتا ہے سب اب اُسے چھوڑو اور یہ پٹی کرو۔۔ وہ منہ بناتی خاموشی سے پٹی کرنے لگی

زیادہ درد ہے تو پین کلر لے لو امم میں نے سنا ہے کہ لیلیٰ کے چھونے سے مجنوں کا درد غائب ہو جاتا تم بھی اُس فارمولے پہ عمل کرتے ہوئے میری زخمی بازوؤں پہ اک بوسہ دے ڈالو، نا تو میں لیلیٰ ہوں اور نا ہی تم مجنوں ہو اس لیے زیادہ اُڑو مت ورنہ گٹر میں ہی گرو گے۔۔

میرا ایک سمیسٹر رہ گیا ہے پھر میں امی کو بھیج رہا ہوں سبحان نے سنجیدگی سے کہا تو رخصتی کے پٹی کی گرہ باندھتے ہاتھ تھمے، اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی میں نے بہت سارا پڑھنا ہے۔ تو پڑھتی رہنا شادی کے بعد اسنے منٹ میں سلوشن نکالا، ہاں جی جیسے بھا بھی پڑھ رہی ہیں رخصتی نے غصے سے بھرا طنز کیا یار اُنکی طبیعت خراب رہنے لگی تھی اسی وجہ سے انہوں نے گیپ لے لیا اب دوبارہ سے جوائن کر لیں گی، ایسے ہی میری طبیعت بھی خراب ہو جائے گی تم بھی مجھے گھر بیٹھا دو گے وہ روانی میں بول گئی لیکن جیسے ہی میسنی سی ہنسی ہنستے سبحان پہ نظر پڑی تو ہچکچا کے بولی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ تمہارا جو بھی مطلب تھا میں اب اور انتظار نہیں کر سکتا بسسس کیونکہ،، چائے تیار ہے فرحان نے کمرے میں انٹر ہوتے ہوئے کہا تو اسکی بات ادھوری ہی رہ گئی

تم نے اپنے لیے نہیں بنائی کیا رخصتی نے اسکے ہاتھ میں صرف دو کچپ دیکھ کر حیرانی سے پوچھا، ایک کپ میرا اور ایک میرے بھائی بھا بھی کا وہ بتیسی نکالتا بولا ساتھ میں دو سٹرا بھی لے آتے کم از کم

ہم یہ تو کہہ سکتے تم میں اور ایک کپ چائے سبحان نے دانت پیسے ، آدھا آدھا پی لو ابھی سے پینا شروع کرو گے تو شادی کے بعد مشکل نہیں ہوگی کیوں بھابھی بھابھی پہ زور دیا گیا بھاڑ میں جاو تم دونوں وہ پیر پٹکتی کمرے سے ہی نکل گئی پیچھے فرحان کا قہقہہ گونجا دیکھا ایسے بھگاتے ہیں دودھ ہی اتنا تھا اب میں کیا کرتا وہ سبحان کو غصے سے دیکھتے پا کر کندھے اچکتا بولا تو وہ بھی خاموشی چائے پینے لگا

میرا پالا بے بی میرا شونا شہزادہ بیٹا معاز ارحان کی تھوڑی کوٹھڑی کرتا اس سے باتیں کر رہا تھا جسے وہ آنکھیں پٹپٹا کے سن رہا تھا واقعی انسان کے اندر ایسی زبان ہوتی ہے جو صرف بچوں سے بات کرتے وقت ہی باہر آتی ہے دل نے معاز کو توتلا بولتے دیکھ دل میں سوچا شیر نے بابا کے پاس آنا ہے معاز نے اُسے گودی میں لیٹایا لیکن اگلے ہی لمحے جب کچھ گیلا گیلا لگا تو جلدی سے اُسکی جگہ پہ واپس لیٹایا اس نے سو سو کیا ہے معاز نے گندہ سامنہ بنا کر دل کو دیکھا جو اپنے ناخن کاٹ رہی تھی ارحان بیٹا جب ایسی کارستانی سر انجام دیتے ہیں تو خاموش لیٹنے کی بجائے احتجاج کرتے ہیں تاکہ کسی بے گناہ کو تمہارا کیا بھگتنا پڑے معاز نے بہت ہی سمجھداری سے پٹر پٹر دیکھتے اپنے صاحب زادے کو سمجھایا دل ہنسی کا گلا گھونٹتی ارحان کے ڈائپر لگاتی اُسے سُلانے لگی اور وہ چُپ سا دونوں ماں بیٹے کو ترسی نگاہوں سے دیکھتا رہا ارحان کو اُسکے بیڈ پہ سلا کر وہ خود بھی اُسکی طرف رُخ کیے سونے لیٹ گئی تو چاروں نچار معاز کو بھی لائٹ بُجھا کر لیٹنا پڑا جب کوشش کے بعد بھی نیند نہ آئی تو وہ جھنجھلاہٹ زدہ سا اُسکے قریب کھسکا ، جانم پیار بھری سرگوشی کی گئی اپنے شوہر نامدار کی سزا میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی ہے کیا؟؟

ہمیشہ عورت کے حصے میں معاف کرنا ہی کیوں آتا ہے وہ کیوں مرد کی طرح کوئی فیصلہ لینے کا حق نہیں رکھتی عورت اتنی کمزور کیوں ہوتی ہے؟؟ وہ بیچارگی سے بولی "عورت بہت مضبوط ہوتی ہے مرد سے بہت زیادہ اور قدرتی طور پہ اُسکے اندر اتنی برداشت ہوتی ہے کہ وہ مرد کا کیا ہر ظلم سہہ کر بھی اُسے معاف کرنے کا ظرف رکھتی ہے جبکہ مرد بہت کم ظرف ہوتا ہے وہ بے وفائی برداش نہیں کرتا لیکن عورت مرد کو اُسکی تمام تر بُرائیوں سمیت قبول کر لیتی ہے محبت میں عورت کو کوئی ثانی نہیں لیکن جب نفرت کرنے پہ آتی تو اُس سے کوئی جیت نہیں سکتا بس جب دل میں ٹھان لے تو سو وجوہات کے ہوتے ہوئے بھی وہ اُس مرد کی طرف پلٹ کر نہیں دیکھتی جس نے اُسکی عزتِ نفس کو بھری محفل میں مجروح کیا ہو، عورت کمزور نہیں ہوتی وہ مرد کو سانس دے سکتی ہے تو لینے کی بھی طاقت رکھتی ہے یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنے سے جڑے رشتوں کا لحاظ کر جاتی عورت تو دنیا کی سب سے خوبصورت ہستی ہے کیونکہ دنیا کی کوئی شے بھی مرد کے دماغ کو پرسکون نہیں کر سکتی سوائے اُسکی من پسند عورت کے "معاذ نے اُسکے کانوں میں رس گھولتے ہوئے اُسکی شفاف گردن پہ اپنے لب رکھے تھے

"محبت کرنے والے بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں ایک شخص کو چن لیتے ہیں کہ اس کے بغیر جی نہیں سکتے وہ شخص چاہے جتنا بھی غلط کیوں نا کر لے لیکن جیسے ہی وہ شخص پکارے گا دل فوراً اُسکی پکار پہ لبیک کہتے ہوئے اسے معاف کر دے گا دماغ کی سو دلیلیں بھی بیکار جائیں گی پھر دل کے آگے کسی کا بس نہیں چلے گا"

تو کیا معافی کی درخواست قبول کی جا چکی ہے اسکے گرد حصار بناتے ہوئے پوچھا اگر قبول نا ہوتی تو اسوقت آپ دوسرے کونے پہ موجود ہوتے ، تھینک یو جانم وہ سرشار سا بولا

معاذ میں دوبارہ خود پہ کوئی الزام برداش نہیں کروں گی ورنہ مجھے دیر نہیں لگے گی اس گھر کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنے میں ،، میرے چھوٹوں سے لیکر بڑوں تک کی توبہ جو اب کبھی ایسی حرکت کروں اب اپنی جانم کی دوری کون کمبخت برداش کرے گا مدھم آواز میں کہتے ہوئے اُسکی نوز پن کو چھوا تھا جو کئی مہینوں سے اداس تھی

وہ آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا جبکہ بنی اُسکے لیے چائے بنانے گئی تھی کیونکہ وہ چائے صرف بنی کے ہاتھ کی ہی پینا پسند کرتا تھا وہ خود پہ پرفیوم چھڑک رہا تھا جب پاس پڑے بنی کے موبائل پہ میسج ٹیون رنگ ہوئی ابراہیم نے سرسری سی نگاہ پاس پڑے موبائل پہ ڈالی تو رخصتی کے میسج کا نوٹیفیکیشن شو ہو رہا تھا جیسے ہی اُسکی نظر سبحان پہ پڑی تو مارے تجسس کے میسج پڑنے لگا کیونکہ بنی کے موبائل پہ پاسورڈ وغیرہ نہیں لگا تھا

'سبحان کا کل ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا رات میں جب تمہاری کال آئی تو میں اُدھر تھی پھر میں موبائل دیکھے بنا ہی آکر سو گئی اس لیے اب تمہاری کال اور میسجز دیکھیں ہیں '

یہ پڑھتے ہی ابراہیم کی دل کو کچھ ہوا تھا اُسنے بنی کے موبائل سے میسج ڈیلیٹ کر کے اپنے موبائل سے رخصتی کو میسج کیا کہ سبحان کے بارے میں بنی کو نا بتائے ورنہ وہ آنے کی ضد کرے گی پہلے ہی اُسکی سٹی کا بہت لوٹ ہو چکا تھا وہ مزید غیر حاضری نہیں چاہتا تھا۔ اُسے میسج کرنے کہ بعد ہادی کو

کال کی تھی کیونکہ باقیوں سے سچ چھپائے جانے کی ہنڈرڈ اینڈ ٹین پرسنٹ امید تھی اور ہادی صاحب نے ایکسیڈنٹ کو اتنا بڑھا چڑھا کے بتایا کہ اُسکی پریشانی آسمان تک جا پہنچی

ابراہیم ناشتہ کر لیں وہ جو یونیفارم پہنے مکمل تیار تھی دروازے سے جھانکتے ہوئے بولی لیکن جیسے ہی نظر اُسکے چہرے پہ جھانکتی پریشانی پہ پڑی وہ اُسکے قریب چلی آئی، سب ٹھیک ہے نا؟؟ ہم سب ٹھیک ہے مجھے اپنے دوست کی جانب جانا ہے تو تمہیں کالج چھوڑ دوں گا تم ڈرائیور کے ساتھ واپس آ جانا میں شام تک آ جاؤں گا ٹھیک ہے؟؟ بنی نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ اسے لیے ناشتے کی ٹیبل پہ آیا ناشتہ کرنے کہ بعد اسے کالج چھوڑتا خود سبحان کو دیکھنے چلا آیا

ابراہیم کو اچانک دیکھ کر سب ہی حیران و پریشان دکھائی دینے لگے سبحان آفاق صاحب جو کہ سبحان کے ایکسیڈنٹ کا سن کے صبح ہی لوٹے تھے ان کے پاس بیٹھا تھا ابراہیم کو دیکھ کر کرنٹ کھا کر کھڑا ہوا بھائی آپ؟؟ اُسنے بڑھ کے سبحان کو گلے لگیا تھا تو ٹھیک ہے نا زیادہ چوٹیں تو نہیں لگیں؟؟ میں تو ٹھیک ہوں لیکن آپ اچانک؟؟ وہ مجھے ہادی نے بتایا کہ تیرے بہت چوٹیں لگی ہیں اس لیے مجھ سے رہا نا گیا اور ہادی جو آج ضد کر کے چھٹی کر کے بیٹھا تھا کالج نا جانے پہ پچھتایا۔۔ وہ سب سے ملنے کے بعد اپنے آنے کی خبر بنی کو نا بتانے کا حکم سختی سے دیتا دوپہر کو واپس لوٹ آیا۔ عصر ہونے سے کچھ دیر قبل وہ پہنچا اور گھر جانے کی بجائے سیدھا آفس کی راہ لی وہاں کا کام نپٹاتے نپٹاتے رات کے گیارہ بج گئے اور وہ تھکن سے چور ہوتا نیند سے بو جھل آنکھوں کو بند کر کے کھولتا گھر کے لیے نکل پڑا۔۔

گھر میں قدم رکھتے ہی نظر کتابوں کے بیچ ترچھی لیٹی بنی پہ پڑی جسے وہ یکسر فراموش کر چکا تھا وہ سر جھٹکتا اسکی کتابیں سمیٹنے لگا اپنے نزدیک کھٹ پٹ کی آواز نے اُسکی نیند میں خلل ڈالا آپ آگئے میں آپکا ہی انتظار کر رہی تھی وہ سُرخ آنکھوں سے اُسے دیکھتی جمائی لیتے ہوئے بھاری آواز میں بولی ، موسم بدل رہا ہے اب سردی ہو جاتی تو رات میں ادھر مت بیٹھا کرو بلکہ کمرے میں سو جایا کرو جا کر مجھے دیر سویر ہو جاتی تم اپنی نیند مت خراب کیا کرو اُٹھو اب وہ ساری کتابوں کو اسکے بیگ میں ڈال کر بولا

کھانا لاؤں؟؟ کھانا بھوک تو اُسے لگی تھی لیکن تھکن اتنی تھی کہ فلوقت صرف آرام کرنا چاہتا تھا رہنے دو اب صبح سہی وہ کمرے کی طرف بڑھتا ہوا بولا تو وہ بھی خاموشی سے اُسکے پیچھے آئی اور وہ بنا چینج کیے جوتا اُتارتا بیڈ پہ دراز ہو گیا بنی لائیٹ آف کر دو وہ کہتا رُخ موڑ گیا لیکن کچھ دیر تک بنی بیڈ پہ نا آئی اور نا ہی لائیٹ آف ہوئی تو اسنے بند آنکھیں کھول کر اُسکی جانب دیکھا جو موبائل ہاتھ میں پکڑے جانے کیا چیک کر رہی تھی سلک کی لائیٹ پنک کلر کی قمیض کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزر ڈوپٹ سے بے نیاز ڈھیلے سے کیے گئے بالوں کے جوڑے میں ابراہیم کو وہ بہت پُر کشش لگی ساری تھکن کہیں دفن ہوتی محسوس ہوئی

بنی وہ گھمبیر لہجے میں بولا تو اُس نے جلدی سے موبائل رکھا بس کر رہی ہوں لائیٹ آف ساتھ میں بالوں کو کیچر سے آزاد کیا ، ادھر آو میرے پاس اور بنی نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا جسکا انداز بدلا بدلا سا لگا اور وہ انکار بھی نا کر پائی خاموشی سے اسکے قریب کھسک کر لیٹی تھی تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں آئیروز بنانے سے کیوں منع کیا تھا؟؟ بنی کے نا بولنے پہ وہ خود ہی بول پڑا کیونکہ مجھے تمہارا

چہرہ ہر مصنوعی آرائش سے پاک اچھا لگتا ہے تمہارے چہرے کی معصومیت بھی بہت بھلی لگتی کہتے ہوئے اسکی پیشانی کو چوما تھا اور تمہاری یہ آنکھیں قیامت خیز لگتی ہیں دونوں آنکھوں پہ بوسہ دیا تھا اس پہلے وہ کوئی اور گستاخی کرتا بنی نے پیچھے ہٹتے ہوئے لائیٹ آف کی تھی مجھے نیند آ رہی ہے زبان کی لڑکھڑاہٹ کو قابو کرتی جتاتے ہوئے بولی جسکی لو دیتی آنکھیں اُسکی دھڑکنوں کو منتشر کر چکی تھیں اگلے ہی پل ابراہیم نے اسے کھینچ کہ خود کہ قریب کیا تھا اپنی مکمل تعریف تو سن لیتی پھر بہانوں میں پوچھتی ہو کہ کتنی محبت کرتا ہوں جبکہ آج میں کھل کے سب بتانے کے ساتھ کر کے دکھانے کا بھی ارادہ رکھتا ہوں ، ابراہیم وہ جی جان سے لرزی تھی ششش اُسکے خاموش کرواتے ہی بنی کے ہونٹ سل گئے تھے اور وہ چپ چاپ سی خود کو ابراہیم کے رحم و کرم پہ چھوڑ چکی تھی

☆☆☆☆☆☆

صبح اُسکی آنکھ کھلی تو بنی کو بیڈ پہ ناپا کر اُسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کہ بنی خود سے اُٹھ جائے اور وہ بھی اتنی جلدی یہ تو معجزاتی بات ہے لیکن جیسے ہی نظر گھڑی پہ پڑی تو پٹوسی لگاتا باتھ روم کی طرف بھاگا کیونکہ آج اُسے بہت اہم کیس پہ کام کرنا تھا وہ تیار ہوتا کیچن کی طرف بڑھا ابراہیم کو دیکھتے ہی خالہ کیچن سے نکل گئی جبکہ بنی خود کو چائے بنانے میں پوری طرح غرق شو کروانے لگی اُسے ہنستے ہوئے بنی کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیکر کندھے پہ تھوڈی ٹکائی تھی صبح صبح اُٹھ کر مجھے جگایا بھی نہیں اور اب بھی گمنام بن کر چہرے پہ نو لفٹ کا بورڈ سجائے پھر رہی ہو خیریت تو ہے نا؟؟ جواب نا پا کر وہ پھر سے بولا ناراض ہو؟؟ اُسے چپ چسپیتی کھڑا دیکھ ابراہیم نے اُسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا

لیکن اُسے گلابی دہکتے گال اور جھکی پلکیں اُسے پاگل کرنے لگیں تھی افففف صبح صبح ہی بلش اون وہ بھی اتنی زیادہ مقدار میں ایسے کیسے چلے گا؟؟ مجھے تنگ مت کریں وہ روہانسی سی بولی تو ابراہیم کو نا چاہتے ہوئے بھی ہنسی آگئی

اچھا ادھر تو دیکھو میری طرف کیا ہے بنی نے نظریں چراتے ہوئے خفگی سے کہا تم آج سچ میں بیوی لگ رہی ہو اور آج کی صبح میری زندگی کی سب سے خوبصورت صبح ہے کیونکہ میری صبح میں میری زندگی بلش اون سمیت میرے سامنے کھڑی میرے روح تک کو سرشار کر رہی ہے اسنے عقیدت سے اُسکی پیشانی پہ بوسہ دیا تھا آج میں کالج نہیں جاؤں گی ابراہیم کو پگھلتا دیکھ وہ جلدی سے بولی تو اس کے لہجے کی سارہ میٹھاس کہیں کھوسی گئی

وجہ؟؟ آج میں ٹھیک نہیں ہوں کل سے ریگولر جایا کروں گی پلیزز ، کیا ہوا ہے طبیعت کو؟؟ بس آج چھٹی کر لینے دیں صرف آج وہ منتوں پہ اتر آئی تو ابراہیم کو ماننا پڑا یہ بات اپنی کھوپڑی میں گھسا لو کہ یہ تمہاری پہلی تو نہیں البتہ آخری چھٹی ہے بنی نے تابعداری سے سر ہلایا تو وہ بھی سر نا میں ہلاتا ناشتے کی ٹیبل پہ آگیا دونوں نے مل کے ناشتہ کیا چلو مجھے گڈ بائے بولو وہ فائلز وغیرہ پکڑتا محبت سے بولا تو بنی چھٹی ہونے کی خوشی میں جھٹ سے اُسکے گلے لگ گئی ابراہیم نے اُسکے گرد حصار تنگ کرتے ہوئے اُسکے کندھے کو سرشاری سے چھوا تھا اپنا خیال رکھنا اور اگر میں جلدی فری ہو گیا تو تمہیں شاپنگ پہ بھی لیکر چلوں گا

بنی اُسے دروازے تک چھوڑنے آئی تو ابراہیم نے پلٹ کر پھر سے خیال رکھنے کی تاکید کی تو اسنے بھی دھیان سے جانے کا حکم صادر کر دیا جسے ابراہیم نے زرا جھکتے ہوئے دس سے قبول کیا اور دیکھتے

ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گیا، اُسکے جاتے ہی وہ کمرے میں آتی کرنے کے سے انداز میں بیڈ پہ لیٹی تھی اف کھڑے ہو کر میری تو کمر ہی اکڑ گئی وہ مارے شرم کے جلدی اٹھ کر کیچن کو جائے پناہ سمجھتی کھڑی تھی مسلسل کھڑے ہونے سے کمر تختہ سی ہو گئی تھی اب اُسکی تھکتی کمر کو زرا سکون ملا تو وہ پُر سکون سے آنکھیں موند گئی

رات کے آخری پہر میں اچانک ہی مریم کی طبیعت کافی بگڑ گئی جب فاتح کو کچھ سمجھ نا آیا تو وہ خیام کو کال کرنے لگا جو دوسری بیل پہ ہی اٹھالی گئی خیریت تو ہے اُسکی نیند میں ڈوبی آواز اُبھری مریم کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے کیا تم میری طرف آ سکتے ہو اُسے ہسپتال لے کر جانا ہے اوو تم رکو میں دس منٹ میں پہنچتا ہوں وہ وائلٹ اور گاڑی کی چابی اٹھاتا بیرونی دروازے کی جانب بھاگا تا کہ جلد از جلد وہ فاتح تک پہنچ سکے۔ ٹھیک دس منٹ بعد وہ اس کے فلیٹ کے باہر کھڑا ہارن دے رہا تھا اور ہارن کی آواز سنتے ہی فاتح مریم کو سہارہ دیتا گاڑی تک لایا جسکا پورا وجود سر سے لیکر پاؤں تک سیاہ چادر میں لپٹا ہوا تھا خیام نے آگے بڑھ کر پچھلا دروازہ کھولا اور فاتح کو اس کے ساتھ بیٹھنے کی تاکید کرتا خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا توجہ سے گاڑی چلانے لگا

فاتح اسکا چیک اپ کروانے کے بعد جب بل پے کرنے ریسپشن پہ آیا تو یہ سُن کر اُسکے ماتھے پہ بل پڑے کہ بل پے ہو چکا ہے وہ غصے میں خود سے تھوڑا دور آس پاس سے انجان بنتے خیام کے پاس آیا یہ کیا حرکت ہے؟؟ یار مجھے نیند بہت آرہی ہے میں نے سوچا سب جلدی جلدی ہو جائے پھر جا

کر نیند کے مزے لوٹ سکوں مصنوعی جمائی بھی لی گئی اچھا چھوڑ کیا ہوا ہے بھا بھی کو؟؟ مریم از ایکسیکٹنگ خیام یہ کہتے ہوئے وہ خیام کے گلے لگ چکا تھا میں اتنا خوش ہوں اتنا کہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے مریم بہت پریشان رہتی تھی کہ تین سال ہو چکے ہیں شادی کو لیکن ابھی بھی ہم پیرینٹس کے رُتبے پہ فائز نہیں ہوئے میں بہت دعا کرتا تھا شکر ہے رب نے ہماری سُن لی خوشی اُسکے انگ سے جھلک رہی تھی اور اُسے خوش دیکھ کر خیام کو انہونی سے خوشی ملی تھی بہت مبارک ہو تمہیں وہ فاتح کی کمر تھکتے ہوئے بولا تو اسنے پورے استیحا ق سے مبارکباد قبول کی تھی

اچھا یہ لے بل کے پیسے مجھے ہرگز بھی اچھا نہیں لگا تمہارا یوں بل پے کرنا، یوں غیروں والی باتیں مت کیا کر رات میں آؤں گا نا تیری طرف منہ میٹھا کرنے تو سارا حساب چکاتا کر دینا اور فاتح نے اُسے شکایتی نظروں سے گھورا، گھور بعد میں لینا پہلے بھا بھی کو لے آؤ مجھے گھر جا کر سونا بھی ہے اور فاتح سر جھٹکتا مریم کو لینے چلا گیا، خیام انہیں انکے فلیٹ پہ چھوڑتا واپس آیا لیکن اب نیند کا نام و نشان تک نا تھا اُسکی آنکھوں میں بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹتے نے آنکھیں بند کی تھی اور وہی مسمرائز کر دینے والی آنکھیں زہن کے پردوں پہ آویزاں ہوئیں تھی چہرے پہ تھکن کے تاثرات کی بجائے اب دل موہ لینے والی مسکراہٹ تھی دل میں اُن آنکھوں کو چھونے کی خواہش اٹکلیاں لینے لگی تھی تم صرف میری ہو پاگل آنکھوں والی اُسے اپنی ہی آواز سماعتوں سے ٹکراتی محسوس ہوئی تو جھٹ سے آنکھیں کھولیں آس پاس نظر دوڑا کے پھر سے آنکھیں موندتا تکیے کو سینے سے بھینچے سونے کی کوشش کرنے لگا

وہ سید اکمل شاہ کے ہاں سے ہوتا ہوا سیدھا فاتح کی طرف چلا آیا وہ تین بار بیل دے چکا تھا لیکن جب کسی نے دروازہ نا کھولا تو وہ پلٹنے لگا ابھی چند قدم ہی واپسی کی طرف اٹھائے تھے جب فاتح نے اُسے آواز دی سوری یار میں شاور لے رہا تھا مجھے لگا کہ تم لوگ سو گئے ہو شاید وہ ہنستے ہوئے واپس آیا اور ہاتھ میں پکڑے فروٹس اور بیکری سے خریدا گیا سامان اُسکی جانب بڑھایا اسکی کیا ضرورت تھی خود کہتا ہے غیر نہیں ہوں اور پھر خود ہی غیروں والی حرکتیں کرتا ہے وہ بُرا مناتے ہوئے بولا تو خیام نے معصومیت سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا پہلی دفعہ تیرے گھر آیا ہوں خالی ہاتھ آتا اچھا تھوڑی لگتا ہوں اور کیا اب یہی سے واپس بھیجنے کا ارادہ ہے؟؟ ارے نہیں یار آ جاؤ تمہارا اپنا ہی فلیٹ ہے وہ خوشدلی سے کہتا اسے لیے اندر کی طرف بڑھا تھا

چند منٹوں بعد مریم نے اطلاع دی کے کھانا تیار ہے آ کر کھا لیں تو خیام کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا کے اُسکی وجہ سے مریم کو کام کرنا پڑا، کھانے کے اتنے لوازمات دیکھ کر وہ کہنے لگا یار اس سب کی کیا ضرورت تھی میری وجہ سے آپ لوگوں کا کام بڑھ گیا، کیسی باتیں کر رہا ہے یہ سب میں نے اسپیشل تمہارے لیے بنایا ہے تم مشکل میں میرے ساتھ تھے تو خوشی میں بھی ساتھ ہونا چاہیے نا اب تکلف چھوڑو اور بسم اللہ کرو کھانے کو انتظار نہیں کرواتے تو وہ بھی سائل دیتا کھانا نکالنے لگا

کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں چائے پی رہے تھے جب فاتح نے پوچھا کہ تمہارا سیکھنے کا عمل کہاں تک پہنچا؟؟ میں نے پہلے بھی قرآن مجید پڑھا ہوا تھا اس لیے اب زیادہ مشکل نہیں ہو رہی تجوید کی

غلطیاں ہیں جو درست کر رہا ہوں اور جتنا پڑھتا ہوں روز اُسکی تفسیر بھی سمجھتا ہوں باقی خدا پہ چھوڑ دیا کہ وہ مجھے سہی غلط کا فرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ تو اچھی بات ہے اسنے ستائشی انداز میں کہا

تمہیں میرے ساتھ کھانے میں سچ میں کوئی پروہلم نہیں ہے یا صرف میرا دل رکھنے کے لیے کھاتے ہو؟؟ اسکے پوچھنے پہ فاتح مسکرایا دیکھ میرے بھائی میں صرف دیکھاوے کے لیے کوئی کام نہیں کرتا اور مجھے اس بات پہ حیرت ہوتی ہے وہ چھوٹا بچہ جسے اپنے صحیح غلط کا بھی علم نہیں ہوتا اُسکے لیے بھی والدین اپنے نادان بچوں کے دل میں ناپسندگی بھر دیتے اور پھر وہی بچے بنا کسی وجہ کے اُس بچے سے کھیچے کھیچے رہنے لگتے اور یہ کھیچاؤ اُن بچوں کے ساتھ پروان چڑھنے لگتا لیکن جب اُن سے وجہ پوچھی جائے کہ وہ کن وجوہات کہ بنا پہ اُس بچے کو پسند نہیں کرتے تب اُنکے پاس کہنے کو صرف خاموشی ہوتی چند ایک یہ بھی کہہ دیتے کہ یہ اہل تشیع ہیں اس وجہ سے لیکن انہیں حقیقت میں یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اہل تشیع ہیں کون اور کونسی وجوہات کی بنا پہ اُن پہ اُنکی اُٹھائی جاتی۔ ہم لوگ ڈیٹیل جانے بنا سنی سنائی باتوں پہ یقین کر کے کسی کے مطلق رائے قائم کر لیتے میرے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ ہوا

جب میں چھوٹا تھا تو محرم کے قریب آتے ہی مختلف قسم کی باتیں سننے کو ملتی تھیں جو کہ اب بھی ملتی رہتیں۔ ان باتوں نے میرے دل میں خوف پیدا کر دیا تھا کہ شیعہ لوگ محرم میں جلوس نکالتے ہیں اور سنی بچوں کو اغوا کر کے ان کا خون نیاز میں ڈال دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ تب میں دلی طور پر میں شیعوں سے خوفزدہ بھی ہو گیا اور دل ہی دل میں سوچا کہ کیسے ظالم لوگ ہیں

ایک دن ایک پکے نمازی نے کہا کہ اہل تشیع بڑے عجیب ہیں وہ جب کوئی کھانے کی چیز ہمیں دیتے ہیں تو اس میں گھوڑے کے رال ڈال دیتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولنے اور نماز کی پہلی صف میں کھڑے ہونے والے اس سفید ریش کی بات پر سوال اٹھانا تو خود پر سوال اٹھانے جیسے تھا اس سے میری نفرت کئی سو گنا بڑھ گئی۔

میں میٹرک میں تھا تو میرے ایک دوست نے محرم کے قریب آتے ہی انتہائی راز داری سے مجھ سے پوچھا تمہیں پتہ ہے کہ شام غریباں کیا ہوتی ہے؟؟ مجھے سرے سے کچھ معلوم نہ تھا میں نے کہا مجھے معلوم نہیں کیا ہوتا ہے آپ بتادیں تو اس دوست نے کہا ہمارے مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ شام غریباں میں شیعہ مرد و خواتین ایک ہال میں جمع ہوتے ہیں اور سب لائٹیں بجھا دی جاتی ہیں میرے دم میں مزید ناپسندگی نے جنم لے لیا

میٹرک کے بعد کالج میں داخل ہوئے تو پتہ چلا کہ ہمارا ایک ہم جماعت کا تعلق اہل تشیع سے ہے پہلے تو تجسس سے اسے دیکھا بلکہ بغور دیکھا تو وہ نارمل انسان ہی لگا کچھ عرصے بعد ہم تین دوست بیٹھے تھے کہ وہ لڑکا بھی ہمارے پاس آکر بیٹھ گیا میں نے موقع غنیمت جانا اور سارے حملے ایک ہی بار شروع کر دیے تم نے حسینؑ کو مارا، تم نیاز میں خون ملاتے ہو، تم جب ہمیں کھانے کی چیزیں دیتے ہو تو اس میں تھوک دیتے ہو گھوڑے کا منہ لگواتے ہو کھانے کی چیزوں کو، میں سب کچھ بول چکا تو اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا مگر اس نے فقط اتنا کہا کہ یہ ساری باتیں غلط ہیں اور اٹھ کر چلا گیا میرے دوست نے مجھے کہا کہ تم نے زیادتی کی ہے اس نے کوئی مذہبی بات نہیں کی تھی جو تم شروع

ہو گئے اور جب میں نے سوچا تو مجھے احساس ہوا کہ میں نے تو اس کے پورے خاندان پر تہمت لگائی ہے اور وہ بیچارہ خاموشی سے چلا گیا۔۔۔

وقت گزرتا گیا اُس سے واجبی سا تعلق بن گیا محرم کے ایام شروع ہوئے تو ایک دن اس نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ حقیقت معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ شامِ غریباں میں کیا ہوتا ہے؟؟؟ تحقیق کے لیے آ جاؤ اگر تمہاری بات سچی ہوئی تو میں بھی واپس پلٹ جاؤں گا۔ مرتا کیا نہ کرتا، اب فرار کی کوئی صورت نہ تھی لہذا میں نے جانے کی ہامی بھر لی، طے یہ ہوا کہ ہم دس محرم مغرب کے وقت ان کے گھر پہنچیں گے جہاں سے امام بارگاہ جائیں گے۔۔۔

حسب وعدہ جب میں اور میرا دوست ان کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ سب نے سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں، ایسے لگ رہا ہے جیسے بہت تھکے ہوئے ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ دس دنوں سے مجالس چل رہی ہیں، ساتھ جلوس بھی تھے رات کا جلوس دیر سے ختم ہوا اور صبح پھر دس محرم کا جلوس تھا، اس لیے پورا دن اس میں شریک رہے ہیں۔ میں نے غور سے دیکھا تو میرے دوست کے والد کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔

میرا دوست کھانا لے کر آیا اور بتایا کہ دس محرم کی وجہ سے کھانا نہیں پکا یہ نیاز ہے اسی پر گزارا کریں۔ میں نے جیسے ہی نیاز کا نام سنا میرے ذہن میں سب منفی باتیں آ گئیں میرے لیے بہت مشکل تھا کہ میں ایک ایسا کھانا کھاؤں لیکن اس جملے نے میری مشکل آسان کر دی کہ یہ لنگر پڑوس

کی اہل سنت فیملی نے بھیجا ہے پھر بھی بڑی مشکل سے ایک روٹی ہی کھا سکا لیکن اس دوست کے والد کے مہذب رویے اور دیگر افراد خانہ کے حسن سلوک نے مجھے تھوڑا سا شک میں ڈال دیا۔۔

غرض رات نو بجے کے قریب ہمیں کہا گیا کہ امام بارگاہ چلتے ہیں، شام غریباں وہیں ہو گی۔ اب میرے ذہن میں وہ ساری باتیں ایک ایک کر کے آنے لگیں جو شام غریباں کے حوالے سے سنی ہوئی تھیں سوچ رہا تھا کہ میں یہاں کیوں آیا خیر انہی سوچوں میں گم ہم امام بارگاہ کی گلی میں پہنچ گئے وہاں بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین سیاہ کپڑوں میں ملبوس امام بارگاہ میں داخل ہو رہی تھیں۔ ہم مرکزی دروازے سے داخل ہوئے جبکہ خواتین الگ دروازے سے امام بارگاہ میں داخل ہوئیں اور دوسری منزل پر پہنچ گئیں دوسری منزل کچھ اس طرح سے تھی کہ وہاں لوہے کی باریک جالی لگی تھی میں نے دیکھا کہ وہاں موجود ہر شخص کے چہرے پر اداسی ہے، ہر شخص ہی ایسا لگتا ہے جیسے بہت تھکا ہوا ہے۔

انہی خیالات میں گم تھا کہ امام بارگاہ کی بتیاں بجھائی جانے لگیں۔ اب صورتحال یہ تھی کہ امام بارگاہ کے بڑے ہال میں صرف ایک بتی سیٹج کے اوپر جل رہی تھی۔ اسی دوران ایک ذاکر نمودار ہوئے، جن کے کپڑے سیاہ تھے، ہلکی ہلکی داڑھی تھی، گریبان کھلے تھے اور کفیں چڑھا رکھیں تھیں۔ انہوں نے مائیک پر آتے ہی بلند آواز سے پڑھا

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ پڑھنا تھا کہ ہال میں کھرام مچ گیا گویا یہ لوگ پہلے سے تیار بیٹھے تھے انہوں نے اس جملے کو تین بار دہرایا۔ ہر بار کے ساتھ گریہ کی آواز بلند ہو جاتی۔ میں اس صورت حال کے لیے بالکل تیار نہ تھا۔ میں حیرت سے دیکھنے لگا کہ ابھی تک ذاکر نے کچھ کہا ہی نہیں اور یہ اس قدر رو رہے ہیں، مگر پھر خود کو کوسنے لگا کہ عجیب ہوں جوان اور بزرگ تو اپنی جگہ بچوں کے آنسو ان کے گال گیلے کر رہے ہیں۔

اب ذاکر نے بولنا شروع کیا
'لوگو تمہارے نبی کا نواسہ شہید کر دیا گیا ہے نبی زادیاں اب دشمن کے زرغے میں ہیں، انہیں قید کیا جا چکا ہے۔'

ہر جملہ میرے دل میں خنجر کی طرف پیوست ہو رہا تھا اور شور و گریہ مجھے کھینچ رہا تھا اب خواتین کے رونے کی آوازیں بھی نیچے تک آنے لگی تھی۔
ذاکر کہہ رہا تھا 'آج صبح ماؤں کے پاس بیٹے تھے اب شام غریباں ہے اب وہ بیٹے نہیں رہے۔'
ذاکر پڑھتا رہا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب میری آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوئے، کب ہچکیاں بندھیں اور کب آواز بلند ہوئی۔ شام غریباں ختم ہو چکی تھی اور میں خود کو قافلہ حسینی کا شریک سمجھ رہا تھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ میری فکر کی بھی شام غریباں تھی، میرے دماغ میں بڑے مقدس بت ٹوٹ چکے تھے، جو قرآن کی تلاوت کرتے تھے، جو پہلی صف میں نماز پڑھتے تھے ان لوگوں نے کیا ستم ڈھائے تھے میرے نبی کے خاندان کے لیے رونے والوں کے بارے میں اس قدر تہمتیں؟ سچ پوچھو تو تب میرا ذہن ان کی بتائی ہر بات کو مشکوک سمجھ رہا تھا۔

اتنے میں میرا شیعہ دوست آگیا اور روتے ہوئے میرے گلے لگا اور کہا کہ "یہ ہوتی ہے شام غریباں، یعنی غریبوں کی شام خاندانِ مصطفیٰ کے کٹ جانے کے بعد ان کے خاندان کی بے کسی کی شام خاندانِ پیغمبر کے صحرا میں بے یار و مددگار ہو جانے کی شام ایسی شام جس پر اہل ایمان کی آنکھیں پانی اور دل خون کے آنسو روتا ہے یہی شام ہے جس میں روایتِ ام سلمہ کے مطابق خاتم الانبیا روتے تھے رونے کی شام، آہ و بکا کی شام اور یہی شام غریباں ہے"

میں نے اپنے دوست سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تو اس نے کہا کہ میں تم سے ناراض ہوا ہی نہیں تھا کیونکہ ہمیں معلوم ہے یزیدیت موجود ہے

بس اُس دن میں نے ٹھان لی کہ اہل تشیع حضرات کو اپنے طریقے سے غمِ حسین منانے دوں اور اہل سنت اپنے طریقے سے کسی پر کوئی طنز و تشنیع نہیں کسی کو کوئی گالم گلوچ نہیں کرنی کیونکہ حضرت امام حسین کسی فرقے کے نہیں حسین تو حق والوں کے ہیں۔۔ اور نا کبھی کسی نفس کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا سبب بنوں گا۔۔ کیونکہ ہر ہر ذی روح اپنے عقائد پر آپکو نہیں خدا تبارک و تعالیٰ کو جوابدہ ہے اور وہ بہتر جواب لینے والا اور فیصلہ کرنے والا ہے۔۔۔

اس واقعے نے میری سوچ کا رستہ بدل دیا خیام جو پوری توجہ سے اُسے ہی سُن رہا تھا اسکے چہرے پہ موجود کرب سے اندازہ لگانا مشکل نا تھا کہ وہ کتنی مشکل سے آنسوؤں روکے بیٹھا ہے

خیام غم منانا غلط نہیں ہے غلط پتا کیا ہے؟؟ غلط ہے اپنے گریبان کو چاک کرنا، خون خرابہ کرنا، ماتم کرنا گناہ ہے اسلام میں تو خود کو ایک کھروچ لگانا بھی حرام ہے پھر یہ کیسا غم ہوا جو ہمیں دائرہ اسلام

سے بے دخل کر دے۔ تم غائب پہ یقین رکھتے ہو نا مطلب کے اللہ تعالیٰ کی نازل کی گئی کتاب یعنی قرآن پاک اور رسول اکرمؐ کو بھی آخری نبی مانتے ہو نا؟؟ خیام کا سر کنیکلی ہاں میں ہلا تھا تم حضرت محمدؐ کی حیات مبارک میں موجود تو نہیں تھے جب غائب پہ یقین رکھتے ہو تو ہر بات پہ یقین رکھو جسے چاہا مان لیا جسے چاہا جٹھلا دیا اسلام میں منمنانی نہیں ہے جب قرآن میں احادیث میں حضور اکرمؐ کے صحابہ اکرام کا ذکر موجود ہے تو پھر تم کون ہوتے ہو انہیں جٹھلانے والے غلط کہنے والے یہ تو کھلم کھلا ہمارے نبی پاک حضرت محمدؐ کی نافرمانی ہوئی نا کیونکہ ہمارے نبی نے فرمایا لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي

[میرے صحابہ کو برا مت کہو]

"بخاری، ۳۶۷۳"

"حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا حضرت خالد نے حضرت عبدالرحمن کو برا بھلا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کسی صحابی کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ میرے صحابی کو دو مد یا آدھے مد کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا"

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1987

"نبی کریم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو جانی دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا"

"فرمانِ حضرت محمدؐ ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا "

"فرمانِ رسولؐ ہے کہ بیشک شیطان عمر رضی اللہ عنہ کے سائے سے بھی بھاگتا ہے "

حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ میں شہر ہوں علم کا ، بنیاد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ، دیوار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ، چھت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور دروازہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ کسی بھی عمارت کی تعمیر کے لیے سب سے پہلے بنیاد رکھی جاتی ہے پھر دیوار ، پھر چھت اور پھر دروازہ صرف دروازے کو ماننا اور باقیوں سے بغض رکھنا کیا یہ درست ہے؟؟

کیا اسکے بعد بھی تمہیں کوئی دلیل چاہیے؟؟ جو بات ہمارے نبی حضرت محمدؐ نے فرمادی تو اسکے بعد فل سٹاپ لگانے کی بجائے کیا تم سوالیہ نشان لگاؤ گے؟؟

نہیں کبھی بھی نہیں وہ سر نامیں ہلاتا پیشانی سے پسینے کی بوندیں ہتھیلی سے رگڑتا کہنے لگا ، تم نامیری سنو نا ہی کسی اور نفس کی خیام تم اپنے دل کی پکار سنو جس بات کو تمہارا دل مانے اُسی پہ ایمان لاؤ کیونکہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں یہ تو دلوں کے معاملے ہیں تم اُس کتاب سے مدد لو جو نازل ہی تمہاری رہمائی اور بھلائی کے لیے کی گئی ہے تم سہی اور غلط کا فرق خود پہچانو اور مجھے یقین ہے وہ رب تم پہ سب واضح کر دے گا۔۔

خیام سر ہلاتا کھڑا ہو گیا میں چلتا ہوں وہ فاتح سے نظریں ملائے بغیر دروازے کی جانب بڑھ گیا اور فاتح نے بھی اُسے روکنے کی جرات نا کی تھی کیونکہ اسے علم تھا کہ خیام ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا ہے اُسے فلحال تنہائی چاہیے تھی وہ بھی تھکی سی سانس خارج کرتا دروازہ بند کرنے لگا



آج اُنکا تھرڈ پیریڈ فری تھا سی آر اور جی آر کے درمیان شعر و شاعری کا دور چل پڑا جس میں پوری کلاس شریک ہو گئی طے یہ پایا کہ کہ ہر کوئی کچھ نا کچھ سنائے گا جس نے سنانے سے انکار کیا اُنکی ٹیم کا پوائنٹ کم ہو جائے گا یوں سب کو کچھ نا کچھ سنانا ہی پڑا فرحان اپنی باری آنے پہ ڈانس کے سامنے جا کھڑا ہوا اور کسی غیر مرعی نقطے کو گھورتے نے بولنا شروع کیا تھا کوئی تو ہوتا

میں جس کے دل کی کتاب بتا
میں جس کی چاہت کا خواب بتا
ہجر کے موسم کی لمبی راتوں میں یاد بن کر عذاب بتا
کوئی تو ہوتا

جو میری چاہت میں اُٹھ کے راتوں کو خوب روتا
غموں کی چادر لپیٹ کر ہجوم دنیا سے دور ہوتا
میں روٹھ جاتا مناتا مجھ کو کہ چاہے میرا قصور ہوتا
کوئی تو ہوتا

جو میرے اتنا قریب ہوتا
کہ نا پاس کوئی رقیب ہوتا

میں تنہا اسکا حبیب ہوتا
یہ سلسلہ بھی عجیب ہوتا
کوئی تو ہوتا

لڑکوں نے لپک لپک کر واہ واہ کی رٹ لگا دی اور فرحان نے پوری غزل میں ایک غلط نگاہ بھی سونیا
پہ نہیں ڈالی تھی جبکہ سونیا کی نظر غلطی سے بھی فرحان پر سے نہیں ہٹی تھی سونیا اپنی باری پہ کھڑی
ہوتی ڈانس کی جانب بڑھی تھی اور فرحان جو کہ نظریں جھکائے بیٹھا تھا اُس پہ نگاہیں گھاڑتے ہوئے
بولی

نگاہِ اُلفت ، مزاجِ برہم...

یہ سلسلہ بھی عجیب تر ہے...

ہزاروں شکوے، ہزاروں جھگڑے...

وہ شخص پھر بھی قریب تر ہے...!!!

فرحان کا دل چاہا بس ایک دفعہ نظریں اٹھا کے اُسے دیکھو کیا وہ مجھے دیکھ رہی ہے کہ نہیں لیکن دل
کی آواز کو ان سنا کرتا خاموشی سے کلاس سے نکل گیا، وہ کلاس سے نکل کر دو چار قدم ہی چلا تھا کہ
پیچھے سونیا کی آواز نے اُسکے پاؤں جھگڑے تھے

وہ میں دو دن چھٹی پہ تھی تو کیا تم دو دن کے نوٹس مجھے دے سکتے ہو؟؟

اوو تم چھٹی پہ تھی شاید میں نے غور نہیں کیا بہر حال میں ابھی لائبریری جا رہا ہوں آکر دیتا ہوں اور اُسکی سُننے بنا ہی لائبریری کی طرف بڑھ گیا یہ تو وہ ہی جانتا تھا کہ دو دن اُسکی غیر موجودگی فرحان نے کس قدر محسوس کی تھی۔ سونیا نے حسرت سے اُسے جاتے دیکھا اُسے لگا تھا کہ وہ دو دن نا آنے کہ وجہ پوچھے گا لیکن وہ تو اُسکی غیر حاضری سے بھی انجان تھا

ماہی تم بھی چلو میرے ساتھ اگلے ہفتے سے رمضان سٹارٹ ہو رہا ہے تو کچھ ضروری چیزیں لانی ہیں تم اپنی عید کی شاپنگ بھی ابھی کر لینا پھر بہت رش ہو جاتا بازاروں میں، آپاں مجھے کچھ نہیں چاہیے میرے پاس کپڑے ہیں ابھی مہینہ پہلے ہی تو مریم کے ساتھ بزار گئی تھی تب جو سوٹ لائی تھی وہ پہن لوں گی اُسکا بازار جانے کا کوئی موڈ نا تھا ویسے بھی اب ہجوم کہ بجائے تنہائی اسے زیادہ بھاتی تھی اس لیے سہولت سے انکار کر گئی تو آپاں نے بھی اُسے فورس کرنا مناسب نا سمجھا۔

آپاں کے جانے کہ بعد وہ چھت پہ چلی آئی اور خیام کا اُسے مخاطب کرنا اُسکی منتیں کرنا سب زہن میں فلم کی طرح چلنے لگا کیا اُسے میرے مرنے کا ڈکھ ہے؟؟ کیا وہ مجھے پہچان چکا ہے؟؟ ایسے کئی سوال اُسکے دماغ میں گردش کر رہے تھے جنکا جواب صرف خیام ہی کے پاس تھا کاش تم نے سچ میں مجھ سے محبت کہ ہوتی دل نے سسکی بھری تھی چھت کی منڈیر پہ پڑے ادھ جلے چراغوں کو ابھی نظروں سے دیکھتی اُس دشمن جاں کو یاد کر رہی تھی جو کبھی اُسکی جان ہوا کرتا تھا۔ کہاں گم ہو نیلم نے اسکے کندھے سے کندھا ملاتے ہوئے پوچھا سوچ رہی ہوں کہ "وہ کہتا تھا تمہیں اپنا بنا کے چھوڑوں گا سچ ہی کہتا تھا دیکھو اپنا بنا کے چھوڑ دیا"

کسکی بات کر رہی ہو؟؟ نیلم نے نا سمجھی سے پوچھا اُسے لگتا تو تھا کہ ماہی کے ساتھ کچھ تو ہوا ہے جو روگن بن بیٹھی ہے جو اکثر الجھی باتیں کر کے نیلم کو بھی الجھا دیا کرتی تھی ماہی کھوئے ہوئے لہجے میں سب بتاتی چلی گئی اکیلے یہ بوجھ اٹھاتے اٹھاتے اُسکے کندھے ڈھلک چکے تھے اس لیے اب بوجھ بانٹنا ضروری تھا ورنہ شاید اُسکے دماغ کے ساتھ دل بھی پھٹ جاتا اُسے ہمدرد چاہیے تھا " بیشک انسان ہی انسان کی دواء ہے اگر ایک دُکھ دیتا ہے تو دوسرا مرہم بھی تو لگاتا ہے اگر ایک بکھیر دے تو دوسرا سمیٹ بھی تو لیتا ہے "

نیلم کو سُن کر دھچکا لگا فاتح کا دوست اتنا گرا ہوا کیسے ہو سکتا ہے نیلم حیرت زدہ سی بولی انسان کبھی گرا ہوا نہیں ہوتا گری ہوئی تو سوچ ہوتی ہے جو ہمیں دوسروں کی نظروں میں بلند یا نیچ بناتی ہے اور اُسکی تو سوچ ہی گری ہوئی تھی محبت دیکھنے اور محسوس کرنے کی تمام تر حسیں ہی مر چکیں تھی اُسکی شاید اسی لیے اُسے احساس تک نا ہو سکا کہ اُسکی چاہت نے مجھے زندہ درگوش ہی کر دیا۔

مطلب تم ابھی بھی اُسکے نکاح میں ہو؟؟؟ یہ وہ سوال تھا جو ماہی کو اکثر بے چین رکھتا تھا کہ وہ اپنے چنے ہوئے شخص سے ٹھکرائے جانے کے بعد بھی اُسی کے ساتھ جڑی تھی جس شخص کا نام اپنے نام کے ساتھ اپنی مرضی سے جوڑا تھا اُس شخص سے دھتکارے جانے کے بعد بھی اُسکا نام الگ نا ہو پایا تھا ہاں مگر یہ گیارہ حروف کا نام برائے نام ہی جڑا تھا ورنہ جڑیں تو کھوکی ہو چکیں تھی۔

ماہی نے افسردہ سی سانس ٹھنڈی فضا میں خارج کرتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی ،

تمہیں اُس سے الگ ہو جانا چاہیے نیلم نے مشورہ دیا

تمہیں یہ کیوں لگا کہ ہم ساتھ ہیں؟؟ ماہی خود پہ ہنسی تھی

یہ مت بھولو کہ تم ابھی بھی اُسکے نکاح میں ہو۔

ہاں اُسکی مردہ بیوی کی حیثیت سے اور میں نا تو کچھ بھولی ہوں اور نا ہی بھول سکتی ہوں تمہیں ڈیورس لے لینی چاہیے تاکہ تم آگے بڑھ سکو کب تک ماضی کی تلخ یادوں میں جیو گی ایک نا ایک دن تو تمہیں آگے بڑھنا ہی ہے ساری زندگی تو آپاں کے پاس نہیں گزار سکتی نا آخر اُنکا بیٹا بہو ہے جب وہ لوٹ آئیں گے تب کہاں جاو گی؟؟

میں آگے بڑھ چکی ہوں میں ماضی میں نہیں جیتی اور نا ہی فیوچر میں مجھے لگتا ہے کہ میں تو حال میں بھی نہیں ہوں میں کسی اور ہی زمانے میں جی رہی ہوں جہاں صرف میں ہوں اور میرا خدا ہے بس رہی بات رہنے کی تو اللہ کی زمین بہت بڑی ہے جس نے آج پناہ دی ہے وہ کل کو بھی ضرور دے گا وہ ذات ہم انسانوں کی طرح غافل نہیں رہتی ویسے بھی اب میں سب کچھ اپنے رب پہ چھوڑ چکی ہوں وہ مجھے بے یارو مددگا نہیں چھوڑے گا اتنا یقین تو ہے مجھے اپنے اللہ پہ خیر جو میں سہہ چکی ہوں اُس سے بُرا ہو بھی کیا سکتا ہے جب بھائی ہی جان کا دشمن بن جائے اور ماں اپنے بیٹے اور لوگوں کے ڈر سے اپنی بیٹی کو اپنے سے بہت دور چھوڑ جائے اس سے زیادہ بُرا کیا ہو گا خیر میں اتنا تو جان گئی ہوں کہ

"لوگ ہمیں توڑتے رہتے ہیں اتن-اتوڑتے ہیں اتن-اتوڑتے ہیں کہ ہم ٹوٹ کے ذرہ ذرہ بکھر جاتے ہیں اور اس ذرے ذرے کو اللہ اپنی محبت سے اتنا مضبوط جوڑتا ہے کہ دوبارہ ہمیں دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی"

نیلیم کو دُکھ ہوا تھا اُسکے بارے میں جان کر کہ وہ اندر ہی اندر کس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہی ہے سب ٹھیک ہو جائے گا اسکے کندھے پہ تسلی سے بھرپور تھپکی دی تھی جس پہ ماہی نے اُداس شام کی سی سائل دے کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری تھی

فرحان نے سر تا پیر مُوڑے پہ کھڑی چشمہ لگا کر جالے صاف کرتی رخصتی کو دیکھا جو پوری توجہ سے منہ اوپر کو اُٹھائے پنکھے کے پاس چھپے ہوئے جالے کو مہارت سے صاف کر رہی تھی آہم آہم تینوں کالا چشمہ جھجھکا دے اے جھجھکا اے کالے مکھڑے تے ، ہاں تم گدھی کے دودھ سے دھلے انگریزی شہزادے میرے پاؤں بھی تمہاری گردن سے زیادہ چٹے ہیں گردن کی بات کون کر رہا ہے تم چہرے کی بات کرو گردن تو ہماری خاندانی شاہ چٹی ہے اور کالی گردن تو ہمیں وراثت میں ملی ہے جو ہم سب کی دور سے ہی نشاندہی کرتی ہے اب تم کیا جانو کالی گرن کا سواد اب ہم تمہاری طرح بیوٹی کریم لگا کر مصنوعی چٹاپن تو اُبھارنے سے رہے اور تم بھی زرا جیلس ہونا بند کرو میری لشکارے مارتی گردن سے۔۔

اللہ ہو اکبر رخصتی نیچے اتر کر چشمہ اُتارت ہوئے منمنائی جو اُسنے خاص الخاص جالے اتارنے کے لیے ہی خریدا تھا تا کہ دھول مٹی آنکھوں میں جانے سے بچ سکے ، کوئی کام تھا یا ویسے ہی منہ اُٹھا کر آگئے ہو وہ چہرے پہ بیزاری لاتے ہوئے پوچھنے لگی۔ میں تو اک بہت ہی اہم بات کرنے آیا تھا نہیں سُننی تو نا سہی مرضی ہے تمہاری وہ بھی چہرے پہ ناراضگی لاتا بولا تو رخصتی احسان کرنے کے سے انداز میں کہنے لگی چلو اب پھوٹ بھی ڈالو۔۔۔

وہ میں سوچ رہا تھا کہ اب تو رمضان آنے والا ہے اور میرے اندر کا شیطان کہہ رہا ہے اب تو ایک ماہ کے لیے مجھے باندھ ہی دینا ہے اُس سے پہلے تھوڑی مستی ہو جائے وہ اک ادا سے بولا۔ شیطان سے تو تمہارے بہت اچھے تعلقات معلوم ہوتے ہیں خیر بکو کیا کہنا چاہتے ہو؟؟

وہ جو احسن ہے نا۔۔ کون احسن؟؟ وہ ہماری بغل میں رہتا ہے

ہماری بغل میں رخصتی نے ہاتھ بلند کر کے بغل پہ نظر ثانی کی، اوہو وہ نجمہ والے گھر میں، اوہ اچھا اس طرح بتاؤ نا۔۔ دراصل نجمہ کوئی لڑکی نہیں بلکہ چڑیل کا نام ہے جو سب نے مل کر ایجاد کیا تھا کہ آتما جن اور چڑیل کہنے سے کہیں جننیوں کو بُرا ہی نا لگ جائے اس لیے اور احسن لوگ جو کہ کچھ ماہ قبل ہی ادھر آئے تھے انکے گھر کے ساتھ ہسپتال کا درخت تھا جسکی شاخیں انکے گھر کے اوپر سجدہ ریز تھی جسکی بدولت بچپن سے ہی وہ سُنتے آئے تھے کہ ہسپتال کے درخت پہ نجمہ کا ٹھکانہ ہے جو کبھی نظر تو نا آئی تھی لیکن دل میں بختہ یقین قائم و دائم تھا کہ نجمہ یہیں موجود ہے جس وجہ سے ساتھ والے گھر کو نجمہ کا گھر ٹھہرا دیا گیا تھا

ہاں اُسے کیا ہوا؟؟ وہ نا آج گراونڈ میں کہہ رہا تھا کہ اُسکے گھر والے کہیں گئے ہوئے ہیں جس وجہ سے وہ آج اکیلا ہے تو میں رات اُسکے گھر پہ گزاروں کیونکہ اس بیچارے کو بھی ہماری نجمہ سے ڈر لگتا ہے جو انھیں کا پھیلایا ہوا تھا۔ تو اس سب میں میں کیا کر سکتی ہوں وہ کوفت زدہ سی چلائی تو یہ کہ تم آج رات نجمہ کا کردار نبھاؤ گی

میں میں انگلی کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے بے یقینی سے دریافت کیا

ہاں تم ویسے تو پیدائشی نجمہ ہو لیکن پھر بھی تھوڑا بننے سنورنے کی ضرورت ہے وہ تنقیدی نگاہ اسکے وجود پہ ڈالتا گال پہ انگلی رکھے سوچنے کے سے انداز میں بڑبڑایا۔ دفعِ دفعان نکلویہاں سے میں ایسے کسی کام میں ملوث ہونا پسند نہیں کرتی تو میرا ٹائم ویسٹ مت کرو مجھے بہت کام ہے رخصتی پلیز مان جاو نا مجھے اُس سے بدلہ لینا ہے وہ منتیں ترلے کرنے لگا کس چیز کا بدلہ؟؟

مجھے فلیور پہ لے گیا کہتا چل آج اُدھر سے تجھے پیزہ کھلاو اور میں بھی رال ٹپکاتے ہوئے ہامی بھر گیا اور لارج پیزہ آرڈر کر دیا اُس نے یہ ہی نہیں کوک ، سیلڈ اور کولڈ کافی بھی جب ویٹر بل لے کے آیا تو کہتا کہ ٹپ میں ہی دوں گا یہ سُنتے ہی میرے معدے کو اٹیک آتے آتے بچا وہ تو شکر ہے مجھے پاکٹ منی ملی تھی اور بل پے کر دیا ورنہ برتن مانجھنے پڑنے تھے اور اس احسن کے بچے کی وجہ سے پورا ہفتہ مجھے بنا چسکے کے گزارنا پڑا وہ منہ بسورتا رخصتی کے دل کو پگھلا گیا بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟؟

ہیں تمہیں کیا چاہیے اسنے حیرت سے پوچھا ابھی جو پیزے کی یاد دلا کر مجھے بے چین کیا ہے اگر پیزے سے ملوانے کا عہد کرتے ہو تو سوچا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے لیکن سماں پیزہ کھلا سکتا ہوں بس امم ٹھیک ہے وہ نیم رضامندی دیتے ہوئے بولی

رات کو فرحان احسن کے گھر سونے کا کہتا اُسکے گھر جا پہنچا تقریباً آدھے گھنٹے بعد رخصتی کا میسج ملا تو وہ موبائل جیب میں ڈالتا بولا

احسن یار چھت پہ چلے؟؟

نا بابا اب رات کو بہت ٹھنڈ ہو جاتی

یار میں روز چھت پہ جاتا ہوں اس ٹائم واک کرنے اس طرح بندہ فٹ رہتا ہے تم بھی چلو میرے ساتھ اگر نہیں جاسکتے ہو تو بتا دو میں واپس چلا جاؤں اپنے گھر انداز دھمکی دینے والا اپناتے ہوئے بولا تو احسن گڑبڑایا نہیں میں چلتا ہوں مسکینت سے کہتے ہوئے وہ اُسکے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگا رخصتی کو وائیٹ سوٹ تو ملا نہیں اس لیے کالج کے یونیفارم پہ گزارنا کرنا پڑا اپنے بے حد لمبے سیاہ بالوں کو کھول کر دونوں سائیڈ کے کندھوں پہ بکھیرا چہرے پہ پاؤڈر کا اچھے سے لیپ کیا ہادی جو کے انکے ساتھ اس واردات میں شامل تھا اسکے اشارہ دینے پہ وہ فرحان کو میسج کرتی چھت پہ آئی۔ میں ادھر سیڑھیوں میں ہی بیٹھا ہوں جب کوئی آئے گا تو میں سیٹی بجا کر اشارہ کر دوں گا ہادی کہتے ہوئے دو چار سیڑھیاں چھوڑ کر بیٹھ گیا

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ سردیاں آتے ہی ہم رضائیوں میں دبک جاتے ہیں بجائے نئی نئی سردی کو انجوائے کرنے کے فرحان اسکے ساتھ چھت پہ چکر لگاتا بولا دونوں کی چھتیں ساتھ ملتی تھی بس درمیان میں چھوٹی دی دیوار تھی اس لیے نجمہ کو دیکھنا مشکل نا تھا

نئی نئی سردی سے بچنا چاہیے ورنہ یہ سردی بیمار کر۔۔۔ باقی کی بات احسن کے منہ میں ہی رہ گئی جب نجمہ میں نظر پڑی وہ فرحان کے بازوؤں کے ساتھ چپکتا سرگوشی کرنے لگا یار تیری چھت پہ نجمہ ہے ہیں نجمہ کون نجمہ؟؟ فرحان ادھر ادھر دیکھتا انجان بنتے ہوئے پوچھنے لگا

تم نے ہی تو بتایا تھا کہ چھت پہ نجمہ رہتی وہ دیکھو وہ چکر کاٹ رہی ہے وہ تھر تھر کانپتی ٹانگوں کو قابو کرتا لڑکھڑاتی زبان میں بولا، کہاں ہے مجھے تو نظر نہیں آ رہی فرحان اپنی چھت کو گھورتا حیرانگی سے بولا

وہ دیکھ یار کفن پہنا ہوا ہے اُس آتما نے چھت پہ اندھیرا تھا لائیٹ غازی کے پچھلے صحن میں جل رہی تھی جس وجہ سے رنجش کی چھت پہ مدھم سے روشنی آ رہی تھی جس وجہ سے اسکا چہرہ مکمل واضح نہیں ہو رہا تھا اسے دور سے دیکھ کر بھٹکتی آتما کا ہی گمان ہو رہا تھا۔

احسن نے نیچے کی طرف دوڑ لگانا چاہی تو فرحان نے اسے پکڑ کر نیچے جانے سے روکا یار تیرا وہم ہے کچھ بھی نہیں ہے بہادر بن ڈرپوک نا بن وہ جو پہلے ہی دھبہ سا تھا مزید سہم کر اُسکے ساتھ لگ گیا اس سے پہلے اُسکی نظر ہم پہ پڑے ہمیں نیچے جانا چاہیے یار کچھ نہیں ہے فرحان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے آواز لگائی نجمہ کہاں ہو تم؟؟ اور نجمہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اُنکی جانب پلٹی اور قدم اُنکی طرف بڑھانے لگی

وو وہ ہماری ط ططر رر فف آ رہی احسن کو اپنی پینٹ گیلی ہوتی محسوس ہوئی وہ تھر تھر کانپتا ہلنے چلنے سے بھی گیا

رختی چہرہ جھکائے منہ پہ جھولتے بالوں کو سر گھما کر ہلاتی دونوں چھتوں کی درمیانی دیوار کے پاس جا کھڑی ہوئی اور جھٹکے سے سر اٹھا کر احسن کو دیکھا

احسن کو تو وہ موت کا فرشتہ ہی لگی جو دو من پاؤڑ تھوپنے کے بعد آنکھوں میں مسکرا لگانے کے بعد پانی کے چھینٹے مار کر آنکھوں کو خوب مسلا جو آنکھوں تو بھیانک بنا ہی گیا لیکن گال تک بھی کالے کر گیا تھا لال لپ سٹک تو اسقدر پھیلانی گئی تھی کہ اندر سے ہونٹ ڈھونڈنا مشکل تھے اور رہتی سہی کسر پان کھانے سے لال ہوتی زبان اور دانتوں نے نکال دی تھی وہ احسن کو دیکھ کر بھیانک سی ہنسی ہنسی تھی

مبہجھو تبتت وہ فرحان کو کھینچتا سیڑھی کی جانب بھاگا نا جانے اُس میں اتنی طاقت کہاں سے آگئی
تھی کہ فرحان بھی کہاں ہے کہاں ہے کی رٹ لگاتا اُسکے ساتھ کھینچتا چلا گیا وہ اس قدر ڈر چکا تھا کہ
کانپتی ٹانگوں پہ وزن برقرار نہ رکھ پایا اور لڑکھڑاتے ہوئے دھڑام سے ہر سیڑھی کی نمٹروں کے ساتھ
جتنا رگڑ و رگڑی ہوتا اوندھے منہ ٹٹ پنچ کے لاونچ میں آکر گرا اور پھر بغیر اپنی چوٹوں کی پروا کرتا
اور بغیر آسے پاس دیکھے اپنے کمرے کی طرف بھوتنت بھوتنت کی گردان کرتا بھاگا اور بیڈ پہ لیٹ
کر سر تک چادر تانتا گیلی پیٹ سمیٹ ڈبک کر لیٹ گیا

فرحان کے حواس قابو میں ہونے کی وجہ سے اسنے لڑکھڑاتے احسن سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے سیڑھیوں کا ہینڈل تھام کر خود کو گرنے سے روکا ورنہ احسن کے ساتھ پرانی فلموں کے ہیرو و ہیرون کا کروئنگ والا سین بن جانا تھا

احسن یار کچھ نہیں تھا وہاں تیرا وہم ہے فرحان نے اس کے لرزتے وجود اور اونچی اونچی استغفر اللہ کا ورد کرنے پہ اپنی ہنسی کو بمشکل روکتے ہوئے کہا، اچھا یار پیٹ تو بدل لے لیکن وہ تو چادر منہ سے ہٹانے پہ رضامند ہی نا تھا اوکے تو رہ میں جا رہا ہوں اور یہ دھمکی کام آگئی احسن نے جھٹ سے چادر اُتاری نا کر یار یہ دیکھ میرے جڑے ہاتھ، اچھا پہلے یہ پیٹ بدل کوئی نہیں ہے یہاں دیکھ گنڈی بھی لگی ہوئی ہے اُس نے ڈرتے ڈرتے چار چوہیرے دیکھا جب تسلی ہو گئی تو واشروم میں جانے کی بجائے وہی پہ پیٹ چیخ کر کے دروازے کی طرف اُچھالی۔ گندہ فرحان نے ناک چڑھائی گندی جگہ پہ نجمہ کہ آنے کے چانسز زیادہ ہوتے یہ سننا تھا کہ احسن نے فٹ سے پیٹ اٹھا کر واشروم میں پھینکی اور پھر سے چادر میں گھس کر آیت الکرسی کا ورد کرنے لگا تھوڑی دیر بعد فرحان نے نے موبائل سے نگاہ ہٹاتے ہوئے اُس کے کان میں سرگوشی کی نجمہ۔۔ اور اُسکی زوردار چیخ بلند ہوئی وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے گالیاں نکالنے لگا تو فرحان کو اُس پہ ترس آ ہی گیا پھر پوری رات انکا کمرہ لاسٹوں سے جگمگاتا رہا جس وجہ سے فرحان کو نیند بڑی مشکل سے آئی۔۔

دونوں کے جاتے ہی رختی اور ہادی کا قہقہہ بلند ہوا تھا کافی دیر ہنسنے کے بعد جب سردی کا احساس انگڑائی لینے لگا تو نیچے جانے کا خیال آیا ہادی نیچے دیکھو امی لوگوں کے دروازے بند ہی ہیں؟؟ ہادی نے جیسے ہی سر اوپر کیا نظر چچی پہ پڑی جو کہ کیچن میں جا رہی تھی اس سے پہلے اُنکی بھی نظر پڑتی اور پھر ہادی نظر آنا بند ہو جاتا اسنے جلدی سے سر کو جھکایا اور مینڈک کا روپ دھاڑتے رینگ رینگ

کر واپس چھت پہ آیا اور رختی کو خطرے کا پتا دیا پھر دونوں پیش گوئی کرتے اس فیصلے تک پہنچے کہ ہادی کہ پورشن میں جا کر منہ دھونے کے بعد وہ اپنی طرف جائے گی وہ دونوں کچھوے کی چال چلتے نیچے آئے ہادی آگے تھا اور رختی پیچھے ہادی نے تو کہا تھا وہ پہلے نیچے جا کر چیک کرتا ہے کہ کوئی نیچے تو نہیں ہے لیکن رختی نامانی کیونکہ اکیلے چھت پہ رُکنا اسکے بس کی بات نا تھی کیونکہ دل میں وہ اب بھی نجمہ سے ڈرتی تھی جیسے ہی دونوں نے لاونج میں قدم رکھا ویسے ہی سبحان کے کمرے کا دروازہ کھلا ان دونوں کی آنکھیں پھیلی اور رختی کو دیکھ کر سبحان کے ترا نکل گئے اس سے پہلے وہ چختا صد شکر کے نظر اُسکے پاؤں پہ پڑ گئی اور اٹیک آتے آتے رہ گیا کیونکہ رختی نے ہوائی چپل پہن رکھی تھی۔۔

تم دونوں کیا کر رہے ہو وہ خود کو پُر سکون کرتا غصے سے بولا تو رختی ہونٹوں پہ انگلی رکھے چپ رہنے کا اشارہ کرتی اسکے کمرے میں گھس گئی ہادی بھی اُسکے ساتھ کمرے میں آیا تو سبحان بھی دروازہ بند کرتا انکی طرف متوجہ ہوا، ہادی تم بتاؤ میں آتی ہو رختی اُسے پھنساتی خود واشروم میں گھس گئی اور جیسے ہی آئینہ دیکھا پل کو تو وہ خود بھی ڈر گئی پھر خود کو دلا سے دیتی کہ یہ میں ہی ہوں منہ دھونے لگی کافی دیر چہرے کی رگڑائی کے بعد وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوئی تو باہر نکلی اور ہادی سے موبائل لیکر فرحان کو پیزے کا میسج کیا۔۔

یار آرڈر کر دیا ہے دس منٹ تک دروازے سے جا کر پکڑ لانا۔ لارج ہیں نا ہم دو ہیں؟؟ آہو یار اب میسج مت کرنا اُسے غصے والے ایمو جی کے ساتھ رپیلائی کیا تو رختی نے نقل اُتارتے ہوئے ہادی کو موبائل واپس دیا اور خود کو کب سے گھورتے سبحان کی طرف متوجہ ہوتی مسکرائی۔۔۔

شرم تو چھو کہ بھی نہیں گزری تمہیں

رخشی نے نامیں سر ہلا کر اسکی بات سے اتفاق کیا

سُدھر جاو اب تم بچی نہیں ہو

ہاں میں بچی نہیں ہوں بلکہ بچیسی ہوئی ہوں ساتھ میں بتیسی کی نمائش بھی کی گئی

رخشیسی اس سے پہلے وہ کچھ بولتا رخشی بول پڑی ہادی بھاگ کہ دروازے پہ جاو کہیں وہ پیزے والا

دروازہ پیٹ کر سب کو جگانا ڈالے پھر سب کو بُرقی بُرقی دینا پڑے گا اور وہ سر ہلاتا دروازے کی

جانب بھاگا

ہاں کیا کہہ رہے تھے تم وہ لب بھینچے زخمی سے سُبحان جسکے ماتھے اور بازوں ابھی بھی پٹی میں لپٹی

تھی پہ نظر ڈالتی نارمل انداز میں بولی۔

تمہارا اللہ ہی وارث ہے وہ سر نامیں ہلاتا بولا، یار چل کرو سڑے بینگن کیوں بن رہے ہو؟؟ اسنے لا

پرواہی سے کہا تو سبحان کا میٹر گھوما تھا خود کو ایک نظر غور سے دیکھو پتا چل جائے گا کہ میں کیوں

ہائپر ہو رہا ہوں ڈوپٹہ سرے سے غائب ہے زلفیں بکھری ہوئی ہیں تم ایک پیزے کے لیے یہ سب

کرنے کے لیے راضی ہو گئی ڈوب کے مر جاو مجھے بتاتی میں ایسے کئی پیزے تم پر سے وار کے پھینک

دیتا تمہیں نا تو اپنی عزت کی پرواہ ہے نا ہی آبرو کی اسکی تنی رگیں رخشی کو ڈر کے ساتھ ڈھیروں

شرمندگی کے گھڑے میں دُکبی لگانے پہ مجبور کر گئیں

سوری وہ نظریں جھکا کر خود کو بمشکل رونے سے بعض رکھتی بیچارگی سے منمنائی سبحان نے ماتھے کو

مسلتے ہوئے الماری سے اپنا مفلر نکال کر اسکے منہ پہ مارا تھا کیونکہ منہ دھونے کہ وجہ سے اُسکی قمیض

گلے سے بھیگ چکی تھی رختی نے جلدی سے مفلر کو سر پہ جمانے کے ساتھ کندھوں پہ پھیلا یا تھا ،
تجھی ہادی پیزے کے ساتھ حاضر ہوا تھا لیکن دونوں کے درمیان چھائی گہری خاموشی محسوس کرتے
ہوئے دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا اور دونوں ہی نظروں کا رخ بدل گئے تھے ، رختی چپ
چسپتی دروازے کی جانب بڑھی تو ہادی نے پیزے کی یاد دہانی کروائی لیکن وہ منع کرتی دھیمی چال
چلتی اپنے کمرے میں آ کر کنڈی چڑھاتی دل کھول کے روئی پھر یونیفارم کا خیال آتے ہی چلیج کرنے
چلدی ورنہ صبح سویرے امی کے کٹیسہرے میں کھڑا ہونا پڑتا تھا

ہادی نے ایک پیس اٹھا کر سبحان کی جانب بڑھایا لیکن اُسکی گھوری کو مکمل انکار سمجھتے نے خود ہی کھانا
شروع کر دیا اور سبحان کی حیرت کی انتہا نا رہی جب ہادی نے ثابت کر دیا کہ وہ واقعی ہاتھی کی اولاد
ہے پورے کا پورا پیزہ اپنے پیٹ میں محفوظ کر لیا پھر ڈکار لیتے نے سبحان کی جانب دیکھ کر مسکینت
سے کہا سچی میرے پیٹ میں جگہ نہیں تھی لیکن مجھے مجبوراً بنانا پڑی کیونکہ میرا دل ہرگز بھی یہ پیزہ
کسی کو دینے کے حق میں نا تھا اگر میں رکھ دیتا تو جسکی نظر پڑتی اسنے کھا جانا تھا جو کہ مجھے گوراء نا تھا
بس اس لیے۔۔۔ سبحان نے دانے پیستے ہوئے خالی ڈبے کے ساتھ اُسے بھی کمرے سے باہر دھکیل کر
اسکے منہ پہ دروازہ بند کیا اگر سبحان کا بس چلتا تو ڈبہ بھی اُسکے پیٹ میں گھسا دیتا

☆☆☆☆☆☆

اگلے دن فرحان نے ہنس ہنس کے رختی اور ہادی کو احسن کی حالت بتائی تھی جسے سُن ہادی ہل ہل کر ہنس رہا تھا پیزہ کس کس نے کھایا وہ یاد آنے پہ رختی کی طرف متوجہ ہوا اور رختی کا موڈ پل میں غارت ہوا تھا اسی سے پوچھو ہادی کی طرف اشارہ کیا گیا۔ فرحان کے آئیرو اٹھا کر پوچھنے پہ ہادی نے اپنے پیٹ کو چھوا تھا مطلب تم اکیلے پورا پیزہ ٹھونس گئے؟؟ میں نے تو سب کو پوچھا تھا جب کسی نے نہیں لیا تو مجبوراً مجھے کھانا پڑا اُس نے ایسے بتایا جیسے خود پہ بہت جبر کیا ہو، آٹھ سو کا پیزہ تو اکیلے ہی کھا گیا میرے بھائی میرا آٹھ سو لگا تھا جسے تُو نے دو منٹوں میں چٹ کر دیا اور تم نے کیوں نہیں کھایا اسنے صدمے کی حالت میں رختی سے دریافت کیا

تمہارے سڑیل بد تمیز بھائی نے نجمہ بننے کی وجہ سے میری وہ کی کہ کیا ہی بتاؤں میرا دل ہی قطرہ قطرہ ہو کر بہہ گیا پیزہ کھے تے سوا کھانا تھا مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے بتایا، ہا ہائے تم نے بتایا ہی نہیں کہ سُبْحان سے تمہاری افزائش ہوئی ہے سچی اگر مجھے پتا ہوتا تو میں پیزہ اُسکی آنکھوں سے بچا کر لے آتا تمہارے لیے ہادی نے مسکینت سے کہتے ہوئے اسے سلگا ہی ڈالا۔ بھاڑ میں جاو تم اور تمہارا پورا خاندان وہ پیر پکتی وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی اور فرحان دانت پیتے ہوئے اسکی طرف لپکا تھا اور وہ ڈبل ڈول جسامت لیے اپنا بچاؤ کرتا اندھا دھند بھاگا تھا

کیا بات ہے خیام کچھ کہنا چاہتے ہو؟؟ سید اکمل شاہ نے اُسے گہری سوچ میں گم دیکھ کر پوچھا جو کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن ہچکچاہٹ کا شکار تھا

خیام نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ زرا سا مسکرائے تو کہو نا ججھک کیوں رہے ہو؟؟ خیام لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے گویا ہوا

میں نے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیعت دینے سے انکار کر دیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند دوسرے صحابہ کو حکم دیا کہ فاطمہؓ کے گھر جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر لے آؤ۔ صحابہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں گھر کا دروازہ توڑا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھسیٹے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لے گئے اور زبردستی ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کروائی۔ یہ واقعہ تمام تاریخ کی کتابوں، جیسے صحیح البخاری، احمد بن حنبل، سیرہ النبوة از ابن ہشام، تاریخ طبری (عربی)، الاستیعاب از عبد البر، تاریخ الخلفاء ابن قتیبہ اور کنز المعال میں درج ہے۔

وہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گرد گھیرا ڈال کے کھڑے ہوئے، انکے گھر کا دروازہ جلایا اور انکی مرضی کے خلاف انکو گھر سے نکالا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی خواتین کی سردار (حضرت فاطمہ علیہ السلام) کو دروازے کے درمیان دبایا اور اسطرح محسن (جن سے فاطمہؓ چھ مہینے کی حاملہ تھیں) کو مار ڈالا۔

خیام کہنے کے بعد خاموشی سے اُنکا پُرسوج نظر آتا چہرہ کھوجنے لگا وہ کچھ پل کی خاموشی کے بعد گویا ہوئے

آپ سے جس نے بھی یہ سب کہا ہے اُسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے افعال کے بارے میں آپکو دھوکہ دیا۔ یہ واقعہ ایسا نہیں تھا جیسا اسکو بتایا جاتا ہے۔ جو کچھ بھی اس واقعہ سے متعلق صحیح بخاری، مسند احمد، کنز العمال، البدایہ النہایہ، الکامل از ابن اثیر، سیرۃ النبی از ابن ہشام اور تاریخ السلام از لیث سبحانی میں موجود ہے، جب کھنگالا جاتا ہے تو وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور انصار و مہاجرین، تدفین کے مراحل میں مشغول تھے۔ دوسری طرف کچھ انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سقیفہ بنی سعدہ میں اکٹھا ہوئے۔ انکا ارادہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کا تھا۔ کیونکہ یہ اکابر صحابہ اور مہاجرین صحابہ کی باہمی مشاورت کے خلاف تھا اس لئے نہایت ہی نامناسب تھا اسکو دیکھ کر ایک صحابی فوراً رسول اللہ ﷺ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا، جو تدفین کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے پہلے تو حضرت عمر نے انہماک کی وجہ سے آنے سے انکار کیا، لیکن جب صحابی نے اس پر اسرار کیا اور اسکی اہمیت کے متعلق اطلاع کی تو عمر باہر نکل کر آئے صحابی نے انہیں انصار کے مجمع کے بارے میں بتایا اسکو سن کر حضرت عمر نے فوراً حضرت ابو بکر کو بلایا جو کہ خود تدفین کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے جب عمر نے انکو معاملے کی اہمیت کے بارے میں بتایا، تو وہ بھی سقیفہ جانے کے لئے تیار ہو گئے اور انکے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی ہوئے۔

یہاں پر یہ معاملہ صاف ہو گیا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت حاصل کرنے کے لئے کوئی ابتدائی قدم نہیں اٹھایا تھا، اسکے برعکس وہ تدفین کے مراحل میں مصروف تھے۔ کوئی دوسرے صحابی آئے اور انہوں نے حضرت عمر کو انصار کے جمع ہونے کے بارے میں بتایا۔

اس واقعے کے بعد کوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہمیت کے بارے میں جان سکتا ہے نیز حضرت ابو بکر اکیلے سقیفہ بنی سعدہ نہیں گئے تھے، بلکہ انکے ساتھ عمر اور عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم بھی ساتھ گئے تھے۔ (یہ تین صحابہ عشرہ مبشرہ میں شامل تھے، یعنی ان دس صحابیوں میں سے تھے جنکو نبی اکرمؐ نے جنت کی خوشخبری دی تھی)۔ بظاہر حضرت ابو بکر، حضرت علی یا حضرت زبیر کو اپنے ساتھ لے کر نہیں گئے تھے، کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے سب سے نزدیکی رشتہ دار تھے اور انکا تدفین کے انتظامات میں رکنا زیادہ مناسب تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت علی نے آنحضرت ﷺ کو روضہ مبارک میں منتقل کیا تو فرمایا ”ایک آدمی کی تدفین کے لئے اسکے اہل خانہ اور قریبی رشتہ دار ذمہ دار ہوتے ہیں۔“ سنن ابوداؤد ج 2 ص 102

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اس کی وضاحت کی تھی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سقیفہ بنی سعدہ اس لئے گئے تھے کہ انصار کو مطلع اور انکو وضاحت کر سکیں۔ انکو اسکا نہیں پتہ تھا کہ اسکے بیچ میں انکو خلیفہ مقرر کرنے کی ذمہ داری دی جا رہی ہے۔ شاید اسی وجہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

ساتھ لے کر نہیں گئے تھے۔ جب یہ تینوں صحابہ سقیفہ بنی سعدہ پہنچے تو دیکھا کہ انصار ایک بہت جذباتی حالت میں ہیں اور سعد بن عبادہ کو خلیفہ کے طور پر مقرر کرنے والے ہیں۔ یہ کسی بھی حالت میں درست اور مناسب نہیں تھا۔ مہاجرین کے علاوہ، انصار میں سے کوئی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بیعت لینے پر خوش نہیں تھا اور اسکا بہت بڑا خطرہ تھا کہ بغاوت نہ ہو جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اسکی نشاندہی بخاری میں موجود خطبہ میں کی تھی۔ اسی لئے ابو بکر آگے آئے اور انہوں نے بڑی ذہانت کے ساتھ اسکی وضاحت کی کہ خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے کیونکہ تمام عرب انکی عزت کیا کرتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرات عمر اور ابو عبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھ کھڑا کر کے گزارش کی تھی کہ ان میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔

انصار اس پر راضی نہیں ہوئے لیکن انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ ایک امیر انصار میں سے ہونا چاہیے اور ایک مہاجرین سے۔ لیکن یہ ممکن کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ملک میں ایک ہی وقت میں دو حکمران ہوں؟ اس موقع پر حضرت عمر نے کہا ”ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتی“۔ جب حضرت عمر نے دیکھا کہ مسائل حل نہیں ہو رہے اور اعتراضات ختم نہیں ہو رہے ہیں اور بغاوت کا خدشہ سامنے آرہا ہے تو انہوں نے حضرت ابو بکر کو منبر پر کھڑا کر دیا اور اعلان کیا کہ وہ انکے ہاتھوں پر بیعت کرنے جارہے ہیں۔ حضرت عمر کے ہاتھوں بیعت کرنے سے پہلے انصاری صحابہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بیعت کر لی۔ اسکو دیکھنے کے بعد تمام مہاجرین اور انصار جو وہاں موجود تھے، انہوں نے بھی حضرت ابو بکر کے ہاتھوں بیعت کر لی، سوائے سعد بن عبادہ کے۔ جب حضرت عمر نے

حضرت ابو بکر کو خلافت کے اہل ہونے کا حقدار ثابت کیا تو انہوں نے کہا ”رسول اکرمؐ نے ابو بکر کو اپنی زندگی میں نماز پڑھانے کے لئے آگے کیا تھا اور وہ ہی ثانیِ اثنین یعنی نبی ﷺ کے غار کے ساتھی تھے عمر انکی موجودگی میں خلیفہ کیسے بن سکتا ہے؟“ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے بھی یہی بات کی۔ زید بن ثابت جو ایک انصاری صحابی تھے، انہوں نے بھی کچھ اسی طرح کہا اور مہاجرین کی فضیلت اور اہمیت انصار پر واضح کی۔ اس طرح وہ انصار جنہوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے، اپنی خوشی سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بیعت کی۔

یہ مجمع ایک اتفاقی واقعہ تھا انصار اس مجمع کے ہونے کے ذمہ دار تھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم نے انکو جمع نہیں کیا تھا کہ خلافت حاصل کی جائے اسکے برعکس انکو سقیفہ بنی سعدہ جانے کے لئے مجبور کیا گیا تھا تاکہ وہ ایک بغاوت کو اٹھنے سے روکیں۔ اگر یہ طریقہ نہیں اختیار کیا جاتا اور یہ تین صحابہ سقیفہ بنی سعدہ سے چلے جاتے، انصار کا ایک گروہ اپنے آپ میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کر لیتا کیونکہ وہ ایک جذباتی حالت میں تھے اور خلیفہ مقرر کرنے میں دیر نہیں چاہتے تھے۔ اگر ایک اس وقت ایک انصار صحابی اکابر صحابہ کی غیر موجودگی میں خلیفہ مقرر ہو جاتے تو اسکا ایک قوی امکان تھا کہ عرب انکی خلافت کو رد کر دیتے اور ناتفاقی اور کشت و خون کا سلسلہ حضور اکرمؐ کے انتقال کے فوری بعد ہی شروع ہو جاتا یہی بات وہ صحابی کہہ رہے تھے کہ جب انصار صحابی کو وہ مشورہ دے رہے تھے : تم لوگوں نے پہلے اسلام کو سہارا دیا اور اسکی مدد دی، اب تم لوگ وہ پہلے افراد نہ بنو جو اسلام کو ختم کرو یعنی لڑائی جھگڑا آپس میں کر کے۔“

اب اس بات پر کوئی غور کر سکتا ہے کہ یہاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ نہ انہوں نے خلافت کا مطالبہ کیا اور نہ ہی خلافت کے حصول کی کوشش کی۔ حضرت ابو بکر نے حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن جراح کو خلافت کے لئے پیش کیا۔ حضرت عمر نے آپ کو خلافت کے لئے آگے کیا اور تمام مہاجرین اور انصار نے حضرت عمر کی اس دعوت کا قبول کیا۔ یہ کسی مصدقہ روایت سے ثابت نہیں ہے کہ ابو بکر اور عمر کسی سازش کا حصہ تھے۔ اگر کوئی اسکا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اسکا ثبوت لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس خلافت کا اپنی دورِ خلافت میں اتفاقی کہنا بھی اسی لئے تھا، کیونکہ انکے ذہن میں اس خیال کا آنا ناممکن تھا یا یہ پہلے سے طے شدہ نہیں تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے مہاجرین اس بیعت کا حصہ نہیں بنے تھے کیونکہ وہ رسول اکرم کی تدفین کے مراحل میں مصروف تھے اور بظاہر انکو نہیں پتہ تھا کہ کون گھر کے باہر ظاہر ہوا۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے مہاجرین نے اس لئے بیعت نہیں کی کہ وہ اس سے متفق نہیں تھے، اسی لئے ان صحابہ کو جو وہاں موجود نہیں تھے ملامت کا شکار نہیں کیا گیا تھا۔ ایک عام مجلس دوسرے دن مسجد نبوی میں منعقد ہوئی جس میں بقایا سب افراد کے لئے بیعت ہوئی تاکہ کسی کو خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے خلاف کہنے کا موقع نہ مل سکے۔ یہ بھی کسی کا الزام لگانا غلط ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے حضرت علی اور دوسرے صحابہ کو سقیفہ بنی سعدہ میں مدعو نہیں کیا تھا۔ انکو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے، نہ ہی وہ اس ارادہ سے گئے تھے کہ خلافت اپنے لئے غضب کر لیں۔ سقیفہ بنی سعدہ میں جو کچھ ہوا وہ ایک اتفاق اور اچانک ہوا تھا۔

یہ کچھ کچھ روایات سے ثابت ہے کہ سقیفہ بنی سعدہ کے واقعے کی بعد، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، رسول اکرم کے گھر تشریف لے کے گئے اور تدفین کے بقایا مراحل میں حصہ لیا۔ اگلے دن ابو بکر صدیقؓ مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہو گئے اور عمرؓ صحابہ کے سامنے کھڑے رہے، پھر ابو بکر صدیقؓ نے کچھ الفاظ ادا کیے اور رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد جو انہوں نے کہا تھا، اس پر معذرت کی پھر مزید کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیقؓ کی طرف اشارہ کیا اور ان کے فائل کا اعتراف کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کے یارِ غارتھے اور خلافت کے کسی اور کی نسبت سب سے زیادہ مستحق تھے اور سب لوگوں کو ان کے ہاتھ ہر بیعت کرنا چاہیے تمام صحابہ جو اس وقت مسجد نبوی میں موجود تھے انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسکو عام بیعت کہا جاتا ہے اس بیعت کے موقع پر دو نہایت اہم اور مشہور صحابیؓ حضرت علی اور زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود نہ تھے یہ ایک الجھاؤ تھا

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کے متعلق دریافت کیا کچھ صحابہ کھڑے ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر کو مسجد نبوی میں بلا لائے جب یہ صحابیؓ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے بیعت کیوں نہیں لی حالانکہ آپ رسول اللہ کے رشتہ دار اور داماد ہیں؟ کیا آپ مسلمانوں کے درمیان نا اتفاقی چاہتے ہو؟“ حضرت علی نے یہ سننے کے بعد اس پر معذرت کی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھوں بیعت کر لی۔ حضرت ابو بکر نے حضرت زبیر سے بھی یہی سوال کیا کہ حضور ﷺ کے حواری اور رشتہ دار ہونے کے بعد بھی تم مسلمانوں

کے درمیان نا اتفاقی پیدا کرنے چاہتے ہو؟“ انہوں نے بھی اس پر اپنی معذرت پیش کی اور ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

اب جہاں تک کچھ روایتوں میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ کے گھر اکٹھے ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ادھر گئے تو انکو دھمکایا، میں یہاں پر یہ کہوں گا کہ بظاہر آنحضرت ﷺ کی تدفین کے بعد اور مسجد نبوی میں عام بیعت کے بعد حضرت علی اور حضرت زبیر اور کچھ دوسرے مہاجرین، فاطمہؓ کے گھر میں اکٹھے ہوئے اور یہ ارادہ کیا کہ چونکہ اب تم عام بیعت منعقد نہیں ہوئی تھی، اس لئے ہم علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیتے ہیں انہوں نے اس معاملے کو اپنے طور پر طے کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ وہ حضرت علی کی مدد تلوار کے ذریعے کریں گے دوسرے طرف بہت سے مہاجرین اور انصار پہلے ہی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھوں سقیفہ بنی سعدہ میں بیعت کر چکے تھے، اب اگر ایک اور خلیفہ مقرر ہو جاتا تو بغاوت کا ایک بہت بڑا خدشہ پیدا ہوتا اور انصار ایک بار پھر اپنے لئے الگ خلیفہ اور امیر مقرر کرنے کا مطالبہ کرتے۔ اس لئے اس بغاوت کو دبانے لئے عمرؓ فاطمہ کے گھر گئے جب حضرت علی اور حضرت زبیر گھر پر نہیں تھے۔ کنز العمال میں یہ درج ہے کہ عمرؓ نے فاطمہؓ کو کہا کہ "اے دخترِ رسول ﷺ تمام لوگوں میں سے کوئی مجھے آپکے باپ سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور اسکے بعد آپ سے زیادہ پیارا کوئی نہیں۔ میرے پاس یہ بری خبر آئی ہے کہ یہ لوگ آپکے گھر میں جمع ہوئے ہیں اور ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو روکا نہیں گیا تو خدا کی قسم

میں انکے گھر جلا دوں گا۔" یہ کہہ کر حضرت عمر لوٹ آئے اور جب علی اور زبیر گھر واپس آئے تو فاطمہؓ نے ان لوگوں سے یہ کہا "کیا آپ کو پتہ ہے کہ عمرؓ یہاں آئے تھے اور مجھ سے ایک عہد لیا کہ اگر تم لوگوں نے ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے خلاف سازش کی تو تم لوگوں کے گھر جلا دیں گے؟؟ خدا کی قسم! عمرؓ اپنے عہد کو پورا کریں گے۔ اس لئے میرے گھر سے اس ارادے سے چلے جائے کہ اپنے ارادے اور خیالات کو ملتوی کر دیں اور دوبارہ میرے گھر اس ارادے سے نہیں آئیں۔" حضرت علی اور حضرت زبیر گھر چھوڑ کر آگئے اور دوبارہ وہاں جمع نہیں ہوئے جب تک انہوں نے ابو بکر صدیقؓ کی بیعت نہ کر لی۔ (کنز العمال ج 5، ص 651)

کنز العمال کی اس روایت کے ذریعے کچھ نکات واضح اور صاف ظاہر ہوتے ہیں

جب عمر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی اور حضرت زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین گھر پر نہیں تھے اس لئے عمرؓ کی ان سے ملاقات نہیں ہوئی اور ناکوئی جھگڑا ہوا۔

- ۱) عمر رضی اللہ عنہ ، فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہایت عزت کے ساتھ پیش آئے انکو یہ بھی بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہا انکے بچوں سے زیادہ محبوب ہیں۔
- ۲) عمرؓ نے فاطمہؓ کو کسی طور پر دھمکایا نہیں تھا۔

(۳) جب عمرؓ نے فاطمہؓ کا گھر چھوڑا تو فاطمہؓ اور انکا گھر بالکل صحیح سالم تھا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا تھا بعد میں جب علی رضی اللہ عنہ گھر پہنچے تو فاطمہؓ نے یہ شکایت نہیں کی کہ عمرؓ نے ان سے بدتمیزی کی بجائے اسکے فاطمہؓ نے انکو مستقبل میں اپنے گھر میں عمرؓ کی مخالفت اور ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے خلاف سازش کرنے سے روکا تھا۔

(۴) علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر کے ہاتھوں بغیر کسی مجبوری اور دباؤ کے بیعت کر لی تھی۔

یہ الزام حضرت عمرؓ پر لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر کا دروازہ توڑا اور حضرت علی اور فاطمہؓ کے پاس ایک غیر مہذبانہ انداز میں گئے، انکے اس عمل کے نتیجے میں فاطمہؓ کا حمل ساقط ہو گیا یہ تمام الزام ایک جھوٹ اور من گھڑت ہے حقیقت میں یہ الزام دراصل حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتا ہے اور اسلام کا مذاق اڑاتا ہے۔۔

خیام جو دم سادھے سن رہا تھا اُنکے خاموش ہونے پہ نظریں اُٹھا کر اُنکی جانب دیکھا تو وہ خیام کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولے

اللہ پاک کہا سنا معاف فرمائے میں قربان جاؤں حضرت علی رضی اللہ عنہ پہ اُنکی شان پہ میری زبان کٹ جائے اگر میں اتنی بلند و بالا ہستی کی شان میں گستاخی کروں لیکن تم مجھے بتاؤ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اتنے بزدل تھے کہ نہ اپنے گھر کو بچا سکے اور نہ ہی اپنی بیوی کا انتقام لے سکے؟؟؟

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے تو کیوں نہیں انہوں نے حضرت عمرؓ کے خاندان سے اپنے مقتول بچے کا خون بہا لیا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ تو بہت بہادر تھے تو انہوں نے سچائی کیوں چھپائی؟؟؟ کس چیز نے انکو سچائی چھپانے سے اپنی خلافت میں روکا؟؟؟ اگر تمہارے عقیدے میں کسی کو خلافت اور حکومتی معاملات میں وصیت ملے اور وہ انکو کھل کر نہ کہہ سکے، تو تم اسکو کیسا پاؤ گے؟؟؟ انکی یہ وصیت کہاں ہے اور کس کتاب میں ملے گی؟؟؟

وہ لوگ جنہوں نے یہ روایات گھڑیں ہیں دراصل اسلام کے دشمن تھے۔۔۔ ان لوگوں نے کفار کے سامنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس طرح گمراہ تصویر کشی کی ہے کہ نعوذ باللہ وہ خلافت کے حصول کے پیاسے تھے، انکا کوئی قانونی سسٹم نہیں تھا، طاقتور کمزور کا دبایا کرتا تھا، سچ بولنا جرم تھا، ظالم کو سزا نہیں ملتی تھی، حکام کو خوش رکھنے کے لئے جھوٹ بولنا پڑتا تھا، جیسے منافق لوگ ہوتے ہیں ویسے ہی ان کے دلوں میں اپنے حکمرانوں کے لئے برائی چھپی ہوتی ہے۔ استغفر اللہ کیا تمہارا دل یہ الزامات اور خرافات قبول کرے گا؟؟؟

کیا کبار صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے؟؟؟ کیا یہ صحابہ اس قابل نہیں تھے کہ انہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں جیسے قیصر اور کسریٰ جیسوں بغیر سروسامانی کے تباہ و برباد کر دیا تھا؟؟؟ کیا اللہ تعالیٰ ظالموں کی مدد کرتا ہے؟؟؟

وہ بالکل ساکت بیٹھا تھا جب وہ کچھ نا بولا تو وہ پھر سے گویا ہوئے

یہ دعویٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اسقاط ہو گیا تھا، ایک من گھڑت قصہ ہے یہ ایک مصدقہ تاریخی کتاب، البدایہ و النہایہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں، حضرت فاطمہ نے ایک تیسرے بچے جسکا نام محسن تھا، جنم دیا تھا اور یہ بچہ آپ ﷺ کی زندگی ہی میں وفات پا گیا تھا۔ اسی وجہ سے زیادہ تر تاریخ نویسوں نے حضرت فاطمہ کی صرف دو بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کے خلاف ایک سخت رویہ کیوں اختیار کیا جنہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم ہونے کے بعد مخالفت کی، اسکا سبب یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "خليفة ہونے کے بعد کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا جب اسکو مسلمانوں نے مقرر کر لیا ہو پس جو اسکا دعویٰ کرے اسکو قتل کر دو چاہے وہ کوئی بھی ہو" (صحیح مسلم)

جب عام بیعت ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں خلیفہ بننا نہیں چاہتا تھا نہ ہی اس کی خواہش کی تھی اگر آپ لوگ اس سے خوش نہ ہوں، تو میں معزول ہو جاتا ہوں اور آپ کسی اور کو خلیفہ بنالینا" مہاجرین کی اکثریت خصوصاً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسکا انکار کیا اور کہا "نہیں، آپ (ابو بکر صدیقؓ) اس امر کے بنسبت کسی اور کے زیادہ مستحق ہیں رسول اللہ ﷺ نے نماز جیسے اہم امور میں آپ کو آگے کیا، تو اب ہم آپ کو کیسے پیچھے ہٹائیں؟" جب حضرت علی اور حضرت زبیر سے پوچھا گیا کہ آپ نے شروع میں بیعت کیوں نہیں کی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اسکا سبب ہم نے اس معاملے میں مشورہ کیا تھا۔۔۔

”احتجاج طبرسی“ کی ایک روایت ہے کہ حضرت علی نے ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھوں بیعت کی اور انکے پیچھے نماز ادا کی حضرت علی نے اس بات کا اپنی خلافت میں اعلان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خلیفہ مقرر کرنے کی اور ہمیں اسکی بیعت کرنے کی کوئی وصیت نہیں کی تھی اگر میں نے بیعت کی ہوتی تو میں کبھی ابو بکر صدیقؓ کو رسول اللہ کے منبر پر چڑھنے کی اجازت نہ دیتا، لیکن ابو بکر صدیقؓ خلافت کے اہل تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کو آگے بڑھایا، انکے ساتھ کام کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ہم نے عمرؓ اور عثمانؓ کی معاونت کی۔

کوئی اس بات پر غور کر سکتا ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت لی ہوتی تو وہ اسکو اپنی خلافت میں ضرور بتاتے، جب انکو حکومتی سطح سے کسی کی تنبیہ یا دھمکی کا خطرہ نہ ہوتا۔ اگر ابو بکر صدیقؓ یا عمرؓ نے ان پر ظلم کیا ہوتا تو اسکو وہ ضرور بتاتے، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ یہ تھا بیعت کا واقعہ لیکن وہ روایات جو صحابیؓ اور اسلام کی غلط تعبیریں کرتی ہیں وہ ناقابل قبول ہیں کیونکہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرتے ہوئے اسلام کی مخالفت کرتے ہیں، انہوں نے ان جھوٹی روایات کو گھڑا ہے اور اس طرح انکو پھیلا یا ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیل جائے اور گروہ در گروہ تقسیم ہو کر آپس میں خون بہانے لگیں۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہر بات سچی اور مصدقہ نہیں ہوتی اور اس پر ہمیں آپس میں لڑنا نہیں چاہیے اسکے برعکس ہمیں ایک عملی مسلمان ہونا چاہیے۔

اسکے علاوہ ہمیں صحابہ اکرام کا ذکر ہمیشہ ادب و احترام سے کرنا چاہیے اور انکے لئے نفرت اور کسی اور صحابی کے لئے انکی برائی نہیں رکھنی چاہیے نیز تمام صحابہ اکرام کے لئے محبت کی تلقین کرنا چاہئے کیونکہ ان سے محبت کرنا ہمارے ایمان کی نشانی ہے اور ان کی مخالفت کرنا نفاق کی نشانی ہے۔

"میرے آقا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ روشن ستاروں کی مانند ہیں، گمراہی کی اندھیری رات میں تم اُن میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے"

"ایک اور جگہ فرمایا کہ بُرا نا کہو میرے اصحاب کو کیونکہ وہ ایمان لائے صرف خدا کے خوف سے جبکہ دوسرے لوگ تلوار کے خوف سے ایمان لائے"

"حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی پیغمبروں اور رسولوں کے بعد ابو بکر صدیقؓ سے بڑھ کر کسی اور بہتر شخص پر آفتاب طلوع اور غروب نہیں ہوا"

"حدیث شریف ہے کہ اگر ابو بکر صدیقؓ کے ایمان کا تمام جنوں انس کے ایمان کے مقابلہ میں وزن کیا جائے تو ابو بکر صدیقؓ کے ایمان کا پلڑا بھاری ہو گا یعنی انبیاء علیہم السلام کے بعد"

یہ شان خود رسول اکرمؐ نے بیان کی ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ عنہ کی۔ تم خود سوچو اگر ابو بکر صدیقؓ نے ظلم کیا ہوتا تو ہمارا رب جو خود فرماتا ہے کہ میں کسی جان پہ ایک رائی کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا تو کیا وہ رب کسی ظالم کا روضہ مبارک اپنے حبیب کے روضہ مبارک کے قریب بنانے کا شرف بخشا؟؟

خیام کی گردن میں گلی اُبھر کر مدھم ہوئی تھی

"چلو تم مجھے ایک بات بتاؤ کیا کبھی تم نے بریلوی کریانہ سٹور، اہل حدیث ہوٹل، دیوبند شاپنگ سنٹر، شیعہ دواء خانہ وغیرہ دیکھا یا سنا ہے؟؟"

خیام نے حیران ہوتے ہوئے نامیں سر ہلایا تھا

پتا ہے کیوں؟؟ کیونکہ کاروبار میں نقصان ہوگا دوسرے فرقوں کے خریدار نہیں آئیں گے لیکن

افسوس انہی سب ناموں سے جو نقصان دین اسلام کو پہنچ رہا ہے اسکی کسی کو فکر نہیں "

"ہم کیوں دوسروں کے مزہب پہ تنقید کرنے یا انہیں نیچا دیکھانے کے لیے دلیلیں ڈھونڈتے ہیں اگر

وہی غور و فکر ہم اپنے مزہب پہ کریں اپنے ایمان پہ کریں تو واللہ ہم تباہی سے بچ جائے اور کسی

دوسرے کے مزہب کو بُرا کہنے کی نوبت ہی نا آئے، یہ ہر انسان کا اور اُسکے رب کا معاملہ ہے تو ہم

کیوں رب بننے کی کوشش کرتے ہیں؟؟ ہم انسان ہیں تو بہتری اسی میں ہے کہ انسانوں کے ساتھ

انسانوں والا ہی معاملہ رکھا جائے نا کہ جھمنٹ کا۔۔۔

خیام نے بھیگی پلکوں کو جھپکتے ہوئے سمجھنے والے انداز میں سر اوپر نیچے کیا تھا جیسے وہ سب سمجھ گیا ہو

یقیناً وہ سب سمجھ ہی چکا تھا۔۔۔

وہ ارحان کو سُلا رہی تھی جب معاز کمرے میں داخل ہوا اور ایک مسکراتی نظر دونوں ماں بیٹے پہ ڈالتا

واشروم میں چلا گیا فولڈ کیے گرتے کے بازو ٹھیک کرتا وہ باہر نکلا تو دل نے گردن موڑ کر اُسے

دیکھا جو یقیناً وضو کر کے آیا تھا وہ جو ارحان کو تھپک رہی تھی جلدی سے بول پڑی رُکیے ساتھ میں

نماز پڑھتے ہیں معاز ہنستے ہوئے سر کو اوپر نیچے کرتا الماری سے جائے نماز اٹھانے لگا تو دل بھی ایک میٹھی نظر اپنے صاحبزادے پہ ڈالتی وضو کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی

وہ وضو کر کے آئی تو معاز اپنے اور دل کے لیے جائے نماز بچھا چکا تھا دل ڈوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹتی تھوڑا پیچھے بچھائے گئے جائے نماز پہ جا کھڑی ہوئی اور اُسکی امامت میں نماز پڑھنے لگی

دعا مانگنے کے بعد وہ رُخ بدلتا دعا میں مگن اپنی شریکِ حیات کو دیکھنے لگا جسکا حسن امیجن کی گئی پریوں کو بھی مات دیتا تھا دل نے منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے پلکوں کی جھال اٹھا کر نکھرے نکھرے سے معاز کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اُسکے اوپر پھونک ماری تھی، ہم تو پہلے ہی آپکے غلام ہیں اسکی پھونک پہ ٹونٹ کرتا ممننا یہ اگر غلام ہوتے تو یوں میرے پہلو میں نا بیٹھے ہوتے اسنے دودو جواب دیا۔ میں نے سنا تھا کہ انسان اگر نیکی کرتا ہے تو وہ گھوم پھر کر واپس اُسی کے پاس لوٹ کر ضرور آتی ہے اور تم انجانے میں کی گئی میری کسی نیکی کا ثمر معلوم ہوتی ہو اور اب مجھے اُس بات پہ یقین ہو گیا ہے معاز نے کہتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا تھا دل سرشار سی مسکائی تھی اُسکا یہی عمل تو دل کے دل کو گدگدانے پہ مجبور کر دیتا تھا ویسے کیا دعا مانگی میری جانم نے؟؟

"دعائیں جس سے مانگی جاتی ہیں بتائی بھی اُسی ذات کو جاتی ہیں کیونکہ یہ میرا اور میرے رب کے بیچ کا معاملہ ہے"

وہ اپنے ہاتھ کھینچتی جائے نماز سمیٹنے لگی معاز کو اندازہ تھا کہ وہ نہیں بتائے گی کیونکہ وہ اکثر یہ سوال دوہراتا رہتا تھا لیکن وہ بھی اٹل لہجے میں ایک ہی جواب دیتی تھی پھر بھی وہ جانتا تھا کہ دل کی

دعاوں میں اُسکی شمولیت کا کوئی شک و شعبہ نہیں ہے اسنے اپنا جائے نماز تہہ کرنے کے بعد دل سے بھی پکڑ کر الماری میں رکھا تھا

وہ چہرے کے گرد لپیٹا ڈوپٹہ کھولتی بالوں کو کیچر سے آزاد کرنے کے بعد ارحان پہ کچھ پڑھ کر پھونکتی سونے کے لیے لیٹ گئی اور معاز بھی اپنے سوئے ہوئے شہزادے کو بوسہ دیتا لائیٹ آف کرتا اُسکے پہلو میں آنکھیں موند گیا تھا

وہ ٹیبل پہ چائے رکھتی صوفے پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی میں بھلا کیا سوچ رہی ہوں ابراہیم جو تیز تیز کی بورڈ پہ ٹائپنگ کر رہا تھا ایک سرسری سی نگاہ اُس پہ ڈالتے ہوئے پھر سے نگاہیں لیپ ٹاپ پہ مرکوز کر لیں مطلب بولو میں سُن رہا ہوں ، میں سوچ رہی ہوں کہ آج ہم رات کو نا سوئیں یہ سنتے ہی اسکی انگلیاں ساکت ہوئیں تھی اور آئبرو اٹھا کہ بنی کو دیکھا تھا آہم آہم بیوی یو آر ان موڈ ،، استغفر اللہ آئی مین ہم سہری کر کے سوئیں گے نا اگر آنکھ نا کھلی تو روزہ ہی نا رہ جائے۔۔ تو الارم کس مرض کی دواء ہے ابراہیم نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے کہا پھر بھی اگر آنکھ نا کھلی تو؟؟ تم نے کل کالج جانا ہے جانا ہے نا؟؟

جی جی جانا ہے

میں نے کل آفس بھی جانا ہے نا؟؟

جی ظاہری سی بات ہے

تو پوری رات جاگنے کہ بعد وہاں جمائیاں لینے جانا ہے ایک ہاتھ سے ٹائپنگ کرتا دوسرے سے چائے پیتے ہوئے بولا تو بنی بھی ناک پھلاتی چائے پینے لگی وہ اور رخصتی رمضان میں پوری رات جاگتے اور سہری کرنے کہ بعد سو جاتے تھے پہلے رمضان گرمیوں کی چھٹیوں میں آتا اس وجہ سے سکول جانے کی بھی ٹینشن نہیں ہوتی تھی اب تو رمضان بھی ٹھنڈے موسم میں آگیا ہے مطلب چھٹیوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اُسے مجھے دل سے سوچا۔

اگر اتنا دل کر رہا ہے جاگنے کا تو مجھے کوئی پرالیم نہیں ہے ابراہیم نے اسے خاموش ہوتے دیکھ شوخ انداز میں کہا تو بنی نے سٹیٹ کے اُسے دیکھا

زیادہ شوخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے الارم لگا کے سویئے گا اور مجھے جلدی اٹھا دیجیے گا کیونکہ سہری میں نے بنانی ہے وہ بڑا سا آخری گھونٹ بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

بس پانچ منٹ پھر اکٹھے چلتے ہیں سونے اُسے بنی کو پاس بیٹھاتے ہوئے کہا تو وہ بھی اُسکے فری ہونے کا انتظار کرنے لگی اور یہ پانچ منٹوں کا انتظار اتنا لمبا ہو گیا کہ وہ وہی بیٹھی سو گئی جب اسکی گردن نیچے کو لڑھک گئی تب ابراہیم کو احساس ہوا اور وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔ جناب نے پوری رات جاگنا تھا اسے استہزایہ ہنستے ہوئے اُسے احتیاط سے بیڈ پہ لیٹایا تھا اور خود بھی الارم سیٹ کرتا سونے لیٹ گیا

☆☆☆☆☆☆

الارم کی بجتی رنگ نے ابراہیم کو گہری نیند سے باہر نکالا تھا وہ الارم بند کر کے مزید سونے کا ارادہ رکھتا تھا جب زہن میں جھمکا ہوا اور وہ آنکھیں مسلتا اٹھ بیٹھا، بنی اٹھو یاررر وہ اُسے آوازیں دینے لگا لیکن وہ تو معلوم ہوتا تھا کہ بھنگ پی کر سوئی ہے کھینچا تائی کہ بعد بھی اُسکا نشہ ناٹوٹا تو وہ الارم سیٹ کر کے اُسکے کان کے قریب رکھتا واشروم میں گھس گیا فریش ہونے کے بعد وہ واپس آیا تو وہ الارم بند کر کے پھر سے سو چکی تھی ایک نحوست بھری نظر اس پہ ڈالتے نے کندھوں سے پکڑ کر اُسے کھڑا کرتا ہاتھ روم تک لایا تھا

کیا ہے یاررر وہ بمشکل آنکھیں کھولتی اپنے ساتھ کی جانے والی کھینچا تائی پہ چڑتے ہوئے چیخی پانچ منٹ کے اندر فریش ہو کر کیچن میں آو بعد میں مجھے مت کہنا کہ سہری میں جگایا نہیں وہ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اُسکے منہ پہ مارتا باہر نکل گیا اور بنی خود کو ترسی نگاہوں سے دیکھتی برش کرنے لگی تھی وہ کیچن میں آئی تو ابراہیم پراٹھا بیل رہا تھا میں بناتی ہوں وہ جلدی سے آگے بڑھی، نہیں میں بناتا ہوں تم جلدی سے چائے بنا لو اور وہ سر ہلاتی فریج سے دودھ نکالنے لگی

--

مجھ سے اس ٹائم کھایا نہیں جا رہا بنی نے منہ بنایا، چپ کر کے اپنا پراٹھا ختم کرو اور یہ چائے بھی پیو پھر تمہیں کمزوری بھی بہت جلدی ہو جاتی اور میرے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ہے تمہاری کالج کی کال پہ بھاگا آؤں اور ڈاکٹرز کی باتیں بھی سنوں اسنے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے کہا تو بنی نے ناک پھیلائی طنز کرنے میں تو آپ گاؤں کی عورتوں سے بھی چار ہاتھ آگے ہیں، اس میں تو کوئی شک

نہیں ہے آخر کو گاؤں کی پیداوار ہوں ابراہیم نے کہتے ہوئے کندھے اچکائے ، سہری کرنے کے بعد وہ پاس مسجد میں نماز ادا کرنے چلا گیا جبکہ بنی برتن سمیٹ کر سنک میں رکھنے لگی

--

بس کر دے کے مکھن نکالنا ہے تجھے سبحان کے چیخنے پہ فرحان جو لسی بنا رہا تھا لیکن نیند میں ہونے کی وجہ سے مشین کا بٹن دبا کر وہی آنکھیں بند کر کے نیند میں جھومنے لگا تھا جلدی سے ہوش میں آیا اور بٹن بند کرتا جگ سے لسی نکالنے لگا ، دل آلو والے پراٹھے بنا رہی تھی جبکہ سبحان پیڑوں کو نیل کر بیچ میں مٹیریل بھر رہا تھا فرحان نے لسی بنالی تو دل بولی جاو فرحان ہادی اور معاز کو بھی جگا دو اور وہ غشی کی حالت میں پاؤں گھسیٹتا معاز کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

وہ معاز کو جگانے کے بعد ہادی کو جگانے آیا اُسے مزے سے سوتا دیکھ کر فرحان تو تپ ہی گیا ہاتھی کہیں کا کیسے مزے سے سویا پڑا ہے اور ایک میں ہوں جسے کچی نیند سے جگا کر کام پہ لگا دیا ، سارا غصہ ٹھوکر کی شکل میں نکالا تھا اور وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا اور اسکی ہڑبڑاہٹ سے روبینہ بیگم بھی جاگ گئی

کون سے جنم کا بدلہ لے رہو ہو ہادی نے اپنی ٹانگ مسلتے ہوئے پوچھا آ کر سہری کر لو وہ اپنی اماں حضور کو تکتا دانت پیس کر کہتا باہر نکل گیا تو ہادی بھی اسے کوستا واشروم میں گھس گیا

چلو ہادی شاباش برتن دھو لو پھر اکھٹے نماز پڑھنے چلتے ہیں فرحان نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا ، رہنے دو میں دھو لوں گی روبینہ بیگم جو بی بی کی پیشنٹ ہونے کی وجہ سے روزہ تو نہیں رکھتی تھی

لیکن سہری ضرور کر لیا کرتی تھی فرحان کو منع کرتے ہوئے بولیں۔ امی ابھی بہت ٹائم ہے یہ دھو لے گا، میں دھولوں گی دل اونچی آواز میں بولی۔ نہیں بھا بھی یہ ہی دھوئے گا ہر وقت فری کی روٹیاں توڑتا ہے اسے بھی حق حلال کر کے کھانے دیں ویسے بھی بیٹھا بیٹھا بلڈوزر بنتا جا رہا ہے میرے پیپر ہونے والے ہیں اس لیے ویلا نہیں بیٹھتا پڑھنے کے لیے بیٹھنا پڑتا ہے پڑھنے کے لے سارا دن پڑا ہے فحال برتن سمیٹو فرحان اسے اکساتے ہوئے بولا تو وہ بھی منہ بسورتا برتن اٹھا کر کچن میں جا کر پکٹنے لگا اور فرحان کو اپنی روح تک میں سکون اُترتا محسوس ہوا۔۔۔

ہوٹ سپوٹ دینا سبحان جو موبائل میں پوری طرح غرق تھا فرحان کے چہرے کے قریب چہرہ لا کر کہنے پہ وہ ناک پکڑتا پیچھے کو کھسکا، میرے بھائی تمہارے منہ کی بُو اللہ پاک کو پسند ہے میں بہت گنہگار بندہ ہوں مجھ پہ رحم کھاؤ کیوں میرے سونگھنے کی حس کو بے حس کرنا چاہتے ہو۔ تمہارے منہ میں تو جیسے پورا گلکشن کھلا ہوا ہے اس لیے جب بھی دروازہ کھولتے ہو گل کی مہک سے پورا علاوہ مہک اُٹھتا ہے میں بھی سوچوں یہ ہمارے گھر کا ہر کونا مہک کیوں رہا ہے وہ تو شکر ہے میں نے کسی کو بتایا نہیں ورنہ تمہیں تو عجائب گھر والوں نے اپنی گھروں کو مزید عجوبہ بنانے کے لیے پکڑ کر لے جانا تھا وہ ایک ناگوار نظر سبحان پہ ڈالتا بولا جو اُسے ہی گھور رہا تھا۔ ہوٹ سپوٹ وہ آنکھیں گھماتا بولا تو سبحان نے ہنکارہ بھرا آج کل کے منگتوں کو تو اللہ ہی پناہ دے مانگتے بھی اتنے روعب سے ہیں جیسے ہم امیروں پہ احسانِ عظیم کیا جا رہا ہو۔۔۔

ہاں جی امیری کی تو بات ہے نا کریں ہمارے سبحان صاحب اتنے امیر ہیں کہ کئی برس پُرانا تو تھہ برش ابھی بھی انکے زیرِ استعمال ہے اتنے زیادہ امیر ہیں کہ پوری سردیاں جیکٹ کے نیچے ایک ہی شرٹ پہن کر گزاری ہیں بُنیاں تو نا جانے کتنے عرصے سے استعمال ہو رہی ہے اتنے امیر ہیں کہ کوئی فقیر مانگنے آ جائے تو پورا بٹوا چھان کر کہتے ہیں دس روپے کھلے نہیں ہیں معاف کرو، کسی ہوٹل میں کھانا کھانے چلے جائے اور غلطی سے پیٹ بھر جائے تو بچا ہوا کھانا شاپر میں ڈال کر گھر لے آتے ہیں وہ بھی بازوں کے اولے کر کے، پورا دن لنڈے میں گھومنے کے بعد تین سو والی شرٹ لے کر تین ہزار والی شوخی مارتے ہیں اتنے امیر ہیں کہ۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا سبحان نے ہاتھ جوڑے تھے کیوں میرے منہ سے ہیوی ہیوی گالیاں سُن کے میرا روزہ ضائع کروانا چاہتا ہے؟؟

ہوٹ سپوٹ فرحان نے بتیسی کی نمائش کروائی تھی سبحان نے دانت ہستے ہوئے آن کی تھی اور منہ میں نا جانے کیا بُڑبڑانے لگا تھا

مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ چھت پہ چہل قدمی کرنے کے ساتھ آس پاس کے گھروں میں جھانک بھی رہی تھی جن میں سے زیادہ تر عوام اُسے پیٹ پکڑے لیٹی ہوئی یا چکر لگاتی ہی دیکھائی دی، وہ غازی کے گھر میں جھانک رہی تھی جب سبحان کی آواز کانوں کے پاس گونجتی سنائی دی تھی تم کہو تو دھکا دے دوں پھر تسلی سے نیچے جا کر دیکھ لینا رنجشی نے پلٹ کر اُسے دیکھا جو پلٹ میں پیزہ لیے کھڑا مسکرا کر اُسے ہی دیکھ رہا تھا وہ بنا جواب دیے پلٹنے لگی تو وہ پل میں اُسکے سامنے آیا اور نیچے جانے سے روکا تھا

شوری،، دیکھو تمہاری وجہ سے مجھے سب کو پیزہ کھلانا پڑا بڑی مشکل سے بچا کر تمہارے لیے لایا ہوں اب نکھرے نا کرو۔ جنہیں اپنی عزت کا خیال ہو جا کر انہیں پیزے پیش کرو اور میرا راستہ چھوڑو میں اپنے کہے پہ زرا بھی شرمندہ نہیں ہوں اور نا ہی معافی مانگوں گا میری وجہ سے تم پیزہ نہیں کھا پائی اس لیے لیکر آیا ہوں اب چُپ چاپ کھا لو۔۔۔ نہیں کھانا ہے مجھے وہ منہ سُجھا کر بولی تو اُسے پیزے کا پیس اٹھا کر اسکے ہونٹوں کے قریب کیا تھا رخصتی نے منہ نا کھولا تو وہ زبردستی اسکے ہونٹوں سے پیس لگا کر بولا اب تمہارے منہ سے لگ گیا اب تو تمہیں کھانا ہی پڑے گا رخصتی جو سنجیدہ سی کھڑی تھی اُسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے کیونکہ بچپن میں وہ جب بھی ناراض ہو کر کچھ کھانے سے انکار کرتے تھے تو دوسرا ہونٹوں کو وہ چیز لگا کر کہتا اب تمہارے منہ کو لگ گئی ہے کھانی ہی پڑی گی اس سے پہلے رخصتی پیزے کا پیس پکڑتی معاز کی کھنکتی آواز پہ وہ اُچھل کر پلٹی تھی کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟ اسنے دونوں پہ ایک تیکھی نظر ڈالتے ہوئے پوچھا بھائی وہ رخصتی کو پیزہ دینے آیا تھا، کیوں تمہیں نیچے کا رستہ نہیں پتا؟؟ اور تم اسوقت یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ بھائی میں تو چہل قدمی کرنے آئی تھی، رات کو اکیلی اس ٹائم مجھے تم چھت پہ نظر نا آو دل کو یا موسی کو لیکر آیا کرو ورنہ چہل قدمی کے لیے صحن کم نہیں پڑتا اب پکڑو یہ پلیٹ اور نیچے جاو اور وہ خاموشی سے پلیٹ تھامتی بھاگنے کی رفتار سے نیچے آئی تھی اُسکے جاتے ہی وہ سُبحان کی طرف متوجہ ہوا کیا ہے یہ سب مجھے سچ سننا ہے؟؟ بھائی وہ ناراض تھی اُسے منانے آیا تھا رات کو چھت پہ اکیلے میں منانے کی کیا تک بنتی ہے؟؟ تم خود سمجھدار ہو اب میں کیا سمجھاؤں تمہیں،، ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں

سبحان تم یہ آس پاس کی چھتیں دیکھ رہے ہو اسنے چار چوہیرے نظر دوڑاتے ہوئے کہا ان چھتوں کے نیچے نا ہمارے جیسے لوگ بھی بستے ہیں جو کسی بھی وقت اپنی چھتوں پہ آ جاسکتے ہیں اگر اُن میں سے کوئی تم دونوں کو اکیلے یہاں دیکھ لے تو تم جانتے ہو وہ کیا کچھ کہہ سکتے ہیں کیونکہ آنکھیں اور زبان تو سبھی رکھتے ہیں لیکن سمجھنے والا پُرزہ ہر کسی کے دماغ میں فٹ نہیں ہوتا اس لیے اپنی محبت کو عزت کا مقام دے کر اپنا نا ہی بہترین مرد کی نشانی ہے اس لیے اب میں تمہیں اکیلے میں اُسکے قریب نا دیکھوں۔۔ سبحان نے حیرت سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھا تھا

یار اب تم نہیں بتاؤ گے تو کیا مجھے پتا نہیں چلے گا؟؟ تمہیں لگتا ہے کہ ہمیں اپنی فیلنگز ایک دوسرے تک پہنچانے کے لیے زبان کی ضرورت ہے اور سبحان نے اپنے آنسوؤں کو روکنے کے لیے پلکیں جھپکائیں، تم نا مجھے بہت پیارے ہو کیونکہ تمہیں ہر سچویشن کو ہینڈل کرنا آتا ہے وقت پڑنے پہ تم ہمارے باپ بھی بن جاتے ہو وہ مسکراتے ہوئے بولا تو سبحان بھی ہنسا تھا۔ میں تم پہ آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں تم کبھی کسی کو تکلیف نہیں دے سکتے لیکن پھر بھی احتیاط کیا کرو میں امی سے بات کرتا ہوں کہ اس سمیستر کے بعد تمہارا کچھ کر دیں کیونکہ یہ بچہ اب بڑا ہو چکا ہے معاز اسکا کندھا تھپکتا نیچے چلا گیا اور سبحان نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے سانس فضا کے سپرد کی تھی

وہ آفس میں بیٹھا کوئی فائل چیک کر رہا تھا جب اسکا موبائل بلنگ ہوا ابراہیم کا نام دیکھ کر اُس نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی تھی یار ایک کام تھا حال احوال پوچھنے کے بعد وہ بولا تو احمد کی بھنویں

آپس میں ملیں مجھے علم ہے کہ ابراہیم جیسا عظیم الشان بندہ بنا کام کے ہم غریبوں کو یاد نہیں کرتا اس لیے حکم کریں یہ بندہ نا چیز آپکا حکم بجالانے کی پوری کوشش کرے گا عازہ کے ہاسٹل جانا ہے تمہیں وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

سوری اب میں تیرے لیے گرلز ہاسٹل نہیں رہ سکتا کیوں میرا جینڈر بدلنا چاہتے ہو؟؟

ابے او اور ایکٹنک کے حمام عازہ کو لینے جانا ہے اُسکی کال آئی تھی کہ اُسے دو چھٹیاں ہیں اور وہ گھر آنا چاہتی ہے اس لیے اُسے لے آنا وہاں سے اور ہاں اُسے کچھ چاہیے ہوا تو وہ بھی لے دینا وہ بھی خوشدلی سے کیونکہ بل میں دے دوں گا اس لیے صدمے میں مت چلے جانا۔

مطلب کہ میں یعنی کے احمد چوہدری آپکی منہ بھولی بہن کو لیکر اتنی دور آپکے پاس آئے سوری آپ نے غلط جگہ پہ کال ملائی ہے میں ڈرائیونگ کی نوکری چھوڑ چکا ہوں۔

چل ٹھیک ہے شام میں اکٹھے افطاری کرتے ہیں اللہ حافظ اسکی کسی بات کو کسے خاٹے میں نالاتے ہوئے کال کھٹک سے بند کی تھی اور وہ رونی شکل بناتا اپنے موبائل کو گھورنے لگا تھا

اب وہ ویٹنگ روم میں بیٹھا عازہ کا انتظار کر رہا تھا تبھی اپنی طرف ایک لڑکی کو آتا دیکھ کر اسکی تمام تر سماعتوں کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے وہ کوئی پچیس چھیس سالہ کافی زیادہ لمبی اور صحت میں احمد سے بھی ڈبل لڑکی معلوم ہوتی تھی رہتی سہتی کسر چہرے کے تنے اعصاب نے نکال ڈالی، کیا ڈون جیسی بہن ڈھونڈی ہے ابراہیم نے اسنے دکھے دل سے سوچا پھر گلہ کھنکار کر بولا چلیں؟؟

اُس لڑکی نے پہلے تو خونخوار نظروں سے گھورا لیکن جب بولی تو آواز خطرناک کو بھی مات دیتی تھی بے شرم انسان تجھے میں ایسی ویسی لڑکی لگ رہی ہوں؟؟ اُسکی مردانہ آواز میں خود کے لیے لڑکی کا لفظ سُن کر احمد کے سارے ارمانوں پہ اوس پڑی تھی وہ تو جب بھی سوچتا لڑکی کہ نام پہ اُسکے زہن میں کوئی سلم ٹرم کوئل کی آواز والی لڑکی آتی لیکن یہ تو کوئی اور ہی مخلوق لگ رہی تھی۔

آپ عائرہ ہی ہیں نا؟؟

یہ سہی طریقہ ڈھونڈ رکھا ہے لڑکیوں کو چھیڑنے کا سوری لیکن میں اتنی نازک لڑکیوں کو نہیں چھیڑتا وہ افلاطونی کی طرف دیکھ کر جلتے بھنتے بولا تم لائیں مار رہے ہو مجھ پہ رکو ابھی وارڈن سے کہہ کر تمہاری واٹ لگواتی ہوں اس سے پہلے وہ چلا کر ہاسٹل کی بنیادیں ہلاتی ایک سُریلی سی آواز احمد کے کانوں سے ٹکرائی تھی آپ احمد ہیں؟؟

اور احمد جان کی امان پاتا جلدی سے سر ہلا گیا تھا سوری سسٹر یہ مجھے لینے آئے تھے انہوں نے پہلے مجھے دیکھا نہیں ہوا تھا اس لیے غلطی سے آپکو عائرہ سمجھ لیا اور احمد کو پہلی دفعہ اپنے غلط سمجھنے پہ خوشی ہوئی تھی وہ لڑکی ہنکارہ بھرتی صوفے پہ بیٹھ گئی چلیں؟؟

احمد جو صوفے کی سلامتی کے لیے دعاگو تھا جھر جھری لیکر عائرہ کی طرف دیکھا جو جوابدہ نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی اُسکی گرے آنکھیں احمد کو بہت گہری اور خطرناک لگی تھی ، ٹھہر کی اس لڑکی

نے بڑبڑاہٹ کی تو وہ سٹپٹا کر سر ہلاتا دروازے کی جانب بڑھا تھا شکر ہے عائرہ نے لڑکی لفظ کا بھرم رکھ لیا اسنے دل میں رب کا شکر ادا کیا تھا

آپکو کچھ خریدنا ہے؟؟ وہ ڈرائیونگ کرتا مصروف سا بولا

جی مجھے ریمورٹ کنٹرول گاڑی لینا ہے وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔ ہیں کیا لینا ہے؟؟ اُسے لگا کہ شاید کچھ غلط سُن لیا ہے ریمورٹ کنٹرول گاڑی۔۔ میں نے تو سُننا تھا کہ لڑکیاں ٹیڈی بیئر وغیرہ خریدنا پسند کرتی ہیں لیکن یہ ریمورٹ کنٹرول گاڑی پہلی دفعہ سُن رہا ہوں اُسے بلیک چادر میں لپٹی نازک سی لیکن مضبوط لہجے میں بات کرنے والی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا، کرتی ہوں گی لیکن میں دوسری لڑکیوں جیسی نہیں ہوں اور ویسے بھی مجھے اپنے بھائی کے لیے خریدنی ہے وہ جزبات سے عاری لہجے میں کہتی احمد کو چُپ کروا گئی

اُسے مال کے سامنے گاڑی روک کر اُسے اترنے کا اشارہ کیا اور وہ اپنی چادر سیٹ کرتی نیچے اُتر آئی وہ اُسے لیے ٹوائز شاپ میں داخل ہوا تو عائرہ کی نگاہیں مارے حیرت کہ پوری کھل گئی اُسے کہاں اتنے پیارے کھلونے اور اتنے بڑے شاپنگ سینٹرز دیکھے تھے وہ ہر چیز کو ستائش سے دیکھ کر پاس کھڑے احمد سے بھی غافل ہو چکی تھی جو خاموشی سے اُسکے چہرے کے بدلتے ایکسپریشنز کو دیکھ رہا تھا وہ آہستہ آہستہ چلتی سفید رنگ کے ٹیڈی بیئر کے پاس آئی تھی احمد ایک گاڑی پیک کرنے کا کہتا اُسکے پیچھے آیا

اچھا لگا تمہیں اسنے دوستانہ لہجے میں پوچھا تو خود بخود اُسکی گردن ہاں میں ہلی تھی لیکن اچانک ہی وہ ہوش میں لوٹ کر نا میں سر ہلانے لگی، کیا ہوا؟؟ احمد نے اُسے سنجیدہ ہوتے دیکھ کر پریشانی سے پوچھا

کچھ نہیں چلے؟؟ اوکے چلو وہ کندھے اچکا تا بل پے کرتا شاپنگ بیگ تھامتا شاپ سے باہر نکلا پھر کچھ یاد آنے پہ مڑا، وہ دراصل مجھے ابراہیم کی وائف کے لیے گفٹ لینا ہے تو کیا تم میری ہیلپ کر سکتی ہو بی کا ز مجھے لیڈیز کے بارے میں زیادہ پتا نہیں ہے اب وہ کیا کہتی کہ پتا تو اُسے بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی حامی بھرتے ہوئے اُسکے ساتھ چلنے لگی

یہ کیسا ہے؟؟ اسنے ایک نفیس سا بریسلٹ اُسکی جانب بڑھاتے ہوئے پوچھا جسے دیکھ کر عائرہ کی آنکھیں چمکیں اچھا ہے وہ دل سے بولی، پہن کے دیکھا تو احمد نے تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ چپ چاپ اُس بریسلٹ کو اپنی کلائی کی زینت بنا گئی اُمم ٹھیک ہے یہ پیک کر دے اُس نے بریسلٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیلز بوائے سے کہا اور خود آس پاس نظریں گھمانے لگا اُسکی گھومتی نظریں ایک چیز پہ ساکت ہوئی تھی یہ نیکلس دکھائیے گا اُس نے ہاتھ کے اشارے سے وہ نیکلس نکوایا تھا یہ کیسا ہے؟؟ واو عائرہ کے ہونٹ خود بخود گول ہوئے تھے پھر خفت زدہ سی سوکھے لبوں پہ زبان پھیرتی بولی اچھا ہے احمد نے اُسکے انداز پہ ہنسی کو بمشکل اُمدنے سے روکا تھا کیا تم پہن کے دیکھا سکتی ہو؟؟

اُسکے اتنی آس سے کہنے پہ عائرہ کو انکار کرنا اچھا نا لگا اس لیے خاموشی سے وہ نیکلس تھامتی مرر کے سامنے کھڑی ہوتی چادر کے اندر سے ہی پہنے لگی پہنے کے بعد اسنے جھجھکتے ہوئے احمد کی طرف رخ

کیا اور وہ سانس روکے اُسکی گردن میں سجے نیکلس کی بجائے اُسکی شاہ رگ پہ مود سیاہ تل کو دیکھ رہا تھا اُسے وہ نیکلس اُسکے تل کے سامنے بالکل بے مول لگا اُسے مسلسل اپنی طرف تکتا پا کر عائرہ نے جھٹکے سے نیکلس کو کھینچ کر اُتارا تھا جسکے نتیجے میں نیکلس کی ہک ٹوٹنے کے ساتھ اُسکی چادر بھی سائیڈ کو سر کی تھی اور احمد کی نظر اُسکی گردن کے بائے جانب بنے دو نشانوں پہ جا ٹھہری تھی جبکہ عائرہ کی جان نیکلس کے ٹوٹنے پہ ہوا ہوئی تھی میں نے جان بھوج کے نہیں کیا وہ چادر سے اپنی گردن چھپاتی لاچاری سے منمنائی تب جا کر احمد نیکلس کی طرف متوجہ ہوا تھا لاو میں دیکھتا ہوں وہ نارمل سے لہجے میں کہتا اُسکے ہاتھ سے نیکلس پکڑتا کاونٹر کی طرف بڑھ گیا اور وہ ناخن چباتی ارد گرد دیکھنے لگی لیکن جیسے ہی اُسکی نظر سامنے آتے شخص پہ پڑی اُسے اپنے پاؤں تلے سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی تھی

☆☆☆☆☆☆

جیسے ہی اُسکی نظر سامنے آتے شخص پہ پڑی اُسے اپنے پاؤں تلے سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی تھی اُس نے آس پاس نگاہ دوڑائی جب راہ فرار کا کوئی دروازہ نظر نہ آیا تو وہ چادر سے منہ چھپاتی کاونٹر کی طرف منہ کر کے کھڑے احمد کی بازوں سے جا چپکی اور احمد نے حیرانی سے گردن موڑ کر اُسے دیکھا جو اپنا منہ چھپائے خوفزدہ نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی کیا ہوا ہے؟؟ اُس نے اپنی بازوں چھڑوانے کی سعی کرتے ہوئے پوچھا لیکن وہ بنا بولے کانپتے ہاتھوں سے اُسکی بازوں چھوڑنے پہ آمادہ نہ ہوئی تو وہ بریسلٹ پیک کرواتا اُسے لیے شاپ سے باہر نکلا لیکن بازوں ابھی بھی اُسکے ہاتھوں میں تھی وہ پریشان سا ادھر ادھر نگاہ گھماتا باہر گاڑی تک آیا اور دونوں شاپنگ بیگ پچھلی نشست پہ

رکتے ہوئے اُسکے لیے دروازہ کھولا تھا وہ سہمی ہوئی چادر دونوں ہاتھوں میں دبوچتی سیٹ پہ بیٹھ گئی بنا چہرہ اوپر اٹھائے اور احمد نے خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے پانی کی بوتل اُسکی جانب بڑھائی جسے وہ لرزتے ہاتھ سے تھامتی منہ کو لگا گئی لیکن کچھ یاد آنے پہ منہ میں موجود پانی فوارے کی شکل میں باہر نکل کر احمد کی پیٹ بھگو گیا تھا وہ وہ میرا روزہ ہے وہ اسقدر ڈر چکی تھی کہ اپنے روزے تک کو فراموش کر گئی جیسے ہی نظر اُسکی گیلی پیٹ پہ گئی وہ خوفزدہ نگاہوں سے احمد کو دیکھنے لگی جو تیوری چڑھائے اُسے ہی گھور رہا تھا عازرہ کی آنکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر اُسکے تاثرات نرم پڑے تھے سوری پلیز وہ روہانسی سی بولی اٹس اوکے وہ سنجیدگی سے کہتا توجہ سے ڈرائیونگ کرنے لگا

کچھ دیر بعد احمد کی آواز نے گاڑی کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا تھا سیٹ بیلٹ پہنو لیکن اُسکے دو دفعہ کہنے پہ بھی جب وہ ناہلی تو احمد نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی اور بنا کچھ کہے سیٹ بیلٹ باندھنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے تھے جس پہ وہ اُچھل کر شیشے سے جا لگی ریلیکس سیٹ بیلٹ پہنا رہا ہوں ، مممیں خودد پہن لوں گی وہ خوفزدہ سی کہتی بیلٹ کو لگانے کی کوشش کرنے لگی لیکن جب نا پہنی گئی تو موٹے موٹے آنسو اُسکی گرے آنکھوں سے گرے تھے عازرہ نے بے بسی سے احمد کی جانب دیکھا۔ میں کرتا ہوں وہ دوستانہ لہجے میں کہتا اسکو بیلٹ پہنانے لگا اور عازرہ دم سادھے نظریں جھکائے بیٹھی رہی اُسکے پیچھے ہونے پہ اُس نے رُکی ہوئی سانس بحال کی تھی

--

کون تھا مال میں جسے دیکھ کر تم خوفزدہ ہو گئی؟؟ وہ کچھ توقف کے بعد نرمی سے بولا کوئی بھی نہیں عازہ نے ہاتھ مروڑتے ہوئے صفائی سے جھوٹ بولا، تو پھر خوفزدہ ہونے کی کوئی خاص وجہ؟؟ میں آپکو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی وہ اٹل لہجے میں کہتی شیشے کے پار مناظر کو گھورنے لگی جبکہ احمد اپنا سامنہ لیکر رہ گیا یہ صحیح ہے پہلے بغل میں چھپ گئی اور اب دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہے اسنے دل میں کلستے ہوئے سوچا

--

اپنی منزل مقصود پہ پہنچ کر اُسے ساتھ بیٹھی چھوٹی موٹی سی لڑکی کو دیکھا جو اپنی چادر کو مضبوطی سے تھامے سو چکی تھی وہ حیران ہوا کے چادر پہ گرفت ابھی بھی سخت تھی جانے اُسے کس بات کا ڈر تھا عازہ۔۔۔ عازہ۔۔ اٹھیں ہم پہنچ چکے ہیں جب ایک آواز پہ نا اٹھی تو دوسری آواز اسکے کان کے قریب چہرہ لا کر کہی گئی عازہ نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں لیکن جیسے ہی نظر اپنی طرف جھکے احمد پہ گئیں اسکی چیخ بلند ہوئی اس سے پہلے اُسکی چیخوں کی گونج ابراہیم تک پہنچتی احمد نے اسکی چیخوں کا گلہ گھونٹا تھا

پاگل لڑکی تمہیں جگا رہا تھا اگر ایسا ویسا کچھ کرنا ہوتا تو پورا راستہ تم غشی کی حالت میں پڑی رہی ہو تو موقع غنیمت جان کر کچھ بھی کر سکتا تھا اب منہ بند رکھنا ہاتھ ہٹا رہا ہوں وہ اُسکی گھوں گھوں سے عاجز آتا ہاتھ ہٹا گیا اور وہ لمبے لمبے سانس لیتی احمد کو خونخوار نظروں سے گھورنے لگی وہ اسے نظر انداز کرتا اپنی طرف کا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا

وہ جو امید کر رہی تھی کہ وہ اُسکی جانب گھوم کر دروازہ کھولے گا لیکن اسے اندرونی دروازے میں غائب ہوتا دیکھ کر اسکی تمام تر امیدیں کرچی کرچی ہوئیں تھیں وہ غصے سے سیٹ بیلٹ اتارنے لگی جو شاید پہننے کے بعد جام ہو چکی تھی عازہ نے جھنجھلاتے ہوئے بیلٹ اتاری اور احمد والے دروازے کی جانب سے باہر نکلتی ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی پھر اپنے کپڑے جھاڑ کر سلوٹیں نکالنے کے بعد اندرونی دروازے کی جانب بڑھی تھی

لاونج میں قدم رکھتے ہی اُسکی نظر احمد اور ابراہیم پہ گئی جو دونوں ایک دوسرے کو خود میں بھینچے نا جانے کیا کہہ کر مسکرا رہے تھے ابراہیم کی نگاہ عازہ کی طرف اُٹھی تو وہ آہم آہم کرتا اُس سے الگ ہوا، کیسی ہے میری بہن ابراہیم نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دریافت کیا اور عازہ کنفیوز سی ہاں میں سر ہلا گئی اس نے زیادہ تنگ تو نہیں کیا؟؟ اشارہ احمد کی جانب کیا گیا اور وہ ہونٹوں پہ زبان پھیرتی نا میں سر ہلانے لگی

اسلام علیکم بنی جو ابھی نماز ادا کر کے کمرے سے نکلی تھی سب کو بلند آواز میں سلام کیا کیسے ہیں احمد بھائی؟؟ ایک دم فٹ تم کیسی ہو؟؟ جی میں بالکل ٹھیک وہ مسکرا کر جواب دیتی اپنی ہی ہم عمر سہمی سی لڑکی کی جانب بڑھی، عازہ بنی نے اشارے سے پوچھا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی بنی نے خوشدلی سے اُسے گلے لگایا تھا اور عازہ کو بھی کسی لڑکی کی موجودگی پہ ڈھارس ملی تھی ورنہ احمد کی موجودگی سے وہ خوا مخواہ خوفزدہ ہو رہی تھی

پہلے تو بڑی زبان چل رہی تھی یہاں آتے ہی لگتا ہے مون ورت رکھ لیا ہے جو ربوٹ کی طرح گردن کو ہلا کر ہی کام چلا رہی ہے احمد نے کڑھتے ہوئے سوچا۔ چلو فریش ہو جاو دونوں پھر اکٹھے افطاری کرتے اور عائرہ تمہارا وہی کمرہ ہے جس میں تم پہلے ٹھہری تھی اور وہ سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

تو کیوں یہاں کھڑا ہے ابراہیم نے احمد کو خاموش کھڑا دیکھ پوچھا میرا تو کوئی کمرہ ہی نہیں ہے مجھے تو نے یہی سے ٹر خا دیا تھا وہ مسکینیت طاری کرتا بولا تو ابراہیم نے ہنستے ہوئے اُسے سامنے والے کمرے میں دفع ہونے کا سائن دیا تھا

نا تو وہ یونی جا رہا تھا اور نا ہی سید اکمل شاہ کے پاس سارا دن اور رات اپنے کمرے میں بند رہتا کبھی مہمل کی پائل کو گھورنے لگتا تو کبھی اُن ساحر آنکھوں کو اور جب تھک جاتا تو اُن آنکھوں کو ورک پہ اتارنے لگتا پھر گھنٹوں بیٹھا اُن سے باتیں کرتا رہتا جیکی کو تو وہ کوئی مجنوں ہی معلوم ہوتا جسکی حرکتیں مشکوک لگنے لگی تھی سگریٹ کا استعمال اس قدر بڑھ چکا تھا کہ ہونٹوں کی سُرخی بہت تیزی سی سیاہی میں تبدیل ہونے لگی اور آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکوں نے بسیرا جما لیا تھا

وہ ادویات جسے لینے کی نوبت اب کم ہی آتی تھی پھر سے انکا استعمال بڑھنے لگا تھا آج جب بے سکونی حد سے بڑھنے لگی تو قدم خود بخود اپنے مسیحا کی جانب اُٹھنے لگے تھے

آج وہ کافی دنوں بعد سید اکل شاہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ دھیرے سے خیام کو دیکھ کر مسکرائے تھے جسکی حالت نے انہیں اندر ہی اندر پریشان کر دیا تھا

اتنے دن بعد آنا ہوا برخوردار طبیعت تو ٹھیک تھی نا میں تو پریشان ہی ہو گیا تھا میرا دل نہیں کیا آنے کا آج بھی معلوم نہیں کیسے خود کو گھسیٹ کر لایا ہوں وہ انہیں کافی تھکا تھکا سا لگا

ابھی سے تھک گئے ہو؟؟

خیام نے کندھے اچکائے

سید اکل شاہ ہاتھ میں پکڑی سُرخ موتیوں والی تسبیح جسکی چمک دور سے ہی توجہ کا مرکز بنتی اُسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے

اللہ کی طرف جانے کے دو رویے ہیں طوعاً (خوشی سے) کرہاً (بوجھ، مجبوری سے) جب آپ ایمان کے بہترین لیول پر ہوتے ہیں تو آپ طوعاً بھاگتے ہیں اللہ کی طرف، مگر یہی ایمان جب کم ہوتا ہے تو کرہاً خود کو گھسیٹنا پڑتا ہے۔ اللہ کی راہ لینا آسان راہ نہیں ہے۔ اس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہمارا اپنا آپ، ہماری خواہشات، نفس کی پیروی اور من مانیات ہوتی ہیں، شیطان صاحب تو پھر کسی سے پیچھے نہیں وہ تو پوری پلاننگ سے گیم لیکر آتے ہیں آپ خود کو اتنا نہیں جانتے ہوں گے جتنا وہ آپکی کمزوریوں اور خواہشات کے اندھے پن سے آگاہ ہے۔ اسکو پتہ ہے کونسا بٹن دبا کر آپکو کہاں سے گمراہ کرنا ہے۔ تبھی وہ کھلا دشمن ہے شیطان کا فریب، جال، دھوکہ بہت باریک ہوتا ہے ایک لمحے میں ساری فصل غارت کروا دیتا ہے

پر تمہیں پتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟؟ کیا وہ ہم سے زیادہ طاقتور ہے؟؟ کیا وہ ہاتھ سے مار کر ہمارا راستہ خراب کرتا ہے؟؟؟ نہیں وہ ہماری کمزوریوں، خواہشوں، اندھی تقلید سے ہمیں گمراہ کرتا ہے وہ ایک خیال ڈالتا ہے ہم ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ خیال بس اسکا ہوتا ہے باقی ساری کاروائی تو ہم خود کرتے ہیں کیونکہ ہم اللہ کی راہ چھوڑ دیتے ہیں شیطان اوپر نیچے سے نہیں آتا، اور کیوں نہیں آتا؟؟ کیونکہ اوپر کی طرف دعائیں جاتی ہیں تسبیحات جاتی ہیں اور نیچے انسان سجدہ کرتا ہے۔۔ اللہ کے قرب کی سب سے پسندیدہ اور قریبی حالت۔۔۔

پر ہم کیا کرتے ہیں؟؟؟ جب ایمانی لیول کم ہوا سب سے پہلے دعائیں اور سجدے چھوڑ دیتے ہیں جس سے شیطان اور ہمارا نفس مکمل طور پر ہم پر قابض ہو جاتا ہے۔

خیام کوشش کرو کہ طوعاً نہیں ہو رہے تو کیا ہوا کرھا کرو کیونکہ تمہارا رب تم سے پرفیکشن نہیں کوشش اور خلوص چاہتا ہے اللہ کی طرف آنا شروع کرو گے تو ایک دن طوعاً سے اللہ کی طرف بڑھنا بھی سیکھ جاو گے۔۔۔

کیا سچ میں ایسا ممکن ہے وہ امید بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا
دنیا میں ایسا کیا ہے جو ممکن نہیں ہے؟؟ اور تم کر سکتے ہو پتا ہے کیوں؟؟
کیوں؟؟ اسے تجسس سے پوچھا

کیونکہ اس نے تمہیں چُن لیا ہے اور پتا ہے کیوں چُن لیا ہے؟؟
خیام نے کندھے اچکائے

قرآن کے لیے اور پتا ہے کیوں چُننا ہے قرآن کے لیے؟؟؟

کیونکہ وہ انہی کو چنتا ہے جن سے وہ کوئی کام لینا چاہتا ہے ، جن کو کوئی مقام دینا چاہتا ہے ، جن کو اپنے ہاں خاص کرنا چاہتا ہے ، جن کو عزت دینا چاہتا ہے ، جن کو مضبوط بنانا چاہتا ہے ، جن کے حوصلوں کو بلند اور ہمتوں کو جواں رکھنا چاہتا ہے ، جنہیں تراش کر جوہر خاص بنانا چاہتا ہے ، جن کو دھوپ میں اس لیے رکھتا ہے کہ وہ کندن بن جائے ، جن کو وہ ضائع نہیں کرنا چاہتا ، جن کو وہ مثال بنانا چاہتا ہے ، ہمت کی ، عزم کی ، حوصلہ کی ،

برداشت کی ، جبر نفس کی ، جنہیں پرسکون خاموش سمندر کی مانند گہرا بنانا چاہتا ہے اور پھر وہ یہ سب تمہیں بنانے کے لیے آزماتا بھی ہے

"وہ تم سے اتنی محبت کرتا ہے کہ تمہیں اس کی مقدار معلوم ہو جائے تو یقین مانو تمہارا جوڑ جوڑ علیحدہ ہو جائے اس احساس محبت سے"

فرط جزبات سے اُسکی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہوا تھا بس تم ایک کام کرلو ، کونسا کام؟؟

اُس سے راضی ہو جاؤ اس حال میں جب زبان سے شکوے ،

آنکھ سے آنسو، دل سے ناشکری کے بول اُڑتے چلے آتے ہوں ، پھر تم یہی کہتے رہو یا رب میں آپ سے راضی ، آپکی محبت سے راضی ، آپکی دی ہوئی آزمائش ہے راضی۔۔۔

میں راضی ہوں میں بالکل ٹھیک ہوتا ہوں لیکن اچانک سے میرا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو جاتا ہے پتا نہیں کیوں میں مسلسل اللہ کی راہ پہ چل نہیں پا رہا وہ بے بسی سے سر ہاتھوں میں تھام گیا تھا سید اکمل شاہ نے افسردہ سی سانس خارج کرتے ہوئے اُسے دیکھا تھا

دیکھو خیام " زندگی میں ایک دفعہ ہدایت کا مل جانا، ایک دفعہ اللہ کا احساس ہو جانا، ایک دفعہ اللہ کو رب کے مقام پہ بٹھا دینا اس بات کی گارنٹی نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے اس سٹیٹس پہ قائم رہیں گے

اس کے لیے تو مسلسل جدوجہد مسلسل اللہ سے جڑے رہنا مسلسل اللہ کی ربوبیت کو یاد رکھنا ہوگا پھر ہی تم طوعاً تک پہنچ سکتے ہو۔۔ تمہیں جدوجہد کرنی ہے اپنے نفس کو سمجھا کر اُسے اپنے رب کے قریب کرنا ہے اپنے نفس کے گھروں کی حفاظت کرنی ہے کیا مطلب وہ اُلجھتے ہوئے پوچھنے لگا

"ہر آدمی کے وجود میں نفس کے چار گھر ہیں پہلا گھر زبان ہے جس کو وہ لہو لغو سے آلودہ رکھتا ہے ، دوسرا گھر دل ہے جسکو وسوسہ و خطرات کی آماجگاہ بنائے رکھتا ہے ، تیسرا گھر ناف ہے جسے وہ شہوت و ہوا سے پُر رکھتا ہے ، چوتھا گھر اطرافِ دل ہے جسکو وہ حرص و حسد ، کبر و ہوا ، عجب و ریا اور بغض کینہ سے سجائے رکھتا ہے یہ چاروں گھر آگ سے دھکتے رہتے ہیں اور یاد رکھو یہ آگ اب زکرا اللہ کے بنا نہیں بجھتی۔۔"

اب تمہیں اپنے نفس کے اندر کی آگ کو بجھانے کی کوشش کرنی ہے تاکہ تم باہر کی آگ سے بچ سکو جس سے میرا رب بار بار بچنے کی تلقین کرتا ہے۔۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات؟؟

یہاں پہ تو سب کچھ سمجھ جاتا ہوں لیکن کچھ دیر بعد سب بھلا دیتا ہوں کاش میں وہ عہد جو یہاں بیٹھ کر کرتا ہوں اسے نبھا بھی سکوں اسنے حسرت سے کہا

"کاش اور اگر کو اپنی حیات سے نکال دو پُرسکون ہو جاو گے" وہ دوبدو بولے تو خیام خاموش سا ہو گیا تھا



ابراہیم دروازہ ناک کرتا اُسکے کمرے میں داخل ہوا تھا وہ جو سونے کی تیاری میں تھی جلدی سے سیدھی ہو بیٹھی
سٹڈی کیسی جا رہی؟؟
بہت اچھی
سمجھ آ جاتا ہے سب آسانی سے؟؟
جی بھائی

ہاسٹل میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟؟ اوں ہوں عائرہ نے نا میں گردن ہلائی، کیا اپنی پریشانی اپنے بھائی سے بھی شیر نہیں کرو گی؟؟ بھائی وہ آج مال میں میں نے اُسے دیکھا،، کسے وہ پل میں چونکا۔
چوہدری فرقان کے سب سے خاص بندے کو وہ خوفزدہ سی بولی
کیا اسنے بھی تمہیں دیکھا؟؟ ابراہیم نے کسی خدشے کے تحت پوچھا نہیں مجھے نہیں لگتا کہ اُس نے مجھے دیکھا ہو گا کیونکہ میں چھپ گئی تھی اسنے سوچتے ہوئے بتایا۔
ہوسٹل میں کچھ مشکوک تو نہیں لگا اب کبھی؟؟ نہیں وہاں تو سب ٹھیک ہے

ہم جیسے ہی کچھ گڑبڑ لگے مجھے فوراً اطلاع کرنا اب ریٹ کرو صبح تمہیں گاؤں لے چلوں گا وہ اک نظر سر جھکا کر بیٹھی عازہ پہ ڈالتا کمرے سے نکل آیا

اگلے دن وہ عازہ اور احمد کے ساتھ گاؤں کے لیے روانہ ہوا جبکہ بنی کالج جا چکی تھی سارا رستہ وہ احمد کے ساتھ باتیں کرتا آیا اور وہ وینڈو سے اپنے گھر کو جاتی سڑکوں کو محبت سے دیکھتی رہی دل تھا کہ اپنے گھر والوں سے ملنے کو اُچھل کود کرنے لگا تھا وہ جو مسلسل بول رہا تھا گاڑی رکنے پہ اُسکی فر چلتی زبان کو بھی بریک لگی تھی پہنچ گئے ہم احمد نے وینڈو سے باہر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا تو ابراہیم سر ہلاتا گاڑی سے نکل آیا عازہ بھی دروازہ کھول کر اپنے گھر کی جانب بھاگی تھی وہ دونوں اسکی جلد بازی دیکھ کر مسکرائے تھے

میری دھی رانی آئی ہے اُسکی اماں جو برتن دھو رہی تھی جلدی سے ہاتھ پونجی کھڑی ہوئی اور عازہ اُنکے گلے لگی چھو چھو کرنے لگی تھی بس پھر اُسکی اماں کا بھی ضبط ٹوٹا تھا ابراہیم کے گلے کھنکارنے پہ وہ ہوش میں آئیں تھی ارے پُتر اُدھر کیوں کھڑا ہے اندر آنا وہ ڈوپٹے کے پلوں سے آنسوں رگڑتے ہوئے بولیں تو وہ ہنستا ہوا آگے آیا اور سر جھکا کر پیار کے ساتھ کئی دعائیں بھی موصول کیں تھی احمد نے بھی سر جھکا کر پیار لیا تھا اور انہوں نے سوالیہ نظروں سے ابراہیم کی جانب دیکھا یہ میری پھوپھو + مامی کا بیٹا ہے عازہ اسی کے ساتھ آئی ہے ہاسٹل سے اُسنے کنفیوز سے کھڑے احمد کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بتایا تو انہوں نے دوبارہ سے اسکے جیل سے سیٹ کیے بالوں پہ ہاتھ

پھیرا تھا اور احمد کے ہونٹ پھیلے تھے لیکن جیسے ہی اُسکی نظر عائرہ پہ پڑی جو بھیگی گرے آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی احمد کی مسکراہٹ سمٹی اور وہ بھی گڑبڑا کے دوسری طرف دیکھنے لگی
اماں سجو اور ابا کدھر ہے؟؟

سجو تو سکول گیا ہے اور تیرا ابا دیہاڑی پہ گیا ہے اگر اُسے پتا ہوتا کہ تُو آنے والی ہے وہ چھٹی کر لیتا، کوئی بات نہیں اماں میں شام تک یہی ہوں مل کر ہی جاؤں گی ابا سے اور احمد نے جھٹکے سے ابراہیم کو دیکھا کہ شام تک رُکنے والا کیا سین ہے لیکن ابراہیم کی جانب سے آنکھوں کے اشارے چپ رہنے کا سائن ملنے پہ وہ چپ ہی ہو گیا

تُو بھائیوں کو اندر لے کے جا میں بوتل لے کر آتی ہوں وہ خوشی سے دکتے چہرے سے دونوں کو دیکھتے ہوئے بولیں احمد کا دماغ لفظ بھائیوں پہ بھک سے اڑا تھا لیکن سوائے ابراہیم کو گھورنے کے کچھ نا کر سکا

اماں ہمارا روزہ ہے اُسے دھیمی مسکراہٹ سے بتایا تو وہ شرمندہ سی ہو گئیں میرے تو دماغ سے ہی نکل گیا چلو اندر تو آو سب دھوپ میں کھڑے ہو اور وہ دونوں اماں کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئے تھے

اب تم سب افطاری کر ہی جاو گے میں نے کہہ دیا ہے بس اماں نے مان سے کہا اور ابراہیم کو نا چاہتے ہوئے بھی انکار کرنا پڑا دراصل اماں جی آپکی بہو کو کالج سے لینا ہے اس لیے ہمیں گھنٹے تک نکلنا ہو گا

آپ بھابھی کو بھی لے آئے نا میں ابا اور سجو سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی پہلے بات منت بھرے لہجے میں جبکہ دوسری بات اٹل لہجے میں کہی گئی ابراہیم خاموشی سے زمین کو گھورتا رہا پھر سوچتے ہوئے گویا ہوا ٹھیک ہے میں بینیش کو لے آؤں گا چھٹی کے ٹائم یہ سنتے ہی عازہ کے چہرے پہ خوشی کے کئی دیئے جگمگانے لگے تھے احمد نے بڑے غور سے اُسکی مسکراہٹ دیکھی تھی جو بچوں کی طرح جوش سے بھرپور تھی

پہلے اُسکا ارادہ احمد کو بھیجنے کا تھا لیکن اُسے بنی کے کالج کا علم نہیں تھا ویسے بھی وہ ان تمام راستوں سے انجان تھا اس لیے کچھ دیر بعد وہ خود ہی بنی کو لینے چلا گیا جبکہ احمد کو ادھر ہی چھوڑ گیا کیونکہ اُسے چوہدری فرقان کے گھر والوں پہ رتی برابر بھی بھروسہ نہ تھا وہ عدالت کے سختی سے آرڈر کرنے کی وجہ سے اسکے گھر والوں کو تو کچھ نا کہتے تھے لیکن عازہ کے معاملے میں وہ کوئی بھی لاپرواہی نہیں چاہتا تھا

ابراہیم کو گئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب فرقان کی ماں انکے گھر آدھمکی اور اونچی اونچی بولنے کے ساتھ گالیوں سے بھی اپنی زبان گندی کرنے لگی ، احمد جو چارپائی پہ لیٹا چھت کو گھور رہا تھا باہر شور کی آواز پہ وہ ہڑبڑا کے باہر نکلا تھا لیکن سامنے ہی کوئی پچاس پچپن سال کی عورت کو غصے سے لال پیلا ہوتا دیکھ کر اُسے ڈھیلے اعصاب میں تناؤ آیا تھا

باہر نکال اس حرافہ کو وہ عازہ کی اماں جو پریشان سی سر جھکائے کھڑی تھیں اُن سے بولی۔ کون ہیں آپ اور یہ کس طریقے سے بات کر رہی ہیں؟؟

اس عورت نے سر تا پیر احمد کو دیکھ کر ہنکارہ بھرا تھا اب یہ نیا بابو ڈھونڈ لیا ہے رنگ رلیاں منانے کے لیے بڑی سپیڈ پکڑی ہے پہلے والے سے لگتا ہے دل بھر گیا جیسے میرے فرقان سے بھر گیا تھا عازہ جو دروازے سے چپکی کھڑی تھی کانپتی ٹانگوں کو بمشکل گھسیٹی اپنی اماں تک پہنچی جو گرنے کے قریب تھیں

کون ہے یہ عورت اور یہ کیا بکواس کر رہی ہے؟؟ اسنے بڑھکتے ہوئے عازہ کی جانب دیکھا جو آنسوؤں بھاتی اپنی اماں کی بغل میں چھپی کھڑی تھی

ارے یہ کیا بولے گی میں بتاتی ہوں یہ جو پارسہ بنی پھرتی ہے نا میرے بیٹے کو اپن معصومیت کے جھانسنے میں پھنسا کر پہلے اپنا مرید بنایا اُس کے ساتھ رات کی سیاہی میں منہ کالا کرتی رہی جب دل رج گیا تو نئے عاشق کے ساتھ مل کر اُسے تھانے پکڑا دیا جب اُس سے بھی جی اکتا گیا تو تجھے پھانسنے چلی ہے یہ منحوس ماری گند کی پوٹلی۔۔

بس کر دیں آپ وہ پوری قوت سے دھاڑی تھی بھائی ہے وہ میرا جسے آپ عاشق بنا رہی ہیں ہاں بھائی تو تیرا فرقان بھی تھا زمانے والوں کے لیے لیکن اندر ہی اندر نا جانے کونسا جادو ٹونا کیا اور میرے معصوم بیٹے سے ملنے پہنچ گئی رات کے اندھیرے میں بعد میں الزام لگا دیا کہ اُس نے تیری عزت خراب کی ہے جبکہ نت نئے مردوں کا چسکا تو نا جانے تجھے کب سے پڑا ہے بیچ خون بیچ ہی ہوتا اُس عورت نے عازہ کی طرف ٹھوکیا تھا

احمد کے سر پہ دھماکے پہ دھماکے ہونے لگا تھا اُسکی تو زبان ہی گنگ ہو چکی تھی ، آپکے بیٹے نے زبردستی بلوایا تھا مجھے ڈیرے پہ عزت لوٹی تھی میری اُسکا گواہ آپکے پیچھے کھڑا آپکا وفادرا کتا ہے

پوچھیے اس سے اُس دن کیا ہوا تھا اور خون پیچ میرا نہیں بلکہ آپکا پیچ اور غلیظ ہے وہ کرختگی سے کہتی روتے روتے زمین پہ ڈھے گئی تھی چادر سر سے اتر کر کندھوں پہ جھولنے لگی پاس کھڑی اماں بھی ڈوبتے آنکھوں میں دیے زار و قطار رو رہی تھی احمد کا کلیجہ پھٹ گیا عازہ کے منہ سے ادا کیے گئے الفاظ سُن کر اُس نے سر جھٹک کر آنکھوں کو سامنے چھاتے اندھیرے میں ڈوبنے سے خود کو روکا تھا۔ سب جو سکول سے آیا تھا اپنے گھر میں بڑی بی بی اور انکے بندوں کو دیکھ کر دروازے سے ہی پلٹ گیا اور کھیتوں کی طرف دوڑ لگائی یہاں اُسکا ابا مزدوری کرتا تھا ہماری بلی ہمیں کو میاؤں، ہمارے ہی ٹکڑوں پہ پل کر ہی سے زبان درازی جب یہ شوکرے تجھ سے کھیل کر منہ موڑ لے گے تب لوٹ کے ہمارے پاس ہی آئے گی اور پھر میں اپنے ان پالتو کتوں کو تجھ پہ چھوڑوں گی بس اب ایک لفظ بھی اور اپنی اس گندی زبان سے نکالا تو یہی زمین میں گاڑ دوں گا احمد نے غراتے ہوئے دیوار کے پاس پڑی گرسی کو ٹھوکر لگائی تھی جو اُس عورت کے پاس جاگری اور وہ خوفزدہ ہوتی اچھل کر پیچھے ہٹی تھی عازہ کو دیکھ کر اُس کے زہن میں روتی بلکتی مہمل کا عکس گھوما تھا وہ بھی تو شکار بنی تھی ہاں پر وہ اپنی مرضی سے شکاری کے شکنجے میں پھنسی تھی جبکہ عازہ کا پوری پلاننگ کے ساتھ شکار کیا گیا تھا وہ مہمل کو تو کھوچکا تھا لیکن ایک اور عورت کو اس زلت کی چکی میں پیتے نہیں دیکھ سکتا تھی اُس نے ایک نظر عازہ کی گردن کے داہنے طرف بنے نشان کو دیکھا تھا اور بس پھر وہ اسی پل میں فیصلہ کر گیا جس کو عملی جامع پہنانا باقی تھا

لاوارث سمجھ رکھا ہے اسے جو یوں منہ پھاڑ کر غلاطت بک رہی ہو کم از کم خود کو عورت کے معیار سے تو مت گراو اپنی عمر دیکھو اور اپنے کام دیکھو۔۔۔

اوشو کرے تو ہمارے درمیان مت آ وہ ڈرتے ڈرتے چلائی تھی ورنہ کیا بھروسہ گرسی اٹھا کر سر پہ ہی نا دے مارے۔

بی بی جی آپ ہمیں معاف کریں عیزہ اب یہاں نہیں آئے گی یہ ابھی یہاں سے چلی جائے گی عازہ کی اماں منت بھرے لہجے میں بولیں تو عازہ سمیت احمد نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا کیا ہوا ہے بی بی جی آپ یہاں ہمیں بلوا لیا ہوتا اُسکے ابا پسینہ پونختے جو تیز تیز چلنے کی وجہ سے آیا تھا کانپتی آواز میں بولے نظریں البتہ جھکی ہوئیں تھی گویا چوہدریوں کی عورتوں کا بے جا احترام کرنا انہیں وراثت میں ملا ہو

اپنی اس شوکری کے لچھن چیک کر جاتی کسی کے سنگ ہے اور آتی کسی کے اور اُسکے ابا نے ایسی نظروں سے احمد کو گھورا کہ وہ شرمندہ سا ہو گیا کون ہے یہ لڑکا اُسکے ابا عازہ کی طرف گھومے جسکی رنگت زرد پتے کی ماند ہو چکی تھی جیسے خون ہی نیچڑ گیا ہو

کیا ہو رہا ہے یہاں ابراہیم کی آواز پہ احمد سمیت عازہ کو بھی ڈھارس ملی تھی

گلتا ہے آپ اپنے بیٹے کی حالت سے نا واقف ہیں یا آپکو اپنے بیٹے سے کوئی سروکار نہیں ہے ورنہ اولاد کا دکھ تو والدین کو چلنے پھرنے کے قابل نہیں چھوڑتا لیکن ادھر تو ایسا کوئی سین ہی نہیں ہے اپنے بیٹے کی بغیرتی کا علم رکھنے کے باوجود شیرنی بنی کھڑی ہیں اس قدر شرم سے عاری عورت کو میں پہلی دفع دیکھ رہا ہوں اور اُس نے اُلجھی نگاہوں سے ابراہیم کو دیکھا تھا جو انکی زندگی اجیرن کر چکا تھا

ابراہیم بھائی آپ بتائے انہیں کے میں آپکے ساتھ آئی تھی عازہ نے شکایتی نظروں سے اپنے ابا کو دیکھتے ہوئے کہا تو ابراہیم نے احمد کا تعارف کروایا تھا
میں عازہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں ابھی اور اسی وقت احمد نے بچھگی سے کہتے ہوئے سب کی سماعتوں پہ بم پھوڑا تھا

لیکن۔۔ ابراہیم نے کچھ کہنا چاہا تو احمد نے اُسے خاموش کروا دیا اور اُسکے ابا کی جانب مڑا تھا مجھے پتا ہے یہ سب ٹھیک نہیں ہے لیکن حالات کا تقاضہ سمجھتے ہوئے میں آپکے بیٹی کو اپنا سہارہ بنانا چاہتا ہوں اپنا پہ زور دیا گیا اگر آپکی رضامندی شامل ہو تو؟؟ میں ابھی مولوی صاحب کو لیکر آتا ہوں وہ آنسو رگڑتے دروازے کی جانب بڑھے تھے اور انکے پیچھے ہی فرقان کی اماں نے قدم بڑھانے چاہے لیکن احمد کی آواز نے انکے قدم جامد کر دیے تھے

آپ کدھر بھاگ رہی ہیں نکاح کی مبارکباد دے کر جائیے گا اور اگر نکاح سے پہلے اس گھر سے قدم بھی باہر نکالا تو وہاں پہنچاؤں گا جہاں ان پالتو کتوں کو ہڈیاں بھی نہیں ملیں گی اور وہ واقعی سہم کر وہی رُک گئی۔ بنی جو دمبھوں حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی ہوش میں آتے ہی عازہ کی طرف لپکی اور اُسے گلے سے لگا کر اُسکی چادر درست کی تھی عازہ نے ایک نظر اپنی طرف تکتے احمد پہ ڈالی تھی کیا نہیں تھا اُسکی آنکھوں شکوہ ، بے یقینی اور اپنی ہی ذات کی کرچیوں نے آنسوؤں کے چشموں کے پل توڑ کر پورا چہرہ بھیگو ڈالا تھا وہ جبرے بھیجتا نظروں کا زاویہ ہی بدل گیا

اگلے چند منٹوں میں وہ عازہ احمد بن گئی تھی وہ دعا مانگتا کھڑا ہوا اور قدم قدم چلتا فرقان کی ماں کے پاس آیا۔ اب اگر میری بیوی کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو ان کتوں کے ساتھ کتوں والی کر

کے آدم خور کتوں کے آگے ڈالنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے لگا اب اللہ اللہ کرنے کی عمر ہے تو بہتر ہے وہی کرو ورنہ اللہ کو یاد کرنے کا وقت ملے بغیر ہی اللہ کے پاس پہنچنا پڑے گا اور وہ ہنکارا بھرتی ناگوار نظروں سے احمد کو گھورتی گھر سے نکل گئی اسکے جاتے ہی احمد نے سر جھٹکا اور رُخ ابراہیم کی جانب کیا چلیں پھر ہمیں واپسی کے لیے بھی نکلنا ہے تاکہ رات کے سائے گہرے ہونے سے پہلے ہی پہنچ سکیں

اچھا ماں جی اب ہم چلتے ہیں اب ہمیں اجازت دیں ابراہیم سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا اور اُنکے کہنے کے باوجود بھی وہ نار کے کیونکہ احمد رُکنا ہی نہیں چاہتا تھا اس لیے سب کو واپس آنا پڑا جبکہ آتے وقت عازہ کا سب کے گلے لگ کر رونا واقعی اُسکی رخصتی کا پتہ دے رہا تھا

--

وہ اپنے بیگ کی زپ بند کر رہی تھی جب بنی اسکے پاس آئی میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں احمد بھائی بہت اچھے ہیں وہ تمہیں خوش رکھیں گے، خوش رہنے کی چاہ مردہ ہو چکی ہے وہ خود پہ ہنسی تو ابراہیم کا دل کٹ کے رہ گیا اللہ سے اچھا گمان رکھتے ہیں بنی نے اُسے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ اُسکی طرف مڑی تھی

انہوں نے مجھ جیسی لڑکی کو اپنا کر مجھ پہ جو احسان کیا ہے اُسکے بدلے میں آخری ہچکی تک انکی شکر گزار رہوں گی وہ لب کاٹتی کہنے لگی تو بنی نے اسے گلے سے لگا کر دلا سے دیا تھا اور عازہ نے ہنستے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑھائے تھے

کیا ہے ایسے کیوں گھور رہے ہو؟؟ اسنے ابراہیم کی گھوریوں پہ خفا ہوتے ہوئے پوچھا، بڑی لمبی شارٹ ماری ہے کزن سے ڈائریکٹ سالے کے رُتبے پہ فائز ہو گئے ہو بڑا جوش آیا ہوا تھا احمد چوہدری کے اندر وہ دانت پیستا بولا تو احمد کی باچھیں پھیلی

ایک مجبور باپ میرے پاس بہت امید سے آیا کہ اُسکی بیٹی کو انصاف دلانے میں، میں انکی مدد کروں جسکی عزت گاؤں کا رئیس زادہ بے مول کر چکا تھا یہ سُنتے ہی میرا خون خول اُٹھا اور جب میں اُس لڑکی سے ملا تو دھنگ رہ گیا وہ گاؤں کی پلی بڑی احساسِ کمتری کی شکار لڑکی جسے ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا اپنی عزت گنوا کر اپنی گرے آنکھوں میں خوابوں کے جنازے دفنائے مجھے خوفزدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جسکا مرد ذات سے اعتبار اُٹھ چکا تھا جسے انصاف تو چاہیے تھا لیکن ماں باپ اور چھوٹے بھائی کی جان کی امان بھی چاہتی تھی بس تب میرے دل نے اُسکو بہن مان لیا وہ نازک سی بکھری ہوئی لڑکی مجھے بہنوں کی طرح عزیز ہو گئی اور مجھے پتا بھی نا چل سکا وہ غیر مرعی نقطے کو گھورتے ہوئے کہتا احمد کا دل دہلا گیا

میں پوری کوشش کروں گا کہ اُسکا کھویا ہوا اعتماد لوٹا سکوں اور احساسِ کمتری سے خوشقسمتی تک کا سفر اسکے ہمقدم ہو کر عبور کرواؤں اسنے عزم سے کہتے ہوئے ابراہیم کو گلے سے لگایا تھا مجھے پھوپھو کی ٹینشن ہے ابراہیم نے افسردگی سے کہا، جہاں تک میرا خیال ہے وہ اپنی بہو کو دیکھ کر حشاش بشاش ہو جائیں گی جب اُنکو پتا چلے گا کہ انکی اتنی دیرپا خواہش منزلِ مراد تک پہنچ چکی ہے

عائزہ کو بیگ تھامے آتا دیکھ کر وہ ہنستا ہوا ابراہیم سے الگ ہوا تھا یہ لنگور اگر زرا بھی تنگ کرے تو فوراً مجھے بتانا پھر دیکھنا میں اسکی کیسے دُرگت بناتا ہوں ابراہیم نے اُسکے سر پہ مان بھرا ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی

دھیان سے جانا اور پہنچ کر مجھے میسج کر دینا ابراہیم نے پیچھے سے ہانک لگائی تو احمد نے ہاتھ لمبا کر کے اوکے کا اشارہ کیا وہ دونوں تب تک انہیں دیکھتے رہے جب تک گاڑی نظروں سے اوجھل نا ہو گئی

وہ پوری توجہ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ کچھ دیر بعد خود سے بے نیاز باہر کے مناظر میں کھوئی اپنی کچھ دیر پہلے بنی زوجہ محترمہ پہ بھی ایک آدھ نظر ڈال لیتا وہ پہنچنے والے ہی تھے جب افطاری کا وقت ہو گیا اور احمد نے ایک ریستوران کے سامنے گاڑی روکی تھی عائزہ کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پہ وہ بول اٹھا کہ جہاں سے افطاری کر کے باقی کا سفر کریں گے جس پہ وہ خاموشی سے نظریں جھکاتی اُسکی ہمراہی میں راہداری عبور کرنے لگی

احمد نے آس پاس نظر گھماتے ہوئے کارنر کی ٹیبل کی طرف قدم بڑھائے اور اُسے گم صم دیکھ کر خود ہی کچھ ہلکا پھلکا آرڈر کر لیا۔ دونوں کے درمیان چھائی خاموشی کو احمد کی آواز نے توڑا تھا میری ماما بے نیچر بہت اچھی ہیں دل کی بھی بہت صاف ہیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں اچانک بہو کے روپ میں دیکھ کر انکاری ایشن جیسا بھی ہوا اُس پہ دوبارہ ایشن مت لینا اور نا ہی افسردہ ہونا آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا، میں ان سے خود بات کر لوں گا بس تم نے میری ہاں میں ہاں ملانی ہے اچھے بچوں کی طرح۔۔ آئی ہوپ یو انڈرسٹینڈ کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں

جی میں سمجھ گئی ہوں وہ لب کاٹتی سرگوشی نما آواز میں بولی تو احمد نے تھکی سی سانس خارج کی تھی

کون ہے یہ لڑکی؟؟ دونوں نے جیسے ہی لاونج میں قدم رکھا فارہہ بیگم ڈری سبھی لڑکی کو دیکھ کر پریشانی سے اُسکی طرف بڑھتے ہوئے پوچھنے لگیں احمد نے ایک نظر صوفے پہ براجمان اپنے والد کو دیکھا جو تجسس سے اُسے ہی دیکھ رہے تھے

یہ عائرہ ہے عائرہ احمد چوہدری وہ مضبوط لہجے میں کہتا فارہہ بیگم کے ساتھ اپنے والد کو بھی دھنگ کر گیا وہ مارے حیرت کے منہ کھولے صوفے سے اُچھل کر کھڑے ہوئے تھے، تم نے اس لڑکی کو بھگا کر شادی کی ہے فارہہ بیگم کی گھٹی سی آواز نکلی جس نے احمد کے ساتھ عائرہ کو بھی جامد کر دیا نہیں ماما جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے میں سب بتاتا ہوں عائرہ تم سامنے والے کمرے میں چلی جاو میں کچھ دیر میں آتا ہوں اور وہ آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اُسے دیکھتی مرے ہوئے قدموں سے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی اُسکے جاتے ہی فارہہ بیگم احمد کے دوالے ہو گئیں جہاں بارات لیکر گیا تھا وہاں سے خالی ہاتھ لوٹ آیا اور جہاں خالی ہاتھ گیا تھا وہاں سے بیوی پکڑ لایا میں کہوں بھی تو کیا کہو تجھے---

ماما میری بات تو سن لیں پھر مل بیٹھ کر سب بین کرے گے وہ اکتاہٹ زدہ سا بولا تو فارہہ بیگم خاموش ہو تیں سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگیں

ابراہیم کی بہن ہے یہ وہ کافی عرصے سے انہیں جانتا ہے اور مجھے پہلی ہی نظر میں عائرہ سے محبت ہو گئی میں آپکو بتانا چاہتا تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں آپ سٹیٹس کے فرق وجہ سے انکار نا کر دیں اس

لیے دل کی بات دل میں ہی دبا گیا لیکن کل میں ابراہیم سے ملنے گیا تو مجھے پتا چلا اسکے گاؤں کے چوہدریوں کا بیٹا عازہ سے زبردستی نکاح کرنا چاہتا ہے جس وجہ سے وہ اس معصوم کو دھمکا رہا ہے بس میرا خون کھول اٹھا اور عازہ کے والدین کی منت سماجت کرتا عازہ کو آپکی بہو بنا کر اپنے ساتھ لے آیا بتائے میں نے کچھ غلط کیا اینڈ پہ مسکینت سے پوچھا تو احمد کے والد اپنے بیٹے کی اکیٹنگ پہ عیش عیش کر اٹھے۔۔

فارہہ بیگم نے نا میں سر ہلاتے ہوئے احمد کو گلے سے لگایا تھا تونے بہت اچھا کیا جو اس مو معصوم بچی کی جان بچائی وہ تو اموشنل ہی ہو گئیں ویسے بھی مہمل کے جانے کے بعد وہ بہت اکیلی اور غمزدہ سی رہنے لگیں تھی اب تو چھوٹا سا دکھ بھی بہت بڑا لگتا تھا۔۔

احمد نے اپنے باپ کی طرف مسکراہٹ اچھالی جو آنکھیں چھوٹی کیے اپنے سپوت کو جانچ رہے تھے تم جاو اپنے کمرے میں اُس بچی کو حوصلہ دو میں گرم گرم دودھ بجواتی ہوں اور وہ معصومیت سے سر ہلاتے اپنے کمرے میں آیا تھا

وہ کمرے میں آیا تو عازہ کو صوفے کی سائیڈ پہ سر ٹکائے بچے کچھے آنسو بہاتے ہوئے پایا اور افسوس سے سر ہلاتا اُسکے قریب صوفے پہ بیٹھا جس پہ وہ اچھل کر کھڑی ہوئی تھی احمد کو اُسکا یوں خوفزدہ ہونا ایک آنکھ نا بھایا بیٹھو نیچے وہ زرا رعب سے بولا تو عازہ ڈرتے ڈرتے اُس سے تھوڑا دور صوفے پہ ٹک گئی

کیوں رو رہی ہو؟؟

میں نہیں رو رہی اُس نے معصومیت سے آنسوؤں رگڑے تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا
سب ٹھیک ہو جائے گا گود میں پڑے اُسکے ہاتھ کو ہلکے سے تھپکا جس پہ اُسکے ہاتھ لرزے تھے اور
احمد وہاں سے اٹھتا واشروم میں گھس گیا گرم پانی سے شاور لینے کے بعد تھکاوٹ زرا کم ہوتی محسوس
ہوئی تو وہ ٹاول سے بال رگڑتا باہر نکلا تھا

عائزہ نے اُسے بنیان میں دیکھ کر نظریں چرائی لیکن وہ مرر کے سامنے کھڑا اپنے کام میں مگن رہا اچھے
سے بال خشک کرنے کے بعد برش کرتا پھر خود کو اچھی طرح پرفیوم میں نہلا کر وہ بیڈ پہ آیا اور
عائزہ کو سونے سے پہلے اُسکا یوں تیار ہونا سمجھ میں نا آیا تھا اس سے پہلے وہ لام لیٹ ہوتا دروازہ ناک
ہوا، جی آجائیں وہ بلند آواز میں بولا تو ایک بارہ تیرہ سال کی لڑکی دو دودھ کے گلاس لیکر کمرے کی
حدود میں داخل ہوئی تھی
کیسی ہے میری شمع رانی وہ شرارت سے بولا تو وہ بھی شرمیلی سی ہنسی ہنستی اپنے ٹھیک ہونے کا پتا دیتی
واپس لوٹ گئی

احمد دودھ گلاس لبوں سے لگاتا گھونٹ گھونٹ پینے لگا پورا گلاڈ پینے کے بعد سائیڈ ٹیبل پہ خالی گلاس
رکھتا وہ عائزہ کی طرف متوجہ ہوا اپنا دودھ کا گلاس ختم کرو جلدی سے پھر مجھے سونا ہے، مجھے نہیں پینا
اُسکے بڑبڑانے پہ وہ سنجیدگی سے بولا دیکھو عائزہ تمہارے شوہر کی روزانہ دودھ پی کر سونے والی عادت
بچپن سے بہت بچختہ ہے اس لیے تمہیں بھی بلاناغہ اس پہ عمل کرنا پڑے گا اس لیے آج سے ہی
شروع ہو جاو جلدی سے گلاس اٹھاو اور وہ حکم کا عنصر محسوس کرتی بیڈ تک آئی دودھ کا گلاس اٹھانے

کے بعد وہ پلٹنے ہی لگی تھی جب وہ پھر سے بول اٹھا یہی بیٹھ کے پیو، وہ وہی نکلتی سارا دودھ ایک ہی سانس میں ختم کرتی پانی کا گلاس منہ کو لگا گئی تاکہ منہ سے ٹیسٹ جاسکے

شبابش چلو اب لیٹو ادھر ہی صوفے پہ جانے کی کوشش مت کرنا کیونکہ یہ کوئی فلم یا ڈرامہ نہیں ہے جو صوفے پہ سکون بھری نیند میسر آ جائے گی وہ چپ چاپ بیڈ پہ لیٹ گئی تو وہ پھر سے بولا آئی تھنک ہمیں درمیان میں دیوار بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں اپنی حدود اچھے سے جانتا ہوں اس لیے بے فکر ہو کر سو جاو شب بخیر کہنے کے ساتھ ہی لائٹ بجھا دی اور وہ کمبل میں سمٹی آنکھیں موند گئی دونوں کے لیے آج کا دن بہت سخت تھا ایسے جلد ہی نیند دونوں پہ مہربان ہو گئی تھی

--

بنی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد بیڈ پہ آئی تو ابراہیم ایک گہری نظر اپنی نکھری نکھری بیوی پہ ڈالتے ہوئے بولا

تم حجاب میں بہت پیاری لگتی ہو وہ جو تسبیح کر رہی تھی آنکھوں کو بڑا کرتے ہوئے اُسے دیکھا جو محبت پاش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ بہت کم حجاب کیا کرتی تھی وہ بھی نماز کے لیے یا جب کبھی عبا یہ پہنتی تب۔۔ آہاں پہلے تو کبھی نہیں بتایا وہ بھی شوخ ہوئی کیونکہ پہلے کبھی میں نے تمہیں ایسی نگاہ سے دیکھا ہی نہیں تھا نا اب دیکھا تو پتا چلا کہ بینیش حیدر ہر روپ میں کمال لگتی ہے لیکن حجاب

میں تو میری جان ہی لگتی ہو اُس نے بنی کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تو اُسکے مکھڑے پہ مُسرت کے رنگ بکھر گئے

ویسے حجاب میں پیاری لگنے کی اک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ تمہاری پتلی گرن نظر نہیں آتی جس پہ بنی نے اُسے گھوری سے نوازہ اور وہ دل کھول ہنسا تھا

میں عازہ کے لیے بہت خوش ہوں وہ پل میں سنجیدہ ہوتا اُسکے چہرے پہ انگلی سے لکیریں کھینچتا کھوئے ہوئے لہجے میں بولا، میں بھی بہت خوش ہوں بس پھوپھو کی ٹینشن ہے۔۔ احمد سنبھال لے گا ابراہیم پُر اعتماد سا بولا تو بنی نے سر ہلایا تھا

تمہاری سکن بہت پیاری ہے وہ کچھ توقف کے بعد بولا تو بنی نے اُسکے چہرے پہ کھوج لگانی شروع کر دی کہیں مزاق تو نہیں کر رہا، سچ کہہ رہا ہوں اُس نے کہتے ہوئے آنکھیں بند کی تھی جو نیند آنے کی وجہ سے بار بار خود بخود بند ہو رہیں تھی

آپ سر تا پیر سارے کے سارے بہت پیارے ہیں بنی نے اُسکی آنکھوں کو چومتے ہوئے کہا تو ابراہیم نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں جس پہ بنی کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تم پیاری ہو یہ الگ بات ہے لیکن یہ بات میرے لیے باعثِ فخر ہے کہ تم سر تا پیر صرف میری ہو وہ اُسکی پیشانی سے سر ٹکاتا آنکھیں موند گیا اور بنی سرشار سی اُسکے گلے میں بانہیں ڈال گئی تھی

☆☆☆☆☆☆

تم لوگ عید کہاں کرو گے؟؟ خیام نے پاس بیٹھے فاتح سے پوچھا وہ جو تیز تیز اسائنمنٹ لکھنے میں مصروف تھا پل کو رکتے ہوئے خیام کی جانب دیکھ کر سنجیدگی سے بولا یہی کریں گے

میں سوچ رہا تھا کہ ہم سب مل کر پاکستان چلتے ہیں عید کی تو ویسے بھی چھٹیاں ہو رہی ہیں تم کیا کہتے ہو؟؟

مریم کی طبیعت نہیں ٹھیک اُس سے اتنا سفر نہیں ہو پائے گا بس اس لیے وہ اسائنمنٹ پہ جھکے جھکے بولا تو خیام نے بھی اسے فورس کرنا مناسب نا سمجھا وہ جانتا تھا کہ وہ پیسوں کی قلت کی وجہ سے پاکستان نہیں جا رہا لیکن خیام انکے ٹکٹ خرید کر انہیں احساس کمتری نہیں کروانا چاہتا تھا بس اسی وجہ سے وہ بھی خاموش ہو گیا

زین مزے سے سو رہا تھا جب بار بار بجتی ڈور بیل نے اُسے ڈسٹرب کیا اور وہ جھنجھلایا ہوا دروازے تک پہنچا لیکن سامنے سے ملنے والی خبر نے اُسکی آنکھوں کے ساتھ تمارتر سماعتوں کے دروازے بھی واں کر دیے تھے کیا مطلب ہے تمہارا کے کل تک فلیٹ خالی کروں؟؟ اُس نے اپنے سامنے کھڑے تیس بتیس سال کے شخص سے اُسکی کہی گئی بات دوہراتے ہوئے پوچھا

جی بالکل ٹھیک سنا ہے یہ فلیٹ خیام شاہ سے ہم خرید چکے ہیں اس لیے کل تک کا ٹائم ہے آپکے پاس کل تک فلیٹ خالی کر دیجئیے گا

لیکن خیام مجھے بتائے بغیر یہ سب کیسے کر سکتا ہے اُس نے ماتھا مسلتے ہوئے دروازہ بند کیا اور صوفے پہ آ کر ڈھے گیا پھر پہ در پہ کئی کالز خیام کے نمبر پہ کر ڈالیں خیام نماز پڑھ رہا تھا اور موبائل سائلنٹ پہ ہونے کی وجہ سے وہ کال رسیو نا کر سکا جیسے ہی وہ مسجد سے باہر نکلا اور موبائل جیب سے نکالا زین کی ان گنت کالز دیکھ کر اُسکے ماتھے پہ بل پڑے پھر کچھ سوچتے ہوئے کال بیک کی تھی

خیام کی کال دیکھ کر رسیو کرتا وہ چھوٹے ہی بولا خیام یہ میں کیا سن رہا ہوں تو یہ فلیٹ سیل کر چکا ہے؟؟

ہم بالکل ٹھیک سنا رہے ہو
لیکن کیوں؟؟

کیونکہ اس فلیٹ کے ساتھ بہت درد بھری یادیں جڑی ہیں میرا گناہوں سے بھر ماضی اس فلیٹ میں گزرا اور اسے دیکھ کر ہی مجھے وحشت ہونے لگتی اس میں رہنا تو اب بہت دور کی بات ہے بس اسی لیے سیل کر دیا تمہیں بتانے کا زہن سے ہی نکل گیا اُسکے لیے معذرت تم اپنا کہیں اور بندوبست کر لو فی امان اللہ

زین نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑی ایش ٹرے اٹھا کر دور اُچھالی تھی سالاً* احسان فراموش جب میری ضرورت نہیں رہی مجھے چلتا کیا وہ پہ در پہ کئی گالیوں سے اُسے نوازتا چکر کاٹنے لگا کہ اب کہاں جاؤں وہ جو خیام کو برباد کرنا چاہتا تھا اب خود برباد ہو رہا تھا پہلے ہی دل کے واپس لوٹ جانے کی وجہ سے وہ شدید زہنی دباؤ کا شکار تھا رہتی سہی کسر خیام نے فلیٹ سے بے دخل کر کے پوری کر دی تھی

عید سے تین دن پہلے وہ پاکستان لوٹا تھا اور افتخار صاحب کا دل ہمیشہ کی طرح اپنے خوب رویے کو دیکھ کر باغ باغ ہو گیا عید کا تحفہ عید سے پہلے ہی دے دیا وہ خیام کو گلے سے لگائے اسکی کمر تھکتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں بولے تو اُس نے گردن کو اکڑا کر بتیسی نکالی تھی اور ہمیشہ کی طرح مسز افتخار کو نظر انداز کرتا ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا

بابا مجھے فلیٹ چاہیے رات میں وہ لاؤنج میں بیٹھے تھے جب خیمام اپنی ہتھیلی کو گھورتے ہوئے بولا
لیکن تمہارے پاس اپنا فلیٹ ہے تو سہی
ہے نہیں تھا وہ میں سیل کر چکا ہوں اور افتخار صاحب نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا
میرا دل بھر گیا تو سیل کر دیا اور ساری رقم یتیم خانوں میں ڈونٹ کر دی اب آپ سے درخواست
ہے کہ پلیز مجھے اچھی سی جگہ پہ فلیٹ خرید دیں
اتنے زیادہ پیسے تم کیسے یتیم خانوں میں دے سکتے ہو مسز افتخار کا تو دل ہی دہل گیا یہ سُن کے
وہ فلیٹ میرے نام تھا اور وہ پیسے بھی میرے تھے میں جہاں چاہے خرچ کروں اس سے آپکو کوئی
سرکار نہیں ہونا چاہیے وہ کرختی سے کہتا انہیں چپ کروا گیا
ایک دو دن میں تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا انہوں نے بلند آواز میں کہا جسکا مطلب تھا کہ اب وہ
بہس نہیں چاہتے اور خیمام بھی سر ہلاتا اپنے کمرے میں چلا گیا
سچ تو یہ تھا کہ وہ اُس فلیٹ کی ایک پائی بھی استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا وہ تو اپنے حال اور فیوچر کو
اپنے ماضی کی پرچھائی سے بھی دور رکھنا چاہتا تھا شاید اسی طرح اُسکا کھویا ہوا سکون لوٹ آئے

--

عید سے ایک دن پہلے وہ زین کو لیکر مہمل کی قبر پہ آیا تھا اور زین کو نا چاہتے ہوئے بھی ساتھ آنا
پڑا کیونکہ فلوقت اُسے پیسوں کی اشد ضرورت تھی نا آکر وہ خیمام کے ساتھ بگڑے حالات مزید بگاڑنا
نہیں چاہتا تھا

قبرستان کی خاموشی میں ارتعاش اُسکی سسکیوں نے پیدا کیا تھا قبر کے سرہانے لگی تختی پہ لکھا مہمل چوہدری اُسے ازیت سے دو چار کر گیا تھا وہ قبر کی مٹی کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتا بلکنے لگا تھا مجھے معاف کر دو پلیز وہ دونوں ہاتھ جوڑے کانپتے لبوں سے منمنایہ میں ایسا نہیں چاہتا تھا پھر بھی میں زیادتی کر گیا میں تمہارا گنہگار ہوں مجھے معاف کر دو اُسکی تھوڑی چھوٹے بچے کی طرح کانپ رہی تھی میں نے سنا ہے جب تک بندہ نا معاف کرے تب تک بندے کا رب بھی معاف نہیں کرتا، تم تو مجھ جیسے بے حس انسان سے محبت کرتی تھی نا اُسی محبت کے واسطے مجھے معاف کر دو میرے حال پہ رحم کھاؤ مجھے روز کی موت مرنے سے بچاؤ پلیز مجھے معاف کر دو پلیز وہ روتے روتے اُسکی قبر پہ سر رکھ گیا تھا

کافی دیر بعد وہ مٹی سے لٹھڑے کپڑے جھاڑتا اُٹھ کھڑا ہوا اور ایک آخری نظر اُسکی قبر پہ ڈالتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا جہاں زین بیزار سا کھڑا اُسکا انتظار کر رہا تھا

کہاں رہتے ہو تم خیام نے مسلسل رونے کی وجہ سے بھاری ہوتی آواز میں پوچھا دوست کے فلیٹ پہ چند دن رہنے کی اجازت لی ہے وہ مسکینیت سے بولا اڈریس بتاؤ

اور زین اپنے غصے پہ قابو پاتا اسے اڈریس بتانے لگا

خیام نے بتائے گئے اڈریس پہ گاڑی روک کر زین کو نکلنے کا اشارہ کیا لیکن جب وہ نا نکلا تو خیام نے تعجب سے اُسے دیکھا لیکن اُسے مسلسل خاموش دیکھ کر وائلٹ سے ہزار ہزار کے چند نوٹ نکال کر اُسکی جانب بڑھائے تھے

پیسے دیکھ کر زین کی آنکھیں چمکیں لیکن جزبات پہ کنٹرول کرتا خاموش بیٹھا رہا کیا چاہتے ہو؟؟

مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے

میں اپنے باپ کے گھر رہتا ہوں سو معزرت کے ساتھ وہاں تجھے نہیں رکھ سکتا پھر میں کہا جاؤں؟؟

زین تو کوئی بچہ نہیں ہے پڑھا لکھا ہے اب خود دار بن اور کہیں نوکری وغیرہ ڈھونڈ لے میں اب ہر وقت تو تیرے ساتھ نہیں رہ سکتا، اپنے بٹوے میں موجود تمام نوٹ نکال کر اُسکی جانب بڑھائے تھے یہ لو اور میں نے جو کہا ہے اُس پہ غور کرنا زین منہ بنا کر پیسے تھامتا گاڑی سے نکل گیا تھا اور خیام نے نا میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی

گھر جانے کا اُسکا کوئی ارادہ نا تھا دل بوجھل سا ہو رہا تھا قلب کا سکون شاید کہیں کھویا سا لگ رہا تھا وہ گاڑی کے سٹیرنگ سے سر ٹکاتا آنکھیں موند گیا پھر اُن ساحرانہ آنکھوں نے اُسے اپنے سحر میں جھکڑا تھا ان آنکھوں کو دیکھنے کی طلب بڑھنے لگی تھی دل نے اُسکے قرب کی خواہش کی تھی اور وہ دل کی صدا پہ لبیک کہتا جانے پہچانے راستوں پہ گاڑی دوڑانے لگا تھا

اُسکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب ہو گئی تھی ہوش تو تب آیا جب گاڑی کی بریک ماہی کی گلی میں لگی وہ پریشان سا آس پاس نظر گھماتا اپنی بے خودی پہ خود کو ڈپٹنے لگا فاتح یہاں ہوتا تو میرے پاس بہانا بھی ہوتا لیکن اب میں کیسے اُس ساحرہ کا دیدار کروں اُس نے دل میں سوچتے ہوئے بالوں کو انگلیوں میں جھکڑا تھا پاس مسجد سے آتی عصر کی آذان نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور وہ گاڑی سے نکلتا مسجد کی جانب بڑھ گیا کیونکہ اُسکا زہن اب کچھ سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا وہ دل کی بات مانتے ہوئے آتو گیا تھا لیکن دل سے ڈر بھی رہا تھا کہ کہیں کوئی گرٹ بڑھی نا ہو جائے

ماہی وضو کر رہی تھی جب آپاں نے اُسے مخاطب کیا ماہی غفار صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے وہ ہسپتال میں ہیں میں فاتح کے دوست کے ساتھ اسپتال جا رہی ہوں تم دروازہ لگا لو جی آپاں وہ سر ہلاتی دھیان سے وضو کرنے لگی

وہ مسجد سے باہر نکل کر گاڑی جو گلی کے شروع میں ہی کھڑی تھی اُسکی جانب آیا تو اُسے آپاں فاتح کے دوست کی گاڑی میں بیٹھتیں نظر آئیں اور وہ پل کی دیر کیے بغیر اپنا رخ دوبارہ مسجد کی جانب کر گیا اُسے یقین نا آیا کہ چند منٹ پہلے کی گئی اُسکی دعا عرش پہ پہنچ کر قبولیت کا رتبہ پا چکی ہے اپنے پیچھے سے گاڑی کے گزر جانے کو محسوس کرتے ہوئے وہ پلٹا اور بے خودی کے علم میں چلتا ہوا دروازے تک پہنچا تھا اور دل میں دعا کرنے لگا کہ وہ ہی دروازہ کھولے

ماہی جو دروازہ بند کر کے نیلم کے ہاتھوں پہ لگی مہندی کو دیکھنے لگ گئی تھی دوبارہ سے دروازہ ناک ہونے پہ وہ پھر سے دروازے کی جانب آئی لگتا ہے آپاں کچھ بھول گئی ہیں اُس نے نیلم سے کہتے ہوئے ہلکا سا دروازہ کھول کر ایک آنکھ سے باہر دیکھا لیکن سامنے کسی کو نا پا کر اپنا چہرہ چھپاتی نے منہ باہر نکالا تھا

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے اُسے کھڑا دیکھ کر ماہی کا دل لرزا تھا سفید ملگجے سے سوٹ میں بکھرے بال آپس میں بھیچے خشک لب لال انگارہ بھیگی آنکھیں جو پلک جھپکے بنا اسکی طرف ہی اٹھیں ہوئی تھیں ماہی کو بے چین کر گئی اُس نے ہوش میں آتے ہی اپنا سر پیچھے کیا تھا اس سے پہلے وہ دروازہ بند کرتی خیام کی آواز پہ اُسکے ہاتھ تھمے تھے

رُکیے پلیز بس ایک بار میری بات سُن لیں صرف ایک بار میں التجاء کرتا ہوں اور وہ دروازہ بند کرنے کا ارادہ ملتوی کرتی اُسکے بولنے کی منتظر تھی میں جان بوجھ کر نہیں آیا نا جانے آپکی آنکھوں میں ایسی کونسی کشش ہے کہ یہ غلط ہونے کے باوجود میں کھینچا چلا آیا ہوں میں روگی نہیں بننا چاہتا لیکن مجھے روگ لگ چکا ہے آپ کو یہ سب مزاق لگ رہا ہو گا نا لیکن میں جھوٹ نہیں بول رہا آپکی ان آنکھوں نے مجھے مسمرایز کر دیا ہے نا جانے آپکی آنکھیں کب میرے زخموں کا مرحم بن گئیں مجھے اندازہ ہی نا ہو سکا

ان بھوری آنکھوں میں وہ نشہ ہے جسے کرنے کے بعد میں خود سے بھی بیگانہ ہو کر ہر غم سے آزاد ہو جاتا ہوں اور اب میں یہ نشہ خود کے لیے حلال کرنا چاہتا ہوں میں ،، وہ کچھ لمحے کو رُکا اور ماہی نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اُسکی بھیگی آنکھوں میں دیکھا تھا

میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں خیام نے آنسوؤں سے تر چہرے اور سوکھے لبوں کو زبان سے تر کرتے ہوئے بے بسی سے کہا تھا

ماہی کو سمجھ نا آیا وہ روئے یا ہنسے کل تک جس جگہ پہ وہ کھڑی تھی آج وہ آن کھڑا ہوا تھا وہ چونکی تو تب جب اپنے گال بھیگتے محسوس ہوئے

کچھ تو بولے ورنہ میرا یہ دل پھٹ جائے گا

وہ کیسے بول سکتی ہے نیلم جو نا جانے کب سے کھڑی اُسکی باتیں سن رہی تھی روعب دار آواز میں بولتی دروازہ پورا کھول چکی تھی

خیام نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا میرا مطلب یہ بولنے کے قابل ہوگی تب ہی بولے گی نا۔۔۔ کیا مطلب؟؟ اُسکے ماتھے پہ بل پڑے

مطلب کہ ماہی بول نہیں سکتی اسنے افسوس بھرے لہجے میں کہہ کر خیام کے اعصابوں پہ بم پھوڑا تھا اُس نے دیوار کا سہارا لیکر خود کو گرنے سے بچایا تھا

دیکھیے آپ پڑھے لکھے انسان ہونے کے ساتھ فاتح بھائی کے دوست بھی ہیں اس لیے مہربانی فرما کر اپنی نہیں تو فاتح بھائی کی ہی عزت کا خیال رکھتے ہوئے یہاں آنے سے گریز کریں ماہی تو پہلے ہی غموں کی ماری ہے اُسکے لیے مزید مسائل مت کھڑے کریں اگر کسی نے اسکے کردار پہ اُنگی اٹھا دی

یہ تو بول کر خود کا دفاع کر کے بری الزماں بھی نہیں ہو سکے گی اس لیے چلے جائے یہاں سے اور پلٹ کے مت آئے گا

اب اسکی نوبت ہی نہیں آئے گی وہ آنسوؤں رگڑتا اپنی گاڑی کی طرف پلٹ گیا تھا اور ماہی وہی دروازے میں ڈھے گئی تھی

ماہی سنبھالو خود کو پلیز۔۔ نیلم وہ مجنوں بن بیٹھا ہے تم نے اُسکی حالت دیکھی ہے وہ دنیا کو جوتے کی نوک پہ رکھنے والا ایک لڑکی کو سسکتے ہوئے اپنی محبت کا یقین دلا رہا ہے لڑکی بھی وہ جو اُسکی بیوی ہے وہ اتنا لمبا سفر طے کر کے آیا صرف میرے لیے اللہ کی لاٹھی بے نیاز ہے اپنی محبت میں تڑپنے والی کے عشق میں وہ خود تڑپ رہا ہے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا اُسے اس حال میں دیکھ کر مجھے دُکھ کیوں ہو رہا ہے میرا دل کیوں جھلس رہا ہے مجھے سکون کیوں نہیں ملا اُسے بے بس دیکھ اُس نے روتے ہوئے نیلم کو دیکھا

کیونکہ تم آج بھی خیام شاہ کی محبت میں گرفتار ہو نیلم نے اُسے حقیقت سے روشناس کروایا تھا نہیں نہیں وہ پوری قوت سے چلائی تھی نفرت ہے مجھے اُس سے نفرت ہے وہ قاتل ہے میرے بچے کا میری خوشیوں کا لُٹیرہ ہے وہ میری عزت کا۔۔۔

یہ سب دل کو بہلانے کے بہانے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ تم اُس سے نفرت کر ہی نہیں پائی کیونکہ نفرت اور محبت دونوں چیزیں کبھی ایک گھر میں نہیں رہ سکتیں تمہارا دل ابھی بھی اُسی کے نام پہ دھڑکتا ہے مان لو کہ تم آج بھی اُسکی محبت کو اپنے آس پاس محسوس کرتی ہو۔

چپ ہو جاو خدا کے لیے نہیں ہے مجھے اُس سے محبت سنا تم نے نہیں ہے وہ انسان بیچ فطرت کا مالک ہے اُسے کبھی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی وہ ہمیشہ محبت کا ڈھونگ رچاتا ہے پہلے دل پھر مہمل اور اب ماہی سب دھوکا ہے وہ بس یہ جاننا چاہتا ہے کہ میں مہمل تو نہیں ہوں دیکھنا اب وہ کبھی لوٹ کے نہیں آئے گا وہ وہاں سے اُٹھتی کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

اگر وہ لوٹ آیا تو؟؟ نیلم نے اُسکے پاؤں جھکڑے تھے اور وہ بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی

آج آخری روزہ تھا اور بنی لوگ بھی گاؤں واپس آ گئے تھے اور سب لوگ چٹائی پہ گول دائرے کی شکل میں بیٹھے ترسی نگاہوں سے سامنے پڑی چیزوں کو دیکھ رہے تھے سب سے بُری حالت ہادی کی تھی جسکا سارا دن بھوکا رہنے کی وجہ سے پیٹ اندر کو گھس چکا تھا جب افطاری میں دو منٹ رہ گئے تو ہادی نے اپنی پلیٹ مختلف چیزوں سے بھرنی شروع کر دی جیسے صدیوں کے بھوکے کو فری کا کھانا مل گیا ہو

ہادی یہ ایک ہی وقت کا کھانا ہے فرحان نے اُسکی بھری پلیٹ کو دیکھ کر یاد دلانا ضروری سمجھا، جو شخص پورا پیزہ ایک وقت میں کھا سکتا ہے اُسکے لیے یہ چھوٹی موٹی پلیٹیں کیا حیثیت رکھے گی رخصتی نے اُس دن والے پیزے کا ساڑ نکالا

خود لوگ ٹرے کو ہی پلیٹ سمجھ لیتے ہیں لیکن نظریں پھر بھی ندیدوں کی طرح دوسروں کی پلیٹوں پہ ہی رکھتے ہیں ہادی نے رخصتی کے سامنے پڑی چیزوں سے بھری ٹرے پہ ٹونٹ کیا اس سے پہلے رخصتی

جوابی کاروائی کرتی معاز نے سب کو ٹوکا تھا دعا مانگو سب اب آواز نے آئے اور سب ہتھیلیاں پھیلائے
اس رحمت بھرے مہنے میں اُس رحیم سے رحمت کی بھیک مانگنے لگے تھے

اُنکا پورا بھر چھت پہ چاند دیکھنے کے لیے اکھٹا ہو چکا تھا تھوڑی دیر بعد ایک ہانک لگاتا کہ وہ دیکھو
چاند بس پھر سب کے سب اُس سمت آسمان کو گھورنے لگتے جب کچھ نظر نا آتا تو ہانک لگانے والا
ہنس کر کندھے اچکا دیتا، وہ دیکھو چاند موسیٰ نے اونچی آواز میں کہا تو بنی نے بُرا سا منہ بنایا بس
رہنے دو پھر جب ہم نے دیکھا تو تم نے کہنا ہے اُلو بنایا بڑا مزہ آیا۔۔۔ سچ میں وہ رہا چاند سُبْحان کے
کہنے پہ سب نے آسمان کو دیکھا تھا سب کو چاند نظر آگیا سوائے بنی کے وہ کہاں ہے کہاں ہے کی
رٹ لگائے کھڑی تھی جو اُسکا ہمیشہ کا نا حل ہونے والا مسلہ تھا جب ابراہیم نے اُسکا سر پکڑ کر چاند کی
سمت پہ روکتے ہوئے پوچھا آیا نظر؟؟؟

بنی نے اُسکی طرف پلٹتے مبہوت زدہ لہجے میں کہا ہم آگیا اور ابراہیم اُسکی چلا کی اور مطلب کو سمجھتے
ہوئے سرشار سا مسکرایا

کمرے میں چلو چاند کے ساتھ تاروں کا بھی نظارہ کرواواں گا اُس نے بنی کے کان میں سرگوشی کرتے
ہوئے کہا، آہم آہم زہریلا کیڑا بہت بُرا کاٹتا ہے اس لیے بچ کے رہنا چاہیے سب نے نا سمجھی سے
اُسکی طرف دیکھا تھا سوائے ابراہیم کے وہ چھوٹی آنکھیں کیے اُسے گھور رہا تھا سُبْحان اُسکی طرف

مسکراہٹ اُچھالتا آنکھ وںک کرتے ہوئے نیچے بھاگا تھا اور ابراہیم زہن میں تانے بانے ملاتا سمجھ آنے پہ اُسکے پیچھے لپکا تھا

سب لوگ نیچے جا چکے تھے سوائے دل اور رخشى کے معاز کو اپنى طرف آتا دیکھ رخشى گولی کی سپیڈ سے نیچے کی طرف بھاگی تھی

آہم میری چاندنی کو چاندی رات مبارک معاز پیچھے سے اُسکو ہگ کرتا سرگوشی نما آواز میں بولا ، میرے چاند کو بھی چاند رات مبارک دل نے گردن موڑ کر اُسکی چمکتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا معاز نے اُسکا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے اُسکی پیشانی کو چھوا تھا ایم سو سوری فار ایوری تھنگ وہ شرمسار سا کہنے لگا ، معاز بھول جائے سب میں بھی بھول چکی ہوں دل نے بُرا مناتے ہوئے کہا۔ تو پھر مجھے تم پہلے والی دل کیوں نہیں لگتی ہو جو روٹھتی فرمائشیں کرتی اور روعب سے اپنی بات منوایا کرتی تھی

وہ کچھ پل خاموش نظروں سے اُسے دیکھتی رہی جو شاید دل سے ہنسنا ہی بھول چکا تھا مگر وہ تو دل سے معاف کر چکی تھی اگر غلطی اُسکی تھی تو کہیں نا کہیں غلط وہ بھی تھی وہ اُسکے قریب تو تھی لیکن اندر ہی اندر کھینچی سی رہنے لگی تھی جسکا احساس اُسے خود بھی تھا لیکن بس اب وہ نارمل زندگی گزارے گی اُس پل دل نے اپنے دل میں عہد کیا تھا

وہ جو لب بھینے اُسے ہی دیکھ رہا تھا لمبی سانس کھینچتا اُس سے دور ہوا تھا دل نے اُسکی طرف قدم بڑھا کر دونوں کے درمیان آئے فاصلے کو مٹاتے ہوئے اُسکے گلے میں بانہیں ڈالی تھیں ایڑیاں اٹھا کے

اُسے ہونٹوں کو نرمی سے چھوا تھا اور وہ سرشار سا پورے دل سے مسکراتے ہوئے اُسے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا لو یو بے شمار جانم۔۔

آپ نے میری مہندی تک نہیں دیکھی وہ ناراضگی سے بولی تو معاز نے اُسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اُسکے مہندی سے رنگے خوبصورت ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا تھا میرا نام کیوں نہیں لکھا باریک بینی سے اُسکے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے پوچھا گیا

میں مٹنے والی چیزوں سے آپکا نام کیوں لکھوں جبکہ آپکا نام تو میرے دل میں دھڑکتی دھڑکنوں نے کبھی نامٹنے کے لیے لکھ دیا ہے وہ بھی سب سے بلند مقام پہ جہاں سے نا تو کوئی مٹا سکتا ہے اور نا ہی رسائی پا سکتا ہے

کیسے کر لیتی ہو ایسی باتیں وہ اُسکی ناک دباتے ہوئے بولا تو وہ چپکتے ہوئے کہنے لگی جب اتنا سوہنا منڈا نینوں کے سامنے ہو تو الفاظ خود بخود ادا ہونے لگتے ہیں ، تم پہ بھی بنی کا رنگ چڑھ رہا ہے اور وہ سر ہلاتے ہوئے مسکرائی تھی سب جانتے تھے بنی جیسی گلابی اُردو بولنے کا فن کسی کے پاس نا تھا کل مجھے گجرے چاہیے وہ بھی دونوں کلائیوں کے وہ روعب سے بولی تو معاز نے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے ہوئے زرا اسکی جانب جھکتے ہیں کہا جو حکم ملکہ معاز اس سے پہلے وہ کچھ کہتی فرحان نے سیڑھیوں سے ہانک لگائی تھی بھابھی ارحان رو رہا ہے تو دونوں کی نظریں چار ہوئی تھی اور دونوں قہقہہ لگاتے کباب میں ہڈی بنے بیٹے کی فکر میں سیڑھیوں کی طرف بڑھے تھے

کہاں تھی تم؟؟ احمد نے مصروف سے انداز میں پوچھا

وہ میں چاند دیکھنے گئی تھی وہ مڑے بنا جواب دیتی جوڑے میں بندھے بال کھول کر کنگی کرنے لگی اور احمد نے اُسکے سراپے کو تیکھی نظروں سے دیکھا تھا اُسے کافی دن ہو گئے تھے یہاں آئے ہوئے فارہہ بیگم کو تو کوئی غمگسار مل گیا تھا ان دونوں کو دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ چند دن پہلے ملی ہیں احمد کو تو وہ بچپن سے نچھڑی آتمائیں معلوم ہوتی تھیں فارہہ بیگم کے علاوہ وہ احمد کے بابا اور دل کے ماما بابا کی بھی ساری توجہ خوب سمیٹ رہی تھی یہ سب کا دلایا ہوا اعتماد ہی تھا جو وہ اب خوفزدہ ہوئے بغیر جواب دینے لگی تھی، وہ باقاعدگی سے کالج بھی جا رہی تھی اور احمد نے پہلی دفع کسی لڑکی کو پڑھائی کے معاملے میں اتنا سنجیدہ دیکھا تھا

چاند تو تمہارا کمرے میں موجود کب سے اپنا دیدار کروانے کے لیے بیتاب بیٹھا ہے لیکن تم دور دور سے چاند ڈھونڈتی پھر رہی ہو وہ اُسکے پیچھے کھڑا ہوتا مرر میں اُسے دیکھتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا عازرہ نے نظر بھر کے اُسے دیکھا جو شاید اپنے کمرے میں شرٹ پہننا گناہ کبیرہ سمجھتا تھا ایسے کیوں گھور رہی ہو وہ جواب میں گھوری ملنے پہ مسکینت سے پوچھنے لگا، آپکو عجیب نہیں لگتا یوں شرٹ کے بغیر رہنا؟؟ اُس نے دل میں اُڈتا سوال پوچھ ہی لیا اس میں عجیب لگنے والی کیا بات ہے یہ بنیان نظر نہیں آ رہی تمہیں بلیک رنگ کی پہنی بنیان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تعجب سے کہا اور یہ مسلز اتنی محنت کر کے بنائے ہیں وہ بھی اسپیشل اپنی بیوی کو دیکھانے کے لیے اگر وہ دیکھنا پسند نہیں کرتی تو اس میں میرا کیا قصور وہ کندھے اچکا خود پہ پرفیوم چھڑکنے لگا

آپ اتنا میک اپ کر کے کیوں سوتے ہیں؟؟

میں نے سنا تھا تیار شیار ہو کر سونے سے چڑیلے عاشق ہو جاتی ہیں بس تب سے آپکا ٹھکر کی شوہر فل تیاری کر کے سوتا ہے لیکن ہائے رے قسمت لگتا ہے میں چڑیلوں کے سٹینڈرڈ پہ بھی پورا نہیں اترتا وہ مسکینت طاری کرتے ہوئے اُسکے اوپر سپرے کرتا منمنایہ

عائزہ نے آنکھیں بند کر کے زور سے سر کو جھٹکا دیا تھا اور احمد نے ہنسی دباتے ہوئے اُسکے نقوش کو غور سے دیکھا تھا لیکن جیسے ہی نظر گردن پہ بنے نشان پہ پڑی اُسکے ہونٹ سمٹے اور وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اُسکے نشانوں کو انگوٹھے سے رب کرنے لگا پل میں عائزہ خوفزدہ ہوتی پیچھے کو کھسکتی اپنے اوپر ڈوپٹہ اوڑھ گئی تھی اور احمد نے افسوس سے اُسے دیکھا تھا

دروازہ ناک ہونے پہ وہ دروازے کی جانب بڑھا شمع رانی جلدی سے سو جاو صبح اُٹھ کر عید نہیں دیکھنی جو ابھی تک جاگ رہی ہو احمد نے حیرت سے پوچھتے ہوئے ٹرے پکڑی تو وہ کھی کھی کرتی سر پٹ واپس دوڑ گئی تھی

وہ سر جھٹکا دروازہ بند کرنے کے بعد اُسکی طرف پلٹا اور ٹرے اُسکے سامنے کی عائزہ خاموشی سے دودھ کا گلاس تھام گئی احمد نے بھی اپنا گلاس پکڑنے کے بعد ٹرے سائیڈ پہ رکھتے ہوئے اُس سے کہا چلو شرت لگا کر پیتے ہیں کہ کون جلدی پیتا ہے جو ہارا وہ کل جیتنے والے کو چاکلیٹ کا ڈبہ لیکر دے گا ڈن؟؟ ہم ڈن

ون، ٹو، تھری سٹارٹ دونوں گھٹا گھٹ دودھ پینے لگے وہ جسکی دودھ پیتے وقت خوراک کی نالی ہی بند ہو جاتی تھی اب احمد سے پہلے پی کر پرجوش سی مسکرا رہی تھی بڑی سپیڈ ماری ہے احمد نے ہونٹ نکالتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھائی تھی

تمہاری مونچھیں بن گئی ہیں احمد نے ہنستے ہوئے بتایا، وہ تو آپکی بھی بن چکی ہیں وہ بھی دودو بولی میری تو پہلے سے ہی بنی ہوئی ہیں احمد نے لا پرواہی سے کہا پہلے بلیک تھی اب سفید بن گئی ہیں احمد نے مرر میں دیکھا اُسی پل عائرہ نہیں بھی دیکھا تھا اور دونوں ایک دوسرے کی مونچھیں دیکھ کر ہنسے تھے

تمہیں پتا ہے بچپن میں میں اور مہمل جب دودھ پیتے تھے میں روز اُسے ہراتا تھا وہ اُسکی نالج میں فخر سے اضافہ کرتا اچانک خاموش ہوا تھا اور لب بھینچے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا عائرہ نے افسردگی سے اُسے دیکھا جو اپنی بہن کے زکر پہ افسرہ ہو گیا تھا اسکے لیٹتے ہی وہ بھی خاموشی سے لائیٹ بُجھاتی دوسری سائیڈ پہ لیٹ گئی تھی یہ الگ بات ہے کہ وہ پوری رات ناسو سکی کیونکہ وقفے وقفے سے آتی احمد کے سکنے کی آواز نے اُسکا دل کچل ڈالا تھا

☆☆☆☆☆☆

یہ سوچ سوچ کر اُسکے دماغ پہ ہتھوڑے پڑ رہے تھے کہ ماہی بول نہیں سکتی اُسکی بسس آنکھیں ہی مہمل سے مشابہت رکھتی ہیں وہ فاتح کی ہی بہن ہے اُس دن میرے کہنے پہ بھی وہ نہیں بولی تو مجھے شک سا گزرا کہ وہ مہمل ہی ہے لیکن اس انکشاف نے تو مجھے جھنجھوڑ کے رکھ دیا لیکن بسس اب بہت ہوا مجھے جلد از جلد واپس جانا ہے اور فاتح سے ماہی کے لیے بات کرنی ہے کیونکہ تم صرف میری ہو بند آنکھوں کہ پنوں پہ وہ اس مہمہ جبین سے مخاطب ہوا تھا کیا سوچا جا رہا ہے؟؟ عین کی آواز پہ وہ دونوں ہاتھوں میں تھامہ سر چھوڑتا سیدھا ہو بیٹھا مجھے شادی کرنی ہے وہ بنا کسی لگی لہٹی کے بولا تو عین کے چہرے پہ مسکراہٹ کے ساتھ حیرت در آئی

آہم مطلب میرا بھائی جوان بھی ہو گیا دیکھتے دیکھتے اور ہمیں خبر تک نا ہو سکی
عین میں سنجیدہ ہوں

تو میں کونسا مزاح نامہ سنا رہی ہوں خیر کون ہے وہ؟؟؟

میرے دوست کی بہن ہے

زین کی؟؟ عین نے منہ بسورا

اوہوں فاتح کی

اوووو مطلب اپنے لیے تم نے مزہبی گھرانے کی لڑکی کا انتخاب کیا ہے ڈیٹس سوگڈ اور اسکے ہونٹ
مسکراہٹ میں ڈھلے

پھر کب جانا ہے رشتہ لیکر؟؟

جب انہوں نے رضامندی دے دی

مطلب ابھی تم نے اجازت نہیں لی؟؟

جا کر فاتح سے بات کروں گا پھر تمہیں بتاؤں گا

ٹھیک ہے میں بہت اکسائیڈ ہوں اپنے شاہ کی دلہن دیکھنے کے لیے۔۔ اور ہمیشہ کی طرح وہ شاہ پہ اٹک
کے رہ گیا تھا

لڑکیاں عید پہ تیار شیار ہو کر اپنی دوستوں کے گھر جاتی ہیں گھومنے پھرنے جاتی ہیں اور ایک میں ہوں
جسکی عید برتن مانجتے مانجتے ہی گزر جاتی ہے رختی برتن پٹکتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہی تھی جبکہ بنی

سالن کے لیے پیاز کاٹتی اُسکے غم میں آنسو بہانے لگی، موسیٰ جو ابھی بازار سے آیا تھا فریج سے کوکا کولا نکال کر گلاس میں بھرنے لگا اُسکے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کر رخصتی کو مزید تپ چڑھی اور ایک دھموکا اسکی کمر میں جڑ دیا وہ جو گٹاگٹ بوتل پینے میں لگن تھا اچھل کر دور ہٹا اور بوتل چھلک کر فرش کو کالا کر گئی

کوئی بیج کی چیز نہیں ملی جو یہ ہتھیار اٹھا لایا ہے ابھی ابو کو بتاتی ہوں یاد ہے نا پچھلی عید پہ ماسی کے پوتے کی آنکھ میں پلوں لگ گیا تھا جس وجہ سے اُسکی آنکھ ہی سفید ہو گئی پر تمہیں اثر نا ہوا جو اس بار بھی یہ اٹھا لایا ہے وہ ماؤں کی طرح تیوری چڑھاتے بولی، اگر اس پسٹل سے گولی نکل کر رخصتی کو زخمی کر گئی تو جتنا اس پہ ماس چڑھا ہوا ہے باہر بھی نہیں آئی اس لیے کچھ خوفِ اباجی کرو اس کو دور کرو فرحان نے طنزیہ لہجے میں موسیٰ سے کہا تو رخصتی کے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ اُسکی کمر کا نشانہ لیتی فرش پہ گر کر اپنی خوش نصیبی پہ ماتم کرنے لگی جبکہ موسیٰ موقع غنیمت ملتے ہی باہر دوڑا آہ میری کمر ررر وہ درد سے بلبلاتا اٹھا، ہائے ہائے کیا ہوا بڑی امی اُسکی چیخ سُن کر کیچن میں آئیں بڑی امی رخصتی نے میرے پلیٹ ماری ہے حق ہا کیا کہا ہے تجھے اس نما نے جو یوں پاگلوں کی طرح پلیٹیں پھینک رہی ہے؟؟ اس نے مجھے موٹی کہا ہے وہ دودو بولی

تو کیا نہیں ہو موٹی چار من سے کم وزن نہیں ہے تمہارا اور خود کو بھنڈی سمجھ رہی ہو جبکہ پیٹھا کدو سے کم نہیں لگتی وہ پھر سے بولا تو رخصتی نے دانت پیسے دیکھ رہی ہیں آپ اس زنانی کو کیسے منہ

پھاڑے مجھے پیٹھا کدو کہہ رہا ہے۔ ہاں تو اس میں غلط کیا ہے بڑی امی لا پرواہی سے کہتے ہوئے واپس مڑ گئیں

آپ تو ازل سے لڑکیوں کی دشمن ہیں بڑی امی اب میں آپکو اس عمر میں کیا ہی کہوں رخصتی نے مصنوعی آنسوؤں رگڑے لیکن جیسے ہی نظر اپنی امی پہ پڑی جو کہ آس پڑوس میں عید ملنے گئی تھیں اُسکی آنکھیں چمکیں امی یہ فرحان مجھے پیٹھا کدو بول رہا ہے

چچی میں مزاق کر رہا تھا، نی یہ کیسا مزاق ہوا بھلا میری پھول جیسی بچی کو پیٹھا کدو بول رہے ہو فرحان نے صدمے کی حالت میں پھول دوہرایا، ارے گو بھی کا پھول بول رہی ہیں بنی نے مرچیں گرینڈ کرتے ہوئے تڑکا لگایا

بنی تم بھی انکی زبان بولنے لگی ہو رخصتی نے دکھی انداز اپنا، ہاں جی کیونکہ بنی کا نیو ورجن آیا تھا شادی کے بعد اس لیے ہم نے اسے اپڈیٹ مار دی بس اب اسی لیے سارا سسٹم چیلنج ہو گیا ہے فرحان نے فریج سے رس گلہ اٹھا کر منہ میں رکھتے ہوئے بتایا شودے انسان نکلویہاں سے اور اپنے اس نیو ورجن کو بھی لیتے جاو رخصتی دانت پیس کر بولی تو دونوں کے دانت رونما ہوئے

ویسے تم یہاں رخصتی کی کرنے آئے تھے؟؟ بنی نے ماتھے پہ بل ڈال کے پوچھا تو وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتا بولا شٹ یار میں دھنیا لینے آیا تھا بنی کے پاس شاپر میں پڑا دھنیا اٹھا کر اسنے دوڑ لگا دی اور بنی سر جھٹکتی سالن کا تڑکا بھوننے لگی

--

وہ سب سے عیدی مل رہا تھا جب عائرہ نے نظر بھر کے اُسے دیکھا سفید کرتا پاجامہ پہنے ماتھے پہ بکھرے بال گلابی ہوتی آنکھیں جو مسلسل رونے کی داستان بیان کر رہی تھیں اُسکے دیکھنے پہ عائرہ نے نظروں کا رخ بدلہ لیکن جب مسلسل وہ گھورتا رہا تو وہ کنفیوز ہوتی کیچن میں بھاگ گئی لیکن احمد ابھی بھی اُسی جگہ کو گھور رہا تھا جہاں سے وہ اُٹھ کر گئی تھی

برخوردار ہم نے اک فیصلہ کیا ہے اُسکے بابا نے کندھا تھپکا تو وہ ہوش میں آیا جی بابا کیا کہا آپ نے؟؟ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اسی ہفتے کے اینڈ پہ تمہارا ولیمہ رکھ دیں پہلے رمضان کی وجہ سے نا کر سکے لیکن اب میں چاہتا ہوں سب رشتہ داروں کو ولیمے کی دعوت دے دوں تاکہ سب کو پتا چل جائے ہمارا بیٹا بھی آخر کار شادی شدہ کی لسٹ میں شامل ہونے میں کامیاب ہو ہی گیا ہے بابا جیسے آپ سب کو ٹھیک لگے اسنے بھی ہنستے ہوئے کہا تو انہوں نے اسکے کندھے پہ دباو بڑھایا وہ جانتے تھے کہ وہ اداس ہے مہمل کے لیے کیونکہ کچھ زخم کبھی نہیں بھرتے وہ ناسور بن کر ہمیں وقتاً فوقتاً درد سے دو چار کرتے رہتے ہیں مہمل بھی اُن سب کے لیے ایسا ہی درد بن چکی تھی تم ایسا کرو عائرہ کو کہیں گھمانے لے جاؤ بچی کا دل بہل جائے گا اور وہ سر ہلاتا کمرے کی طرف بڑھ گیا

عائرہ فارہہ بیگم نے آواز لگائی جی ماما وہ بوتل کے جن کی طرح فوراً نمودار ہوئی بیٹا جاو احمد کو دیکھو اگر وہ کہیں لے جانا چاہے تو انکار مت کرنا ، جی ماما وہ نا سمجھی سے سر ہلاتی کمرے میں آگئی جہاں وہ موبائل میں نا جانے کیا دیکھ کر ہونٹ بھینچے بیٹھا تھا

آپ ٹھیک ہیں نا اُسے ڈرتے ڈرتے پوچھا

احمد نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا اور وہ خوفزدہ ہوتی اُس سے پرے کھسکی احمد نے غصے سے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا

تمہیں خوف آتا ہے مجھ سے؟؟ عائرہ اُسکے لہجے سے ڈرتی نا میں سر ہلانے لگی لیکن مجھے تو صاف نظر آ رہا ہے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے خوف وہ استہزایہ ہنسا ننہیں ایسا لکچھ ننہیں ہے وہ ہکلائی

ابھی تو تم نے صرف میرا پیار بھرا روپ دیکھا ہے اور ابھی بھی خوفزدہ ہو جب تم میرا دوسرا روپ دیکھو گی تم تو خوف سے ہی مر جاو گی اسکی بازوؤں پہ گرفت مضبوط کرتا اُسکے چہرے کے قریب وہ درشتی سے کہتا اُسکا رنگ فق کر گیا

احمد نے موبائل کا رخ اُسکی جانب کیا غور سے دیکھو یہ میری بہن ہے مہمل چوہدری اس کا قتل ہوا تھا اور تمہیں پتا ہے کہ وہ قتل کس نے کیا تھا

میں نے شہادت کی انگلی اپنے سینے پہ رکھتا سرگوشی نما آواز میں بولا اور عائرہ جی جان سے لرزی تھی احمد چوہدری نے غیرت کے نام پہ اپنی بہن کا قتل کر دیا وہ روتی سسکتی رہی پر مجھے رحم نا آیا آنکھوں پہ غیرت کی ایسی پٹی چڑھی کے کہ سب کو فراموش کیے میں نے اُسے مار مار کر ادھ مرا کر دیا۔ میں نے پہلی دفعہ کسی عورت پہ ہاتھ اٹھایا اور وہ بھی اپنی جان سے پیاری بہن پہ میں نے اُسے مار ڈالا وہ پاگل پن کی آخری حدود کو چھوتا اپنے بال نوچنے لگا

عائزہ آنسوؤں بہاتی منہ پہ ہاتھ رکھے سسکیوں کو گلہ گھونٹنے لگی وہ پل میں خاموش ہوتا اُسکی جانب جھکا
تم بھی مجھ سے بچ کے رہنا سمجھ میں آیا اور لب بھینچتا واشروم میں بند ہو گیا

کافی دیر بعد نہا کر وہ باہر نکلا تو کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا گیلے بال برش کرنے کے بعد خود پہ
پرفیوم چھڑکتا وہ اس تک آیا جو اب تک وہی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی احمد نے لمبی سانس لیتے ہوئے
خود کو پُر سکون کیا تھا۔ عائزہ اُسکے نرمی سے پکارہ اور وہ جھٹ سے آنسو رگڑتی اُسکی طرف آئی نجبی،
احمد نے آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے اُسکے ہاتھ کو پکڑا جو کلائی سے ابھی تک سُرخ تھا
سوری وہ مدھم سی آواز میں کہتا اُسکی کلائی کو چوم گیا، چلو فریش ہو جاو پھر باہر چلتے ہیں اور وہ احمد
کے ساتھ اکیلے جانے پہ تھوک نگلتی خوفزدہ نگاہوں سے اُسے گھورنے لگی
ایسے کیوں دیکھ رہی ہو وہ بے چین ہوا

آپ مجھے اکیلے میں مار دیں گے اور احمد کی اتنی سیریس بات پہ بتیسی رونما ہوئی ہاں مار دوں گا تبھی تو
اکیلا لیکر جا رہا ہوں اگر کوئی اور مقصد ہوتا جیسا کہ لونگ ڈرائیو ڈنر رو مینس تو یقیناً تمہارے ساس
سسر کو بھی ساتھ لیکر جاتا تاکہ وہ ہمارے حسین مونٹ کیمرے کی آنکھ سے قید کر سکیں وہ معنی
خیزی سے کہتا اُسے مزید پریشان کر گیا

اب جاو یہ رونی صورت دھو کر آؤ آج کے لیے اتنا ماتم کافی ہے
آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے وہ ابھی بھی صدمے میں تھی
آہاں تو میں پہلے کیسا تھا؟؟

جیسے بھی تھے پر ایسے تو ہرگز بھی نہیں تھے وہ روہانسی ہوئی
پانچ منٹ میں اپنی حالت درست کر کے آو وہ نرمی سے کہتا اپنی واچ پہننے لگا لیکن وہ ٹس سے مس نا
ہوئی تو وہ سنجیدگی سے بولا نہیں جاو گی؟؟

اسنے نا میں سر ہلایا اوکے میں جا رہا ہوں دوست کی طرف تم بیٹھی رہو ادھر ہی اگر اس کمرے سے
باہر نکلی تو پھر دیکھنا تمہارا کیا حشر کرتا ہوں اپنا موبائل اور والٹ اٹھاتا کمرے سے ہی نکل گیا اور وہ
بت بنی دروازے کو تکتی رہ گئی

رات میں وہ گھر آیا تو سیدھا کیچن میں گیا شمع رانی یہ تمہارے لیے چاکلیٹس کا ڈبہ اُسکی طرف
بڑھاتے ہوئے بولا تو شمع رانی نے ہمیشہ کی طرح شرمیلی سی کھی کھی کرتے ہوئے پکڑ لیا، ماما بابا سو
گئے؟؟ جی وہ ابھی گئے ہیں کمرے میں اور عائرہ؟؟ وہ تو تب سے کمرے سے نہیں نکلی جب سے
آپ گئے ہیں میں چیک کرنے گئی تو وہ سو رہیں تھی
واللہ اتنا ڈر کے کمرے سے ہی نہیں نکلی اس نے دل میں خود کو ملامت کیا ایسا کرو یہ دودھ مجھے پکڑاؤ
اور جا کر تم بھی سو جاؤ اور ٹرے پکڑتا کمرے میں آ گیا جہاں زوجہ محترمی بتی بُجھائے گہری نیند کے
مزے لوٹ رہی تھی

ٹرے اور چاکلیٹس سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کر لائیٹ اون کی اور ایک نظر عائرہ پہ ڈالتا فریش ہونے چلا گیا
کوئی اتنا کیسے سو سکتا ہے اُسنے بڑبڑاتے ہوئے ٹھنڈے ہاتھ اُسکے گالوں کو لگائے جس پہ وہ ہڑبڑا کے

اُٹھی لیکن اپنے سامنے احمد کو دیکھ کر وہ مارے خوف کے پیچھے کو کھسکی لیکن سر بیڈ کروان سے جا ٹکرایا

آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں؟؟

تمہارا قتل کرنے لگا ہوں اس لیے جلدی سے جو بھی سورتیں آتی ہیں پڑھ لو پھر نا کہنا کے قلم پڑھنے کا بھی ٹائم نہیں دیا، ممیں شور مچا دوں گی،، مچاؤ روکا کس نے ہے اب تو میں تمہاری سانس روک کر مارنے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن اگر شور مچایا تو قربانی پہ استعمال ہونے والے تیز دار چھڑے سے ماروں گا اب خود فیصلہ کر لو۔۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے زرد پتے کی طرح لرزتی ہاتھوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اُسکی دھاڑے سن کر وہ پل میں سنجیدگی اختیار کرتا اُسے چپ کروانے لگا میں مزاق کر رہا تھا چپ کرو لیکن وہ بھی ڈھیٹ بنی جب روتی رہی تو وہ غصے میں سختی سے بولا عازہ اپنے نام کی پکار وہ بھی سختی سے سُن کر جلدی سے آنسو رگڑتی نے لال آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھا میں مزاق کر رہا تھا اگر مارنا ہی ہوتا تا یوں اپنے گھر میں کیوں لیکر آتا یارر انسان کو اتنا بھی بیوقوف نہیں ہونا چاہیے کہ سامنے والے کے موڈ کا بھی پتہ نہ چلا سکے کہ وہ سنجیدہ ہے یا مزاق کر رہا ہے اور اپنے اندر کا ڈر نکال پھینکو جتنا ڈرو گی لوگ اتنا ہی ڈرائے گے بہادر بنو کیونکہ تم احمد چوہدری کی بیوی ہو اینڈ یہ شوخ ہوا، اب جاو ہاتھ منہ دھو کے آو اور یہ مجھے ہرانے کے لیے چاکلیٹس وہ ڈبے کی طرف اشارہ کرتا بولا تو عازہ بھی ہونٹ پھیلاتی فریش ہونے چلدی

وہ صبح ہی پاکستان سے لوٹا تھا لیکن تھکاوٹ کے باعث آتے ہی سو گیا اب اُسکی آنکھ ظہر ٹائم کھلی تھی ایک نظر گھڑی پہ ڈالتا نہانے گھس گیا اور نہانے کے بعد ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے ساتھ مسجد میں چلا گیا نماز کے بعد اسکا ارادہ فاتح سے ملنے کا تھا لیکن ابھی وہ کیفے میں ہو گا اُسے گھڑی دیکھتے ہوئے سوچا اچانک سے قرآن پڑھنے کی خواہش دل میں جاگی اور وہ تو تھا ہی دل کی بات پہ لبیک کہنے کا عادی الماری سے قرآن نکالتا وہی کونے میں بیٹھ گیا وہ ایک ترجمے والا قرآن تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے سورہ یسین کی تلاوت کرنے لگا، تلاوت کے بعد تیج ادھر ادھر کرنے لگا جب اُسکی نظر ایک آیت پہ رُک سی گئی اور وہ ترجمہ پڑھتا چلا گیا

"بیشک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور وہ دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے اور اس پر مطمئن ہو گئے اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے غافل ہیں یہی لوگ ہیں جنکا ٹھکانا جہنم ہے اس کے بدلے جو وہ کمایا کرتے تھے" (یونس)

"اور نہیں تھے لوگ مگر ایک ہی اُمت، پھر وہ جدا جدا ہو گئے اور اگر وہ بات نا ہوتی جو تیرے رب کی طرف سے پہلے طے ہو چکی تو ان کے درمیان اس بات کے بارے میں ضرور فیصلہ کر دیا جاتا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں" (یونس)

"سن لو اللہ کے دوستوں پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہے۔ انہی کے لیے خوشخبری ہے، دنیوی زندگی میں اور آخرت میں، اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔" (یونس)

اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے پورے جسم پہ لرزش سی طاری ہونے لگی اُس نے خود کو پسینہ پسینہ ہوتے محسوس کیا تھا اُسے پتا ہی نا چلا کہ وہ مارے خوف رونے لگا تھا اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رب کے حضور توبہ کی درخواست کرنے لگا تھا روتے روتے اُسکی ہچکی بندھ گئی ہوش تو تب آیا جب قرآن پاک کا صفحہ اُسکے آنسوؤں کی وجہ سے تر ہو گیا خیام نے چور نظروں سے آس پاس دیکھا کہ کوئی متوجہ تو نہیں ہے پھر لرزتے ہونٹوں سے قرآن کو چوم کر بند کرتے اُٹھ کھڑا ہوا نا جانے کیوں چلنے میں اُسے دشواری محسوس ہوئی قرآن پاک کو اُسکی جگہ پہ رکھتا وہ عاجزی سے چلتا اپنی گاڑی تک آیا

آج پھر سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی اُس نے سینے کو مسلتے ہوئے وہ سوئف نما گولیاں پھانک کر پانی کی بوتل کو منہ سے لگایا تھا اور تھکے اعصاب لیے سٹیرنگ سے سر ٹکا گیا آنکھوں کے سامنے پھر سے دو نین آٹھہرے تھے اور آہستہ آہستہ اُسے اپنی سانسوں کے ساتھ اعصاب بھی پُر سکون ہوتے محسوس ہوئے تھے اور وہ سر جھٹکتا گہری سوچ میں گم ڈرائیونگ کرنے لگا ---

فاتح کیفے میں تھا جب وہ اُسکے سامنے آن کھڑا ہوا فاتح جو مصروف سائیکچن میں مگن تھا اچانک سے خیام کو اپنے سامنے دیکھ کر اُسے خوبصورت حیرت ہوئی اور وہ ٹاول سے ہاتھ رگڑتا اُسکے گلے سے لگ گیا کب آیا پاک سے؟؟
آج ہی دو لفظی جواب دیا
تیری طبیعت تو ٹھیک ہے فاتح کو وہ ٹھیک نا لگا

میں ماہی سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ بغیر لگی لپٹی کے بولا اور فاتح نے جھٹکا کھا کر اُسے دیکھا
کیا مطلب ہے تمہارا؟؟

مطلب صاف ہے کہ میں تمہاری بہن سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے یا مجھ
میں کوئی خامی ہے تو بتا میں دور کر دوں گا

فاتح کو سمجھ نا آیا کہ وہ کیا کہے تم ماہی کے بارے میں جانتے ہو؟؟ اُسے لگا کہ شاید وہ پہلے سے ماہی
کو جانتا ہے

ہمم جانتا ہوں لیکن مجھے اس بات سے اک زرے کے برابر بھی فرق نہیں پڑتا۔
کس بات سے وہ نا سمجھی سے بولا

کہ وہ بول نہیں سکتی فاتح تم یقین کرو میں اُسے بہت خوش رکھوں گا میں اُسکی آواز بنوں گا دیکھ یار
میرے حال پہ رحم کر پلیر اُسے میرا کر دے میں تیرا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا وہ منت بھرے
لہجے میں کہتا فاتح کے اوپر بمباری ہی کر گیا

☆☆☆☆☆☆

فاتح نا سمجھی سے سب سمجھنے کی کوشش میں ہلکان ہوتا بولا میں گھر میں بات کر کے جواب دوں گا
ٹھیک ہے کوشش کرنا کہ جواب ہاں میں ہو اور وہی سے واپس پلٹ آیا فاتح اس قدر شک میں تھا
کہ اُسے رکنے کا بھی نا بول سکا

کیا بات آپکو پریشان کر رہی ہے وہ جو سرگرائے بیٹھا تھا مریم کے پوچھنے پہ سیدھا ہوا خیام ماہی سے شادی کرنا چاہتا ہے

وہاٹ خیام اور ماہی۔۔۔ وہ حیرانگی کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی

یہ ہی تو میں سمجھنے سے قاصر ہوں اور وہ کہہ رہا ہے کہ ماہی کے بول نہیں سکتی اس بات سے بھی اُسے فرق نہیں پڑتا میں یہ سوچ سوچ کر پریشان ہوں کہ جب ماہی بول سکتی ہے تو پھر اُس نے یہ سب کیوں کہا

امم یہ بات تو ماہی ہی بتا سکتی ہے

میں امی جان سے بات کرتا ہوں پھر ہی بات کی جڑ تک پہنچ سکے گے لیکن فاتح خیام۔۔۔ وہ جزبز ہوئی

کیا خیام؟؟ فاتح نے تیوری چڑھائی

وہ اہل تشیع ہے کیا ماہی کے گھر والے مان جائے گے؟؟

دیکھو مریم میری نظروں میں خیام ایک صالح مرد ہے وہ خود کو بدل رہا ہے نماز پڑھتا ہے قرآن پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے اللہ پاک پر اُسکے رسولوں پر آخری کتاب پر کامل ایمان رکھنے کے ساتھ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ کو بھی مانتا ہے وہ ایمان کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا بھی حامل ہے اور تم اب کیا چاہتی ہو؟؟ وہ تو پہلے ہی شدید ٹینشن کے مرض میں مبتلا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی خوش رہے اور نارمل زندگی گزارے اگر ماہی میری ماں جائی ہوتی تو میں کبھی انکار نہ کرتا۔۔۔

مریم چپ سی ہو گئی کیونکہ وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا

جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا؟ تو عذاب چکھو، اس وجہ سے کہ تم کفر کیا کرتے تھے" ہمارے اس دنیا میں آنے سے پہلے اللہ پاک نے سب روحوں سے گواہی لی تھی کہ تمہارا رب کون ہے؟؟ اور سب روحوں نے گواہی دی کہ بیشک آپ ہی ہمارے رب ہیں اس لیے بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائشی مسلمان ہوتا ہے لیکن بعد وہ وہ بچہ وہی مزہب اختیار کر لیتا ہے جو اسکے ماں باپ اُسے سیکھاتے ہیں ان میں بعض کو اللہ پاک ہدایت دے دیتا ہے اور بعض کفر کی حالت میں ہی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اس لیے ان آیات کی تفسیر کچھ یوں ہوگی کہ

"جب ثابت ہے کہ روز اول کے وقت سب نے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا اقرار کیا تھا اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ ہر شخص دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لہذا جو بھی کفر اختیار کرے گا وہ ایمان لانے کے بعد ہی کافر ہوگا۔ اس لیے علماء نے لکھا ہے کہ اس آیت میں اصلی کافر، مرتدین، منافقین اور پھر اہل بدعت سبھی آجاتے ہیں، کیونکہ یہ سب ایمان لانے کے بعد کفر کر رہے ہیں۔" معلوم ہوا کہ سیاہ منہ ان کے ہیں جو مسلمانی میں کفر کرتے ہیں منہ سے کلمہ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلاف رکھتے ہیں سب گمراہ فرقوں کا یہی حکم ہے"

رسولوں کے لیے ہمارا عقیدہ کیا ہے؟؟ آپاں نے رکتے ہوئے پوچھا
تمام رسولوں پہ ایمان لانا ایک لڑکی نے جواب دیا

ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی نبی آئے اور اُن پہ جو کتابیں نازل کی گئی ان پہ ایمان لانا لیکن دینِ آخری نبی کا اختیار کرنا رہنمائیِ آخری کتاب سے لینا کیونکہ پہلی تمام کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں ، حضور اکرمؐ سے پہلے جو بھی نبی آئے اُن سب کو اللہ کا نبی ماننا لیکن ساتھ میں یہ بھی ماننا کہ رسول اکرمؐ پوری امتِ مسمد یعنی اُن کے نبیوں کے بھی نبی ہیں اور انکے آنے سے پچھلی تمام کتابیں منسوخ ہو گئی ہیں

اب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں آئے گے تو اُن پہ بھی آخری نبی کا دین ہی لاگو ہو گا وہ بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ہی پیروی کرے گے ناکہ اپنے دین (تورت) پہ چلنے والوں کے ساتھ ہوں گے

"اور رہے وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے سو اللہ کی رحمت میں ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں"

چہروں کی یہ سیاہی اور سفیدی قیامت کے دن ہوگی۔ جو لوگ ایمان پر قائم رہے، پھر بدعات اور گروہ بندی سے بچ کر اصل کتاب و سنت (مَا آتَانَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي) پر قائم رہے، ان کے چہرے سفید ہوں گے۔

یعنی صرف وہ لوگ ہی کامیاب ہوں گے جنہوں نے آخری کتاب سے رہنمائی لیکر اُس پہ ہی عمل کیا ہو گا

لیکچر کے بعد تمام لڑکیاں چلی گئیں لیکن ماہی ابھی بھی وہی بیٹھی تھی وہ اکثر وہاں پہ بیٹھی رہتی کیونکہ اسے محسوس کیا تھا جس جگہ پہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جائے وہاں بیٹھنے سے روح میں مسحور کن سکون اترتا ہے جسے محسوس کر کے دل سرشار ہو جاتا ہے

ماہی مجھے کچھ بات کرنی ہے وہ اُٹھنے لگی تو آپاں نے وہی روک لیا جی آپاں وہ منتظر تھی سننے کو فاتح کی کال آئی تھی کہ خیام تم سے شادی کرنا چاہتا ہے

آپاں نے جتنی نرمی سے بتایا تھا اتنی ہی زور سے وہ الفاظ اُسکے سینے میں پیوست ہوئے تھے وہ تو کچھ بولنے کے قابل ہی نارہی تھی

کیا تم دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہو؟؟ انہوں نے جانچتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا وہ لب بھینچے ہاں میں سر ہلا گئی لیکن آپاں کو منتظر دیکھ کر وہ سسکتے ہوئے منمنائی میرا نکاح خیام سے ہی ہوا تھا

یہ سن کے آپاں دھنگ ہی رہ گئی تھی دنیا واقعی گول ہے انہوں نے سانس خارج کرتے ہوئے سوچا کیا وہ جانتا ہے کہ ماہی ہی مہمل ہے؟؟

اور ماہی انہیں اُس دن والا سارا وقعہ بتلا گئی آپاں نے پاس پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر گھٹا گھٹ ہلق میں اتارا خیام تو انکی سوچ سے بھی زیادہ تیز نکلا تھا

اب تم کیا چاہتی ہو؟؟

آپاں میں کسی ایسے شخص کے ساتھ زندگی کیسے گزار سکتی ہوں جو دین کے معاملے میں من مانی کرتا ہو اسنے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا

ماہی اگر اسکا دین کمزور ہوتا تو فاتح کبھی مجھ سے بات نہ کرتا اب تم بتاؤ کہ تمہارا دل کیا چاہتا ہے؟؟
دل سے صدا آئی تھی بدلا، ہاں وہ بدلا چاہتی تھی اور وہ بدلا لیکر رہے گی اُسے دل میں پُختگی سے
ارادہ کیا میں سوچ کر بتاؤں گی وہ گہری سوچ میں گم کہتی وہاں سے اُٹھ آئی

آج وہ عازہ کو ولیمے کی شاپنگ کے لیے لیکر آیا تھا لیکن کئی ڈریسر دیکھنے کے بعد بھی اُسے کچھ خاص
پسند نہ آ سکا آپ آخر کیا چاہتے ہیں عازہ کو فت زدہ سی بولی
میں چاہتا ہوں میری بیوی دنیا کی سب سے خوبصورت برائیدل لگے
یہ تو کبھی ناممکن ہونے والی چاہت پال لی ہے آپ نے خیر آپ کس طرح کی ڈریس چاہتے ہیں؟؟
میکسی وہ بھی ڈارک کلر میں ساتھ میں ڈارک ہی لپسٹک وہ آس پاس نظر گھماتا بولا اور عازہ نے
حیرت سے اُسے دیکھا جو شکل سے بالکل سنجیدہ لگ رہا تھا وہ بھی سر جھٹکتی اُسکے ساتھ چلنے لگی کافی دیر
بعد احمد کی ناک کے نیچے ایک میکسی آئی
امم پرفیکٹ وہ اس میکسی میں عازہ کو سوچ کر مسکرایا، لیکن میں یہ سنبھالوں گی کیسے اور ولیمے پہ ہلکے
کلر اچھے لگتے ہیں
لگتے ہوں گے اُسے کندھے اچکائے

احمد نے اُسکی رضامندی پوچھے بغیر ہی سب کچھ سلیکٹ کر لیا تو وہ روہانسی ہوئی آپ مجھ سے تو پوچھ
ہی نہیں رہے، دیکھو بیوی شادی کے وقت کس لیے سجتی سنورتی ہے؟؟ اپنے شوہر کے لیے نا؟؟
اسکا سر ہاں میں ہلا تھا تو جب تیار میرے لیے ہونا ہے تو سامان بھی میری پسند کا ہونا چاہیے نا اس

لیے جو میں کہتا ہوں چپ چاپ کرتی چلو اور وہ دل میں اُسکا کچومر بنانے کا سوچتی احمد کی پیروی کرنے لگی

سب لوگ احمد کے ولیمے پہ جانے کے کیے تیار ہو رہے تھے جہاں سب کے چہروں پہ خوشی تھی وہی رخصتی کا چہرہ اتر اتر ہوا تھا کیونکہ اُسے اپنی فراک کے ساتھ والا ٹراؤزر نہیں مل رہا تھا وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کے کھپ گئی اُسکی امی نے کہا بھی فراک تو ویسے بھی زمین کو چھوتی ہے کچھ اور پہن لو نیچے سے لیکن وہ ضد لگا کہ بیٹھ گئی کہ وہ ساتھ والا ٹراؤزر ہی زیب تن کرے گی اب اُسکی امی الماری میں سر دیے ٹراؤزر ڈھونڈنے کے ساتھ رخصتی کو بے شمار القابات سے بھی نواز رہی تھیں جسے رخصتی دل بڑا کیے پوری توجہ سے سننے کے ساتھ محسوس بھی کر رہی تھی کوئی چیز سنبھال کے تو رکھنی نہیں ہوتی اواگونا کی طرح پھینک دینی ہوتی مل جو جاتے ہیں نت نئے کپڑے اس لیے قدر نہیں، دل تو کرتا ہے لیکر ہی نادیا کروں پھر چیزوں کی قدر کا پتا چلے کے کیسے سنبھالنی ہے اپنی اولاد سے زیادہ کجی اور کام چور اولاد میں نے کسی کی نہیں دیکھی، سارا دن موبائل چلوا لو اُس پیو تو نی تھکتی، بینک بینک (ناچ گانا) کروا لو جتنی مرضی مجال ہے کبھی صفائی کا خیال بھی آیا ہو ماں نا ہو تو کیڑے ہی پڑ جائے اس گھر میں۔ آخر کار ٹراؤزر ہتھے چڑھی گیا اور رخصتی نے شکر کی سانس بھری۔۔

لے پکڑ جے آپہن کے تو سونی لگن لگ جائے طنزیہ کہتیں ٹراؤزر اُسکی طرف اُچھالتیں باہر نکل گئیں اور رخصتی نے فٹا فٹ کپڑے اٹھا کر واشروم میں دوڑ لگائی لیکن جلد ہی چینیج کیے بغیر باہر نکل آئی

ایسی۔۔ امی جو گردن سے تھوڑا نیچے آتے گھنگھریالے بالوں کو کنگی کم کھینچ زیادہ رہی تھیں بڑبڑاتی ہوئیں اُسکے کمرے میں آئیں کیا تکلیف ہے اب؟؟ امی اسکا ٹراؤزر بہت تنگ ہے پاؤں سے اوپر نہیں ہو رہا وہ روہانسی ہوئی، تو شاپر چڑھا کے پہن لے۔۔ امی پھر بھی نہیں جا رہا، تھوڑا اور تنگ کر لینا سی نے اس پیو نوں

امی سلائی اُدھیڑ کر زرا سی کھلی کر کے لگا دیں نا پلیر اور وہ ہنکارہ بھرتیں سلائی اُدھیڑنے لگیں جو سلائی چار انچ اُدھیڑنی تھی وہ زور سے کھینچے پہ دس انچ اُدھیڑ چکی تھی ماڑی قسمت سلائی جیسے ہی لگانی شروع کی سوئی ہی دغا دے گئی اور امی کا رہا سہا صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوا۔۔

امی ابو بلا رہے ہیں موسیٰ کے کہنے پہ وہ تو رخصتی کو گھورتیں ٹراؤزر اسکے منہ پہ مارتیں باہر نکل گئیں اور وہ ٹراؤزر کو دیکھتی آنسوؤں بہانے لگی

ابھی تک تیار نہیں ہوئی تم سبحان جو بتانے آیا تھا باہر کیری آچکا ہے جلدی سے آجائیں لیکن رخصتی کو اُجڑی حالت میں دیکھ کر اُس نے حیرانی سے پوچھا

دفع ہو جاو نہیں جانا ہے مجھے،، اب ہوا کیا ہے؟؟ میرا ٹراؤزر،، سبحان نے جیسے ہی ٹراؤزر دیکھا تمام صورتحال سمجھ گیا اور آنکھیں بند کر کے حل سوچنے لگا پھر سوچتے ہوئے بولا

جاو چینج کر کے آو جلدی سے۔۔ اندھے ہو یہ پھٹا ہوا پہن کے جاو گی میں اگر فراک اوپر ہو گئی

تو کیا عزت رہے گی میری سب کیا کہے کے پھٹا ہوا ٹراؤزر پہنا ہوا ہے۔ رخصتی بہس مت کرو پہن

کے آو میں ٹھیک کر دوں گا اور وہ بڑبڑ کرتی چینج کرنے چلی گئی

اُسے بھیج کر خود بھی کمرے سے نکل گیا جب واپس آیا تو ہاتھ میں سٹیپلر موجود تھا

یہ کیا کرنا ہے رختی کو اسکا دماغ ٹھکانے پہ نا لگا اور اُسے گھوری سے نوازہ جسے وہ سرے سے نظر انداز کرتا ٹراؤزر کی سلائیوں کی جگہ سٹیپلر کی سوئیاں پیوست کرنے لگا ، سٹیپلر کروانے کے بعد اسنے کھڑے ہو کر ٹراؤزر کو ہر اینگل سے دیکھا جو اُسے گزارے لائیک لگا بس اتنی سی بات تھی ایوی رولا ڈالا ہوا اب جلدی سے لیپا پوچی کر لو پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس ، صرف پانچ منٹ ابھی تو میں نے بال بھی بنانے ہیں

اپنا اس چھتے کا نا تم جو نڈا ہی کر لو ورنہ ساری عوام نے ڈر جانا ہے اوپر سے بیستی الگ ہو گی بیچاروں کی جب مہمان کہیں گے لڑکی کے جوویں چاتیاں مار رہی ہیں اس لیے جلدی سے سرخی پاؤڈر لگا کہ باہر نکلو۔ رختی جس نے پتا نہیں کیا کیا منصوبے بنائے تھے اپنی تیاری کے لیے سب کو خیر باد کہتی مسکارہ ، لالی اور سُرخ لگا کر باہر نکل آئی کیونکہ باہر سے امی کی صلواتیں شروع ہو چکی تھی ولیمے کے فنکشن پہ پورا خاندان اکٹھا ہو گیا فارہہ بیگم کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نا تھا لیکن دل میں کہیں مہمل کے نا ہونے کی کسک بھی تھی

ڈارک ریڈ کلر کی زمین کو چھوتی میکسی میں مہارت سے کیا گیا میک اپ اُسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا احمد کے شانہ بشانہ چلتی وہ سب کے نینوں کا تارہ بنی ہوئی تھی اُسکے اماں ابا تو اپنی بیٹی کو پہچاننے سے ہی انکاری تھی وہ جو اُسکے ساتھ چلتی سٹیج تک آ رہی تھی پل میں اُسکے قدم تھمے اور سب نے اُلجھ کر اُسے دیکھا جو تھوڑی دور کھڑے ابراہیم کے پاس آئی تھی اور ابراہیم نے ہمیشہ کی طرح مان بھرا ہاتھ اُسکے سر پہ رکھا تھا اور وہ اُسکا ہاتھ تھامتی سسک اُٹھی اگر وہ نا ہوتا تو شاید وہ ابھی بھی چوہدریوں کے گھر کی نوکرانی ہوتی یا موت کو گلے لگا کر ابدی نیند سو چکی ہوتی۔

بس بچے کیا ہو گیا ابراہیم نے پریشان ہوتے ہوئے احمد کو اُسے چپ کروانے کا اشارہ کیا، اب اگر تمہارا ایک آنسو بھی نکلا تو میں نے واقعی میں تمہاری سانس بند کر دینی وہ اُسکے کان میں بڑبڑایا تو وہ پل میں چپ ہوئی اور ناراضگی سے دیکھتے ہوئے آنسوؤں رگڑنے کو تھی جب بنی نے اسکا ہاتھ روک کر ٹشو سے اُسکے آنسوؤں پونجھے اور وہ مسکرا کر چند قدم دور کھڑے اپنے اماں ابا سے ملنے لگی لیکن دوبارہ رونے کی غلطی ناکی تھی

یار چلو نا سٹیج پہ جا کر پکس بناتے ہیں بنی رختی کو ہزارہاں بار کہہ چکی لیکن وہ ہر بار کی طرح منع کر دیتی، مسئلہ کیا ہے اُٹھ بھی جاؤ تم تو ایسے کرسی نہیں چھوڑ رہی جیسے مرغی انڈے نہیں چھوڑتی۔ یار مجھے ڈر ہے اگر میں زیادہ چلی تو میری سوئیاں اُکھڑ جائے گی، کیا مطلب بنی نے نا سمجھی سے پوچھا تو رختی نے ٹانگ لمبی کر کے اُسے اپنی مجبوری بتلائی اور بنی تو اسکی کاریگری پہ عیش عیش کر اُٹھی لیکن اُسکی مجبوری کو بلائے طاق رکھتی اسے کھینچ کے سٹیج پہ لے گئی اور دھڑا دھڑ سیلیفیاں لینے لگی۔

سب مہمان جا چکے تھے سوائے ابراہیم اور بنی کے بنی پھوپھو کے پاس بیٹھی تھی جبکہ احمد اور ابراہیم ایک دوسرے سے کان لگائے نا جانے کونسے راز و نیاز کرنے میں مگن تھے، اچھا یار اب ہم نکلتے ہیں تو بھی جا اپنی دلہن کے پاس ابراہیم واچ دیکھتا اُٹھ کھڑا ہوا یار رک جانا تھوڑی دیر، دل میں تو کہہ رہا ہو گا جلدی دفع ہو مجھے یہاں باندھ کے بیٹھا ہے ابراہیم نے اسکے گلے لگتے ہوئے کہا۔ تو ایلین تو نہیں ہے؟؟ احمد نے جانچتی نظروں سے اُسے دیکھا کیا مطلب؟؟ مطلب ایلین ہاتھ پکڑنے سے دل

کی بات جان جاتے ہیں نا۔۔ آگے کی بات ادھوری چھوڑی ، اگر تُو دلہانا ہوتا با سچی ایسا دھونا تھا کہ چار دن بستر سے نا اُٹھ پاتا ابراہیم نے اسکے کندھے کو دبا کر دانت پیستے ہوئے کہا ہم نے کونسا چوڑیاں پہن رکھی ہیں احمد نے بھی گردن اکڑائی۔۔۔

بنی چلیں؟؟ وہ اسے اگنور کرتا بولا

جی جی چلیں بنی تو تیار بیٹھی تھی پل میں کھڑی ہوئی اور دونوں سب سے ملتے واپسی کے لیے روانہ ہو گئے

وہ کمرے میں آیا تو عازرہ آئینے کے سامنے کھڑی چوڑیاں اتار رہی تھی جسے دیکھ اُسکے ماتھے پہ بل پڑے یہ کیا کر رہی ہو وہ جلدی سے اُس تک پہنچا ، یہ سب تنگ کر رہیں ہیں مجھے وہ بیزار سی کہتی دوسرے ہاتھ سے کنگن اُتارنے لگی

جس کے لیے تیار ہوئی ہو اسنے تو ابھی فرصت سے دیکھا بھی نہیں ہے اُسنے گلہ کیا ، سارا ٹائم تو گھورتے رہے ہیں اب اور کتنا فرصت سے دیکھنا ہے وہ دو بدو بولی زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چلنے لگی تمہاری تمہیں تو چاہیے تھا گھونگٹ نکال کے بیٹھی ہوتی اور میں منہ دیکھائی دے کر خود گھونگٹ اُٹھاتا لیکن تم نے تو ارمانوں پہ اوس ہی ڈال دی وہ کہتا ہوا الماری کی طرف بڑھا ، گھونگٹ برات والے دن نکالا جاتا جبکہ میرا ولیمہ تھا تو ولیمے پہ ایسا کچھ نہیں ہوتا وہ سمجھداری سے بولی

تمہاری منہ دکھائی یہ ویسا ہی نیپلس تھا جو اُس دن عازرہ سے ٹوٹ گیا تھا وہ اسکی گرن کی زینت بناتا نرمی سے بولا اور عازرہ نے مہوت سے دیکھتے ہوئے اپنی گرن میں موجودہ نیپلس کو انگلیوں کے

پوروں سے چھووا ہوش میں تو تب لوٹی جب نظر گردن کے نشانوں تک گئی وہ لب بھینختی کان میں پہنا جھمکے بے دردی سے اتارنے لگی اور احمد نے نا میں سر ہلاتے ہوئے اُسکے ہاتھ روک کر خود جھمکے اتارے لیکن اگلے ہی لمحے وہ دور ٹپتی واشروم میں بند ہو گئی احمد نے لمبی سانس اپنے اندر اتار کر اپنے اعصاب کو پُر سکون کرنا چاہا

گرم پانی سے شاور لینے کے بعد طبیعت کچھ بہتر محسوس ہونے لگی تو وہ باہر نکلی اور احمد جو اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹا تھا اُسے دیکھے بنا شاور لینے چلا گیا اور دروازہ اتنی زور سے بند کیا ہے وہ کرنٹ کھا کے پلٹی

وہ ٹاول سے بال رگڑتا باہر نکلا تو وہ اپنے الجھے بال سلجھانے میں ہلکان ہو رہی تھی جو آج سٹائل بنانے کی بدولت کافی ناراض لگ رہے تھے

وہ اُسے دیکھا بنے برش اٹھا کر بال بنانے لگا ڈھیر و ڈھیر اسپرے خود پہ کرنے کے بعد پرفیوم کا رُخ اُسکی جانب کیا جسکی شکل رونے والی ہو چکی تھی

اتنے غصے سے کھینچو گی تو سلجھنے کی بجائے مزید الجھ جائے گے تحمل سے کام لو تمہاری کونسا ٹرین نکل رہی ہے ، پتا نہیں پارلر والی نے کونسی دشمنی نکالی ہے پہلے تو دو منٹ میں سلجھ جایا کرتے تھے اُسے منہ بسورا۔ احمد اُسکے ہاتھ سے برش پکڑ کر خود سے سلجھانے لگا بس اتنی سی بات تھی وہ نرمی سے سارے بال برش کرتا بولا تو عائرہ نے حیرانگی سے اُسے دیکھا

یہ تو سچ میں ہو گئے۔۔ ہم جب کام پیار سے ہو سکتا ہے تو اس میں ہلکان ہونے کی کیا ضرورت ہے احمد نے محبت سے کہتے ہوئے اسکے نشان کو نرمی سے چھووا اور اُس نے بے بسی سے اُسے دیکھا پلیرز اُس نے پیچھے ہٹنا چاہا

کس بات کا ڈر ہے تمہیں؟؟ کیوں ہر وقت انہیں چھپانے میں لگی رہتی ہو؟؟ مجھے نہیں پتا پلیرز مجھے نیند آرہی ہے عازہ نے بھیگی آواز میں کہتے ہوئے نظریں چرائی، لگ ایٹ می،، عازہ میری طرف دیکھو وہ عازہ پہ زور دیتا بولا مجھے ڈر لگتا ہے میں آپکے قابل ہی نہیں ہوں آپکو مجھ سے شادی ہی نہیں کرنی چاہیے تھی اور کچھ؟؟ وہ اسے گھورتے ہوئے منمنایا

جب وہ نا بولی تو وہ گویا ہوا کب تک یونہی چلے گا بھول جاو سب مجھے فرق نہیں پڑتا اور یہ نشان بھی مجھے بُرے نہیں لگتے احمد نے انگلی سے اس جگہ کو رب کیا تھا عازہ نے جانچتی نظروں سے اُسے دیکھا، آئی سوئیٹر تم مجھے ان نشانوں کے ساتھ ہی اچھی لگتی ہو اس لیے اب بیوقوفوں والی ایمو شنل باتیں میں تمہارے منہ سے نا سنوں کیونکہ جو جسکے قابل تھا وہ اسے مل چکا ہے۔۔

مجھے ایک موقع تو دو واللہ تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تم خود کو ہی بھول جاو گی ماضی تو پھر بہت دور کی بات ہے وہ شوخ ہوا اور وہ پزل ہوتی اپنی ہتھیلی مسلنے لگی احمد نے اُسکے گرم ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر ہلکے سے دبایا تو وہ پریشان سی ہاں میں سر ہلا گئی کیونکہ وہ ہر گز بھی اپنے ماضی کا

سیاہی سے روشن مستقبل میں اندھیرا نہیں کرنا چاہتی تھی سب ٹھیک ہو جائے گا احمد نے اسکا سر اپنے شانے سے ٹکایا تو وہ بھی مسکرا دی تھی

وہ ادھر ادھت دیکھے بنا آگے بڑھتی جا رہی تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح اُسکے پیچھے پاگلوں کی طرح آوازیں دیتا اسکا تعقب کر رہا تھا پلیرز رک جاو میری بات تو سُنو مجھے چھوڑ کے مت جاو میں مر رہا ہوں میری بات سُنو لیکن وہ ان سُنا کرتی اُسکی پہنچ سے بہت دور جا چکی تھی اور خیام جھٹکا کھا کر نیند سے جاگا تھا

مت جاو مجھے چھوڑ کر کیوں چلی جاتی ہو کیوں مجھے چین سے نہیں رہنے دیتی آخر بتا کیوں نہیں دیتی کہ کون ہو تم کیوں چھوڑ دیتی ہو مجھے کیوں۔۔ وہ چلاتے ہوئے بولتا اپنے حواس کھونے لگا جبکی اُسکی چیخ و پکار سُن کر اُسکے کمرے میں آیا اور بتی جلا کر کمرے کی سیاہی کو روشنی میں منتقل کیا تھا تم ٹھیک ہو وہ پریشانی سے کہتا اُسکے قریب آیا جو سر ہاتھوں میں گرائے ایک ہی بات دوہرا رہا تھا مت جاو مجھے چھوڑ کر مت جاو،، جبکی نے پانی کا گلاس اُسکے لبوں سے لگایا جسے دو گھونٹ بھرنے کے بعد وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگا گیا

ٹھیک ہے تو؟؟؟ خیام نے ہاں میں سر ہلایا

کیا اپنی بیوی سے بہت محبت تھی تجھے وہ اُسکے پاس بیٹھتا پوچھنے لگا اور خیام نے حیرانگی سے اُسے دیکھا پھر سر جھٹکتا چھت کو گھورنے لگا، محبت کا تو پتا نہیں لیکن مجھے عادت سی ہو گئی تھی جو شاید آج بھی ہے

میں تو کہتا ہوں کلب چل میرے ساتھ کوئی گرل فرینڈ بنا لے دیکھنا برے خواب ایسے بھاگے گے
جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔

وہ دروازہ ہے تم جا سکتے ہو وہ بیزار سا بولا، میری بات۔۔ نکلو مجھے سونا ہے اور وہ منہ بسورتا باہر نکل
گیا اور خیام اپنا سر دبانی لگا اسے لگا تھا کہ اب ان خوابوں کے چنگل سے وہ نکل چکا ہے لیکن وہ
ابھی بھی وہاں ہی کھڑا تھا

پھر تم کیا جواب دو گی اُسے؟؟

نیلیم نے ماہی سے پوچھا جو آ آ کرتی پرندوں کو دانا ڈال رہی تھی جواب ہاں میں ہی دوں گی وہ معنی
خیزی سے مسکرائی

سوچ سمجھ کے فیصلہ کرنا وہ پریشان تھی اسکے لیے

سوچ بھی لیا اور سمجھ بھی اُس نے مجھے اپنا کر ٹھکرایا تھا نا میں بھی اُسے اپنا کر دھتکاروں گی لہجے میں
پختگی لیے بولی

مجھے کیوں لگتا ہے جب وہ سامنے آئے گا تو تم بدلہ بھول کر اُسے معاف کر دو گی نیلیم نے سوچ میں
گم کہا

یہ تمہاری سوچ سوچ ہی رہ جائے گی

اگر سوچ ہی لیا ہے تو آپاں کو جواب کیوں نہیں دے رہی ہو مہینہ ہو چلا ہے اب تو؟؟

دے دوں گی اتنی بھی کیا جلدی یے ملن کے لیے تھوڑا تڑپنے دو اُسے بھی درد جب آہستہ آہستہ دیا جائے تو زیادہ اثر کرتا اور انتظار جتنا لمبا ہو تڑپ بھی اتنی گہری ہو گی میں چاہتی ہوں وہ تڑپ تڑپ کر سکون کے لیے جب میرے پاس آئے تو میں اسکا تمام تر سکون چھین کر بدلے میں ازیت ہی ازیت اسکے اندر بھر دوں

نیلیم کو اُس سے خوف محسوس ہوا وہ دل میں اُسکی خوشیاں مانگتی کیچن میں چلی آئی

آج وہ پھر فاتح کے سامنے کھڑا تھا سرخ آنکھیں بکھرے بال بڑی کوئی داڑھی وہ فاتح کو کوئی مجنوں ہی لگا
فاتح۔۔

فاتح نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا
میں آلریڈی میریڈ ہوں وہ چاہ کر بھی یہ سب چھپانا پایا اسکے ضمیر نے اُسے یہ سب چھپانے ہی نا دیا
فاتح نے سانس روکے اُسے دیکھا جو بالکل سنجیدہ تھا
میرا نکاح ہوا تھا یہاں آنے سے چند ماہ پہلے پھر میری وائف کی ڈیٹھ ہو گئی اور اُسنے رُکی سانس بحال کی۔

فاتح تم یقین کرو میرا دل پھٹ جائے گا اُن دو نینوں کے ہجر میں میں اپنا زہنی توازن کھو دوں گا تم ماہی کو میرا کر دو پلیز بیشک عہد لے لو مجھ سے میں اُسے خوش رکھنے کے لیے کچھ بھی کروں گا کچھ بھی۔۔

میں نے امی جان سے بات کی تھی لیکن ماہی نے سوچنے کا وقت مانگا ہے ، پورا مہینہ ہو گیا ایسا بھی کیا سوچ رہی ہے وہ خیر میں حج کے لیے جا رہا ہوں پرسوں فلائیٹ ہے میری جب میں واپس آؤں تو مجھے جواب چاہیے وہ بھی ہاں میں ورنہ تمہارے گھر کے سامنے جوگ لیکر بیٹھ جاؤں گا تم حج کے لیے جا رہے ہو فاتح نے خوشگوار حیرت لیے پوچھا ، ہاں میں نے کافی دیر سے سوچا تھا اس بار حج کے لیے جاؤں گا تجھے بتانے کا زہن سے ہی نکل گیا وہ بھی مسکراتے ہوئے بتانے لگا اللہ قبول کرے فاتح نے دل سے کہا

اب میں چلتا ہوں وہ وہی سے پلٹنے لگا تو فاتح نے اُسے کافی کے لیے روکنا چاہا لیکن وہ پھر کبھی پینے کا کہتا واپس لوٹ آیا اور فاتح سوچ کے گنجلوں میں اُلجھ کے رہ گیا آج آپاں سے صاف صاف بات کرنے کا سوچتا تیز تیز کافی بنانے لگا

آپاں مجھے دل سے بات کرنی ہے اور آپاں نے ایک نظر اُسکے سراپے پہ ڈالتے ہوئے اپنا بٹنوں والا موبائل اُسکی طرف بڑھایا جسے وہ تھام کر اپنے کمرے میں لے آئی اور دھڑکنوں کو قابو میں رکھتی کال ملانے لگی

دل ارخان کو چنچ کر وارہی تھی جب اسکا موبائل بلنک ہوا معاز دیکھے گا کسکی کال ہے وہ مصروف سی بولی اور معاز جو آفس کا کام کر رہا تھا ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا، آپاں کی کال ہے معاز نے غور سے دیکھتے ہوئے بتایا دل کے ارخان کو پاوڈر لگاتے ہاتھ کانپے تھے دل میں کسی انہونی نے چٹکی بھری اور پل میں اُسکے چہرے کا رنگ بدلا جسے معاز نے حیرت سے دیکھا تھا

☆☆☆☆☆☆

دل نے ایک پل کی بھی دیر کیے بنا موبائل پکڑا اور صوفے پہ جا کر کان کو لگایا
اسلام علیکم۔۔

وعلیکم اسلام میں مامی

کیسی ہو؟؟ دل کا دل تڑپا

دل میں خیام سے شادی کر رہی ہوں

کیوں؟؟ اسکے ہاتھ سے موبائل چھوٹے چھوٹے بچا

وہ فاتح کی بہن ماہی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور میں نے ہاں کر دی میں کچھ عرصے میں اُس سے نکاح کر لوں گی اور پھر بتاؤں گی دھچکا کیسے لگتا ہے ٹھکرائے جانے کا احساس کیسا ہوتا ہے بدلہ کسے کہتے ہیں

--

مت کرو پلیرز وہ روہانسی ہوئی معاز کی ٹکی خود پہ نظریں وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی

میں نے یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کہ تم ماما کو بھی بتا دینا کہ اُنکی ہر تڑپ کا بدلہ میں لیکر رہوں

گی اور انہیں بتا دینا اُنکی بیٹی بالکل ٹھیک ہے تم بھی اپنا خیال رکھنا اور کھٹاک سے کال بند کر دی دل

غائب دماغی سے موبائل کو گھورتی رہ گئی لیکن جیسے ہی نظر معاز پہ گئی وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی آپاں کی بیٹی کی کال تھی جنکے پاس میں نے حفظ کیا ہے انکی بیٹی کی شادی ہے تو۔۔

اوہ تمہیں انوائیٹ کر رہی تھی تو تمہیں جانا چاہیے وہ خود سے اندازہ لگاتے ہوئے بولا وہ صرف سادگی سے نکاح کر رہیں ہیں تو میرا جانا ضروری نہیں ہے لیکن مجھے کچھ پیسے چاہیے تاکہ میں گفٹ بھیج سکوں اور معاز نے مسکراتے ہوئے اے ٹی ایم کارڈ اُسکی جانب بڑھایا جتنے چاہے لے لینا تمہارے ہی تو ہیں میں تو ڈر ہی گیا جیسے تمہارے ایکسپریشنز تھے۔ وہ مجھے لگا آپاں کی طبیعت خراب ہو شاید بس اسی لیے وہ بال کان کے پیچھے اڑستی ارحان کی طرف متوجہ ہو گئی

وہ مکہ شہر میں داخل ہوا تو دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی اور آنکھیں اشکبار ہونے لگیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ بالآخر وہ اپنی ان دیکھی منزل مقصود پر پہنچ چکا ہے

اُسکی رہائش گاہ حرم پاک سے تقریباً 700 میٹر کے فاصلے پر تھی جاتے ہی اُسے کافی تھکن کا احسان ہونے لگا اس لیے اس نے سوچا کہ تھوڑا سا آرام کر کے تازہ دم ہو کر اللہ کے گھر حاضری دی جائے کمرے میں ہی ظہر کی نماز پڑھ کر وہ سو گیا

عشاء کی نماز سے پہلے وہ بڑی عقیدت کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے اللہ کے گھر کی طرف چل پڑا عمارت سے باہر نکل کر گلیوں سے گزرتے ہوئے وہ بازار میں جب بڑی سڑک پر پہنچا تو بے شمار زائرین حج جوق در جوق حرم پاک کی جانب رواں تھے۔ چند منٹ پیدل چلنے کے بعد تھوڑی سی چڑھائی آگئی جب چڑھائی پر چڑھ رہا تھا تو حرم پاک کے مینار نظر آنے لگے دل اچھل کر حلق میں آ گیا وہ

لیک پکارتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا چند ہی لمحوں میں روشنیوں میں نہائے ہوئے اللہ کے گھر کے مینار اور چار دیواری اسکے سامنے تھی۔

اسے تو پلک جھپکنا یاد ہی نہ رہا یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہی وہ مقدس گھر ہے جس کو دیکھنے کی تڑپ میں اتنے برس گزر گئے آج وہ نظروں کے سامنے ہے رش بہت زیادہ تھا عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوا چاہتا تھا اندر جانے کے سب اسے بند ہو چکے تھے حرم سے باہر کی تمام سڑکوں پر لوگ صفیں بنا چکے تھے اسنے نے بھی تھوڑی سی خالی جگہ دیکھ کر مصلہ بچھا لیا جلدی جلدی تحیۃ المسجد اور وضو کے نوافل پڑھے اتنے میں اذان کی آواز گونجی جو دل میں اتر سی گئی۔۔۔

نماز ختم کرنے کے بعد جب ذرا رش کم ہوا تو اس نے اندر جانے کے لئے قدم بڑھائے دل کی عجیب حالت تھی قدم جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے ویسے ہی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا وہ باب عبد العزیز سے حرم پاک میں داخل ہوا اور نظریں نیچی کیے ، تلبیہ پڑھتے ہوئے سیڑھیاں اترتا چلا گیا حرم پاک کے برآمدوں سے گزرتے ہوئے جب آخری سیڑھی پر پہنچا تو احساس ہوا کہ چھت ختم ہو گئی ہے۔

وہ حرم کے صحن میں پہنچ چکا تھا اور جب نظریں اٹھائیں تو خود کو مطاف میں اللہ کے عظیم گھر کے سامنے کھڑا پایا وہ گھر جس کی طرف بن دیکھے ساری زندگی سجدے کیے تھے ایک بے یقینی والی

کیفیت سے کچھ دیر اس گھر کو صرف دیکھتا چلا گیا پھر دل پگھلنا شروع ہو گیا اور بے اختیار آنکھوں سے اشک رواں ہونے لگے نظریں خانہ کعبہ پر جمی تھیں، زبان پر تکبیر، تشریک اور دعائیں تھیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب کعبہ پر پہلی نظر پڑے اس وقت مانگی جانے والی دعائیں ضرور شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ کیا مانگا جائے، کیسے مانگا جائے، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا ایک ہیبت اور لرزہ طاری تھا ہچکیاں بندھ گئیں، اپنی کم مائیگی کا احساس شدت سے ہونے لگا ہر کوئی چپکے چپکے سے اپنے اللہ سے ہم کلام تھا خدائے بزرگ و برتر کی موجودگی کا احساس بہت شدت سے ہو رہا تھا کہ وہ دیکھ رہا ہے وہ سن رہا ہے۔

طواف قدوم کے سات چکروں کی نیت کی، حجر اسود کا استقبال اور استلام کیا طواف کا آغاز کیا اور وہ بھی انسانوں کے ریلے میں بہنے لگا یوں لگا جیسے قطرہ سمندر میں مل گیا ہو اپنے وجود کا احساس ہی ختم ہو گیا سر اور نظریں جھکی ہوئی قدم آگے بڑھتے ہوئے زبان سے حمد و ثنائے پروردگار عالم جاری دل پگھل کر آنکھوں کے راستے اشکوں کی صورت بہنے لگا زندگی بھر کیے گئے گناہ یاد آنے لگے شرمندگی سی ہونے لگی دل سے ایک ہی صدا چیخ بن کر نکل رہی تھی کہ بخش دے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، تو غفور ہے، تو رحیم ہے، تو کریم ہے، مجھے بخش دے وہ رو رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا رکن یمانی پر پہنچ کر اس کا جوش بڑھنے لگا تھا کہا جاتا ہے کہ رکن یمانی سے حجر اسود تک کا سفر یہ سوچ کر کریں کہ جیسے آپ جنت کے ٹکڑے پر چل رہے ہوں اور اس دوران کثرت سے استغفار

کریں حجر اسود کے سامنے پہنچ کر بھی اسکے اضطراب میں اضافہ ہونے لگا اسی کیفیت کے ساتھ روتے، گڑگڑاتے، اشک بہاتے سات چکر پورے ہوئے مقام ابراہیم پر بہت رش تھا اس کی سیدھ میں کچھ فاصلے پر جا کر جگہ ملی تو دو رکعت نماز نفل، واجب الطواف ادا کرنے لگا

اس کے بعد جی بھر کر آب زم زم پیا دعا پڑھی، دوبارہ حجر اسود کی سیدھ میں آ کر نواں استلام کیا اور سعی کے سات چکروں کی نیت کر لی پھر وہ صفا کی جانب بڑھا کیونکہ سعی کا آغاز صفا سے ہوتا ہے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا، دعائیں پڑھتے ہوئے اسکے سات چکر ختم ہوئے، اس دوران اماں ہاجرہ کی اس سعی کو بھی یاد کرتا رہا جب وہ ننھے اسمعیلؑ کو لق و دق صحرا میں پیاس سے ایڑیاں رگڑتا ہوا چھوڑ کر پانی کی تلاش میں نکلیں بے چینی سے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک بار بار چکر لگاتی ہوئے فکر مندی سے مڑ مڑ کے ننھے بچے کو بھی دیکھتی جا رہی تھیں تصور کی آنکھوں سے اسنے وہ منظر دیکھا اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ قیامت تک انسانوں کو یہ عمل دہرانے کا حکم دے دیا ایک ماں کی تڑپ اور بے قراری کو اللہ ضائع نہیں کرتا۔۔ سات چکر پورے کرنے کے بعد اس نے مروہ پر اپنے بال کٹوائے شکرانے کے نوافل پڑھے۔

اسکی ٹانگیں اور پاؤں بہت تھک چکے تھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ پاؤں کے تلووں میں چھالے بن گئے ہیں اور آدھی رات بھی ہو چکی تھی اس لیے وہ اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس پلٹ آیا اور آتے ہی گہری نیند میں چلا گیا

اُسے مکہ میں آئے کافی دن ہو چلے تھے دل تھا کہ اللہ عزوجل کی حمد و ثنا میں ہر پل مسرور سا جھومنے لگا تھا روح میں پاکیزگی کا ایسا احساس اترنے لگا جسے کبھی وہ محسوس نہ کر پایا تھا وہ عین سے بات کرنے کے بعد سونے لیٹا تو چند منٹوں بعد ہی نیند کی دیوی مہربان ہو گئی

سر سے پاؤں تک سفید رنگ کا لباس زیب تن کیے ہوئے وہ کوئی پرستان کی شہزادی ہی معلوم ہوتی تھی لیکن وہ اس طلسماتی شہزادے کی پہنچ سے کوسوں دور تھی ہمیشہ کی طرح وہ اسکی سُنے بغیر آگے بڑھتی جا رہی تھی اور وہ شہزادہ گھٹنوں کے بل بیٹھا مسلسل چلا رہا تھا پلیز رُک جاؤ مجھے چھوڑ کے مت جاؤ دیکھو میں مر رہا ہوں پلیز ایک دفعہ میری بات سُن لو لیکن وہ مغرور سی چال چلتی اسے دیکھے بنا اپنی منزل کی جانب بڑھتی جا رہی تھی۔ رات کا شاید آخری پہر رخصت چاہ رہا تھا اور وہ مکہ شریف کے آرام دہ ہوٹل کے ٹھنڈے کمرے میں نرم گداز بستر پر سو رہا تھا کہ اچانک وہ خواب کے زیر اثر پسینے سے شرابور گردن نا میں ہلاتا نیند سے جاگا تھا دل تھا کہ باہر نکلنے کو بے تاب تھا یہ خواب اکثر اسے بے چین رکھتے تھے جن سے وہ چاہ کر بھی چھٹکارہ نہیں پاسکا تھا لیکن اس مقدس جگہ پہ بھی وہی خواب۔ کچھ پل یونہی بیٹھے گزر گئے تو اس نے ارد گرد نظر گھما کر اپنے سونے ہوئے دماغ کو بیدار کرنا چاہا تھا تاکہ پتا چل سکے وہ اسوقت کہاں موجود ہے زہن بیدار ہوتے ہی وہ جھٹکے سے اٹھا اور چپل پاؤں میں اڑتا واثروم میں بھاگا تھا

اور وضو کرتا وہ برق رفتاری سے حرم کعبہ کی طرف دوڑا۔ اُس حرم کعبہ کی طرف جہاں رات کی سیاہی نے داخل ہونے کی کبھی جُرأت نہ کی جہاں صدیوں سے صرف اُجالوں کا ہی راج ہے اور روز محشر تک روشنیاں اور نور کے فوارے اسی طرح پھوٹتے رہیں گے

وہ حرم شریف کے روشن صحن میں داخل ہو رہا تھا نیند کی بیداری اور نشہ سرور سے اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے اچانک فجر کی اذان سے فضاؤں میں روح پرور ارتعاش سا برپا ہو گیا روح بلالی کی شیرینی میں ڈوبے عطر بیز کلمات اسکی روح اور باطن کے عمیق ترین گوشوں میں سرور کے دریا بہانے لگے اذان کے کلمات سے اسکے باطن کے اندھیروں میں سینکڑوں نورانی چراغ جلنے لگے اور اسکے جسم کے پورے پورے لرزش سی طاری ہونے لگی تھی

اللہ کی بڑھائی کا اظہار چاروں طرف جاری تھی

اذان کے مشکبو کلمات کی پھوار جاری تھی اذان بلالی نے عجب سماں باندھا ہوا تھا صبح کا وقت اذان کے الفاظ حرم کعبہ کے در و دیوار سفید و سبز نور میں نہائے مینار غلاف کعبہ سے ٹکراتے الفاظ دیوانہ وار اسکے دل کو مسحور کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس پُر سکون سے ماحول میں نماز فجر ادا کرنے لگا دل تھا کہ خدا کی محبت کو محسوس کرتے ہوئے تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا نماز ادا کرنے کے بعد اسنے کپکپاتے ہاتھوں کو دعا کے لیے اوپر اٹھایا تھا دل میں بہت کچھ چل رہا تھا لیکن کانپتے ہونٹوں سے وہ الفاظ ادا نہیں کر پا رہا تھا آنسوؤں ٹوٹ کر اسکی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے

یارب ! تُو تو دلوں کے حال جانتا ہے تُو تو شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے تُو تو اپنے بندے سے بہت محبت کرتا ہے نا اے میرے پروردگار میں بھی تو تیرا بندہ ہوں میں مانتا ہوں میں بہت گنہگار ہوں سیاہ کار ہوں پھر بھی تیری رحمت کا طلبگار ہوں میرے مالک مجھ پہ رحم کر تو جانتا ہے میں بے بس ہوں میں نہیں جانتا وہ کون ہے (مہمل یا ماہی) لیکن میری روح اسکے بنا ادھوری ہے میرا دل

اسکی قربت کے لیے بے چین ہے میرا وجود اسکے بنا بے جان محسوس ہوتا ہے وہ عورت میری نس
نس میں سما چکی ہے اے دونوں جہانوں کے جاننے والے تو تو میرا حال بخوبی جانتا ہے یا تو اس عورت
کو میرا کر دے اگر نہیں تو میری روح کو سکون عطا کر دے مجھے اس جلتی آگ میں جلنے سے بچالے
مولا۔۔۔ میں تو اک عام سا بشر ہوں اور تیرا یہ عام سا بشر تجھ سے تیری بہت خاص بندی کو مانگتا
ہے تو دینے والا ہے بیشک تو ہی دے سکتا ہے اُس پاکیزہ سی عورت کو مجھے سوئپ کر میری تڑپتی
روح کو پُر سکون کر دے یا میری روح کو میرے جسم سے جدا کر کے مجھے اس مشکل سے نجات
دے دے۔۔۔ آہ مجھ سے زیادہ گنہگار اور بد نصیب کون ہو سکتا ہے جہاں لوگ اپنے گناہوں کی معافی
اور تیری قربت مانگتے ہیں میں وہاں بیٹھ کر تجھ سے ایک عورت کو مانگ رہا ہوں میں کیا کروں یا اللہ
میں بے بسی کی آخری حدود کو چھو رہا ہو وہ زاروں قطار روتے ہوئے سجدے میں سر گرا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ واپس لوٹا تو فاتح کو اپنا منتظر پایا وہ ہنستے ہوئے اسکے گلے سے لگ گیا بہت مبارک ہو تجھے فاتح نے
خیام کے پُرکشش چہرے کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا اور اُس نے دل سے مبارکباد وصول کی ، ایک
گڈ نیوز ہے تیرے لیے۔۔۔ کیا ماہی مان گئی؟؟ وہ چہکا ہاں ماہی نے ہاں کر دی ہے تم جب چاہو اپنے
گھر والوں کو بھیج سکتے ہو

تم سچ کہہ رہے ہو نا؟؟ کیا میری دعائیں اُنق تک جا پہنچیں واللہ میں اتنا خوش ہوں کہ بتا نہیں سکتا
خوشی اُسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی

میں نکٹس کروالوں گا پھر اکٹھے چلے گے خیام نے اُسکے گلے لگتے ہوئے کہا، نہیں یار مریم کی طبیعت،، بات ابھی اُسکے منہ میں ہی تھی کہ خیام بول پڑا، کیا تم میری خوشی میں شامل نہیں ہونا چاہتے؟؟ اور میں چاہتا ہوں تم میرے بابا سے ملو اس لیے تمہیں پک اینڈ ڈراپ کی ذمہ داری میری ہے اب میں انکار ناسنوں اور فاتح بھی خاموشی سے اُسکے شانہ بشانہ چلنے لگا

فارہ بیگم نے مہمل کی ذمہ داری سملہ آپاں کو سونپی تھی لیکن پھر بھی آپاں نے اُنکی رضامندی لینا ضروری سمجھا انہوں نے خیام کا سنتے ہی منع کر ڈالا لیکن ماہی کی ضد کے آگے وہ ہار مانتیں چپ سادھ گئیں

آج وہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اسکے بابا اور عین اُسکے لیے وہ مانگ آئے تھے جسکے لیے وہ اک عرصے سے تڑپ رہا تھا شاہ،، ہم وہ آنکھیں موندے لیٹا تھا جب عین نے اُسے پکارا ماہی تو بہت ہی خوبصورت ہے تمہاری پسند تو لا جواب ہے

سچ میں وہ بہت خوبصورت ہے کیا؟؟

ہاں نا میں جھوٹ تھوڑی نا بولوں گی

تو ایک آدھی فوٹو ہی کلک کر لیتی خیام نے منہ بسورا

وہ پردہ کرتی ہے اس لیے مجھے مناسب نہیں لگا اور وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا

خیر ایک ہفتے کی ہی تو بات ہے پھر تو وہ ہمیشہ کے لیے تمہاری ہو جائے گی جیسے مرضی دیکھتے رہنا اور وہ سرشار سا مسکرایا یہ تو وہی جانتا تھا کہ ایک ہفتہ کیسے گزرنے والا تھا

نکاح نامے میں دستخط کرتے وقت بیتے سارے پل ماہی کی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے خیام شاہ میں نے تمہیں برباد نا کر دیا تو میرا نام بھی مہمل چوہدری نہیں یہ سوچتے ہوئے اُس نے پہلے سائین کیے ، تم سے اپنے ایک ایک آنسو کا بدلہ لوں گی پھر دوسرے سائین کیے تھے ، تم سے تمہاری ہر خوشی یہاں تک کہ سانسیں بھی چھین لوں گی آخری سائین کرتے وقت پین کی نوک بھی سختی سے توڑ ڈالی تھی

کازی کے زبان سے ادا ہوئے مہمل چوہدری کے الفاظ اُسکے دماغ پہ ہتھوڑے کی طرح لگے تھے یہ محض ایک اتفاق تو نہیں ہو سکتا ، کہیں مجھے ہی تو مہمل چوہدری نہیں سنائی دے رہا یہ مجھے کیا ہو رہا ہے اس کے دل کی حالت خراب ہونے لگی چند منٹ پہلے والی خوشی اب اڑں چھو ہو چکی تھی لیکن سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر وہ خود کو سنبھالتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گیا نکاح کے بعد مبارکباد کا سلسلہ شروع ہو گیا اور وہ بمشکل مسکراتا سب سے ملنے لگا

رستے میں بھی اُسکا دماغ الجھتا رہا مہمل چوہدری نے تو اُسکے چودہ تبق روشن کر ڈالے تھے

وہ ماہی کو لیے اپنے نئے فلیٹ پہ آیا تھا افتخار صاحب نے بہت انسٹ کیا کے بہو کو لیکر گھر آئے لیکن وہ ہر بار کی طرح ضد پہ اڑ گیا اور افتخار صاحب کو خاموش ہونا پڑا۔

رات کافی ہو چکی تھی عین اُسے خیام کے کمرے میں بیٹھاتی صبح ملنے کا کہتی واپس لوٹ گئی تھی اور اب خیام اکیلا لاونج میں سر تھامے بیٹھا اپنے سن ہوتے دماغ سے کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہو رہا تھا کافی دیر تک جب کوئی نا آیا تو وہ گھونگھٹ پلٹی کمرے کا جائزہ لینے لگی اہم اہم فلیٹ بھی چنچ کر لیا ، چنچ کرنے میں تو خیام شاہ کو کوئی ثانی ہی نہیں ہے وہ آہستہ آواز میں بُڑبڑائی لیکن جیسے ہی کانوں میں قدموں کی آہٹ پڑی جلدی سے رُخ موڑ کر کھڑی ہو گئی

دروازہ کھولتے ہی اُسکی نظر رُخ موڑ کر کھڑے وجود پہ پڑی اور وہ دروازہ بند کرتا گلہ کھکانے لگا آہم آہم کیسی ہیں آپ جب کچھ سمجھ نا آیا تو طبیعت ہی پوچھ ڈالی آہستہ آہستہ بڑھتے قدم ماہی کی دھڑکنے الجھانے لگے دل تو تب کانپا جب اُسکا ہاتھ اپنے کندھے پہ رکھا محسوس ہوا کچھ پل کو تو ماہی کا دل چاہا وہ یہاں سے غائب ہو جائے لیکن پھر بدلے کی ٹھنڈی پھوار نے اس کے تمام تر احساسات کو منجمد کر ڈالا۔

ماہی خیام نے دھیرے سے پکارا

مہمل چوہدری ماہی نے رُخ موڑے ہوئے استہزائیہ انداز میں کہا اور وہ تو آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے کھڑی اُس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اسکی دسترس میں ہونے کہ باوجود اُسے اپنے قرب کے لیے تڑپا رہی تھی ، جسکے لیے وہ اک عرصے سے بے چین تھا پہلے اس کے جانے کا دکھ اُسے سانس کے

مرض میں مبتلا کر گیا پھر اُسکو پانے کے لیے وہ پل پل سسکتا رہا اب اُسکا سامنا کر کے بھی وہ خود کو موت کے کنویں میں گرتا محسوس کر رہا تھا

مہمل اسنے لرزتے ہونٹوں سے پکارا

کیا ہوا؟؟ دھچکا لگا کہ مجھ جیسی بد کردار چپکو لڑکی ماہی کیسے ہو سکتی ہے اُسکے لہجے میں ازیت ہی ازیت تھی، جو لڑکی پوری یونیورسٹی میں بدنام تھی جسے اُسکے بھائی نے غیرت کے نام پہ قتل کر ڈالا آخر وہ ماہی کیسے ہو سکتی ہے بس خیاں شاہ اب سے تمہارا برا وقت شروع ہو چکا ہے ابھی اور اسی وقت طلاق دو مجھے کیونکہ تمہارے جیسے دوٹکے کے مرد کی شکل دیکھنا بھی مہمل چوہدری اپنی توہین سمجھتی ہے کیونکہ۔۔۔ وہ نا میں سر ہلاتا زمین بوس ہوا تھا مہمل کی چلتی زبان کو پل میں بریک لگی جب خیاں کو سینا مسلتے ہوئے بمشکل سانس لیتے دیکھا

نتنم ٹھیک ہو اسنے ہکلاتے ہوئے پوچھا گاڑی میں میری دواء وہ بولنے کی کوشش میں ناکام ہوتا ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا اور مہمل ہوش میں آتے ہی گاڑی کی طرف بھاگی اور بڑی مشکل سے مطلوبہ شیشی ملتے ہی کمرے میں بھاگی دواء اُسکے منہ میں ڈال کر سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اُسکے منہ میں ڈالا تھا دواء ہلق تک پہنچتے ہی اسکی حسیات بیدار ہونے لگیں لیکن سانس ابھی تک ہموار نا ہوئی تھی ماہی سہارا دیکر اُسے بیڈ تک لائی جسکی حالت اسوقت قابلِ رحم لگ رہی تھی

وہ بیڈ پہ اُسکے لیٹانے کے بعد وہاں سے کھسکنے لگی تو خیاں نے اُسکا ہاتھ تھاما مہمل نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

خیام نے اُسکا وہی ہاتھ دل کے مقام پہ رکھا یہی تو اُسکی کمزوری تھی اُسکی شور کرتی دھڑکنوں میں اپنا نام سننا تو مہمل خیام کا پسندیدہ مشغلہ تھا یہ دھڑکنے بھی اپنے مالک کی طرح دھوکے باز ہیں اس سوچ کے آتے ہی اُس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا اور نظر اٹھا کر خیام کو دیکھا ایک انچ سے بھی چھوٹے بال نکھری ہوئی سفید رنگت بڑھائی ہوئی دھاڑی میں وہ مزید دلکش لگ رہا تھا اُسکی آنکھوں سے بہتے آنسو مہمل کو بے چین کر گئے دل چاہا اپنے ہاتھوں سے سارے آنسو چُن لے اور پھر اپنی ہی چاہت پہ دو حرف بھیجتی رُخ موڑ گئی

سوری جیسے الفاظ اُسکے کانوں سے ٹکرائے تو ایک تلخ مسکراہٹ نے مہمل کے چہرے کا احاطہ کیا، کیا تمہاری سوری میری کھوئی ہوئی عزت، میرا مقام، میرا گھر، میری فیملی لوٹا سکتی ہے؟؟ وہ بے زبان سا ہو گیا۔

ماہی سر جھٹکتی وضو کرنے چلی گئی اور وہ بے بسی سے اُسے دیکھتا رہ گیا

☆☆☆☆☆☆

خیام کہ طبیعت خرابی کی وجہ سے ویسے کا فنکشن بھی کینسل کر دیا گیا جسکی مہمل کو نہایت خوشی تھی کیونکہ سچ دھج کے بیٹھنا اُسکے بس کا روگ نا تھا۔ وہ اپنے لمبے بال جو کمر سے نیچے تک آنے لگے تھے انہیں سلجھانے کے ساتھ گہری سوچ میں گم تھی جب خیام نے اُسکے بالوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوا اور وہ ہوش میں آتی پاس پڑا ڈوپٹہ اپنے کندھوں پہ پھیلانے لگی خیام نے حیرانگی سے اُسے دیکھا کیا یہ وہی مہمل ہے جسے یونیورسٹی میں بھی ڈوپٹے کا ہوش تک نا ہوتا تھا

خیام نے جی بھر کر اُسکے گھبرائے ہوئے روپ کو دیکھا تم گھبراتی ہوئی بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی وہ محفوظ ہوا ، گھبراتی ہے میری جوتی اب گھبرانے کو تم ہی رہ گئے ہو وہ استہزایہ ہنسی اُسے جھٹکے سے ماہی کو اپنی طرف کھینچا جو ٹوٹی ڈالی کی طرح اسکے سینے سے جا ٹکرائی کیا بیہودگی ہے یہ وہ غصے سے لال پیلی ہوتی چلائی لیکن وہ ڈھیٹ بنا اُسے خود سے لگائے کھڑا رہا خیام چھوڑو مجھے خیام وہ اسکی بانہوں میں مچلی ، پہلے کی طرح پکارو مجھے وہ اسکا تمام تر گریز پس پشت ڈالتا گھمبیر لہجے میں کہتا اُسے سلگنے پہ مجبور کر گیا چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے وہ اُسکی قربت میں پگھلاتی روہانسی ہوئی اُسی نام سے پکارو مجھے وہ بضد ہوتا اسکی کان میں نم سرگوشی کرتا منمنایہ لیکن اُسے خاموشی سے آنسوں بہاتا دیکھ وہ پل میں الگ ہوتا بے بسی سے اُسکے آنسوں سے تر چہرے کو دیکھنے لگا سوری میری جان وہ آنسو صاف کرتا غم سے چور لہجے میں بولا تو مہمل نے شکایتی نظروں سے اُسے دیکھا اور خیام تڑپ کر اُسے خود میں بھیجتا دونوں کی سانس ایک کر گیا اور مہمل جھٹکے سے جدا ہوتی پل میں اُسے گال پہ زوردار طمانچہ جھڑگئی خیام نے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بے یقینی سے غصے سے سرخ ہوتے اُسکے چہرے کو دیکھا جو دل پہ ہاتھ رکھے اپنی سانسیں ہموار کر رہی تھی تم نا انتہائی گھٹیا انسان ہو مجھے رہنا ہی نہیں ہے تم جیسے چھچھوند کے ساتھ وہ بال کانوں کے پیچھے اڑتی کمرے سے ہی نکل گئی اور وہ لب بھیج کر رہ گیا

وہ تھکی ہاری کالج سے آکر بیڈ پہ گری پیچھے ہی ابراہیم کمرے میں داخل ہوا اور اُسے اوندھے منہ لیٹے دیکھے فکر مندی سے بولا بنی تم ٹھیک ہو؟؟ ہم ٹھیک ہوں وہ ہلے جلے بغیر بولی ، مطلب پھر تم

سفر کر سکتی ہو،، کیا مطلب؟؟ اسنے اُٹھتے ہوئے پوچھا وہ نامیرا ایک دوست ہے شیر دل جسکا میں نے بتایا بھی تھا وہ کب سے ہمیں کھانے پہ انوائیٹ کرنا چاہ رہا تھا لیکن میں ٹالتا رہا کل اُسنے اتنے مان سے کہا تو میں انکار نا کر سکا لیکن تمہیں بتانے کا میرے زہن سے ہی نکل گیا ابھی اُسکی کال آئی تو یاد آیا کہ ہم آج کھانے پہ انوائیٹڈ ہیں تو آرام کرنے کے بعد ریڈی ہو جانا تب تک میں آفس جا رہا ہوں اور وہ ہاں میں سر ہلاتی پھر سے بیڈ پہ سر گرا گئی

عصر کے بعد وہ واپس لوٹا تو کچھ پل کے لیے اپنی جگہ سے ہل ہی نا سکا سامنے ہی وہ اُسکے پسندیدہ رنگ میں پسند سے سچی اُسے مسمرائز ہی کر گئی وہ قدم قدم چلتا اسکے سنگ آکھڑا ہوا بنی جو لپسٹک لگا رہی تھی اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی میں نے آپکے کپڑے نکال دیے ہیں جلدی سے چینج کر لیں اور دھیان سے لپسٹک لگانے لگی لیکن جب وہ ٹس سے مس نا ہوا تو وہ پھر سے اُسکی طرف متوجہ ہوئی اُسے اپنی طرف ٹٹکی باندھے دیکھتا پا کر وہ گڑبڑائی ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟؟ امم دیکھ رہا ہوں کہ کیا کوئی اتنا پیارا بھی ہو سکتا ہے کتنا؟؟ وہ چہکی

اتنا کہ ابراہیم حیدر کو مسمرائز ہی کر ڈالے وہ سرگوشی نما آواز میں اسے سرتا پیر دیکھتے ہوئے بولا جو ڈیپ ریڈ کلر کی فراک میں سکن کلر کے نازک سے سٹالر سے سٹائلش سا حجاب کیے فراک کا میچنگ ڈوپٹہ کندھے پہ پھیلائے بہت ڈیسنٹ لگ رہی تھی میری بیوی میری پسند میں ڈھلنے کی کوشش کر

رہی ہے اور اس کوشش میں ہنڈرڈ پرسنٹ کامیاب بھی رہی ہے وہ محبت سے کہتا اُسکے ہاتھ سے لپسٹک پکڑ گیا جسے وہ پزل ہوتی ہونٹوں پہ مزید گہرہ کیے جا رہی تھی

حجاب کے ساتھ اتنی ڈارک لپسٹک سوٹ نہیں کرتی وہ سمجھداری سے کہتا ٹشو سے اسکے ہونٹوں سے لپسٹک مدھم کرنے لگا بنی اُس سے نظریں چراتی ادھر ادھر دیکھنے لگی جسکی لو دیتی آنکھیں اُسکی دھڑکنوں میں جنگ چھیڑ چکی تھیں اففف اتنا بلش اون مت لگایا کرو یہ بندہ نا چیز بہکنے لگتا ہے وہ اُسکے سُرخ ہوتے گالوں کو چھوتے ہوئے منمنایہ

آپ تیار ہو جائیں پلیز ورنہ اب میں نے رونے لگ جانا ہے اُسے روہانسا ہوتا دیکھ کر وہ دل کھول کے ہنسا پھر بیڈ پہ پڑے اسکی فراک کے ہمرنگ پینٹ کوٹ کو دیکھتے ہوئے وہ مسرور ہوا آہاں میچنگ اور بنی شرمیلی سی ہنسی ہنسنے لگی تو وہ سر ہلاتا فریش ہونے چلا گیا

وہ کب سے کھڑا عائرہ کا انتظار کر رہا تھا جسکے کالج سے نکلنے کے کوئی آثار نمودار نہیں ہو رہے تھے کچھ ہی دیر میں وہ تھکی سی نظریں جھکائے آتی دیکھائی دی وہ کافی دن سے اُسے نوٹ کر رہا تھا جو پریشان رہنے کے ساتھ کالج سے چھٹیاں بھی کرنے لگی تھی کہاں تھی کب سے انتظار کر رہا ہوں اسکے قریب آتے ہی غصے سے پوچھنے لگا لیکن وہ اُسکے سوال کو سرے سے نظر انداز کرتی فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی احمد بھی اُسے گھورتا ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا تھا کیا ہوا ہے اب؟؟ اور وہ لب بھینختی باہر دیکھنے لگی احمد بھی بعد میں پوچھنے کا ارادہ کرتا ڈرائیونگ کرنے لگا

رات میں وہ کمرے میں آیا تو اُسے منہ پہ بازوں رکھے لیٹے پایا

عائزہ۔۔ وہ نرمی سے بولا اور وہ جو کب سے آنسوں بہاتی اب چپ ہوئی تھی اُسکے پکارنے پہ پھر سے ٹپ ٹپ آنسوں بہانے لگی جسے دیکھ کر وہ پل میں پریشان ہوا، عائزہ بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟؟ وہ نامیں سر ہلاتی آنسوں رگڑنے لگی

عائزہ احمد نے سختی سے اسکی بازو پکڑ کر بیٹھایا بولو اب کیا ہوا ہے وہ بھی بالکل سچ۔۔۔ وہ سر نے مجھے کیمسٹری میں فیل کر دیا یہ کہتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی، تم فیل ہونے کی وجہ سے رو رہی ہو؟؟ اسنے دانت پیسے، انہوں نے مجھے جان بوجھ کر فیل کیا وہ کانپتے لبوں سے ممننائی لیکن کیوں؟؟ وہ سٹڈی کے معاملے میں کتنی حساس ہے وہ اچھے سے جانتا تھا عائزہ نے ڈرتے ہوئے اُسے دیکھا وہ سر بالکل بھی اچھے نہیں ہیں انہوں نے کئی بار مجھے آفس میں بلایا اور کہا کہ وہ مجھ سے دوستی کرنا چاہتے ہیں میں انہیں اچھی لگتی ہوں لیکن میں نے انکار کر دیا تو انہوں نے مجھے دھمکی دی کہ وہ مجھے سپر ز میں فیل کر کے میرا بورڈ میں ایڈمیشن رکوا دیں گے پھر دو دن بعد انہوں نے مجھے آفس میں بلوایا مگر میں نہیں گئی تو انہوں نے مجھے فیل کر دیا اسنے ہچکی لیتے ہوئے احمد کو دیکھا جو جبرے بھینچے اُسے ہی گھور رہا تھا

میرا کوئی قصور نہیں ہے اس میں پلیز میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا وہ خود۔۔۔ بات ابھی اُسے منہ میں ہی تھی جب احمد نے اسکا منہ دبوچا تم نے اس وجہ سے مجھے لا علم رکھا کہ میں تمہارا یقین نہیں کروں گا میں تمہیں اپنا سب کچھ مان چکا ہوں مگر تم فقط اعتبار تک نہیں کر پائی ہو وہ جھٹکے سے چھوڑتا اُس سے دور ہوا،، نہیں پلیز آپ غلط سمجھ رہے وہ پل میں اُس تک پہنچی لیکن وہ اُسے پرے دھکیلتا واشروم میں بند ہو گیا

وہ شاور لیکر نکلا تو عازہ کو اسکے پسندیدہ مشغلے میں بُری طرح غرق پایا وہ نا میں سر ہلاتا برش کرنے لگا عازہ اسکی بیگانگی دیکھ کر بلند آواز میں رونے لگی تھی لیکن وہ اُسے دیکھا بنا رُخ موڑ کر لیٹ گیا، میں نے اسی وجہ سے نہیں بتایا تھا کہ آپ غصہ کریں گے عازہ کی آواز اُسے اپنے قریب سنائی دی مگر وہ بھی ڈھیٹوں کا سردار بنا لیٹا رہا اور وہ اپنی سسکیاں روکتی پھر سے گھٹنوں میں سر دے گئی اور بس یہی اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اُسے کھینچ کر اپنے حصار میں لیا جو شام سے رو کر نڈھال ہو چکی تھی

بس اب چپ وہ اُسے بالوں میں انگلیاں چلاتا اُسے پُر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا میں نے کچھ۔۔ مجھے پتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا اور ہم وہ کالج ہی بدل لیں گے رہی بات اُس سر کی تو ایسا سبق سیکھاؤں گا سارا ٹھکر پن باہر نکل جائے گا، میرا ایڈمیشن اُسے ایڈمیشن کی ٹینشن نے آدھا کر ڈالا تھا ہو جائے گا ایڈمیشن بھی اس میں اتنا ہلکان ہونے والی تو کوئی بھی بات نہیں تھی آپ بہت اچھے ہیں وہ کچھ دیر بعد بولی وہ جو آنکھیں موندے ایک ہاتھ سے ابھی بھی اسکے سر میں پھیر رہا تھا اُسکی جانب کروٹ لیتے ہوئے مسکرایا

اتنا اچھا ہوں کہ ابھی تک اس انتظار میں لیٹا ہوں کہ کب بیوی دودھ کا گلاس لا کر تھمائے گی کہ سرتاج پی کر سو جائیے مگر جب سے شمع رانی اپنے گاؤں گئی ہے احمد چوہدری تو ترس کر رہ گیا ہے شمع انکی ملازمہ کی بیٹی تھی اُسکی وفات کے بعد شمع کو ادھر ہی رکھ لیا وہ فارہہ بیگم کے ساتھ چھوٹے موٹے کام کروانے کے ساتھ اپنی پڑھائی بھی کر رہی تھی

میں ابھی لیکر آتی ہوں وہ بالکل فراموش کر گئی کے اسکا بچوں جیسا شوہر دودھ کے بغیر نیند کو گلے نہیں لگاتا، بس اب رہنے دو اب میرا موڈ بدل گیا ہے وہ معنی خیزی سے بولا۔ کیا مطلب عائرہ نے اُسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا اور وہ ہنستے ہوئے اسے خود میں سمو گیا

وہ جو بے خبر سو رہی تھی اپنی گردن پہ کسی چیز کے ریگنے کو محسوس کرتے ہوئے اُسکی نیند میں خلل پڑا آنکھ کھلتے ہی نظر خیام پہ پڑی جو شاید اُسکے مول کو چھو رہا تھا یہ کیا حرکت ہے؟؟ وہ برہم ہوئی مجھے معافی کیسے ملے گی؟؟ تم جو کہو گی میں وہ کروں گا لیکن پلیز مجھے اپنے پاس رہنے دو پلیز وہ منت بھرے لہجے میں کہتا مہمل کو ہنسنے پہ مجبور کر گیا ٹھیک ہے میں جو کہوں گی وہی کرو گے نا تو ٹھیک ہے تم وہ سب کرو جو میری برتھڈے کی رات کیا تھا۔ کیا مطلب؟؟ وہ الجھتے ہوئے بڑبڑایا

تم میری ویڈیو بنا کر یونی کی ویب پے دو گے وہ تلخی سے بولی،، مہملللیلیلی تم ہوش میں تو ہو وہ کرختی سے بولا، ہوش ہی تو اب آیا ہے جیسے پہلے مجھے بدنام کیا ویسے ہی دوبارہ کرو ویسے بھی تمہیں میرا جسم ہی تو چاہیے جو میں خود اپنی مرضی سے پیش کر رہی ہوں پھر کیا دقت ہے

چٹاخ رخسار پہ پڑنے والا تھپڑ مہمل کے ہوش ہی گنواں گیا، اب اگر اپنی زبان سے ایک بھی بیہودہ لفظ نکالا تو میں بھول جاؤں گا بھول جاؤں گا کہ تمہارے ہجر میں میں پل پل مرا ہوں مت کرو پلیز وہ بے بسی سے چلایا تھا، آہاں تم کرو تو ٹھیک میں کروں تو بیہودہ وہ بمشکل اپنے آنسوؤں پہ گرہ باندھتی اُس سے ڈبل آواز میں چلائی

واللہ وہ ویڈیو میں نے نہیں زین نے اپلوڈ کی تھی میں نے جیسے ہی وہ ویڈیو دیکھی فوراً ڈیلیٹ کروا دی اور میں نے تو صرف قلبِ مومن کو ڈرانے کے لیے ایک چھوٹا سا کلپ دیا تھا

قلبِ مومن سے محبت اب ختم ہو گئی ہے کیا جس کے لیے ایک جیتی جاگتی لڑکی کی زندگی سے کھیلنا پڑا؟؟ اس سے محبت ہوتی تو آج ہم اس موڑ پہ نا آتے وہ خود پہ ہنستے ہوئے بولا ، محبت تو آپکو ہر نفس سے محبت کرنا سیکھاتی ہے وہ محبت نہیں خود کو دھتکارے جانے کا بدلہ تھا جو اُسکی دوست سے سود سمیت وصول کیا لیکن میں تب سے اک پل کے لیے بھی تمہیں اپ ے زہن سے نکال نہیں پایا ہوں ، تمہاری بدولت ملی بے کراری کا حل بھی تم ہی نکلی ،، ان نینوں نے مجنوں بنا دیا ہے مجھے وہ بے خودی کے عالم میں کہتا اُسکے نین چھونے لگا جب مہمل نے اُسکا ہاتھ جھٹکا

سوری میں نا چاہتے ہوئے بھی تمہیں درد سے دوچار کر جاتا ہوں اشارہ تھپڑ کی جانب تھا اور اُس نے ہنکارہ بھرتے ہوئے آنکھیں جھپکائیں ورنہ آنسوؤں نکلنے کو بے تاب تھے

تمہیں پتا ہے میری لیے سب سے ازیت ناک یونیورسٹی میں سب کی نظروں کو برداشت کرنا تھا اور اُس سے بھی زیادہ تکلیف تمہارے لفظوں نے دی لوگوں کی نظریں میرے سینے میں تیروں سے بھی زیادہ زور سے پیوست ہوئیں تھی وہ آخری سفر میں زندگی کا سب سے بھیاناک سفر ٹھہرا۔۔

نا جانے وہ ویڈیو میرے بھائی تک کیسے پہنچی انہوں نے زندگی میں پہلی بار غیرت کے نام پہ مجھ پہ ہاتھ اٹھایا کہ اُنکی بہن بنا کسی رشتے کے اک خوبصورت شخص کی محبت میں پاگل ہو کر اُسکے بستر کی زینت بن چکی ہے اب میرا مر جانا لازم ہے وہ خود پہ ہنستی خیام کو شرمندگی کے سب سے نچلے

گڑھے میں دھکیل گئی اور پتا ہے سب سے تکلیف دہ مرحلہ میری زندگی میں کب آیا؟؟ وہ اپنا چہرہ اُسکے آنسوؤں سے تر چہرے کے قریب لاتی منمنائی جب مجھے پتا چلا کہ میں اپنے بچے کو محسوس کیے بنا ہی کھو چکی ہوں

خیام کو لگا کسی نے اُسے اُبلتے پانی کے ٹینک میں پھینک دیا ہے اور وہ موت کے منہ پہ کھڑا بے بسی سے سب محسوس کر رہا ہے

مسٹر خیام شاہ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی کیونکہ تم قاتل ہو اپنی ہی اولاد کے گھن آتی ہے مجھے تم جیسے بھیڑیا صفت انسان سے جو اپنے مفاد کے لیے کسی کے بھی ارمانوں کا خون کر سکتا ہے نفرت ہے مجھے تم سے شدید نفرت ہے وہ نفرت سے پھنکارتی دروازے کی جانب بڑھی لیکن اگلے ہی پل وہ گرنے کی آواز پہ پلٹی کیونکہ خیام بیڈ سے نیچے گرا تھا

خیام وہ آنکھیں پھاڑے اُس تک پہنچی جسکی سانس ساکن ہو چکی تھی

☆☆☆☆☆☆

خیام وہ آنکھیں پھاڑے اُس تک پہنچی جسکی سانس ساکن ہو چکی تھی کچھ پل تو آنکھیں پھاڑے اُسکے بے حس وجود کو تکتی رہی پھر ہوش میں آتے ہی پانی لینے کیچن میں بھاگی پانی کے چھینٹے اُسکے منہ پہ مارنے پہ بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ خیام کے موبائل سے عین کو کال کرنا چاہی تو سامنے پاسورڈ منہ چڑانے لگا کچھ سوچتے ہوئے اُس نے مہمل لکھا پھر نا کھلا تو ماہی لکھا لیکن بے سود اسکا داغ ماوف ہونے لگا ایمر جنسی کالز اونلی سوچتے ہی کانپتے ہاتھوں سے ایمبولینس کو کال کرتی نے موبائل پرے اُچھالا اور زار و قطار آنسو بہانے لگی

خیام پلیر اٹھو اُسکی نا محسوس دھڑکن کو محسوس کرتی وہ بے بسی سے چلائی اُسکی سانس پر و بلم سے وہ اچھی طرح واقف تھی مہمل نے پانی اسکے منہ کو لگا کر دواء بھی کھلانا چاہی لیکن وہ تو بے ہوش پڑا تھا پانی بھی ہلق سے نیچے نا اتر سکا،

ایک تو ایمبولینس والے بھی ٹائم پہ نہیں پہنچتے اللہ جی میری مدد کریں۔۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ اُسکے اوپر جھکی اور اپنی سانس اُسکے منہ میں انہیل کرنے لگی لیکن پھر بھی اُسے کوئی فرق نا پڑا تو وہ دھاڑیں مار کر رونے لگی

وہ بڑی سی شال میں خود کو چھپاتی اُسے کھسیٹتے ہوئے اتنک محنت کے بعد گاڑی تک لائی اور پچھلی سیٹ پہ لیٹاتی ڈرائیونگ سیٹ تک آئی مہمل نے ڈرائیونگ سیکھی تو تھی لیکن کبھی روڈ پہ گاڑی چلانے کی پر میشن گھر سے نا ملی اور اُسے خود بھی کبھی کوشش نا کی۔

اگر مرے بھی تو دونوں ساتھ مریں گے اسنے اک نظر پیچھے لیٹے وجود پہ ڈالی اور دل میں اللہ کی مدد طلب کرتی نے گاڑی سٹارٹ کی تھی

اللہ سے مانگی گئی مدد اُسے مل چکی تھی اور وہ بچتی بچاتی اُسے ہسپتال لے ہی آئی

انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے آپ جلدی سے پیسوں کا رینج کریں تاکہ انکا علاج کیا جاسکے ڈاکٹر کہہ کہہ جا چکا تھا جبکہ وہ گنگ سی وہی چئیر پہ ڈھ گئی

پیسے کہاں سے آئے گے اُسنے بے بسی سے خیام کے موبائل کو گھورا اللہ جی انکل کی کال ہی آ جائے اُسنے شدت سے دعا کی تھی۔۔

دیکھیں آپ جلدی سے پیمٹ کر دیں مریض کی حالت بگھڑتی جا رہی ہے مہمل کی نظر انگلی میں پھنی انگوٹھی پہ گئی

آپ پلیز یہ رکھ لیں اور علاج شروع کریں باقی پیسوں کا اریج میں کرتی ہوں وہ منت بھرے لہجے میں بولی تو سامنے کھڑی ڈاکٹر کو ترس آ ہی گیا

اُسے جب کچھ سمجھ نا آیا تو پاس بیٹھی لڑکی سے موبائل مانگ لیا تا کہ دل کو کال کر سکے ، پہلے تو اس لڑکی نے حیرت سے دل کے ہاتھ میں موجود موبائل کو دیکھا لیکن مہمل کے بتانے پہ کے بیلنس نہیں ہے اپنا موبائل تھا دیا

دل نے ان نون نمبر سے آتی کال دیکھ کر کچھ پل کے لیے سوچا کہ اٹھائے یا نا لیکن پھر دل کی صدا پہ کال پک کر لی ،،

دلل وہ روتے ہوئے منمنائی

مہمل کیا ہوا تم ٹھیک ہو وہ دروازہ بند کرتی پریشانی سے گویا ہوئی
دل خیام کو ہارٹ اٹیک آیا ہے اور میرے پاس اُسکے بابا کا نمبر نہیں ہے اور پیسے بھی پلیز تم مجھے پیسے بھیج دو اسکی سرجری چل رہی ہے پلیز۔۔

اچھا بھجواتی ہوں لیکن یہ تو بتاؤ کہ کیسے بھیجوں؟؟؟

میرا آئی ڈی کارڈ بھی گھر پڑا ہے میرے پاس تو اپنا موبائل بھی نہیں ہے میں کیا کروں؟؟
یہ کسکا موبائل ہے؟؟

یہ پاس لڑکی سے لیا ہے وہ آنسو رگڑتے ہوئے بولی
تم ایسا کرو اس لڑکی سے پوچھو کہ اسکا اکاونٹ ہے تو میں اسکے اکاونٹ میں بھجوا دیتی ہوں
رکو میں پوچھتی ہوں
اُسکا تو نہیں البتہ اُس لڑکی کے شوہر کا ایزی پیسہ اکاونٹ تھا وہ دل کو اکاونٹ نمبر بتاتی انتظار کرنے
لگی

--
سبحان جو کلاس لے رہا تھا موبائل وائبریٹ ہونے پہ اسکی طرف متوجہ ہوا دل کی مس کال پہ وہ
پریشان ہوتا اُسے میسج کرنے لگا
بھابھی سب ٹھیک ہے نا؟؟؟
سبحان تم ابھی گھر آسکتے ہو پلینز جلدی مجھے کام ہے تم سے۔۔
اوکے وہ میسج کرتا کلاس سے نکل گیا

--
جی بھابھی وہ ازحد پریشان کمرے میں ٹہل رہی تھی جب سبحان اُسے پاس آیا
سبحان پلینز تم یہ پیسے اس اکاونٹ پہ بھجوا سکتے ہو ابھی پلینز، میری دوست کو پیسوں کی بہت ضرورت
ہے وہ رو دینے کو تھی

بھابھی میں ابھی کروا آتا ہوں وہ خاکی لفافا اپنی جیکٹ کی جیب میں اڑتا کمرے سے نکل گیا کچھ دیر بعد اُسے سبحان کی کال آئی تھی کہ وہ پیسے بھیج چکا ہے اب یونی واپس جا رہا ہے کیونکہ فرحان نے اُسکے ساتھ واپس آنا تھا

--

دل نے کنفرم کرنے کے لیے دوبارہ اُس نمبر پہ کال کی جسے مہمل نے فوراً رسیو کیا، بہت شکریہ یار میں تمہارے احسانوں کا بدلہ پوری زندگی نہیں چکا سکتی تشکر سے اُسکی آواز بھرا گئی۔ اب شرمندہ مت کرو اور پریشان مت ہونا کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے فوراً کال کر دینا اور وہ ہامی بھرتی اس لڑکی کا شکر ادا کرتی موبائل لوٹا کر بل دینے چلی گئی

تین گھنٹے ہو چلے تھے لیکن ابھی تک سرجری مکمل نا ہو پائی وہ دعائیں کرتی ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی جب خیام کا موبائل رنگ ہوا اور مہمل نے ہڑبڑا کے کال پک کی۔
خیام کہاں ہو؟؟
انکل وہ خیام ممم

کیا ہوا خیام کو افتخار صاحب چونکے،

انکل وہ ہسپتال میں ہیں آپ پلیز جلدی آجائیں۔۔

کون سے ہسپتال انکی زبان لڑکھڑائی اور وہ نام بتاتی انکے آنے کا انتظار کرنے لگی

اگلے تیس منٹوں میں وہ مہمل کے پاس موجود تھے اپنے بیٹے کی حالت نے انکے ہاتھ پاؤں مفلوج کر دیے اگر وہ خیام کو گھر آنے کے لیے کال نہ کرتے تو انہیں علم ہی نہ پڑتا انکا جوان بیٹا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے

کافی دیر بعد ڈاکٹر نے انہیں زندگی کی نوید سنائی تھی اور وہ اپنے رب کے حضور شکر ادا کرتی شکرانے کے نفل ادا کرنے چلی گئی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی وہ سسک اٹھی

یارب اگر اُسے کچھ ہو جاتا تو میں کبھی خود کو معاف نہ کرتی میں جیتے جی مر جاتی اے میرے پروردگار میں اسکو سزا نہیں دے سکتی تو مجھے اتنی ہمت عطا کر کے میں خیام کو معاف کر سکوں میرے مالک میری زندگی آسان کر دے اب میں بہت تھک چکی ہو وہ روتے روتے سجدہ ریز ہو چکی تھی

اٹھ گھنٹے بعد اُسے ہوش آیا تھا

اُس نے آہستہ آہستہ آنکھیں واکی تو سامنے ہی اپنے باپ کو دیکھ وہ زرا حیران ہوا لیکن اُس سے بھی زیادہ حیرت خود کو اس جگہ پہ دیکھ کر ہوئی اُس نے چاروں طرف نظریں گھمائی لیکن اُسے کہیں نہ پا کر اُسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر بکھرا تھا

میرا بچہ کیسا ہے افتخار صاحب شفقت سے اُسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولے اور اس نے مسکرانے کی ناکام سی کوشش کی تھی

یار یہیں ہے وہ اسے مسلسل دروازے کو گھورتے دیکھ وہ ناراضگی سے بولے تو خیام نے یقین دہانی کے لیے اُنکی نظروں میں دیکھا،

نماز پڑھ رہی ہے آجائے گی اور تم اس عمر میں تو اپنے بوڑھے باپ پہ رحم کرو آخر ایسی بھی کیا بات ہے جو تمہیں اس حال تک لے آئی اب تو وہ بھی تمہاری ہو چکی ہے

بابا وہ دھیرے سے منمنایہ بابا میں کبھی اچھا بیٹا نا بن سکا اور نا ہی اچھا شوہر بابا آپکا بیٹا بہت بُرا ہے وہ بچوں کی سی طرح رو دیا،

نا کر یار تو مجھے حکم دیتا ہی اچھا لگتا ہے اور باپ تو میں نا بن سکا جو تجھے تب خود سے دور بھیج دیا جب تجھے میری ضرورت تھی ہمیشہ تجھے بے گھر رکھا میں نے بہت زیادتی کی تیرے ساتھ وہ اُسکے آنسو پونجے بلک پڑے۔۔

بابا میں نے بہت غلط کیا وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی بابا آپکا بیٹا اُسکے ہجر میں مر جائے گا میں کہیں نہیں جا رہی وہ جو بھرائی آواز میں بولی جسکے لرزتے لب اور تھوڑی سب سننے کا پتا دے رہی تھی افتخار صاحب اُسکا ہاتھ تھپکتے یہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئے کہ میں کھانے کو کچھ لیکر آتا ہوں

مہمل نے اُسکے پاس بیٹھتے ہوئے پٹیوں میں جکڑے اُسکے دل کے مقام پہ اپنا ہاتھ نرمی سے رکھا تھا

وہ اُسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اُسکا مقصد خیام کو پُر سکون کرنا تھا کیونکہ ٹمیشن لینا اُسکے لیے اتنا ہی خطرناک تھا جتنا کہ سانپ کے ڈسے کے لیے شہد۔۔

میں یہیں ہوں کہیں نہیں جا رہی اور نا ہی کبھی جاؤں گا وہ اُسکے آنسو پونجی نرمی سے بولی ،
تم سچ کہہ رہی ہونا؟؟ ہنڈرڈ پرسنٹ اب اسکا ہاتھ خیام کے بالوں میں رنگ رہا تھا وہ حقیقت میں
پُر سکون ہوتا آنکھیں موند گیا

--

وہ ڈاکٹر سے پرمیشن لیتے اُسے فلیٹ پہ لے آئے جو کہ خیام کی ہی ضد تھی عین کو جب پتا چلا وہ
روتی بلکتی آن پہنچی اور اپنے شاہ کے گلے لگی جانے کتنی ہی دیر آنسو بہاتی رہی ،
آپی یہ سوپ پلا دیں انہیں مہمل باول عین کی طرف بڑھاتی بولی ،
تم خود پلا دو نا وہ براہ راست اُسکی آنکھوں میں دیکھتا معصومیت سے بولا ،
میں نہانے جا رہی ہوں وہ گڑبڑا کے کہتی باول عین کو تھماتی واشروم میں گھس گئی اور اُسکی شکل دیکھ
کر عین کی روتے میں بھی ہنسی چھوٹ گئی
بیوی تو تمہاری ٹکڑ کی ملی ہے وہ مزے سے بولتی چچ میں بھرے سوپ کو پھونک مار کر ٹھنڈا کرنے
لگی

منہ کھولو اب اسے منہ بنائے بیٹھا دیکھ کر وہ زرا رعب سے بولی تو خیام نے منہ کھول دیا
بچے کیسے ہیں؟؟ انہیں کیوں لیکر نہیں آئی؟؟

وہ تمہیں تنگ کرتے بس اسی لیے ویسے بھی انکی ٹیوٹر انہیں پڑھا رہی تھی اس لیے میں اکیلی ہی ڈرائیور کے ساتھ آگئی اُنکے پایا بھی آفس ہی تھے

--

کیسا ہے میرا بیٹا مسز افتخار نے صوفے پہ ٹکلتے ہوئے پوچھا جو ابھی افتخار صاحب کے کال کرنے پہ آئیں تھیں

ٹھیک ہوں وہ جذبات سے عاری لہجے میں بولا جو مہمل کو کافی چُبا،، انکے ہر سوال کا جواب وہ مختصر ہی دیتا وہ بھی احسان کرنے والے انداز میں کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ واپس چلنے کا کہنے لگیں تو افتخار صاحب نے ادھر ہی رات رُکنے کا کہتے ہوئے انہیں ڈرائیور کے ساتھ ہی بھیج دیا اچھا شاہ اب میں چلتی ہوں رات ہو رہی ہے صبح کو بچوں کے ساتھ آؤں گی اور شاہ لفظ پہ مہمل اور خیام کی نظریں چار ہوئیں تھی اُسے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تو وہ اسکا ماتھا چومتی خیال رکھنے کی تاکید کرتی مہمل کے ساتھ باہر نکل آئی

ماہی میرے شاہ کا خیال رکھنا وہ ساری زندگی اپنوں کی محبت کے لیے ترسا ہے اگر اُس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اُسکی غلطی کو نظر انداز کر دینا پلیز وہ دل کا برا نہیں ہے اور تم سے بہت محبت کرتا ہے

--

جی آپ وہ انہیں تسلی دیتی انہیں دروازے تک چھوڑ کر واپس آگئی جبکہ دماغ ابھی بھی شاہ اور محبت پہ اٹکا ہوا تھا

وہ کمرے میں آئی تو خیام کو اپنا انتظار کرتے پایا وہ ٹھنڈی سانس بھرتی بیڈ پہ دراز ہو گئی کیونکہ نیند سے اُسکی بُری حالت تھی
مہمل وہ بے چینی سے بولا

کیا ہوا کہیں درد ہو رہا ہے؟؟ وہ پریشان سی اُسکے قریب کھسکی،

تم اتنی دور لیٹی ہو اگر رات میں میری طبیعت بگڑ گئی تو میں تمہیں کیسے بتاؤں گا وہ نہایت سنجیدگی سے اپنا مسئلہ بتا رہا تھا،

میں پاس ہی ہوں سو جاو،،

تم پاس ہی تو نہیں ہو وہ تھکن سے چور لہجے میں کہتا مہمل کو چونکا گیا

اُس نے غور سے اُسکے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھا جس پہ آدھی یونیورسٹی کی لڑکیاں مرتی تھیں جسکی مسکراہٹ کبھی نا تھمی تھی اب اسے اکثر روتے ہی پایا تھا

کاش ہمارے درمیان سب ٹھیک ہوتا وہ لاچار سی منمنائی،

لیکن سب ٹھیک ہو بھی تو سکتا ہے نا وہ امید سے بولا،

خیام کیا یہ سب اتنا آسان ہے؟؟

نا ممکن بھی تو نہیں ہے میں نے سب بیگاڑا ہے اور میں ہی سب ٹھیک کروں گا تم مجھے موقع تو دو۔۔ وہ ہامی بھرتی اُسکے قریب ہی لیٹی نیند کی زیادتی سے کبھی کھلتی اور بند ہوتی آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی جو بنا پلک جھپکے اُسکی پلکوں کی لرزش کو دیکھ رہا تھا چند ہی منٹوں میں وہ نیند کی وادی میں پہنچ چکی تھی اور اب تسلی سے اُسکی نظریں مہمل کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں



کل کے پیپر کی تیاری میں وہ پوری طرح غرق ہر چیز فراموش کیے سٹی میں نظریں نوٹس پہ جمائے بیٹھی تھی پہلے وہ پڑھے یا نا پڑھے لیکن پیپر کے درمیان اس میں آئین سٹائن کی روح سما جاتی جو اُسے مشاہدے میں ہر وقت لگائے رکھتی نا کھانے کا ہوش رہتا نا پینے کا نادان کا نا ہی رات کا ، اچانک سے کندھے پہ بوجھ محسوس کرتے ہوئے بنی نے کرنٹ کھا کر پیچھے دیکھا لیکن پیچھے کھڑے نیند سے بھری آنکھیں بمشکل کھولے ابراہیم کو دیکھ کر کچھ حوصلہ ہوا ورنہ تو یہ سوچ کر اسکے ترا نکل گئے کہ جن صاحب تشریف لا چکے ہیں بچپن سے سنتی آئی تھی کہ رات کو بارہ سے ایک تک پڑھنا نہیں چاہیے کیونکہ اس ٹائم جنات کے پڑھنے کا وقت ہوتا ہے

سونے کا رادہ نہیں ہے کیا؟؟ کل پیپر میں لکھو گی کہ جمائیاں روکو گی بس جتنا ہو گیا کافی ہے اگر میری آنکھ نا کھلتی تم تو پوری رات یہیں بیٹھی رٹے لگانے میں گم رہتی چلو اٹھو اب ،، ابراہیم مجھے کچھ نہیں آتا جو یاد کیا ہے لگتا وہ بھی بھول چکی ہوں وہ روہانسی ہوئی ، پہلے ایسے ہی لگتا ہے لیکن جب پیپر ہاتھ میں آئے گا تو دماغ خود بخود چالو ہونے لگے گا اسکی بازوں سے پکڑ کر کھڑا کیا

مجھے کیمسٹری اچھی نہیں لگتی بنی نے جو تا اڑتے ہوئے اسکو اطلاع دی آہاں پھر کیا اچھا لگتا ہے؟؟ مجھے پڑھنا اچھا نہیں لگتا لیکن پھر بھی میں پڑھی لکھی بننا چاہتی ہوں اسنے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بتایا ، تو پڑھائی چھوڑ دو نا ڈگری ہی چاہیے نا وہ مل جائے گی۔ وہ کیسے؟؟ وہ حیران ہوئی جب جیب گرم ہوتی ہے نا تو غیر قانونی کام بھی چٹکیوں میں ہو جاتے ہیں پھینی ابراہیم نے اُسے بیڈ

پہ لیٹاتے ہوئے کہا، اتنی تیکھی ناک کو پھینا ہی بنا دیا ہے آپ نے، میں نے کہاں بنایا ہے یہ تو پہلے پہل سے ہی بنی بنائی ہے اسنے ناک کھینچتے ہوئے کہا

ابراہیم۔۔۔
ہمممم

لب یو۔

کی لب جاو؟؟؟

اوہوں آئی لو یو۔۔

می ٹو وہ آنکھیں بند کرتا ہوا منمنایہ

می ٹو کیا ہوتا ہے ٹھیک سے جواب دیں مجھے وہ روعب سے بولی
بنی چپ کر کے سو جاو صبح سپر ہے تمہارا اور وہ ناراضگی سے رخ موڑ گئی

۔۔۔

وہ سپر دے کر نکلی تو سامنے ہی ابراہیم کو اپنا انتظار کرتے پائے اُسے اپنی طرف آتا دیکھ ابراہیم نے مسکراہٹ اُچھالی لیکن بنی کا جواب میں ہنسنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اسلیے خاموشی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی سپر کیسا ہوا؟؟ ٹھیک ایک لفظی جواب آیا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ابراہیم نے اسکے ماتھے کو چھوتے ہوئے پوچھا، وہ ناراضگی بھری نظر اُسکے فکر مند چہرے پہ ڈالتی وینڈو سے باہر جھانکنے لگی اسکے منہ پہ نو لفت کا بورڈ دیکھ کر وہ بھی خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا اسے گھر پہ چھوڑتا وہی سے آفس چلا گیا

رات کو وہ کافی لیٹ آیا اُمید کے مطابق بنی کو جاگتے پایا، کھانا یہیں لے آو بہت بھوک لگی ہے جلدی جلدی کہتا چیخ کرنے بڑھ گیا اور وہ بھی خاموشی سے کیچن کی طرف بڑھ گئی کھانا ٹیبل پہ پڑا تھا جب کہ وہ خود سونے لیٹ چکی تھی ابراہیم کو غصہ ہی آگیا ایک سر درر اوپر سے اُسکا سو جھامنہ بینیش فوراً سے اُٹھو اور کھانا کھاو اُسے ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ وہ دانت پیستہ اُسکی جانب بڑھا مسئلہ کیا ہے تمہارا چھوٹی سی بات پہ منہ بنا کر بیٹھ جاتی ہو تھوڑی سی میچیورٹی لاو اپنے اندر ایک بندہ سارے دن کا تھکا ہارا گھر آتا ہے اوپر سے تمہارا موڈ ہی سیٹ نہیں ہوتا اسنے نون سٹوپ بولتے ہوئے اس لا کر صوفے پہ پٹکا وہ جو پہلے ہی آنسوں بہا رہی تھی اُسے غصے پہ مزید روانی سے رونے لگی،

حد ہوتی ہے تمہیں اچھے سے پتا ہے ہر وقت تعریفیں کرنا محبت کا اظہار مجھ سے نہیں ہو پاتا یہ تو تمہیں خود پتا ہونا چاہیے کہ میں کتنی محبت کرتا ہوں ہر بات پہ منہ مت بنا لیا کرو اور تیوری چڑھاتے ہوئے اسکی پلیٹ میں چاول نکالنے لگا ختم کرو اُسے روعب دار آواز میں حکم دیتا خود بھی کھانے لگا بنی نے آنسوں رگڑتے ہوئے نا چاہتے ہوئے بھی کھانا شروع کیا لیکن دو چیچ نکلنے کے بعد ہی زور دار قہہ آئی وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی ہاتھ کی طرف بھاگی اور ابراہیم بھی ہڑبڑا کر اُسکے پیچھے لپکا وہ بیسن پہ جھکی نڈھال ہی ہو گئی ٹھیک ہو تم؟؟ وہ سر ہاں میں ہلاتی چہرہ دھونے لگی ابراہیم نے اُسے سہارہ دے کر اُسکا چہرہ صاف کروایا اور لا کر بیڈ پہ بیٹھایا پانی پیو اُسنے پانی کا گلاس اُسکے منہ سے لگایا اور وہ سر نا میں ہلاتی رونے لگی مجھے کڑوا لگتا ہے

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں وہ اُسکی حالت کے پیشِ نظر بولا ، نہیں مجھے سونا ہے وہ سر پیچھے کو گراتی آنکھیں موند گئی ابراہیم نے بڑے غور سے اُسکی بدلتی حالت کو دیکھا اُسکے دماغ میں جو چل رہا تھا اُسے کچھ پل کے لیے ابراہیم کو سُن ہی کر دیا

اُٹھو ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے وہ سر جھٹکتا اسے کھڑا کرتا بولا ، مجھے کہیں نہیں جانا پلیز وہ التجائیہ انداز میں کہتی پھر سے بیٹھنے کو تھی جب ابراہیم نے اُسے ٹوکا ادھر ہی رکو اور خود الماری سے اُسکی شال نکالنے لگا شال اسکے گرد لپیٹتا اپنا بازو اسکے گرد حائل کرتا گاڑی تک لایا اور وہ نظریں جھکائے گاڑی میں بیٹھی گئی

ڈاکٹر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اُسے دنیا کے سب سے خوبصورت الفاظ محسوس ہوئے تھے میں باپ بننے والا ہوں یہ احساس ہی کتنا خوش کن تھا لمبا سارا ہدایت نامہ سننے کے بعد دوائیوں کی لسٹ تھامتا بنی کے پاس آیا جو ٹیبل پہ سر رکھے شاید نیند میں جا رہی تھی اُسے تھامتے ہوئے گاڑی تک لایا جس پہ غنودگی طاری تھی یہاں بیٹھو میں یہ دوائیاں لیکر آتا ہوں وہ نرمی سے کہتا فارمیسی کی طرف بڑھ گیا جب وہ واپس آیا تو اُسکے ہاتھ میں دوائیوں کے ساتھ جوس بھی پکڑا تھا یہ پیو منہ کا ٹیسٹ ٹھیک ہو جائے گا پھر رستے میں تمہاری فیورٹ آئسکریم بھی کھیلاؤں گا جلدی سے ختم کرو اسے۔۔۔ سچی وہ نیم واں آنکھیں پوری کھولتے ہوئے پوچھنے لگی مچی وہ مسکراتے ہوئے کہتا ڈرائیونگ کرنے لگا اور وہ جوس پینے کے ساتھ باہر دیکھنے لگی ، تم ادھر ہی بیٹھو میں آئسکریم لیکر آتا ہوں لیکن مجھے وہاں جا کر ہی کھانی ہے تمہاری طبیعت خراب ہے ادھر ہی رکو اور اُسکی سنے بغیر گاڑی سے نکل گیا مجھے کارنیو کھانی ہے اُس نے وینڈو سے منہ باہر نکالتے ہوئے ہانک لگائی

ابراہیم کے ہاتھ میں دس سے بارہ عدد کارنیٹو دیکھ کر وہ چہکی یہ سب میرے لیے ہیں کیا؟؟ نہیں میری چمکیلی کے لیے وہ دوبدو بولا اور وہ ہنستے ہوئے کارنیٹو کا کاغز اتارنے لگی

--

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسکی نظر ٹیبل پہ پڑی چاولوں سے بھری ابراہیم کی پلیٹ پہ گئی میں گرم کر لاتی ہوں آپ نے کھانا بھی نہیں کھایا وہ فکر مندی سے بولی، نہیں اب بھوک نہیں رہی تم لیٹو میں تمہاری آسکریم اور یہ کھانا فریج میں رکھ کر آتا ہوں وہ سر ہلاتی بیڈ پہ دراز ہو گئی وہ بھی کمرے میں آتا لائیٹ آف کرتا اسکے مقابل دراز ہو گیا

بنی وہ جو غنودگی میں جا رہی تھی اسکی پکار پہ ہم ہی کر پائی اور اُس نے بنی کو حصار میں لیتے ہوئے سرگوشی کی تمہارا یہ دو نمبر ہیرو تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے اتنی کہ جسکی پیمائش دنیا کو کوئی پیمانہ نہیں کر سکتا آئی لو یو سوچ مینیش حیدر،،، آپ نے مجھے اتنا ڈانٹا اُسے کچھ دیر پہلے کی گئی اپنی عزت افزائی یاد آگئی تب غصے میں تھا نا میری جان آفس سے اتنا تھکا ہارا آؤں اور تم بھی میری بات نا سنو پھر غصہ تو آئے گا نا سوری اب غصہ نہیں کروں گا

یہ آپکو اچانک سے اتنا پیار کیوں آ رہا ہے؟؟ وہ حیران ہوئی وہی آر ایکسپیکٹنگ آور بے بی مینیش وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکی سماعتوں پہ بم پھوڑ گیا وہ جھٹکے اٹھ بیٹھی اور وہ نیم اندھیرے میں بھی اُسے چہرے پہ حیران کن تاثرات دیکھ سکتا تھا

تمہیں خوش نہیں ہوئی کیا؟؟ اُسے اسی بات کا ڈر تھا

ابراہیم آپ سچ کہہ رہیں مطلب ہم دونوں اومائی گوش ہمارا بھی ذاتی بچہ ہو گا وہ خوشی سے پاگل ہوتی اسکے ساتھ چپک گئی اور ابراہیم نے سکون بھری سانس خارج کی ورنہ وہ تو بنی سے سخت قسم کی ناراضگی کی امید کر رہا تھا

تم خوش ہو وہ اسکے بال سہلاتا محبت سے بولا ہم میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اپنی فیلنگز بیان کرنے کے لیے وہ اسکے گرد بازو پھیلاتے ہوئے منمنائی لیکن اگلے ہی پل وہ پھر سے اٹھ بیٹھی،، اب کیا ہے؟؟ آپ اس وجہ سے پیار جتا رہے تھے مجھ سے اور میں پاگل سمجھی کہ آپ حقیقت میں مجھ سے محبت کرتے ہیں اپنی محبت کا اتنا بڑا ثبوت تو دے چکا ہوں ابھی بھی تمہیں اظہار کی ضرورت ہے کیا وہ شرارت سے کہتا اسے پھر سے اپنے سنگ لیٹا گیا وہ بھی چپ چاپ آنکھیں موند گئی کیونکہ نیند اس پہ حملہ آور ہو چکی تھی

شمع رانی شکر ہے تم آگئی ورنہ دودھ کے بغیر مجھے کیلشیم کی کمی ہی ہو گئی ہے اب تو ہڈیاں بھی کمزور ہوتی محسوس ہونے لگیں ہیں وہ اک نظر چاول چنٹی عائرہ پہ ڈالتا شمع سے بولا جو اسکے آفس جانے کے بعد ہی لوٹی تھی اور ہمیشہ کی طرح شرمیلی سی کھی کھی کرنے لگی ابھی دودھ لاؤں؟؟ وہ چہکتے ہوئے پوچھنے لگی امم نہیں فلحال چائے کی طلب ہو رہی اگر ایک کپ مل جائے تو رانی صاحبہ آپکی عین نوازش ہو گی اور شمع رانی شرماتے ہوئے کیچن کی طرف دوڑ گئی

بیگم مزاج کیسے ہیں؟؟ اچھے ہیں وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی چلو پھر اپنے کمرے میں چلتے ہیں وہ بیتابی سے بولا تو عازرہ نے اُسے گھورا نہیں جی پلاو بنانے لگی ہوں میں ابھی فرصت کے لمحے میسر نہیں آئے وہ بھی دوبدو بولی، کیوں ترسا رہی ہو اپنے بچوں جیسی خاصیت رکھنے والے معصوم شوہر کو؟؟ کیونکہ یہ شوہر نامدار بچوں جیسی خصوصیت ضرور رکھتا ہے لیکن بچہ ہرگز بھی نہیں ہے جو بیوی نا تو خود شوہر سے پیار کرتی اور نا ہی کرنے دیتی ایسی بیویوں کا بھی قیامت کے روز الگ سے حساب ہو گا احمد نے رازداری سے بتایا آپ ٹینشن نالیں میں سارے حساب کتاب چکا دوں گی وہ لا پرواہی سے چاول اٹھا کر منہ میں رکھتے ہیں بولی تم کمرے میں تو چلو ایسا حساب کروں گا کہ دوبارہ غلطی سے بھی اپنے مجازی خدا کو انکار نہیں کرو گی انداز دھمکی امیز تھا اور عازرہ شمع رانی کو دیکھ کر گلہ کھکانے لگی

آپکی چائے وہ شرما کر چائے ٹیبل پہ رکھتی بولی امی کہاں ہیں احمد نے کپ اٹھاتے ہیں پوچھا وہ چچی کی طرف ہیں شمع رانی نے آنکھیں میٹکتے ہوئے بتایا شمع تم احمد سے اتنا شرماتی کیوں ہو؟؟ عازرہ نے تمام تر توجہ اُسکے چہرے پہ مرکوز کرتے ہوئے پوچھا ،، وہ میں کیسے بتاؤں مجھے شرم آتی ہے شمع رانی اک شرمیلی سی مسکان لبوں پہ سجائے منمنائی بتاؤ بھی عازرہ نے تجسس سے دریافت کیا

وہ جب میں بڑی ہو جاؤں گی تو میں ان سے شادی کروں گی اس لیے وہ ان پہ زور دیتی بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے بولی احمد جو غلطی سے بڑا سا گھونٹ چائے کا بھر چکا تھا اُسے بمشکل ہلق تک اتارتا کھانسنے لگا ساری زبان جلا دی شمع رانی تمہیں اللہ پوچھے وہ چائے ٹیبل پہ رکھتا کھانتے ہوئے بڑبڑایا

لیکن ان کی تو شادی ہو چکی ہے نا عائرہ نے اُسی کے انداز میں پوچھا، ہاں تو جب آپ بوڑھی ہو جائے گی تب میں ان سے شادی کر لوں گی وہ نہایت سمجھداری سے کہتی اُسے سلگا ہی گئی، ہاں بالکل میں بوڑھی ہو جاؤں گی اور تب یہ تمہارے بڑھے گھسڑ جوان ہو جائے گے، باجی یہ آپکو کدھر سے کھسرے لگ رہے ہیں شرم کریں کسی کو گھسرا نہیں کہتے خواجہ سرا کہتے ہیں اور احمد اپنی ذات کی اس قدر تزلیل پہ غشی میں جاتے جاتے بچا۔۔۔ شمع میں نے کھسڑ کہا ہے نا کہ کھسرا وہ شرمندہ ہوتی احمد کا لال بہو کہ چہرہ دیکھ کر دانت پیستے ہوئے بولی، استغفر اللہ باجی بات تو ایک ہی ہے نا اگر آپ اسی طرح ان کو بُرا بھلا کہتی رہیں تو چلد ہی یہ دوسری شادی کر لیں گے پھر آپکو پتا چلے گا ہمارے گاؤں میں بھی ایسا ہی ہوا تھا میری سہیلی کی اماں اپنے شوہر کو ایسی ہی گندی گندی گالیاں دیتی تھی اُس نے تنگ آ کر دوسری شادی کر لی وہ سمجھاتے ہوئے بولتی عائرہ کو جس قدر زہر لگی وہ تو اسکا دل ہی جانتا تھا

شمع رانی تم یہ چاول بھگو کے آؤ احمد نے غصے سے کہا تو شمع رانی منٹ پہ چاولوں والی ٹرے پکڑتی غائب ہوئی اور عائرہ پیر پٹکتی کمرے کی طرف بڑھ گئی وہ بھی سرنا میں ہلاتا اُسے پیچھے گیا کیونکہ اسے پکا یقین تھا وہ آنکھوں سے پانی نکالنے کے لیے مشین سٹارٹ کر چکی ہوگی

وہ کمرے میں آیا تو عائرہ میڈم اوندھے منہ لیٹی غم منا رہی تھی احمد بھی اسکے ساتھ اُسی کے سٹائل میں لیٹتا اسکے بالوں کو چھونے لگا ہاتھ مت لگائے اگر مجھے زرا سا بھی علم ہوتا کہ آپ دوسری شادی کریں گے تو میں کبھی آپ سے شادی نا کرتی وہ چھو چھو کرتی بولی اور احمد کا دل چاہا دیوار سے اپنا سر

پھوڑ ڈالے ، وہ بچی ہے محض بارہ سال کی بچی جسکی وجہ سے تم اتنا اور ری ایکٹ کر رہی ہو وہ تیکھے لہجے میں کہتا اُسے مزید شرمندہ کر گیا اس نے سر اٹھا کے احمد کو دیکھا جو ماتھے پہ بل ڈالے اُسے ہی گھور رہا تھا ویسے مجھے پتا نہیں تھا کہ میری زوجہ محترمہ ایک چھوٹی سی بچی سے بھی جلیس ہو سکتی ہیں کہیں تمہیں مجھ سے وہ تو نہیں ہو گیا وہ اپنی پیشانی اُسکی پیشانی سے ٹکراتا لہجے میں شرارت سموتا بولا

میں نے آپکو کھسرا نہیں کہا تھا وہ اُسکا موڈ بدلتا دیکھتے ہوئے جلدی سے بولی اور احمد کا دل چاہا اُسکی گچی ہی مروڑ ڈالے آئندہ میں تمہاری زبان سے یہ بیہودہ لفظ ناسنوں ورنہ بہت بُرا پیش آوں گا وہ تنبیہ کرتا اُسکی جملہ کرتی آنکھوں کو دیکھنے لگا جس سے آنسوؤں بہنے کو بیتاب تھے احمد نے اسکی سُرخ ہوتی ناک کو دانتوں تلے کاٹا تو وہ سسکی اور آنکھوں میں قید آنسوؤں گالوں پہ بہہ نکلے اُس نے گالوں کو چھو کر اُن سفید موتیوں کو لبوں سے چننے کے بعد اُسی آنکھوں کو چھوا اور خاموشی سے اُٹھتا چیخ کرنے چلا گیا عائرہ نے ناک رگڑتے ہوئے اُسکی پشت کو گھوری سے نوازہ تھا ---

تمہیں نہیں لگتا کہ اب ہمیں ارحان کی بہن کے بارے میں سوچنا چاہیے معاز نے الماری کی صفائی میں گم دل سے کہا تو وہ پلٹ کے نا سمجھی سے معاز کو دیکھنے لگی کیا مطلب ہے آپکا؟؟ وہ شاید سمجھ کر بھی نا سمجھ بن رہی تھی پاس آو پھر سمجھاتا ہوں مطلب دور دور سے سمجھ میں آنا نہایت مشکل ہے اور دل اُسکی شرارت پہ ہنستے ہوئے پھر سے الماری میں منہ دے کر کھڑی ہو گئی لیکن اگلے ہی پل

اُسکے مخصوص پرفیوم کی خوشبو دل کو اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تو وہ پلٹ کر اُسے گھورنے لگی ، معاز پلینز یہ کرنے دیں ارحان اُٹھ جائے گا تو پھر یہ سب ویسے ہی بکھرا رہ جائے گا میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں نا مجھ پہ بھی نظر کرم کر دو اگر میرا شہزادہ اُٹھ گیا تو میں پیاسا ہی رہ جاؤں گا ، ایک بچے کے باپ بن چکے ہیں تھوڑی شرم کریں وہ الماری کی طرف پلٹتے ہوئے بولی امم اگر شرم ہی کرتا رہا تو پوری ٹیم کیسے بناؤں گا وہ اُسکے کندھے پہ اپنی تھوڑی ٹکاتا منمنایہ دل نے گردن موڑ کر ترچھی نظروں سے اُسے دیکھا جو ہونٹوں کو گول کرتا اُسکی جانب کس اچھال رہا تھا وہ ہنستے ہوئے الماری بند کرنے لگی اور وہ اُسکے بالوں کی مہک سونگھنے لگا اگلے ہی پل ارحان کی کان پھاڑنے والی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تو دونوں ایک ساتھ ہنسنے لگے یہ ہمیں تین سے چار نہیں ہونے دے گا وہ سر نا میں ہلاتا دور ہوا تو دل بھی مسکراہٹ دباتی ارحان کی جانب بڑھ گئی افتخار صاحب ناشتہ کرنے کہ بعد واپس جا چکے تھے مہمل صفائی ستھرائی کے بعد اپنے لیے ناشتہ اور خیام کے لیے سوپ بنا رہی تھی جب قدموں کی آہٹ پہ وہ پلٹی اور خیام کو دیکھ کر اُسکے ماتھے پہ بل پڑے کیونکہ اُسکے چہرے پہ ہی چلنے کی وجہ سے ہونے والی تکلیف کے آثار نمایاں تھے تم یہاں کیا کر رہے ہو کچھ چاہیے تھا تو مجھے آواز دے دیتے یوں چل کر آنے کی کیا ضرورت تھی؟؟ میں تھک گیا ہو آرام کرتے کرتے بس اس وجہ خود ہی آگیا تم کیا کر رہی ہو؟؟ میں ناشتہ بنا رہی ہوں اور ساتھ میں سوپ بھی اس نے پراٹھے پہ گھی لگاتے ہوئے بتایا مجھے بھی پراٹھا کھانا ہے وہ معصومیت سے بولا ہرگز نہیں ڈاکٹر نے منع کیا ہے گھی والی چیزوں سے اور میں کوئی رسک نہیں لے سکتی وہ صاف انکار کر گئی جبکہ خیام نے منہ بسورا ، چلیں آپکو لاونج تک لے

چلوں بس سوپ تیار ہے میں لیکر آتی ہوں وہ سر ہلاتا اسکے گرد بازوں حائل کرتا چلنے لگا وہ اُسے بیٹھا کر سوپ لینے آئی تھی جب ڈور بیل بجی وہ آنچ بند کرتی ڈوپٹے کو اچھے سے ارگرد پھیلاتی منہ چھپا کر کیچن سے نکلی میں دیکھتی ہوں وہ جو اُٹھنے کے پر تول رہا تھا سر ہلا گیا گیٹ کھولتے ہی سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر مہمل کے ہاتھ کانپے جبکہ خیام کے فلیٹ پہ کسی لڑکی کو دیکھ کر وہ حیرت سے چونکا پھر اپنی حیرت پہ قابو پاتا بولا میں خیام کا دوست ہوں زین اُسی سے ملنے آیا ہوں اور وہ سر ہلاتی سائیڈ پہ ہو گئی زین سر تا پیر اُسے گھورتا اندر آ گیا زین،، خیام نے حیرت سے اُسے دیکھا اور اُسکی حیرت بھانپتے ہوئے زین ناراضی سے بولا تم اگر مجھے نہیں بتاؤ گے تو کیا مجھے پتا نہیں چلے گا انکل نے بتایا کہ تجھے ہارٹ اٹیک ہوا ہے آخر بھول کیوں نہیں جاتا اُسے اُسکی زندگی ہی اتنی تھی اُسکے وجود پہ تو مٹی پڑ چکی ہے اب تم بھی مہمل چوہدری پہ مٹی ڈالو ویسے یہ نیا پٹاخہ کون ہے اشارہ کیچن میں برتن پٹکتی مہمل کی طرف تھا جو اسکی تمام تر بکواس بڑے تحمل سے سن رہی تھی



یار ویسے تو بڑی پہنچی ہوئی شے ہے پیار تجھے قلبِ مومن سے تھا نکاح مہمل چوہدری سے ہوا اسکے مرنے کے دکھ میں تجھے ہارٹ اٹیک آرہے ہیں لیکن رہ تو نئی بلبل کے ساتھ رہا ہے اسکے ساتھ بھی نکاح نکاح کھیلا ہے یا پھر باقی کی بات اُسے منہ میں ہی تھی جب گلاس اُسکے شوڈر کے اوپر سے گزرتا زمین پہ لگتا چکنا چور ہوا زین نے حیرانگی سے خیام کو دیکھا جسکی گردن کی رگیں تنی ہوئی تھی

تمہیں کیا لگا نشانہ چوک گیا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے کیونکہ خیام شاہ کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا کبھی بھی نہیں اب چُپ چاپ ادھر سے دفع ہو جا ورنہ یہیں زمین کے اندر گاڑ دوں گا وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا۔ ارے غصہ مت کر میری جان تیری صحت اتنے غصے کی اجازت نہیں دیتی وہ بے غیرتی سے ہنستے ہوئے صوفے پہ بیٹھ گیا

زین نکل جاو یہاں سے ورنہ بہت بُرا ہو گا وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ زین مہمل کو دیکھے۔۔ کیسے بے مروت دوست ہونا چاہئے ناپانی چچ چچ تم تو مہمان نوازی بھی بھولتے جا رہے ویری بیڈ تمہاری تو طبیعت ٹھیک نہیں ہے چلو میں خود ہی کیچن سے جا کر لے لیتا ہوں وہ اٹھتے ہوئے بولا ، زین رُک جاو یہیں

لیکن وہ ان سنا کرتا کیچن کی طرف بڑھنے لگا

میری بیوی کیچن میں ہے اگر تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو ان ٹانگوں پہ چلنے کے قابل نہیں رہے گا خیام کی آواز اُسکو اپنے پیچھے سے آتی محسوس ہوئی تو زین نے استہزایہ ہنستے ہوئے رُخ موڑا بیوی بڑی سپیڈ ہے تیری ایک کے بعد ایک بھئی موجیں ہیں تمہاری جب اس والی سے محبت ختم ہو جائے تو میرے حوالے کر دینا آخر دوست ہوں تمہارا۔۔ اگلے ہی پل منہ پہ پڑنے والے گھونسنے نے اُسے ہلا کر رکھ دیا مارے غصے سے اُسکی بُری حالت تھی پہ در پہ کئی گھونسنے اسکے جبرے پہ جڑنے کے بعد زین کو دھکا دیا تھا اور زین جو اس سب کے لیے بالکل تیار نا تھا دور فرش پہ جا گرا خیام اس پہ بھوکے شیر کی طرح مسلط ہوتا اسکی حالت زخمی چوہے سے بھی بدتر کر گیا

انکے شور شرابے پہ مہمل ڈرتی ہوئی باہر نکلی لیکن دونوں کو گتھم گتھا دیکھ اُسکی حاکت خراب ہونے لگی، خیام پلیرز چھوڑیں اسے مر جائے گا اسے میں آج مار ہی دوں گا یہ غلیظ انسان احسان فراموش ساری زندگی میرا کھا کر آستین کا وہ تناور سانپ بن چکا ہے جو اپنے مالک کو بھی نگلنے کے لیے تیار رہتا ہے مہمل نے بمشکل اسے زین سے دور کیا۔۔

اسنے کھانستے ہوئے خون تھوکا اور ایک اچھتی نگاہ مہمل پہ ڈالی جسنے ڈوپٹہ کھینچ کر چہرہ چھپا رکھا تھا مجھ سے کیوں چہرہ چھپا رہی ہو جبکہ میں تو تم دونوں کے سارے کرتوت بہت اچھے سے جانتا ہوں اور وہ سارے پرسنل مومنٹس وہ برٹھڈے رومینس سب کچھ میرے پاس سیو ہے جب کبھی موڈ بنے تو بتانا بس ایک کلک اور پھر تم دونوں کو ایک دوجے میں گم پوری دنیا دیکھے گی ابھی تو میں نے صرف چھوٹا سا کلپ وہ بھی یونیورسٹی کی ویب پہ اپلوڈ کیا تھا تو تمہیں مرنے کا نالٹ کرنا پڑا جب پوری دنیا دیکھے گی تو تمہارے بیچارے گھر والے بھی آہستہ آہستہ قبرستان میں گھر خرید لیں گے یہ ہی نہیں احمد چوہدری جو یقیناً تمہارا بھائی ہے اُسے بھی تمہارے اوپس مومنٹس میں نے ہی دیکھائے تھے اب تم یہ سوچ رہی ہو گی کہ میں نے یہ سب کیسے کیا تو سنو ایڈیٹنگ کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے اور تمہیں برٹھڈے نائٹ کی ریڈ ریڈ ڈیکوریشن کو یاد ہی ہو گی نا وہ کمال مہارت اس بندہ ناچیز کی ہی تھی تو ڈیکوریشن کرتے وقت میں نے چپکے سے کیمرا فٹ کر دیا تا کہ تم دونوں کی ویڈیوز بنا کے بلیک میل کر سکوں لیکن اس معاملے میں میری قسمت ہی پھوٹ گئی تم مر گئی اور یہ سالہ ڈرپوک دوسری ملک بھاگ گیا وہ کمینگی سے ہنسا۔ یو بلڈی میں تجھے چھوڑوں گا نہیں اس سے پہلے خیام پھر اُس کی درگت

بناتا مہمل نے بمشکل اُسے قابو کیا کتوں کا کام ہوتا ہے بھونکنا اس لیے بھونکنے دو اُسے وہ بھیگی آواز میں کہتی زین کو قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی

ہائے ابھی تو میں نے کچھ بھونکا ہی نہیں ہے سوئی ابھی تو بہت سے راز تمہیں جاننے ہیں مہمل نے ترچھی نگاہ سے اُسے مکروہ چہرے کو دیکھا

قلبِ مومن کو تو تم جانتی ہی ہو گی اُسکے شوہر کو بھی ان دونوں کی لائبریری کی فوٹوز بھجوائیں تاکہ وہ قلبِ مومن کو چھوڑ دے اور میں اُس سے شادی کر کے اس سے اپنی ہر بے عزتی کا بدلہ لے سکوں لیکن اس معاملے میں بھی میری قسمت پھوٹی نکلی لیکن اب بہت ہو گیا یہ چھپ چھپا کے سب کھیلنا وہ ہاتھ جھاڑتا خیام کی آنکھوں میں جھانکتا گویا ہوا اگر تم چاہتے ہو کہ تم دونوں کی کوئی ویڈیو وائرل نا ہو تو مجھے اتنے پیسے دے دو کہ میں اپنا منہ سی کر یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں۔۔

خیام نے مہمل سے خود کو چھڑواتے ہوئے زین کو کالر سے دبوچا اور زور دار تھپڑ اسکے مکروہ چہرے پہ مارا تو اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا ہے زین نے اپنی کہنی اسکے سینے پہ ماری اور وہ درد سے بلبلا تا پیچھے ہوا بہت برداش کر لیا زین بیچ زین بیغیرت زین غلیظ زین گھٹیا لیکن اب بسس خود تو جیسے تو مومن ہے نا کبھی اپنے گریبان میں جھانکا ہے کہ تو خود کیا ہے جب تک تیرے کام کا تھاب تک اپنے پاس رکھا لیکن جیسے ہی مجھ سے کام ختم ویسے ہی مجھ سے وہ فلیٹ بھی چھین لیا وہ فلیٹ تجھے کھانے کو دوڑتا تھا تجھے وحشت ہوتی تھی مجھے نہیں جو سیل کر ڈالا۔۔

مہمل پہ ہوتے انکشاف اُسکے اعصابوں پہ دھماکوں کی طرح پھٹ رہے تھے اب جتنی جلدی ہو سکے میرا اکاونٹ پیسوں سے بھر دینا یہ ہی تیرے اور تیری اسی گنہگار بیوی کے حق میں بہتر ہو گا وہ اک

نظر سینا مسئلے غشی میں جاتے خیام پہ ڈالتا فلیٹ سے نکل گیا اور مہمل ہوش میں آتے ہی خیام کی طرف بڑھی،، تنتم ٹٹھک ہو؟؟ وہ جس پہ سانس نا آنے کی وجہ سے غشی طاری ہونے لگی تھی لمبے لمبے سانس کھینچتا بے حال ہونے لگا مہمل نے اُسے خود میں بھینچتے ہوئے اسکی کمر سہلائی لیکن اُسکی سانس بحال نا ہوئی تو مہمل تیر کی سی تیزی سے کمرے میں اُسکی دواء لینے بھاگی اور ہڑبڑی میں دواء اٹھا کر سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتی اُس تک پہنچی جو نیم غنودگی میں جا چکا تھا مہمل نے اُسکا سر اٹھا کر اسکے منہ میں دواء رکھ کر پانی کے کئی گھونٹ اسکے منہ میں ڈالے چند منٹ میں ہی اُسکی حالت سنبھلنے لگی اور مہمل نے سُکھ کا سانس لیا۔۔۔

چلو کمرے میں چلتے ہیں وہ سر ہلاتا اُسکے سہارے بیڈ تک آیا اور سرتیکے پہ گرا کر سانس ہموار کرنے لگا تم ٹھیک ہو مہمل نے اُسکے ماتھے پہ بکھرے بال پیچھے کرتے ہوئے نرمی سے پوچھا وہ چہرے میں مسکان لاتا ہاں میں سر ہلا گیا

مہمل نے بغور اسکا چہرہ دیکھا جو زرد ہو چکا تھا وہ درد برداش کرنے کے چکر میں ہلکان ہوتا لب بھینچے پڑا تھا یہ درد کی دواء لے لو اُسے خیام کی طرف دواء بڑھائی، لیکن میرے درد کی دواء تو تم ہونا،، یہ کوئی ڈرامہ نہیں چل رہا منہ کھولو اپنا وہ بھی بیڈ کراؤں سے ٹیک لگا کر بیٹھتا خاموشی سے دواء لینے لگا مہمل نے اپنے لب اُسکے سینے پہ رکھے وہ جو آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا اُسکی نوازش پہ آنکھیں واں کرتا مسکرایا

مہمل۔۔

ہمم

تمہاری یہ ساحرانہ آنکھیں مجھے مسمرائز کرتی ہیں انگلی کے پور سے اسکی پلکوں کو چھوا،، یہ آنکھیں پہلے کیوں مسمرائز نہیں کرتیں تھی؟؟ وہ اداس سی بولی پتا نہیں شاید میری قسمت میں ان نینوں کے لیے تڑپنا لکھا تھا یا شاید ان نینوں نے مجھے جھکنا سیکھانا تھا

وہ اداس سی مسکرا دی

وہ جو بے خود ہوتا اُس میں خود کو ڈھونڈ رہا تھا موبائل رنگ ہونے پہ اُسکا سکتا ٹوٹا وہ آس پاس نظر گھماتا موبائل کی تلاش کرنے لگا مہمل نے تکیے کے نیچے سے موبائل نکال کر اُسے تھمایا اور ان نون نمبر دیکھ کر وہ ماتھے پہ بل ڈالتا یس کا بٹن پریس کرتا موبائل کان سے لگا گیا لیکن آگے سے ملنے والی خبر اُسکے اوسان خطا کر گئی

کیا؟؟؟ کونسے ہسپتال میں ابھی پہنچتا ہوں وہ ہڑبڑا کر کھڑا ہوا اور مہمل کو کسی انہونی کا گمان ہوا کیا ہوا خیام؟؟؟ زین کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ ہسپتال میں ہے مجھے جانا ہو گا وہ جوتا پاؤں میں اڑتا گاڑی کی چابی ڈھونڈنے لگا، لیکن آپ اس حالت میں کیسے جائے گے میں بھی چلتی ہوں نا پلیزز۔۔

میں ٹھیک ہوں وہ اسے دلا سے دیتا باہر کی جانب بڑھا میں آپکویوں جانے نہیں دے سکتی پلیزز مجھے بھی آپکے ساتھ جانا ہے وہ بضد تھی مہمل تم یہیں رکو میں بابا کو کال کر کے اپنے پاس بلوالوں گا تم دروازہ اچھے سے لگا لینا وہ جلدی جلدی کہتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا جبکہ مہمل منہ بسورنے لگی خیام کو گئے بمشکل بیس منٹ ہی ہوئے تھے جب ڈور بیل بجی، خیام اتنی جلدی واپس آگئے یا شاید انکل کو بھیجا ہو وہ بڑبڑاتے ہوئے دروازے تک آئی

لیکن دروازہ کھلتے ہی سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اُسکی سانسیں تھمی منتہم پل میں ساری گتھلیاں سلجھنے لگیں وہ دروازہ بند کرنے لگی جب زین نے دھکا دے کر اُسے پرے دھکیلا اور خود دروازہ بند کرتا اُس تک آیا وہ آنکھیں پوری کھول کر اُسے خوفناک نگاہوں سے دیکھتی اندر کی جانب بھاگی لاونج کا دروازہ لگانا چاہا تو وہ پل میں اُس تک پہنچتا اُسکی کوشش ناکام کر گیا تمہیں خدا کا خوف نہیں ہے کیا پلیز چلے جاو یہاں سے پلیز اُسکے بڑھتے قدم مہمل کو اپنے سینے پہ پڑتے محسوس ہوئے وہ ہمت کرتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی لیکن وہ بجلی کی سی تیزی سے اُس تک پہنچتا اُسے دیوار کے ساتھ لگاتا اُسکا ڈوپٹہ دور اچھال گیا

چھوڑو مجھے وہ خود کو چھڑواتی بے بسی سے رونے لگی

تیس منٹ کا فاصلہ طے کرتا وہ ہسپتال پہنچا لیکن یہ سن کر اُسے جھٹکا لگا کہ زین نامی یا کوئی بھی ایکسڈنٹ والا مریض اس ہسپتال میں نہیں آیا وہ سر تھامتا گاڑی تک واپس آیا،، مہمل اُسے زہن میں جھماکہ ہوا وہ اپنے بابا کو کال کرتا گاڑی زن سے اڑانے لگا افتخار صاحب کو پولیس کے ساتھ فلیٹ پہنچنے کا کہتا خود ریش ڈرائیونگ کرنے لگا، دل میں مسلسل اپنی بیوی کی عزت کا سوال کرتا وہ رب سے مخاطب تھا

تم تو پہلے سے بھی حسین ہو گئی ہو خیام کی تو موجیں ہیں بھئی وہ اُسکی گال کو رب کرتا کمینگی سے بولا

تم پہ اللہ کا قہر نازل ہو گھٹیا انسان چھوڑو مجھے وہ اُسے پوری قوت سے دیکھا دیتی چلائی وہ چند قدم پیچھے

کو لڑکھڑایا تو وہ موقع غنیمت ملتے ہی کمرے میں بھاگی وہ سنبھلتے ہوئے اُسکے پیچھے آتا اُسکی قمیض کو پیچھے سے کھینچ کر روکنے لگا

قمیض پھٹنے پہ اسکے قدم تھے مہمل نے بے یقینی سے رُخ موڑ کر اُس درندہ صفت انسان کو دیکھا جو معنی خیزی سے ہنس رہا تھا زین نے اُسکی کمر کو اپنے سینے سے لگا کر اپنے ہونٹ اُسکی گردن پہ رکھے تو وہ تڑپ ہی اُٹھی اپنے گرد لپٹی اُسکی بازو پہ اپنے دانت گاڑتی تھی نے اپنی کہنی اُسکے پیٹ میں ماری اور جھٹکے سے اُس سے جدا ہوتی واشروم میں گھس کر کُنڈی چڑھاتی دروازے کے ساتھ چپک کر آنسو بہانے لگی

--

باہر نکلو وہ مہمل کو گالیوں سے نوازتا واشروم کا دروازہ بجانے لگا دروازہ کھولو ورنہ میں توڑ دوں گا اور پھر جو تمہاری حالت کروں گا نا تمہارے فرشتے بھی کانپ جائے گے دروازہ کھولو لیکن کوئی جواب نا پا کر وہ دروازہ توڑنے لگا

کئی ٹھوکریں کھانے کے بعد دروازہ کھل ہی گیا اور مہمل نے چیخ کر رب کو پکارا

"یارب المستضعفین"

"یارب المستضعفین"

"یارب المستضعفین"

دروازے پہ گاڑی روکتے ہوئے اُسے گیٹ بجایا لیکن اُسے بند پا کر دروازہ پھلانگ کر گیٹ کھولتا اندر کی طرف بڑھا کیونکہ اُسکے بابا بھی پیچھے آ رہے تھے لاونج کا دروازہ بند دیکھ کر اسکے ماتھے پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے دل درد سے پھٹنے کے قریب تھا لیکن مہمل کی ٹینشن اُسکی سانسیں روکنے لگیں وہ مسلسل دروازے پہ ضرب لگاتا بے حال ہونے لگا تم رکو میں کھولتا ہوں افتخار صاحب نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کئی ٹھوکریں لگائیں اور دروازہ کھلتا چلا گیا خیام دل تھامتا اندر بڑھا لیکن کمرے میں جاتے ہی اسکی سانس رکنے لگی واشروم سے آتی آوازوں نے اُسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا

 "اے کمزوروں کے رب" وہ بن آب مچلی کی طرح تڑپی یا رب میری مدد کر،، زین نے جھٹکے سے اُسے کھڑا کیا اور اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اُسکی قمیض کو پکڑ کر کھینچا مہمل نے اُسکے منہ پہ تھو کیا اور زین نے مارے خفت کے اسکے منہ کو دیوار سے رگڑا وہ درد سے بلبلائی مسلسل رب کو پکارتی رہی یا رب اَلْمُسْتَغْفِرِينَ۔۔ زین نے اپنی انگلیاں اُسکے بالوں میں پھنسا کر جھٹکا دیا سالی بہت زبان چلتی ہے تیری مجھ پہ تھو کے گی میں تجھے ہی تھوکنے کے قابل بنا دوں گا اس سے پہلے وہ مزید اُسے ازیت دیتا اپنے سر پہ بھاری وزن پڑتا محسوس کرتے ہوئے وہ پلٹا تو خیام کو کھڑے دیکھ اسکی جان ہوا ہوئی تتمم لیکن وہ کچھ اور بولنے کے قابل نا رہا خیام نے اسے کالر سے کھینچ کر باہر پھینکا اور اس وقت تک اُسے مارا جب تک وہ بے ہوش نا ہو گیا

خیام چھوڑ اسے مر جائے گا افتخار صاحب اسکی منت کرنے لگے بابا اس نے مہمل کو ازیت دی بابا جس کو میں چھونے سے ڈرتا ہوں کہ کہیں اُسے برانا لگ جائے اس بے غیرت نے اس سے آگے وہ بول ہی نا پایا اور بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کے رو دیا

بابا میں مر رہا ہوں میں اس کتے کو جان سے مار دوں گا وہ اس بے ہوش پڑے زین پہ مکے برساتا دھاڑا۔ خیام چھوڑ دو قانون کو اپنے ہاتھ میں مت لو اپنے کیے کی سزا یہ ضرور بھگتے گا وہ ایس پی کی بات سنتا اسکے بے سدھ وجود کو ٹھوکر لگاتا کھڑا ہوا پولیس اہلکار اُسے اٹھاتے ہوئے باہر لے گئے میں دیکھتا ہوں اسے تم ماہی کو دیکھو افتخار صاحب اسکا کندھا تھکتے باہر نکل گئے

وہ ہمت کرتا اٹھ کر مہمل کے پاس آیا جو گھٹنوں میں سر دیے سسک رہی تھی خیام نے جیسے ہی اُسے چھوا اسنے کرنٹ کھا کر گردن اٹھائی اور خیام کو آنکھوں میں بیگانگی سموئے خوفزدہ سی دیکھنے لگی اپنے لیے اسکی نگاہوں میں خوف دیکھ کر خیام کا کلیجہ منہ کو آ گیا۔ مہمل میری جان وہ تڑپ کر اُسکے قریب ہوا اور وہ نا میں سر ہلاتی خود میں مزید سُکڑنے لگی ، ایسے مت کرو میں مر جاؤں گا وہ زبردستی اُسے خود سے لگاتا منمنایہ ،، چھوڑیں مجھے نہیں رہنا ہے مجھے یہاں نہیں رہنا ہے وہ اسکے شانے سے سر ہلاتی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی وہ دونوں ایک دوسرے کی بانہوں میں سسک رہے تھے مشکل آ کر گزر چکی تھی رب نے دونوں کی دعا قبول کر لی تھی

کافی دیر بعد دونوں نے سر اٹھا کر ایک دوسرے کو دیکھا دونوں کی ہی رو رو کر آنکھیں سو جھ چکی تھی خیام نے تشکر سے آسمان کی طرف دیکھا اور خود کو گھورتی مہمل کے رگڑے گال کو چھوا اسکی سسکی نکلی جس پہ خیام نے لب بھینچتے ہوئے اپنے ساتھ اسے بھی کھڑا کیا اور شاور کھولتا اسکے ساتھ خود کو بھی بگھونے لگا

تمہارا یہ شاہ تمہارے بن ادھورا ہے اسے کبھی چھوڑ کر مت جانا، تم میری آخری محبت میرا عشق ہو جسکی کوئی انتہا نہیں ہے مجھے معاف کر دو ہر اس غلطی کے لیے جسکی وجہ سے تمہارے یہ نین بھگے ہیں اسنے روتے ہوئے اسکے ایک ایک نقش کو عقیدت سے چوما اور مہمل نے اُسے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے اسکے دل کے مقام پہ اپنے لب رکھے تھے

☆☆☆☆☆☆

وہ موبائل سینے سے لگائے مسلسل مسکرا رہی تھی سبحان کو اسکا دماغ کھسکا ہوا لگا اسلیے آہستہ آہستہ چلتا اُسکے قریب آیا رختی جو آنکھیں بند کیے مسکرا رہی تھی آنکھیں کھلتے ہی اپنے اتنے قریب کسی نفس کو دیکھ کر وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی واللہ سبحان یہ تم ہو میں سمجھی کوئی بھوت پریت میرے اتنے قریب آچکا ہے تم نے تو میرے ساں ہی روک دیے وہ اپنی دھڑکن کو کنٹرول کرتی غصے سے بولی، بھوت پریت کے پاس آلریڈی گرل فرینڈز ہیں اس لیے وہ سستے ماڈل پہ عاشق نہیں ہوتے،، یوشٹ اپ پہننے اوڑھنے کا بیج کیا آگیا خود کو ہیرو ہی سمجھنے لگے ہو یاد ہے جب گورنمنٹ سکول میں ہلدی رنگ کی گھٹنوں سے نیچے آتی قمیض اور دھوتی نما شلوار پہن کر جایا کرتے تھے

سب یاد ہے مجھے تو یہ بھی یاد ہے کہ تمہارا ایک ہاتھ بالوں میں ہوتا تھا جبکہ دوسرا ناک میں زیادہ تر تو ہاتھ کی پشت سے ناک صاف کرتی اپنے گال تک پہ چھاپ لگا لیتی تھی۔۔۔

سبحان میں نے تمہارا قتل کر دینا ہے وہ چڑتے ہوئے بولی اچھا چھوڑو چپکے چپکے کسکو یاد کر کے مسکرایا جا رہا تھا وہ آنیرو اچکتا بولا

وہ نا میں بہت خوش ہوں بہت بہت میرا دل کر رہا ہے میں خوشی سے جھوم اٹھوں اب بتلا بھی ڈالو وہ مارے تجسس کے بیتاب سا بولا، امم مجھے شرم آرہی ہے میں نا تمہیں مسج پہ بتاتی ہوں، حد ہے چلو جلدی سے کرو مسج وہ آنلائن ہو کر رختی کے مسج ٹائپ کرتی کے ایکسپریشن دیکھنے لگا

اب کر بھی دو وہ چڑھی گیا، کر دیا ہے وہ آنکھیں پٹکتی سبحان کے چہرے کو دیکھنے لگی۔ میں خالہ بننے والی ہوں سبحان نے بلند آواز میں پڑھتے ہوئے رختی کی طرف دیکھا سچ میں مطلب تم چچی بننے والی ہو ہائے نی رختی کتنی اچھی خبر سنائی ہے

میں نے تمہیں سنائی ہے اب اسے تم گھر کے باقی افراد میں فارورڈ کرو جلد ہی تمہیں بھی خوشخبری ملے گی، میں کیسے بتاؤں مجھے خود شرم آتی ہے وہ نا کر گیا سبحان بتا دو نا جا کر میں کیسے بتاؤں؟؟

تمہاری جگہ بنی ہوتی تو اب تک یہ بات پورے خاندان میں پھیل جانی تھی تم بس شرم ہی کرتی رہنا اُسے دیکھو تم سے چھوٹی ہے لیکن ممانے جا رہی ہے اور تم ابھی تک کسی کی گرل فرینڈ بھی نہیں بن پائی اگر یہ ہی حالات رہے تو ہم بھی کر لیں گے ترقیاں وہ سر جھٹکتا بولا

زیادہ بنو نہیں میں خود بتا دوں گی اب نکلو یہاں سے وہ غصہ ہی کر گئی

رخشی یہ میرا لاسٹ سیمسٹر ہے اور اگلے مہینے میرے پیپرز ہیں معاز بھائی کو تو سب پتا ہی ہے میں نے امی کو بھیج دینا ہے اگر تم نے نکھرے دکھائے تو یونی کے کسی پٹانے سے ویاں کروا لینا ہے میں نے پھر دھواں نکالتی رہنا اس کو دیکھ دیکھ کر وہ وارنگ دیتا کمرے سے نکل گیا اور رخشی منہ میں اُسکی اچھی خاصی سناتی امی کو خوشخبری سنانے چلی گئی

بڑی امی کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا انکا بس نہیں چل رہا تھا فوراً سے بنی کے پاس پہنچ جائیں وہ ایسا کرنے سے پیچھے بھی نارہتیں اگر سفر زیادہ نا ہوتا

دن تیزی سے گزر رہے تھے مہمل اور خیام کے درمیان سب ٹھیک ہونے کے باوجود اک کسک سی رہ گئی تھی جس کی بدولت وہ اکثر اس سے کھنچی کھنچی سی رہنے لگتی ابھی بھی وہ فیسبک پہ احمد کی تصویریں دیکھنے کے ساتھ آنسوں بہا رہی تھی جب آپاں کی کال آئی خیام نے چند دن پہلے ہی اسے موبائل لیکر دیا تھا جسکی بدولت وہ آپاں اور دل کے ساتھ رابطے میں رہتی تھی وہ دل کو زین کی حقیقت بھی بتا چکی تھی

ماہی نیلم کی شادی ہے اگلے ہفتے اور اس نے تجھے بڑے دل سے بلوایا ہے دعا سلام کے بعد آپاں نے اُس تک نیلم کا پیغام پہنچایا، آپاں میں خیام سے اجازت لیکر آپکو بتاتی ہوں اور مریم لوگ چلے گئے؟؟ انکی دو دن پہلے کی فلائٹ تھی واپسی کی مزید دو چار باتوں کے بعد وہ موبائل رکھ گئی خیام کی حالت اب بہتر تھی دل کا درد بھی ٹھیک ہو چکا تھا ابھی بھی وہ شاور لیکر نکلا تو ماہی کو سوچو میں گم دیکھ کر اسنے قریب آتے ہوئے سر ہلا کر پانی کے بوندیں اسکے چہرے پہ ڈالیں وہ منہ پہ چھینٹے

پڑتے ہی ہوش میں لوٹی، کیا سوچ رہی ہو؟؟ وہ آپاں کی کال تھی نیلم کی شادی ہے تو وہ اسنے مجھے بھی انوائٹ کیا ہے

تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے لے چلوں گا جب کہو گی وہ اسکی ناک دباتا بولا، تو میں آپاں سے اڈریس لے لوں؟؟ امم لے لو میری جان وہ محبت سے کہتا اپنے بال سکھانے لگا

ابراہیم میں بھی جاوں گی شادی پہ وہ بضد تھی بنی یار تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اوپر سے سفر کرنا تمہاری حالت مزید بگاڑ دے گا اس لیے بہس مت کرو وہ جلدی جلدی کی بورڈ پہ انگلیاں چلاتا اُسے چیٹا انکار کر گیا، ہماری فیملی میں کسی کی شادی نہیں آ رہی جو میں نے اتنے پیارے پیارے ڈریس لیے ہیں وہ صرف الماری کی رونق بڑھانے کے لیے تو نہیں خریدے مجھے بھی جانا ہے وہ پیارے پیارے ڈریسز میری پیاری سی بیوی مجھے پہن کر دیکھا دیا کرے نا اسنے پیار سے ٹالنا چاہا، ٹھیک ہے مجھے نہیں لیکر جانا تو آپ مجھے گاؤں بھیج دیں مجھے تو ویسے بھی چھٹیاں ہی ہیں وہ اٹل لہے میں کہتی روم سے نکل گئی اور ابراہیم سر جھٹکتا لیپ ٹاپ کی سکرین کی جانب متوجہ ہو گیا

دل میں کیسے رہوں گا اتنے دن تمہارے اور ارحان کے بغیر معاز ان دونوں کو حیدر آباد چھوڑنے آیا تھا کیونکہ اُسکے ماموں کافی دنوں سے کہہ رہے تھے وہ سب ارحان سے ملنے کو بیتاب تھے جس وجہ سے اُسے صبر کا گھونٹ بھرنا پڑا، جیسے میں اور ارحان رہیں گے آپکے بغیر بالکل اسی طرح وہ مسکراہٹ دباتی بولی، بہت سنگدل ہو تم خیر بس دو دن پھر میں نے کسی کی کوئی بات نہیں سنی اور

تمہیں لینے آ جانا ہے ٹھیک ہے؟؟ ٹھیک ہے سرتاج وہ چہکی تو معاز اپنی بیوی اور بیٹے کی پیشانی چھوتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا اور وہ ارحان کو لیے تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نا ہو گیا

--

آپی اسے میں پکڑ لوں شمع رانی نے چمکتے ہوئے پوچھا تو دل نے ہنستے ہوئے ارحان کو اسکے سپرد کیا اور خود کیچن کی طرف بڑھ گئی اور چائے بنانے کے بعد دو کپوں میں انڈیلیتی عائرہ کے پاس آئی جو بکس کھولے بیٹھی تھی

دل اُسے چائے پیش کرتی چھوٹے موٹے سوال کرنے لگی وہ جو پہلے ہی دل کی خوبصورتی سے گائل ہو چکی تھی اسکے اخلاق نے تو عائرہ کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھوڑی ہی دیر میں دونوں کے درمیاں اچھی خاصی بے تکلفی ہو چکی تھی

آہاں آج تو دل والی آئی ہوئی ہے احمد جو ابھی آفس سے لوٹا تھا سامنے دل کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا کیسے ہیں آپ؟؟ دل نے خوشدلی سے پوچھا تو وہ بھی حال احوال پوچھنے لگا کچھی دیر بعد وہ اٹھ کر چلی گئی تو عائرہ احمد کی جانب متوجہ ہوئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ سٹڈی میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟؟ احمد نے سرسری سا پوچھا تو وہ نا میں سر ہلا گئی دوبارہ کسی نے تنگ تو نہیں کیا؟؟ نہیں وہ سر تو کالج چھوڑ چکے ہیں انکی جگہ نئی میم آئی ہیں ویسے آپنے کیا کیا تھا ان کے ساتھ؟؟ وہی جسکا وہ حق دار تھا تم زیادہ مت سوچو ایسی درگت بنائی کے دوبارہ چکر چلانے سے پہلے ہزاروں چکر آئیں گے آخری بات دل میں کہتا وہ عائرہ کو پریشان کر گیا

یار نہیں قتل کیا اسکا اب میں کوئی غنڈا موالی تو ہوں نہیں تمہارا یہ شوہر بالکل شریف ہے ہاں جی میں تو سوچتی ہوں آپکا نام بھی شریف ہونا چاہئے تھا وہ کڑھتے ہوئے منمنائی اور احمد نے ہنستے ہوئے سر پیچھے کو ٹکایا۔۔۔

ارے شمع رانی ارحان کو ادھر لاو ماموں کے پاس شمع جو ادھر سے آرہی تھی احمد کے ہانک لگانے پہ شرماتی لجاتی ارحان کو احمد کے پاس لے آئی، ارے ماموں کا شہزادہ وہ چٹاچٹ ارحان کو چومتا اسکی تھوڑی کو چھوتے ہوئے بولا چھش چھش اس کی تھوڑی پہ انگلی رکھتے ہوئے اسے ہنسانے کی اپنی سی کوشش کی، نا جانے چھوٹوں سے لیکر بڑے یہ ہی حربہ کیوں آزماتے ہیں بچوں کو ہنسانے کے لیے،، عازہ نے محبت سے اُسکے چمکتے ہوئے چہرے کو دیکھا جو ارحان میں پوری طرح گم ہو چکا تھا، ماما کہاں تھی آپ فارہہ بیگم کو آتے دیکھ وہ بولا، معاز آیا تھا تو میں اور تمہارے پایا ادھر ہی تھے اب بھی تمہارے پایا تمہارے چچا کے پاس بیٹھے ہیں معاز تو واپس چلا گیا ہے، چلیں میں بھی چکر لگا کر آتا ہوں وہ کوٹ وہی رکھتا ارحان کو سینے سے لگاتا دوسرے پورشن کی طرف بڑھ گیا

اگر وہاں پہ جا کر تم اچھلی کودی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا آئی سمجھ،، آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں بنی نے منہ بسورا تو ابراہیم نے آئبرو اٹھا کر اُسے گھورا بہت برا پیش آوں گا میں اور بنی اگنور کرتی وینڈو سے باہر دیکھنے لگی مجال ہے یہ کبھی کسی بات کو سیریس لے وہ سر جھٹکتا توجہ سے ڈرائیونگ کرنے لگا

میں واپس چلا جاؤں یا یہیں پہ انتظار کروں؟؟ خیام نے گلاسز اتارتے ہوئے پوچھا تم کیوں واپس جاؤ گے یہیں رہو ساتھ میں جائیں گے، جو حکم محترمہ وہ نقاب پہ لپٹے اسکے چہرے میں کاجل بھری دھڑکنوں کو اتھل پتھل کرنے دینے والی آنکھوں میں جھانکتا اک ادا سے بولا چلیں وہ ہنستے ہوئے باہر نکلنے کا اشارہ کرتی خود بھی گاڑی سے نکل آئی

میں کہاں جاؤں وہ پریشان ہوا کیونکہ یہاں اسکی کسی سے جان پہچان نا تھی آپ یہیں رکے میں جا کر نیلم سے کہتی ہوں کہ کسی سے کہہ دے جو آپکو مہمانوں کے پاس چھوڑ آئے اور وہ سر ہلاتا وہی رک گیا

وہ لوگ پہنچے تو شیردل بالکل تیار کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا ابراہیم شرمندہ سا ہوتا بنی کو گھر کے اندر بھیجتا اسکی جانب بڑھا شکر ہے تو آگیا ورنہ میری یہ دید کی پیاسی اکھیاں انتظار کرتے کرتے بے نور ہونے لگی تھیں وہ اسکے گلے لگتا بولا تو ابراہیم نے اُسے زور سے خود میں بھینچتے ہوئے مبارک باد دی، بس بس کیوں نئی شیروانی پہ وٹ ڈالنے لگا ہے ابھی تو اُس گوری نے بھی مجھے اس شیروانی میں دیکھنا ہے وہ دور ہوتا مصنوعی سلوٹیں نکالنے لگا، ویسے میرے کو لگا کہ تُو ڈنڈی مار جائے گا کوئی بہانہ لگا کر خیر چلو اب بوتل وہی جا کر پینا وہ بھی بارات کا انتظار کر رہی ہو گی

ہاں چلو میں گاڑی ریورس کر لوں ابراہیم نے ہنسی دباتے کہا، ارے نہیں ساتھ والی گلی میں ہی تو جانا ہے پیدل جائے گے بین باجوں کے سنگ آخر پورا پینڈ دیکھے شیر دل کا ویاں ہے کوئی عام گل نی چلو جناب جیسے تمہاری مرضی۔

پانچ منٹ کا فاصلہ بھی بین باجوں کے سنگ گھنٹے میں طے ہوا ابراہیم نے شکر ادا کیا کہ پہنچ گئے ٹینٹوں تک ، انہوں نے گاؤں میں ہی کھلے میدان میں بندوبست کیا تھا عورتوں اور مردوں کے الگ الگ ٹینٹس تھے

نیلیم تو ماہی کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئی ایک من چاہا شخص ملنے کی خوشی جبکہ دوسرا دوست کے آنے کی خوشی سے اُسکی بتیسی ہی اندر کو نہیں جارہی تھی مہمل نیلیم سے ملتی آپاں کے پاس بیٹھ گئی برات آنے کا شور اُٹھا تو وہ جو تقریباً تیار تھی اپنی چوڑیاں پہننے لگی تاکہ جلدی سے جا کر سیٹج پہ بیٹھ سکے ، نکاح کے بعد مہمل اور اُسکی باقی دوستیں اُسکا لہنگا سنبھالتی اسے لیکر آئیں تو ساری عورتیں مہبوت سے دلہن کو دیکھنے لگیں بنی کی نظر دلہن کے ساتھ آتی مہمل پہ ٹک سی گئی مہمل اُسکے کانوں نے یہ بڑبڑاہٹ سنی تھی

نیلیم کو سیٹج پہ بیٹھانے کے بعد وہ سائیڈ پہ لگی ٹیبل پہ آ بیٹھی ، بنی نیلیم سے ملتی جلدی جلدی اُسے گفٹ تھماتی مہمل کے پیچھے آئی

اپنے نام کی جانی پہچانی پکار پہ مہمل نے گردن موڑی اور دھنگ ہی رہ گئی بنی اسکے ہونٹ بنا آواز کے ہلے وہ جھٹکے سے کرسی سے اُٹھی ، مہمل آپ اپنی زندہ ہیں بنی بھرائی ہوئی آواز میں کہتی اُس سے چپک گئی اور مہمل کو بھی پتا نا چلا کہ کب اسکی آنکھیں لباب ہو گئی اچانک سے کسی اپنے کامل جانا کتنی خوشی کا باعث بنتا ہے یہ اُس نے آج جانا تھا۔ آپ کہاں چکی گئی تھی وہ آنسوؤں پونختے ہوئے پوچھنے لگی اور مہمل کو جواب دینا سب سے مشکل کام لگا وہ دل میں خود کے پگھلنے پہ ملامت کرتی

ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کوئی متوجہ تو نہیں۔ میرا نام ماہی ہے مہمل نہیں وہ تھونک نکلتے ہوئے منمنائی ، آپی ادھر دیکھیں مجھے غور سے مہمل نے اُجھ کر اُسے دیکھا کیا میرے منہ پہ پاگل یا اُلو جیسا کچھ لکھا نظر آ رہا ہے؟؟ تم پاگل ہو مہمل غصے سے کہتی رُخ موڑ گئی

آپی مجھے بتائے اگر آپ زندہ ہیں تو وہ جلی ہوئی لاش کس کی تھی؟؟ بنی مجھے تنگ مت کرو میں ماہی ہوں کیا مہمل مہمل لگا رکھا ہے وہ پل میں ہاپر ہوئی۔ ایک منٹ ایک منٹ آپکو کیسے پتا کہ میں بنی ہوں جبکہ میں نے تو آپکو اپنا نام ہی نہیں بتایا بنی نے اچھٹی نگاہ اُسکے چہرے پہ ڈالتے ہوئے پوچھا تو وہ گڑبڑا کر اُسے گھورنے لگی ، تم سمجھو تم نے کسی مہمل کو نہیں دیکھا اور اس بات کا ذکر کسی سے بھی مت کرنا پلیز وہ موبائل نکالتی خیام کو کال کرنے لگی

ابراہیم نے آس پاس نگاہ گھمائی کے کہاں بیٹھا جائے تبھی اُسکی نظر ایک سائیڈ پہ بیزار سے بیٹھے خیام پہ پڑی ابراہیم کو وہ کافی ڈیسٹ لگا وہ اسی کے پاس کرسی گھسیٹتا بیٹھ گیا خیام جو بور ہو رہا تھا اپنے ساتھ ایک خوب رو سے جوان کو بیٹھتے دیکھ اسنے مسکرا کر سلام کیا دونوں باتوں ہی باتوں میں ایک دوسرے کے بارے میں کافی جانکاری حاصل کر چکے تھے تبھی اسکا موبائل بلنک ہوا اور مہمل کی کال دیکھ کر اسنے پریشان ہوتے ہوئے کال اٹھائی

خیام تم آ جاو مجھے واپس جانا ہے

کیا ہوا مہمل تتم ٹھیک ہو؟؟ وہ پریشان حال کھڑا ہوا جبکہ مہمل کے نام پہ ابراہیم چونکا ، معزرت کے ساتھ مجھے جانا پڑے گا میری وائف کی طبیعت کچھ خراب ہے

پلیز وہ معذرت خواں انداز میں کہتا مصافحہ کرتا وہاں سے نکل گیا ابراہیم کی نظروں نے دور تک اُسکا پیچھا کیا جسکی شخصیت اور اخلاق دونوں اسے کافی حد تک متاثر کر چکے تھے

بنی اُسکے پیچھے آئی لیکن وہ ان سنا کرتی نیلم کو کچھ بتاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی بنی نے ابراہیم کو کال کر کے باہر آنے کا بولا تو وہ اسکی بھیگی آواز سنتا پل میں باہر آیا کیا ہوا ہے وہ آس پاس لوگوں کو دیکھتا منمنایہ جو سبھی ان دونوں کی طرف متوجہ تھے ابراہیم مہمل زندہ ہے میں نے خود دیکھا ہے وہ زندہ ہے وہ اُسکے ہاتھ پکڑ کر یقین دلاتے ہوئے بولی یہ کیا کہہ رہی ہو تم ہوش میں تو ہو؟؟ ابراہیم میں قسم کھا کر کہتی ہوں وہ ابھی گاڑی میں کسی آدمی کے ساتھ گئی ہے کیا اس شخص نے بلیک رنگ کا سوٹ پہنا تھا ابراہیم کے کانوں میں خیام کے الفاظ گھونجے تھے، ہاں ہاں اس نے بلیک سوٹ پہنا تھا کافی پیارا لگ رہا تھا وہ جلدی جلدی بولی تو ابراہیم نے اُسے گھوری سے نوازہ۔ اچھا نا اب غصہ مت کریں تو کیا کروں؟؟ وہ خود پریشان ہو چکا تھا ہمیں پھوپھو کی طرف جانا چاہیے بنی نے سوچتے ہوئے کہا، پھوپھو کے پاس جا کر کیا کریں گے؟؟ ہم جا کر پھوپھو سے بات کریں گے مل کر مہمل کو ڈھونڈیں گے نا،، بنی وہ گم نہیں ہوئی وہ گمنام ہوئی ہے وہ بھی اپنی مرضی سے مائنڈ اٹ۔۔ خیر تم گاڑی میں بیٹھو میں شیر سے مل کر آتا ہوں

یار تمہاری بھابھی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے مجھے جانا پڑے گا اُس کے لیے معذرت ابراہیم نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا، کھانا تو کھا جاو یار شیر دل نے اُٹھتے ہوئے کہا نہیں بہت شکریہ میں نکلتا

ہوں اپنا خیال رکھنا وہ اسکے گلے لگتا گاڑی میں آیا جہاں بنی بیٹھی گہری سوچ میں گم تھی ، اب کہاں جانا ہے؟؟ وہ گاڑی ریورس کرتا بولا ظاہری سی بات ہے پھوپھو کی طرف وہ اٹل لہجے میں بولی تو ابراہیم بھی سر ہلاتا ڈرائیونگ کرنے لگا

کیا ہوا ہے تم رو کیوں رہی ہو؟؟ نا تو کچھ بول رہی تھی اور نا ہی کسی بات کا جواب دے رہی تھی خیام ہزارہاں بار پوچھ چکا تھا لیکن بے سود۔ مجھے میری کزن نے دیکھ لیا اور اب مجھے ڈر لگ رہا ہے وہ سب کو بتا دے گی اور پھر ہم کیا کریں گے وہ شدید غم کی حالت میں بولی خیام نے بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے ایک افسردہ سی سانس خارج کی اور خاموشی سے سوچتے ہوئے ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔

ابراہیم نے احمد کو کال کی تھی کہ ہم آرہے ہیں تم بھی آفس سے گھر آ جاو اور بنا وجہ بتائے کال بند کر دی احمد پریشان ہوتا اپنے پاپا اور چاچو کو بتاتا کہ ابراہیم آ رہا ہے گھر آ گیا

مہمل جو رو کر نڈھال ہوتی اپنی کہنی پہ سر ٹکائے باہر بھاگتے مناظر کو دیکھ رہی تھی اچانک سے جانی پہچانی جگہ دیکھ کر اسنے حیرت سے خیام کو دیکھا وہ دونوں مہمل کے گھر کے سامنے کھڑے تھے وہ جانتا تھا کہ کچھ ایسا ہی ری ایکشن ہو گا اسکا اسی لیے وہ پورا رستہ خود کو ساری سیجیو ایشن ہینڈل کرنے کے لیے تیار کرتا آیا تھا۔ یہ سب کیا ہے؟؟ وہی جو دیکھ رہی ہو آخر کب تک تم یوں ہی تڑپتی رہو گی سب کے لیے مجھے نفرت محسوس ہوتی ہے خود سے جب تمہاری یہ کھوکھلی مسکراہٹ دیکھتا

ہوں ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا جو یوں چھپتے پھیریں اور تم کیوں ڈر رہی ہو تمہارا یہ شوہر تمہارے ساتھ ہے اگر کبھی لڑکھڑاؤ گی بھی تو میرے بازوؤں میں اتنی طاقت تو ہے کہ تمہیں تھام کر گرنے سے بچا سکیں بھروسہ رکھو مجھ پہ پلیز اور نکلو باہر میں یہ سب ختم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے وہی چہکتی ہوئی کھنکتی ہنسی والی مہمل خیام شاہ چاہیے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا اور دروازہ ناک کیا

جی کون؟؟ واچ مین نے باہر جھانکتے ہوئے پوچھا

ہمیں دل سے ملنا ہے مہمل نظریں جھکائے بولی اور واچ مین مہمل کی جانی پہچانی آواز سن کر چونکا اور ایک نظر نقاب میں لپٹی اس لڑکی کو دیکھ کر آنے کی اجازت دے دی

--

احمد لاونج میں بیٹھا ابراہیم کا انتظار کر رہا تھا لیکن جیسے ہی دروازہ عبور کرتی شخصیت پہ اسکی نگاہ پڑی وہ جھٹکا کھا کر کھڑا ہوا مہمل اسکے ہونٹوں نے جنبش کی تھی مہمل تھکے ہوئے قدم بڑھاتی اُسکے سامنے آکھڑی ہوئی جیسے وہ سزا کے لیے تیار ہو، مہمل تتم وہ شکوہ ہوتا اسکے چہرے کو چھو کر یقین دہانی کرنے لگا

مجھے معاف کر دیں وہ سکتے ہوئے اسکے گلے لگ گئی اور وہ بھی ساری ناراضگی فراموش کرتا اسے خود سے لگائے آنسوؤں بہانے لگا دل تھا کہ خوشی سے باہر نکلنے کو بیتاب تھا لیکن جیسے ہی اُسکی نظر خیام پہ پڑی وہ مہمل سے دور ہوا کون ہے یہ؟؟ وہ کرختی سے بولا اور فارہہ بیگم باہر شور سن کر کمرے سے نکلیں سامنے مہمل کو دیکھ کر انکا دل کانپا مہمل میرا بچہ وہ روتے ہوئے مہمل کو خود میں بھیج گئی اور احمد کی نظریں مسلسل خیام کے چہرے کا طواف کرنے لگیں جن سے خیام کو کوفت ہونے لگی

کون ہے یہ شخص؟؟ اور وہ لاش کسکی تھی؟؟ اتنے عرصے سے تم اسکے ساتھ رہ رہی ہو ماما آپ بھی اس سب میں شامل تھی نا اور دل بھی وہ کڑی سے کڑی ملاتا ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا

یہ شوہر ہے اسکا فارہہ بیگم نے مہمل کو ساتھ لگاتے ہوئے پختہ انداز میں کہا اور ہسپتال میں لاوارث لاشوں کی کمی تھوڑی ہے

بہت خوب میں سمجھتا رہا کہ میں اپنی بہن کا قاتل ہوں آپکو اندازہ بھی ہے کہ میں کتنا عرصہ سو نہیں پایا اسی غم میں اور بہن اپنے محبوب کے ساتھ عیش کر رہی تھی وہ پل میں تلخ ہوا۔

آپ غلط سمجھ رہیں ہیں ایک دفعہ میری بات سن لیں خیام اسے تڑپتا دیکھ کر منت بھرے لہجے میں بولا، چپ چاپ اپنی بیوی کو یہاں سے لے جاو ورنہ حقیقت میں میرے ہاتھوں اسکا قتل ہو جائے گا وہ دھاڑتے ہوئے رخ موڑ گیا

یہ ہی تو آتا ہے آپ کو بنا گلے کی سُنے اسے گنہگار مان کر سزا سنا دینا دل جو اسکی دھاڑ سن کر ادھر آئی تھی سامنے مہمل اور خیام کو دیکھ کر اسکا دماغ ہی سن ہو گیا لیکن اسے آج بولنا تھا اگر آج بھی نا بولتی تو شاید پھر کبھی دوستی کا حق نا ادا کر پاتی

تم بھی شامل تھی نا اس سب میں؟؟ احمد نے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں شامل تھی کیونکہ یہ کہیں اور نہیں بلکہ آپاں سلمہ کے پاس تھی جہاں سے میں نے حفظ کیا تھا اور یہ وہی شخص ہے بقول آپکے یہ جسکے ساتھ منہ کالا کرتی رہی تھی یہ کوئی اور نہیں بلکہ شوہر تھا مہمل کا نکاح کیا تھا دونوں نے جسکی گواہ میں خود تھی اور چھپ کے نکاح کرنا پڑا اسے پتا ہے کیوں؟؟

کیونکہ تائی جان نے انکار کر دیا تھا مہمل کو وہ اسکی شادی ابراہیم سے کروانا چاہتی تھیں سب کی نظریں فارہہ بیگم کی طرف اُٹھیں اور وہ شرمندہ ہوتیں نظریں جھکا گئی کم از کم تم ایک دفع اپنے بھائی سے تو بات کر کے دیکھتی وہ دکھی سا بولا آپ لوگوں نے کونسا مان جانا تھا دل چُبتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی کیا مطلب؟؟

مطلب آپکی بہن ایک ایسے شخص کی محبت میں مبتلا تھی جو اہل تشیع تھا مجبوری میں خون ہم کافر کا بھی لے لیتے ہیں لیکن رشتے کرتے وقت ذات پات کو انا کا مسئلہ بنا لیتے بنا اُس شخص کو پرکھے مہمل کو پورا یقین تھا کہ آپ لوگ انکار کر دیں گے اس لیے اُسے یہ رستہ چننا پڑا اور اسنے کچھ گناہ نہیں کیا اسکا محرم تھا وہ جس سے رات کے اندھیرے میں ملنے گئی تھی اس رات آپ نے اتنی بُری طرح اسے پیٹا کہ ہر حد ہی پار کر دی آپ کی سختی کی بدولت مہمل کو اپنا بچہ کھونا پڑا۔ احمد کی ٹانگیں لرزی تھیں وہ اتنا ظلم کر چکا تھا کیا وہ واقعی قاتل تھا ---

مہمل تم زندہ ہو دل کی والدہ مہمل کو دیکھ کر بے یقینی کے تاثر سجاتیں اُس تک پہنچیں اُنکے پیچھے ہی ابراہیم اور بنی اندر داخل ہوئے تھے ابراہیم میں نے کہا تھا نا کہ مہمل زندہ ہے وہ سرگوشی میں بولی تو ابراہیم نے اُسے چپ رہنے کا اشارہ کیا سب کو دیکھ کر احمد کا سر ہی چکرا گیا

آپکے ڈر کی وجہ سے تائی جان نے اور میں نے مہمل کو آپاں سلمہ کے ہاں بھیجنے کا ارادہ کیا اور خیام آپاں کے بیٹے کے فرینڈ تھے انہوں نے وہی پہ مہمل کو دیکھا اور اپنے ساتھ لے آئے ورنہ تو یہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ مہمل مر چکی ہے

مہمل میرا بچہ وہ جو اپنی چچی کے ساتھ چپکی کھڑی تھی اپنے پاپا کی بانہوں میں جا سہائی جو ابراہیم کی وجہ سے جلدی آگئے تھے۔

کیا ابھی بھی آپ مہمل کو غلط سمجھتے ہیں؟؟

ہاں کیونکہ مہمل نے غلط شخص کو چنا کوئی اپنی بیوی کو بے آبرو کیسے کر سکتا ہے؟؟ اس نے نکاح کیا تھا تو یہ اسوقت چپ کیوں تھی جب میں وضاحت مانگ رہا تھا؟؟ آپنے وضاحت مانگی ہی کب تھی آپ نے حقیقت جانے بغیر صرف سزا دی تھی اس جرم کی جو مہمل نے کیا ہی نہیں۔ اور وہ ویڈیو خیام نے نہیں بلکہ اس کے دوست نے دشمنی کے آڑ میں آپکو ایڈیٹ کر کے بھیجی تھی احمد بھائی میں خدا کو حاضر ناظر جان کر قسم کھاتی ہوں کہ مہمل جب خیام سے ملنے گئی تب یہ اُسکے نکاح میں تھی اور ایک لمبا عرصہ یہ آپاں سلمہ کے پاس رہی عید کے بعد خیام اُسے سب کی رضامندی اور باعزت طریقے سے اپنی بیوی کی حیثیت سے لیکر آئے تھے وہاں سے بس کر دیں بہت سزا جھیل چکی ہے وہ اب پلیرز بس کر دیں یہ نفرت اور انا کی دیوار گرا کر دیکھیں یہ آپکی بہن ہے جو بچپن سے آپکے ساتھ رہی ہے آپکو یقین کر چاہیے وہ ہاتھوں میں منہ چھپائے سک اٹھی وہاں موجود ہر شخص کی آنکھ نم تھی

معار نے مان سے اپنی بیوی کو دیکھا وہ عورت جس نے خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے قسم ناکھائی اپنی دوست کو سرخرو کرنے کے لیے وہ قسم کھا چکی تھی آخر تم کیوں اتنی اچھی ہو قلبِ مومن اسے آنسوؤں پونجے ہوئے سوچا وہ تو ٹھیک دو دن بعد اسے واپس لینے آیا تھا وہ تو دل کو سرپرائز دینا چاہتا تھا اور بتانا چاہتا تھا کہ اسکا یہ سرپھرا شوہر اپنی جانم کے بنا نہیں رہ سکتا لیکن یہاں آکر وہ خود سرپرائز ہو چکا تھا

مجھے معاف کر دو میں اچھا بھائی نا بن سکا میں تم پہ اعتبار نا کر سکا میں قاتل ہوں تمہاری خوشیوں کا احمد اُسکے سامنے ہاتھ جوڑ گیا اور وہ کب اپنے بھائی کو شرمندہ دیکھ سکتی تھی فوراً سے اسکے گلے لگتی تمام رنجشیں مٹا گئی بہنیں ایسی ہی تو ہوتی ہیں بھائیوں کے جھکے کندھے دیکھ کر تڑپنے والیں غیرت کے نام پہ بے مول کر بھی بھائی کو معاف کر دینے والیں۔۔

احمد نے خیام کی جانب رخ کیا جو لب بھینچے کب سے نظریں جھکائے کھڑا اپنے پیروں کو گھور رہا تھا احمد نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو اُس نے بھیگی پلکیں اٹھا کر احمد کو دیکھا اور احمد تو کچھ پل بول ہی نا سکا کیا کوئی اس قدر پیارا بھی ہو سکتا ہے اس نے دل میں سوچا، ایم سو سوری احمد دھیرے سے بولا خیام نے نا میں سر ہلاتے ہوئے کہا آپ مجھے معاف کر دیں میں نے ہی مہمل کو نکاح کے لیے اکسایہ تھا غلطی میری ہے مجھے آپ سب سے اجازت لینی چاہیے تھی

احمد نے اس گلے سے لگا کر اُسکی کمر تھپکی جو ہوا سو ہوا اب میں اپنی بہن کو سارے رسموں رواج کے ساتھ رخصت کروں گا اور تب تک مہمل یہیں رہے گی وہ بلند آواز میں بولا تو خیام کا دل دھڑکا مہمل کے چہرے پہ بکھرتے رنگ دیکھ کر وہ چاہ کر بھی انکار نا کر پایا

ابراہیم نے آگے بڑھ کر احمد کو گلے لگایا وہ جانتا تھا کہ وہ مہمل کے لیے کتنی تکلیف میں رہا ہے ایم سوہیلی احمد نے اسکے کان میں بتایا وہ تو تیری بو تھی سے بھی لگ رہا ہے معاذ بھائی آجائے آپ بھی احمد نے بانہیں واں کی تو وہ بھی ہنستے ہوئے اسکے گلے لگ گیا جبکہ دل نے ڈرتے ڈرتے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا، ویسے یہ تو فلمی سین ہی بن گیا پورے کا پورا ٹبر عین وقت پہ پکے آم کی طرح ہمارے لاونج میں آگرا احمد شوخ ہوتے ہوئے بولا سبھی کے چہروں پہ مسکراہٹ تھی میں چائے لاتی ہوں سب کے لیے دل مہمل کو لیے کیچن میں چلی گئی بنی بھی انکے پیچھے ہی کیچن میں چلی آئی آپ کی وجہ سے میں کھانا نہیں کھا پائی بنی نے منہ بناتے ہوئے فرج کھولا، اور تمہاری وجہ سے میں نہیں کھا پائی مہمل نے بھی اُسی کے انداز میں کہا تو دونوں ہنس دی

چائے کے ساتھ باقی لوازمات ٹرے میں سیٹ کرتے ہوئے دل نے وہ ٹرے مہمل کی جانب کی یہ رکھ کے آو،، بنی تم لے جاو وہ کیک کھاتے ہوئے بولی کیوں تمہیں کیا ہے؟؟ دل نے تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا وہ میں پردہ کرتی ہوں نا وہ جھجھکتے ہوئے بولی لیکن آپ باہر کونسا کوئی غیر ہے

ابھی کچھ وقت پہلے بھی تو آپ ویسے ہی کھڑی تھیں؟؟ بنی حیران ہوئی، تب ابراہیم اور معاز میری پچھلی طرف موجود تھے وہ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے تھے، تو کیا اب آپ کبھی انکے سامنے نہیں جائے گی؟؟ کیوں نہیں جاؤں گی بالکل جاؤں گی لیکن مکمل حجاب میں فلوٹ میرے میں ہمت نہیں ہے پلیز،، آپ اپنی بہت بدل گئی ہے لیکن یہ بدلاو بہت اچھا لگا مجھے بنی نے اس کے پر نور چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی۔ دل نے ستاشی نظروں سے اُسے دیکھا تھا جس پہ واقعی خدا کا رنگ چڑھ چکا تھا جسے نور پہ نور مل چکا تھا ٹھیک ہے بنی چلو ہم دونوں لے چلتے ہیں لیکن احتیاط سے چلنا تم بھی اور بنی جھینپتے ہوئے ٹرے اٹھا کر باہر کی طرف لپکی

عائزہ اور شمع دونوں ہی ڈرائیور کے ساتھ وپس آئیں عائزہ کالج اور شمع سکول سے لیکن گھر کے لاونج میں کچھ آشنا اور نا آشنا چہرے دیکھ کر وہ وہیں رُک گئی شمع کو بھی اُس کے ساتھ رکنا پڑا احمد کی نظر اُس پہ پڑی تو دونوں کو اشارے سے آگے آنے کا کہا۔ وہ سب کو سلام کرتیں اپنے اپنے کمرے کی طرف چہنچ کرنے بڑھ گئی احمد بھی عائزہ کے پیچھے ہی چلا آیا

وہ بیگ رکھتی پانی کا گلاس بھرتی گھونٹ گھونٹ پینے لگی احمد کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ وہ پریشان سی بولی سب خیریت ہے نا؟؟ میرا مطلب لاونج میں سب،، کم وہ بانہیں کھولتا بولا تو عائزہ حیران سی اُسکی بانہوں میں سما گئی

آج میں بہت خوش ہوں وہ اُس کے بالوں پہ بوسا دیتا بولا مہمل زندہ ہے اسنے کہتے ہوئے اسکا چہرہ بلند کیا جو حیرت اور خوشی سے ٹٹا رہا تھا لیکن مجھے بہت دکھ ہوا میری وجہ سے ماما کو جھوٹا ٹلک کرنا پڑا

اور مہمل کو گننام ہونا پڑا خیر میں اب سب ٹھیک کر دوں گا عازہ سمجھی اور نا سمجھی کی سی حالت میں سر ہلا گئی اُسکے لیے یہ ہی کافی تھا کہ اسکا شوہر خوش تھا

اب جلدی سے فریش ہو جاو پھر باہر چلتے ہیں سب کے پاس وہ اسکی پیشانی کو لبوں سے چھوتا الگ ہوا تو وہ مسکرائی لجھائی واشروم میں چلی گئی

شمع چلیج کر کے کیچن میں گئی تو کھانا بناتی مہمل کو دیکھ کر اُسکی چیخ نکلتے نکلتے بچی آپی مہمل آپ یہاں؟؟ مہمل نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے دیکھا دل یہ شمع رانی ہی ہے نا کیونکہ وہ اکثر اپنی امی کے ساتھ یہاں آتی رہتی تھی ورنہ تو گاؤں میں دادی کے پاس رہتی تھی وہی پڑھائی وغیرہ کرتی تھی ہاں جی یہ ہماری شمع رانی ہی ہے ماشاء اللہ کتنی بڑی ہو گئی ہے وہ اسے محبت سے گلے لگاتی حیران سی بولی تو شمع رانی کھی کھی کرنے لگی، شمع رانی کھانا ابھی بن رہا ہے تب تک کچھ ہلکا پھلکا لے لو تمہیں بھوک لگی ہو گی وہ دوبارہ سے سالن کی طرف متوجہ ہوتی بولی تو شمع فریج میں سر دے گئی

مہمل دیکھو بھلا یہ کون ہے؟؟ احمد اُسے لیے کیچن میں آیا تو مہمل حیران سی پلٹتی عازہ کو دیکھنے لگی اُسے دل کی بدولت احمد کی شادی کا پتا چل چکا تھا، اتنی پیاری گڑی کس نے دے دی آپکو وہ عازہ سے ملتی شرارت سے پوچھنے لگی بس دیکھ لو تم ہی کہتی تھی نا کہ مجھے کسی نے گڑی نہیں دینی دیکھ لو چاند سی بہو لایا ہوں ماما کے لیے،، بس قسمت خراب تھی بھابھی کی اب قسمت کا لکھا کون ٹال سکتا ہے وہ افسوس کرتی بولی تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں احمد اسے گھورتے ہوئے کیچن سے نکل گیا اور عازہ کنفیوز سی سلاد کاٹنے لگی

کھانا کھانے کے بعد ابراہیم لوگ واپس چلے گئے اور خیام کی بھی کمر اکڑ چکی تھی اس لیے اجازت طلب کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور مہمل کو ترسی نگاہوں سے دیکھنے لگا اسکا بس چلتا تو اپنی بیوی کو لیکر کہیں غائب ہی ہو جاتا لیکن جب بیوی ہی ساتھ نا دے تو بندہ کس دیوار سے سر پھوڑے۔ پھر میں کب لینے آؤں مہمل کو وہ بے چینی سے بولا، ڈیسا ئیڈ کر کے بتا دیں گے یوں رونے والے ایکسپریشنز نا بناو بھائی تمہاری ہی ہے وہ دراصل مجھے واپس جانا ہے یو کے اور مہمل بھی میرے ساتھ جا رہی ہے اور مہمل حیران ہوئی ہیں یہ کب ہوا؟؟ تو بس اسی لیے نیکسٹ ویک میں کوئی بھی ڈے رکھ لیں میں برات لیکر حاضر ہو جاؤں گا

ٹھیک ہے احمد نے سوچتے ہوئے سر ہلایا تو وہ سب سے ملتا واپس چلا آیا گیٹ تک آتے آتے اُسے بیسویں بار مڑ کر دیکھا لیکن اپنے پیچھے اُسے آتا نا دیکھ کر بُجھے دل سے گیٹ عبور کر گیا

☆☆☆☆☆☆

معاذ اور احمد کے سوا سب لوگ لاونج میں بیٹھے ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے مہمل ارحان کو پکڑے اپنے پایا کے ساتھ جڑی بیٹھی تھی

لوگ کیا کہیں گے مہمل کی شادی کا جب پتا چلے گا سب کو؟؟ فارہہ بیگم پریشان ہوئی بیگم تم ان لوگوں کی پرواہ کر رہی ہو جنہیں مہمل کے زندہ ہونے کی خوشی سے زیادہ مہمل کے زندہ کیوں ہونے پر اعتراض ہے لوگوں کی وجہ سے ہم جینا نہیں چھوڑ سکتے اور ویسے بھی میری بیٹی کی

شادی میں ایسے خواہ مخواہ میٹر گھمانے والے لوگوں کا داخلہ ممنوع ہے وہ اپنے ساتھ چپک کر بیٹھی مہمل کی پیشانی چومتے ہوئے بولے

بابا اس فرائیڈے کو رخصتی رکھ لیں؟؟ پھر سب کو انفارم بھی کرنا ہے احمد جو ابھی باہر سے آیا تھا صوفی پہ ٹکلتے ہوئے پوچھنے لگا، ہاں ٹھیک ہے منڈے کو انکی فلائیٹ بھی ہے تو پھر ویسے کا فنکشن بھی کرنا ہو گا وہ کان کھجاتے بولے تو احمد سر ہلاتا خیام کو بتانے لگا

آپکی چائے دل نے چائے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے معاز کو متوجہ کیا مہمل کی وجہ سے وہ رُک گئی تو معاز کو بھی رکنا پڑا۔ معاز جو موبائل میں گم تھا اُسے دیکھتے ہی سیدھا ہو بیٹھا اور اُسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا دل مسکراتے ہوئے اک نظر سوئے ارحان پہ ڈالتی اسکے سامنے بیٹھ گئی، مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کہوں؟؟ وہ اسکے ہاتھ تھامتا منمنایہ

سب خیریت تو ہے معاز حیدر کے پاس تو الفاظ کا ذخیرہ ہوا کرتا تھا وہ چہکی، پراؤڈ آف یو مائی لائف بہت شکریہ میری زندگی میں آنے اور اسے اتنا حسین اور پُر سکون بنانے کے لیے جانم اسکے دونوں ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتا وہ اُسے ہمیشہ کی طرح معتبر کر گیا

ارحان کے بابا جانی کا بہت شکریہ ارحان کی ماما کو ڈھیر سارا پیار کرنے کے لیے وہ اسکے بال بیگاڑتی چہکی تو خیام نے اسکی نوزپن کو لبوں سے چھوا وہ بند آنکھوں سے مسکرا دی، آخر کیوں تم اتنی پیاری ہو تمہیں دن رات دیکھ کر بھی میرا دل نہیں رجتا اور آنکھیں نہیں تھکتیں معاز نے اسکے سلکی بالوں کی نرمی کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ آپ یہاں سے فارغ ہو چکے ہیں وہ اسکی کنپٹی پہ بوسہ

دیتی اسکی گھوریوں پہ ہنستی معاز کے شانے سے سر ٹکا گئی آئی ایم لکیسٹ پرسن ٹو ہیو یو ان مائی لائف وہ کہتے ہوئے دل کے گرد تحفظ بھرا حصار باندھتا اسکے بالوں پہ لب رکھ گیا

(إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ۔۔ اِنَّ اللّٰهَ رَعُوْفٌ رَّحِيْمٌ) النور

وہ لان میں بیٹھی آنکھیں بند کیے تلاوت کر رہی تھی جب قلب مومن نماز ادا کر کے مہمل سے ملنے آئی لیکن لان میں آتی اپنے سحر میں جکڑ دینے والی آواز میں وہ بھی جکڑتی چلی گئی وہ جو خود میں مگن سورہ نور کی تلاوت کر رہی تھی اپنے ساتھ دل کے بیٹھنے پہ چونکی۔۔ تمہاری آواز بہت جادوئی ہے میری آواز نہیں یہ کلام جادوئی ہے جو سننے والے کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے

تمہیں پتا ہے مجھے ان آیات سے بہت محبت ہے جو میں ابھی پڑھ رہی تھی یہ آیات مجھے بڑا حوصلہ دیتیں تھی پتا ہے یہ آیات کب نازل ہوئی؟؟

میں حافظہ ہوں عالمہ نہیں دل نے مسکراتے ہوئے کہا

الْإِفْكُ کا مطلب پتا ہے؟؟ مہمل نے آسمان میں کچھ کھوجتے ہوئے پوچھا

چلو میں بتاتی ہوں الْإِفْكُ کا لفظی معنی الٹا کرنا ہوتا ہے مراد ایسا بہتان ہے جو حقیقت کے بالکل

خلاف ہو اس سے مراد وہ بہتان ہے جو منافقین نے ام المومنین عائشہؓ پر لگایا تھا دو تین مخلص

مسلمان بھی سادہ دلی کی وجہ سے ان کے ساتھ شامل ہو گئے عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم) کی عادت تھی کہ آپ جب سفر پر جاتے تو اپنی بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے جس بیوی

کے نام قرعہ نکلتا اسے آپ اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک غزوہ (بنو المصطلق) میں قرعہ ڈالا جو حضرت عائشہؓ کے نام نکلا تو وہ آپ کے ساتھ روانہ ہو گئیں یہ واقعہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے وہ ایک ہودے میں سوار رہتی اور جب اترتی تو ہودے سمیت اتاری جاتیں وہ اسی طرح سفر کرتیں رہیں جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس غزوہ سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے تو حضرت عائشہؓ لوگ مدینہ کے نزدیک آپہنچے آپ نے ایک رات کوچ کا اعلان کیا یہ اعلان سن کر وہ اٹھیں اور پیدل چل کر لشکر سے پار نکل گئیں جب حاجت سے فارغ ہوئیں اور لشکر کی طرف آنے لگیں تو معلوم ہوا کہ ”اظفار“ کے نگینوں کا ہار (جو انکے گلے میں تھا) ٹوٹ کر گر گیا ہے وہ اسے ڈھونڈنے لگی اور اسے ڈھونڈنے میں دیر لگ گئی اتنے میں وہ لوگ جو ہودہ اٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے انھوں نے ہودہ اٹھایا اور انکے اونٹ پر لاد دیا وہ یہ سمجھتے رہے کہ عائشہؓ ہودہ میں موجود ہیں کیونکہ اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں پُر گوشت اور بھاری بھر کم نہ ہوتی تھیں اور تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں لہذا ان لوگوں نے جب ہودہ اٹھایا تو انھیں اس کے ہلکے پن کا کوئی خیال نہ آیا، علاوہ ازیں وہ ان دنوں ایک کم سن لڑکی تھیں خیر وہ ہودہ اونٹ پر لاد کر چل دیے لشکر کے روانہ ہونے کے بعد انکا ہار مل گیا اور وہ اسی ٹھکانے کی طرف چلی گئیں جہاں رات کو اترے تھے دیکھا تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا ہے اور نہ جواب دینے والا (مطلب سب جا چکے تھے)، انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنے ٹھکانے پر چلی جاؤں کیونکہ انکا خیال تھا کہ جب وہ لوگ انہیں نہ پائیں گے تو اسی جگہ تلاش کرنے آئیں گے وہ وہاں بیٹھی رہیں نیند نے غلبہ کیا اور وہ سو گئیں لشکر کے پیچھے پیچھے (گرے پڑے سامان کی خبر رکھنے کے لیے) صفوان بن معطل السلمی الذکوانی

مقرر تھے وہ رات چلے اور صبح انکے ٹھکانے کے قریب پہنچے اور دور سے کسی انسان کو سوتے ہوئے دیکھا پھر حضرت عائشہؓ کے قریب آئے تو پہچان گئے کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے انھوں نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا تھا جب انھوں نے پہچان کر ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھا تو وہ بیدار ہو گئیں اور اپنی چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا انھوں نے نہ عائشہؓ سے کوئی بات کی اور نہ حضرت عائشہؓ نے ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ کے سوا کوئی بات سنی۔ انھوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اس کے اگلے پاؤں کو پاؤں سے دبائے رکھا تو وہ اس پر سوار ہو گئیں وہ آگے سے اونٹنی کی مہار پکڑ کر پیدل چلتے رہے، یہاں تک کہ وہ لشکر سے اس وقت جا ملے جب وہ عین دوپہر کو گرمی کی شدت کی وجہ سے پڑاؤ کیے ہوئے تھے تو جن کی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہوئے۔ اس تہمت کا ذمہ دار عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا خیر وہ لوگ مدینہ پہنچے، وہاں پہنچ کر حضرت عائشہؓ بیمار ہو گئیں اور مہینہ بھر بیمار رہیں لوگ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا چرچا کرتے رہے اور انہیں خبر تک نہ ہوئی البتہ ایک بات سے شک سا پڑتا تھا وہ یہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وہ مہربانی جو بیماری کی حالت میں ان پر ہوا کرتی تھی وہ اس بیماری میں انہیں نظر نہیں آئی۔ بس یہ تھا کہ حضور اکرمؐ ان کے پاس آتے تو سلام کہتے پھر فرماتے: ”کیا حال ہے؟“ اور چلے جاتے، اس سے انہیں شک پڑتا مگر انہیں کسی بات کی خبر نہ تھی بیماری سے کچھ افاقہ ہوا تو وہ کمزور ہو گئیں ابھی کمزور ہی تھیں کہ ”مناصح“ کی طرف گئیں مسطح کی ماں (عاتکہ) انکے ساتھ تھیں اور مسطح کی ماں جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی اور ابو بکر صدیق کی خالہ تھی مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں الجھ کر پھسلا تو وہ کہنے لگی ”مسطح ہلاک ہو“ حضرت عائشہؓ نے اسے کہا کہ تم نے بہت

بری بات کہی، کیا تم اس شخص کو کوستی ہو جو بدر میں شریک تھا؟ تو وہ کہنے لگی ”اے بھولی لڑکی! کیا تم نے وہ نہیں سنا جو اس نے کہا ہے؟“ حضرت عائشہؓ نے کہا: ”اس نے کیا کہا ہے؟“ تب اس نے تہمت لگانے والوں کی باتیں حضرت عائشہؓ سے بیان کیں تو انکی بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا جب وہ گھر پہنچیں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھر تشریف لائے اور سلام کر کے پوچھا: ”اب کیسی ہو؟“ انہوں نے کہا: ”کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں والدین کے پاس جاؤں؟“ انکا ارادہ اس وقت یہ تھا کہ ان سے خبر کی تحقیق کر سکیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں اجازت دے دی وہ اپنے والدین کے پاس آ گئیں تو انہوں نے اپنی ماں سے کہا: ”امی! لوگ (میرے بارے میں) کیا باتیں کر رہے ہیں؟“ اس نے کہا: ”بیٹی! اتنا رنج نہ کرو، اللہ کی قسم! اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی مرد کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سونکھیں بھی ہوں تو وہ بہت کچھ کرتی رہتی ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”سبحان اللہ! لوگوں نے اس کا چرچا بھی کر دیا۔“ چنانچہ وہ ساری رات روتی رہیں صبح ہو گئی مگر آنسو تھمتے ہی نہ تھے نہ آنکھوں میں نیند کا سرمہ تک آتا تھا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید (رض) کو بلایا کیونکہ وحی اترنے میں دیر ہو رہی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے اپنی اہلیہ سے علیحدگی کے متعلق مشورہ چاہتے تھے۔۔۔

چنانچہ اسامہ بن زید نے تو آپ کو اس کے مطابق مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ عائشہؓ ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہے اور اس کے مطابق کہا جو ان کے دل میں آپ کے گھر والوں کی محبت تھی انھوں نے کہا: ”یا رسول اللہ! وہ آپ کی اہلیہ ہے اور ہم خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے۔“ حضرت

علی بن ابی طالب نے کہا: ”یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی اور عورتیں اس کے علاوہ بھی بہت ہیں اور اگر آپ بریرہ سے پوچھیں تو وہ آپ کو ٹھیک ٹھیک بتادے گی۔“ چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بریرہ کو بلایا اور اس سے پوچھا: ”کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے کہ عائشہ کے متعلق تمہیں کچھ شک ہو؟“ بریرہ کہنے لگیں: ”اللہ کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے اس میں کوئی بات نہیں دیکھی جسے میں اس کا عیب سمجھوں، زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ نو عمر لڑکی ہے گھر والوں کا گندھا ہوا آٹا رکھ کر سو جاتی ہے اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ (اس کے بعد) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور اس دن عبداللہ بن ابی کے خلاف مدد مانگی فرمایا مسلمانو! اس آدمی کے خلاف کون میری حمایت کرتا ہے جس کی تکلیف مجھے میرے گھر والوں کے متعلق پہنچی ہے اللہ کی قسم! میں نے اپنے اہل خانہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا اور ان لوگوں نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا ہے جس میں خیر کے سوا میں نے کچھ نہیں دیکھا اور وہ میرے گھر کبھی اکیلا نہیں بلکہ میرے ساتھ ہی آتا ہے۔ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری (اوس قبیلے کے سردار) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ”میں اس کے مقابل آپ کی مدد کرتا ہوں، اگر وہ اوس قبیلے سے ہے تو میں اس کی گردن اڑاتا ہوں اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج قبیلے سے ہے تو آپ جو حکم دیں گے ہم بجالائیں گے۔“ یہ بات سن کر سعد بن عبادہ جو خزرج قبیلے کے سردار تھے کھڑے ہوئے وہ اس سے پہلے نیک آدمی تھے مگر قومی حیثیت نے انھیں بھڑکا دیا، انھوں نے سعد بن معاذ سے کہا: ”اللہ کی قسم! تم نے جھوٹ کہا، اللہ کی قسم! نہ تم اسے قتل کرو گے اور نہ ہی قتل کر سکتے ہو۔“ اتنے میں اسید بن حضیر (رض) جو سعد بن معاذ

(رض) کے چچا کے بیٹے تھے، کھڑے ہوئے اور انھوں نے سعد بن عبادہ سے کہا: ”تم جھوٹ کہہ رہے ہو، اللہ کی قسم! ہم اسے ضرور قتل کریں گے، کیونکہ تم منافق ہو، منافقوں کی طرف داری کرتے ہوئے، ان کی طرف سے جھگڑتے ہو۔“ اس پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابھی منبر ہی پر تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں سمجھاتے اور ٹھنڈا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی خاموش ہو گئے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں وہ سارا دن روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے نہ آنکھوں میں نیند کا سرمہ تک پڑتا تھا۔ (والد نے مجھے گھر واپس جانے کا حکم دیا اور میں گھر چلی گئی) میرے والدین صبح میرے پاس آ گئے میں دو رات اور ایک دن سے مسلسل رو رہی تھی والدین کو گمان ہوتا تھا کہ رو رو کر میرا کلیجہ پھٹ جائے گا پھر ایسا ہوا کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دے دی تو وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی ہم اس حال میں تھے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے سلام کہا اور بیٹھ گئے اس سے پہلے جب سے مجھ پر تہمت لگی تھی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے آپ ایک مہینہ انتظار کرتے رہے مگر وحی نہیں آئی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا پھر فرمایا ”اما بعد! عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں یہ بات پہنچی ہے اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ضرور بری کر دے گا اور اگر تو کسی گناہ سے آلودہ ہوئی ہے تو اللہ سے معافی مانگ اور توبہ کر کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول

کرتا ہے۔ "جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی بات ختم کی تو میرے آنسو سوکھ گئے حتیٰ کہ مجھے ان کا ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا میں نے اپنے والد سے کہا "رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو کچھ کہا ہے اس کا جواب دیں۔" انھوں نے کہا: "اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں میں کیا کہوں۔" پھر میں نے اپنی ماں سے کہا: "آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جواب دیں۔" انھوں نے کہا: "اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں میں کیا کہوں۔" آخر میں خود ہی جواب دینے لگی میں نو عمر لڑکی تھی قرآن میں نے زیادہ نہیں پڑھا تھا میں نے کہا: "اللہ کی قسم! میں جانتی ہوں کہ آپ لوگوں نے یہ بات سنی ہے حتیٰ کہ آپ کے دل میں جم گئی ہے اور آپ نے اسے سچا سمجھ لیا ہے اب اگر میں آپ سے کہوں کہ میں بے گناہ ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو آپ مجھے اس میں سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں کسی بات کا اعتراف کر لوں جب کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ مجھے سچا سمجھیں گے اللہ کی قسم! میں اپنی اور آپ کی مثال ایسی ہی سمجھتی ہوں جیسے یوسف کے باپ نے کہا تھا: "سو (میرا کام) اچھا صبر ہے اور اللہ ہی ہے جس سے اس پر مدد مانگی جاتی ہے، جو تم بیان کرتے ہو۔" پھر میں نے کروٹ بدل لی اور بستر پر لیٹ گئی میں اس وقت جانتی تھی کہ میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری بے گناہی کی وجہ سے مجھے بری کر دے گے لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان تک نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل کرنے والا ہے جس کی تلاوت کی جائے گی اور میرے دل میں میری شان اس سے کہیں کم تر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی بات فرمائے گا جس کی تلاوت کی جایا کرے گی۔ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نیند میں خواب دیکھیں گے جس کے ساتھ اللہ

تعالیٰ مجھے پاک قرار دے گا تو اللہ کی قسم! ابھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہاں سے چلے نہ تھے نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی اور آپ پر وہ سختی ہونے لگی جو اس موقع پر ہوا کرتی تھی یہاں تک کہ آپ سے موتیوں کی طرح پسینا ٹپکنے لگا حالانکہ وہ سردی کا دن تھا ایسا اس کلام کے بوجھ کی وجہ سے ہوتا تھا جو آپ پر نازل ہوتا تھا جب وہ حالت ختم ہوئی تو آپ خوش تھے اور ہنس رہے تھے پھر پہلی بات جو آپ نے کہی یہ تھی: (يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَدْ بَرَّ اَكْب) ”عائشہ! اللہ عز و جل نے تمہیں بری کر دیا۔“ میری والدہ نے کہا: ”رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف اٹھو (اور شکریہ ادا کرو)۔“ میں نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف نہیں اٹھوں گی اور اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔“ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں

یہ میرے دل کے بہت قریب ہیں مجھے یقین تھا کہ میرا رب مجھے بھی بری کے دے گا اک دن میری بھی بے گناہی ثابت ہوگی کیونکہ میں نے غلط کیا تھا مگر گناہ نہیں، مجھ پہ بھی تو بدکرداری کی تہمت لگی تھی ہاں میں غلط تھی اک نامحرم کی محبت میں گمراہ ہو گئی تھی پر دل میں نے نزدیکیاں تب بڑھائیں جب وہ محرم بنا میں تب گنہگار ٹھہرائی گئی جب میں بے گناہ تھی

دل کے پاس کہنے کو الفاظ ہی نا تھے اسکا ہر انداز ہی شاک دے رہا تھا اسنے خاموشی سے اُسکے کندھے پہ تھپکی دی اور مہمل بھیگی پلکوں کو جھپکتے ہوئے مسکرائی کیونکہ وہ بھی تو بری ہو چکی تھی دل۔۔ ہم، تم نے کہا تھا نا کہ تمہیں نور پہ نور ملے اور دل کو وہ وقت یاد آیا جب مہمل آپاں کی طرف جا رہی تھی یاد ہے اور تم نے کہا تھا وہ کیسے ملتا ہے؟؟

تب مجھے کہاں علم تھا اس نے افسوس بھری سانس خارج کی

اب تمہارے علم میں ہے نا کہ نور کیا ہے اور کسے ملتا ہے؟؟

نور تو ہدایت ہے اللہ کی جانب سے ملنے والی ہدایت جو ظاہر و مظہر ہونے میں صاف شفاف چراغ کی روشنی کی طرح ہے یعنی راہِ راست کی ہدایت کا نور اور روشنی اگر مل سکتی ہے تو اللہ ہی کی پاک ذات سے مل سکتی ہے اور اس کے برعکس اس سے فیض حاصل کیے بغیر جہل، ظلمت، تاریکی اور ضلالت و گمراہی سوا کچھ ممکن نہیں۔۔

اور نور پہ نور یعنی اللہ کی ہدایت مل جانے کے بعد کا نور اور یہ نور صرف انہی لوگوں کے دل میں اترتا ہے جن کے دل معصوم اور پاکیزہ ہوں جو اندھیرے میں جلتے چراغ کی لو کی طرح ہوتے ہیں جو آس پاس پھیلے اندھیرے میں اپنی روشنی کی بدولت گمراہوں کو راہ دکھاتے ہیں اور ایسے لوگ ہی اللہ پاک کا چناؤ بنتے ہیں۔

دل نے محبت اور ستائش سے اُسے دیکھا جسے اُس پاک ذات نے چُن لیا تھا جسے گمراہی سے نکال کر اپنے نور کا راہی بنا لیا۔۔

وہ کمرے میں آئی تو خیام کے کئی میسجز اور کالز اُسکی منتظر تھی اسنے مسکراتے ہوئے کال بیک کی جو فوراً سے اٹھالی گئی

آج نماز نہیں پڑھی کیا؟؟

نماز پڑھ کر میں لان میں چلی گئی تھی تازہ ہوا میرے اعصاب کو پرسکون کرتی ہے بس اس لیے آپ کیا کر رہے تھے؟؟ وہ تم سے آپ پہ آئی تھی اور خیام کے لبوں پہ مسکان لانے کی وجہ بنی۔ میں نے نماز ادا کی پھر تمہیں میسجز کیے اور کالز کی اب سیپلائے کا انتظار کر رہا تھا، سوری مجھے پتانا چل سکا

مہمل۔۔

جی

یہ تو ظلم ہے مجھ بیچارے پہ نہیں رہا جا رہا مجھ سے وہ مسکینیت سے بولا تو مہمل کی کھنکتی ہنسی گونجی اور اس ہنسی میں کھو کر وہ خود کو بھول سا گیا

میں آ رہا ہوں بس وہ سیکنڈ میں فیصلہ کرتا کال بند کر گیا اور وہ ہیلو ہیلو کرتے رہ گئی اگلے تیس منٹ میں وہ لاونج میں موجود تھا احمد اسے دیکھ کر چونک کر کھڑا ہوا اور خیام کو لگا جیسے وہ شیر کے پنجرے میں اپنی مرضی سے آ گیا ہو۔ اہم، اہم، آئیں سالے صاحب وہ معنی خیزی سے کہتا اُسے خفت زدہ ہی کر گیا، وہ دراصل میں ماہی سے ملنے آیا ہوں وہ کچھ بات کرنا تھی وہ نجل سا بولا، ہاں جی بالکل کیجیے بات ویسے بھی یہ نائن ٹین کا زمانہ ہے اب کہاں ڈاکیہ اتنے دن بعد خط لاتا اس لیے اچھا کیا خود ہی آ گئے وہ سامنے والے کمرے میں ہے چلے جاو اور وہ زبردستی ہنستا اسکے کمرے کی طرف بڑھ گیا

وہ جو ادھر ادھر چکر کاٹی خیام کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ احمد کیا سوچے گا صد شکر کے بابا آج جلدی چلے گئے تھے دروازہ کھلنے پہ اُسکے قدم تھے اور وہ قدم چلتا اسکے پیچھے آن کھڑا ہوا

مسڈ یو الاٹ وہ اُسکے کان میں سرگوشی کرتا مہمل کا دل دھڑکا گیا، آپکو نہیں آنا چاہیے تھا سب کیا سوچیں گے وہ ابھی بھی پریشان تھی

اب تو آگیا ہوں جو سوچنا تھا سوچ لیا اس لیے اب تم اُس بارے میں نہیں بلکہ ہمارے بارے میں سوچو خیام اسکے گرد بازوں پھیلاتا بولا، کچھ تو بولو اسے مسلسل چپ دیکھ کر وہ بے قراری سے منمنایہ کیا بولوں؟؟ کچھ بھی،، تھینک یو مجھے میری فیملی سے واپس ملوانے کے لیے۔

اوں ہوں تم مجھے معاف کر دو تمہیں تمہاری فیملی سے دور کرنے کے لیے خیام نے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے،۔۔

فرائیڈے کی ڈیٹ فائنل کی ہے برات کے لیے وہ بات بدلتی بتانے لگی، احمد بات کر چکا ہے اس بارے میں اور میں نے عین لوگوں سے بھی بات کر لی ہے اب تم بتاؤ گھوڑے پہ تمہیں لینے آؤں کہ۔۔ اس نے بات ادھوری چھوڑی، گدھا گاڑی پہ وہ سوچتے ہوئے مسکرائی اگر تم گدھا گاڑی کو ڈرائیو کر سکتی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا وہ بھی دوبرو بولا تو مہمل نے اُسے گھوری سے نوازہ۔ اب چلے باہر سب کیا سوچیں گے ہمارے بارے میں وہ پریشان ہونے لگی تو خیام نا میں سر ہلاتا کمرے سے نکل آیا

پورا حال لوگوں سے بھرا چہ میگوئیاں کر رہا تھا سوچو ہے کھا کر بلی جج کو چلی وہ خیام کے قدم سے قدم ملاتی چلی آرہی تھی جب ہجوم میں کسی کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی اور خیام کے ہاتھ میں تھما اسکا ہاتھ لرزا جسے خیام نے اپنی مضبوط ہتھیلی میں دبایا سر جھکا کر نہیں اٹھا کر چلو کیونکہ تم کوئی

گناہ نہیں کر رہی ہو پردہ تمہارا حق ہے اور حق کے لیے لڑنا چاہے مرنا بھی کیوں نا پڑے تو پیچھے نہیں ہٹتے مہمل نے جمل کر تی نگاہوں سے اپنے ہمسفر کو دیکھا اور حجاب میں موجود اسکے لب مسکرائے تھے

وہ بیڈ پہ میکسی پھیلائے گھونگھٹ نکالے روایتی دلہنوں کی طرح بیٹھی اپنے طلسماتی شہزادے کا انتظار کر رہی تھی دروازہ ناک ہونے پہ پسلیوں کے پیچھے چھپے دل میں کھلبلی سے مچی تھی وہ بھی مصنوعی گلہ کھنکارتا اسکے سنگ آ بیٹھا لیکن جیسے ہی ہاتھ اسکے گھونگھٹ تک گئے وہ سر نا میں ہلاتی پیچھے ہوئی کیا ہوا اسنے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

منہ دکھائی؟؟ اسنے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے کہا تو خیام ہنستے ہوئے اٹھتا الماری کی طرف بڑھ گیا جیسے ہی خیام نے اسکے پاؤں کو ہاتھ لگایا اسنے جھٹکے سے پاؤں کو پیچھے کھینچا اور گھونگھٹ اُلٹی حیرانی سے اسے دیکھنے لگی جو ہاتھ میں پائل پکڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا یہ وہی پائل تھی جو خیام کے پاس رہ گئی تھی

یہ تم بھول گئی تھی اُس رات وہ لمبی سانس کھینچتا دکھی سا بولا تو مہمل نے میکسی اوپر سرکاتے ہوئے دونوں پاؤں پنڈلیوں تک ننگے کیے ویسی ہی پائل مہمل نے پہن رکھی تھی جو اُسکے پاس موجود تھی یہ تم نے ابھی تک سنبھال کے رکھی ہے؟؟ وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثراتے لیے بولا، کچھ چیزیں چاہ کر بھی خود سے الگ نہیں کی جاتیں خیام نے اجازت طلب نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پائل

پہنانے کی اجازت مانگی اور مہمل پاؤں اسکے سامنے رکھ گئی مجھے اس سے زیادہ قیمتی کوئی گفٹ نہیں لگا وہ پائل پہناتا محبت سے بولا تو وہ سر جھکاتی مسکرانے لگی

مسز خیام بہت لمبا ہجر کاٹا ہے میں نے اب سب بدلے چکانے کے لیے تیار ہو جاؤ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کہ پیالے میں تھامتا معنی خیزی سے بولا اور وہ پزل سی ہوتی آنکھیں جھکا گئی

مجھے قلبِ مومن نے اٹریکٹ کیا کیونکہ وہ بہت حسین لگی تھی مجھے پر اب اس دل میں ان آنکھوں میں صرف ایک ہی چہرہ سماتا ہے وہ ہے مہمل خیام شاہ کا تم خوبصورت ہو اس بات پہ مجھے کبھی شک نا تھا لیکن جو تم اب میرے لیے ہو گئی ہو وہ الفاظ میں شاید میں کبھی بیان نا کر پاؤں۔ مجھے تم سے بے پناہ محبت ہے کیونکہ تم میرے جسم کا حصہ ہو میری پسلی سے تخلیق کیا گیا تمہیں جب یہ سوچتا ہوں تو دل اللہ پاک کی محبت سے پھٹنے لگتا ہے کہ میرے دل کی حفاظت کرنے والی پسلی سے تخلیق کردہ عورت اتنی پاکیزہ اور حیا دار ہے

مہمل گھمبیر لہجے میں پکارا گیا

اس نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا

ایک دفعہ مجھے کسی نے کہا تھا کہ تم اللہ کے بہت خاص بندے ہو وہ ذات تمہیں اس سے نوازے گی جسے پا کر تمہیں اندازہ ہو گا کہ تم واقعی میں خاص ہو اور آج تمہیں مکمل پا کر ان ساحرانہ آنکھوں میں اپنے لیے چاہت دیکھ کر میرے دل سے یہی صدا نکل رہی ہے کہ میں واقعی خاص ہوں تبھی تو مجھے خاص سے نوازا گیا

کبھی کبھی گپیپ آنا بہت ضروری ہوتا ہے فاصلے صرف دوری کے لیے ہی نہیں آتے ، اگر تب ہم ساتھ رہتے مجھے تب تم سے محبت ہوتی تو شاید آج ہم کبھی اس ذات تک نا پہنچ پاتے میرے رب نے مجھے اتنا نوازہ ہے کہ میں پوری زندگی بھی سجدے میں جھکا رہوں پھر بھی اسکا شکر ادا نہیں کر سکتا وہ سرشار سا کہتا اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکا گیا

سبحان پریشانی سے لاونچ میں ٹہل رہا تھا کیونک فرحان کے علاوہ باقی سب سبحان کے لیے رختی کا ہاتھ مانگنے گئے ہوئے تھے اسے یقین تھا کہ فیصلہ اسی کے حق میں ہو گا لیکن پھر بھی نا جانے کس بات کی ٹینشن اسے ٹکنے نہیں دے رہی تھی

یار بیٹھ جا کیوں اپنے سپرنگ ڈھیلے کر رہا ہے فیصلہ تیرے حق میں ہی ہو گا تم تو چپ ہی رہو وہ بیزاری سے بولا تو فرحان نے منہ بسورا بھائی تیری تو پھر بھی شادی کی بات چل رہی ہے ایک میں ہوں جس کی ووٹی ہی نہیں مان رہی کب میرے تین سال مکمل ہوں گے اور کب مجھ پہ بھی یہ خوبصورت وقت آئے گا جب میرا یہ سوچ سوچ کر کلیجہ منہ کو آئے گا کہ پتا نہیں سونیا فرحان اگین سونیا فرحان بننے کے لیے راضی ہو گی کہ نہیں وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔ تجھے اپنی پڑی ہے سبحان جھنجھلایا تجھے بھی تو اپنی ہی پڑی ہے وہ بھی دودو بولا اتنے میں ہادی منہ لٹکاتا لاونچ میں داخل ہوا تو سبحان اسے انور کرتا ہادی کی طرف متوجہ ہوا کیا کہا بڑی امی نے ؟؟؟ مت پوچھ مجھ میں حوصلہ نہیں ہے وہ صوفے پہ ٹکتا سر پیچھے کو گراتے ہوئے بولا

کیا ہوا پھوٹ بھی ڈالو، تحمل رکھ اوتاؤلا کیوں ہو رہا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیسے بتاؤں ابھی معاز بھائی آرہے ہیں ان سے پوچھ لینا سبحان کا دل چاہا اسکی غیچی ہی مروڑ ڈالے۔۔ معاز اور دل اداسی سے لاونج میں داخل ہوئے تو سبحان کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی وہ سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھنے لگا

سبحان بچے بڑی امی نے منگنی کرنے سے انکار کر دیا سبحان نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا دل دو سو کی سپیڈ سے بھاگنے لگا اسے اپنی ٹانگوں پہ کھڑا ہونا مشکل ہو گیا، کیوں؟؟
ان کا کہنا ہے کہ رختی ابھی چھوٹی ہے

بارہ جماعتیں پڑھ چکی ہے وہ ننھی کاکی وہ بڑھک ہی گیا، ابھی رزلٹ نہیں آیا اس لیے یہ کہنا غلط ہو گا کہ وہ بارہ جماعتیں پڑھ چکی ہے فرحان نے بڑے پتے کی بات کہی جس پہ ٹیبل پہ پڑی بوتل اسکے منہ سے ٹکراتی گود میں جا سمائی اس نے غصے سے سبحان کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسے ہی گھور رہا تھا

رختی نے کیا کہا؟؟ وہ آس سے پوچھنے لگا

اس نے ہی تو انکار کیا ہے بقول رختی وہ تم جیسے نون سیریس بندے کو ساری زندگی نہیں جھیل سکتی اور نا ہی تم سے شادی کر کے اپنی زندگی برباد کر سکتی ہے وہ دکھی انداز میں کہتا اسکا دل دہلا گیا بھائی میں کونسا آج ہی رخصتی کروا رہا تھا پر خیر جیسے ان کی مرضی وہ آنسوؤں ضبط کرتا کمرے کی طرف بڑھ گیا

دل نے غصے سے اُسے گھورا تو معاز بال سیٹ کرنے لگا جانم سر پر اتر دیں گے پرسوں کو سوچو کتنی خوشی ملے گی اُسے جب پتا چلے گا کہ وہ ہمیشہ کے لیے اسکا ہمسفر بننے جا رہا جس سے وہ برسوں سے محبت کرتا آیا ہے

بھائی وہ رو رہا ہو گا فرحان معصومیت سے بولا جو بھی تھا وہ اسے دکھی نہیں دیکھ سکتا تھا، تم میں سے کسی نے بھی اسے بتایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اسنے ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے وارن کیا، بھائی آپ مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں ہادی برا ہی منا گیا کیوں میں چپکو کی عادت سے اچھی طرح واقف ہوں پیٹ دکھنے میں تو پورے خاندان سے بڑا ہے لیکن جگہ اس میں ارحان سے بھی کم ہے اس لیے سارا میٹیریل فوراً سب باہر آ جاتا، بھائی چھوڑیں نازنانیوں کی تو عادت ہوتی ہے ادھر کی باتیں ادھر کرنا فرحان نے تلی لگائی تو وہ رونی صورت بناتا پیر پٹکتا باہر نکل گیا

رخشی کی خوشی کا ٹھکانہ نا تھا بنی کو بتانے کے بعد بھی اسکا من ہلکا نا ہوا اسے تو بس سبحان کا ری ایکشن دیکھنے کا انتظار تھا وہ تو سوچ رہی تھی کہ سبحان ابھی بھاگا چلا آئے گا اور ہنس ہنس کے بتائے گا کہ وہ آج کتنا خوش ہے لیکن وہ خود بھی نا آیا اور کوئی ٹیکسٹ بھی نا کیا تو دل بو جھل سا ہونے لگا وہ سالن بناتی چھت پہ چلی آئی، وہ جو دوپہر سے کمرے میں بند رو کر کھلا ہو رہا تھا شام میں خود کو سنبھالتا کمرے سے نکلا تو سب نے اُسے مشکوک نظروں سے دیکھا اور وہ سب کو نظر انداز کرتا کیچن کی طرف بڑھ گیا

سبحان ارحان کے کپڑے چھت پہ سوکھنے ڈالے تھے اتار لاو ہادی کھینلے گیا ہے ورنہ اسے بول دیتی روبینہ بیگم دھنیا کاٹتیں مصروف سی بولیں تو وہ پانی پیتا چھت کی طرف بڑھ گیا جیسے ہی اسکی نظر آس پاس کی چھتوں پہ جھانکتی رختی پہ پڑی اسکی رگیں ہی تن گئی وہ دندناتا ہوا اسکے قریب آن کھڑا ہوا اور جھٹکے سے اسکی بازوں دبوچ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا، ڈر کے مارے اسکی چیخ نکلتے نکلتے بچی سبحان پاگل ہو گئے ہو یہ کیا طریقہ ہے؟؟ ہاں پاگل ہو گیا ہوں دماغ سٹھیا گیا ہے میرا جب سے تمہاری بکواس سنی ہے

کیا کہا تھا نون سیریس ہوں میں؟؟ تم اپنی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتی میرے ساتھ گزار کر مجھے جھیل کر تو ایک بات اپنے اس خالی دماغ میں بیٹھا لو زندگی تو میرے ساتھ ہی گزارنی پڑے گی پھر چاہے برباد ہو یا آباد مجھے قطعاً فرق نہیں پڑتا وہ اس کی بازوں مروڑتا دانت پیستے ہوئے بولا، یہ کیا بول رہے ہو دماغ چل گیا ہے کیا؟؟ یہ ساری باتیں اسکے سر کے اوپر سے گزر گئیں دماغ تو اب چلے گا میرا جب تمہیں برباد ہوتا دیکھوں گا کیونکہ میری محبت تو تمہارے قابلِ قبول نہیں ہے شاید نفرت آجائے سو بی ریڈی مس رختندہ اور ایک جھٹکے سے اُسے چھوڑتا دو دو سیڑھیاں ایک ساتھ پھلانگتا نیچے کی طرف بڑھ گیا اور رختی نا سمجھی سے اُسے جاتا دیکھ کر اپنی کلائی پہ نظر پڑتے ہی رونے لگی

کپڑے کہاں ہیں روبینہ بیگم نے تعجب سے پوچھا لیکن وہ ان سنا کرتا گھر سے ہی نکلتا چلا گیا جس پہ ارحان کو ہنسائی دل نے ایک بار پھر معاز کو گھورا تھا



ایکسیوز می وہ سونیا کیوں نہیں آ رہی اتنے دنوں سے؟؟ کافی دنوں سے اسے غیر موجودگی محسوس کرتے ہوئے فرحان نے اُسکی دوست جو کلاس میں زیادہ تر اسکے ساتھ پائی جاتی تھی اُس سے پوچھا اُسکے بابا کی ڈیوٹی تھی کچھ دن پہلے وہ اسی لیے نہیں آ رہی وہ تیکھی نظروں سے فرحان کو گھورتی بولی تو فرحان اسے شکریہ کہتا جلدی جلدی اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا اسکے بابا کی ڈیوٹی ہو گئی اور مجھے علم بھی نا ہو سکو وہ کتنا پریشان ہو گی وہ ماتھا مسلتا اسی سوچ میں گم تھا جب سبحان اسکے پاس آیا فرحان میرا دل بوجھل ہو رہا ہے گھر چلیں؟؟ وہ ایک نظر بارہ بجاتی گھڑی پہ ڈالتا پوچھنے لگا تو فرحان گردن ہلاتا کلاس سے بیگ اٹھانے چل دیا۔ سونیا کے بابا کی ڈیوٹی ہو گئی ہے بانیک پہ بیٹھے فرحان نے سبحان کے کندھے سے سر ٹکاتے ہوئے بتایا تو جنازے پہ چلنا ہے کیا؟؟ وہ سنجیدگی سے بولا کافی دن پہلے کی بات ہے اور مجھے پتا بھی نا چلا وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا اداسی سے بولا، تو پھر کیا ہوا اب چلا جا اسے دلا سہ ہی دے دینا تیری طرح اسے بھی تو کسی کے کندھے کی ضرورت ہو گی نا اسکی سنجیدگی میں زرہ برابر بھی فرق نا پڑا تو فرحان غصہ مناتا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا اب کیا ہوا میرا کندھا اچھا نہیں لگا تو چلیں سونیا فرحان کی طرف؟؟؟

بکواس نا کر تو اپنے رخسے کو سنبھال جس نے تیرے منہ پہ انکار کا ٹوکرا دے مارا، تجھے تو ہفتہ بھر ٹسوے بہانے سیڈ سونگنز سننے اور اسموکنگ وغیرہ کرنی چاہیے تھی پر بڑا ہی ڈھیٹ ہے اگلے ہی دن

منہ اٹھا کر یونی چلا آیا چیچ سبجان نے غصے سے بایک کی سپیڈ بڑھائی تھی اور پیچھے بیٹھے فرحان کی زبان کو بریک لگنے کے ساتھ طوطے بھی اڑے تھے

دیکھ میرے بھائی یوں مت کر مجھے ابھی پیار میں دھوکا نہیں ملا اسلیے میں ابھی جینا چاہتا ہوں تو مجھے یہی اتار دے اور خود اپنا یہ ہواؤں سے باتیں کرنے والا شوق پورا کر لے یار پلیز نا کر ابھی تو میں نے کچھ دیکھا بھی نہیں ہے وہ روہانسا ہوا، کیا دیکھنا ہے مجھے بتا ابھی گوگل کر لیتے ہیں اونچی آواز میں چلاتا بایک کی سپیڈ مزید تیز کر گیا اور فرحان آنکھیں بند کیے اللہ کو یاد کرتا اپنی لمبی عمر کی دعا کرنے لگا

وہ دونوں گھر پہنچے تو ابراہیم کی گاڑی دیکھ کر سبجان نے حیرت سے فرحان کو دیکھا یہ کب آئے؟؟ فرحان کندھے اچکتا اندر بڑھ گیا اب وہ کیا بتاتا تمہارے ہی نکاح میں شرکت کے لیے آئے ہیں لاونج میں قدم رکھتے ہی اسنے بھرے ہوئے لاونج کو دیکھا رختی کے علاوہ سارے گھر والے اکٹھے بیٹھے چائے کی چسکیاں لے رہے تھے اسے دیکھتے ہی ابراہیم کھڑا ہوتا اس تک آیا اور غور سے اسے تکتا بغلگیر ہوا، آپ اچانک سب خیریت تو ہے نا؟؟ ہاں ہاں سب خیریت ہے تم آؤ بیٹھو جواب معاز کی طرف سے آیا تو وہ زبردستی مسکراتا چہنچ کے بہانے کمرے میں بند ہو گیا اور معاز کو ایک بار پھر دل کی گھوری سہنا پڑی۔

بنی تم نا آنٹی ہی لگ رہی ہو سچ میں رختی نے اسکے بھرے بھرے جسم کو دیکھتے ہوئے بتیسی نکالی اور بنی نے یہ سنتے ہی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا معائنہ کرنا شروع کر دیا اتنی پیاری تو لگ رہی ہے میری بچی پہلی دفعہ اپنی اماں کے منہ سے ایسی بات سن کر وہ عیش عیش کر اُٹھی۔ امی آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟ بنی کی زبان پہ کھجلی ہوئی، لو اب تعریف بھی ہضم نہیں ہو رہی ابھی امی جلی کٹی سنا دیں تو تمہارا منہ بن جانا ہے رختی نے چہرے پہ ماسک لگاتے ہوئے کہا

میں بہت خوش ہوں کہ میری بچی ماں کے رتبے پہ فائز ہونے والی ہے اور اس سے بھی زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ تجھے بھی پتا چلے گا کہ اولاد کو سنبھالنا کس قدر اوکھا کام ہے اور اولاد بھی وہ جسکی زبان دو گز لمبی ہو وہ اسے گھورتیں کمرے سے نکل گئیں بنی اپنے جیسی اولاد کو امیجن کرتے ہوئے چکرا سی گئی اور توبہ توبہ کا ورد کرنے لگی

وہ یونی کے لیے تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلا تو ابراہیم اسکا بیگ وہی رکھواتا ضروری کام کا کہتا اپنے ساتھ لے گیا حیرت تو تب ہوئی جب اسنے گاڑی سیلون کے سامنے روکی اور سبحان نے اُلجھ کر اُسے دیکھا اترو نیچے وہ اسکی سوالیہ نظروں کو انگور کرتا گاڑی سے نکل گیا اور سبحان کو بھی چاروں نچار نکلتا پڑا، یہ جو اپنی ملنگوں جیسی حالت بنا رکھی ہے اسے درست کرواؤ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں اور تب تک یہ ایکسٹرا جڑی بوٹیاں صاف ہو چکی ہوں وہ اسکی داڑھی کی طرف اشارہ کرتا بولا جسے سیٹ کیے کافی دن گزر چکے تھے سبحان سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا

کافی دیر سے وہ ابراہیم کا انتظار کر رہا تھا جو پانچ منٹ ویٹ کا میج کرنے کے بعد غائب ہو چکا تھا وہ بیزار سا خود ہی واپس آنے کا سوچتا کھڑا ہوا جب ابراہیم آتا دیکھائی دیا، یہ پہن کے آو وہ کریم کلر کا کرتا پجامہ اور ویسٹ کوٹ تھماتا حکمیہ انداز میں بولا تو سبحان نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا جلدی سے چینج کر کے آو پھر سب بتاتا ہوں وہ منہ بسورتا چینج کرنے چلا گیا

اب تو بتا دیں وہ گاڑی میں بیٹھتا بولا تو ابراہیم نے اُسے چپ رہنے کا اشارہ دے کر خاموش کروا دیا، مجھے تو ایسی فیملنگز آ رہیں ہیں جیسے کسی کی شادی پہ جا رہے ہوں اور ابراہیم نے ہونٹوں پہ اُمد آنے والی مسکراہٹ کو بڑی تیزی سے چھپایا۔ گھر پہنچ کر سب کو ہنستے ہوئے اپنی ہی ذات کو تکتا پا کر اسے سب عجیب سا لگا ماشاء اللہ میرا بچہ دولہا بن کر کتنا پیارا لگ رہا ہے روبینہ بیگم نے اُسکا صدقہ اُتارا لیکن اسکا دماغ تو دولہا لفظ پہ ہی اٹک گیا کیا مطلب ہے؟؟ مطلب یہ کہ آج تمہارا نکاح ہے تم رخصتی کے دولہے ہو اس لیے اب جاگرز اتار دو معاز نے ہنستے ہوئے آنکھ ونک کر کے بتایا تو وہ لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچا

سوری بچے یہ میرا پلان تھا تا کہ تمہیں سر پرانز دیا جائے معاز نے اسے گلے لگاتے بتایا تو مارے حیرت اور خوشی کے اُسے آنسوؤں نکل آئے بسس کر ابھی صرف نکاح ہے تجھے رخصت نہیں کر رہے اس لیے یہ آنسوؤں تب تک بچا کے رکھ فرحان نے ہانک لگائی تو وہ سب کو گھورتا جو اسکے ساتھ ملے تھے شوز بدلنے چلا گیا دل نے معاز کی طرف مسکراہٹ اُچھالی جس پہ معاز نے تشکر بھری سانس خارج کی

نکاح نامے پہ سائن کرتے ہوئے پل کو اسکے ہاتھ کانپے تھے اور سبحان کا رویہ یاد آیا اسکی کہی گئی باتیں زہن میں گردش کرنے لگیں دل نے اسکا کندھا ہلایا تو ہوش میں آتے ہی زہن کو جھٹکتے سائن کرنے لگی نکاح ہوتے ہی سب کے چہروں پہ مسکان احاطہ کر گئی اور مبارکباد کا سلسلہ شروع ہو گیا ، زرا سارو بھی لو پتا چلے کہ دولہن ہو بنی نے اُسے کہنی ماری جو سب کے دیکھنے پہ بتیسی نکال کر دیکھا دیتی۔ کوئی مر گیا ہے کیا؟؟ رختی نے دانت پیستے ہوئے پوچھا یار نکاح ہوا ہے تمہارا بنی نے یاد دہانی کروائی نکاح ہوا ہے انتقال نہیں جو بین کرنے بیٹھ جاؤں ویسے بھی گھر کی کھیتی گھر میں ہی رہ گئی تو غم کس بات کا رختی نے بڑی امی کو دیکھتے ہوئے استہزایہ کہا۔ شکر کر کہ ماں باپ کی نظروں کے سامنے رہے گی ورنہ غیروں کا کیا بھروسہ بڑی امی نے گھر کتے ہوئے کہا آہو آپاں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو اب اپنی رشنہ کو ہی دیکھ لو اپنوں کو دھتکار کر غیروں کو گلے لگایا لیکن غیر غیر ہی نکلے دو مہینے سے ناراض ہو کر ماں باپ کے گھر بیٹھی ہے مامی جمیلہ کے تبصرے شروع ہو چکے تھے جب فارہہ بیگم نے انہیں چپ کروانے کی نیت سے بہوؤں کا حال احوال پوچھ لیا کیونکہ نکاح پہ پوری پوری فیملی کو انوائیٹ نہیں کیا تھا۔ فارہہ تو میری بیٹیوں جیسی ہے صد شکر کے بیٹی نہیں ہے بنی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو پاس بیٹھی عائرہ کی ہنسی نکل گئی

دونوں بہویں ایک دوجے سے برھ کر ہیں چھوٹی بہو کو میں نے کل کہہ دیا کہ بیٹا مجھ سے کام نہیں ہوتا اب میں بھی تیری ماں جیسی ہوں تو آگے سے بول اٹھی کہ تم تو میری ماں کے پاؤں جیسی بھی نہیں ہو غضب خدا کا میں نے بھی پھر اسکا آگا باگا گنوا ڈالا زبان تالو سے جا چپکی پھر نا کچھ بولی وہ

کندھے اچکتی افسوس بھرے انداز میں بولیں تو فارہہ بیگم کو بھی افسردہ سے ایکسپریشنز دینے پڑے

--

کیسا لگا سر پرانز شام میں وہ سب بیٹھے تھے جب معاز نے سبحان سے پوچھا جسکی بتیسی اندر جانے کا نام نہیں لے رہی تھی اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت سر پرانز ملا ہے یہ مجھے۔ تیرے لیے ایک اور سر پرانز ہے ابراہیم نے گاڑی کی چابی اسکی جانب اُچھال کر صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا آہاں سر پرانز پہ سر پرانز سبحان چہکا،، رخصتی ویٹ کر رہی ہے اُسے لانگ ڈرائیو پہ لے جاو، کیا سچ میں؟؟ اسکی آنکھیں باہر آنے کو تھی ہاں ابھی بات کر کے آیا ہوں جاو لے جاو پر احتیاط سے ڈرائیونگ کرنا چاہ چاہ میں ٹھوک ہی نا دینا اور جلدی واپس آ جانا زیادہ رات مت کرنا وہ ہدایت دیتا بنی کی طرف متوجہ ہوا اور وہ بتیسی کی نمائش کرتا باہر کی طرف بھاگا

بنی چائے تو پیلاو ابراہیم نے عازہ اور دل کے ساتھ کان لگائے بیٹھی بنی سے کہا اور وہ سر ہلاتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک کپ میرے لیے بھی احمد بھی جلدی سے بولا سب کا باری باری ہاتھ کھڑا ہولا تو بنی نے سر ہلاتے ہوئے شمع رانی سے پوچھا جو سب کے ساتھ آئی تھی تم ہی رہ گئی ہو تمہارے لیے بھی بناؤں؟؟ اور وہ شرماتے ہوئے سر اوپر نیچے کر گئی

وہ کب کا رخصتی سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ ہوں ہاں کیے بغیر باہر کے مناظر میں کھوئی معلوم ہوتی تھی اسنے ایک ویران گوشے پہ گاڑی کو بریک لگائی تو رخصتی نے نا سمجھی سے اُسے

دیکھا، سوری وہ اُسکا ہاتھ تھامتا شرمندگی سے بولا تو رخصتی نے ناراضگی سے ہاتھ ہی کھینچ لیا یار مجھ سے معاز بھائی نے جھوٹ بولا کہ تم نے شادی سے انکار کر دیا ہے اس لیے مجھے بہت غصہ تھا تم پہ اور اُس دن تمہیں چھت پہ دیکھ کر سارا غصہ تم پہ نکال دیا لیکن وہ پھر بھی کچھ نا بولی تو سبحان نے ایک ہاتھ سے کان پکڑا سوری پکے والی۔۔۔ اچھا تمہیں پتا نہیں تھا؟؟ نہیں سبحان نے نا میں سر ہلایا تو پھر یہ اتنا بن ٹھن کے کیوں آئے تھے اپنے نکاح پہ؟؟ یار ابراہیم بھائی سیلون لیکر گئے تھے وٹ ایور تمہیں مجھ پہ بس اتنا یقین تھا کہ معاز بھائی کی بات کو سچ مان کر مجھ سے بدگمان ہو گئے، غلطی مان تو رہا ہوں ویسے بھی ان تین دنوں میں بہت تڑپا ہوں اب میری سزا معاف کر دو یہ بندہ تو آلریڈی آپکا غلام ہے

اب اگر تم نے روعب ڈالنے کی کوشش کی تو میں ہمیشہ کے لیے روڑھ جاؤں گی مطلب اب تم مان گئی ہو وہ خوشی سے بولا، ہاں پر چند شرائط ہیں میری وہ سوچتے ہوئے کہنے لگی پہلے آسکریم کھائے گے پھر بعد میں مال چلے گے کیونکہ مجھے ہنڈرڈ پرسنٹ یقین ہے کہ تم نے میرے لیے کوئی گفٹ نہیں لیا ہو گا تم مجھے وہ دلاؤ گے۔۔

نکاح پہ گفٹ کون دیتا ہے؟؟ وہ حیران ہوا، سبھی دیتے ہیں تمہیں نہیں پتا اور میں نے سٹیٹس لگا کر شوخی بھی تو مارنی ہے وہ پورا بلین ترتیب دیے بیٹھی تھی، اتنی دور مال جاتے جاتے ہمیں آدھی رات ہو جائے گی پر خیر تمہارے لیے کچھ بھی وہ اسکے ہاتھ کو لبوں سے لگاتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا اور رخصتی خاموشی سے باہر دیکھنے لگی اس بار ہاتھ چھڑوانے کی غلطی نہیں کی گئی اور وہ بھی چھوڑنے کے لیے راضی نا تھا

آنسکریم کھانے کے بعد سبحان نے اُسے اُسکی پسند کا نیکلس دلایا رخصتی کا دل تو چاہا اور بھی بہت کچھ خریدے لیکن بعد میں لینے کا سوچتی نے صرف نیکلس پہ گزارہ کرنا بہتر سمجھا وہ واپس آ رہے تھے جب انکی گاڑی سے کوئی نفس ٹکراتے ٹکراتے بچا بروقت بریک نا لگتی تو شاید وہ کچلا ہی جاتا سبحان نے جلدی سے باہر نکلتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کی جو ڈر سے بے ہوش ہو چکی تھی رخصتی پانی لاو جلدی سے وہ اسے سیدھا کرتا بولا لیکن جیسے ہی نظر اُسے چہرے پہ گئی اُسے کئی واٹ کا شاک لگا سونیا فرحان تتم اسے جانتے ہو رخصتی نے پانی کے چھینٹے اُسکے منہ پہ مارتے ہوئے پوچھا ہم یہ فرحان کی فیلو ہے

پیچھے گاڑیوں کہ لگتی بریک اور ہارن کی آواز پہ وہ اسکے بے ہوش وجود کو گاڑی میں لیٹاتا اُسکا بیگ گاڑی میں رکھتا گاڑی وہاں سے نکالنے لگا جسکے پیچھے ٹریفک جمع ہونا شروع ہو چکی تھی ،، رخصتی کے بار بار پانی پھینکنے پہ اُسے ہوش آیا جو ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہو چکی تھی اسے ہوش آتا دیکھ کر سبحان نے ایک سائیڈ پہ گاڑی روکی ، آپ ٹھیک ہیں؟؟ رخصتی نے فکر مندی سے پوچھا میں ٹھیک ہوں وہ رخصتی سے زیادہ خود کو حوصلہ دے رہی تھی مجھے جانا ہو گا وہ ادھر ادھر دیکھتی بے چینی سے منمنائی کہاں جانا ہے آپ نے ہمیں بتائے ہم آپکو ڈراپ کر دے گے سبحان نرمی سے بولا تو وہ بنا جواب دیتی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی سونیا فرحان کہاں جانا ہے آپکو؟؟ سبحان کے منہ سے اپنا نام سن کر اسکے باہر نکلتے قدموں کو بریک لگی اور وہ خوفزدہ نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگی

دیکھیں آپ ڈریں مت میں فرحان کا بھائی ہوں اور یہ فرحان کی بہن ہے وہ بتا رہا تھا کہ آپکے بابا کی ڈیٹھ ہو گئی چند دن پہلے۔۔ اپنے بابا کا سنتے ہی اسکی آنکھوں میں آنسوؤں جمع ہونے لگے

آپ روئے مت ہمیں اپنے گھر کا پتا بتائے کہ کہاں جانا ہے ہم آپکو سیفلی پہنچا دیں گے یوں رات کو اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے رختی اسے مسلسل روتا دیکھ کر بولی۔ مجھے بس اسٹاپ پہ چھوڑ دیں مجھے حیدر آباد جانا ہے وہ آنسوؤں پونختے ہوئے لہجے کو مضبوط کرنے کی ناکام سی کوشش کرتی بڑبڑائی۔ وہاں کون رہتا ہے؟؟ رختی نے سرسری سا پوچھا میری خالہ سونیا نے نظریں چرائیں کہاں پہ رہتیں ہیں وہ سبحان نے اسے شکی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا کہاں جانا ہے وہ زہن پہ زور دیتی بولی ہاں میرا بیگ کہاں ہے اُس میں گھر کا پتا ہے وہ ادھر ادھر دیکھتی بولی،، بیگ گاڑی میں ہی ہے آپ ایسا کرو ہمارے ساتھ گھر چلو میری مامی بھی حیدر آباد رہتیں ہیں انہوں نے کل کو واپس آنا ہے وہ آپکو آپکی خالہ کے گھر پہنچا دیں گے سبحان کو اسکا رات میں اکیلے جانا کھٹک رہا تھا اس لیے اُسے سمجھاتے ہوئے بولا آپکا مسئلہ کیا ہے جانے دیں مجھے میرا سامان کہاں ہے وہ ان دونوں ڈھیٹوں کو دیکھ کر چیخنی،، تم گھر سے بھاگ کے آئی ہو؟؟ سبحان نے بنا کسی لگی لپٹی کے پوچھا تو اسکی زبان کو بریک لگی اور وہ نا میں سر ہلاتی روانی سے رونے لگی میں بھاگی نہیں ہوں میں مجبور ہو کر گھر سے آئی ہوں میرے بابا کی ڈیٹھ ہو گئی جب تک وہ زندہ رہے میری پھوپھو اور اسکے نشئی بیٹے کی جرات نا ہوئی ہم سے کبھی بد تمیزی کرنے کی لیکن جیسے ہی باپ کا سایہ اُٹھا تو پھوپھو نے رشتے کے لیے چکر لگانے شروع کر دیے جب میری امی نے انکار کر دیا تو انہوں نے زبردستی کرنا شروع کر دی ان سب سے تنگ آ

کر میری امی نے مجھے رات کے اندھیرے گھر سے بھگا دیا میری امی کی کزن حیدر آباد رہتیں ہیں انکے گھر جانے کا کہا لیکن رستے میں آپ سے ٹکرا گئی وہ روانی سے بولتی چلی گئی وہ دونوں بت بنے سانس روکے اسکی درد بھری کہانی سن کر سیچچلیس ہی ہو گئے

تم ہمارے ساتھ چلو ہم خود تمہیں حیدر آباد چھوڑ دیں گے سبحان نے پل میں فیصلہ کرتے ہوئے اسکی سنے بغیر گاڑی سٹارٹ کی،، یہ لڑکی کون ہے دونوں کے ساتھ انجان لڑکی کو دیکھ کر بڑی امی نے پوچھا

بڑی امی یہ میرے دوست کی بہن ہے دراصل یہ ہماری گاڑی سے ٹکرا گئی تو ہم اسے گھر لے آئے، ہائے تو نبینا ہو کر گڈی چلا رہا تھا جو یہ نمائی تجھے نظر نا آئی دیکھ تو سہی اسکی حالت کیا ہو گئی ہے رختی اسے کمرے میں لیکر جا اور کچھ کھلا پلا اسے رو کر باولی ہو گئی ہے اور وہ سر ہلاتی اسے تھامے کمرے میں لے آئی

رختی پیناڈال پڑی ہے تو دینا ہماری طرف ختم ہوئی ہے میرا سر شدید درد۔۔ باقی کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب نظر سونیا پہ پڑی اسے اپنی نظروں کا دھوکا لگا تو آنکھیں مسل کر پھر سے دیکھا تتم یہاں کیا کر رہی ہو وہ حیرت کے پہاڑوں سے زمین بوس ہوتا بولا اسے دیکھ کر پھر سے اسکی آنکھیں بھینگے لگیں سونیا تم ٹھیک ہو نا پلیز مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ فرحان تم جا کر سبحان سے پوچھ لو اسے تنگ مت کرو رختی سختی سے بولی تو وہ غائب دماغی سے اٹھتا کمرے سے نکل گیا سونیا کو تم لیکر آئے ہو؟؟

وہ جو آڑا ترچھا لیٹا تھا فرحان کی بات سن کر اُٹھ بیٹھا اور تمام روداد سناتا چلا گیا فرحان سر تھامتا وہی ڈھے گیا واللہ اتنا کچھ ہو گیا اسکے ساتھ اگر وہ تمہیں نامتی تو میں اُسے کھو دیتا اب کیا کرنا ہے؟؟

سبحان نے ماتھا مسلتے ہوئے پوچھا

وہ یہیں رہے گی تم بڑی امی سے بات کرو نانا جانے اُسکی امی کی کزن کیسی ہوں گی میں اُسے دُکھی نہیں دیکھ سکتا پلیز تم کچھ کرو وہ رو دینے کو تھا اچھا فکر مت کرو ہم مل کر کل بات کریں گے فلحال میں بہت تھک چکا ہوں اس لیے سونا چاہتا ہوں تم یہ لائیٹ بجھا دو وہ تکیے میں منہ دیتا بولا

آج میں بہت خوش ہوں وہ ارحان کو سلاتی معاز کے کندھے سے سر ٹکاتی منمنائی میں بھی بہت خوش ہوں وہ اسکے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں پھنساتا بولا

دل۔۔

جی، ارحان کو امی سنبھال لیا کریں گی تم پھر سے اپنی سٹڈیز کنٹینوں کر دو اسکی بات سن کر دل نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی، ایم سو سوری میری بے یقینی کی وجہ سے تمہیں گیپ لینا پڑا وہ اسکا سر اپنے سینے پہ رکھتا اسکے بال سہلانے لگا

میں بہت خوش ہوں وہ پھر سے منمنائی تو معاز ہنس دیا جب میری دل خوش ہے تو میں آٹومیٹکلی خوش ہوں اسنے کہتے ہوئے دل کے بالوں پہ لب رکھے تھے

اسکی آنکھ پر سیر روم سے آتی خیام کی تلاوت کرتی میٹھی آواز سے کھلی جو پوری دلجمعی سے قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا اسنے ٹائم دیکھتے ہوئے بیڈ سے چھلانگ لگائی اور وضو کرنے بھاگی نماز ادا کرنے کے بعد وہ خیام کی جانب مڑی جو قرآن کا مطالعہ کر رہا تھا انہیں یو کے آئے ہفتہ ہو چلا تھا اپنے ویسے کہ بعد وہ ادھر آنے سے پہلے آپاں سے مل کر آئے تھے کیونکہ نیلم کی شادی کے بعد انکی طبیعت بگڑ گئی جس وجہ سے انہوں نے شادی پہ آنے سے معذرت کر لی تھی اور جیکی تو خیام کے اکیلے ہونے کی وجہ سے ہی ادھر رہتا تھا اب مہمل کی وجہ سے وہ ادھر سے جا چکا تھا

آپکی آواز بہت پیاری ہے ایسا لگتا ہے جیسے آپ بہت بہت محبت سے ہر لفظ کو ادا کر رہیں ہیں وہ اُسے میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تو خیام نے ہنستے ہوئے قرآن کو چوم کر بند کر کے اُسکی جگہ پہ رکھا اپنے کمرے کے ساتھ ہی مہمل نے سیر روم بنوایا تھا جس میں صرف نماز پڑھی جاتی اور مطالعے کے لیے دینی کتابیں رکھی گئی تھی

"تمہیں پتا ہے قرآن پاک سے محبت کی اک وجہ یہ بھی ہے کہ اسکا ہر ایک حرف ہمارے پیار نبی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان مبارک سے ادا ہو کر ہم تک پہنچا ہے جو ہر شک و شبہ سے پاک اور محفوظ کتاب ہے"

اور کیا پتا ہے آپکو وہ اسے سننا چاہتی تھی اس لیے ایک ہاتھ تھوڑی کے نیچے ٹکاتی پوچھنے لگی جہاں تک میں نے قرآن کو پڑھا اور مطالعہ کیا ہے قرآن نے سب سے زیادہ زور ایمان و یقین پر دیا ہے کسی فرد یا قوم کی تعمیر میں سب سے بڑا رول اسکی قوتِ ایمانی کا ہے ایمان کا درجہ فرد یا قوم کی زندگی کے لیے روح سا ہے یہ شخصیت کو زندگی اور زندگی کو توانائی بخشتا ہے اس کے بغیر دنیا میں نہ

کوئی پنپ سکتا ہے اور نہ ابھر سکتا ہے شخصیت بنتی ہی اس بنیاد پر ہے اس کو ہٹا کر کی جانے والی ہر کوشش فقط خسارے کا سودا ہے جس کا نظارہ ہر دور میں چشمِ فلک نے کیا ہے اور جس پر ماہ و سال کی گردشیں گواہ ہیں قرآنِ کریم نے صدیوں کے اس تجربہ پر تصدیق کی مہر لگائی ہے تمہیں پتا ہے میں رب کا بہت شکر ادا کرتا ہوں اسنے مجھے اس پاک کتاب کو پڑھنے اور سمجھنے کی قوت بخشی جب میں اپنا ماضی دیکھتا ہوں تو دل شرمندگی سے پھٹنے لگتا ہے کہ میرا ایمان کتنا کمزور تھا میں تو دائرہ اسلام سے ہی باہر نکل چکا تھا اگر میرا رب مجھے توفیق نہ دیتا تو واللہ میں غفلت میں ہی دو گزر زمین کا حصہ بن جاتا مہمل میری روح کانپ جاتی ہے اسکی آنکھیں بھگنے لگیں تو مہمل نے اسکا سر اپنی گود میں رکھا اور دلا سے دینے لگی

خیام جو ہو چکا سو ہو چکا خود کو معاف کر کے آگے بڑھنا سیکھیں گناہ ہو جائے تو توبہ کر کے دوبارہ سے وہی گناہ نہ دوہرانے کا عہد کیا جاتا ہے اور ہو سکے تو کفارہ بھی ادا کیا جاتا لیکن اپنے ماضی میں کھو کر ہر وقت غمگین رہنا اور رب تعالیٰ کی دی گئی باقی تمام نعمتوں کو نظر انداز کر دینا بھی تو غلط ہے نا اس لیے اب بس کریں۔۔

کافی دیر وہ کچھ نا بولا تو اسنے دھیرے سے پکارہ خیام۔۔

ایک بات پوچھوں؟؟

تمہیں کب سے اجازت کی ضرورت پڑنے لگی وہ مسکراتے ہوئے اٹھ بیٹھا شاید دل کا بوجھ ہلکا ہو چکا تھا

کیا آپ ابھی بھی ان باتوں کو صحیح قرار دیتے ہیں جیسا کہ تحریفِ قرآنِ کریم کا قائل ہونا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی ماننا، امامت کو نبوت سے افضل ماننا، اپنے ائمہ کے لیے علمِ غیب کلی ثابت کرنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت یا آپ کی خلافت کا انکار کرنا؟؟؟ وہ سوال جو اُسے کافی دنوں سے تنگ کر رہا تھا اسے زبان تک لے آئی

خیام نے چند پل مہمل کی آنکھوں میں جھانکا اور ہلکے سے مسکا دیا دیکھو مہمل میں غم حسین مناتا ہوں اور تا عمر مناتا رہوں گا میں اللہ پاک کی نازل کی گئی رہنما کتاب سے راہنمائی لیکر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا چاہتا ہوں اور ان شاء اللہ گزاروں گا بھی ہاں میں ہر اس عمل سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کی اپنے رب سے جو مجھے دائرہ اسلام سے بے دخل کر دے اس لیے پریشان ہونا چھوڑ دو

سرشار سی مہمل نے اسکی بھیگی آنکھوں کو باری باری چوما اور اپنے ساتھ اُسے بھی کھڑا کرتی کمرے میں لے آئی آج ناشتے میں کیا لیں گے؟؟ نماز کے سٹائل میں لپٹا ہوا ڈوپٹہ کھول کر گلے میں ڈالتے ہوئے پوچھا تو خیام نے اُسے کھینچ کے خود پہ گرایا

آپکی یونی کا ٹائم ہو رہا ہے اسنے یاد دہانی کروائی لیکن وہ ان سنا کرتا اسکے تل پہ لب رکھ گیا خیا مہمل آپکی یونی وہ روہانسی ہوئی تم نا اپنی زبان دو منٹ کے لیے بند کر لو ورنہ میں اپنے طریقے سے کرواں گا اسکی دھمکی پہ وہ لب سیتی اسکے کندھے پہ چپت لگا گئی

خیام یونی جا چکا تھا اور وہ بور ہونے لگی جب کچھ سمجھ میں نا آیا تو فلیٹ کی صفائی کرنے کا سوچا وہ اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں بہت کم جاتی تھی آج بھی صفائی کی نیت سے ہی گئی لیکن الماری کھلتے ہی پیپرز کا انبار اسکے قدموں میں ڈھیر ہوا اسکی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئی ہر پیپر پہ آنکھیں بنائی گئی تھی اور وہ آنکھیں کسی اور کی نہیں بلکہ مہمل کی تھیں اُسکی اپنی وہ تمام پیپرز اکٹھے کرتی دھڑکتے دل کے ساتھ بار بار اُن آنکھوں کو دیکھنے اور کبھی چھونے لگتی جانے وہ کتنی ہی دیر وہاں بیٹھی روتی رہی

خیام واپس آیا تو اسے نا پا کر پریشان ہو گیا اُس نے آوازیں دیتے ہوئے بیڈ روم کے ساتھ والے کمرے میں جھانکا جیسے ہی نظر الماری سے ٹیک لگائے آس پاس پیپرز پھیلا کر بیٹھی مہمل پہ گئی تو وہ ڈوبتے دل کے ساتھ اُسکے پاس آیا مہمل

اُس نے بھیگی شکایتی نگاہوں سے اُسے دیکھا اور وہ مجرم بنا اُسکے سامنے بیٹھا اسے بے بسی سے دیکھنے لگا مہمل پلینز

یہ سب کیوں وہ اس سے آگے بول ہی پائی اور اسکے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی وہ اس سے الگ ہوتی اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی اپنے لرزتے ہاتھ سے اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے منمنائی

شاہ

جی جانِ شاہ خیام نے اسی کے انداز میں کہتے ہوئے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکرایا تو اسکی کھنکھتی ہنسی پورے کمرے میں گھونجی تھی

یار کتنا ٹائم لگاتی ہو تم تیار ہونے کے لیے وہ کب سے مہمل کو آئینے کے سامنے بٹے سنورتے دیکھ رہا تھا جسکی تیاری ہی مکمل نہیں ہو رہی تھی آج فاتح کی طرف دونوں کی دعوت تھی لیکن اسکی تیاری دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا کہ وہ شادی پہ جا رہے ہوں۔ حد ہے اب یہ بندی اپنی مرضی سے تیار بھی نہیں ہو سکتی وہ خیام کو گھوری سے نوازتی عبا یہ پہنے لگی

اگر بندی اتنی تیاری کرے گی تو اس بندے کے لیے کمرے سے نکلنا نہایت مشکل ہو جائے گا وہ پل میں شوخ ہوا تو مہمل جلدی جلدی حجاب کرنے لگی

تم فاتح سے بھی پردہ کرتی تھی کیا؟؟ خیام نے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں تب مجھے کہاں علم تھا کہ پردہ بھی عورت پہ ایسے ہی فرض ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ آپ سے بھی اس لیے منہ چھپایا کہ کہیں مجھے پہچان نالیں وہ اداسی سے بولی

یو نو مریم بھی مکمل حجاب کرتی ہے پہلے مجھے وہ بہت عجیب سی لگتی تھی لیکن اب جب تمہیں دیکھتا ہوں تو فخر محسوس کرتا ہوں دل خوشی سے بھر سا جاتا ہے خیام نے اسکے حجاب کو پن لگاتے ہوئے کہا

شاہ آپکو پتا ہے ناکہ عورت کی تخلیق مرد کی پسلی سے ہوئی؟؟ مہمل نے اس کے ساتھ قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا خیام نے ہاں میں سر ہلایا
مرد کی پسلی سے عورت کو بنا کے اللہ نے مرد کو اپنی اس حکمت کا اشارہ دیا کہ میں نے عورت کی تخلیق فرشتوں کی لائی مٹی سے نہیں کی بلکہ اسے تمہارے جسم کے حصے سے اس لیے نکالا کہ عورت کا تقدس اور پردہ قائم رہے۔۔

فرشتوں کو بھی خبر نہ ہونے پائے کہ زمین کی لائی ہوئی کس مٹی سے عورت کی تخلیق ہوئی۔ یعنی عورت کے تقدس کی حد تو دیکھیں کہ فرشتوں سے بھی اسکی بناوٹ کا پردہ لازمی قرار دیا گیا اور پہلی عورت اسی مرد کی پسلی سے نکلی جس کی وہ منکوحہ کہلائی

اس کے علاوہ عورت اور مرد کی نماز میں اصولی فرق بھی پردے کا ہی ہے عورت کے حق میں مختلف ارکان کی ادائیگی میں پردے کا بہت زیاد خیال رکھا گیا ہے جیسا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کے اٹھانے کی ہیئت میں فرق ہے مرد تحریمہ کے وقت کان تک ہاتھ اٹھاتے ہیں جبکہ عورت کو سینے تک (انگلیاں کندھے تک ہوں جبکہ ہتھیلیاں سینے کے برابر) ہاتھ اٹھانے کا حکم ہے تاکہ ہاتھ کان تک اٹھانے سے عورت کی بے پردگی نا ہو اسی طرح رکوع اور سجود میں بھی عورت کے پردے کا خیال رکھا گیا ہے ، کفن میں بھی عورت کے لیے زیادہ کپڑے کا حکم اسی وجہ سے دیا گیا کہ مرنے کے بعد بھی اسکا پردہ قائم رہے بیشک عقل والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں وہ افسردہ سانس بھرتی سیٹ سے ٹیک لگا گئی

بیشک مسز خیام نہایت عقل مند ہیں خیام نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر ہونٹوں سے لگایا تو وہ بھی مسکراتی ہوئی وینڈو کے اُس پار دیکھنے لگی

فاتح اور مریم نے ہمیشہ کی طرح خوشدلی سے انکا ویکم کیا مہمل مریم کے ساتھ کیچن میں چلی گئی اور فاتح خیام کے پاس بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا سٹڈی کا پہلے ہی اتنا لوٹ ہو چکا ہے اب ریگولر یونی آیا کرو فاتح کے کہنے پہ اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا، سید اکمل شاہ کے پاس جا رہے ہو؟؟ ہاں وہاں جانا کیسے چھوڑ سکتا ہوں تم بتاؤ تمہارا کیفے کیسا جا رہا؟؟ بہت بڑیا آنا کبھی کافی پیلاؤں گا، وہ بھی تیری جیب سے اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی خیام بول پڑا تو دونوں کی ہنسی گونجی۔۔

عین اور بابا کو پتا تھا کہ تم بول سکتی ہو؟؟ وہ واپس آ رہے تھے جب خیام نے اُس سے پوچھا اور وہ گڑبڑا کر اُسے دیکھنے لگی پھر سوچتے ہوئے مسکرائی ہاں پتا تھا میں نے ہی عین کو منع کیا تھا کہ میں شادی کے بعد آپکو سرپرانز دینا چاہتی ہوں اس لیے تب تک یہ راز راز ہی رہے،، صحیح ہے بھئی پھر ایسا سرپرانز دیا کہ یہ بندہ اللہ کو پیارا ہوتے ہوتے بچا۔ آپ تو اب بھی اللہ کو پیارے ہیں وہ اسکی حالت سے لطف لیتی منمنائی

مہمل میں بتانا ہی بھول گیا کہ قریب ہی ایک سینٹر ہے جہاں دینی تعلیم اور قرآن پاک کی تفسیر بھی کروائی جاتی تمہارے کہنے پہ میں نے ایک دو دوستوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا۔۔

سچ میں؟؟ وہ چہکی شکر ہے کہ اب میں پھر سے سیکھنا کمنٹیونیوں کر سکوں گی وہ تشکر اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے کہتی خیام کو اپنے دل کے قریب تر لگی

چار سا بعد

آج کا دن سب کے لیے بہت اسپیشل تھا عرصے بعد پورا خاندان اکٹھا ہوا تھا کیونکہ آج سبحان اور فرحان کی شادی کا دن تھا سونیا کے بارے میں جاننے کے بعد بڑی امی نے انہیں اپنے پاس ہی رکھ لیا پہلے جو کمرہ بنی اور رختی کا تھا اب رختی اور سونیا کا ہو چکا تھا ہاں لیکن بنی کا ابھی بھی اس پہ مکمل حق تھا سونیا دل اور رختی تینوں ساتھ میں یونی جاتی تھیں ایک بار سونیا کی پھوپھو کے چھوٹے بیٹے نے اُسے یونی میں دیکھ لیا پھر اگلے ہی دن اُسکے سر پہ آن پہنچا رختی نے جب کسی لڑکے کو سونیا کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتے دیکھا تو بھری شیرنی بنی جھپٹ پڑی اُس پہ اور دو دو ہاتھ کر ڈالے وہ لڑکا کئی دن نظر نا آنے کے بعد پھر سے نمودار ہونے لگا تو سبحان کو بتانا پڑا سبحان نے ابراہیم سے بات کی تو اسنے بھی اپنے اونچے عہدے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسکے کزن اور باقی گھر والوں کو اتنا ڈرایا دھمکایا کہ انہوں نے دوبارہ تنگ کرنا تو دور دیکھنے سے بھی منع کر دیا اب جب سب سیٹ ہو گیا تھا اور سونیا کا ڈر بھی ختم ہو چکا تھا تو سونیا واپس اپنی امی اور چھوٹے بہن بھائی کے پاس چلی گئی اب تو اُسکی ڈگری بھی مکمل ہو چکی تھی

سنجالیں اپنے صاحبزادے کو وہ منہاج کو تیار کرتی ابراہیم کو پکڑانے آئی لیکن اس پہ نظر پڑتے ہی اسکی آنکھیں باہر آئیں یہ کیا کر دیا ابرش جسے چند گھڑیاں پہلے ہی تیار کر کے بھیجا تھا چاکلیٹ سے پوری طرح لتھڑی منہ کپڑوں کے ساتھ ابراہیم کی شرٹ کو بھی گندہ کر چکی تھی کیا ہوا ہے وہ انجان بنا آپ نے اسے چاکلیٹ لیکر ہی کیوں دی وہ ابھی بھی اُسی پوزیشن میں بُت بنی کھڑی تھی

میں نے خود لی بابا کو کچھ نا کہیں ابرش اپنے ازلی توتلے انداز میں بولتی ابراہیم کے گرد اپنے گندے بازو پھیلا گئی

بابا جانی میری چاکلیٹ نہیں لائے؟؟ منہاج نے اسکی ٹانگ سے لپٹ کر پوچھا، لایا ہوں نا ابراہیم نے ابرش کو نیچے اتار کر ٹراؤزر کی جیب سے چاکلیٹ نکالی اس سے پہلے وہ منہاج کے ہاتھوں میں جاتی بنی نے چھیننے کے سے انداز میں اُسکے ہاتھ سے لی خبردار اگر تم چاکلیٹ چاکلیٹ کھیلے تو قسم سے ٹھنڈے پانی سے نہلا دینا ہے میں نے پھر بیٹھے ٹھٹھرتے رہنا۔ کیا ہو گیا ہے بچہ ہے کھا لینے دو میں تو کہتا ہوں تم بھی کھایا کرو بہت کڑوا بولنے لگی ہو وہ شرارت سے بولا

یہ آپکی آبی مخلوق ابرش کو بھگنے کا نہایت شوق تھا جب بھی موقع ملتا پانی میں گھس جاتی چاہے گرمی ہو یا سردی اسے زیادہ فرق نہیں پڑتا بس پانی ہونا چاہیے میرے اندر کی تمام تر میٹھاس ختم کر چکی ہے صبح سے چار دفع انہیں چیخ کر واچکی ہوں ایک کے بعد دوسرا تیار ہو جاتا ماں کو کھپانے کے لیے

برات جانے والی ہے نا خود تیار ہو رہے نہ مجھے ہونے دے رہے آپ نے سر پہ چڑھا رکھا ہے ان دونوں جڑواں پٹاخوں کو وہ روہانسی ہوتی پاؤں پٹکتی کمرے کی طرف بڑھ گئی

ارحان بیٹا منہاج کا خیال رکھنا یہ باہر نا نکلے اور ارحان فرمانبرداری سے سر ہلاتا منہاج کو ساتھ لیے صوفے پہ بیٹھ گیا ابراہیم سکون کی سانس بھرتا بنی کے پیچھے گیا جو کمرے میں بیٹھی آنسوں بہا رہی تھی

ابراہیم نے ایک نظر اپنے کندھے سے جڑی ہونٹ نکالتی ابرش کو دیکھا جو اپنی ماما کو روتا دیکھ خود بھی رونے کی تیاری پکڑ چکی تھی

شوری ماما ابراہیم نے اُسے نیچے اتارا تو وہ قدم قدم چلتی بنی کے سامنے آکھڑی ہوئی بنی نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا جو معصومیت کی مورت بنی کھڑی سوری کر رہی تھی نا چاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دی، دونوں کی شکل کافی حد تک مشابہت رکھتی تھی دونوں کے نقوش اپنے بابا جیسے تھے لیکن رنگ بنی کی طرح سفید تھا اب میری ابرش نیا فراک پہنے گی اور پھر بالکل بھی گندہ نہیں کرے گی ہیں نا ابرش؟؟ وہ حکم کی تعمیل کرتی ہوں ہوں کر گئی بنی جلدی جلدی اسکا ہاتھ منہ دھلوا کر تیار کرنے لگی میری بیٹی تو بہت پاری لگ رہی ہے اب یہیں بیٹھو ماما چینج کر کے آتی ہیں ابرش نے سر ہاں میں ہلا کر اسکی تاقید کی تو وہ ایک ناراض نظر مسکراتے ابراہیم پہ ڈال کر واشروم میں بند ہو گئی وہ چینج کر کے باہر نکلی تو ابرش کو کمرے میں نا پا کر پریشانی سے ابراہیم کو دیکھا فکر نا کرو اسے ہادی کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں وہ گہری نظروں سے دیکھتا اس تک آیا، وہ پھر سے گندی ہو جائے گی اسکا دھیان ابھی بھی ابرش پہ ہی تھا یار وہ اپنی مرضی سے گئی ہے کیونکہ وہ ماما بابا کے پرسنل مومنٹس کو

سپوئل نہیں کرنا چاہتی تھی وہ جوڑے میں بندھے اُسکے بال کھولتا منمنایہ ، آپ بھی تیار ہو جائے وہ اسکی نظروں سے پزل ہوتی بال کان کے پیچھے اڑسنے لگی

بچوں کے ساتھ مل کر آپ بھی بچے بن گئے ہیں ابھی بڑی امی کی صلواتیں شروع ہو جائیں گی اس لیے چپ چاپ تیار ہو جائیں بنی نظریں چراتی بولی ، ارے تیار ہونے کے لیے انرجی چاہیے نا مجھے سمجھا کرو ابراہیم شرارت سے کہتا اسکی گردن پہ ہونٹ رکھ گیا

ابراہیم ہم لیٹ ہو رہے ہیں آپ اے سی ہو کر بھی وقت کی پابندی نہیں کرتے ، اے سی ہوں اسی لیے ہی تو نہیں کرتا ، آپ واقعی میں اے سی ہیں جس پہ کسی کرگرمی اثر نہیں کرتی

آپکی داڑھی مجھے بہت تنگ کرتی ہے وہ بیچارگی سے منمنائی اب میں تم سے اتنی محبت بھی نہیں کرتا کے تمہارے لیے چھیلا آلو ہی بن جاؤں ، اچھا پھر آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں ہمیشہ کی طرح بہت آس سے پوچھا گیا ، میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کے تمہارے لیے اپنے بھائیوں کی شادی میں ہرگز بھی لیٹ نہیں ہو سکتا وہ ہنسی دباتا کپڑے اٹھا کر واشروم میں گھس گیا ابراہیم آپکو اللہ پوچھے بنی نے پیچھے سے ہانک لگائی اللہ نے ہی پوچھنا ہے بیوی تو پوچھتی نہیں ہے وہ سر باہر نکال کر بتیسی کی نمائش کرواتا پھر سے اندر کر گیا

وہ چینج کر کے نکلا تو بنی کی تیاری تقریباً مکمل ہو چکی تھی ابراہیم کو دیکھتے ہی اس نے ناک پھلائی ، یار محبت کرتا ہوں تو دو بچوں کا باپ بن چکا ہوں وہ بھی ایک بار میں اب اگر یقین دلانے لگا تو ٹونز کی بجائے ٹریپلسٹ ہوں گے پھر مجھ سے گلہ مت کرنا۔ آپ نہایت ہی بے شرم انسان ہیں اسے مصنوعی گھوری سے نوازہ ، سارے شوہر ہی بے شرم ہوتے ہیں ویسے بے شرمی کے تو تم نے بھی ریکارڈ توڑ

رکھے ہیں اگر بے شرم نا ہوتی تو مسز ابراہیم ہی نا ہوتی دوسرا دو بچوں کی ماں بھی نا ہوتی بلکہ کنواری بیٹھی ساجن ساجن کھیل رہی ہونا تھا وہ دودو بولا، دن با دن کچھ زیادہ ہی لڑاکا نہیں ہوتے جا رہے آپ؟؟ بیگم تمہاری صحبت کا اثر ہے وہ خود پہ پرفیوم چھڑکتا بڑایا،، چلیں؟؟ اسے غصے سے گھورتا پا کر ابراہیم نے اپنی ہتھیلی پھلائی تو وہ مسکراتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اسکی مضبوط ہتھیلی میں تھما گئی

پلیز رُک جاو مجھے چھوڑ کے مت جاو وہ مسلسل اُسکے پیچھے بھاگتا ہلکان ہو رہا تھا رُک جاو اور وہ واقعی میں رُک گئی تھی خیام حیرت زدہ سا اُسکی پشت کو گھور رہا تھا جب وہ پلٹی تو وہ شاکڈ رہ گیا مہمل۔۔۔ وہ نیند سے جاگتا جھٹکے سے بیٹھتا لمبے لمبے سانس لینے لگا جیسے ہی نظر اپنے ساتھ سوئی دو سالہ کوہِ نور پہ پڑی سارے خیالات کہیں دور جا سوئے بابا کی پرنس اسنے ہنستے ہوئے نور کے پھولے گال چومے جو سوتے میں مزید پھول جاتے تھے

خیام کی سٹڈیز کمپلیٹ ہونے کے بعد وہ پاکستان آ گئے تھے خیام اپنے بابا کے ساتھ بزنس سنبھال رہا تھا جبکہ مہمل پھر سے اپنی سٹڈی کنٹینوں کر چکی تھی ہاں وہ افتخار صاحب کے کہنے پہ بھی گھر میں شفٹ نا ہوا تھا اب زیادہ تر وہ یہیں پائے جاتے کوہِ نور میں تو جان بسی تھی اُنکی۔۔

شکر ہے آپ اُٹھ گئے ٹائم دیکھیں زرہ دس بج رہے ہیں اور بارہ بجے ہمیں میرج حال پہنچنا ہے میں کب سے جگا رہی ہوں مگر مجال ہے باپ بیٹی میری کسی بات پہ کان دھرتے ہوں وہ نون سٹوپ بولتی بلینک اٹ طے کرنے لگی

میری جان صبح صبح اتنا ہلکان ہونے کی کیا ضرورت ہے تم پیار سے نہیں جگاتی اسی لیے میری آنکھ نہیں کھلتی،، آپ آنکھ کھول کر دوبارہ سوئے ہیں صبح جب نماز کے لیے اُٹھے تھے تو میں نے کہا بھی تھا دوبارہ مت سوئے گا وہ یاد دہانی کروانے لگی

نور کی ماما اب غصہ کرنے کی بجائے نور کے ہینڈ سم بابا کے ساتھ تھوڑا پیار کر لے تو کتنا ہی اچھا ہو گا وہ بیڈ چھوڑتا اسکے سامنے آکھڑا ہوا

نور کی ماما نور کے بابا کی ساری خماری بھگا ڈالے تو اور بھی زیادہ اچھا ہو گا نور کی ماما نور کے بابا سے بالکل بھی پیار نہیں کرتی نور کے بابا نور کی ماما کی کوئی بات نہیں مانتے

نور کی ماما اتنے بڑے جھوٹ مت بولے اللہ ناراض ہوتے ہیں

نور کے بابا کی اب پٹائی ہو جانی ہے اس لیے چپ چاپ فریش ہو جائیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں پہلے تھوڑا سا پیار وہ معصومیت سے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو ملاتا بولا تو مہمل کو اسکے انداز پہ بے جا پیار آیا

نور کی ماما نور کے بابا سے بہت پیار کرتی ہے مہمل نے ایڑھیاں اُٹھاتے ہوئے اسکی داڑھی پہ بوسا دیا نور کی ماما کو چاہیے کہ گھر میں سول والے جوتے پہنا کرے تاکہ نور کے بابا کو زیادہ جھکنا نا پڑے نور کے بابا اب بہت ہو گیا نور کی ماما کا دماغ دہی بھلے ہو گیا تو اچھا نہیں ہو گا

نور آپکی ماما بابا کو بہت ڈانتی ہیں کوہ نور جو دونوں کی بہس سے کسمپاتی اُٹھ بیٹھی تھی نا سمجھی سے دونوں کو دیکھنے لگی لیکن اپنے بابا کے رونے والے ایکسپریشنر دیکھ کر فٹ سے سکروں کرتی اُس تک

پہنچی خیام نے اُسے بانہوں میں بھرتے ہوئے کئی بوسے لے ڈالا بابا کی جان بستی ماما کی نور میں ، کوہ نور خیام کی کاپی تھی بس بال ہی مہمل پہ گئے تھے۔۔ نور نے کھکھلاتے ہوئے خیام کے گال کو چوما اور مہمل سر تھامتی کمرے سے نکل گئی اگر آپ دونوں کی وجہ سے میں لیٹ ہوئی تو بہت بُرا پیش آوں گی دونوں باپ بیٹی نے مل کر میرے دماغ کے فیوز ہی اڑا دیے ہیں کمرے سے نکلنے سے پہلے وہ وارن کرنا نہیں بھولی تھی

نور کی ماما غصہ ہیں تو نور کے بابا اور ماما کی نور کو اُنکی بات ماننی چاہیے کیوں نور؟؟ اور نور سر کو گھماتی خیام کے گلے سے چپک گئی بارہ تو ہمیں حیدر آباد میں ہی بچ چکے ہیں مہمل شیشے سے باہر جھانکتی غصے سے بڑبڑائی لیکن جیسے ہی نظر زین پہ پڑی وہ سہمی ہوئی نظروں سے ایک ہاتھ سٹیرنگ گھماتے دوسرے سے نور کے ہاتھ کو تھامے خیام کو دیکھا ، کیا ہوا؟؟ اسنے موڑ لیتے ہوئے اک نظر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا زین جیل سے باہر کب آیا؟؟

جب ہم پاکستان آئے وہ نارمل لہجے میں بتانے لگا

اگر اسنے وہ ویڈیوز اس سے آگے وہ بول ناپائی

اسکا سارا سامان ردی کر کے جلا چکا ہوں اُن ویڈیوز کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہے اور اُسے آزادی بھی اسی شرط پہ ملی تھی کے دوبارہ کوئی گھناونی حرکت نہیں کرے گا اب وہ جاب کر رہا ہے شادی بھی کر چکا ہے اور تم کیوں ڈر رہی ہو میں ہوں مناسب سنبھال لوں گا وہ نور کا ہاتھ چھو کر اسکا ہاتھ

تھامتا بولا ، جو اللہ کی راہ چُن لیتے ہیں نا تو پھر وہ ذات کبھی رسوا نہیں ہونے دیتی اس لیے بے فکر رہو۔۔

نور کو اپنا ہاتھ چھوڑا جانا ایک آنکھ نا بھایا تو دونوں کے ہاتھ الگ کرنے کے لیے جدوجہد کرنے لگی اوو ماما کی نور جیلز ہو رہی ہے خیام نے ہنستے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا مہمل کا موبائل بلنک ہوا تو وہ مسکرا کر سر جھٹکتی موبائل کان سے لگا گئی کسکی کال تھی؟؟

مریم کی وہ کہہ رہی تھی کہ آپاں ملنا چاہ رہی ہیں تو ہمیں شادی سے فارغ ہو کر آپاں کی طرف چلنا ہے جو حکم ملکہ شاہ۔۔

مریم کو اللہ نے بہت پیاری بیٹی سے نوازا تھا وہ دونوں بھی ان کے ساتھ ہی پاکستان واپس لوٹے تھے۔۔۔

وہ کمرے کی حدود میں داخل ہوتی اپنا بیگ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی مسکرائی کیونکہ احمد ارشیان کو تیار کر رہا تھا کیسا ہوا پیپر؟؟ بہت اچھا اُسکا ایم بی بی ایس کا تیسرا سال چل رہا تھا سب لوگ پہلے ہی شادی پہ جا چکے تھے عازہ کے پیپر کی وجہ سے احمد کو رُکنا پڑا

میرا بیٹا تو پرنس چارمنگ لگ رہا ہے اسنے ارشیان کے بال سنوارتے ہوئے کہا ڈیڈو ماما نے سارے بال خراب کر دیے وہ احمد سے چپکتا تو تلی زبان میں بولا

عائزہ نے ڈھائی سال کے اپنے سپوت کو دیکھا جسے احمد نے لڑکی ہی بنا رکھا تھا بروان کرلی کانوں تک آتے بال سفید رنگت گرے آنکھیں دور سے کیا قریب سے بھی وہ لڑکی ہی لگتا تھا اور اس قدر ہوشیار تھا کہ اللہ کی پناہ اپنی ماں سے تو خاندانی ویر رکھتا تھا جب بھی احمد اور عائزہ کو اکٹھے بیٹھا دیکھ لیتا تو سوتن کا کردار نبھانا ضروری سمجھتا

مما کو فیشن کا کیا پتا اس لیے میرے ہیرو کے سارے بال خراب کر دیے پر ڈیڈو سب ٹھیک کر دیں گے

ارشیان بیٹا کو ایک کسی تو دے دو وہ بازوں کھولتی بولی ارشیان نے اپنے باپ کو دیکھا جسے سامنے بیٹھی عورت اسے گناہ پہ اکسار ہی ہو

جا میرے جگر دے دو ایک کسی ہی تو مانگی ہے ممانے اور وہ سر ہلاتا اسکی بانہوں میں آسمایا ماما کی جان نظر نا لگے میری مانو کو وہ چٹاچٹ اُسے چومتی بلائیں لینے لگی

مما میرا میک اپ خراب کر دیا عائزہ نے دانت نکالتے احمد کو گھورا

ہیرو جاو شمع رانی کو دیکھو تیار ہوئی کے نہیں اور ارشیان فوراً سے کمرے سے نکل گیا۔

احمد آپ اُسے کیا سیکھاتے رہتے ہیں اسکی تمام حرکتیں لڑکیوں جیسی ہیں میں نے تو پہلے ہی کیا تھا مجھے

بیٹی چاہیے ، احمد وہ روہانسی ہوئی احمد کی جان پر اہلم کیا ہے اب مجھے ایک پیاری سی اپنے جیسی بیٹی

دے دو پھر میں ارشیان کو لڑکا بنا دوں گا اور بال بھی کٹوا دوں گا وہ سنجیدگی سے بولا

خدا کا خوف کریں بچے درختوں پہ اُگتے ہیں کیا جو بیٹی توڑ کر لا دوں ، بس تم رضامندی دو یہ تو

میرے بائے ہاتھ کا کام ہے وہ شرارت سے کہتا اپنے ساتھ اُسے بھی بیڈ پہ گرا گیا

احمد ہم لیٹ ہو رہیں ہیں ، عازہ ہم بالکل بھی لیٹ نہیں ہو رہے فکر کیوں کرتی ہو کھانا کھا کر ہی واپس لوٹے گے وہ چہرہ اسکے بالوں میں چھپاتا منمنایہ عازہ وہ گھمبیر لہجے میں بولا

احمد

احمد کی جانن وہ اسکے ایک ایک نقوش کو چومتا سرگوشی میں بولا دروازہ کھلنے پہ وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی ڈیڈو شمع رانی تیار ہیں آہاں ممتا تیار ہو جائیں پھر ہم نکلتے ہیں وہ مسکراہٹ دباتا شرم سے سُرخ ہوتی عازہ کو دیکھتا بولا تو وہ سرنا میں ہلاتی چنچ کرنے چلدی

شمع آ جاو عازہ نے شمع کو آواز دی تو وہ شرمائی لجھائی کمرے سے نکلی وہ اب کافی بڑی ہو چکی تھی لیکن شرمانے کی عادت جوں کی توں تھی چلیں؟؟ احمد ارشیان کو اُٹھاتے ہوئے بولا تو دونوں سر ہلاتی اسکے پیچھے پیچھے باہر نکلیں

ہال میں اپنی پوری فیملی کو اکٹھا دیکھ کر بڑی امی خوشی سے پھولے نہیں سمارہیں تھیں سب کی فیملی فوٹو ہو جائے سبحان نے سب کو متوجہ کرتے ہوئے کہا تو سبھی سیٹج پہ اکٹھے ہو گئے موسی تم تصویر کھینچو،،

نا بابا نا ایوی مجھ سے پھٹ گئی تو انت ہو جائے گا وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا سیٹج پہ بھاگا ، ابراہیم کا موبائل رنگ ہوا تو اسنے کال اٹینڈ کی آہاں آگئے ہو چلو میں آتا ہوں۔۔

ابراہیم بھائی کدھر چلے؟؟ سبحان کیمرہ سیٹ کرتا بولا رکو میں کیمرہ مین کو لیکر آتا ہوں وہ حسان کو دیکھ کر بغلگیر ہوا یار تھوڑی دیر کے لیے کیمرہ مین بن جا اور وہ مسکراتا ہوا سر ہاں میں ہلا گیا وہ اُسے لیے اپنے ساتھ آیا مل گیا کیمرہ مین۔۔ حسان نے ڈن کہا تو فرحان بول پڑا ایک منٹ سب کہو کراچی سب نے یک زبان کہا کراچی سب کی مسکراتی ہوئی فیملی نوٹو کلک کی جس میں بڑی امی کی اولادوں کی اولادوں کی بھی اولاد موجود تھی ، حسان کو لیے وہ مردوں کی سائیڈ پہ آیا اور شیر دل کو کال کرنے لگا جو ابھی تک نا پہنچا تھا

شکر ہے سب اچھے سے ہو گیا معاز تھکا سا بیڈ کروان سے ٹیک لگاتا بولا تو دل نے بھی ہاں میں سر ہلایا

طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟؟

جی ٹھیک ہوں بس تھکاوٹ ہو گئی ہے وہ آنکھیں بند کرتی بولی لیکن اگلے ہی پل اسکی آنکھیں کھلیں جب معاز کو اپنے پیروں کو چھوتے پایا مت کیا کریں پلیز مجھے اچھا نہیں لگتا وہ فوراً سے ٹانگیں سمیٹ گئی

دیکھو کتنی سویلنگ ہو گئی ہے پیروں پہ وہ فکر مندی سے کہتا پھر سے اُسے پاؤں تھام گیا

معازز ، بس چپ جب بے بی ہم دونوں کا ہے تو پھر تم اکیلی کیوں ہر تکلیف برداش کرو میں ہمیشہ تمہارے دکھوں کا مرحم بننا چاہتا ہوں وہ نرمی سے اُسکے پاؤں دبائے لگا تو دل کو سارا درد کہیں دور بھاگتا محسوس ہوا ، ادھر آئیں میرے پاس وہ جانتا تھا یہ بھی اُسکا دھیان پاؤں سے ہٹانے کا طریقہ ہے وہ ہنستا ہوا اُسکے ساتھ دراز ہو گیا

ارحان دل نے نیم واں آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا وہ امی کے پاس سو گیا تھا اللہ ہمیں بیٹی دے وہ بھی قلبِ مومن جیسی وہ اسکی بند آنکھوں کو دیکھتا بولا تو وہ بند آنکھوں سے مسکرائی تمہیں دیکھ کر میں یہ سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہوں کہ میں نے ایسی کونسی حسین نیکی کی تھی جس کی بدولت دنیا کی حسین ترین لڑکی میری زوجہ محترمہ بنی وہ اسکی روشن پیشانی کو چومتا ہوئے سرگوشی میں بولا ، آپکا وہم ہے جتنی محبت میرے محترم کرتے ہیں اگر کسی بھی لڑکی کو ایسی محبت ملے تو وہ حسین ہو جائے اسنے نیند سے بھاری ہوتی آواز میں جواب دیا

معازز کی نظر اُسکے ہونٹوں پہ اٹک سی گئی اسنے عقیدت سے دل کے ادھ کھلے ہونٹوں کو چھوا تو وہ بُرا مناتی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی معازز نے پُر سکون سانس بھرتے ہوئے اسکے گرد حصار تنگ کرتے ہوئے آنکھیں موند لیں

دروازہ بند کرتے ہوئے اسنے جیسے ہی اپنی دلہن کی جانب قدم بڑھائے رختی کا دل دھک دھک کر اٹھا اللہ جی اتنا ڈر تو مجھے کبھی اس لنگور سے نہیں لگا جتنا آج لگ رہا ہے وہ منہ میں بڑبڑاتی گھونگھٹ پلٹنے کا انتظار کرنے لگی لیکن جب سامنے والے کی جانب سے کوئی حرکت محسوس نہ ہوئی تو اسنے ڈرتے

ڈرتے گھونگھٹ پلٹا جیسے ہی نظر سبحان پہ پڑی وہ نظریں جھکا گئی کیونکہ وہ گال پہ ہاتھ ٹکائے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

تمہارا یوں شرمانا مجھ سے ہضم نہیں ہو رہا وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا شوخ انداز میں بولا لیکن جب سامنے سے کوئی تیکھا سا جواب نا آیا تو سبحان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسکا چہرہ بلند کیا کچھ تو بولو مسز آج بولتی کیوں بند ہے؟؟ سبحان میں نے کمرے سے ہی چلے جانا ہے اگر تم نے مجھے اب تنگ کیا وہ روہانسی ہوئی

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے میری معمولی سی جان اور دروازہ تو اب میری مرضی سے ہی کھلے گا میری مرضی کے بغیر ٹوٹ تو سکتا ہے مگر کھل نہیں،،

تمہارے یہ ناگن جیسے بال مجھے بہت پیارے لگتے ہیں لیکن تب جب تم چٹیاں کرتی ہو جب انہیں کھول کر گھونسلہ سا بناتی ہو بڑی ایریٹیشن ہوتی اور دو منزلہ جوڑا بنا لیتی ہو وہ بھی زہر لگتا ہے رختی کو سمجھ نا آیا کہ یہ بیستی کرنے کا کونسا طریقہ ہے۔ ویسے تو تم ساری ہی بہت پیاری ہو اینڈ پہ وہ اسکے ہاتھ پکڑتا بولا تو رختی نے ترچھی نگاہ سے اُسے گھورا،،
رختی۔۔

اسنے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا تم اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ میرا دل کر رہا ہے کہ تمہیں کھا ہی جاوں اس لیے جا کر یہ چارکلو میک اپ اتار کے آو یہ ہی نا ہو کہ کل کو میں بستر مرگ پہ پڑا ہوں جس کی وجہ معدے میں میک اپ کے زہریلے مادے کی موجودگی نکلے

تمہیں تو تعریف بھی نہیں کرنا آتی اوپر سے منہ دکھائی بھی نہیں دی کوئی بہت ہی وہ انسان ہو تم وہ منہ بسورتی مرر کے سامنے جا کر اپنے جیولری اتارنے لگی ، گفٹ ہی گفٹ ملیں گے اب اور ان گفٹوں میں اتنا پیار ہو گا کہ تمہاری سوچ ہے اس لیے جلدی سے کانچ اور کیل اُتار کر آؤں وہ اسکے بھاری بھر کم جوڑے پہ ٹونٹ کرتا بولا ، اگر نا آؤں تو؟؟ اچھا جی پھر کدھر جانے کا ارادہ ہے جہاں بھی چھپ جاؤ آنا تو چوہیا کو میرے پاس ہی ہے وہ لا پرواہی سے بولا

تم کوئی بہت ہی ان رومینٹک بندے ہو وہ غصے سے پھنکارتی واشروم میں بند ہو گئی دروازہ کھلنے کی آواز میں اسنے جھٹ سے سر اٹھایا رختی کو دیکھتے ہی اسکے ہونٹ گول ہوئے ، سلک کی شرٹ اور ٹراؤزر میں ڈوپٹے سے بے نیاز اسکے سامنے آکھڑی ہوئی ، اب جلدی سے منہ دکھائی دو اسکا منہ بنتا دیکھ کر وہ حیران ہوئی مطلب تم نے میری منہ دکھائی نہیں لی اللہ میں کل سب کو کیا منہ دیکھاؤں گی جب سب کہیں گے کہ سبحان نے منہ دکھائی میں کیا دیا ، ادھر بندہ ترس رہا ہے تمہاری دوپل کی توجہ کے لیے اور تم ہو کہ ابھی بھی لوگوں کے بارے میں ہی سوچ رہی ہو اسے اپنے پہلوں میں بیٹھاتا بولا

منہ دکھائی۔۔ میری جان صبح لے لینا الماری میں پڑی ہے وہ دانت پیستا بولا تو رختی کو چپ ہونا مناسب لگا

آج میں بہت خوش ہوں ،، وہ تو اندھے کو بھی نظر آ رہا ہے وہ لا پرواہی سے بولی ،، رختی اب تم نے اوٹ پٹانگ بات کی تو تمہارا حشر کر دوں گا
تم ابھی سے روعب جھاڑ رہے ہو وہ آنکھیں نکالتی پوچھنے لگی

یہ دیکھ میرے جڑے ہاتھ منت کر رہا ہوں آج کی رات تو عزت کر لو پھر تو ساری زندگی،، اگلی بات ادھوری چھوڑتا مسکرایا

آگے بھی بولو نا اوہوں اب عمل کرنے کا وقت ہے اسے خود میں بھینچتا اُسکی سانسیں ہی روک گیا

فرحان نے اسکا گھونگھٹ پلٹا تو کچھ پل ہل ہی ناسکا تم بہت پیاری ہو تمہارا ہر انداز ہی بہت پیارا ہے اُسے شرماتا دیکھ کر وہ ہولے سے ہنسا

اُسکے چپ ہونے پہ سونیا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا میں نے بہت کچھ سوچا تھا کہ تمہیں یہ کہوں گا تمہیں وہ کہوں گا لیکن سب بھول گیا وہ مسکینت طاری کرتا بولا تو سر ہلاتے ہوئے ہنسنے لگی

تم مجھے کبھی بُرے نہیں لگے تب بھی نہیں جب میرے آگے پیچھے گھومتے تھے ہاں مگر تمہارا مجھے نظر انداز کرنا مجھے ایک آنکھ نا بھاتا تھا ہاں مگر کچھ تو تھا جو صرف تم سے منسلک تھا پر میں کبھی کہہ نا پائی کیونکہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہ کی طرح بہادر نہیں ہوں جس نے اپنی محبت کا اظہار براہ راست اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، میں زلیخا جیسی مضبوط بھی نہیں ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنی محبت کے لیے لڑی تھی، میں صرف فاطمہؓ بن سکتی ہوں جو خاموشی سے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتی ہو اور میرے خیال میں ہم دونوں کے ساتھ رہنے کے لیے یہ محبت کافی ہے

فرحان نے اسکے چہرے کو ہاتھ کے پیالے میں تھام کر اپنی پیشانی اُسکی پیشانی سے ٹکائی تھی تمہاری محبت اک عرصے سے میرے دل میں پنتی آرہی ہے جو اب ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر گئی ہے جسکی جڑیں اتنی مضبوط ہیں اگر انہیں اُکھاڑنے کی کوشش کی جائے تو میں تباہ ہو جاؤں گا

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

سونیا فرحان میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور تاعمر کرتا رہوں گا اسکی میٹھی سرگوشیاں سونیا کی روح تک کو سرشار کر گئی تھی

--

آج پھر وہ حرم پاک میں بیٹھا تھا ٹھیک اُسی جگہ جہاں بیٹھ کر اپنی محبت کو مانگا تھا جو اپنی تمام تر چاہت کے ساتھ اسکی بن چکی تھی اسے یقین ہو چلا تھا اس مقدس جگہ پہ مانگی جانے والی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔۔

اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، میری نظر میں نور پیدا فرما، میرے کان میں نور پیدا فرما، میری دائیں طرف نور پیدا کر، میری بائیں طرف نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر اور مجھے نور عطا فرما وہ دعا مانگ کر چہرے پہ ہاتھ پھیرتی خیام کی طرف متوجہ ہوئی جو فرصت سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا کیا مانگا تم نے؟؟ وہ مہمل کو بھیگی آنکھوں سے دیکھتا پوچھنے لگے نور، اسنے یک لفظی جواب دیا لیکن نور تو ہمارے پاس ہے نا وہ اپنی گود میں سوئی نور کو دیکھتا عقیدت سے بولا تو وہ دل سے مسکرائی آپ نے کیا مانگا؟؟

میں آخری سانس جب بھروں تو ایمان کی حالت میں بھروں موت سے ملنے تک میرا قلب مومن رہے۔۔

اور

"اور میری حیات کی کتاب کے آخری صفے کی آخری سطر کے آخری حرف تک نور کی ماما اور ماما کی نور کا ساتھ میری قسمت میں لکھ دے"

مہمل نے چمکتی نگاہوں سے اُسے دیکھا

جب سے یہ قلبِ مومن ہوا ہے تب سے اسکی دھڑکنوں کے شور میں سنائی دیتا اپنا نام مجھے معتبر کرتا ہے وہ اسکے دل پہ ہاتھ رکھتی اسکے کان میں بولی

میرا دل کرتا ہے کہ میں خوشی سے جھوم اُٹھوں کہ مجھ سے بے پناہ عشق کرنے والا قلب اپنے رب کے قُرب کے لیے تڑپتا ہے خیام شاہ کا قلبِ مومن ہے وہ بھیگی آواز میں کہتی اُسکے شانے سے سر ٹکا گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد